
عمران سیریز
ہاٹ فیلڈ
مظہر کلیم، ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول ہاٹ فیلڈ آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے یہودیوں کے دلوں میں نجانے کب سے یہ حسرت پل رہی ہے کہ وہ پوری دنیا پر اس طرح حکمرانی کریں کہ پوری دنیا ایک عظیم یہودی ریاست کے روپ میں ڈھل جائے ہر سطح پر یہودیوں کا اس طرح کنٹرول ہو جائے کہ پھر قیامت تک کوئی دوسری قوم ان کے مقابلے میں سر نہ اٹھا سکے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ دنیا بھر کے ایسے ادارے جو بین الاقوامی سطح پر معیشت کو کنٹرول کرتے ہیں اور دنیا بھر کے بڑے بڑے [illegible] اور میڈیا ادارے ، اخبارات ، رسائل ، الیکٹرانک میڈیا سب پر یہودیوں نے اپنی بے پناہ دولت کی وجہ سے مکمل کنٹرول حاصل کیا ہوا ہے اس لئے بظاہر تو ان کی خواہش بڑی آسانی سے پوری ہو جانی چاہئے ۔ لیکن یہودیوں کے اس خوفناک منصوبے کے مقابل دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مسلمان سد [illegible] ی بنے ہوئے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی مسلمانوں کو ہی اپنا [illegible] ن نمبر ایک سمجھتے ہیں اور اس دشمنی کی بنا پر ہی وہ پوری دنیا کے [illegible] مانوں اور مسلم ممالک کو مکمل طور پر اپنی راہ سے ہٹانے کے لئے جا ایسی سازشوں کے جال بنتے رہتے ہیں کہ جن کا تصور ہی لرزہ [illegible] م کر دینے کے لئے کافی ہوتا ہے ۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کر [illegible]

www.urdukorner.com

ہے کہ یہودی دولت کے زور پر مسلمانوں کے خلاف انتہائی بھیانک منصوبہ بندی کرتے تو ہیں ۔ لیکن ہر فرعونے راموسیٰ کے مصداق مسلمانوں کا کوئی نہ کوئی ایسا گروپ ان کے مقابل آکر مسلمانوں کے خلاف بنائے جانے والے ان کے بھیانک منصوبوں کا تار وپود بکھیر کر رکھ دیتا ہے ۔ خاص طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں نے تو شاید اپنی زندگی کا مشن ہی یہی بنا لیا ہے کہ وہ جب تک زندہ ہیں یہودیوں کے ان منصوبوں کو خاک میں ملاتے رہیں گے اور قارئین کو بخوبی علم ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے نجانے کتنے ایسے منصوبوں کو اپنی ہمت ، جرأت ، جذبے اور اپنی جانوں پر کھیل کر اور انتہائی سرفروشانہ جدوجہد کے ذریعے ملیامیٹ کر دیا ہے ۔ اس بار بھی پوری دنیا کے یہودیوں نے پوری دنیا کے مسلمانوں اور مسلم ممالک کے خلاف ایک انتہائی خوفناک ، بھیانک اور فول پروف منصوبہ بنایا جسے "ہاٹ فیلڈ" کا نام دیا گیا ۔ لیکن اس بار اس خوفناک منصوبے کو اس قدر خفیہ رکھا گیا کہ پوری دنیا میں سوائے چند افراد کے کوئی او اس منصوبے اور اس کے نام سے واقف نہ تھا ۔ البتہ اس منصوبے تکمیل کے لئے سینکڑوں انتہائی طاقتور منظم اور بادسائل مجرم تنظیمیں پوری دنیا میں قائم کر دی گئیں ۔ لیکن ان تنظیموں کو بھی نہ ہی فیلڈ" کے نام کا علم تھا اور نہ ہی اس کے منصوبے کا لیکن قدرت عمل مکافات ہوتا ہے اور جس طرح مشہور محاورہ ہے کہ گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کا رخ کرتا ہے ۔ اسی طرح "ہاٹ فیلڈ

کام کرنے والی ایک انتہائی طاقت ور مجرم تنظیم پاکیشیا میں اپنے ایک مخصوص اور بھیانک جرم کے ارتکاب کے دوران عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا گئی اور پھر "ہاٹ فیلڈ" کا نام اور منصوبے کی بھنک عمران کے کانوں تک بھی پہنچ گئی ۔ ظاہر ہے عمران پوری دنیا کے مسلمانوں اور مسلم ممالک کے خلاف بنائے جانے والے اس انتہائی بھیانک اور خوفناک منصوبے کو تباہ کئے بغیر کس طرح رہ سکتا تھا ۔ چنانچہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس بھیانک منصوبے کے خاتمے کے لئے دیوانہ وار میدان عمل میں کود پڑے لیکن اس وقت ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ بے شمار مجرم تنظیموں اور انتہائی طاقت ور جرائم پیشہ گروپوں سے یکے بعد دیگرے ٹکرانے اور موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آگے بڑھنے کے باوجود "ہاٹ فیلڈ" تنظیم اور اس کے بھیانک منصوبے کا معمولی سا سراغ بھی لگانے میں وہ مکمل طور پر ناکام رہے ۔ یہ صورت حال اس حد تک پہنچ گئی کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کامل یقین ہو گیا کہ "ہاٹ فیلڈ" نام کی کوئی تنظیم اس دنیا میں موجود نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا منصوبہ کہیں تکمیل پذیر ہے لیکن جب بھی عمران اور اس کے ساتھی اس نتیجے پر پہنچتے کہیں نہ کہیں سے ایسے شواہد مل جاتے کہ وہ ایک بار پھر نئے عزم اور نئی ہمت کے ساتھ "ہاٹ فیلڈ" کے خلاف آگے بڑھنا شروع کر دیتے ۔ اس طرح اس انتہائی خوفناک بھیانک اور انتہائی جان لیوا جدوجہد کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا گیا اور ایک قیامت

www.urdukorner.com

خیز معرکہ صفحہ قرطاس پر ابھر آیا۔ جس کے نقوش انمٹ ہیں۔ ایک ایسی خونریز اور جان لیوا جدوجہد کہ جس کا ہر لمحہ بھیانک سے بھیانک ترین موت کا لمحہ ثابت ہوتا چلا گیا اور اس طرح یہ معرکہ عمران کی زندگی کے ناقابل فراموش معرکے کے روپ میں ڈھلتا چلا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ انتہائی دلچسپ، بے پناہ اور انتہائی تیز رفتار ایکشن ناقابل برداشت اور اعصاب شکن سسپنس کی حامل یہ کہانی جاسوسی ادب میں ایک ایسے لافانی شاہکار کی حیثیت اختیار کر لے گی جسے صدیوں فراموش نہ کیا جا سکے گا۔ حسب سابق آپ کی آرا کا منتظر رہوں گا۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

ہوٹل پارک وے کے خوبصورت اور وسیع سبزہ زار میں اس وقت رونقیں عروج پر تھیں ہر طرف رنگ برنگے لہراتے ہوئے آنچل اور انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش کے لباسوں میں ملبوس افراد نظر آ رہے تھے موسم گرما میں شام کے وقت سب سے زیادہ رونق ہوٹل پارک وے کے اس سبزہ زار میں ہی نظر آتی تھی۔ ہوٹل کا یہ وسیع اور خوبصورت سبزہ زار موسم گرما کی شام گزارنے کے لئے افسانوی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ شام ہوتے ہی دارالحکومت کا اعلیٰ طبقہ جیسے اس سبزہ زار کی طرف کھنچا چلا آتا تھا ہر طرف مترنم قہقہے اور خوبصورت اور دلکش آوازوں کے جلترنگ سے بجتے سنائی دے رہے تھے وسیع سبزہ زار میں موجود تقریباً تمام میزیں بھر چکی تھیں اس کے باوجود لوگ اندر چلے آ رہے تھے اور ان کے لئے ملحقہ چھوٹے باغ میں مخصوص نشستیں لگائی جا رہی تھیں۔ باوردی اور مستعد ویٹر میزوں کے درمیان بجلی کی

www.urdukorner.com

سی تیز رفتاری سے گھومتے پھر رہے تھے اور اس وسیع سبزہ زار کے ایک کونے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس عمران سمیت موجود تھی۔ آج کی یہ خصوصی دعوت عمران کی طرف سے ہی تھی عمران کی بہن ثریا کی شادی ایک ہفتہ قبل ہوئی تھی گو پوری سیکرٹ سروس نے ثریا کی شادی میں بھرپور انداز میں شرکت کی تھی اور نہ صرف شادی میں شرکت کی تھی بلکہ عمران کے بہنوئی وقار حیات خان کی طرف سے دیئے گئے انتہائی پرتکلف ولیمے میں بھی ان سب نے عمران کے ساتھ شرکت کی تھی۔ لیکن اس کے باوجود آج سب نے عمران کو ثریا کی شادی کی خوشی میں خصوصی دعوت کھلانے پر مجبور کر دیا تھا اور پوری سیکرٹ سروس نے عمران کو کچھ اس طرح گھیرا تھا کہ آخرکار عمران کو خصوصی دعوت پر رضامند ہونا ہی پڑا اور پھر تنویر کی تجویز پر یہ دعوت ہوٹل پارک وے کے سبزہ زار میں کھائے جانے کا فیصلہ ہوا اور اس دعوت کے نتیجے میں وہ سب یہاں موجود تھے۔

"اب تو آپ کو شاید فلیٹ چھوڑنا پڑے"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو کرسی پر بیٹھے ہوئے سفید براق کرتے اور سفید ڈھیلے پاجامے میں واقعی بے حد وجیہہ لگ رہا تھا باقی ساتھی بھی گرمیوں کے لباس میں تھے اور ان سب کے چہرے مسرت سے چمک رہے تھے۔

"ارے کیوں کیا سوپر فیاض نے عدالت سے بے دخلی کا وارنٹ حاصل کر لیا ہے"..... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اس بے چارے کی اتنی جرات کہاں میں تو ثریا کی شادی کی وجہ سے کہہ رہا تھا۔ ظاہر ہے اب اماں بی کو ٹھی میں اکیلی رہ جائیں گی اور یقیناً انہوں نے اصرار کرنا ہے کہ اب آپ ان کے ساتھ کوٹھی میں رہیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اکیلی کیوں رہ جائیں گی اور سنو اماں بی کے سامنے ایسی بات منہ سے نہ نکالنا بیٹھنا ورنہ تم تو کیا تمہاری آئندہ آنے والی نسلیں اگر پیدا ہوئیں تو کنجی پیدا ہوں گی۔ ڈیڈی کی زندگی میں اماں بی کو اکیلی کہنے والا ان کے خیال کے مطابق ان کا سب سے بڑا دشمن ہو سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر کے چہرے پر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"خدانخواستہ میرا یہ مطلب نہ تھا عمران صاحب۔ میں تو ثریا کے جانے کی وجہ سے کہہ رہا تھا"۔ صفدر نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کس نے کہا ہے کہ ثریا چلی گئی ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھی بھی چونک پڑے۔

"اب اس میں کوئی شک رہ گیا ہے۔ صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تم خواہ مخواہ ہر بات میں ڈھٹائی پر اتر آتے ہو"..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اماں بی کچی گولیاں نہیں کھیلا کرتیں۔ وقار حیات ڈیڈی کے رشتہ داروں میں سے ہیں اور یہ رشتہ ڈیڈی کی خواہش پر ہوا ہے اور تم

www.urdukorner.com

جانتے ہو کہ اماں بی ثریا کی شادی اپنے رشتہ داروں میں کرنے کی خواہش مند تھی۔اس کے باوجود وہ اس رشتے پر آمادہ ہو گئی ہیں تو یقیناً اس میں کوئی خاص بات ہو گی"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا کوئی خاص شرط طے ہوئی ہے"..... سب نے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

"ہاں اور وہ شرط یہ ہے کہ ثریا اور وقار ہنی مون کے بعد مستقل کوٹھی میں ہی رہیں گے اس وقت تک جب تک اماں بی زندہ ہیں تمہیں شاید تفصیل کا علم نہیں ہے۔وقار کے والد اور والدہ دونوں وفات پا چکے ہیں۔وقار کے چار بڑے بھائی ہیں اور چاروں ہی والدین کی زندگی میں ہی ایکریمیا میں سیٹل ہو چکے ہیں۔انہوں نے شادیاں بھی وہیں کی ہیں ان کا تو بے حد اصرار تھا کہ وقار بھی پاکیشیا چھوڑ کر ان کے ساتھ مستقل طور پر ایکریمیا سیٹل ہو جائے لیکن وقار نے پاکیشیا چھوڑنے سے انکار کر دیا وہ اپنی آبائی حویلی میں اکیلا ملازموں کے ساتھ رہتا ہے اس لئے اس کے لئے اس آبائی حویلی میں رہنا یا کوٹھی میں رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔اس وقت تو ان کی آبائی حویلی میں بے پناہ رونق ہے کیونکہ وقار کے چاروں بھائی اپنے بچوں سمیت شادی پر آئے ہوئے ہیں اور دوسرے رشتہ دار بھی موجود ہیں لیکن بہر حال انہوں نے واپس جانا ہے اور حویلی دارالحکومت سے دور قصبے میں ہے اس لئے وہاں قصبے میں مستقل رہنے کی بجائے یہاں کوٹھی میں رہنا وقار کے لئے کوئی مسئلہ نہ بنے گا ویسے بھی اس کا بزنس دارالحکومت میں

ہے اور اسے روزانہ یہاں آنا پڑتا تھا"..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ وقار صاحب کیا بزنس کرتے ہیں"..... نعمانی نے پوچھا۔

"کاروں کے سپیئر پارٹس کا بزنس کرتا ہے"..... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا تو خیال ہے کہ اس شرط کے پیچھے لازماً عمران صاحب کا ہی ہاتھ ہو گا"..... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاتھ نہیں دماغ کہو۔ورنہ واقعی مجھے فلیٹ چھوڑنا پڑتا"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"ویسے اب ہمیں عمران صاحب کی دعوت ولیمہ میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کر دینی چاہئے۔اب یقیناً اماں بی کسی بھی وقت عمران صاحب کی گردن پکڑ کر انہیں دولہا بنا ڈالیں گی۔اب تک شاید وہ ثریا کی وجہ سے خاموش تھیں لیکن اب ثریا کی شادی کے بعد وہ صورتحال نہ رہے گی"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کسی بھی وقت کہہ رہے ہو۔اماں بی تو ثریا کی شادی کے روز ہی مجھے دولہا بنانے پر تل گئی تھیں اور انہوں نے نادر شاہی حکم صادر بھی کر دیا تھا لیکن پھر نجانے میری کون سی نیکی اللہ تعالیٰ کو پسند آ گئی کہ بلا ٹل گئی"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو کیا انہوں نے کوئی رشتہ طے کر لیا تھا"..... تنویر نے چہک کر پوچھا۔

www.urdukorner.com

"ان کے خیال کے مطابق تو میرے لئے رشتوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ لیکن انہیں پتہ تھا کہ میں نے ہر رشتے میں کوئی نہ کوئی ایسی بات ڈھونڈ نکالنی ہے کہ انہیں مجبوراً رشتہ چھوڑنا پڑ جائے گا اس لئے انہوں نے رشتہ بھی میری مرضی پر ڈال دیا کہ بس میں اشارہ کر دوں۔ لیکن ساتھ ہی یہ حکم بھی تھا کہ اشارے میں دیر نہیں ہونی چاہئے لیکن میں نے اماں بی کے کان میں ایک ایسی بات ڈال دی کی اماں بی میری شادی کی بات ہی سرے سے بھول گئیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا بات آپ نے کر دی"۔ صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے اماں بی کو بتا دیا کہ ڈیڈی میری شادی کے انتظار میں ہیں کہ جیسے ہی میری شادی ہو وہ دوسری شادی کر لیں کیونکہ اگر میری شادی سے پہلے انہوں نے شادی کی تو لوگ کیا کہیں گے کہ بیٹے کی شادی نہیں کی اور باپ نے پہلے شادی کر لی۔ بس پھر کیا تھا اماں بی کو ایسا غصہ آیا کہ انہوں نے فوراً ہی نہ صرف اپنا نادر شاہی حکم واپس لے لیا بلکہ ساتھ ہی یہ اعلان بھی کر دیا کہ میں دیکھتی ہوں کہ کون کرتا ہے تمہاری شادی۔ ڈیڈی اس روز مردانے میں تھے اس لئے بچ گئے ورنہ ایسا زور دار رن پڑتا کہ الامان والحفیظ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سارے ساتھی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"کیا ضرورت تھی باپ پر الزام لگانے کی۔ کر لیتے شادی۔ وہاں

تمہارے خاندان کی ساری لڑکیاں موجود تھیں ایک سے ایک بڑھ کر حسین تھی"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اب پہلی بار اس نے بات کی تھی۔

"اچھا۔۔۔ کمال ہے۔ میں تو ایک ایک کو بڑے غور سے دیکھتا رہا لیکن حسن کا جو معیار میرے ذہن میں ہے اس پر تو کوئی بھی پوری نہ اتر رہی تھی ہاں البتہ ایک لڑکی تھی۔ وہ واقعی حسین تھی لیکن اب میں کیا کروں وہ تو سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتی تھی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کون کس کی بات کر رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔ اس کے چہرے کا رنگ یکلخت بدل گیا تھا۔

"وہی جس کے متعلق سارے خاندان والے پوچھ رہے تھے کہ یہ کون ہے اور اماں بی سب کو فخر سے بتا رہی تھیں کہ یہ ان کی بیٹی ثریا کی سہیلی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کا رنگ یکلخت گنبار سا ہو گیا وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران اس کی بات کر رہا ہے۔ کیونکہ عمران نے ثریا کو پہلے ہی جولیا کے متعلق بریف کر دیا تھا اور ثریا نے اماں بی سے جولیا کا تعارف اپنی خاص سہیلی کے طور پر کرا دیا تھا کیونکہ عمران جانتا تھا کہ جولیا کے متعلق وہاں لازماً پوچھ گچھ ہو گی اور اگر اس کا تعارف اس طرح نہ کرایا گیا تو مسئلہ ٹیڑھا ہو جائے گا۔

"صاحب آپ کا فون ہے"۔۔۔۔ اچانک ایک باوردی ویٹر نے عمران کے قریب آتے ہوئے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے ہاتھ

www.urdukorner.com

میں کارڈلیس فون پیس تھا۔

"میرا"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں ۔ عمران صاحب آپ ہی ہیں ناں "..... ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اس کے ہاتھ سے فون لے لیا۔ ظاہر ہے ویٹر اسے جانتا تھا۔ ویٹر مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔

"ہیلو علی عمران بول رہا ہوں "..... عمران کے لہجے میں سنجیدگی تھی کیونکہ اس دعوت کا علم تو بلیک زیرو کو بھی نہ تھا۔ پھر یہاں کس نے اسے فون کیا تھا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس "..... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور ٹائیگر کی آواز سن کر نہ صرف عمران بلکہ عمران کے سارے ساتھی بھی چونک پڑے تھے۔

"کیا بات ہے ۔ کیسے فون کیا ہے"۔ عمران نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا اسے شاید ٹائیگر کا یہاں فون کرنا ناگوار گزرا تھا۔

"باس آپ کو صرف یہ اطلاع دینی تھی کہ آپ جس میز پر موجود ہیں اس کے نیچے یا آپ کے ارد گرد ریموٹ کنٹرول بٹن بم موجود ہے ۔ گو میں نے اس کا ریموٹ کنٹرول اپنے قبضے میں لے لیا ہے لیکن اس کے باوجود میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی اور چکر نہ چلا دیا جائے ۔ آپ اس بم کو ناکارہ کر دیں۔ دعوت کے بعد آپ کو تفصیلات بتا دوں گا"۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران ٹائیگر کی بات سن کر بے اختیار کرسی

سے اٹھ کھڑا ہوا چونکہ فون میں لاؤڈر موجود تھا تاکہ شور کے باوجود آواز صاف سنائی دے اس لئے سارے ساتھیوں تک ٹائیگر کی آواز پہنچ رہی تھی اور وہ سب بے اختیار اپنی اپنی کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے اور دوسرے لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے درمیان میں موجود میز کو برتنوں سمیت اٹھا کر ایک طرف رکھا تو واقعی ایک پائے کے قریب گھاس میں سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا سا بٹن موجود تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے وہ بٹن اٹھایا اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے ۔ اس نے اس بٹن کے پچھلے حصے پر اپنی انگلی رکھی اور اسے تیزی سے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر دائیں بائیں گھما دیا اور اس چھوٹے سے بٹن کے اوپر والے حصے میں موجود سفید رنگ کا چمکتا ہوا چھوٹا سا دائرہ یکلخت غائب ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اس بٹن کو غور سے دیکھنے کے بعد اسے جیب میں رکھ لیا۔

"یہ واقعی ریموٹ کنٹرول بم تھا۔ اور انتہائی طاقتور اگر یہ پھٹ جاتا تو ہم میں سے ایک بھی زندہ نہ بچتا"..... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ ۔ یہ سہاں کیسے آ گیا۔ کسی نے رکھا ہو گا اسے ۔ اور پھر ٹائیگر نے اسے کیسے چیک کر لیا"..... سب نے بے اختیار ہو کر کہا۔ ان سب کے چہرے ستے ہوئے تھے ۔

"کسی طرح اسے علم ہو گیا ہو گا۔ بہرحال بال بال بچے ہیں ۔ بیٹھو اب کوئی فکر والی بات نہیں اور ٹائیگر نے بھی اسی لئے زیادہ تفصیل

www.urdukorner.com

نہیں بتائی کہ رنگ میں بھنگ نہ پڑے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ یہ انتہائی خوفناک واقعہ ہے۔ ہمیں فوراً یہ جگہ چھوڑ دینی چاہئے۔ ٹائیگر کا خدشہ بھی درست ہے۔ جس نے بھی یہ کام کیا ہے۔ وہ لازماً اکیلا نہ ہوگا"..... صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہاں کی بکنگ چیک کی گئی ہوگی لیکن بکنگ تو تنویر کی طرف سے تھی۔ میرے نام سے نہ تھی جب کہ ٹائیگر کے مطابق یہ حملہ مجھ پر کیا گیا تھا"..... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اصل صورت حال تو ٹائیگر سے ہی معلوم ہوگی۔ اگر آپ بہتر سمجھیں تو اسے کال کر کے پوری تفصیل پوچھ لیں۔ ہمارے ذہنوں میں تو کھلبلی مچی ہوئی ہے"..... صفدر نے کہا۔

"تم سب سے پہلے یہاں سے اٹھو اور ہال کے اندر چلو یہاں کسی بھی لمحے کوئی خطرناک واقعہ پیش آسکتا ہے"..... جولیا نے تیز لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو کچھ پیش آنا تھا وہ آچکا اب اطمینان سے بیٹھ کر دعوت اڑاؤ۔ بعد میں دیکھ لیں گے"..... عمران نے سارے ساتھیوں کے پریشان چہرے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بس ہو گئی دعوت اب اٹھو یہاں سے"..... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا، اچانک عمران نے چیخ کر سب کو نیچے جھکنے کے لئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی گھاس پر غوطہ لگا

دیا۔ دوسرے لمحے مشین گن کی تیز فائرنگ کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ فائرنگ چند لمحوں تک ہوتی رہی پھر یکلخت خاموشی طاری ہو گئی۔ دوسرے لمحے عمران نے یکلخت جمپ لگایا اور وہ سبزہ زار کی سائیڈ باڈ پھلانگتا ہوا سڑک پر آیا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا سائیڈ کی گلی میں گھستا چلا گیا۔ یہ گلی آگے جا کر بند ہو جاتی تھی اور عمران دوڑتے دوڑتے یکلخت رکا اور دوسرے لمحے اس نے اچھل کر ایک طرف پڑے ہوئے کوڑے کے ڈرم کے پیچھے چھلانگ لگا دی اور اس کے ساتھ ہی گلی ایک بار پھر ریٹ ریٹ کی مخصوص آوازوں سے گونج اٹھی اور گولیوں کی بوچھاڑ سی اس کوڑے کے ڈرم سے آٹکرائی جس کے پیچھے عمران ایک لمحہ پہلے اوٹ لے چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ ایک دھماکہ سے نیچے گرا ہی تھا کہ یکلخت مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں ختم ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں ڈرم کی طرف آتی سنائی دیں ڈرم کے پیچھے زمین پر پڑا عمران کا جسم تیزی سے سمٹا اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈرم کی دوسری طرف کو کھسک گیا اسی لمحے ایک پستہ قامت غیر ملکی کو اس نے ڈرم کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا جس طرف وہ پہلے گرا تھا اس غیر ملکی کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور وہ تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"ھاؤ"..... عمران نے یکلخت اس کے پیچھے دبے پاؤں بڑھتے ہوئے کہا اور غیر ملکی "ھاؤ" کی آواز سنتے ہی اچھل کر مڑا ہی تھا کہ عمران کا بازو

www.urdukorner.com

گھوما اور دوسرے لمحے پستہ قامت غیر ملکی بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ڈرم کے پیچھے پختہ دیوار سے جا ٹکرایا۔ مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری تھی۔ اس غیر ملکی نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے لات بڑھا کر اس کی گردن پر رکھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے پیر کو گھما دیا غیر ملکی کا تیزی سے سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور اس کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا۔

"کون ہو تم۔ بولو کون ہو۔ کیوں مجھ پر حملہ کیا ہے تم نے بولو" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاٹ۔ ہاٹ فیلڈ ہاٹ۔ ہاٹ..... اس غیر ملکی نے سر کو ادھر ادھر پٹختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے یکلخت ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے فضا میں اچھال دیا ہو یہ احساس صرف ایک لمحے کے ہزارویں حصے تک رہا پھر آخری احساس جو اس کے ذہن میں ثبت ہوا وہ اس کے اپنے جسم کے ہزاروں ٹکڑوں میں بکھر جانے کا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریک چادر تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔

وسیع و عریض کمرے کے ایک کونے میں ایک بڑی سی دفتری میز موجود تھی جس کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر ایک گنجے سر اور بھاری جسم والا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر درمیان سے انڈے کی طرح صاف تھا جبکہ سائیڈوں میں سفید رنگ کے بالوں کی جھالر سی لٹکی ہوئی تھی اس کی آنکھوں پر سیاہ فریم کی نظر کے شیشوں والی عینک تھی چہرہ بڑا تھا لیکن ٹھوڑی کے نیچے کا گوشت تھوڑا سا لٹکا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کی ٹھوڑی ڈبل لگتی تھی اس کے جسم پر گہرے سیاہی مائل براؤن رنگ کا سوٹ تھا۔ سامنے میز پر پانچ مختلف رنگوں کے فون پڑے ہوئے تھے اس میز اور اس کے پیچھے کرسی کے علاوہ باقی سارا کمرے ہر قسم کے فرنیچر سے خالی تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی ایک کاغذ پر تیزی سے کچھ لکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی کرخت آواز میں بج اٹھی۔ گنجے سر والے نے گھنٹی کی آواز سننے کے باوجود نہ ہی قلم

www.urdukorner.com

روکا اور نہ کاغذ پر سے نظریں ہٹائیں۔ وہ مسلسل تیزی سے لکھتا چلا جا رہا تھا گھنٹی مسلسل بج رہی تھی اور جب گنجے سروالے نے کاغذ پر آخری لائن لکھ کر اس کے نیچے دستخط کئے، تب اس نے اطمینان بھرے انداز میں قلم کاغذ پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس گرانڈ ماسٹر سپیکنگ"..... گنجے کے لہجے میں کر ختگی اور تلخی تھی جیسے اس نے بات کرنے کی بجائے فون کرنے والے کے چہرے پر زوردار تھپڑ مار دیا ہو۔

"پی ون بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے"..... گرانڈ ماسٹر نے منہ بناتے ہوئے اسی طرح کرخت اور تلخ لہجے میں کہا۔

"علی عمران پر قاتلانہ حملہ ناکام رہا ہے تھری ایلون فائر ہو چکا ہے۔ اسی طرح تھری تھری تھرٹین کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ پروجیکٹ زیرو زیرو اور پروجیکٹ فورٹین کامیاب رہے ہیں۔ اب پروجیکٹ ڈبل ون اور پروجیکٹ نائن پر کام ہو رہا تھا"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"علی عمران پر حملہ کیسے ناکام رہا۔ تفصیل بتاؤ"..... گنجے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"علی عمران پر ٹو فونڈ حملے کی پلاننگ کی گئی تھی۔ علی عمران کو جب چیک کیا گیا تو وہ ایک مقامی ہوٹل کے سبزہ زار میں بیٹھا ہوا پایا

گیا۔ چنانچہ ایک ویٹر کے ذریعے ٹی۔ ایکس کو وہاں پہنچایا گیا۔ ادھر تھری تھری ایلون کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ اس سبزہ زار کے ساتھ سڑک پر موجود رہے گا اگر ٹی ایکس کسی طرح کام نہیں کرتا تو تھری تھری ایلون اس پر ڈائریکٹ فائر کھول دے گا۔ ٹی۔ ایکس تھری تھری تھرٹین نے آپریٹ کرنا تھا۔ وہ ہوٹل کی دوسری منزل پر کمرے میں موجود تھا لیکن پھر اچانک معلوم ہوا کہ تھری تھری تھرٹین کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور عمران نے گھاس میں موجود ٹی۔ ایکس کو بھی آف کر دیا تو تھری تھری ایلون کو ڈائریکٹ فائرنگ کا حکم دیا گیا۔ تھری تھری ایلون نے مشین گن کا فائر کھول دیا اور پھر واپس چلا گیا لیکن پھر عمران کو اس کے پیچھے جاتے ہوئے دیکھا گیا۔ عمران نے تھری تھری ایلون پر قابو پا لیا اور اس کی زبان کھلوانے لگا تو مجبوراً اسے فائر کر دیا گیا ہے"..... پی۔ ون نے مزید تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"سنو پی ون۔ تمام پروجیکٹس پر عمل درآمد کے ساتھ ساتھ عمران پر مسلسل حملے جاری رکھو۔ اسے ہر قیمت پر ہلاک ہونا چاہئے۔ ہر قیمت پر۔ اس کے لئے چاہے تمہارے دونوں سیکشنز کا ایک ایک آدمی کیوں نہ ہلاک ہو جائے۔ میں عمران کی موت چاہتا ہوں۔ ہر حالت اور ہر قیمت پر"..... گرانڈ ماسٹر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تو پھر جنرل آرڈر کر دیں تاکہ ہم آزادی سے کام کر سکیں"..... پی ون نے کہا۔

"او۔ کے عمران کی حد تک جنرل آرڈر تم تک پہنچ جائے گا۔ تمہیں

www.urdukorner.com

چاہے پورے دارالحکومت کو کیوں نہ تباہ کرنا پڑے ۔ہاٹ فیلڈ ہر قیمت پر عمران کو قبر میں دیکھنا چاہتی ہے"..... گرانڈ ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر سفید رنگ کا فون اٹھا کر اس نے اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پی ۔ون کو جنرل آرڈر بھجوا دو کہ وہ پاکیشیا کے علی عمران کو ہلاک کرنے کے لئے جو حربہ چاہے استعمال کر سکتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ نوٹ بھی دے دینا کہ ناکامی کی رپورٹ اس کی اور اس کے پورے سیکشن کی موت سمجھی جائے گی"..... گرانڈ ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔دوسری طرف سے کہا گیا اور گنجے نے رسیور رکھا اور دراز سے ایک اور کاغذ نکال کر اس نے قلم اٹھایا اور ایک بار پھر کاغذ پر لکھنے میں مصروف ہو گیا۔یہ سالم کاغذ لکھ کر اس نے قلم بند کر کے جیب میں ڈالا اور پھر دونوں کاغذ اٹھا کر وہ کرسی سے اٹھا اور میز کے پیچھے سے نکل کر اس خالی کمرے کے درمیان میں آ کر اس نے ایک جگہ زور سے پیر مارا تو فرش کا ایک کافی بڑا حصہ سرر کی آواز سے ایک سائیڈ پر ہٹ گیا اور اس کے اندر سے ایک مستطیل مشین ابھر کر باہر آ گئی اس نے مشین کے چند بٹن آن کئے تو مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی بے شمار رنگ برنگے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔گرانڈ ماسٹر نے دونوں کاغذوں کو اس مشین کے ایک خانے میں ڈال کر خانہ بند کیا اور مشین کو دوبارہ آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔کئی بٹن دبانے کے بعد وہ

چند لمحے خاموش کھڑا مشین کے مختلف ڈائلوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے مشین کا مین بٹن آف کر دیا مشین خاموش ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس فرش میں غائب ہونے لگ گئی۔جب مشین فرش کے اندر چلی گئی تو سرر کی آواز کے ساتھ فرش دوبارہ برابر ہو گیا۔گرانڈ ماسٹر نے ایک طویل سانس لیا اور تیزی سے واپس مڑ کر ایک بار پھر میز کے پیچھے کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اب اس کی نظریں نیلے رنگ کے فون پر جمی ہوئی تھیں پھر تقریباً دس منٹ کے انتظار کے بعد نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی مخصوص آواز میں بج اٹھی۔گرانڈ ماسٹر نے جھپٹ کر رسیور اٹھایا۔

"گرانڈ ماسٹر"..... اس بار گرانڈ ماسٹر کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر"..... ایک مشینی آواز سنائی دی جیسے کوئی روبوٹ کھڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں بول رہا ہو۔

"گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں"..... گرانڈ ماسٹر نے دوبارہ کہا۔

"یس کیوں کال کیا ہے۔کیا ایمرجنسی ہے"..... دوسری طرف سے وہی مشینی آواز سنائی دی۔

"پی ۔ون نے پاکیشیا میں کام شروع کر دیا ہے۔جلد ہی مشن مکمل ہو جائے گا اور انتہائی بھاری رقم موصول ہو جائے گی"..... گرانڈ ماسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کو رقم سے زیادہ اس بات سے دلچسپی ہے کہ وہ اوپن نہ ہو اور اس شرط پر تمہیں اس مشن کی اجازت دی گئی تھی۔اس بات کا

www.urdukorner.com

ہر حالت میں خیال رکھا جائے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ پی۔ون کو اس کی خاص ہدایات دے دی گئی ہیں"۔

گرانڈ ماسٹر نے کہا تو دوسری طرف ڈسکنکٹ کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور گرانڈ ماسٹر نے رسیور رکھا اور اطمینان کا ایک طویل سانس لے کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کی آنکھ کھلی تو وہ ہسپتال میں موجود تھا اس کے ساتھ ڈاکٹر صدیقی کھڑا تھا۔ عمران کے جسم پر کمبل پڑا ہوا تھا۔ آنکھ کھلتے ہی عمران کو درد کی تیز لہر سی پورے جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ڈاکٹر صدیقی ایک انجکشن تیار کرنے میں مصروف تھا۔

"پہلے زمانے میں کن سوئیاں مشہور ہوا کرتی تھیں اب ان کی جگہ انجکشن کی سوئیوں نے لے لی ہے۔ کن سوئیوں کو بھی برا سمجھا جاتا تھا اور انجکشن کی سوئیاں بھی تکلیف پہنچاتی ہیں"..... عمران نے آہستہ سے کہا تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے بے پناہ تاثرات نمودار ہوئے۔

"اوہ خدا کا شکر ہے۔ آپ کو ہوش آ گیا ہے"..... ڈاکٹر صدیقی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوش تو تب آتا جب تمہاری جگہ یہاں کوئی خوبصورت سی ہمدرد

www.urdukorner.com

چہرے والی نرس کھڑی ہوتی۔ تمہارا چہرہ دیکھ کر تو مجھے یوں لگتا ہے جیسے تم آپریشن دانتوں سے کرتے ہو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب عمران صاحب آپ کا یہ فقرہ سن کر یقین کیجئے میرے دل کو بے پناہ سکون ملا ہے۔ اس فقرے کا مطلب ہے کہ آپ کا ذہن نہ صرف بیدار ہو چکا ہے بلکہ پوری طرح کام بھی کر رہا ہے۔ ورنہ بورڈ نے آپ کے ذہنی خلیات میں گڑبڑ پیدا ہو جانے کے یقینی خطرے کی نشاندہی کر دی تھی اور اس بات نے مجھے بے حد پریشان کر دیا تھا"۔ ڈاکٹر صدیق نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کے بازو میں آہستہ سے انجکشن کی سوئی اتاری اور محلول کو انجکٹ کرنے لگا۔

"بورڈ نے کیا مطلب"..... عمران نے بھی اس بار سنجیدہ اور قدرے فکر مند لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب آپ کو ایک ہفتے بعد ہوش آیا ہے۔ آپ کی اس بے ہوشی کو چیک کرنے کے لئے سر سلطان نے فوری طور پر غیر ملکی ڈاکٹر طلب کئے تھے اور مقامی اور ان غیر ملکی ڈاکٹرز کے بورڈ نے آپ کو تین بار چیک کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس بے ہوشی کے دوران آپ پر دو بار مزید قاتلانہ حملہ بھی ہو چکا ہے"..... ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور پھر سوئی واپس کھینچ لی۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ایک ہفتہ یعنی سات دن۔ ویری بیڈ"..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں سات دن۔ آپ کو جب پہلی بار یہاں لایا گیا تو آپ کے جسم پر انسانی خون اور گوشت کے لوتھڑے سے چپٹے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ کے جسم پر ایسے زخم تھے جیسے لوہے کے باریک چھرے مارے گئے ہوں۔ آپ کے سر کے عقبی حصے میں گہرا زخم تھا اور اس زخم نے دراصل ہمیں پریشان کر دیا تھا۔ زخم زیادہ گہرا نہ تھا لیکن اس کے باوجود جب ہماری کوششوں سے آپ کو دو روز تک ہوش نہ آیا تو ہم شدید پریشانی کا شکار ہو گئے۔ اور ابھی ہم سوچ رہے تھے کہ اس بارے میں کیا کیا جائے کہ آپ پر قاتلانہ حملہ ہو گیا۔ ایک غیر ملکی ڈاکٹر کے روپ میں میرے دفتر میں آیا۔ اس نے اپنا تعارف کرایا۔ میں بھی خوش ہوا کہ چلو قدرت نے خود ہی ایک مسیحا بھیج دیا ہے۔ میں نے اس سے آپکا ذکر کیا۔ وہ فوراً آپ کو دیکھنے کے لئے تیار ہو گیا۔ چنانچہ میں اسے ساتھ لے کر آپ کے کمرے میں آیا تو اس غیر ملکی ڈاکٹر نے انتہائی اطمینان سے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ ہم کچھ سمجھتے اس نے آپ کے جسم میں اکٹھی چار گولیاں اتار دیں۔ میرے ساتھ دوسرے ڈاکٹر بھی تھے اسے پکڑ لیا گیا لیکن وہ مطمئن تھا جیسے اس نے کوئی بڑا مشن مکمل کر لیا ہو۔ ہم نے اسے باندھ کر ایک کمرے میں ڈالا اور فوراً آپ کو آپریشن تھیٹر میں لے گئے۔ بس معجزہ ہو گیا تھا کہ آپ کا دل بچ گیا تھا۔ چاروں گولیاں اس نے آپ کے دل میں

www.urdukorner.com

اتارنے کی کوشش کی تھی، لیکن آپ کے دل کی دھڑکن کو چیک کرنے کے لئے میں نے سرجیکل پلیٹ آپ کے سینے پر باندھی ہوئی تھی اس لئے آپ کا دل بچ گیا۔ گولیوں کو آپریشن کر کے نکال لیا گیا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس خوفناک قاتلانہ حملے سے بال بال بچ گئے۔ پھر آپ کو ریڈ روم میں پہنچا دیا گیا۔ آپریشن کے بعد جب اس غیر ملکی ڈاکٹر کو چیک کیا گیا تو اس کا پورا جسم کمرے میں اسطرح پھیلا ہوا تھا جیسے اس کے جسم کے اندر کوئی بم بلاسٹ کیا گیا ہو۔ اس غیر ملکی کی لاش سینکڑوں نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ اس کے بعد سر سلطان نے فوری طور پر خود ایکریمیا سے دو ڈاکٹر میرے مشورے پر بلوائے اور دو ڈاکٹر مقامی تھے۔ اس طرح بورڈ بن گیا۔ پانچواں ممبر میں تھا۔ آپ کی ساری رپورٹیں چیک کی گئیں۔ سب کچھ دیکھا گیا۔ بہر حال بورڈ نے یہ رائے ضرور دی تھی کہ اگر آپ ہوش میں آ گئے تب بھی آپ کے ذہن کے خلیات شاید پوری طرح حرکت نہ کر سکیں۔ قاتلانہ حملے کے بعد میں نے ذاتی طور پر آپ کی خبر گیری شروع کر دی۔ آج مجھے تیسرا روز ہے، آج آپ کو ہوش آیا ہے ..... ڈاکٹر صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر ڈاکٹر صدیقی کے لئے بے اختیار تشکرانہ تاثرات ابھر آئے۔

"موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ڈاکٹر صدیقی لیکن جس محبت سے تم نے میری تیمارداری اور علاج کیا ہے۔ میں اس کے لئے تمہارا بعد مشکور ہوں اور اب مجھے تمہارا چہرہ ٹھیک دل پری جیسا

خوبصورت اور دلکش نظر آنے لگا ہے"..... عمران نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اب آپ آرام کریں مجھے سر سلطان کو آپ کے ہوش میں آنے کی اطلاع دینی ہے۔ میں تو تین دن اور تین راتوں سے جاگ رہا ہوں۔ وہ شاید پورے ایک ہفتے سے جاگ رہے ہیں"..... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"پلیز ڈاکٹر صدیقی ایک منٹ" عمران نے اسے روکتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی تیزی سے مڑ آئے۔

"فی الحال آپ کسی کو اطلاع نہیں دیں گے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ میری پوزیشن اس وقت کیا ہے۔ کیا میں چل پھر سکتا ہوں۔ کام کر سکتا ہوں یا نہیں"..... عمران نے اس بار خاصے تکلف بھرے لیکن انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں آپ کے زخم مندمل ہو چکے ہیں۔ سر کا زخم بھی اور جسم کے زخم بھی۔ ہم نے اس کے لئے خصوصی ادویات منگوائی تھیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ ابھی تیزی سے حرکت نہ کر سکیں گے اور بہتر یہی ہے کہ آپ ایک ہفتہ آرام کریں"..... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے فون لا دیں اس کے بعد میں فیصلہ کروں گا کہ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بہتر ہے۔ ابھی لا دیتا ہوں"..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور ایک

www.urdukorner.com

بار پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گئے اور پھر دس منٹ بعد جب وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔ انہوں نے فون پیس عمران کے ہاتھ میں دیا اور بغیر کچھ بولے واپس چلے گئے۔ جب ان کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے فون پیس پر موجود بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ بلیک زیرو"..... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ آپ۔ اوہ آپ کو ہوش آ گیا۔ کہاں سے بول رہے ہیں خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے"..... بلیک زیرو کا لہجہ یکلخت بے حد جذباتی سا ہو گیا تھا۔ اس لئے اسے شاید خود بھی معلوم نہ تھا کہ وہ جذبات کی شدت میں کیا کہہ رہا ہے۔

"فی الحال تو ہسپتال سے بول رہا ہوں۔ ابھی قبر سے بولنے کی نوبت نہیں آئی۔ ڈاکٹر صدیقی نے مجھے بتایا ہے کہ مجھ پر بے ہوشی کے دوران قاتلانہ حملہ بھی ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس بار کوئی خاص تنظیم سامنے آئی ہے۔ کیا صرف میں ہی ان کا نشانہ تھا یا کچھ اور بھی ہوا ہے"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب آپ پر پہلے حملے کے بعد تو دارالحکومت پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔ سبزہ زار میں ہونے والی فائرنگ سے چوہان اور خاور بھی زخمی ہوئے۔ ان کے ساتھ ساتھ چار اور آدمی بھی زخمی

ہوئے جو بعد میں ہسپتال جا کر ختم ہو گئے۔ اس کے علاوہ دارالحکومت کے مین بازار میں اندھا دھند فائرنگ کر کے تباہی پھیلائی گئی۔ دارالحکومت کے سب سے بڑے وکٹری پل کو بم سے اڑا دیا گیا۔ تاجک ڈیم کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ وزیر داخلہ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا جو کامیاب رہا اور وزیر داخلہ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ پھر قومی اسمبلی کی بلڈنگ کو ڈائنامیٹ بموں سے اڑانے کی کوشش کی گئی اور یہ ڈائنامیٹ اس وقت وقت بلاسٹ ہوئے جب اجلاس جاری تھا لیکن چونکہ ہال مکمل طور پر بم پروف تھا۔ اس لئے وہ بچ گیا البتہ کیفے ٹیریا اور دوسرے حصے ہالز مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔ شوگران کے سفارت خانے کو بم سے اڑانے کی ناکام کوشش کی گئی۔ وقفے وقفے سے مختلف بازاروں میں بھی بے تحاشا اور اندھا دھند فائرنگ کی گئی۔ غرضیکہ مسلسل اور بے شمار ایسی تخریبی کارروائیاں کی گئیں کہ پورا دارالحکومت بوکھلا اٹھا۔ سیکرٹ سروس نے دن رات محنت کر کے آخر کار مجرموں کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کر لیا اور پھر وہاں سے ان کا سرغنہ پکڑا گیا جس کا نام ہیری تھا چونکہ اب تک جتنے بھی مجرم پکڑے گئے تھے وہ سب خود بخود بلاسٹ ہو جاتے تھے اس لئے اس سرغنے کو فوری طور پر چیک کیا گیا لیکن اس کے جسم میں بم موجود نہ تھا۔ اس ہیڈ کوارٹر کے نیچے تہہ خانے میں جدید ترین مشینری بھی چیک کی گئی۔ وہ سرغنہ اس مشینری کی مدد سے ساری کارروائیوں کو نہ صرف کنٹرول کرتا تھا بلکہ اپنے ساتھیوں کے جسموں میں موجود بم بھی اسی وقت بلاسٹ کر دیتا

www.urdukorner.com

تھا جس وقت وہ زبان کھولتے تھے۔اس سرغنہ کی زبان کھلوانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی لیکن یہ شخص اعصابی طور پر انتہائی بے حس ثابت ہوا چنانچہ میں نے آخر کار اسے جوزف اور جوانا کے حوالے کر دیا اور جوزف نے اس کی ناک میں جونک ڈال کر آخر کار اسے زبان کھولنے پر مجبور کر دیا۔اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اس کا تعلق کسی ہاٹ فیلڈ نامی تنظیم سے ہے اور اس کا چیف گرانڈ ماسٹر ہے اور ساری کارروائیاں ایک خاص پلاننگ کے تحت کی گئی ہیں اور اس کے دو مقاصد تھے ایک تو آپ کو ہلاک کرنا اور دوسرے پولیس، انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کو تخریبی کارروائیوں میں الجھا کر وزارت دفاع کے سپیشل روم سے پاکیشیا کے زیرو ڈیفنس سسٹم کی فائل اڑانا۔اور بقول اس کے کہ وہ اپنے دونوں مقاصد میں کامیاب رہا ہے۔آپ کو بھی اس کے آدمی نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور زیرو ڈیفنس سسٹم کی فائل کی کاپی بھی اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر بھجوا دی ہے اور ابھی اس سے مزید پوچھ گچھ جاری تھی کہ اچانک وہ ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا وہ اس طرح ختم ہو گیا تھا جس طرح چابی سے چلنے والا کھلونا چابی ختم ہونے پر رک جاتا ہے۔اس کی پوسٹ مارٹم رپورٹ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس کے دل کے اندر کوئی چھوٹا سا نامعلوم آلہ موجود تھا جس نے کسی کاشن پر اس کے دل کی حرکت روک دی تھی۔بہر حال اس کے ہیڈ کوارٹر سے ملنے والی ایک فائل کے مطابق پچیس افراد اس کے ساتھ آئے تھے جن میں اٹھارہ ہلاک ہو چکے تھے پھر باقی افراد کو

تلاش کیا گیا اور آخر کار انہیں ٹریس کر لیا گیا۔لیکن یہ لوگ ایکریمیا کی ایک مجرم تنظیم لیفٹ حاک کے عام سے غنڈے تھے۔ان کا تعلق براہ راست اس ہاٹ فیلڈ سے نہ تھا"..... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران کا چہرہ یہ تفصیلات سن کر سرخ پڑ چکا تھا۔

"وہ فائل، اس کا کیا ہوا"..... عمران نے پوچھا۔

"وہ فائل ایکریمیا پہنچ چکی تھی لیکن اتفاقاً ایک کلیو مل جانے کی وجہ سے ایکریمیا میں فارن ایجنٹس اسے بروقت حاصل کر لینے میں کامیاب ہو گئے اور وہ واپس آ گئی جسے حکومت کے حوالے کر دیا گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کس طرح ملی پوری تفصیل بتاؤ"..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر سے ایک کاغذ مل گیا جو کہ ایک انٹرنیشنل کوریئر سروس کی رسید تھی اور ایک پیکٹ بک کرایا گیا تھا اس کوریئر سروس کے رجسٹر سے اس پیکٹ پر لکھا گیا پتہ معلوم کیا گیا تو یہ پتہ ایکریمیا کے سٹی بینک کی مین برانچ کے سپیشل لاکر کا تھا۔میرے کہنے پر ایکریمیا میں فارن ایجنٹ ہومر نے کارروائی کی اور وہاں باقاعدہ ڈکیتی کر کے اس لاکر کو توڑا گیا تو پیکٹ اس کے اندر موجود تھا چنانچہ وہ فائل اسی طرح بند پیکٹ کی صورت میں واپس میرے پاس پہنچ گئی اور میں نے اسے دوبارہ حکومت کے حوالے کر دیا اور یہ لاکر ہیری بارنس کے نام بک تھا"..... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"اس کا مطلب ہے کہ میری اس بے ہوشی کے دوران ہی سب کچھ ہو گیا اور اب مطلع صاف ہے"..... عمران نے کہا۔

"جی ہاں خوفناک بجلیاں کوند رہی ہیں۔ بادل گرج رہے ہیں۔ لیکن سیکرٹ سروس نے آخر کار یہ جنگ جیت لی۔ اس میں آپ کے شاگرد ٹائیگر اور جوانا نے بے حد کام کیا ہے۔ اب بہر حال ہر طرف سکون ہے اور مجھے اب آپ کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا تاکہ اس ہاٹ فیلڈ کے بارے میں مزید کارروائی کی پلاننگ بنائی جا سکے"..... بلیک زیرو کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم نے اب تک اس سلسلے میں کیا کوششیں کی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے یہ ایکریمیا کی کوئی خفیہ تنظیم ہے کیونکہ ہیری اور اس کے سارے ساتھیوں کا تعلق ایکریمیا سے ہی تھا۔ میں نے ایکریمیا کے تمام فارن ایجنٹس کو اس کے متعلق کھوج لگانے کو کہہ رکھا ہے لیکن ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ میں نے کراس ورلڈ آرگنائزیشن اور ٹیلی سٹار سے بھی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن انہیں ہاٹ فیلڈ کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ اسی طرح دو دوسری ایجنسیاں بھی بے علم ہیں"..... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ تم ایسا کرو کہ جوزف کو میرے پاس یہاں ہسپتال بھجوا دو۔ وہ مجھے دانش منزل لے جائے گا۔ اور سنو سر سلطان کو بھی تم

خود فون کر کے کہہ دو کہ میں نہ صرف ہوش میں آ چکا ہوں بلکہ بخیریت ہوں۔ لیکن وہ ابھی اس بارے میں کسی سے ذکر نہ کریں۔ میں نہیں چاہتا کہ ایک بار پھر مجھ پر حملے شروع ہو جائیں"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ڈاکٹر صدیقی کو بھی کہہ دیتا ہوں کہ وہ آپ کو فارغ کر دے اور جوزف کو بھی بھجوا دیتا ہوں"..... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر فون آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر اب شگفتگی کا جال سا پھیل گیا تھا اور آنکھیں اس انداز میں سکڑ گئی تھیں جیسے وہ کسی گہری سوچ میں ہو۔

www.urdukorner.com

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی گرانڈ ماسٹر نے چونک کر میز پر موجود مختلف رنگوں کے فون سیٹس کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر زرد رنگ کے فون کا رسیور اٹھالیا۔ اس کے رسیور اٹھاتے ہی گھنٹی کی آواز بند ہو گئی۔

"گرانڈ ماسٹر سپیکنگ"..... گرانڈ ماسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر روجر بول رہا ہوں جناب مین لیبارٹری سے"..... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"..... گرانڈ ماسٹر کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"ماسٹر پی۔ ون مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو گرانڈ ماسٹر کی سکڑی ہوئی آنکھیں یکلخت پھیلتی چلی گئیں اس کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار پیدا ہو گئے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔ ابھی دو روز پہلے تو پی ون نے رپورٹ دی ہے کہ فائل اس نے سپیشل سیف میں پہنچا دی ہے اور وہ علی عمران بھی ہلاک ہو چکا ہے اور وہ اب واپس آ رہا ہے۔ اور تم یہ بکواس کر رہے ہو"..... گرانڈ ماسٹر نے یکلخت بپھرے ہوئے اور پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر دو روز پہلے تک یہ رپورٹ درست تھی لیکن آج نہیں۔ میں نے سکیورٹی مشین کو معمول کے مطابق چیک کیا تو مجھ پر یہ انکشاف ہوا کہ رابطہ آف ہو چکا ہے اس پر میں نے ہیڈ کوارٹر مشینری کو چیک کرنا چاہا تو لنک نہ ہو سکا۔ اس پر میں نے فوری طور پر اے ون سے رابطہ قائم کیا اور اسے تفصیلی رپورٹ دینے کے لئے کہا۔ اے۔ ون کی رپورٹ کے مطابق ہیڈ کوارٹر کی تمام مشینری تباہ کر دی گئی ہے۔ بی۔ ون کے دونوں سیکشنز کے افراد ہلاک ہو چکے ہیں یا گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور ہمارا ٹارگٹ علی عمران جس کے متعلق۔ پی۔ ون نے رپورٹ دی تھی کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے وہ رپورٹ بھی غلط ثابت ہوئی ہے۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹریٹ کے ایک اہم آدمی سے یہ معلومات ملی ہیں کہ عمران ہلاک نہیں ہوا۔ وہ زندہ ہے۔ البتہ ابھی تک اسے ہوش نہیں آ سکا۔ اس پر میں نے فوری طور پر ایکریمیا میں ڈبل۔ ون سے رابطہ کیا تاکہ سپیشل سیف کو چیک کرایا جا سکے اور ابھی ابھی وہاں سے رپورٹ ملی ہے کہ سپیشل سیف کو ڈکیتی کے دوران توڑ دیا گیا ہے اور وہ خالی ہے"..... روجر نے تفصیل سے

www.urdukorner.com

رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ۔ ریئلی ویری بیڈ۔ یہ سب کس طرح ہو گیا۔ کس نے ایسا کیا ہے"..... گرانڈ ماسٹر نے دانت پیسنے کے انداز میں کہا۔

"اسی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جس کو آپ نے باوجود میرے کہنے کے قطعی نظر انداز کر دیا تھا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ جس قسم کی پلاننگ آپ بنا رہے ہیں اس سے ہو سکتا ہے وہ علی عمران ہلاک ہو جائے لیکن اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس چوکنا ہو جائے گی اور پھر اس کی کارکردگی کو روکنا ہمارے بس میں نہ رہے گا۔ لیکن آپ نے میری بات سے اتفاق نہ کیا تھا"..... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"واقعی تم ٹھیک کہتے تھے۔ بہر حال تم ابھی ہیڈ کوارٹر کوئی رپورٹ نہ کرنا۔ میں اب نئے سرے سے اس کی پلاننگ کرتا ہوں اور اس پلاننگ میں تمہارے مشورے کو بنیادی اہمیت حاصل ہو گی"۔ گرانڈ ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ فوری طور پر مجھ سے بالمشافہ بات کر لیں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ہیڈ کوارٹر سکینر سے لنک ہے۔ اسے جلد ہی پتہ چل جائے گا کہ سکینر آف ہو چکا ہے اور پھر ہم کچھ بھی نہ چھپا سکیں گے اس لئے آپ میرے مشورے کے مطابق ہیڈ کوارٹر رپورٹ کریں تو پھر گرانڈ سیکشن بچ جائے گا"۔ روجر نے کہا

"اوہ ٹھیک ہے۔ تم فوراً آ جاؤ میرے پاس جلدی"..... گرانڈ ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے تھے۔ چہرے پر دہشت اور خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے جلدی سے ایک دوسرے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر دیا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مین لیبارٹری کا انچارج روجر میرے پاس آ رہا ہے۔ اسے اندر آنے دیا جائے اور فوراً میرے پاس پہنچا دیا جائے"..... گرانڈ ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور گرانڈ ماسٹر نے رسیور رکھ دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔

"یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ میری تو آج تک کبھی بھی ناکام نہیں ہوا۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا۔ بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا ہوا"..... گرانڈ ماسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھا اور کمرے میں بڑے اضطراب بھرے انداز میں ٹہلنے لگا۔

"کس طرح ہیڈ کوارٹر کو مطمئن کیا جائے۔ آخر کس طرح کیا جائے۔ یہ تو بے حد برا ہوا۔ بے حد برا"..... گرانڈ ماسٹر نے مسلسل بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ نجانے کتنی دیر تک اس طرح ٹہلتا رہا کہ اچانک کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور گرانڈ ماسٹر تیزی سے بڑھ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا

www.urdukorner.com

ایک بٹن دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی میز کے دوسرے سرے پر فرش سے ایک کرسی نمودار ہو گئی گرانڈ ماسٹر نے ایک اور بٹن دبایا تو کمرے کا اکلوتا فولادی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور دوسرے لمحے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی سختی کا تاثر شاید قدرتی طور پر موجود تھا۔ اس کے جسم پر گہرے نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ تھا اور وہ اپنی مردانہ وجاہت کی بنا پر اعتمائی معزز طبقے کا آدمی لگ رہا تھا۔

"کم ان روجر۔ میں تمہارا انتظار ہی کر رہا تھا"..... گرانڈ ماسٹر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"..... آنے والے نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب بتاؤ تم کیا مشورہ دیتے ہو۔ کس طرح ہیڈ کوارٹر کو مطمئن کیا جائے"..... گرانڈ ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے وہ کس طرح مطمئن ہو گا"..... روجر نے مشورہ دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"میرا تو خیال ہے کہ میں اسے ابھی اطلاع ہی نہ دوں اور سی دن کو دوبارہ اس مشن پر تعینات کر دوں اور اس کی مدد کے لئے ٹاکسن گروپ کو ایکریمیا سے بھجوا دوں۔ جب وہ کامیاب ہو جائیں تب ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی جائے۔ تمہارا کیا مشورہ ہے"..... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"آپ نے ہیڈ کوارٹر کو اس مشن پر کیسے رضامند کیا تھا"..... روجر نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر کی ایک ہی شرط تھی کہ تنظیم کا نام اوپن نہ ہو۔ وہ میں نے پوری کر دی اور پی ون کو خصوصی احکامات دے دیئے کہ کسی طرح بھی تنظیم کا نام سامنے نہ آئے بلکہ جو کوئی بھی اس بارے میں زبان کھولنے لگے اسے فوری طور پر بلاسٹ کر دیا جائے اور یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا جہاں تک پی ون کی گرفتاری کا تعلق ہے تو تمہیں معلوم ہے کہ پی۔ ون کے اعصاب سے متعلق ذہنی خلیات کو اس طرح بے حس کر دیا گیا ہے کہ اس پر کسی قسم کا تشدد کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کی طرف سے بھی ایسا کوئی خدشہ نہیں ہے۔ اس لئے گویی۔ ون اور اس کے دونوں سیکشنز ختم ہو گئے ہیں اور مشن بھی ناکام ہو گیا ہے لیکن بہرحال ہیڈ کوارٹر کی شرط تو پوری ہو چکی ہے"..... گرانڈ ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کو گھبرانے کی کیا ضرورت ماسٹر۔ ایسے معمولی چکر تو چلتے ہی رہتے ہیں۔ آپ ہیڈ کوارٹر کو خود ہی پوری تفصیل بتا دیں۔ ورنہ اگر ہیڈ کوارٹر کو کسی اور ذریعے سے اس کا علم ہو گیا تو پھر مسئلہ خراب بھی ہو سکتا ہے۔ میرا تو ان حالات میں یہی مشورہ ہے ماسٹر"..... روجر نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تم نے میری بات کا تائید کر کے میرا حوصلہ بڑھا دیا ہے"۔ گرانڈ ماسٹر نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

www.urdukorner.com

نے ایک فون کار سیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"یس ہیڈ کوارٹر"..... ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں بگ باس سے بات کراؤ"..... گرانڈ ماسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ہولڈ آن کرو"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک تیز اور چبھتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بگ باس اٹنڈنگ یو"..... بولنے والے کی آواز اس طرح تیز تھی جیسے کانوں کے اندرونی پردوں کو تیز چھری سے کاٹتی ہوئی گزر رہی ہو۔

"بگ باس۔ آپ کو پاکیشیا مشن کی رپورٹ دینی تھی"۔ گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے"..... دوسری طرف سے اسی طرح چبھتی ہوئی آواز میں کہا گیا اور گرانڈ ماسٹر نے روجر سے ملنے والی ساری تفصیلات دوہرا دیں۔

"تو نتیجہ یہ نکلا کہ تمہارا یہ مشن مکمل طور ناکام ہو گیا ہے۔ حالانکہ تم نے تو کہا تھا کہ تمہارا یہ مشن ہر صورت میں کامیاب رہے گا"۔ بگ باس کی آواز میں چبھ کا عنصر پہلے سے کہیں بڑھ گیا تھا۔

"یس بگ باس۔ مشن کامیاب ہو گیا تھا لیکن پھر اچانک نامعلوم وجوہات کی بناء پر ناکام ہو گیا۔ اب میں سی ون کی مدد سے دوسرے انداز میں اسے کامیاب کرنا چاہتا ہوں اور روجر نے بھی مجھے یہی مشورہ

دیا ہے"..... گرانڈ ماسٹر نے سامنے بیٹھے ہوئے روجر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور روجر مسکرا دیا۔

"روجر کہاں ہے اس وقت"..... بگ باس نے پوچھا۔

"ماسٹر روم میں میرے پاس۔ میں نے اسے بلوایا تھا تاکہ ہم مل کر مشن کی نئی پلاننگ بنا سکیں"..... گرانڈ ماسٹر نے جواب دیا۔

"روجر کو رسیور دو"..... بگ باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"..... گرانڈ ماسٹر نے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت تھی اس نے رسیور روجر کی طرف بڑھا دیا۔

"یس بگ باس روجر بول رہا ہوں"..... روجر نے رسیور لے کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آرڈر کر دیئے گئے ہیں..... اب تم باقی کارروائی مکمل کر سکتے ہو"..... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ روجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیسے آرڈر روجر کس کارروائی کی بات بگ باس نے کی ہے"۔ گرانڈ ماسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ حیرت ہے"..... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی دوسری جیب میں موجود ہاتھ باہر آیا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں سے سرخ رنگ کی روشنی نکل کر گرانڈ ماسٹر پر پڑی اور گرانڈ ماسٹر بجلی کی طرح ساکت

www.urdukorner.com

ہو گیا جیسے انسان کی بجائے پتھر کا بنا ہوا مجسمہ ہو۔ روجر نے ہاتھ واپس جیب میں ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر موجود مسکراہٹ اور زیادہ گہری ہو گئی۔

"تمہارا کیا خیال تھا گرانڈ ماسٹر کہ اس مشن کی ناکامی کے باوجود ہیڈ کوارٹر تمہیں کوئی سزا نہ دے گا اور تم نے کیسے یہ سوچ لیا کہ میں ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ نہ دوں گا۔ سچ کہا گیا ہے کہ جب آدمی کی موت آتی ہے تو پہلے اس کی عقل سلب کر لی جاتی ہے۔ میں نے ایکریمیا سے اے ون کی رپورٹ ملتے ہی ہیڈ کوارٹر کو کال کیا تھا اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے تھا کہ ہیڈ کوارٹر کو پہلے ہی رپورٹیں مل چکی تھیں۔ اس کے اپنے بھی ذرائع لازماً ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ رپورٹیں بھی مل چکی ہیں کہ ہاٹ فیلڈ کا نام پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گیا ہے۔ کیونکہ پاکیشیا سے کسی نے ٹیلی سٹار اور دوسری معلومات فروخت کرنے والی ایجنسیوں سے اس بارے میں تفصیلات طلب کی تھیں چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے فوری طور پر تمہیں معزول کر کے مجھے گرانڈ ماسٹر بنا دیا۔ لیکن ظاہر ہے گرانڈ ہاؤس پر تمہارا قبضہ تھا اور ہیڈ کوارٹر نہ چاہتا تھا کہ تم کوئی جدوجہد کرو۔ اس طرح گرانڈ ہاؤس کی انتہائی قیمتی مشینری کو نقصان پہنچے اس لئے مجھے تمہارا ہمدرد بن کر یہاں پہنچنا پڑا۔ تمہیں نہ صرف گرانڈ ماسٹر کی سیٹ سے معزول کر دیا گیا ہے بلکہ ناکام پلاننگ کی وجہ سے تمہیں موت کی سزا دے دی گئی ہے اب میں گرانڈ ماسٹر ہوں"..... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن گرانڈ ماسٹر

اسی طرح ساکت و صامت بیٹھا رہا۔ روجر جانتا تھا کہ وہ سن سکتا ہے۔ سمجھ سکتا ہے لیکن نہ بول سکتا ہے اور نہ حرکت کر سکتا ہے اس لئے اسے بھی جواب کی توقع نہ تھی۔ اسی لمحے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور روجر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس روجر انٹرنگ یو"..... روجر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جناب میں گرانڈ ہاؤس کا انچارج جیکسن بول رہا ہوں۔ ہیڈ کوارٹر سے احکامات موصول ہو گئے ہیں کہ آپ کو نیا گرانڈ ماسٹر مقرر کیا گیا ہے اور سابقہ گرانڈ ماسٹر لارین کو موت کی سزا دے دی گئی ہے اب میرے لئے کیا حکم ہے"..... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمام سیکشنز کو اس تبدیلی سے آگاہ کر دو اور چار مسلح افراد گرانڈ ماسٹر روم میں بھجوا دو تاکہ ہیڈ کوارٹر کی ہدایات پر عمل درآمد کیا جا سکے"۔ روجر نے اس بات سخت لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور روجر نے رسیور رکھا اور اٹھ کر اس نے کرسی پر ساکت و صامت بیٹھے ہوئے گنجے گرانڈ ماسٹر کو بازو سے پکڑ کر ایک زوردار جھٹکے سے کھینچ کر ایک طرف فرش پر پٹخا اور خود اس کی جگہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ جبکہ سابقہ گرانڈ ماسٹر فرش پر اسی طرح ٹیڑے میڑھے انداز میں ساکت پڑا ہوا تھا تھوڑی دیر بعد کمرے میں سیٹی کی آواز سنائی دی تو روجر نے میز کے کنارے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا دوسرے

www.urdukorner.com

لمحے دروازہ کھلا اور چار مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے روجر کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"لارین کو اٹھا کر سامنے والی کرسی پر بٹھاؤ"۔ روجر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"..... انہوں نے جواب دیا اور پھر فرش پر ساکت پڑے ہوئے اس گنجے کو اٹھا کر انہوں نے اس لوہے کی کرسی پر بٹھا دیا جس پر تھوڑی دیر پہلے خود روجر بیٹھا ہوا تھا۔ روجر نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بٹنوں کی طویل قطار میں سے ایک بٹن دبایا تو کرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی کرسی کے ایک بازو سے لوہے کے بیضوی راڈ نکل کر دوسرے بازو میں غائب ہو گئے اور اب لارین کا جسم ان راڈز میں پوری طرح جکڑا گیا تھا۔

"ایک طرف کھڑے ہو جاؤ تاکہ قانون کے مطابق لارین کو موت سے پہلے فرد جرم سنا دی جائے"..... روجر نے ان مسلح افراد سے کہا اور وہ چاروں تیزی سے پیچھے ہٹے اور ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ روجر نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نما آلہ نکالا اور اس کا پنسل نما سرا اس نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھے گنجے لارین کی طرف کر کے ہاتھ کو مخصوص انداز میں پریس کیا تو اس پنسل نما سرے سے سرخ رنگ کی روشنی کا دھارا سا نکل کر کرسی پر بیٹھے ہوئے گنجے لارین پر پڑا اور اس کے ساتھ ہی لارین کا جسم حرکت میں آ گیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو روجر۔ پلیز فار گ

سیک مجھے معاف کر دو"..... لارین نے زبان کھلتے ہی انتہائی منت بھرے لہجے میں گڑگڑا کر کہنا شروع کر دیا اس کے چہرے پر اب شدید ترین خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے اور خوف کی شدت سے اس کے چہرے کے عضلات پھڑک رہے تھے۔

"تم جانتے ہو لارین کہ ہیڈ کوارٹر سے سزا کے اعلان کے بعد معافی کا سوال ہی ختم ہو جاتا ہے تم نے خود ہزاروں بار ہیڈ کوارٹر کے احکامات پر عمل درآمد کرایا ہو گا۔ اور یقیناً ان لوگوں نے بھی اسی طرح تم سے معافی مانگی ہو گی لیکن کیا تم نے انہیں معاف کر دیا تھا اس لئے حوصلہ پیدا کرو۔ آخر کار ایک نہ ایک دن ہمارے انداز میں زندہ رہنے والوں کا انجام ایسے ہی ہوتا ہے۔ اور اب فرد جرم بھی سن لو۔ تمہیں معلوم ہے کہ تم نے پاکیشیا سے وہ فائل حاصل کرنے کا مشن لیا تھا تو میں نے تمہیں منع کیا تھا کیونکہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں اور خاص طور پر اس علی عمران کے بارے میں اور پھر تمہارے کہنے پر جب میں نے تمہیں اس علی عمران کے بارے میں تفصیلات بتائیں تو تم نے اپنے مشن کو ختم کرنے کی بجائے اس میں عمران کے خاتمے کا مشن بھی شامل کر لیا۔ ہیڈ کوارٹر سے اجازت لیتے وقت تم نے ہیڈ کوارٹر سے بھی یہی کہا کہ تم نے ایسی پلاننگ بنائی ہے کہ مشن ہر صورت میں کامیاب رہے گا اس پر ہیڈ کوارٹر نے تمہیں اس شرط پر مشن مکمل کرنے کی اجازت دے دی کہ تنظیم کا نام نہ آئے ورنہ تم ہو۔ اس پر میں نے تمہیں سمجھایا کہ تم عمران کو نہ چھیڑو اور

www.urdukorner.com

اپنا مشن وہاں کی کسی مقامی تنظیم کے ذریعے یا ایکریمیا کی کسی جرائم پیشہ تنظیم کے ذریعے مکمل کراؤ۔ اس طرح تنظیم کا نام اوپن نہ ہو گا لیکن تم نے میرا یہ مشورہ بھی رد کر دیا۔ تمہیں اپنی پلاننگ پر مکمل اعتماد تھا اور اب تم نے دیکھ لیا کہ تمہاری پلاننگ کا کیا حشر ہوا۔ تم نے دو سیکشنز بھی مروا دیئے۔ تنظیم کا نام بھی سامنے آگیا۔ نہ ہی عمران ہلاک ہوا اور نہ ہی مشن مکمل ہوا۔ اور اس ناکامی اور ہیڈ کوارٹر کی شرط پوری نہ ہونے پر تمہیں موت کی سزا بھی دے دی گئی"..... روجر نے سپاٹ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ عمران مر جائے گا۔ ہر صورت میں مر جائے گا۔ اس کے دل میں بیک وقت چار گولیاں اتار دی گئی تھیں وہ کسی صورت بھی نہیں بچ سکتا اور تنظیم کا نام سامنے نہیں آیا۔ تم نے صرف گرانڈ ماسٹر بننے کے لئے ہیڈ کوارٹر کو غلط رپورٹ دی ہے یہ سب تمہاری سازش ہے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تم جو بظاہر میرے سامنے بھیگی بلی بنے رہتے ہو آستین کا سانپ ہو گے تو میں سب سے پہلے تمہارا سر کچل دیتا اور مجھے یقین ہے کہ جب ہیڈ کوارٹر کے سامنے اصل حقیقت آئے گی تو وہ تمہیں بھی اس دھوکے کی عبرت ناک سزا دیں گے"..... لارین نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا مسٹر لارین۔ فرد جرم تم نے سن لی ہے اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"..... روجر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے

چاروں مسلح افراد کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا اور ان چاروں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

"سنو سنو یہ دھوکہ ہے۔ جیکسن کو جا کر بلا لاؤ۔ یہ دھوکے باز ہے دھوکے باز ہے"..... لارین نے بری طرح چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے چاروں مشین گنیں بیک وقت چلیں اور لارین کے حلق سے ادھوری سی چیخ ہی نکل سکی۔ اس کے جسم میں بلا مبالغہ سینکڑوں سوراخ ہو گئے تھے اور اس کا جسم چند لمحے کرسی پر پھڑکنے کے بعد ڈھیلا پڑ کر ایک طرف کو لٹک گیا وہ ختم ہو چکا تھا۔ روجر نے بٹن دبا کر راڈز غائب کر دیئے۔

"اب اسے اٹھا کر لے جاؤ اور برقی بھٹی میں ڈال دو اور جیکسن کو میرے پاس بھجوا دو"..... روجر نے ان چاروں سے کہا اور چاروں مشین گنوں کو کاندھے سے لٹکا کر آگے بڑھے اور انہوں نے لارین کے مردہ جسم کو کرسی سے گھسیٹ کر نیچے فرش پر ڈالا اور پھر اسی طرح گھسیٹتے ہوئے اسی دروازے کی طرف لے گئے روجر نے ایک بٹن دبایا دروازہ کھل گیا اور وہ چاروں لارین کی لاش گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے اور ان کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ روجر نے ایک طویل سانس لیا اور سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس کے ساتھ لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"ہیڈ کوارٹر"..... دوسری طرف سے وہی مشینی آواز سنائی دی۔

"روجر گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں بگ باس سے بات کرائیں"۔

www.urdukorner.com

روجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس بگ باس انٹنڈنگ یو اوور"..... وہی کرخت اور چبھتی ہوئی آواز چند لمحوں بعد سنائی دی۔

"روجر بول رہا ہوں بگ باس حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے اور لارین کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے"۔ روجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس اب پاکیشیا کے بارے میں تم کیا کرنا چاہتے ہو"۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جو آپ کا حکم ہو بگ باس میں تو حکم کا غلام ہوں"..... روجر نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"سنو ہیڈ کوارٹر نہیں چاہتا کہ ابھی تنظیم کا نام اوپن ہو کیونکہ تنظیم جس پراجیکٹ پر کام کر رہی ہے وہ ابھی مکمل نہیں ہوا اور جب تک وہ مکمل نہ ہو اس وقت تک ہیڈ کوارٹر کسی بھی قیمت پر اسے اوپن نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے تم پاکیشیا کا مشن منسوخ کر دو اور اس پارٹی کو جس نے لارین کو یہ مشن دیا تھا اس کی رقم واپس کر دو۔ ہاں اگر وہ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی طرح تمہارا سراغ لگاتی ہوئی تم تک پہنچے تو پھر یہ تمہارا فرض ہے کہ پوری قوت استعمال کر اور ان کا خاتمہ کر دو"..... بگ باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس بگ باس آپ کے حکم کی حرف بحرف تعمیل کی جائے گی ویسے میں پاکیشیا میں مخبروں کا جال پھیلا دیتا ہوں۔ تاکہ اگر عمران

سیکرٹ سروس ہمارے خلاف کوئی اقدام کرے تو ہمیں فوری معلومات مل سکیں اور اگر وہ حرکت میں آئے تو پھر وہ نہیں ان کی موت حرکت میں آئے گی"..... روجر نے جواب دیا۔

"او کے..... باقی سپلائی اور دوسرے سیکشنز حسب معمول چلتے رہیں گے"۔ بگ باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور روجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور میز کے کنارے موجود بے شمار بٹنوں میں سے ایک بٹن دبایا اور سامنے موجود خون سے لتھڑی ہوئی کرسی خود بخود زمین میں غائب ہو گئی۔ روجر نے دوسرا بٹن دبایا تو ایک اور کرسی فرش سے نمودار ہو گئی اسی لمحے کمرے میں سیٹی کی آواز سنائی دی تو روجر نے میز کے کنارے پر موجود ایک اور بٹن پریس کر دیا دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک چھریرے بدن کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"گرانڈ ماسٹر بننا مبارک ہو روجر"..... اس نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ جیکسن آؤ بیٹھو"..... روجر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور آنے والا مسکراتا ہوا ئی نمودار ہونے والی لوہے کی کرسی پر بیٹھ گیا روجر نے اسے بگ باس کی تازہ ترین ہدایات تفصیل سے سنا دیں۔

"یہ سب سے اچھا فیصلہ ہے۔ لارین احمق تھا جس نے ایک اسی رقم کے لئے بھروں کے چھتے میں ہاتھ ڈال دیا تھا۔ حالانکہ نے بھی اور میں نے بھی بتایا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ

www.urdukorner.com

سروس کو چھیڑنا خطرناک ثابت ہوگا لیکن اسے اپنی پلاننگ، مشینری اور پی ون پر بے حد بھروسہ تھا جس کا نتیجہ اس نے خود ہی بھگت لیا"۔ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں وہاں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کرانا چاہتا ہوں بھرپور اور فول پروف ٹائپ کی نگرانی۔ تمہارا کیا مشورہ ہے۔ کسے اس کام پر لگایا جائے"..... روجر نے پوچھا۔

"وہاں کا کوئی مقامی گروپ ہی یہ کام آسانی سے کر سکے گا۔ تم اس پولی واک کی خدمات کیوں نہیں حاصل کرتے۔ وہ بے حد سمجھدار آدمی بھی ہے اور اس کا کام بھی یہی ہے"..... جیکسن نے کہا۔

"پولی واک اوہ واقعی تم نے بے حد اچھی ٹپ دی ہے جیکسن پولی واک واقعی بہترین آدمی ثابت ہوگا"..... روجر نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر دیا۔

"یس آپریشنل ہاؤس"..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"روجر بول رہا ہوں"..... روجر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس گرانڈ ماسٹر حکم فرمایئے"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پاکیشیا میں پولی واک کو تلاش کرو اور پھر میری اس سے بات کراؤ فوراً"..... روجر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران

نے رسیور رکھ دیا۔

پولی واک کو کہہ دینا کہ وہ نگرانی اس طرح کرے کہ اس عمران کو اس پر کسی طرح شک نہ ہو سکے"..... جیکسن نے کہا۔

"ظاہر ہے اسے ایسے ہی کرنا پڑے گا۔ ورنہ وہ کس طرح نگرانی کر سکتا ہے"..... روجر نے جواب دیا اور پھر تقریباً دس منٹ کے انتظار کے بعد اس نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور روجر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس گرانڈ ماسٹر سپیکنگ"..... روجر نے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں جناب آپریشنل ہاؤس سے پولی واک لائن پر موجود ہے۔ بات کیجئے"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو پولی واک بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد رسیور پر ایک آواز سنائی دی۔

"پولی واک میں روجر بول رہا ہوں"..... روجر نے کہا۔

"روجر۔ اوہ اوہ۔ مگر مجھے تو کہا گیا کہ گرانڈ ماسٹر بات کرنا چاہتا ہے"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اب میں ہی گرانڈ ماسٹر ہوں"..... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم۔ ویری گڈ۔ مگر لارین کا کیا ہوا"..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے موت کی سزا دے دی گئی ہے"..... روجر نے جواب دیا۔

www.urdukorner.com

"وہ تھا ہی اس قابل۔ بد دماغ اور مغرور آدمی۔ بہر حال مبارک ہو میرے لئے کیا حکم ہے"..... پولی واک کی آواز سنائی دی۔

"تمہیں معلوم ہو گا کہ لارین نے پاکیشیا میں ایک مشن پر کام کیا تھا"..... روجر نے کہا۔

"ہاں اچھی طرح معلوم ہے۔ اس نے پہلے مجھے اس مشن پر کام کرنے کے لئے کہا لیکن میں نے انکار کر دیا تھا کیونکہ دریا میں رہ کر مگر مچھ سے بیر پالنے کا میں قائل نہیں ہوں۔ پھر اس نے پی ون کو یہاں بھیجا۔ ویسے اس کے لئے عمارتوں، گاڑیوں اور مشینری کو منگوانے اور اس کی تنصیب کا سارا کام میں نے ہی کرایا تھا۔ میں نے پی ون کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اس علی عمران کو نہ چھیڑے لیکن وہ نہ مانا اور نتیجہ تو تمہیں بھی معلوم ہو گیا ہو گا۔ سب کچھ ہی ختم ہو گیا"..... پولی واک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس نے میرا اور جیکسن کا کہا نہ مانا تھا۔ بہر حال وہ اپنے انجام کو پہنچ گیا اور اب میں نے اس مشن کو سرے سے ہی منسوخ کر دیا ہے لیکن مجھے خطرہ ہے کہ وہ عمران جو ابھی سنا ہے کسی ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہے۔ ہوش میں آگیا یا پھر وہ ہوش میں نہ بھی آیا تو تب بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس گرانڈ ماسٹر کے خلاف لازماً کام کرے گی۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر وہ لوگ گرانڈ ماسٹر کے خلاف کام کریں تو پھر ان کے خاتمے کی کوئی فول پروف پلاننگ کی جائے۔ اب تم نے اس عمران کی اس طرح نگرانی کرنی ہے کہ اس کی سرگرمیوں

کی رپورٹ مجھے ملتی رہے تاکہ میں اس کے خلاف بروقت پیش بندی کر سکوں۔ اس کے لئے تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا"۔ روجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ کام میں آسانی سے کر سکتا ہوں۔ لیکن یہ بات اچھی طرح سن لو کہ میں صرف نگرانی کروں گا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں اور معاوضہ پچاس لاکھ ڈالر لوں گا اور وہ بھی ایڈوانس"..... پولی واک نے کہا۔

"یہ تو بے حد بڑا معاوضہ ہے پولی واک"..... روجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کام کی نوعیت بھی دیکھو۔ پہلے اس کام کے لئے انتہائی تربیت یافتہ افراد کو تعینات کرنا ہو گا اور عمران کے ارد گرد رہنے والے افراد کو بھاری قیمت دے کر خریدنا ہو گا"..... پولی واک نے کہا۔

"پھر بھی یہ معاوضہ بہت ہے۔ میں تمہیں بیس لاکھ ڈالر دے سکتا ہوں۔ اگر تمہاری مرضی آئے تو اسے قبول کر لو ورنہ میں کوئی اور بندوبست کر لوں گا"..... روجر نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔

"اچھا پچیس لاکھ دے دو بس اب کوئی حجت نہ کرو"..... دوسری طرف سے پولی واک نے کہا اور روجر کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"چلو تم پرانے دوست ہو۔ اس لئے پانچ لاکھ تمہاری دوستی کے نام پر دے دوں گا۔ اب تو خوش ہو لیکن کام بھرپور انداز میں ہونا

www.urdukorner.com

چاہئے"..... روجر نے کہا۔

"شکریہ۔ کام کی فکر مت کرو۔ تم مجھے جانتے ہو کہ میں کام کس انداز میں کرتا ہوں"..... دوسری طرف سے پولی واک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے میں آج ہی رقم تمہارے اکاؤنٹ میں منتقل کرا دیتا ہوں اکاؤنٹ نمبر اور بنک کا نام وغیرہ بتا دو"..... روجر نے کہا۔

"وہیں ناڈر میں لارنس بنک مین برانچ میں جمع کرا دو۔ وہی پرانا اکاؤنٹ"..... پولی واک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے"۔ روجر نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"رقم اس کے اکاؤنٹ میں جمع کرا دو جیکسن اور اس کے ساتھ ہی آج شام جنرل میٹنگ بھی کال کر لو۔ تاکہ اب گرانڈ ماسٹر کے تمام کاموں کے بارے میں درست لائحہ عمل طے کر لیا جائے"..... روجر نے رسیور رکھ کر جیکسن سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے اجازت"..... جیکسن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور روجر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیکسن تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ روجر نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور جیکسن لمبے لمبے قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تو ہاٹ فیلڈ کا اصل مشن ڈیفنس سسٹم کی فائل اڑانا تھا لیکن اس کے لئے انہوں نے اس قدر خوفناک انداز میں تخریب کاری کیوں کی یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ اسے ہسپتال سے آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔ اور ان دو دنوں میں پوری سیکرٹ سروس ان ہلاک ہونے والے غیر ملکیوں کے بارے میں چھان بین میں مصروف تھی تاکہ کوئی ایسا کلیو حاصل کیا جا سکے جس سے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں مزید کوئی تفصیلات حاصل ہو سکیں۔ خود عمران نے بھی دنیا بھر کی تمام معلومات فروخت کرنے والی ایجنسیوں سے رابطہ کر کے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہر جگہ سے یہی جواب ملا تھا کہ اس نام کی کسی تنظیم کا وجود ہی نہیں ہے۔ غیر ملکیوں کا تعلق

www.urdukorner.com

چونکہ ایکریمیا سے تھا اور وہ فائل بھی ایکریمیا سے ہی واپس حاصل کی گئی تھی ۔ اس لئے ایکریمیا میں سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹس بھی کلیو کے پیچھے کام کرتے رہے ۔ لیکن صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ ہیری جس کے نام پر وہ سپیشل لاکر تھا ایکریمیا کی ایک مجرم تنظیم پی ۔ ون کا چیف تھا اور سارا گروپ جو ہلاک ہوا ۔ اس کا تعلق اس پی ۔ ون سے ہی تھا ۔ مشینری بھی ایکریمیا سے ہی یہاں لائی گئی تھی اور تمام عمارتیں اور خاص طور پر جو عمارت ہیڈ کوارٹر کے لئے حاصل کی گئی تھی وہ اس ہیری کے نام سے ہی خریدی گئی تھیں اور پی ون ایکریمیا کی ایک عام سی تنظیم تھی اس کے متعلق جو کچھ معلوم ہوا تھا اس کے مطابق وہ اتنی بڑی تنظیم نہ تھی کہ اس قدر خوفناک انداز میں یہاں تخریب کاری کرتی اور اس قدر جدید اور پیچیدہ مشینری استعمال کرتی ۔ اس کے علاوہ وہ ایسی تنظیم بھی نہ تھی کہ اس کے ممبران کے جسموں میں اس قدر جدید انداز کے بم نصب ہوتے اور اس کے چیف کے دل میں ایسا آلہ فٹ ہوتا کہ جس کی مالیت شاید لاکھوں ڈالر سے بھی زیادہ ہو سکتی تھی جب کہ ایکریمیا سے اس پی ۔ ون کے بارے میں جو مسلمہ اطلاعات ملی تھیں اس کے مطابق یہ لوگ کبھی اس طرح کے بڑے کاموں میں ملوث ہی نہ رہے تھے اور خاص طور پر یہ بات کہ اس پی ۔ ون کے ساتھ کبھی بھی ہاٹ فیلڈ نام کی کسی تنظیم کا کوئی رابطہ نہ سنا گیا تھا۔

" عمران صاحب میں نے خود بھی اس پر غور کیا ہے ۔ میں تو اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ پی ۔ ون یا جو بھی ان کا اصل نام ہو ۔ یہ دراصل

کسی ایسی تنظیم کے آلہ کار تھے جنہوں نے انہیں اپنے مخصوص مقاصد کے لئے استعمال کیا ہے اور ہاٹ فیلڈ کا نام صرف ڈاج دینے کے لئے استعمال کیا گیا ہے "..... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے لیکن وہ تنظیم کون سی ہو سکتی ہے ۔ اس کے بارے میں کلیو کیسے مل سکے گا ۔ مجھے تو ان کے انداز اور ان کے وسائل سے یہ شک گزرتا ہے کہ یہ گروپ بلیک تھنڈر کا گروپ تھا لیکن بلیک تھنڈر نے آج تک اس انداز میں کبھی کام نہیں کیا "۔ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" واقعی جس طرح کی مشینری ان لوگوں نے استعمال کی ہے ۔ اس کے مطابق تو یہی لگتا ہے کہ یہ کام بلیک تھنڈر کا ہی تھا "..... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی ۔ نجانے وہ کیا کرتا پھر رہا ہے ۔ ذرا ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرو "..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آگے کھسکا کر عمران کے قریب کر دیا ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور "..... عمران نے کال دینی شروع کر دی ۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی ۔

" ٹائیگر اٹنڈنگ باس اوور "..... ٹائیگر کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی اوور "..... عمران کا لہجہ

www.urdukorner.com

سخت تھا۔

"باس میں ایک خاص کلیو پر کام کر رہا ہوں کہ ان لوگوں نے ہیڈ کوارٹر والی عمارت خریدنے کے لئے یہاں کس کا سہارا لیا تھا۔ جس آدمی نے یہ سودا کرایا تھا اسے دوسرے روز کیفے گرین سے نکلتے ہوئے گولی مار دی گئی تھی۔ حالانکہ وہ سیدھا سادھا کاروباری آدمی تھا۔ گولی مارنے والے کے متعلق صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ سرخ رنگ کی نئی کار سے فائرنگ کی تھی اور اس سرخ رنگ کی کار میں دو غیر ملکی دیکھے گئے اس سرخ رنگ کی کار پر نمبر پلیٹ بھی موجود نہ تھی لیکن اس کی ایک خاص نشانی مجھے معلوم ہو گئی کہ اس کار کے دائیں طرف کی بیک لائٹ کے نیچے نیشنل آٹوز کا سٹکر موجود تھا۔ چنانچہ میں نے نیشنل آٹوز سے معلومات حاصل کیں تو وہاں سے پتہ چلا کہ یہ کار ایک مقامی آدمی تصدق حسین نے خریدی تھی لیکن اس تصدق حسین کا جو پتہ رجسٹر میں درج ہے وہ جعلی ہے اس کالونی کا وجود ہی نہیں ہے۔ اوور"..... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کون سی کالونی کا نام لکھوایا گیا ہے اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"ڈیسنٹ کالونی کو ٹھی نمبر چار کا پتہ درج ہے۔ لیکن ڈیسنٹ نام کی کوئی کالونی نہیں ہے اوور"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کر لیسنٹ کالونی تو ہے اور اس میں ڈیسنٹ نام کا ایک کلب بھی موجود ہے۔ اس تصدق حسین کا حلیہ معلوم کیا ہے تم نے اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں لیکن وہ عام سا حلیہ ہے۔ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ البتہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس تصدق حسین کی دائیں کنپٹی پر ایک گومڑ سا ابھرا ہوا ہے۔ بس اتنا معلوم ہو سکا ہے اوور"..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دائیں کنپٹی پر گومڑ ابھرا ہوا ہے۔ یہ تو خاص نشانی ہے اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس لیکن میں نے اس نشانی کے تحت اس آدمی کو تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن کامیابی نہیں ہو سکی اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کر لیسنٹ کالونی کی کوٹھی نمبر چار کے بارے میں معلومات بھی حاصل کرو اور ڈیسنٹ کلب میں اس نشانی کے تحت بھی معلومات حاصل کرو اور پھر مجھے فوراً ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو۔ میں انتظار کر رہا ہوں اوور"..... عمران نے کہا۔

"یس باس اوور"..... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ ل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس پر میری مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دو"..... عمران نے لیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر پر عمران کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی اور عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

www.urdukorner.com

"ہیلو ہیلو ٹائیگر کالنگ اوور"..... ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران انٹنڈنگ یو کیا رپورٹ ہے اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"باس کوٹھی نمبر چار میں تو ایک کمرشل کالج قائم ہے اور طویل عرصے سے قائم ہے۔ البتہ ڈیسنٹ کلب سے اس گوڑوالے آدمی کے بارے میں معلومات ملی ہیں۔ اس نشان والا آدمی وہاں اسسٹنٹ منیجر رہا ہے۔ حلیہ بھی ملتا ہے اور نشانی بھی لیکن اس کا نام راحت عزیز بتایا گیا ہے اور یہ راحت عزیز ایک ہفتہ پہلے ایک کار کے نیچے آکر کچلا گیا ہے اور آج تک اس کار کا پتہ نہیں چل سکا اوور"..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ پلاننگ کے تحت کام کیا گیا ہے اور ہر کلیو پہلے سے ہی ختم کر دیا گیا ہے۔ کس علاقے میں یہ کار کے نیچے کچلا گیا ہے۔ اوور"..... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"لبرٹی پلازہ کے سامنے وہ وہیں رہتا تھا اوور"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم نے وہاں کے تھانے سے معلومات حاصل کی ہیں۔ شاید کسی نے اس کار کو دیکھا ہو اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"یس باس لیکن تھانے والوں نے اب تک سوائے ایک رپورٹ لکھنے کے مزید کوئی کام نہیں کیا۔ ویسے ان کے کہنے کے مطابق انہوں

نے بڑی زبردست تفتیش کی ہے لیکن کار کے متعلق کسی کو کچھ معلوم نہیں ہو سکا اوور"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کس وقت یہ واقعہ ہوا تھا اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"رات آٹھ بجے کے قریب اوور"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ کوشش فرض ہے۔ شاید کوئی بات سامنے آجائے اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب مزید کیا کوشش کرے گا وہ پہلے ہی اس نے کافی کوشش کر ڈالی ہے"..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا، لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"..... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"..... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"لبرٹی پلازہ کے سامنے ایک آدمی جس کا نام راحت عزیز بتایا گیا ہے اور جو کریسنٹ کالونی میں واقع ڈیسنٹ کلب کا منیجر تھا۔ کئی دن پہلے رات کو آٹھ بجے کار کے نیچے آکر کچلا گیا ہے، لیکن اس کار کا پتہ نہیں چل سکا۔ تم صفدر۔ کیپٹن شکیل اور نعمانی کو فون کر کے وہاں بھیجو اور انہیں کہو کہ وہ موقع پر موجود دکانداروں اور دوسرے لوگوں

www.urdukorner.com

سے مل کر اس کار کے متعلق کوئی خاص کلیو تلاش کریں "..... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"میں فلیٹ پر جا رہا ہوں اگر کوئی خاص اطلاع ملے تو مجھے کال کر لینا"..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"..... بلیک زیرو نے کہا اور احتراماً کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا عمران آہستہ سے مڑا اور پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ پوری طرح ٹھیک نہ ہوا تھا۔ زیادہ تیز چلنے سے اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگتے تھے اس لئے وہ آہستہ آہستہ چلتا تھا اور شاید اسی وجہ سے وہ خود اس انکوائری کے لئے نہ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ فلیٹ کے نیچے گیراج میں کار بند کر کے وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا فلیٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے کال بیل بجانے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ اسے احساس ہوا کہ دروازہ کھلا ہوا ہے اس نے دروازے کو آہستہ سے دبایا تو وہ واقعی کھلا ہوا تھا۔ عمران کے اعصاب تن سے گئے۔ وہ ہونٹ بھینچے آہستہ آہستہ چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

"صاحب آ رہے ہیں بیگم صاحبہ۔ ابھی تھوڑی دیر میں پہنچ جائیں گے"..... اسی لمحے اسے سٹنگ روم سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

سلیمان کا مؤدبانہ لہجہ اور بیگم صاحبہ کے الفاظ سن کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا کہ سٹنگ روم میں یقیناً اماں بی موجود ہوں گی اس لئے سلیمان کا لہجہ اس قدر مؤدبانہ ہے اسی لمحے دروازے سے سلیمان باہر نکلا اور پھر وہ عمران کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔

"یہ تم دروازہ کیوں نہیں بند رکھتے۔ ہزار بار سمجھایا ہے کہ دروازہ بند رکھا کرو۔ کوئی روح وغیرہ اندر آ گئی تو"..... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ تشریف لائی ہیں"..... سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔

"بڑی بیگم صاحبہ یعنی اماں بی۔ اوہ اسی لئے مجھے فلیٹ روشن روشن اور پر نور نظر آ رہا تھا"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ جان بوجھ کر تیزی سے چلتا ہوا سٹنگ روم میں داخل ہوا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ..... اماں بی آپ کیسے آئیں مجھے بلوا لیتا تھا"۔ عمران نے جلدی سے کہا اور جا کر اماں بی کے سامنے قالین پر بیٹھ گیا۔

"وعلیکم السلام۔ تم شادی کے بعد اب تک کوٹھی کیوں نہیں آئے۔ تمہیں معلوم ہے کہ کتنے دن گزر چکے ہیں یہاں فون کرو تو یہی جواب ملتا ہے کہ تم کہیں گئے ہوئے ہو۔ کہاں آوارہ گردی کرتے رہتے ہو۔ اور یہ تمہارا رنگ اس قدر پیلا کیوں ہو گیا ہے۔ آنکھیں بھی اندر کو دھنسی ہوئی ہیں"..... اماں بی کا غصیلہ لہجہ بات کرتے

www.urdukorner.com

ہوئے اچانک فکر مندی میں تبدیل ہو گیا۔

"اماں بی اب کیا بتاؤں۔ثریا کی خاطر مجھے بڑا سخت چلہ کرنا پڑا ہے۔ اسی لئے تو آپ کو سلام کرنے بھی نہیں آسکا"..... عمران نے جواب دیا۔

"ثریا کی خاطر چلہ کیا مطلب یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے" اماں بی نے اہتمائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اماں بی ایک بزرگ نے بتایا تھا کہ اگر نئی دلہن کے تحفظ کے لئے جلالی چلہ نہ کیا جائے تو نئی دلہن سے جن، چمٹ جاتے ہیں اور اماں بی اب ڈیڈی تو چلہ کرنے سے رہے۔آپ بھی بیمار رہتی ہیں۔اس لئے بڑا بھائی ہونے کے ناطے اگر میں ثریا کے تحفظ کے لئے چلہ نہ کرتا تو کیا کرتا۔خدا کا شکر ہے کہ چلہ کامیاب رہا"..... عمران نے کہا۔

"کس بزرگ نے بتایا تھا"..... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کالے شاہ برکاتی نے۔اماں بی بہت بڑے بزرگ ہیں۔چلہ بھی میں نے ان کی نگرانی میں کیا تھا"..... عمران نے کہا۔

"تم نے مجھ سے تو پوچھ لینا تھا خواہ مخواہ تکلیف اٹھاتے رہے کوئی ضرورت نہیں تھی چلے کی۔میں نے ثریا کے گلے میں آیت الکرسی لکھوا کر ڈال دی تھی اور آیت الکرسی جس کے پاس ہو اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔سمجھے۔اور خبردار آئندہ اگر یہ چلہ وغیرہ کیا تو جوتیوں سے کھوپڑی توڑ دوں گی۔تمہاری عمر ہے چلے کرنے کی"..... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مگر اماں بی آیت الکرسی نیک جن کو تو نہیں روک سکتی۔وہ تو چمٹ سکتا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔اسی لمحے سلیمان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا اس نے ٹرے میں دودھ سے بھرے ہوئے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔

"نیک جن۔کیا بکواس کر رہے ہو جو جن نیک ہو گا اسے کیا ضرورت ہے کسی سے چمٹنے کی۔نیک جن تو الٹا ہم انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں"..... اماں بی نے سلیمان کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس لیتے ہوئے کہا۔دودھ ان کا پسندیدہ ترین مشروب تھا۔اور ظاہر ہے سلیمان اچھی طرح جانتا تھا کہ بڑی بیگم کو کیا پیش کرنا ہے۔

"نہیں اماں بی نیک جن بھی چمٹ جاتے ہیں جیسے یہ سلیمان میری جان کو چمٹا ہوا ہے"..... عمران نے دوسرا گلاس سلیمان کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"خبردار اگر سلیمان کو کچھ کہا۔یہ انتہائی نیک بچہ ہے۔اللہ بخشے اس کی ماں بھی انتہائی نیک اور پرہیزگار عورت تھی۔اسے دودھ پلاتے وقت قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتی تھی"..... اماں بی نے کہا اور سلیمان مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ دودھ کا گلاس پیش کر کے سلیمان نے اماں بی کی ہمدردیاں حاصل کر لی ہیں۔

"اماں بی اسی لئے تو میں نے اسے نیک جن کہا تھا۔جیسے وہ وقار صاحب ہیں۔وہ بھی مجھے نیک جن ہی لگتے ہیں"..... عمران نے

www.urdukorner.com

مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ خبردار اگر آئندہ بہنوئی کے متعلق ایسے الفاظ منہ سے نکالے۔ وہ انتہائی اچھا اور فرمانبردار بچہ ہے۔ تمہاری طرح آوارہ گرد نہیں ہے۔ سمجھے"..... اماں بی نے دودھ پیتے پیتے گلاس ہٹا کر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو جلالی چلہ کیا ہے اماں بی۔ تاکہ وہ فرمانبردار اور اچھا بچہ بنا رہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا چھوڑو اس بکواس کو اور میرے ساتھ چلو"..... اماں بی نے کہا اور دودھ کا آخری گھونٹ لے کر انہوں نے الحمد اللہ کہا اور گلاس میز پر رکھ دیا۔

"کہاں اماں بی"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ثریا کے سسرال جانا ہے"..... اماں بی نے جواب دیا۔

"سسرال کیوں۔ کیا ثریا نے بلوایا ہے"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس نے کیوں بلوانا ہے۔ یہ رسم ہوتی ہے کہ دو ہفتوں بعد لڑکی کے میکے سے بزرگ جاتے ہیں"..... اماں بی نے کہا۔

"تو پھر ڈیڈی کو جانا چاہئے آپ کے ساتھ۔ میں تو ابھی بزرگ نہیں بنا"..... عمران نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"وہ کسی سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ ایک تو یہ دورے جان کا روگ بن گئے ہیں۔ ختم ہونے میں نہیں آتے۔ اور تم بھی ثریا

کے بڑے بھائی ہو۔ اس لحاظ سے تم بھی اس کے بزرگ ہو"..... اماں بی نے کہا۔

"لیکن اماں بی میری تو ابھی شادی نہیں ہوئی اور میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ اگر غیر شادی شدہ آدمی رسم کے وقت چلا جائے تو نحوست پڑ سکتی ہے۔ آپ تھوڑا انتظار کر لیں۔ ڈیڈی دورے سے واپس آجائیں گے پھر آپ دونوں اکٹھے چلے جائیں"..... عمران نے کہا وہ دراصل کسی نہ کسی طرح وہاں جانے سے جان چھڑوانا چاہتا تھا کیونکہ اس حالت میں وہ وہاں جانا نہ چاہتا تھا۔

"یہ تم سے کون سے بزرگ ایسی الٹی سیدھی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ بتاؤ مجھے"..... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اماں بی بڑے پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔ کالے شاہ بر کاتی وہ روحانی دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ واپس آجائیں گے تو میں انہیں کوٹھی لے آؤں گا۔ وہ بھی کہہ رہے تھے کہ تمہاری اماں بی بے حد نیک ہیں۔ میں انہیں سلام کرنے جاؤں گا"..... عمران نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ضرور بلوانا اس سے اچھا ٹھیک ہے۔ پھر تمہارے ڈیڈی کے ساتھ چلی جاؤں گی لیکن اب میں کوٹھی کیسے جاؤں گی کار تو میں نے واپس بھجوا دی تھی"..... اماں بی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں اپنی کار میں"..... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"اپنی کار میں لاحول ولا قوۃ وہ کار ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے بچوں کو سیر کرانے والی گاڑی ہو۔ تم فون کر کے ڈرائیور کو کہہ دو کہ کار لے آئے"..... اماں بی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے ملازمہ کو کہہ دیا کہ وہ ڈرائیور کو کار سمیت فوراً فلیٹ بھیج دے اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اماں بی ہاتھ میں پکڑی ہوئی تسبیح کے دانے گھمانے میں مصروف تھیں۔

"سلیمان۔ سلیمان"..... عمران نے سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب"..... سلیمان نے فوراً ہی کسی جن کی طرح نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"اماں بی کو دودھ کا دوسرا گلاس لا دو"..... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں بس رہنے دو۔ جاؤ سلیمان۔ ارے ہاں سنو اس کا رنگ دیکھا ہے۔ کس قدر پیلا ہو رہا ہے۔ اس لئے اسے روزانہ چار گلاس دودھ کے پلانا اگر یہ انکار کرے تو مجھے فون کر دینا"..... اماں بی نے کہا۔

"جی بڑی بیگم صاحبہ میں نے ہزار بار کہا ہے منت کی ہے کہ آپ چائے نہ پیا کیجئے لیکن صاحب مانتے ہی نہیں"..... سلیمان کو موقع ملا تو وہ بات کرنے سے باز نہ آیا۔

"چائے۔ کتنی پیالیاں پیتا ہے یہ چائے کی"..... اماں بی نے

غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"اماں بی میں تو صرف ایک دو پیالیاں پیتا ہوں۔ وہ بھی بس چائے کی لاگ ہوتی ہے۔ باقی تو دودھ ہوتا ہے"..... عمران نے مسکے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ایک دو پیالی تو ٹھیک ہے لیکن خبردار اگر اس سے زیادہ ایک بھی پیالی پی تم نے۔ رنگ دیکھا ہے اپنا کس طرح جلا جا رہا ہے" اماں بی نے کہا۔

"اماں بی آپ نے سلیمان کا رنگ نہیں دیکھا۔ سارا دن کچن میں گھسا چائے ہی پیتا رہتا ہے۔ لاکھ میں نے منع کیا ہے کہ چائے نہ پیا کرو ورنہ اس قدر کالے ہو جاؤ گے کہ پھر تمہارے لئے افریقہ سے کوئی حبشن منگوانی پڑے گی لیکن یہ باز ہی نہیں آتا۔ بس چائے کی پیالیوں پر پیالیاں پیئے چلا جاتا ہے"..... عمران نے اب بات سلیمان پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا عمران درست کہہ رہا ہے۔ تمہارا رنگ تو واقعی پہلے سے خراب ہو رہا ہے"..... اماں بی نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں بڑی بیگم صاحبہ صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں"..... سلیمان نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور اماں بی کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔ اسے شاید تصور بھی نہ تھا کہ سلیمان اس طرح یہ بات مان لے گا۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ سلیمان ویسے بھی زیادہ چائے پینے کا عادی نہیں ہے۔

www.urdukorner.com

"کیوں ۔ کیوں پیتے ہو اس قدر چائے ۔ بولو"..... اماں بی کا غصہ یکلخت عروج پر پہنچ گیا۔

"کیا کروں بڑی بیگم صاحبہ ۔ صاحب کا حکم ہے ۔ اور آپ نے خود ہی کہا تھا کہ میں صاحب کی خدمت کیا کروں"..... سلیمان نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے خواہ مخواہ مجھ پر الزام لگا رہے ہو ۔ میں نے کبھی تمہیں کہا ہے کہ اتنی چائے پیو"..... عمران نے واقعی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ نے کہا نہیں تھا کہ چائے کی پتی کا بل بے حد کم ہے ۔ پچھلے مہینے کہا نہیں تھا"..... سلیمان نے کہا۔

"تو اس سے کیا ہوا ۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ چائے یہاں کم پی جاتی ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں کیا کرتا ۔ بل زیادہ کرنے کے لئے تو ظاہر ہے چائے کی پتی استعمال کرنی پڑے گی ۔ اس لئے مجبوراً مجھے روزانہ بیس پچیس پیالیاں پینی پڑتی ہیں"..... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"دیکھا اماں بی کس قدر احمق آدمی ہے یہ"..... عمران نے اماں بی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"احمق تو ہے لیکن ہے فرمانبردار ۔ سنو سلیمان پینے زیادہ چائے پینے سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے ۔ اس لئے چائے نہ پیا کرو ۔ چاہے یہ عمران

تمہیں کچھ بھی کہے سمجھے"..... اماں بی نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ انہیں شاید سلیمان کی فرمانبرداری پسند آ گئی تھی۔

"جی اچھا بڑی بیگم صاحبہ"..... سلیمان نے جواب دیا اور اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو سلیمان تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ ڈرائیور آیا ہو گا"..... عمران نے کہا اور اماں بی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئیں ۔ سلیمان نے واپس آ کر ڈرائیور کے آنے کی اطلاع دی تو عمران اماں بی کو ساتھ لے کر نیچے کار تک چھوڑنے آیا ۔ جب کار چلی گئی تو عمران ایک طویل سانس لے کر مڑا اور دوبارہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا فلیٹ میں پہنچا۔

"ادھر آؤ سلیمان"..... عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

"فی الحال میں فارغ نہیں ہوں جناب ۔ بڑی بیگم صاحبہ کے آنے کی وجہ سے میرا لنچ ادھورا رہ گیا تھا"..... سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"میں بھی تو تمہیں لنچ لانے کے لئے بلا رہا تھا ۔ اماں بی کے سامنے تو اے فرمانبردار بنے کھڑے تھے ۔ اب اکیلے لنچ کر رہے ہو اور مجھے پوچھا ب نہیں"..... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لنچ کرنے کے بعد آپ کے لئے پرہیزی کھانا تیار کروں گا ۔ چلے کے د بھی ایک ماہ تک پرہیزی کھانا کھانا پڑتا ہے ۔ ورنہ جن چمٹ جاتے ہا"..... سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"ارے ارے۔ تم نے بھی سن لی تھی چلے والی بات"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی شکر کریں میں نے بڑی بیگم صاحبہ کو بتایا نہیں کہ آپ کس لئے چلہ کاٹتے رہے ہیں ورنہ ابھی آپ کے سارے جن نکال کر آپ کی ہتھیلی پر رکھ دیتیں"..... سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا دروازے پر نمودار ہوا۔

"کس کے لئے چلہ کاٹتا رہا ہوں۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرے ساتھ کیا ہوا تھا"..... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"جب کسی دنیاوی مقصد کے لئے چلہ کاٹا جائے تو یہی ہوتا ہے۔ آپ تو پھر بھی بچ گئے ہیں ورنہ جن تو گردنیں مروڑ دیا کرتے ہیں"۔ سلیمان نے لنچ کے برتن میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"دنیاوی مقصد کیا مطلب"..... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

"ظاہر ہے رقابت کے سلسلے میں ہی فائرنگ ہوئی ہو گی اور رقابت اس دنیا کی رہنے والی کسی محترمہ کی خاطر ہی ہو سکتی ہے"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی ایسی نوبت نہیں آئی اور چونکہ تم نے مجھ پر بہتان لگایا ہے اس لئے تمہارے دس سابقہ سالوں اور دس آئندہ سالوں کی تنخواہ ضبط"۔ عمران نے کہا۔

"تنخواہ کی آج کل کون پرواہ کرتا ہے۔ وہ تو بے چاری تنخواہ رجسٹر

کے کسی کونے میں سمٹی پڑی رہتی ہے۔ اصل رقم تو اوور ٹائم۔ بونس میڈیکل الاؤنس اور اس طرح کے نجانے کون کون سے الاؤنسوں کی بنتی ہے۔ اس لئے وہ تو نکالیئے"..... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوور ٹائم تم لگاتے ہی نہیں۔ بونس تو مالک کو فائدہ ہونے کی صورت میں ہی ملتا ہے۔ یہاں تو فائدے کی کبھی شکل تک نہیں دیکھی۔ میڈیکل الاؤنس تو الٹا مجھے ملنا چاہئے کہ تمہارے ہاتھ کے پکے ہوئے کھانے کھانے کے باوجود ابھی تک زندہ ہوں اور اس کے علاوہ کسی الاؤنس کا تمہیں نام ہی نہیں آتا۔ اس لئے معاملہ ختم"۔ عمران نے لنچ شروع کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ معاملہ آپ نے ختم کر دیا۔ پیسہ میں نے ہضم کر لیا ب مجھ سے نہ پوچھئے گا کہ پرانے کوٹ کی جیب میں موجود لفافے میں بند رقم کہاں گئی"..... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور یزی سے ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس مڑنے لگا۔

"ارے ارے رکو رکو۔ ارے وہ رقم تو کسی اور کی تھی۔ ارے یں نے تو اس لئے پرانے کوٹ میں رکھی تھی کہ تمہاری نظروں سے لی رہے"..... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بزرگ کہتے ہیں کہ خزانے پرانے کھنڈرات سے ہی ملا کرتے ہیں ہ بزرگوں کے دور میں ایسا ہی ہوتا ہو گا۔ لیکن موجودہ دور میں خزانے انے کوٹوں سے ہی ملا کرتے ہیں۔ اور یہ بھی بزرگ ہی کہتے ہیں کہ

www.urdukorner.com

خزانہ اسی کا ہوتا ہے جس کو ملتا ہے"..... سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے ٹرالی دھکیلتا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

"تو یہ اس شخص کو تو پولیس میں ہونا چاہئے۔ جہاں مرضی چیز چھپا لو۔ یہ پکڑا ہی جاتا ہے"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ اور پھر اس نے ابھی کھانا ختم ہی کیا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان سلیمان دیکھنا اگر کوئی اپنا قرض مانگنے والا ہو تو بیچارے کو دے دینا اس رقم میں سے۔ میں ذرا ہاتھ دھو لوں"۔ عمران نے صوفے سے اٹھ کر باتھ روم کی طرف جاتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

"کس رقم کی بات کر رہے ہیں وہ کوئی رقم تھی۔ صرف پچاس ہزار روپے تھے۔ اس میں سے تو خیرات بھی نہیں دی جا سکتی، قرضہ کیسے چکایا جا سکتا ہے"..... سلیمان نے دروازے میں نمودار ہوتے ہوئے کہا اور عمران مسکراتا ہوا باتھ روم میں چلا گیا۔ ہاتھ دھو کر اور کلی وغیرہ کر کے جب وہ واپس آیا تو ٹیلیفون کا رسیور علیحدہ رکھا ہوا تھا اور سلیمان ٹرالی میں خالی برتن رکھنے میں مصروف تھا۔

"طاہر صاحب کا فون ہے"..... سلیمان نے کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یس عمران بول رہا ہوں"..... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"عمران صاحب۔ صفدر کی طرف سے ابھی رپورٹ ملی ہے۔ اس نے اس کار کا سراغ لگا لیا ہے۔ جس نے راحت عزیز کو کچلا تھا۔ یہ کار

گرین ٹاؤن کے علاقے میں لاوارث کھڑی ہوئی پولیس کو ملی تھی اور اس وقت پولیس کی تحویل میں ہے"..... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کس طرح معلوم ہوا کہ یہ وہی کار ہے"..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"صفدر نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر لبرٹی پلازہ کے ارد گرد رات کے وقت مستقل بیٹھنے والے دکانداروں اور دوسرے افراد سے انٹرویو کئے تو لبرٹی پلازہ سے تھوڑا ایک کوٹھی کے چوکیدار نے بتایا کہ اس نے خود اس حادثے کو دیکھا تھا تاکہ پولیس اس سے پوچھ گچھ کرے تو وہ اسے بتا سکے لیکن پولیس نے اس سے رابطہ ہی نہیں کیا اور وہ خود خوف کی وجہ سے پولیس کے پاس نہ گیا۔ اس کار کا نمبر معلوم ہونے کے بعد صفدر نے ایس پی ہاؤس سے رابطہ کیا وہاں اس کا ایک دوست خاصا بڑا افسر ہے۔ اس نے چیک کر کے بتایا کہ اس نمبر کی کار گرین ٹاؤن کے علاقے میں لاوارث کھڑی ملی ہے اور اسے تھانے کی پولیس نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے لیکن اس پر موجود نمبر پلیٹ جعلی ہے۔ اس لئے اس کے مالک کا پتہ نہیں چل سکا۔ اس پر صفدر تھانے پہنچا۔ وہاں اس نے کار کا معائنہ کیا ہے۔ اس کے نچلے حصے پر خون کے دماغ اور انسانی گوشت کے چھوٹے چھوٹے کئی لوتھڑے ابھی تک چپکے ہوئے موجود ہیں"..... بلیک زیرو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پولیس کو یہ اطلاع نہیں ہوئی کہ اس کار نے لبرٹی پلازہ کے

www.urdukorner.com

سامنے حادثہ کیا تھا"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں تھانے والوں کا آپس میں سرے سے رابطہ ہی نہیں وہ رپورٹیں ایس پی آفس بھجوا دیتے ہیں جہاں کوئی انہیں چیک کرنے کی تکلیف ہی گوارا نہیں کرتا۔ بہر حال صفدر نے رجسٹریشن آفس سے رجوع کیا اور پھر وہاں پڑتال کرنے پر آخر کار یہ معلوم ہو گیا کہ یہ کار حادثے والے روز حادثے سے چند گھنٹے پہلے مین مارکیٹ سے چوری کی گئی تھی یہ کار مین مارکیٹ کے ایک دکاندار کی ہے میں نے صفدر کو کہا ہے کہ وہ اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرے جو حادثے کے وقت کار چلا رہا تھا"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کلیو تو اس آدمی سے ہی آگے بڑھ سکے گا"..... عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو پورا گورکھ دھندہ بنتا جا رہا ہے۔ بڑے منظم انداز میں سا کام کیا گیا ہے"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر ا خوابگاہ کی طرف بڑھ گیا تاکہ کچھ دیر کے لئے قیلولہ کر لے۔ لنچ کھا۔ کے بعد اگر اس کو فرصت مل جاتی تو وہ قیلولہ ضرور کرتا تھا کیونکہ د پندرہ منٹ کے اس آرام سے واقعی جسم اور ذہن کو بے حد آرام ملتا اور وہ پھر کام کرنے کے لئے پوری طرح چاق و چوبند ہو جاتا تھا۔ یہ اس نے ابھی اپنے بستر پر لیٹ کر آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ دروازہ ک اور سلیمان اندر داخل ہوا۔

"ٹرانسمیٹر کال ہے صاحب"..... سلیمان نے کہا اور عمران

آنکھیں کھول دیں۔ سلیمان کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے اس سے ٹرانسمیٹر لیا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ٹائیگر کالنگ اوور"..... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران بول رہا ہوں اوور"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس میں نے اس آدمی کا سراغ نکال لیا ہے جس نے راحت عزیز کو کچلا تھا۔ اور وہ زندہ بھی ہے اوور"..... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک کر بے اختیار اٹھ بیٹھا۔

"پوری تفصیل بتاؤ اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"باس میں نے لبرٹی پلازہ کے ارد گرد مختلف لوگوں سے معلومات حاصل کیں تو ایک لڑکا جو وہاں رات کو پھولوں کے ہار بیچتا ہے اس نے مجھے بتایا کہ جس کار نے راحت عزیز کو کچلا تھا اسے ٹونی چلا رہا تھا وہ ٹونی کو اس لئے پہچانتا ہے کہ ٹونی رین بو کلب کے مالک احمد خان کا باڈی گارڈ بھی ہے اور ڈرائیور بھی۔ اور اس پھول بیچنے والے لڑکے کا بڑا بھائی رین بو کلب میں سپروائزر ہے۔ لڑکا رات کو پھول بیچ کر وہاں اپنے بھائی کے پاس چلا جاتا ہے اور پھر یہ دونوں بھائی اکٹھے گھر جاتے ہیں اس لئے وہ ٹونی سے اچھی طرح واقف ہے اور ٹونی کار لے کر ڈیشان چوک کے پاس کافی دیر کھڑا رہا تھا۔ جب کہ یہ لڑکا ڈیشان چوک میں اپنے چند مخصوص گاہکوں کو پھول بیچنے کے لئے کھڑا رہتا ہے

www.urdukorner.com

اس نے بتایا کہ ٹونی نے اچانک کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے وہ اسے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑاتا ہوا البرٹی پلازہ پہنچا۔ وہ آدمی جو کچلا گیا تھا۔ اس نے بچنے کی بے حد کوشش کی لیکن ٹونی نے کار گھما کر اس پر چڑھا دی اور اسے کچلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ میں نے ٹونی کو تلاش کر لیا ہے۔ وہ احمد کالونی کے ایک کوارٹر میں رہتا ہے۔ میں اب وہیں جا رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں اوور"..... ٹائیگر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"تم کار لے کر میرے فلیٹ پر آجاؤ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا اوور" عمران نے کہا۔

"یس باس اوور"..... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کھا اور سلیمان کو آواز دی تو چند لمحوں بعد سلیمان واپس آگیا۔

"یہ ٹرانسمیٹر لے جاؤ اور ٹائیگر آرہا ہے۔ جب وہ آجائے تو مجھے اٹھا دینا میں اتنی دیر میں قیلولہ کر لوں"..... عمران نے کہا اور سلیمان سر ہلاتا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر واپس چلا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ پھر تقریباً دس پندرہ منٹ بعد سلیمان نے ٹائیگر کی آمد کی خبر دی تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ ذہنی اور جسمانی طور پر خاصا فریش ہو گیا تھا۔ باتھ روم میں جا کر اس نے منہ دھویا اور کنگھا کر کے ڈرائنگ روم میں پہنچا تو ٹائیگر وہاں موجود تھا۔

"آؤ ٹائیگر"..... عمران نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے

دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ٹائیگر کی کار میں بیٹھا شہر کے مضافات میں ایک درمیانے طبقے کے افراد کی کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"کیا اس وقت وہ ٹونی اپنے کوارٹر میں ہو گا"..... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"یس باس وہ شام چھ بجے ڈیوٹی پر جاتا ہے اور صبح واپس گھر چلا جاتا ہے۔ اس وقت وہ یقیناً اپنے کوارٹر میں پڑا سو رہا ہو گا"..... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد کار احمد کالونی میں داخل ہو گئی۔ ٹائیگر کوارٹروں کے نمبر دیکھتا ہوا مختلف چھوٹی بڑی گلیوں میں سے کار گھماتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور آخر کار اس نے کار ایک چوک پر روک دی۔

"وہ سامنے گلی میں ہو گا کوارٹر نمبر آٹھ سو اٹھاسی"..... ٹائیگر نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا اور تھوڑی دیر بعد وہ واقعی کوارٹر نمبر آٹھ سو اٹھاسی کے سامنے موجود تھے۔ کوارٹر درمیانے درجے کا تھا اس کا دروازہ بند تھا۔ گلی میں سے گزرنے والے افراد حیرت سے عمران اور ٹائیگر کو دیکھ رہے تھے۔

"کیا ٹونی کا کوارٹر یہی ہے"..... ٹائیگر نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں کوارٹر تو یہی ہے، لیکن اس وقت وہ سویا ہوا ہو گا اور سوتے ہوئے اگر اسے اٹھایا جائے تو وہ کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اس

www.urdukorner.com

کے دماغ میں گرمی بہت ہے "..... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر زور سے دروازے کی کنڈی بجانی شروع کر دی اس کا انداز خاصا جارحانہ تھا۔ عمران خاموش کھڑا تھا۔

" کون ہے "..... اچانک اندر سے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔ لہجہ خمار آلود تھا۔

" دروازہ کھولو احمد خان کا پیغام ہے "..... ٹائیگر نے تیز لہجے میں جواب دیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم اور لمبی لمبی مونچھوں والا آدمی دروازے پر کھڑا نظر آیا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور لباس مسلا ہوا تھا۔ آنکھوں اور چہرے پر ابھی تک گہری نیند کا خمار صاف نظر آ رہا تھا۔

" کون ہو تم "..... اس نے حیرت سے ٹائیگر اور عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" کیا تمہارے پاس ہمیں بٹھانے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ احمد خان کے آدمی ہیں "..... ٹائیگر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آجاؤ۔ اندر اور کوئی نہیں ہے "..... ٹونی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران اور ٹائیگر اندر داخل ہوئے۔ یہ کوارٹر کا چھوٹا صحن تھا جس کے بعد ایک برآمدہ اور اس کے اندر دو کمروں کے دروازے نظر آ رہے تھے جن میں سے ایک دروازہ کھلا ہوا تھا جب کہ دوسرا بند تھا۔ ٹونی نے دروازہ بند کیا اور انہیں لے کر اس کمرے

دروازے پر پہنچا جو بند تھا۔ اس نے کنڈی کھولی اور اندر داخل ہو گیا عمران اور ٹائیگر اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئے تو یہاں ایک صوفہ اور دو کرسیاں موجود تھیں۔ ایک کونے میں ایک میز بھی پڑی تھی جس پر ایک وی سی آر اور کلر ٹیلی ویژن پڑا تھا۔ دونوں آئٹم نئے لگ رہے تھے۔ کمرے کی دیواروں پر فلم ایکٹرسوں کے بڑے بڑے پوسٹر چسپاں تھے۔

" ہاں اب بتاؤ کہ کون ہو تم "..... ٹونی نے کمرے میں داخل ہو کر خاصے جارحانہ موڈ میں پوچھا۔

" راحت عزیز کو کار کے نیچے کچلنے کے بدلے میں کتنی رقم ملی تھی تمہیں "..... عمران نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا کون راحت عزیز کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہو تم "..... ٹونی نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے پتلون کی جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ٹائیگر کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے ٹونی چیختا ہوا اچھل کر ایک کرسی سے ٹکرایا اور نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات گھومی اور ٹونی ایک بار پھر چیختا ہوا الٹ کر گرا اور پھر یکلخت ایک جھٹکا سا کھا کر ساکت ہو گیا..... کنپٹی پر مخصوص انداز میں پڑنے والی ایک ہی ضرب نے اسے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا تھا۔

" رسی ڈھونڈھ لاؤ۔ اور کوئی چاقو یا خنجر بھی لے آنا۔ یہ آسانی سے زبان کھولنے والا نہیں لگتا۔ اور یہاں گنجان آبادی میں اس کی چیخیں

www.urdukorner.com

بھی ہمارے لئے مسئلہ بن جائیں گی"..... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رسی تھی۔

"ویسے تو رسی موجود نہ تھی۔ ایک چارپائی کی رسی کھول لایا ہوں اور یہ خنجر اس کے بستر کے پاس پڑا ہوا مل گیا ہے"..... ٹائیگر نے خنجر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اسے کرسی پر بٹھا کر اچھی طرح باندھ دو"..... عمران نے خنجر لے کر اسے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے تھوڑی سی جدوجہد کے بعد ٹونی کو اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھاتے ہوئے رسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ اس نے اس کے دونوں ہاتھ کرسی کے عقب میں کر کے باندھے اور پھر اس کے دونوں پیر بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ ساتھ علیحدہ علیحدہ باندھنے کے بعد باقی جسم کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح جکڑ دیا۔ اب ٹونی معمولی سی حرکت کرنے کے بھی قابل نہ تھا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے ٹونی کا سر پکڑ کر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے تھپڑ پر ٹونی چیخا ہوا ہوش میں آ گیا اور ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا جب کہ عمران کرسی سے اٹھا اس نے کرسی اٹھائی اور ٹونی کے سامنے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ ٹونی کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات

نمایاں تھے۔ وہ حیرت بھرے انداز میں اپنے جسم کو کرسی سے بندھا ہوا دیکھ رہا تھا۔

"دیکھو ٹونی۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور نہ ہی وہ راحت عزیز ہمارا آدمی تھا کہ ہم اس کا انتقام لینا چاہتے ہوں۔ ہم تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس راحت عزیز کو کچل کر ہلاک کرنے کا حکم تمہیں کس نے دیا تھا"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کون راحت عزیز میں کسی راحت عزیز کو نہیں جانتا اور نہ ہی میں نے کبھی کسی کو کار کے نیچے کچلا ہے۔ تم غلط جگہ پر آئے ہو"۔ ٹونی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر دروازہ بند کر دو"..... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے مڑ کر کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔ دوسرے لمحے عمران کا خنجر والا ہاتھ گھوما اور ٹونی کا ایک نتھنا کٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹونی کے حلق سے یکلخت کربناک چیخ نکلی۔ ابھی اس کی چیخ کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ عمران کا ہاتھ دوبارہ لہرایا اور ٹونی کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔ اس نے اب دائیں بائیں بری طرح سر مارنا شروع کر دیا تھا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا اور جسم پسینے سے اس طرح شرابور ہو گیا تھا جیسے وہ ابھی نہا کر آیا ہو۔ عمران نے خنجر ایک طرف پھینکا اور دوسرے لمحے اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک ٹونی کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر پڑا اور ٹونی کا جسم اس طرح کانپا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا ہو۔

www.urdukorner.com

"بولو کس نے کہا تھا تمہیں بولو ورنہ"..... عمران کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

"مم۔ مم۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔ میں نے....." ٹونی نے پھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے عمران نے دوسری بار ضرب لگائی اور اس بار ٹونی کی حالت یکلخت انتہائی غیر ہو گئی۔ وہ بری طرح کانپنے لگ گیا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے چہرے کے عضلات بھی اس طرح کانپنے لگے تھے جیسے اسے کسی نے طاقتور الیکٹرک شاک لگا دیا ہو۔

"بولو ورنہ....." عمران نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ڈیوک۔ ڈیوک نے کہا تھا۔ ڈیوک نے۔ کارسن ہوٹل کے ڈیوک نے۔ ڈیوک نے مجھے پچاس ہزار روپے دیئے تھے اور کار بھی دی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ میں راحت عزیز کو کچل کر کار گرین ٹاؤن میں کسی جگہ چھوڑ دوں"..... آخر کار ٹونی نے زبان کھول دی۔ اس کی حالت دوسری ضرب سے واقعی انتہائی خستہ ہو رہی تھی۔

"ان پچاس ہزار سے تم نے یہ وی سی آر اور ٹیلی ویژن خریدا ہے"۔ عمران نے پوچھا اور ٹونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم جانتے ہو اس ڈیوک کو"..... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ اسی قسم کا آدمی ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے آؤ"..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کا کیا کرنا ہے"..... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ختم کر دو یہ بہر حال قاتل تو ہے"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دروازہ کھول کر باہر آیا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا تھوڑی دیر بعد ٹائیگر بھی اس کے پاس پہنچ گیا۔ عمران نے بیرونی دروازہ کھولا اور وہ دونوں باہر آ گئے۔ ٹائیگر نے دروازے کو ویسے ہی بھیڑ دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اپنی کار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"یہ ڈیوک اب کہاں ملے گا"..... عمران نے کار میں بیٹھتے ہی کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ مجھے فون کرنا پڑے گا"..... ٹائیگر نے کار موڑتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کافی دور آ کر ٹائیگر نے ایک کیفے کے سامنے کار روکی اور اتر کر اندر چلا گیا جب کہ عمران ویسے ہی بیٹھا رہا۔

"وہ اس وقت کارسن ہوٹل میں ہی ہے۔ وہاں وہ مینجر ہے"۔ ٹائیگر نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو وہیں چلو اب میں مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا"۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ کارسن ہوٹل ایک روڈ پر واقع تھا جو شہر کا ایک فیشن ایبل علاقہ تھا۔ خاصا بڑا ہوٹل تھا لیکن اس کی شہرت اچھی نہ تھی۔

"ڈیوک تمہیں پہچانتا ہے"..... عمران نے ہوٹل کے سامنے کار رکتے ہی ٹائیگر سے پوچھا۔

www.urdukorner.com

"اوہ ایسی کوئی بات نہیں جناب یہ بہت چھوٹی مچھلی ہے"۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں منیجر کے دفتر میں موجود تھے۔ ڈیوک ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ چہرے مہرے سے کاروباری لگتا تھا۔

"تم ٹائیگر اور اس وقت خیریت"..... ڈیوک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ عمران کو غور سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو ڈیوک۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم میرے سوالوں کا جواب شرافت سے دے دو۔ تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا"..... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوالوں کا جواب کن سوالوں کا"..... ڈیوک نے چونک کر پوچھا۔

"ٹونی کو تم نے راحت عزیز کو کار کے نیچے کچلنے کے بدلے پچاس ہزار روپے دیئے تھے اور کار بھی مہیا کی تھی۔ کس کے کہنے پر یہ کام کرا ہے تم نے"..... ٹائیگر نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو کرسی پر بیٹھا ہوا ڈیوک یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے تم۔ یہ یہ بات۔ تو....." ڈیوک واقعی بری طرح گھبرا گیا تھا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ وقت ضائع مت کرو تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا"..... ٹائیگر نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے

سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا جب کہ عمران اطمینان سے ایک طرف کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"تم۔ تم۔ اوہ۔ کیا تم واقعی میرا نام نہ لو گے"۔ ڈیوک نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس وقت انتہائی بے بسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم مجھے جانتے ہو کہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہی کرتا ہوں۔ لیکن جواب سچ پر مبنی ہونا چاہئے۔ ورنہ تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے"۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"پپ پپ پولی واک نے کام دیا تھا۔ ایک لاکھ روپے میں"۔ ڈیوک نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"پولی واک وہ واک گروپ کا چیف اسی کی بات کر رہے ہو ناں"۔ ٹائیگر کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"ہاں وہی"۔ ڈیوک نے جواب دیا۔

"مگر وہ تو مخبری کا دھندہ کرتا ہے۔ یہ قتل وغیرہ اس کی فیلڈ کا کام نہیں ہے"..... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں وہ تمام دھندے کرتا ہے۔ مخبری کا دھندہ تو آڑ ہے"۔ ڈیوک نے جواب دیا۔

"او۔ کے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اب بھی وقت ہے سوچ لو۔ اگر تمہاری بات غلط ثابت ہوئی تو پھر"..... ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے سچ کہا ہے لیکن پلیز اپنا وعدہ یاد رکھنا۔ میرا نام نہ آئے

www.urdukorner.com

ورنہ تم جانتے ہو کہ میرا کیا حشر ہو گا۔ یہ تم تھے جسے میں نے بتا دیا ہے" ڈیوک نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں اس نے براہ راست یہ کام دیا تھا"..... اس بار عمران نے پوچھا۔

"نہیں میرا اس سے براہ راست رابطہ نہیں ہے۔ اس قسم کے کام وہ اپنے خاص آدمی جیکب کے ذریعے کراتا ہے"..... ڈیوک نے جواب دیا۔

"او۔ کے..... یہ بات بھی سن لو کہ ہمارے جانے کے بعد اگر تم نے جیکب یا اس پولی واک کو فون کر کے اطلاع دینے کی کوشش کی تو پھر تمہارا انجام انتہائی عبرتناک ہو گا"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مم۔ میں کیسے اطلاع دے سکتا ہوں وہ تو مجھے فوراً مروا دیں گے" ڈیوک نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا باہر کی طرف مڑ گیا۔

"میرا خیال ہے اس پولی واک کو اغوا کرا لیا جائے پھر اطمینان سے پوچھ گچھ کی جائے"۔ عمران نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ حکم دیں"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو مجھے رانا ہاؤس ڈراپ کر دو اور جوانا کو ساتھ لے جاؤ۔ پھر پولی واک کو اٹھا کر رانا ہاؤس لے آؤ"۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

"پولی واک نام سے تو ناڈن لگتا ہے"..... عمران نے بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔

"جی ہاں ناڈا کا رہنے والا ہے۔ گزشتہ چار پانچ سالوں سے یہاں دیکھا جا رہا ہے۔ خاصا بڑا مخبروں کا گروپ بنا لیا ہے اس نے۔ بڑی بڑی تنظیموں کے لئے مخبری کرتا ہے۔ سنا ہے کہ ایکریمیا اور ناڈا میں بھی بڑی تنظیموں سے اس کے رابطے ہیں۔ لیکن قتل کرانے والی بات پہلی بار سامنے آئی ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈیوک کا لہجہ تو بتا رہا تھا کہ اس نے غلط بیانی نہیں کی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ میرے سامنے غلط بیانی کر ہی نہیں سکتا۔ بہت چھوٹی سطح کا آدمی ہے"..... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران رانا ہاؤس پہنچ چکا تھا۔ جوانا کو اس نے ٹائیگر کے ساتھ بھیج دیا اور خود فون والے کمرے میں آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب میں نے فلیٹ فون کیا تھا سلیمان نے بتایا ہے کہ آپ ٹائیگر کے ساتھ کہیں گئے ہیں۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے اس آدمی کا کھوج لگا لیا ہے۔ جس نے راحت عزیز کو کار کے نیچے کچلا تھا

www.urdukorner.com

اس کا نام ٹونی ہے اور وہ ریڈ بو کلب کے مالک احمد خان کا ڈرائیور ہے اب صفدر اور اس کے ساتھی ریڈ بو کی نگرانی کر رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں وہاں سے بلوا لو۔ اب ٹونی کبھی کلب نہ آئے گا کیونکہ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ ٹائیگر نے اسے نہ صرف ٹریس کر لیا تھا بلکہ اس کا گھر بھی تلاش کر لیا تھا۔ میں ٹائیگر کے ساتھ وہیں گیا تھا۔ اس ٹونی نے کارسن ہوٹل کے مینجر ڈیوک کی ٹپ دی اور کارسن ہوٹل کے مینجر ڈیوک نے کسی مخبر گروپ کے چیف پولی واک کا نام لیا ہے اور ٹائیگر اب جوانا کے ساتھ اس پولی واک کو اٹھا کر لے آنے کے لئے گیا ہوا ہے۔ میں رانا ہاؤس سے فون کر رہا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انہیں واپس بلا لیتا ہوں"..... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

روجر ایک آرام دہ کرسی پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ پاس ے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور روجر نے چونک کر ہاتھ میں پکڑا ا شراب کا گلاس میز پر رکھا اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ روجر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جیکسن بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"اوہ جیکسن تم خیریت کیسے فون کیا"..... روجر نے چونکتے ئے پوچھا۔

"سپلائی بھجوا کر ابھی فارغ ہوا ہی تھا کہ پاکیشیا سے پولی واک کی ل آ گئی۔ میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں"..... جیکسن کی آواز سنائی

"اوہ اچھا کیا رپورٹ ہے"..... روجر نے چونک کر پوچھا۔

"پولی واک نے اطلاع دی ہے کہ عمران بچ گیا ہے اور اب ٹھیک

www.urdukorner.com

ٹھاک ہو کر فلیٹ پر پہنچ چکا ہے اور فی الحال آرام کر رہا ہے۔ کسی قسم کی کوئی سرگرمی سامنے نہیں آ رہی"..... جیکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے اسے کرنا بھی یہی چاہئے"..... روجر نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ کچھ روز آرام کرنے کے بعد ہی کام شروع کرے گا۔ اور ایک بات ابھی میرے ذہن میں آئی ہے"..... جیکسن نے کہا۔

"کون سی بات"..... روجر نے پوچھا۔

"یہ پولی واک آدمی تو انتہائی تیز اور ذہین ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ آدمی براہ راست گرانڈ ماسٹر کے بارے میں بھی جانتا ہے اور سارے سیٹ اپ سے متعلق بھی رہا ہے۔ اگر عمران اس پولی واک تک پہنچ گیا تو پھر یقیناً ہم خطرے میں آ جائیں گے اور عمران کے متعلق تم جانتے ہو کہ جب وہ کام کرنے پر آتا ہے تو پھر اس سے کوئی چیز چھپی نہیں رہ سکتی"..... جیکسن نے کہا تو روجر کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو"..... روجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر پولی واک کا خاتمہ کر دیا جائے تو پھر عمران کسی صورت بھی ہم تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ پی ون اور اس کا سارا سیٹ اپ ایکریمیا کا تھا اس کا ناڈا سے براہ راست کوئی تعلق نہیں بنتا اس طرح اگر عمران کچھ حاصل بھی کرے گا تو ایکریمیا میں دھکے کھاتا

پھرے گا۔ ہم تک بہرحال نہ پہنچ سکے گا جبکہ یہ پولی واک ناڈا کا باشندہ ہے۔ یہ اگر عمران کے ہاتھ چڑھ گیا تو ہو سکتا ہے کہ عمران کو براہ راست گرانڈ ماسٹر کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں"۔ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بات تو تمہاری دل کو لگتی ہے۔ لیکن یہ بات تمہیں پہلے سوچنا چاہئے تھی۔ اتنی بڑی رقم بھی ہم نے پولی واک کو ادا کر دی ہے اور اب پولی واک وہاں پاکیشیا میں ہے اور ہم یہاں ہیں۔ اسے قتل کروانا بھی تو ایک مسئلہ ہو گا"..... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"رقم کی بات چھوڑو روجر۔ اگر اتنی رقم ضائع بھی ہو جائے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ تم ہر معاملے میں اپنی یہودی فطرت کو سامنے نہ رکھا کرو۔ اصل بات گرانڈ ماسٹر کو اس عمران کے ہاتھوں سے بچانا ہے۔ جہاں تک اس پولی واک کے قتل کا مسئلہ ہے تو یہ بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ پاکیشیا میں ایک گروپ سے میں واقف ہوں۔ وہ یہ کام فوری اور آسانی سے کر سکتا ہے"..... جیکسن نے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ جیسے تم چاہو کرو۔ لیکن یہ سوچ لو کہ اس طرح ہمیں عمران کی سرگرمیوں کے بارے میں اطلاع نہ مل سکے گی"۔ روجر نے جواب دیا۔

"اس کی فکر نہ کرو اس کا بندوبست بھی میں کر لوں گا۔ عمران اگر ملک سے باہر جائے گا تو بائی ایئر ہی جائے گا۔ میں ایئرپورٹ پر اس کی نگرانی اس طرح کراؤں گا کہ جب بھی وہ ایئرپورٹ پر کسی فلائٹ کے

www.urdukorner.com

لئے پہنچا ہمیں اس کے بارے میں تفصیلات مل جائیں گی "۔ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ جیکسن یہ واقعی بہترین تجویز ہے۔ میں ایسے تو تمہاری ذہانت کا قائل نہیں ہوں۔ گڈ شو۔ اب میری طرف سے پوری اجازت ہے کہ پولی واک کو فوری طور پر آف کرا دو۔ لیکن یہ نہ ہو کہ عمران اس کے قاتل کی گردن جا دبوچے اور وہ تمہارا نام بتا دے۔ پھر تو بات وہیں آجائے گی"..... روجر نے کہا۔

"ایک ہی وقت میں میری ذہانت کی تعریف بھی کر رہے ہو اور مجھے احمق بھی قرار دے رہے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں خود براہ راست اس گروپ سے بات کر لوں گا۔ ایسی کوئی بات نہیں روجر۔ ایک نقلی نام سے ایکریمیا کے ایک آدمی کے پاس بکنگ کرائی جائے گی اور فوری طور پر ایکریمیا میں اس کے اکاؤنٹ میں رقم جمع ہو جائے گی۔ وہ آدمی پاکیشیا میں اپنے اس گروپ کو فون کرے گا اور کام فوری طور پر شروع ہو جائے گا۔ یہ لوگ انتہائی تیز رفتاری اور باقاعدہ پلاننگ سے کام کرتے ہیں اور پولی واک ختم ہو جائے گا۔ ہمیں اطلاع مل جائے گی بات ختم"..... جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"..... روجر نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور دوبارہ شراب کا گلاس اٹھا لیا۔ البتہ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ وہ عمران کے بارے میں سوچ رہا تھا جس سے خوفزدہ ہو

کر وہ مسلسل اپنے آدمیوں کو ختم کراتے چلے جا رہے تھے۔

"کاش کبھی مجھے اس عمران سے براہ راست ٹکرانے کا موقع مل جاتا تو میں دیکھتا کہ وہ کس قدر ذہین اور ہوشیار آدمی ہے"..... روجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ شراب پیتا رہا اور اس طرح کی باتیں سوچتا رہا کہ اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"ارے اتنی جلدی اطلاع بھی آ گئی"۔ روجر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس روجر بول رہا ہوں"..... روجر نے کہا۔

"ڈیئر کیا بات ہے۔ آج کیوں کمرے میں گھسے بیٹھے ہو۔ میں تمہارا انتظار کر کے اب سخت بور ہو چکی ہوں"۔ دوسری طرف سے ایک لاڈ بھری نسوانی آواز سنائی دی۔

"اوہ گاربو تم۔ کہاں انتظار کر رہی ہو"..... روجر نے چونک کر پوچھا۔

"کلب میں اور کہاں۔ پتہ ہے اس وقت کیا بجا ہے"..... گاربو نے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا میں سمجھ گیا آج تو کلب میں فنکشن تھا۔ میرے تو ذہن سے ہی نکل گیا تھا۔ او۔ کے میں آرہا ہوں"..... روجر نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ناڈا کے دارالحکومت ٹاگ کی فراخ سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا اس کے جسم پر اس وقت بہترین

www.urdukorner.com

اور جدید تراش کا سوٹ تھا اور اس نے آنکھوں پر جدید انداز کا دھوپ والا چشمہ لگا رکھا تھا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد اس کی کار ایک وسیع و عریض لیکن دلکش ڈیزائن کی عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گئی۔ یہاں پارکنگ رنگ برنگی اور نئے سے نئے ماڈل اور کمپنیوں کی کاروں سے بھری ہوئی تھی۔ وہاں ناڈا کے اعلیٰ ترین طبقے کے افراد عمارت میں آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ ٹاگ کا سب سے مشہور کلب آرسٹار تھا جو اپنے بہترین فنکشنز۔ انتہائی خوبصورت ماحول اور مستعد سروس کے لئے پورے ناڈا میں مشہور تھا روجر اس کلب کا مستقل ممبر تھا۔ اور سب سے دلکش بات یہ تھی کہ اس کلب کی مالکہ گاربو ہی تھی۔ اور روجر اور گاربو دونوں نے ایک دوسرے کو شادی کے لئے بھی پروپوز کر رکھا تھا۔ روجر اب گرانڈ ماسٹر نامی تنظیم کا چیف تھا لیکن یہ سارا کام خفیہ تھا جبکہ بظاہر روجر ایک وسیع کاروبار کی حامل شیئر کمپنی کا مالک تھا۔ اس کا ٹاگ کے سب سے اہم کاروباری علاقے میں ایک شاندار دفتر تھا۔ لیکن روجر وہاں بہت کم جایا کرتا تھا اس کی رہائش گاہ لوزانا کالونی میں تھی جو پورے ٹاگ کی سب سے بڑی اور جدید کالونی سمجھی جاتی تھی گرانڈ ماسٹر نامی یہ تنظیم ہاٹ فیلڈ کی ایک ذیلی تنظیم تھی اور انتہائی جدید ترین اسلحہ کی سمگلنگ کا دھندہ کرتی تھی ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر انتہائی خفیہ تھا اس کے متعلق خود روجر بھی کچھ نہ جانتا تھا۔ صرف مخصوص فون پر ہیڈ کوارٹر سے بات ہو سکتی تھی اور یہ ایسا فون تھا جس کا صرف فون سیٹ ہی تھا اس کے

ساتھ نہ کیبل تھی اور نہ یہ کسی فون کے ساتھ منسلک تھا۔ نجانے کس طرح کال ملتی تھی یہ آج تک روجر کو کیا کسی کو بھی پتہ نہ چلا تھا۔ روجر طویل عرصے سے گرانڈ ماسٹر کے ساتھ ایچ تھا اور سیکنڈ گرانڈ ماسٹر تھا اور انتظامی طور پر گرانڈ ماسٹر کی مین لیبارٹری کا انچارج تھا۔ لیکن اس کی ہمیشہ یہی خواہش رہی تھی کہ وہ خود گرانڈ ماسٹر بن جائے اور اب اس کا موقع اسے مل گیا تھا۔ لارین کی پاکیشیا مشن میں ناکامی اس کی وجہ بن گئی تھی۔ روجر گرانڈ ماسٹر سے ایچ ہونے سے پہلے طویل عرصہ تک ایکریمیا کی ایک سرکاری خفیہ ۶ جنسی میں کام کرتا رہا تھا پھر وہ ۶ جنسی ختم کر دی گئی تو روجر ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم سے وابستہ ہو گیا اور پھر وہاں اس کے چیف سے اختلافات کی وجہ سے وہ واپس اپنے وطن ناڈا آ گیا اور یہاں گرانڈ ماسٹر سے ایچ ہو گیا۔ روجر فیلڈ کا آدمی تھا اس لئے بہتر لڑاکا اور انتہائی بے داغ نشانے کا مالک سمجھا جاتا تھا۔ جیکسن اس کا کلاس فیلو بھی تھا اور دوست بھی اور وہ طویل عرصے تک اکٹھے کام کرتے رہے تھے۔ جیکسن کو گرانڈ ماسٹر میں لے آنے والا بھی روجر ہی تھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر علی عمران کے بارے میں وہ دونوں ایکریمیا کی اس سرکاری ۶ جنسی میں ملازمت کے دور سے ہی واقف تھے اور انہوں نے عمران کی ذہانت۔ کارکردگی کے بارے میں بے شمار قصے سن رکھے تھے اس لئے وہ اور جیکسن دونوں ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر علی عمران سے ذہنی طور پر مرعوب تھے۔ روجر سے پہلے گرانڈ ماسٹر لارین انتہائی

www.urdukorner.com

اکھڑ۔ بددماغ اور مشتعل مزاج واقع ہوا تھا۔ اس کی ساری عمر جرائم کی دنیا میں ہی گزری تھی۔ اس لئے وہ کسی سیکرٹ سروس کی پرواہ نہ کرتا تھا۔ گرانڈ ماسٹر اخراجات کے لئے اکثر بڑی بڑی پارٹیوں سے بڑے بڑے کام لے لیا کرتا تھا۔ چنانچہ لارین نے جب پاکیشیا کے بارے میں گرانڈ ماسٹر کی خصوصی میٹنگ میں ذکر کیا تو روجر اور جیکسن نے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس عمران کے بارے میں بتایا اور اسے اس مشن سے باز رہنے کا مشورہ دیا لیکن لارین نے ان کا کوئی مشورہ نہ مانا۔ ویسے وہ بہترین پلانر تھا اور اس کی اس خصوصیت نے اسے گرانڈ ماسٹر بنا دیا تھا وہ جو مشن بھی ہاتھ میں لیتا اس کی اس طرح پیچیدہ اور بے داغ پلاننگ کرتا تھا کہ مشن بھی کامیاب ہو جاتا اور کسی کو کانوں کان بھی پتہ نہ چلتا کہ یہ کام کس نے اور کس طرح سے کرایا ہے اور شاید اس کی اس شہرت کے پیش نظر پاکیشیا کے ایک ہمسایہ ملک نے اسے یہ مشن سونپا تھا۔ گو لارین نے اپنے طور پر اس مشن کے لئے کامیاب پلاننگ کی تھی اور ایکریمیا میں اپنی ایک خاص تنظیم پی ون کو اس کے دونوں سیکشنز سمیت آگے بڑھا دیا تھا اور ساتھ انتہائی قیمتی مشینری بھی اس نے وہاں بھجوائی تھی تاکہ مشن میں کوئی رکاوٹ نہ پڑے۔ پکڑے جانے اور زبان کھولنے کے خوف سے بچنے کے لئے اس نے پی ون کے تمام افراد کے جسموں میں خصوصی ساخت کے بم فٹ کرا دیئے تھے۔ جن کا کنٹرول ایک مشین کے ذریعے تھا اور یہ مشین ہیری جو پی ون تھا کنٹرول کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے

پاکیشیا میں تخریب کاری کا منصوبہ بھی بنایا تاکہ پاکیشیا حکومت اور اس کے ادارے تخریب کاری کی طرف متوجہ رہیں اور انہیں اصل مشن کا علم بھی نہ ہو سکے۔ لیکن اس کی مشتعل مزاجی نے کام خراب کر دیا۔ روجر اور جیکسن نے جب عمران کے بارے میں اسے بتایا تو اس نے عمران کو بھی ختم کرنے کا مشن ساتھ شامل کر لیا اور پی ون کو عمران کے بارے میں تفصیلات جاری کر کے اس نے اس کے یقینی خاتمے کی ہدایات جاری کر دیں اسے مکمل یقین تھا کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب رہے گا لیکن جب رزلٹ سہ ماہے آیا تو مشن کامیاب ہو کر بھی ناکام ہو گیا۔ فارمولے کی نقل ایکریمیا پہنچ کر واپس چلی گئی جب کہ عمران دو خوفناک اور یقینی قاتلانہ حملوں سے بھی بچ نکلا۔ حالانکہ جب پی ون نے اطلاع دی تھی کہ ہسپتال میں اس کے ایک آدمی نے دو فٹ کے فاصلے سے بیڈ پر بے ہوش پڑے عمران کے دل میں چار گولیاں اتار دی ہیں تو روجر اور جیکسن کو بھی یقین آ گیا تھا کہ لارین اس بار واقعی اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا ہے لیکن پھر جب پی ون خود مارا گیا۔ اس کے دونوں سیکشنز بھی ختم ہو گئے اور عمران کے بارے میں بھی اطلاع مل گئی کہ وہ ابھی تک زندہ ہے تو سارا کھیل ہی بگڑ گیا پاکیشیا سے کسی آدمی نے معلومات فروخت کرنے والی ۶ ایجنسیوں سے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوششیں کیں تو ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو اپنے مخصوص ذرائع سے اس کی اطلاع مل گئی اور یہی اطلاع لارین کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوئی کیونکہ

www.urdukorner.com

ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر کسی طرح بھی اپنے آپ کو اوپن نہ کرانا چاہتا تھا۔ اس طرح لارین کے خاتمے کا حکم مل گیا اور روجر اس کی جگہ گرانڈ ماسٹر بن گیا۔ اس نے جیکسن کے مشورے سے پاکیشیا والا مشن منسوخ کر دیا اور پارٹی کو رقم واپس کر دی۔ یہ دراصل ہر صورت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران سے مقابلے سے بچنا چاہتا تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ جیکسن کے کہنے پر اس نے پولی واک کے خاتمے کی بات بھی منظور کر لی تھی حالانکہ پولی واک بھی اس کا بچپن کا دوست تھا اور اس کے ساتھ اس کے گہرے تعلقات تھے پولی واک بھی دراصل اسلحے کی سمگلنگ کے دھندے میں ملوث تھا لیکن شروع سے ہی بظاہر اس نے مخبری کا دھندہ آڑ کے طور پر رکھا ہوا تھا۔ پاکیشیا میں وہ خاصا سیٹ ہو گیا تھا کیونکہ پاکیشیا کے ایک ہمسایہ ملک میں طویل عرصے سے گوریلا وار جاری تھی اور وہاں اسلحہ کی بے پناہ کھپت ہو رہی تھی۔ اسی لئے پولی واک مستقل پاکیشیا میں ہی سیٹل ہو گیا تھا۔

"ہیلو روجر"..... اچانک ایک آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اور وہ اپنے خیالوں سے چونک پڑا۔ تب اسے احساس ہوا کہ وہ کلب کے سپیشل ہال میں پہنچ چکا ہے۔ اسے مخاطب کرنے والی ایک خاتون تھی جس سے روجر کی کافی عرصہ دوستی رہی تھی لیکن گاربو کے ساتھ تعلقات کے بعد اس نے سب سے دوستی چھوڑ دی تھی۔

"ہیلو آرلین کیسی ہو"۔ روجر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بڑی گہری سوچ میں گم ہو۔ کہیں گاربو نے تو پریشان کرنا نہیں

شروع کر دیا"..... آرلین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں آرلین بزنس کے دھندے کی وجہ سے کبھی کبھی پریشان ہو جاتا ہوں۔ تم سناؤ"..... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آل او۔ کے"..... آرلین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور روجر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ گاربو اپنے شاندار دفتر میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی ہو گی۔ چنانچہ وہ تھوڑی دیر بعد گاربو کے دفتر پہنچ گیا۔ گاربو انتہائی سمارٹ۔ خوبصورت اور دلکش عورت تھی۔ پھر اس پر انتہائی قیمتی اور جدید فیشن کا لباس پہننا اس کا شوق تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اسے جو دیکھتا تھا بس دیکھتا ہی رہ جاتا تھا اور عام طور پر لوگ اسے پرنسز کہتے تھے اور وہ لگتی بھی شہزادی تھی۔

"اتنی دیر لگا دی آتے آتے۔ میں تو انتظار کر کے مرجانے کی حد تک بور ہو چکی ہوں"..... گاربو نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"پرنس چارمنگ کا انتظار کرنا ہی پڑتا ہے"۔ روجر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور گاربو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"واقعی بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ تم ہو بھی پرنس چارمنگ۔ ایسے تو گاربو تم پر نہیں مرمٹی"..... گاربو نے ہنستے ہوئے کہا اور روجر بھی ہنس دیا۔

"میں تو پرنس چارمنگ تمہاری قدر شناسی کی وجہ سے بن گیا ہوں تم تو اصلی اور سچی پرنسز ہو۔ اور وہ بھی پرستان کی پرنسز"..... روجر

www.urdukorner.com

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف بنے ہوئے ریک سے شراب کی بوتل اور جام اٹھائے اور انہیں میز پر رکھ کر اس نے ان میں شراب انڈیلنا شروع کر دی۔

"کیا بات ہے جب سے گرانڈ ماسٹر بنے ہو پریشان نظر آتے ہو۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں"..... گاربو نے جام لیتے ہوئے قدرے فکر مندانہ لہجے میں کہا۔

"پریشان۔ یہ تم نے کیسے کہہ دیا"..... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم چاہے لاکھ چھپاؤ۔ میری نظریں تمہارے ذہن کے اندر تک دیکھ لیتی ہیں میں نے تمہیں کلب میں داخل ہوتے دیکھا تھا تم اس طرح چل رہے تھے جیسے نیند میں چل رہے ہو۔ پھر سپیشل ہال میں جب آرلین تم سے مخاطب ہوئی تو تم اس طرح چونکے تھے جیسے نیند سے اچانک جاگے ہو کیا چکر ہے یہ"..... گاربو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ایک تو تم نے یہ سسٹم غلط قائم کر رکھا ہے کہ یہیں دفتر میں بیٹھے بیٹھے پورے کلب میں آنے والے اور موجود ہر آدمی کو چیک کر لیتی ہو۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم عام ہال کو بھی چیک کرتی رہتی ہو"۔ روجر نے کہا۔ وہ شاید موضوع ٹالنے کے لئے ایسا کہہ رہا تھا۔

"میں تمہارا انتظار کر رہی تھی اس لئے میں نے انٹرنس گیٹ اور عام ہال کو آن کیا ہوا تھا۔ لیکن تم میری بات ٹالو نہیں۔ سچ سچ بتا دو

ورنہ تم جانتے ہو کہ میں اگر ناراض ہو گئی تو پھر منا نہ سکو گے"..... گاربو نے کہا اور روجر ہنس پڑا۔

"ارے ارے فار گاڈ سیک ناراض نہ ہو جانا ورنہ میں یہیں کھڑکی سے گر کر خودکشی کر لوں گا"..... روجر نے چونک کر کہا۔

"تو پھر سچ سچ بتا دو کہ کیا پریشانی ہے۔ آرلین کو تو تم نے کاروبار کی بات کر کے ٹال دیا ہے۔ میرے سامنے یہ بات نہ کرنا۔ کیونکہ آرلین تو نہیں جانتی جب کہ میں جانتی ہوں کہ کاروبار کی وجہ سے تم کبھی پریشان نہیں ہو سکتے۔ تمہاری پریشانی کا تعلق یقیناً گرانڈ ماسٹر تنظیم سے ہی ہو گا"۔ گاربو نے کہا۔

"ایک تو تم خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بے پناہ ذہین بھی ہو اور جس خاتون میں یہ دونوں خصوصیات اکٹھی ہو جائیں اسے کسی صورت بھی ٹالا نہیں جا سکتا اور ویسے بھی تم جانتی ہو کہ پوری دنیا میں ایک تم ہی میری حقیقی رازدار ہو۔ اس لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں"۔ روجر نے کہا اور پھر اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے بارے میں تفصیلات بتانے کے ساتھ ساتھ لارین کے مشن اس کی ناکامی اور پھر پولی واک کی مخبری سے لے کر اب جیکسن کی طرف سے پولی واک کے خاتمے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"علی عمران۔ یہی نام بتایا ہے ناں تم نے"۔ گاربو نے پوچھا۔

"ہاں یہی نام ہے اس عفریت کا۔ پوری دنیا کی مجرم تنظیمیں سیکرٹ سروسز۔ خفیہ ایجنسیاں اسی نام سے گھبراتی ہیں"۔ روجر نے سر

www.urdukorner.com

ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے ہو کہ وہ مسخرہ سا آدمی ہے۔ احمق سا"۔ گاربو نے کہا۔

"ہاں وہ بظاہر ایسا ہی ہے لیکن در حقیقت وہ کیا ہے۔ یہ کوئی نہیں جانتا۔ اسی لئے اسے عظیم ایجنٹ۔ شیطان عفریت۔ موت کا فرشتہ اور نجانے کیا کیا کہا جاتا ہے"..... روجر نے کہا۔

"جیکسن نے تمہیں صحیح مشورہ دیا ہے۔ جب پولی واک ختم ہو جائے گا تو سارا مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا۔ اب وہ نجومی تو نہیں ہے کہ حساب کتاب لگا کر یہاں پہنچ جائے گا۔ اور پھر اگر وہ یہاں آ بھی جائے تو تمہاری تنظیم اس قدر باوسائل، اس قدر فعال اور بہتر ہے کہ ایک آدمی کا قتل کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اور اگر تم سے یہ کام نہیں ہو سکتا تو پھر تمہاری خاطر یہ کام میں کر دیتی ہوں"..... گاربو نے کہا۔

"تم۔ تم کیا کرو گی"..... روجر نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس سے دوستی کر کے اسے اپنے پیچھے پاگل بنا کر جس وقت چاہوں اس کی گردن کٹوا دوں"۔ گاربو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ بات تو درست ہے۔ تم انتہائی خطرناک ترین حسن کی مالکہ ہو۔ گو عمران کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ عورتوں کے حسن سے متاثر نہیں ہوتا لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر تم اسے ذرا سی لفٹ کرا دو تو وہ تمہارے پیچھے یقیناً پاگل ہو سکتا ہے"..... روجر نے کہا اور گاربو کا چہرہ گلنار ہو گیا۔

"شکریہ روجر۔ بس پھر تم مطمئن ہو جاؤ۔ اول تو وہ یہاں آئے گا نہیں۔ اگر آ جائے تو مجھے اطلاع کر دینا اور خود سامنے نہ آنا پھر دیکھنا کہ اس کا کیا حشر ہوتا ہے"..... گاربو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ تم نے واقعی میری بھاری پریشانی دور کر دی ہے۔ عمران کے متعلق مشہور ہے کہ جو تنظیم بھی اس سے مقابلہ کے لئے سامنے آتی ہے۔ وہ آخر کار ختم ہو جاتی ہے اسی لئے میں پریشان تھا کہ اگر وہ یہاں پہنچا اور میں نے اپنے آدمی اس کے خاتمے کے لئے تعینات کر دیئے تو پھر وہ بھوت کی طرح ہمارے پیچھے پڑ جائے گا۔ لیکن اب مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اب تم اسے کور کر لو گی اور نہ میرے آدمی سامنے آئیں گے اور نہ وہ ہم تک کسی طرح بھی پہنچ سکے گا"..... روجر نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور گاربو بھی اس کے اطمینان پر مسکرا دی اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گاربو نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... گاربو نے مترنم آواز میں کہا۔

"میڈم۔ جناب روجر کے دوست جناب جیکسن ان سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے کراؤ بات"..... گاربو نے کہا اور رسیور روجر کی طرف بڑھا دیا۔

"جیکسن کا فون ہے"۔ گاربو نے کہا اور روجر نے سر ہلاتے ہوئے اس کے ہاتھ سے فون لے لیا۔

www.urdukorner.com

ہیلو روجر بول رہا ہوں جیکسن"..... روجر نے کہا۔

روجر سوری فار ڈسٹربینس۔ دراصل پولی واک کے متعلق اطلاع دینی تھی تمہیں ..... دوسری طرف سے جیکسن نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے معذرت کی کوئی بات نہیں۔ میں بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچا ہوں۔ ہاں بتاؤ کیا اطلاع ہے"..... روجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کام مکمل ہو گیا ہے۔ پولی واک کو فنش کر دیا گیا ہے۔ اسے ایک چوک پر کار کے اندر گولی مار دی گئی ہے اور اس کی کار ایک ٹرالر سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی ہے۔ اس طرح سائلنسر لگے ریوالور کی گولی کا پتہ بھی کسی کو نہیں چل سکا۔ سب نے اسے ایکسیڈنٹ ہی سمجھا ہے۔ اس ایکسیڈنٹ کی وجہ سے پولی واک کا پورا جسم ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا اور پھر کار کو آگ لگ گئی اور پولی واک کے جسم کے تمام ٹکڑے جل کر راکھ ہو گئے ہیں"..... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ اس کا مطلب ہے۔ قسمت ہم پر پوری طرح مہربان ہے۔ اب عمران کو کسی صورت بھی ہمارا علم نہ ہو سکے گا اور ویسے اگر ہو بھی جا تو قدرت نے اس کا بھی بہترین حل تجویز کر دیا تھا"..... روجر ہنستے ہوئے کہا۔

"کیسا حل"..... جیکسن کے لہجے میں حیرت تھی اور روجر اسے گاربو کے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ ویری گڈ واقعی عمران مادام گاربو کے لافانی حسن سے کبھی نہ بچ سکے گا۔ یہ تو واقعی..... بہترین حل ہے اور جب مادام اشارہ کریں تو اسے آسانی سے ختم کر دیا جائے گا۔ اس طرح تنظیم بھی سامنے نہ آئے گی"۔ جیکسن نے بھی اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے فی الحال تو اس کے یہاں آنے کا امکان ختم ہو گیا ہے۔ پھر بھی تم ایئرپورٹ والی تجویز پر ضرور عمل کر دینا۔ تاکہ اگر کسی بھی طرح اسے یہاں کا سراغ مل بھی جائے تو ہمیں اس کی آمد کا بروقت پتہ چل سکے"..... روجر نے کہا۔

"میں اس کا بندوبست کر لوں گا۔ یہ میرے ذمے رہا، تم فکر مت کرو"۔ جیکسن نے جواب دیا اور روجر نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مزید اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

www.urdukorner.com

عمران رانا ہاؤس میں بیٹھا ٹائیگر اور جوانا کی واپسی کا انتظار کرتا ر
لیکن جب انہیں گئے ہوئے ایک گھنٹہ گزر گیا اور ان کی واپسی نہ ہوئی
تو عمران کے ذہن میں خدشات رینگنے لگے۔

"جوزف"..... عمران جوزف کو بلانے کے لئے آواز دی۔

"یس باس"..... چند لمحوں بعد جوزف نے کمرے میں داخل ہوتے
ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر لے آؤ"..... عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا واپس
مڑ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ ٹرانسمیٹر لے کر کمرے میں داخل
ہی رہا تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا اور اس نے مؤدبانہ
میں سلام کیا۔

"کیا بات ہے۔ بہت دیر لگا دی تم نے اب میں تمہیں کال کر

کا سوچ ہی رہا تھا کہ تم آ گئے۔ بیٹھو"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر
عمران کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس پولی واک تو ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے۔ ہم اس کے
کلب میں اس کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ کیونکہ وہ کسی اور کلب
گیا ہوا تھا اور اس کی واپسی کی اطلاع مل چکی تھی کہ اچانک اطلاع آئی
کہ البرٹ چوک کے قریب اس کی کار کا خوفناک ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے
اس کی کار ایک ٹرالر سے ٹکرا گئی ہے۔ میں اور جوانا وہاں پہنچے تو واقعی
وہاں انتہائی خوفناک ایکسیڈنٹ ہو چکا تھا۔ پولی واک کی کار کو آگ
لگ گئی تھی اور پولی واک جل کر راکھ ہو چکا تھا۔ ویسے ایکسیڈنٹ کی
وجہ سے اس کے جسم کے ٹکڑے اڑ گئے تھے۔ پولیس وہاں ایکسیڈنٹ
کی تفتیش کرنے میں مصروف تھی"..... ٹائیگر نے کہا تو عمران کے
ہونٹ سکڑ گئے۔

"کیا بات ہے جس کے پیچھے ہم جاتے ہیں وہی ہلاک ہو جاتا ہے۔
پتہ نہیں یہ ٹونی اور ڈیوک کیسے بچ گئے تھے"..... عمران نے کہا۔

"ویسے اس امکان پر میں نے بھی تھوڑی سی انکوائری کی ہے۔ اور
اس تھوڑی سی انکوائری سے ہی پتہ چل گیا ہے کہ واقعی اسے ہلاک کیا
گیا ہے۔ ایکسیڈنٹ تو سب کے سامنے ہوا ہے۔ لیکن ایک آدمی سے
مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ پہلے چلتی کار میں پولی واک کو گولی ماری گئی
اور اس طرح اچانک گولی لگنے سے اس کی کار تیزی سے گھومی اور پوری
قوت سے سامنے آنے والے ٹرالر سے جا ٹکرائی۔ یہ اطلاع میرے ایک

www.urdukorner.com

خاص آدمی نے دی ہے۔ اتفاق سے وہ اس وقت ایک دکان کے سامنے موجود تھا۔ اس نے خود سائلنسر لگے ریوالور سے گولی چلنے کی مخصوص آواز سنی ہے۔ لیکن وہ ہجوم میں قاتل کو نہیں پہچان سکا۔ پھر پولیس میں ایک انسپکٹر میرا واقف تھا اس کے ذریعہ یہ پتہ چل گیا ہے کہ پولی واک کے جلے ہوئے جسم سے ایک گولی بھی برآمد ہوئی ہے جو اس کی گردن میں پیوست تھی"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے۔ اب نئے سرے سے اس قاتل کو تلاش کرنا پڑے گا"..... عمران نے کہا۔

"ویسے میں اس کے خاص آدمی جیکب کو اٹھا لایا ہوں۔ میں نے سوچا کہ ڈیوک نے جیکب کا ہی نام لیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے کوئی کام کی بات معلوم ہو سکے"..... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"کہاں ہے جیکب"..... عمران نے پوچھا۔

"جوانا اسے اٹھا کر اندر لے گیا ہے"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ویری گڈ تم نے واقعی ذہانت سے کام لیا ہے۔ او۔ کے میں اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں تم جا کر اس قاتل کو تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ اس قدر سچا نشانہ کسی عام آدمی کا نہیں ہو سکتا"۔ عمران کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے کہا اور پھر عمران کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ عمران تو ڈارک روم کی طرف بڑھ گیا کیونکہ ا

معلوم تھا کہ جوانا اس جیکب کو وہیں لے گیا ہو گا۔ ڈارک روم میں واقعی جوانا موجود تھا۔ اور ایک قوی الجثہ آدمی راڈز میں جکڑا ہوا کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

"یہ جیکب ہے ماسٹر۔ اس پولی واک کا خاص آدمی۔ پولی واک کے تعلق تو ٹائیگر نے آپ کو بتا ہی دیا ہو گا"..... جوانا نے کہا۔

"ہاں اسے ہوش میں لے آؤ۔ آدمی تو خاصا جاندار لگ رہا ہے"۔ عمران نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ جیکب کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کا ناک اور منہ دونوں سے بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جیکب کے جسم میں حرکت کے علامت نمودار ہوئے تو جوانا پیچھے ہٹ گیا۔ عمران خاموش بیٹھا جیکب ہوش میں آتے ہوئے دیکھتا رہا۔ ہوش میں آتے ہی جیکب نے فوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز کی وجہ سے جب وہ نہ اٹھ سکا تو اس نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں بلیک روم کو دیکھا پھر اس کی نظریں عمران اور جوانا پر جم گئیں۔ اس کے چہرے پر بے پناہ حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کون ہو تم اور یہ میں کہاں ہوں"..... جیکب کے منہ سے بھرائی آواز نکلی۔

"تمہارا نام جیکب ہے اور تم پولی واک کے خاص آدمی ہو۔ اور تم نے رائل ہوٹل کے مینیجر ڈیوک کو راحت عزیز کے قتل کا کام سونپا تھا"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"ڈیوک ۔راحت عزیز۔یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو۔میں تو ان میں سے کسی کو نہیں جانتا"..... جیکب نے کہا۔

"خیر یہ لمبی کہانی ہے۔اسے چھیڑنے کا اب کوئی فائدہ نہیں۔ا پولی واک بھی ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اصولی طور اب تمہیں پولی واک سے بھی کوئی خطرہ نہیں ہے۔تم پولی واک راز دار ہو۔اس لئے میں نے تمہیں یہاں بلوایا ہے۔تم مجھے بتاؤ گے پولی واک نے کس تنظیم کے اشارے پر پی۔ون یا ہیری کی سپر کی تھی..... وہی پی۔ون جس نے باقاعدہ آرتھر ہاؤس میں انتہا قیمتی مشینری نصب کر کے پورے ملک میں تخریب کاری کی تھی عمران نے کہا۔

"میں۔میں تو کچھ نہیں جانتا۔ہمارا تو دھندہ صرف مخبری ہے تخریب کاری اور قتل تو ہمارا کام ہی نہیں ہے"..... جیکب ہراساں سے لہجے میں کہا۔

"جوانا"..... عمران نے مڑ کر جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے جواب دیا۔

"مسٹر جیکب کی ایک آنکھ خنجر سے نکال دو"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے کہا اور جیب سے ایک تیز دھار نکال کر وہ بڑے مطمئن سے انداز میں جیکب کی طرف بڑھنے لگا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں تم یقین کرو میں بالکل سچ"..... جیکب

کہنا شروع کر دیا لیکن اس کا فقرہ پورا نہ ہو سکا اور کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔جوانا نے ایک ہی وار سے خنجر کی نوک کی مدد سے اس کی آنکھ کا ڈھیلا باہر نکال پھینکا تھا۔جیکب چیختا رہا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"پہلے کی طرح دوبارہ اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کا ناک اور منہ دوبارہ بند کر دیا اور اس بار پہلے کی نسبت جیکب جلد ہوش میں آ گیا اور جوانا ایک بار پھر پیچھے ہٹ گیا۔خون آلود خنجر بدستور اس کے ہاتھ میں تھا۔جبکہ جیکب کا چہرہ تکلیف کی شدت اور ایک آنکھ میں پیدا ہونے والے خلا اور اس میں سے نکل کر ٹھوڑی تک پہنچنے والے خون کی وجہ سے انتہائی خوفناک نظر آنے لگ گیا تھا۔اس کی دوسری آنکھ سرخ ہو گئی تھی جس میں خوف کے تاثرات نمایاں طور پر جھلک رہے تھے۔

"چیخنے کا کوئی فائدہ نہیں جیکب اور یہ تو ابھی ابتدا ہے اس لئے چیخ چیخ کر خواہ مخواہ اپنی توانائی ضائع مت کرو۔اگر تم مزید تکلیف سے بچنا چاہتے ہو تو جو کچھ میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دے دو"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ تم انتہائی سفاک اور سنگدل قاتل ہو۔میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔پلیز مجھے معاف کر دو اس تخریب کاری میں میرا کوئی حصہ نہیں ہے۔یہ پولی واک کا کام تھا"..... جیکب نے اس بار دہشت سے پر آواز میں کہا۔حالانکہ عمران جانتا تھا کہ اس نے نجانے اب تک کتنے

www.urdukorner.com

افراد کو قتل کرایا ہو گا اور دوسروں پر کس قدر سفاکی سے ظلم و ستم توڑے ہوں گے لیکن اب اپنی جان پر وہ ایک معمولی سی تکلیف بھی برداشت نہ کر پا رہا تھا۔

"وقت ضائع مت کرو ورنہ اتنا میں بھی جانتا ہوں کہ اندھا آدمی بھی آسانی سے بول لیتا ہے"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں فار گاڈ سیک ایسا مت کرو۔ مجھے اندھا مت کرو میں بتاتا ہوں۔ پولی واک نے ہیری اور اس کے سارے گروپ کے لئے یہاں رہائش گاہیں۔ اسلحہ۔ کاریں اور سارے انتظامات کئے تھے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ ہیری کا تعلق گرانڈ ماسٹر نامی ایک بین الاقوامی تنظیم سے ہے جو اسلحے کی سمگلنگ کرتی ہے اور اسلحے کی دھندے میں اس کا بڑا نام ہے۔ پولی واک بھی اسلحے کا دھندہ کرتا ہے اور ہمسایہ ملک کو اسلحہ سپلائی کرتا تھا اس لئے وہ یہاں مستقل سیٹل ہو گیا تھا بس مجھے اتنا معلوم ہے"..... جیکب نے کہا۔

"گرانڈ ماسٹر یا ہاٹ فیلڈ"..... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"اس نے گرانڈ ماسٹر ہی بتایا تھا۔ لیکن میں نے ایک بار اس کی فون پر ہونے والی بات چیت سنی تھی۔ اس گفتگو کے دوران ہاٹ فیلڈ کا نام بھی آیا تھا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"..... جیکب نے کہا۔

"اسے قتل کیوں کروایا گیا ہے۔ کس نے قتل کرایا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"قتل۔ مگر وہ تو ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوا ہے"..... جیکب نے

چونک کر پوچھا۔

"اسے قتل کیا گیا ہے۔ اسے اس وقت سائلنسر لگے ریوالور سے گولی ماری گئی ہے جب وہ کار چلا رہا تھا۔ گولی اس کی گردن میں لگی اور اس اچانک حملے کی وجہ سے کار اس کے کنٹرول سے باہر ہو گئی اور ٹرالر سے ٹکرا گئی اس طرح ایکسیڈنٹ ہو گیا اور کار میں آگ لگ جانے کی وجہ سے وہ جل کر راکھ ہو گیا لیکن پولیس کو اس کی گردن میں پیوست گولی مل چکی ہے"..... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ پھر یقیناً اسے علی عمران کے آدمیوں نے قتل کیا ہو گا"۔ جیکب نے کہا تو عمران اس طرح اچانک اپنا نام اس کے منہ سے سن کر بے اختیار اچھل پڑا..... عمران کے ساتھ کھڑا ہوا جوانا بھی چونک پڑا تھا۔

"علی عمران وہ کون ہے"..... عمران نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میں تو اسے نہیں جانتا اور نہ ہی میں نے پہلے کبھی اس کا نام سنا ہے۔ لیکن مجھے پولی واک نے بتایا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے اور اس کی وجہ سے پی۔ ون کا سارا مشن بھی ختم ہو گیا ہے اور اس نے اپنے خاص آدمیوں کو اس کی مخبری پر تعینات کیا تھا۔ وہ اس کی رپورٹ گرانڈ ماسٹر کو دیتا رہتا تھا۔ اس لئے میرا اندازہ ہے کہ اگر پولی واک قتل ہوا ہے تو اسے اس خطرناک سیکرٹ ایجنٹ نے ہی قتل کرایا ہو گا".....

www.urdukorner.com

جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پولی واک کے کون کون سے آدمی اس عمران کی مخبری کر رہے ہیں"..... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پولی واک کے سپیشل گروپ کے آدمی ہیں۔ وہ براہ راست پولی واک سے متعلق ہیں۔ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اور پولی واک خاص خاص موقعوں پر انہیں سامنے لے آتا ہے"..... جیکب نے جواب دیا۔ ایک آنکھ نکلوا کر وہ اب تیر کی طرح سیدھا ہو چکا تھا۔

"اب پولی واک کے قتل کے بعد وہ کسے رپورٹ دیں گے"۔ عمران نے پوچھا۔

"کیا کہہ سکتا ہوں۔ پولی واک کے ساتھ ہی سارا گروپ تھا۔ اس کے ختم ہو جانے پر نجانے کیا ہو۔ ویسے میرا خیال ہے۔ گروپ ختم ہو جائے گا اور لوگ دوسرے گروپوں میں شفٹ ہو جائیں گے"..... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخر کوئی نہ کوئی تو اس کی جگہ لے گا۔ سارا سیٹ اپ کیسے ختم ہو سکتا ہے"..... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ اس کی بیوی روزی اس کی جگہ لے لے۔ کیونکہ پولی واک کی تمام جائیداد اور بنک بیلنس روزی کے نام سے ہے اور سب کہتے بھی یہی ہیں کہ پولی واک تو صرف سامنے رہتا ہے۔ سارا دھندہ دراصل روزی کرتی ہے"..... جیکب نے کہا۔

"یہ روزی کہاں رہتی ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"ویسٹرن کاریج میں پولی واک کی شاندار رہائش گاہ ہے۔ ایٹی اے وہ وہیں رہتی ہے"..... جیکب نے جواب دیا۔

"پولی واک کا دفتر کہاں ہے۔ میرا مطلب ہے اس کا کاروباری دفتر"۔ عمران نے پوچھا۔

"اس نے اصل دفتر تو اپنی رہائش گاہ پر بنایا ہوا ہے۔ ویسے اس کا دفتر واک کلب میں ہے۔ لیکن وہ عام سا دفتر ہے"۔ جیکب نے جواب دیا اور عمران کرسی سے اٹھا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ جوانا اس کے پیچھے تھا۔

"جوزف اس جیکب کا خاتمہ کر کے اس کی لاش برقی بھٹی کے حوالے کر دو۔ اب اسے زندہ واپس نہیں جانا چاہئے اور جوانا تم میرے ساتھ آؤ۔ اسلحہ لے لو۔ ہم نے اب پولی واک کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنا ہے"..... عمران نے جوزف اور جوانا سے بیک وقت مخاطب ہو کر کہا۔ جوزف تو سر ہلاتا ہوا ڈارک روم کی طرف بڑھ گیا جب کہ جوانا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں ہر قسم کا اسلحہ سٹور تھا۔ عمران پورچ کی طرف بڑھا اور وہاں کھڑی جوانا کی آٹھ سلنڈر کار کی سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آیا اور آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ہاتھ میں بیگ تھا جو اس نے عقبی سیٹ پر اچھال دیا۔

"ویسٹرن کاریج چلو کوٹھی نمبر ایٹی اے"..... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار بیک کی اور اسے پھاٹک کی

www.urdukorner.com

طرف لے گیا۔ تقریباً دس منٹ کی تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد وہ ویسٹرن کاریخ کے علاقے میں پہنچ گئے۔ یہاں شاندار کوٹھیاں تھیں اور تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی نمبر ایٹی اے کے سامنے پہنچ گئے۔ جوانا نے کوٹھی کے سامنے جا کر کار روک دی۔

"کون کون سا اسلحہ لے آئے ہو ریڈ کے لئے"..... عمران نے پوچھا۔

"ہر قسم کا اسلحہ لے آیا ہوں جو آپ حکم دیں"..... جوانا نے کہا۔

"زیادہ گنز بڑی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے دراصل اس پولی واک کے دفتر کی تلاشی لینی ہے۔ اس لئے کوٹھی کا پھاٹک کھلوا دو اور اندر جا کر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو۔ جب گیس کا اثر ختم ہو جائے تو پھاٹک کھول دینا"..... عمران نے کہا اور جوانا نے عقبی سیٹ سے تھیلا اٹھایا اور اس کے اندر سے ایک چپٹی نال والا پسٹل نکال کر اس نے جیب میں ڈالا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن دبایا اور چھوٹے پھاٹک کے پاس کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔ اپنے لباس اور چہرے مہرے سے وہ ملازم لگ رہا تھا۔ وہ ابھی حیرت سے کار اور جوانا کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن پکڑی اور اسے اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس ملازم کو چیخنے کا موقع ہی نہ مل سکا تھا۔ عمران اطمینان سے کار میں بیٹھا ہوا تھا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد بڑا پھاٹک کھلا اور جوانا باہر آ گیا۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ

سنبھالی اور کار چلا کر اسے پھاٹک کے اندر لے گیا کچھ اندر لے جا کر اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ واپس کھلے ہوئے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ ادھیڑ عمر ملازم چھوٹے پھاٹک سے ایک طرف فرش پر ٹیڑے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ کوٹھی کا وسیع و عریض پورچ خالی نظر آ رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ گیس فائر کی وجہ سے بے ہوش پڑا ہو گا۔ چند لمحوں بعد جوانا واپس آیا اور اس نے کار پورچ کی طرف بڑھا دی پورچ میں کار رکتے ہی عمران نیچے اتر آیا دوسری طرف سے جوانا بھی نیچے اتر گیا تھا۔

"تم یہیں رکو تاکہ اچانک کوئی آ جائے تو اسے سنبھال سکو میں اپنا کام کر لوں"..... عمران نے کہا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ کوٹھی خاصی وسیع و عریض تھی۔ مختلف جگہوں پر اسے تین عورتیں اور ایک مرد بے ہوش پڑے ہوئے نظر آئے۔ یہ چاروں بھی اپنے لباسوں سے ملازم ہی نظر آتے تھے۔ ایسی کوئی عورت ان میں شامل نہ تھی جسے وہ پولی واک کی بیوی روزی سمجھ سکتا۔ پوری کوٹھی کی تلاشی کے بعد آخر کار وہ ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گیا اور اس نے اس دفتر کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ دفتر کی الماریوں اور درازوں میں سے اسے اپنے مطلب کی کوئی چیز نہ مل سکی۔ البتہ وہاں بیرون ملک اسلحے کی سمگلنگ کے سلسلے میں کاغذات موجود تھے۔ لیکن عمران کو دراصل کسی ایسی چیز کی تلاش تھی جس سے وہ اس گرانڈ ماسٹر یا ہاٹ فیلڈ کے بارے میں کچھ تفصیل جان

www.urdukorner.com

سکے اور پھر تلاشی کے دوران اس نے ایک دیوار میں چھپا ہوا ایک سیف ٹریس کر لیا۔ سیف کھولنے میں اسے زیادہ تگ و دو نہ کرنی پڑی کیونکہ وہ عام سا سیف تھا اور پھر سیف کے اندر رکھی ہوئی فائلوں میں سے ایک فائل کو چیک کرتے ہوئے وہ چونک پڑا۔ یہ فائل گرانڈ ماسٹر نامی تنظیم کے متعلق تھی۔ لیکن اس فائل میں صرف ایک کاغذ موجود تھا جس میں گرانڈ ماسٹر کے الفاظ کے سامنے لارین لکھا ہوا تھا اور پھر اسے کاٹ کر اس کے آگے روجر لکھا ہوا تھا اس کے نیچے ایک خاتون کا نام مادام گاربو اور اس سے آگے آرسٹار کلب ٹاگ لکھا ہوا تھا۔ اس سے نیچے جیکسن اور اس کے آگے ایک فون نمبر درج تھا اور اس کے نیچے بڑی بڑی رقمیں اور ناڈا کے دارالحکومت ٹاگ کے ایک بنک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر درج تھا۔ فائل کے عقب میں چند اوراق کے پھٹے ہوئے حصے بھی موجود تھے۔ عمران نے فائل کو موڑ کر کوٹ کی جیب میں ڈالا اور سیف بند کر کے اس نے اسے دوبارہ دیوار میں چھپایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا برآمدے میں موجود تھا۔

"آؤ جوانا کام ہو گیا ہے"..... عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جوانا بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے سیڑھیاں اتر کر کار کی طرف بڑھ آیا۔ تھوڑی دیر بعد کار اس کوٹھی سے نکل کر دوبارہ رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رانا ہاؤس پہنچ کر عمران نے فائل جیب سے نکالی اور اس میں موجود کاغذ کو ایک بار پھر غور سے پڑھنے لگا۔ پھر اس نے فائل کو میز پر رکھا اور ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر

ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ناڈا کے دارالحکومت ٹاگ کا رابطہ نمبر چاہئے"..... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سرنوٹ کریں"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ اور پھر اس نے ناڈا کا رابطہ نمبر اور پھر ٹاگ کا رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران نے شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا کر اس نے پہلے ناڈا کا رابطہ نمبر اور پھر ٹاگ کا رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد فائل پر موجود جیکسن کے سامنے لکھے ہوئے فون نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر جیکسن سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے پولی واک کا اسسٹنٹ جیکب بول رہا ہوں"..... عمران نے جیکب کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کرو"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس جیکسن بول رہا ہوں کون بول رہا ہے"..... بولنے والے کے لہجے میں قدرے حیرت کے ساتھ ساتھ کرختگی کا تاثر موجود تھا۔

"جناب میں پولی واک کا اسسٹنٹ جیکب بول رہا ہوں۔ بابس

www.urdukorner.com

پولی واک ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکے ہیں اور اب ان کی جگہ میں واک گروپ کا انچارج ہوں اور اب جو کام باس نے کرنا تھا وہ میں سرانجام دوں گا۔ میں نے اسی لئے فون کیا ہے تاکہ آپ کو اگر باس کی موت کی اطلاع ملے تو آپ پریشان نہ ہوں"..... عمران نے کہا۔

"آپ نے کس نمبر پر فون کیا ہے"..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا اور عمران نے وہی نمبر دوہرا دیا جو فائل میں موجود تھا۔

"نمبر تو درست ہے۔ لیکن میرا تو کوئی تعلق کسی پولی واک یا اس کے گروپ سے نہیں ہے اور نہ ہی پاکیشیا سے کوئی تعلق ہے۔ میں تو مقامی کار ڈیلر ہوں۔ آپ نے یہ نمبر کہاں سے حاصل کیا ہے"۔ دوسری طرف سے جیکسن کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"آپ شاید میری بات سے مطمئن نہیں ہیں ورنہ باس نے میرے سامنے کئی بار اس نمبر پر آپ سے بات کی ہے"..... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر جیکب آپ کو کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا کسی گروپ وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سوری"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے یہ لوگ خاصے محتاط ہیں"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے دوبارہ ناڈا اور پھر ٹاگ کے رابطہ نمبر ڈائل کئے اور اس بار اس نے جنرل انکوائری کے

نمبر ڈائل کر دیئے۔ کیونکہ یورپ۔ ایکریمیا۔ جنوبی اور شمالی ایکریمیا سب میں انکوائری نمبر ایک ہی ہوتے تھے اس لئے اسے انکوائری نمبر دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"آرسٹار کلب کا نمبر دیجئے"..... عمران نے ناڈین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"آرسٹار کلب"..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام گارو سے بات کرائیے۔ میں چیف اسٹیٹ آفس سے روگر بول رہا ہوں"..... عمران نے ناڈین لہجے میں کہا۔

"آپ نے جو کچھ کہنا ہے مینجر سے کہہ دیں۔ مادام کسی سرکاری آدمی سے بات نہیں کیا کرتیں"..... دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"برائٹ سٹار"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سٹاکل سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھب بول رہا ہوں"..... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند

www.urdukorner.com

لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو سٹاکل بول رہا ہوں"..... بولنے والے کا لہجہ سپاٹ تھا۔

۔ سپیشل نمبر ایون تھری ون تھری۔ پرنس آف ڈھمپ"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا اور چند لمحوں بعد پھر وہی آواز سنائی دی۔

"ہیلو پرنس آف ڈھمپ فرمایئے۔ آپ نے بڑے طویل عرصے بعد رابطہ کیا ہے۔ تقریباً چار سال بعد"..... اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ نرم تھا۔

"ضرورت ہی نہیں پڑی لیکن میں لائف ممبر ہوں"..... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ فرمایئے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹاگ میں ایک تنظیم ہے گرانڈ ماسٹر۔ اس کے بارے میں معلومات چاہئیں"..... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے۔ میں کمپیوٹر سیکشن سے اس کا کارڈ منگوا لوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"..... چند لمحوں بعد وہی آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"گرانڈ ماسٹر۔ انتہائی جدید ترین اسلحے کی سمگلنگ کا وسیع پیمانے پر

کاروبار کرتی ہے۔ بہت باوسائل۔ منظم اور طاقتور تنظیم ہے۔ لیکن اس کا ہیڈ کوارٹر خفیہ ہے۔ اس کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے۔ اس کے سربراہ کا نام لارین ہے"..... سٹاکل نے جواب دیا۔

"لارین کے بارے میں معلومات ہوں گی آپ کے پاس"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں کارڈ منگوانا ہو گا ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر لارین کے بارے میں تفصیلات حاضر ہیں"..... چند لمحوں بعد سٹاکل کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

"موٹی موٹی باتیں بتا دیں"..... عمران نے کہا۔

"لارین انتہائی مضبوط جسم اور تیز دماغ کا مالک ہے۔ طویل عرصے سے گرانڈ ماسٹر ہے۔ پلاننگ کرنے کا ماہر ہے۔ یہودی ہے اور دولت کی وجہ سے اسلحے کے علاوہ بھی بھاری معاوضے کے عوض کام پکڑ لیتا ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی مشن کی اس قدر پیچیدہ پلاننگ کرتا ہے کہ مشن بھی مکمل ہو جاتا ہے لیکن کسی کو اصل مشن کی ہوا تک نہیں لگتی۔ انتہائی سفاک اور بے رحم طبیعت کا مالک ہے"۔ سٹاکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس کافی ہے۔ اب آپ یہ بتائیں کہ ہاٹ فیلڈ کے بارے میں آپ کی ایجنسی کے پاس کیا معلومات ہیں"..... عمران نے کہا۔

www.urdukorner.com

"ہاٹ فیلڈ نام تو کبھی سامنے نہیں آیا۔ بہرحال میں کمپیوٹر سیکشن سے معلوم کرتا ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سٹاکل کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو سر"..... سٹاکل نے کہا۔

"یس"..... عمران نے جواب دیا۔

"سوری سر ہاٹ فیلڈ نامی کسی تنظیم یا ادارے کے متعلق ہماری ایجنسی میں کوئی اندراج نہیں ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"گرانڈ ماسٹر۔ تو یہ سارا کھیل گرانڈ ماسٹر کا تھا۔ لیکن وہ تو اسلحے کی سمگلنگ کرتا ہے۔ اور پھر اس کے آدمیوں نے گرانڈ ماسٹر کی بجائے ہاٹ فیلڈ کا نام لیا تھا۔ آخر یہ سب چکر کیا ہے"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"..... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی

"عمران بول رہا ہوں طاہر"..... عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر اس پولی واک سے کچھ پتہ چلا"..... بلیک زیرو نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پولی واک تو قتل ہو گیا ہے۔ اس کے اسسٹنٹ سے کافی معلومات مل گئی ہیں۔ اس ساری تخریب کاری کے پیچھے ناڈا کی ایک

تنظیم گرانڈ ماسٹر کا ہاتھ ثابت ہوا ہے"..... عمران نے کہا۔

"گرانڈ ماسٹر۔ کیا یہ کوئی نئی تنظیم ہے۔ نام تو پہلے کبھی نہیں سنا ویسے وہ لوگ جو مارے گئے ہیں وہ تو سب ایکریمیز تھے۔ اور فائل واپس بھی ایکریمیا سے ہی ملی ہے۔ جب کہ آپ ناڈا کا نام لے رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو مجھے شک پڑ رہا ہے کہ کوئی پراسرار کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ گرانڈ ماسٹر کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق وہ جدید ترین اسلحے کی سمگلنگ کا دھندہ کرتا ہے اور یہ پولی واک بھی ناڈین ہی تھا۔ وہ بھی دراصل اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث تھا جبکہ تخریبی کارروائی اور ڈیفنس سسٹم فائل اڑانے میں ملوث ایکریمیز تھے۔ لیکن پولی واک نے یہاں ان کے سارے انتظامات کرائے اور خاص بات یہ سامنے آئی ہے کہ گرانڈ ماسٹر کی طرف سے پولی واک میرے خلاف باقاعدہ نگرانی کرا رہا ہے۔ اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ سارا سیٹ اپ گرانڈ ماسٹر کا ہی ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ گرانڈ ماسٹر اور ہاٹ فیلڈ دونوں ہی تنظیم کے نام ہوں"..... عمران نے جواب دیا

"جی ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس گرانڈ ماسٹر یا ہاٹ فیلڈ نے پاکیشیا میں خوفناک تخریب کاری کی ہے۔ ایک وزیر کو قتل کیا ہے۔ انتہائی حساس ڈیفنس سسٹم کو اوپن کر کے پاکیشیا کو ننگا اور مفلوج بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس

www.urdukorner.com

کی سزا تو بہر حال اسے ملے گی"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا

"اور آپ پر بھی قاتلانہ حملے کئے ہیں"..... بلیک زیرو کی آواز سنائی دی

"میرا ذاتی طور پر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میری اگر کوئی پہچان ہے تو پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے ہے۔ اگر انہوں نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے تو صرف اس لئے کہ میں پاکیشیا کے مفاد اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔ مجھے ہلاک کرنے کی کوشش بھی دراصل پاکیشیا کے خلاف کام کرنا ہے۔ اگر انہیں میرے ساتھ ذاتی دشمنی ہوتی اور وہ صرف مجھ پر حملے کرتے تو میں اس کی پرواہ نہ کرتا لیکن پاکیشیا کے خلاف اٹھنے والی ہر انگلی توڑنا میرا فرض ہے۔ اس لئے تم فارن ٹیم کو الرٹ کر دو کیونکہ ہم کسی بھی وقت ٹاگ روانہ ہو سکتے ہیں"..... عمران نے جواب دیا۔

"فارن ٹیم کو۔ مگر ناڈا یا ٹاگ میں تو ہمارے فارن ایجنٹ ہی نہیں ہیں۔ آج تک اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ آپ کس فارن ٹیم کی بات کر رہے ہیں"..... بلیک زیرو کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران مسکرا دیا۔

"ارے تم کیسے چیف ہو تمہیں اپنی ٹیموں کا بھی علم نہیں ہے۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ تنویر اور جولیا یہ تو ملک سے باہر مکمل ہونے والے مشن پر بھیجی جانے والی ٹیم کے مستقل ارکان ہیں۔ باقی ضرورت کے مطابق جو ممبر چاہئے وہ۔ ان لینڈ ٹیم میرا مطلب ہے

صدیقی۔ نعمان۔ جوہان اور خاور سے لیا جا سکتا ہے۔ اور ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا یہ تینوں تو بہر حال مہمان کھلاڑیوں کے زمرے میں ہی آتے ہیں۔ رہ گیا میں تو میں اعزازی کپتان ہوں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے تفصیل بیان کی تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے اچھا نام تجویز کر دیا ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ فارن ٹیم کو الرٹ کر دیا جائے گا"..... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

www.urdukorner.com

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا روجر بے اختیار چونک پڑا۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس کم ان"..... روجر نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور جیکسن کمرے میں داخل ہوا۔

"تم جیکسن اور اس طرح اچانک خیریت"..... روجر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جس کام کو روکنے کے لئے ہم نے پولی واک کا خاتمہ کرایا اس کام کا آغاز ہو گیا ہے"..... جیکسن نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو روجر بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں"..... روجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران اپنی ٹیم کے ہمراہ ٹاگ کے لئے روانہ ہو چکا ہے اور کل بر

دس بجے فلائٹ ٹاگ کے بین الاقوامی اڈے پر لینڈ کرے گی"۔ جیکسن نے سپاٹ لہجے میں کہا تو روجر بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ۔اس کا براہ راست ٹاگ آنے کا مطلب ہے کہ اسے گرانڈ ماسٹر کے بارے میں معلومات مل چکی ہیں"..... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہارا خیال درست ہے۔اسے نہ صرف معلومات مل چکی ہیں بلکہ اسے میرا فون نمبر بھی مل چکا ہے۔اور اس نے میرے ساتھ بات چیت کرنے کی بھی کوشش کی تھی"..... جیکسن نے جواب دیا اور روجر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس طرح جیکسن کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ یہ بات جیکسن کے منہ سے نکلی ہے یا کسی اور طرف سے آئی ہے۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔کیا تم ہوش میں ہو یا"..... روجر نے بھنچی بھنچی آواز میں کہا اور جیکسن بے اختیار مسکرا دیا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔میں اس لئے فون پر بات کرنے کی بجائے خود یہاں آیا ہوں تاکہ تفصیل سے اس پر بات ہو سکے"..... جیکسن نے کہا اور روجر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں میں نے بتایا تھا کہ پولی واک کے اسسٹنٹ جیکب نے فون پر مجھ سے بات کی تھی"..... جیکسن نے کہا اور روجر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس وقت میں واقعی یہی سمجھا تھا کہ یہ پولی واک کا اسسٹنٹ

www.urdukorner.com

جیکب ہی ہو گا۔ لیکن چونکہ پولی واک کا خاتمہ ہم نے اس لئے کرایا تھا تاکہ ہمارا اس سے رابطہ ختم ہو سکے اس لئے میں نے جیکب کی کسی بات کو لفٹ نہ کرائی اور ہر بات سے مکر گیا۔ لیکن اب یہ اطلاع ملنے پر کہ عمران اور اس کے ساتھی ٹاگ آ رہے ہیں مجھے شک پڑ گیا کہ فون کرنے والا کیا واقعی جیکب تھا یا خود عمران تھا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر پاکیشیا میں خاص آدمیوں کو فون کر کے اس بات کی چیکنگ کرائی تو مجھے رپورٹ دی گئی کہ پولی واک کا جس وقت ایکسیڈنٹ ہوا اس کے فوری بعد جیکب غائب ہو گیا ہے اور اب تک اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں گیا ہے۔ اس سے میں ساری بات سمجھ گیا کہ پولی واک کی مخبری کے بارے میں عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو گیا ہو گا اور انہوں نے پولی واک پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن پولی واک ہلاک ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ جیکب کو اٹھا کر لے گئے اور ہو سکتا ہے کہ جیکب اور پولی واک راز دار ہوں۔ اس طرح اس عمران کو جیکب کے ذریعے گرانڈ ماسٹر اور ہمارے متعلق علم ہو گیا ہو۔ اور جیکب نے اسے میرا فون نمبر دیا ہو اور میرے ساتھ بات کرنے والا جیکب کی بجائے خود علی عمران ہو کیونکہ اس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ہر لہجے اور آواز کی اس طرح ہو بہو نقل کر لینے کا ماہر ہے کہ جس کی نقل کی جائے وہ خود بھی اس میں تمیز نہیں کر سکتا اور جیکب کی وجہ سے اسے یہ ساری بات معلوم ہو گئی کہ پی۔ ون کے پیچھے اور پولی واک کی پشت پر گرانڈ ماسٹر ہے اور گرانڈ ماسٹر کا ہیڈ

کوارٹر ٹاگ میں ہے اس لئے وہ براہ راست ٹاگ آ رہا ہے "..... جیکسن نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" تمہارا تجزیہ سو فیصد درست ہے جیکسن۔ اب ساری بات میری سمجھ میں آ چکی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور گرانڈ ماسٹر کے درمیان ٹکراؤ اب ناگزیر ہو چکا ہے "..... روجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہم نے اپنی طرف سے تو اسے روکنے کی پوری کوشش کی ہے لیکن شاید تقدیر کو ایسا منظور نہیں ہے اور اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت بہر حال گرانڈ ماسٹر کے ہاتھوں ہی لکھی جا چکی ہے "..... جیکسن نے جواب دیا تو روجر بے اختیار چونک پڑا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ہمیں براہ راست اس سے ٹکرانا چاہئے۔ جبکہ پہلے فیصلہ ہوا تھا کہ اگر وہ یہاں آتا ہے تو ہم اس سے براہ راست نہ ٹکرائیں بلکہ گاربو کو آگے کر دیا جائے "..... روجر نے کہا۔

"اس وقت ہمیں یہ یقین نہ تھا کہ ہمیں عمران کی آمد کی اس طرح حتمی اطلاع بھی مل سکتی ہے اور دوسری بات یہ کہ میں نے گرانڈ ماسٹر کی طرف سے براہ راست کوئی اقدام کرنے کی بات نہیں کی۔ یہاں ٹاگ میں بے شمار ایسے پیشہ ور افراد اور گروپ موجود ہیں جو بھاری معاوضے پر پورے ایئر پورٹ کو ہی بموں سے اڑا سکتے ہیں اگر ہم کسی بھی گروپ کی خفیہ طور پر خدمات حاصل کر لیتے ہیں اور انہیں عمران

www.urdukorner.com

اور اس کے ساتھیوں کی نشاندہی کر دی جاتی ہے تو وہ آسانی سے ان پر فائر کھول سکتے ہیں ۔ اور آخری بات یہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقیناً اس بات کا تصور تک نہ ہو گا کہ ہم ان کی آمد سے باخبر ہیں ۔ اس لئے وہ مکمل طور پر مطمئن ہوں گے اور یہی اطمینان انہیں لے ڈوبے گا"..... جیکسن نے جواب دیا۔

" تم نے یہی بتایا ہے کہ ان کی فلائٹ کل دس بجے یہاں پہنچے گی" روجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں ابھی آدھا گھنٹہ پہلے پاکیشیا ایئر پورٹ سے مجھے فون کیا گیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی جن میں ایک سوئس نژاد عورت اور چار پاکیشیائی افراد ہیں ٹاگ کے لئے روانہ ہوئے ہیں ۔ میں نے اس سے فلائٹ نمبر اور دیگر تفصیلات بھی معلوم کر لی ہیں اور پھر میں نے ٹاگ ایئر پورٹ سے معلومات حاصل کی ہیں ۔ ان کے کہنے کے مطابق اس فلائٹ کا ٹاگ پہنچنے کا وقت کل صبح دس بجے کا ہے ۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو"..... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اگر ہم فوری طور پر کوئی ایسا بندوبست کر سکیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ٹاگ پہنچنے سے پہلے کہیں راستے میں ہی ممکن ہو سکے تو یہ زیادہ بہتر رہے گا"..... روجر نے کہا۔

" اوہ مگر اس سے فائدہ وہ یہاں ہلاک ہوں یا راستے میں اس سے کیا فرق پڑتا ہے"..... جیکسن نے حیران ہو کر کہا اور روجر مسکرا دیا۔

" عمران اور اس کے ساتھی کسی مجرم تنظیم کے رکن نہیں ہیں کہ

ان کے خاتمے کے ساتھ ہی یہ تنظیم بھی ختم ہو جائے گی ۔ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور پاکیشیا ایک ملک ہے ۔ ٹاگ میں ان کے خاتمے کے ساتھ ہی مسئلہ ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ پاکیشیا دوسری تنظیم بھیج دے گا ۔ اگر وہ ٹاگ میں ہلاک ہوتے ہیں تو اس سے یہ بات بہر حال یقینی ہو جائے گی کہ ٹاگ میں واقعی گرانڈ ماسٹر موجود ہے اور گرانڈ ماسٹر نے ان کا خاتمہ کیا ہے ۔ یقیناً اس وقت تک وہ شک میں مبتلا ہوں گے لیکن یہاں ان کے قتل سے یہ شبہ یقین میں بدل جائے گا ۔ لیکن اگر وہ راستے میں کہیں ہلاک ہوتے ہیں مثلاً اس طیارے میں ہی بم رکھ دیا جاتا ہے اور پورا طیارہ فضا میں تباہ ہو جاتا ہے تو اس بات کا کسی کو خیال نہ آئے گا کہ یہ کام گرانڈ ماسٹر نے کیا ہے یا کسی دوسرے گروپ کی کارستانی ہے"..... روجر نے کہا۔

" تمہاری تجویز واقعی بہترین ہے روجر ۔ لیکن طیارے کی تباہی والی بات فوری طور پر ممکن نہیں ہے آج کل طیاروں کی حفاظت کے لئے جو سخت ترین سیکورٹی انتظامات کئے جاتے ہیں اس کی بنا پر یہ ممکن ہی نہیں کہ فوری طور پر یہ کام ہو سکے ۔ اس کے لئے طویل اور بے داغ منصوبہ بندی کی ضرورت ہے ۔ ہاں البتہ راستے میں جہاں جہاں فلائٹ رکے گی وہاں اس کا بندوبست ہو سکتا ہے"..... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر معلوم کرو کہ اس وقت فلائٹ کہاں ہے اور ٹاگ تک پہنچتے پہنچتے وہ کہاں کہاں رکے گی ۔ اس کے بعد جہاں اس کا بندوبست

www.urdukorner.com

ہو سکے وہاں فوری طور پر کر دو اور اس کے ساتھ ہی یہاں بھی کسی گروپ سے بات کر لو کہ اگر راستے میں وہ بچ جائیں تو یہاں ایئرپورٹ پر ان کا خاتمہ ہو جائے"..... روجر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ایک جگہ کام ہو سکتا ہے روجر دو جگہوں پر نہیں۔ اگر راستے میں ان پر حملہ ہوا اور وہ ناکام ہو گیا تو وہ ہوشیار ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ فلائٹ چھوڑ کر کسی اور خفیہ ذریعے سے یہاں آئیں یا فلائٹ پر بھی آئیں، تب بھی وہ پوری طرح ہوشیار ہوں گے اس لئے ہمیں بہرحال ابھی یہ بات طے کر لینی ہو گی کہ ان پر حملہ کہاں کیا جائے یہاں ایئرپورٹ پر یا راستے میں"..... جیکسن نے کہا۔

"اگر راستے میں ممکن ہو سکتا ہے تو راستے میں حملہ درست رہے گا"۔ روجر نے کہا۔

"جب کہ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ حملہ یہاں کرانا چاہئے۔ یہاں اگر وہ بچ بھی گئے تو ہم ان کی نگرانی تو کرا سکتے ہیں۔ دوسرا تیسرا چوتھا حملہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن راستے میں حملہ ناکام ہو گیا تو پھر وہ غائب ہو جائیں گے اور ہم مکمل اندھیرے میں آ جائیں گے"..... جیکسن نے کہا۔

"لیکن پھر دوسری ٹیم آنے والی بات بھی تو ہے"۔ روجر نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

"اصل آدمی یہ عمران ہے۔ اس کا خاتمہ ضروری ہے۔ اس کے بعد جو ٹیم بھی آئی اس سے نمٹا جا سکتا ہے"..... جیکسن نے کہا تو روجر نے

بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"او۔ کے۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ اصل آدمی واقعی یہ عمران ہے۔ اور اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کا خاتمہ گرانڈ ماسٹر کے ہاتھوں ہی ہو گا۔ اب تمہیں کسی گروپ کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پاس انتہائی منظم تنظیم ہے۔ دوسرا گروپ وہ کام نہیں کر سکتا جو ہم کر سکتے ہیں۔ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے سیکشن تھری کو تعینات کر دو۔ اس کے چیف پائیک کو تم پوری طرح بریف کر دو کہ وہ پورے سیکشن کو حرکت میں لے آئے اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر مسلسل حملوں کی اس طرح پلاننگ کی جائے کہ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا حملہ ان پر اس طرح کیا جائے کہ انہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکے"..... روجر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ یہ بہترین تجویز ہے۔ پائیک اور اس کا سیکشن ان معاملات میں بے حد ماہر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بہرحال انہیں مار گرانے میں ضرور کامیاب ہو جائے گا"..... جیکسن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"..... روجر نے کہا اور جیکسن اثبات میں سر ہلاتا ہوا مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

www.urdukorner.com

ناڈا کے دارالحکومت ٹاگ کا ایئرپورٹ اپنی وسعت خوبصورتی اور رونق کے لحاظ سے دنیا کے چند بڑے ایئرپورٹس میں شمار کیا جاتا تھا وہاں دنیا کے تقریباً ہر ملک سے مسلسل فلائٹس آتی اور جاتی رہتی تھیں اور ایئر ٹریفک تقریباً چوبیس گھنٹے ہی جاری رہتی تھی۔ انتظامی طور پر ایئرپورٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ بین الاقوامی پروازوں کے لئے ایئرپورٹ کا ایک علیحدہ حصہ مخصوص تھا جب کہ ان لینڈ اور قریبی ممالک سے آنے والی فلائٹس کے لئے علیحدہ حصہ مخصوص تھا۔ انٹرنیشنل سیکشن پر خصوصی تربیت یافتہ عملہ تعینات ہونے کے ساتھ ساتھ وہاں سیکورٹی کے بھی انتہائی سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ ایئرپورٹ کے اندر ہر قسم کا اسلحہ لے جانے کی قطعی ممانعت تھی اور وہاں انٹرنس گیٹ پر ایسی جدید مشینری نصب تھی جو نہ صرف بارود اسلحہ بلکہ اگر کسی آدمی کے پاس معمولی خنجر یا چاقو بھی ہو تو اس

نشاندہی بھی ہو جاتی تھی۔ اس وقت صبح کے نو بجے تھے اور انٹرنیشنل سیکشن کے استقبالیہ لاؤنج سے منسلک کیفے کی ایک میز پر جیکسن موجود تھا۔ اس کے ساتھ ایک چھریرے بدن کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ یہ پائیک تھا۔ گرانڈ ماسٹر کے سیکشن تھری کا چیف۔ یہ سیکشن صرف انتہائی خصوصی کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس سیکشن کا ہر آدمی پوری طرح تربیت یافتہ اور اپنے کام میں ماہر ہوتا تھا۔ پائیک بذات خود فعال کارکردگی کا مالک اور انتہائی ذہین نوجوان تھا۔ شکل و صورت، قد و قامت اور چہرے مہرے سے وہ جرائم کی دنیا کی بجائے کسی رومانٹک فلم کا ہیرو لگتا تھا۔

"تمام انتظامات مکمل ہیں پائیک۔ اچھی طرح چیک کر لو۔ کہیں معمولی سی کمی بھی نہیں ہونی چاہئے۔ تمہارے شکار عام لوگ نہیں ہیں۔ دنیا کے مانے ہوئے ایجنٹ ہیں۔ ایسے ایجنٹ جنہیں انتہائی خطرناک ترین سمجھا جاتا ہے"..... جیکسن نے سنجیدہ لہجے میں پائیک سے مخاطب ہو کر کہا اور پائیک بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا بات ہے باس۔ آپ شاید ذہنی طور پر انتہائی دباؤ کا شکار ہیں حالانکہ آج سے پہلے میں نے آپ کو کبھی اس حالت میں نہیں دیکھا یہی فقرہ آپ مجھ سے اور نہیں تو بیس بائیس بار پوچھ چکے ہوں گے اور میں آپ کو ہر بار تفصیل سمجھا کر مطمئن کر چکا ہوں۔ یہ لوگ چاہے جس قدر بھی خطرناک ہوں۔ موت سے نہیں بچ سکتے"..... پائیک نے کہا تو جیکسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

www.urdukorner.com

"تم درست کہہ رہے ہو پائیک واقعی میں شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہوں کیونکہ ان لوگوں کے بارے میں جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے"..... جیکسن نے کہا۔

"میں تسلیم کرتا ہوں باس کہ وہ انتہائی خطرناک لوگ ہوں گے لیکن اس وقت وہ کیا کریں گے جب لاؤنج میں موجود سیکورٹی کے باوردی افراد اپنی سرکاری گنوں سے اچانک ان پر فائر کھول دیں گے۔ وہ اگر چوکنا بھی ہوں گے تو عام لوگوں سے ہوں گے۔ باوردی سیکورٹی افراد کی طرف سے تو کسی کو اس طرح کے حملے کا تصور بھی نہیں ہو سکتا اور ویسے تو شاید دنیا کا ہر فرد جانتا ہو گا اور یہ لوگ بھی یقیناً اس بات سے باخبر ہوں گے کہ انٹرنیشنل سیکشن میں وہ ہر طرح سے محفوظ ہوتے ہیں۔ یہاں کسی قسم کا کوئی اسلحہ لایا ہی نہیں جا سکتا اور اسلحہ صرف سیکورٹی والوں کے پاس ہوتا ہے اور اس وقت میرے آدمی سیکورٹی میں شامل ہیں"..... پائیک نے جواب دیا۔

"اگر فرض کیا کہ وہ لوگ یہاں سے کسی صورت بچ نکلتے ہیں تو پھر تم نے مزید کیا انتظامات کئے ہیں"..... جیکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باہر میرے آدمی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے تعاقب کے لئے بھی آدمی تیار ہیں جو راستے میں ان کی ٹیکسی یا بس جس پر بھی وہ سوار ہوں بم ماریں گے۔ تب بھی یہ بچ جاتے ہیں تو یہ جس ہوٹل میں جائیں گے وہاں ان پر حملے کئے جائیں گے اور یہ حملے اس وقت تک

جاری رہیں گے جب تک ان کا آخری آدمی بھی ختم نہیں ہو جاتا"۔ پائیک نے جواب دیا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم بیٹھو میں چیف کو فون کر کے آتا ہوں۔ تاکہ میں اسے تفصیل سے ان سارے انتظامات کے بارے میں بتا سکوں۔ ورنہ وہ بھی میری طرح پریشان ہو گا"۔ جیکسن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر تیزی سے ایک طرف موجود فون بوتھ کی قطار کی طرف بڑھ گیا۔ پائیک نے اس طرح کندھے اچکائے جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ آخر جیکسن کو کیا ہو گیا ہے۔ جیکسن فون کرنے کے بعد واپس آیا تو اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔

"چیف نے تمہارے اقدامات پر اطمینان کا اظہار کیا ہے پائیک"۔ جیکسن نے پائیک سے مخاطب ہو کر کہا اور پائیک مسکرا دیا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں باس مشن یہیں کامیاب ہو گا۔ اور مکمل طور پر کامیاب ہو گا"..... پائیک نے کہا اور جیکسن نے ویٹر کو شراب لانے کا آرڈر دیا اور پھر وہ دونوں اطمینان سے شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔ انکوائری پر موجود کمپیوٹر بورڈ پر پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ کے بارے میں یہی بتایا جا رہا تھا کہ فلائٹ اپنے صحیح وقت پر آ رہی ہے اور پھر واقعی ٹھیک دس بجے فلائٹ کی آمد کا اعلان ہونا شروع ہو گیا اور پائیک اور جیکسن دونوں کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پائیک نے کاؤنٹر پر جا کر ادائیگی کی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے استقبالیہ ہال میں پہنچ گئے جہاں فلائٹ سے آنے والے مسافروں کے لئے آنے والوں کا خاصا

www.urdukorner.com

ہجوم تھا جن میں ہر قومیت کے مرد اور عورتیں شامل تھیں۔ اچانک جیکسن کی نظریں ایک آدمی پر پڑ گئیں جو بڑے اطمینان سے ایک کونے میں کھڑا ہجوم کو دیکھ رہا تھا۔

"اوہ یہ برسلز یہاں کیسے آیا ہے"..... جیکسن نے چونک کر ساتھ کھڑے پائیک سے کہا تو پائیک بھی چونک پڑا۔

"برسلز کہاں ہے"..... پائیک نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس کی نظریں جیکسن کی نگاہوں کا تعاقب کرتی ہوئیں اس کونے تک پہنچ گئیں جہاں ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا مقامی آدمی کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اس کا کوئی آدمی آ رہا ہو گا فلائٹ پر"..... پائیک نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور جیکسن نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ استقبالیہ لاؤنج کا وہ بڑا دروازہ بند تھا جہاں سے فلائٹ کے مسافروں نے اندر داخل ہونا تھا۔ اور اس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ یہاں یہ قانون تھا کہ انٹرنیشنل فلائٹ کے تمام مسافروں کو پہلے ایک ہال میں اکٹھا کیا جاتا۔ ان کے کاغذات چیک ہوتے، سامان کی چیکنگ کے بعد جب تمام مسافروں کو کلیئر کر دیا جاتا تو پھر یہ گیٹ کھولا جاتا تھا اور یہ تمام مسافر اس ہال میں پہنچ جاتے اور یہاں سے باہر چلے جاتے تھے۔ اور دروازے پر جلنے والے سرخ بلب کا مطلب تھا کہ ابھی مسافر چیکنگ ہال میں نہیں پہنچے۔ ورنہ جیسے ہی مسافر چیکنگ ہال میں پہنچ

پر بلب زرد ہو جاتا اور جب تمام مسافر چیک کر لئے جاتے تب یہ سبز ہو جاتا تھا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بھی کھل جاتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد بلب کا رنگ زرد ہو گیا اور ہال میں موجود افراد میں بے چینی کی لہر سی دوڑ گئی۔ چونکہ یہاں تمام چیکنگ کمپیوٹر مشینری سے ہوتی تھی اس لئے سب کو معلوم تھا کہ زیادہ سے زیادہ بیس منٹ کے اندر دروازہ کھل جائے گا۔ اور وہی ہوا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد بلب کا رنگ سبز ہوا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ درمیان سے کھل کر دونوں اطراف میں غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی مسافر سامان دستی ٹرالیوں پر رکھے ہال میں داخل ہونا شروع ہو گئے اور ہال میں جیسے بھگدڑ سی مچ گئی اب پائیک جیکسن کی طرف دیکھ رہا تھا اور جیکسن کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے ذہن میں عمران کی وہ تصویر موجود تھی جو اس نے فائل میں دیکھی تھی اور چند لمحوں بعد ہی اسے عمران دروازے پر نظر آ گیا اس کے ساتھ ایک سوئس خاتون لڑکی تھی اور پیچھے چار لمبے تڑنگے اور ٹھوس جسموں والے پاکیشیائی تھے اور جیکسن نے پائیک کو بتانا شروع کر دیا۔ پائیک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا کیمیپول نما آلہ نکال کر اس نے ہتھیلی پر رکھ کر اسے منہ کے قریب لے آیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کسی بدبو کی وجہ سے وہ ناک پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے لیکن وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات اپنے ساتھیوں کو بتا رہا تھا جو سیکورٹی افراد کے درمیان موجود تھے۔ تفصیل بتا کر اس نے ہاتھ

www.urdukorner.com

جیسے ہی واپس جیب میں ڈالا اچانک ہال مشین گنوں کی ریٹ ریٹ سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ہال میں انسانی چیخوں کا جیسے طوفان سا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور جیکسن اور پائیک جو ایک مخصوص سائیڈ پر موجود تھے اس وقت اچھل پڑے جب انہوں نے عمران، اس کے ساتھ آنے والی سوئس نژاد عورت اور پیچھے آنے والے چاروں پاکیشیائیوں کو گولیاں کھا کر خون میں لت پت نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔ ہال میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔ پائیک کے ساتھیوں کا نشانہ بے داغ تھا۔ گولیاں صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی لگی تھیں۔ پائیک نے ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ ختم ہو گئی۔ پائیک نے اپنے ساتھیوں کو تیزی سے مختلف راہداریوں میں مڑتے اور غائب ہوتے ہوئے دیکھا تو اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اس ہال میں سکیورٹی کے آٹھ افراد تھے جن میں سے تین اس کے ساتھی تھے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کو نشانہ بنا کر تیزی سے پہلے سے طے شدہ پلاننگ کے تحت مختلف راہداریوں میں غائب ہو گئے تھے۔ ہال میں بھگدڑ اور طوفان کا منظر برپا ہو گیا تھا اور لوگ خوف کی شدت سے بھاگتے اور ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گر رہے تھے لیکن بہر حال گولیاں صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی لگی تھیں باقی لوگ اس کی زد میں بھی نہ آئے تھے۔ سب کام پلاننگ کے مطابق بالکل درست طور پر ہو گیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ان کے سامنے موجود تھیں وہ لوگ ختم ہو چکے تھے۔

"آیئے باس"۔ پائیک نے کہا اور دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ کیونکہ ہر طرف ایک شور اور ادھم سا مچا ہوا تھا۔ بچ جانے والے لوگ آندھی اور طوفان کی طرح بیرونی دروازے کی طرف دوڑ رہے تھے اور چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں بھی باہر پہنچ گئے۔ پائیک نے جیب سے وہی آلہ نکالا اور اس پر اپنے سب ساتھیوں کو مشن کے مکمل ہو جانے کی اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ ان سب کو واپس جانے کا حکم دے دیا اور پھر وہ دونوں پارکنگ کی طرف بڑھ گئے کیونکہ پولیس کی گاڑیاں سائرن بجاتی ہوئی تیزی سے اس ہال کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھیں اور اس کے ساتھ ہی ادھر ادھر سے لوگ بھی دوڑتے ہوئے آ رہے تھے

"او۔ کے باس۔ اب مجھے اجازت"..... پارکنگ کے قریب پہنچ کر پائیک نے مسکراتے ہوئے جیکسن سے کہا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر بھی کامیابی اور اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ مشن اس نے حتمی طور پر اپنی آنکھوں کے سامنے مکمل ہوتے ہوئے دیکھا تھا اور اب اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تھی اور اب وہ جلد از جلد روجر کو اس کامیابی کی اطلاع دینا چاہتا تھا۔

www.urdukorner.com

طیارے کی نرم اور آرام دہ نشستوں میں دھنسے ہوئے عمران اور اس کے ساتھی تقریباً لیٹے ہوئے تھے۔ عمران کے ساتھ والی نشست پر جولیا موجود تھی جب کہ عقبی نشستوں پر صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور ٹائیگر بیٹھے ہوئے تھے۔

"علی عمران صاحب آپ ہیں"..... اچانک ایک سٹیورڈ نے قریب آکر عمران سے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اگر آپ نے علی عمران صاحب سے قرضہ لینا ہے تو پھر میں علی عمران نہیں ہوں۔ لیکن اگر کچھ دینا ہے تو پھر واقعی علی عمران میرا نام ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا فون ہے۔ فون روم میں تشریف لے آئیں"۔ سٹیورڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے مڑ گیا۔

"کس کا فون ہو گا"..... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"ہو سکتا ہے کسی کو مجھ پر رحم آگیا ہو اور وہ چھوہارا فنکشن پر تیار ہو گئی ہو"..... عمران نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر ایک طرف بنے ہوئے فون روم کی طرف بڑھ گیا۔ ویسے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے کسی کی طرف سے بھی فلائٹ کے دوران فون کی توقع نہ تھی اور اس فلائٹ کے بارے میں بھی صرف بلیک زیرو کو علم تھا اور کسی کو علم ہی نہ تھا۔

"ہیلو علی عمران بحالت پرواز بول رہا ہوں"..... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی

"اوہ اچھا خیریت کیسے فون کیا ہے"..... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ بلیک زیرو کا اس طرح فون کرنے کا مطلب تھا کہ کوئی خاص بات وقوع پذیر ہو گئی ہے۔

"آپ کی فلائٹ ٹسماڈا ایئرپورٹ پر ایک گھنٹہ رکے گی۔ وہاں آپ سے ہنری میک ملاقات کرے گا۔ تفصیلات آپ کو اس سے معلوم ہو جائیں گی پھر آپ جو فیصلہ چاہیں کر لیں۔ خدا حافظ"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔ ہنری میک کے بارے میں وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ ایکریمیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ

www.urdukorner.com

ہے اور ٹساڈا ایکریمیا کا ہی ایئرپورٹ ہے سہاں سے چونکہ انہوں نے فلائٹ تبدیل کر کے ایکریمیا کر اس کر کے ناڈا میں داخل ہونا تھا اس لئے یہاں ایک گھنٹہ تک فلائٹ نے رکنا تھا اور ٹاگ پہنچنے میں ابھی آٹھ گھنٹوں کا سفر باقی تھا، لیکن ہمزی میک یہاں کیوں آیا ہے اور وہ کیا تفصیلات بتانا چاہتا ہے..... یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی اسے معلوم تھا کہ فلائٹ کے دوران ہونے والی کال کی گفتگو ایئر پورٹس پر باقاعدہ چیک کی جاتی ہے اس لئے بلیک زیرو نے تفصیل نہ بتائی تھی۔

"کس کا فون تھا"..... عمران کے واپس نشست پر آ کر بیٹھتے ہی جولیا نے پوچھا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی سوالیہ نشانات موجود تھے۔

"چیف کا فون تھا..... ٹساڈا میں اس نے کسی ہمزی میک سے ایئرپورٹ پر ملنے کی اطلاع دی ہے اور تفصیلات وہی بتائے گا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ اس وقت وہ ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔

"کیسی تفصیل"..... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہی کہ بارات میں کتنے آدمی ہوں گے۔ ولیے کا مینو کیسا ہو گا۔ دلہن کی منہ دکھائی میں کیا دینا پڑے گا۔ ہنی مون کے لئے کیا کیا انتظامات ہیں"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور جولیا کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"تم بری طرح الجھے ہوئے لگ رہے ہو۔ کیا کوئی خطرہ ہے"۔ جولیا نے بجائے غصہ کھانے کے اور زیادہ نرم لہجے میں پوچھا کیونکہ عمران کے ساتھ رہتے ہوئے وہ بھی اب اس کے موڈ کو اچھی طرح پہچانتی تھی۔

"پلیز جولیا..... تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ لیکن فون کال کا مطلب ہے کہ بہرحال کوئی خاص بات ہو چکی ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ خاص بات اس وقت طیارے کی کسی نشست میں دھنسی ہماری بات چیت سن رہی ہو"..... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ عمران نے سیٹ کی سائیڈ پر پڑا ہوا رسالہ اٹھایا اور اسے کھول کر دیکھنا شروع کر دیا اور پھر چند منٹ بعد ٹساڈا ایئرپورٹ پر طیارے کے لینڈ کرنے کا اعلان ہونے لگا اور سب مسافر چونک کر سیدھے ہوئے اور انہوں نے بیلٹس باندھنی شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد طیارہ لینڈ کر گیا اور سب مسافروں کو خوبصورت اور جدید بس میں ایئرپورٹ کے سپیشل لاؤنج میں پہنچا دیا گیا جہاں انہیں ایئر کمپنی کی طرف سے ڈنر دینے کے انتظامات کئے گئے تھے وہ سب بھی ایک کونے میں رکھی ہوئی میز کے گرد بیٹھ گئے۔ اسی لمحے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی لاؤنج کے دروازے سے اندر آیا اور غور سے لاؤنج میں موجود افراد کی طرف دیکھنے لگا۔ عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ ہمزی میک تھا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے اشارہ کیا تو وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھ آیا اور پھر

www.urdukorner.com

ایک طرف موجود کرسی اٹھا کر اس نے عمران کے قریب رکھی اور اس پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب مجھے جانتے ہیں۔ میرا نام ہنری میک ہے"..... آنے والے نے مسکرا کر عمران کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے بینو جولیا کی طرف بڑھا دیا اور جولیا نے اسے آرڈر دینا شروع کر دیا۔

"عمران صاحب کیا ہم علیحدگی میں بات کریں گے یا....." ہنری میک نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا

"یہ سب میرے ساتھی ہیں اس لئے کھل کر بات کرو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ہنری میک نے اثبات میں سر ہلا دیا جب ویٹر آرڈر لے کر چلا گیا تو عمران سمیت سب ہنری میک کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"عمران صاحب چیف نے مجھے کال کیا تھا اور چیف نے میرے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی تھی کہ میں ٹاگ میں آپ کے لئے کسی رہائش گاہ کا انتظام کروں اور ساتھ ہی وہاں باقی ضروریات کا بھی بندوبست کر دوں ٹاگ میں میرا ایک آدمی موجود تھا اس لئے اس کام کے لئے میں نے اسے فون کیا اور جب میں نے اسے آپ کے متعلق تفصیلات بتائیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے خصوصی طور پر آپ کے حلیے کی تفصیل دوبارہ پوچھی اور پھر اس نے ایک خوفناک انکشاف کیا کہ ٹاگ ایئرپورٹ پر آپ کے خاتمے کی پلاننگ پائیک گروپ نے کر

رکھی ہے اور نہ صرف ایئرپورٹ پر بلکہ یوں سمجھئے کہ پورے شہر میں اس کے آدمی آپ پر مسلسل حملہ کرنے کے لئے تیار ہو چکے ہیں۔ میں یہ بات سن کر بے حد حیران ہوا تو اس نے مجھے بتایا کہ ٹاگ میں پائیک گروپ پیشہ ور قاتلوں کے گروپس میں سب سے خطرناک گروپ ہے اور اس آدمی کا تعلق بھی اس گروپ سے ہی ہے لیکن وہ صرف اس گروپ کے لئے آفس ورک کا کام کرتا ہے اس لئے اسے اس گروپ کے کاموں کے بارے میں پوری تفصیلات معلوم رہتی ہیں۔ اس نے بتایا ہے کہ کسی جیکسن نامی آدمی نے پائیک کو یہ مشن سونپا ہے کہ پاکیشیا سے ایک خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ کل صبح دس بجے ٹاگ پہنچ رہا ہے اس کا خاتمہ ایئرپورٹ پر ہی کرنا ہے۔ آپ کا حلیہ اور آپ کے سارے ساتھیوں کے تفصیلی حلیے اس جیکسن نے پائیک کو بتا دیئے ہیں چنانچہ پائیک نے جو منصوبہ بندی کی ہے اس کے مطابق جیسے ہی آپ کی فلائٹ ٹاگ پہنچے گی۔ انٹرنیشنل سیکشن کے استقبالیہ ہال میں اس کے تین افراد سیکورٹی کے افراد کی جگہ موجود ہوں گے اور ان میں سے دو تو آپ پر مشین گنوں کا فائر کھولیں گے جب کہ تیسرا آپ کے ساتھیوں پر فائر کھولے گا۔ اس طرح آپ کو اس ہال میں ختم کر دیا جائے گا اور....." ہنری میک بات کرتے کرتے یکلخت خاموش ہو گیا کیونکہ ڈویٹرز نے میز پر کھانا لگانا شروع کر دیا تھا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا عمران کے باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی ہنری میک کی بات سن

www.urdukorner.com

کر گہری سنجیدگی کی تہہ چڑھ گئی تھی ان سب کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور پیشانیوں پر شکنیں ابھر آئی تھیں۔

"اور اگر آپ کسی طرح اس ہال میں ہلاک ہونے سے بچ جائیں تو پھر باہر ٹیکسی سٹینڈ پر اس کے آدمی آپ پر حملہ کریں گے اگر آپ وہاں بھی بچ جائیں تو پھر آپ جس ٹیکسی یا بس میں سفر کریں گے پائیک کے آدمی اس پر بموں سے حملہ کریں گے اور اگر آپ یا آپ کا کوئی ساتھی پھر بھی بچ جاتا ہے تو آپ جس ہوٹل یا رہائش گاہ پر پہنچیں گے وہاں آپ پر حملہ کیا جائے گا اور یہ حملے اس وقت تک مسلسل جار رہیں گے جب تک آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا یقینی طور پر خاتمہ نہیں ہو جاتا..... یہ خفیہ رپورٹ ملتے ہی میں نے چیف کو رپورٹ دی تو چیف نے بتایا کہ آپ ٹاگ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں اور میں آپ سے یہاں ٹساڈا میں مل کر آپ کو حالات سے آگاہ کروں سو چنانچہ میں ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں پہنچ گیا اور میں نے اپنے ذرائع سے کام لیتے ہوئے اس سپیشل لاؤنج تک رسائی بھی حاصل کر لی ہے"..... ہنری میک نے کھانا کھانے کے دوران تفصیلی رپورٹ دے دی اور عمران کے سارے ساتھیوں کے چہرے شدید پریشانی سے بگڑ سے گئے۔

"تو اب تمہارا کیا خیال ہے۔ اس صورتحال میں ہمیں کیا کرنا چاہئے"..... عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

"آپ فوری طور پر یہ پرواز منسوخ کر دیں اور یا تو ہمیں سے دوسری

فلائٹ پر واپس چلے جائیں یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ آپ اس فلائٹ پر مزید سفر کرنے کی بجائے کسی اور ذریعے سے ٹاگ پہنچیں اس کا بندوبست میں کر سکتا ہوں"..... ہنری میک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس سے مسئلہ حل ہو جائے گا۔ کیا وہ لوگ ہماری تلاش بند کر دیں گے"..... عمران نے کہا۔

"نہیں لیکن فوری طور پر تو ان کی پلاننگ ناکام ہو جائے گی"۔ ہنری میک نے کہا۔

"مسٹر ہنری میک ان کی پلاننگ اس طرح ناکام ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے مشن میں اپنے آپ کو مکمل طور پر کامیاب سمجھیں۔ ورنہ وہ لوگ ٹاگ میں ہمیں ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دیں گے"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں آپ کی بات"..... ہنری میک نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ لوگ وہاں صرف ہمیں نشانہ بنائیں گے اگر ہم وہاں ان کا نشانہ بن جائیں تو ظاہر ہے یہ مطمئن ہو کر چلے جائیں گے اور وہ یہ سمجھ لیں گے کہ ہم ختم ہو گئے ہیں لیکن ہم ختم نہیں ہوں گے بلکہ ہم میک اپ کر کے وہیں موجود ہوں گے اور پھر دوڑ شروع ہو جائے گی۔ ہم ان کا تعاقب کرتے ہوئے اپنے مشن کی طرف بڑھیں گے۔ یہاں ٹساڈا

www.urdukorner.com

سے ٹاگ پہنچنے میں چار ایئر سٹاپس آئیں گے۔ کیا تم کسی بھی سٹاپ پر ہمارے لئے بلٹ پروف جیکٹس کا بندوبست کر سکتے ہو"..... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں آسانی سے ہو سکتا ہے۔ لیکن....." ہمزی میک نے کہا۔

"تم ایسا کرو میرا اور میرے ساتھیوں کے سائز لے لو۔ اور آخری سٹاپ سے پہلے ہمیں بلٹ پروف جیکٹس بھی مہیا کر دو اور ساتھ ریڈروزم سے بھرے ہوئے مخصوص غبارے بھی جو فلموں میں عام استعمال ہوتے ہیں۔ ٹاگ کے انٹرنیشنل سیکشن کے ہال میں کوئی ایسا آدمی بھی پہنچا دینا جو کسی معاملے میں مداخلت نہ کرے بلکہ اس جیکسن یا اس کے ساتھی پائیک کو پہچانتا ہو اور وہ صرف بعد میں ہمیں یہ بتا سکے کہ یہ لوگ وہاں سے کہاں گئے ہیں باقی کام ہم خود سنبھال لیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب وہ لوگ اندھا دھند فائر کھولیں گے۔ ایسی صورت میں ہماری ٹانگوں اور سر کو بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہم عام لوگ نہیں ہیں کہ اس طرح ان کا نشانہ بن جائیں۔ ہم نے وہاں ڈرامہ کرنا ہے تاکہ وہ پوری طرح مطمئن ہو جائیں کہ ان کا مشن کامیاب رہا ہے اس طرح ہم وہاں کام کر سکتے ہیں۔ ورنہ جو لوگ اس قدر باخبر ہیں کہ انہیں ہمارے پاکیشیا سے روانہ ہوتے ہی ہمارے بارے میں پوری تفصیلات مل چکی ہیں اور وہ ہمارے حلیے بھی جان چکے ہیں اور اس قدر دلیر ہیں کہ پورے شہر میں ہم پر پے در پے حملے کرنے کی پلاننگ کر سکتے ہیں وہ بعد میں ہمارے لئے عذاب بن جائیں گے اس لئے اس صورتحال سے بچنے کی یہی ایک صورت ہے بہر حال ہم ہوشیار ہوں گے اس لئے اپنا تحفظ بھی کر لیں گے"۔ عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہاں کافی رش ہو گا عمران صاحب اندھا دھند فائرنگ سے وہاں کافی بے گناہ افراد بھی مریں گے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے ایسا نہ ہو گا۔ وہ لوگ ہمیں براہ راست نشانہ بنائیں گے اور ہمارے نیچے گرتے اور پھر خون دیکھ کر وہ فوری طور پر فرار ہونے کی کوشش کریں گے۔ ویسے بھی اگر ہم وہاں سے بچ کر آگے جائیں تو یہ بسوں، ٹیکسیوں اور ہوٹلوں پر بم مارنے کا فیصلہ کر چکے ہیں اس صورت میں تو بے گناہ افراد زیادہ مریں گے جب کہ ہم کوشش کریں گے اس ہال میں داخل ہو کر اس طرح ہجوم سے علیحدہ ہو جائیں کہ ہمیں نشانہ بناتے وقت دوسرے افراد اس کی زد میں نہ آئیں باقی جو ہو گا وہ تو ہو گا ہی"..... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اس طرح آپ بے پناہ رسک لے رہے ہیں"۔ ہمزی میک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جب ہم قوم و وطن کی خاطر کام کرتے ہیں مسٹر ہمزی میک تو پھر ہم موت زندگی کی پرواہ نہیں کیا کرتے ویسے بھی بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان ہے کہ موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے".....

www.urdukorner.com

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا..... اور ہمزی میک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے..... جیسے آپ حکم کریں بہر حال آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ ٹاگ سے پہلے ہاسکن ایئر پورٹ پر فلائٹ کافی دیر تک رکے گی۔ آپ کو وہاں آپ کے سائز کی انتہائی جدید بلٹ پروف جیکٹس بھی مل جائیں گی جن کے ساتھ ریڈ روزم بھی موجود ہوں گے میرا خاص آدمی اس ہال میں موجود ہو گا جو اس پائیک کو چیک کرے گا اور انٹرنیشنل سیکشن کے چیکنگ ہال میں ایسے انتظامات بھی کر لئے جائیں گے کہ آپ کی بلٹ پروف جیکٹس اور ریڈ روزم کو چیک نہ کیا جا سکے۔ آپ سب بلٹ پروف جیکٹ کے لئے اپنے اپنے سائز مجھے لکھ کر دے دیں"..... ہمزی میک نے کہا اور پھر سب سے سائز لے کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس پائیک یا جیکسن یا دونوں کے بارے میں جتنی معلومات مجھے ہر حالت میں چاہئیں اس کا تم نے خاص طور پر بندوبست کرنا ہے"۔ عمران نے بھی اٹھ کر اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور ہمزی میک اثبات میں سر ہلاتا ہوا واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کہا: چونکہ وہ ختم کر چکے تھے اس لئے وہ ڈائننگ ہال سے ہٹ کر علیحدہ صوفوں پر آ کر بیٹھ گئے۔ اور پھر ان کے درمیان عمران کے اس نئے منصوبے پر زور دار بحث چھڑ گئی۔ تنویر اسے سراسر احمقانہ منصوبہ قرار دے رہا تھا۔ لیکن صفدر اس کے حق میں تھا۔

"اگر میرے ساتھ کام کرنا ہے مسٹر تنویر تو پھر جو میں کروں تمہیں اس میں میرا ساتھ دینا ہو گا۔ ورنہ دوسری صورت میں یہاں انٹرنیشنل فون بوتھ موجود ہے تم اپنے چیف سے بات کر کے اس بارے میں نئی ہدایات لے سکتے ہو"..... اچانک عمران نے سرد لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر یکلخت ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"عمران صاحب کی منصوبہ بندی میں گو رسک ضرور ہے تنویر لیکن اس کے سوا اور کوئی چارہ کار بھی نہیں ہے۔ ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں اور چونکہ ہم پہلے سے ان تمام حالات کے لئے ذہنی اور جسمانی طور پر تیار ہوں گے۔ اس لئے اس میں اس قدر رسک بھی باقی نہیں رہ جاتا۔ باقی موت اور زندگی تو پھر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے"..... کیپٹن شکیل نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"..... تنویر نے مختصر سا جواب دیا اور پھر خاموش ہو گیا۔

پھر ہاسکن تک ان کا بقایا سفر خاموشی سے ہی گزرا..... عمران سمیت ہر آدمی سنجیدہ بھی تھا اور ہر ایک کی پیشانی پر آنے والے حالات کی سنگینی کا احساس بھی موجود تھا کیونکہ بہر حال انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ ایک لحاظ سے وہ اپنے آپ کو صریحاً موت کے منہ میں دھکیلنے جا رہے ہیں لیکن عمران کے چہرے پر بلا کا اطمینان تھا۔ وہ سارے راستے نشست کو پیچھے کئے آنکھیں بند کئے سوتا ہی رہا تھا اس کے چہرے کو دیکھ کر ہر گز یہ اندازہ نہ ہوتا تھا کہ اسے کسی قسم کا کوئی

www.urdukorner.com

فکر یا پریشانی ہے لیکن یہ عمران کا ہی دل جانتا تھا کہ اس کے ذہن اور دل میں اپنے ساتھیوں کو اس خوفناک اور یقینی خطرے میں دھکیلتے ہوئے کیا گزر رہی تھی۔ لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اس انتہائی خوفناک مرحلے سے بخیر و خوبی گزر جائیں گے اور اس مرحلے سے گزرے بغیر وہ ٹاگ میں اطمینان سے کام نہیں کر سکتے اس لئے اس نے یہ انتہائی خطرناک منصوبہ بندی کی تھی۔ ہمزی میک ایک بار پھر باسکن میں ان سے ملا لیکن نساڈا کی نسبت اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔ ایک بڑے سے بریف کیس میں انتہائی جدید ترین بلٹ پروف جیکٹس وہ ساتھ لے آیا تھا یہ بلٹ پروف جیکٹس ایسے مواد سے بنی ہوئی تھیں جو بالکل نرم تھی اس طرح لباس کے نیچے پہننے کے باوجود کسی کو ذرا برابر بھی شک نہ ہو سکتا تھا کہ کسی نے لباس کے ساتھ ساتھ بلٹ پروف جیکٹس پہنی ہوئی ہے یہ ایک ایسے مٹریل سے بنائی گئی تھی جو گولی کو چاہے وہ کسی قدر طاقت سے فائر کی گئی ہو فوری طور پر اپنے اندر جذب کر لیتی تھی اور جسم کو صرف معمولی سا جھٹکا لگتا تھا اور بس۔ عمران نے سب کو جیکٹس پہننے کا کہہ دیا اور وہ اپنے اپنے سائز کی جیکٹس لے کر حلقہ باتھ رومز میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب بلٹ پروف جیکٹس پہن چکے تھے۔

"سب انتظامات مکمل ہو گئے ہیں عمران صاحب۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں نے رسک ختم کرنے کے لئے ایک اور طریقہ بھی استعمال کر لیا ہے۔ میرے آدمی نے ہی اسلحہ فائر کرنے والوں کو سپلائی کر

ہے۔ اس سے یہ بات طے ہو چکی ہے کہ جو اسلحہ وہ عین وقت پر سپلائی کرے گا اس میں میگزین صرف دھماکہ پیدا کرنے والا ہو گا۔ ضرر رساں نہ ہو گا اس کے باوجود میں یہ جیکٹ اور ریڈ روزم اسی لئے لے آیا ہوں۔ تاکہ اگر عین آخری لمحے میں کوئی بھی ہنگامی صورتحال پیدا ہو جائے تو اس سے نمٹا جا سکے"..... ہمزی نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھیوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔ عمران اس سے مزید تفصیلات پر ڈسکس کرتا رہا اور پھر فلائٹ کی روانگی کا اعلان ہوتے ہی ہمزی میک ان سے اجازت لے کر واپس چلا گیا۔ اس بار ٹاگ کی طرف جب فلائٹ روانہ ہوئی تو عمران کے سارے ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان تھا۔ ٹھیک دس بجے طیارہ ٹاگ ایئرپورٹ پر لینڈ کر گیا اور پھر چیکنگ روم سے گزرنے کے بعد جیسے ہی وہ استقبالیہ ہال میں پہنچے۔ عمران اور اس کے ساتھی طے شدہ پلان کے مطابق تیزی سے ہجوم سے ایک طرف ہٹتے چلے گئے۔ ان کی تیز نظریں دیواروں کے ساتھ کھڑے باوردی مسلح سیکورٹی افراد پر جمی ہوئی تھیں۔ اچانک انہوں نے تین آدمیوں کو جو راہداریوں کے کونے پر موجود تھے۔ اپنی گنیں سیدھی کرتے دیکھا۔

"وہ تین افراد ہیں ہوشیار"..... عمران نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہال مشین گنوں کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کو کوئی کئی زور دار جھٹکے لگے اور اس کے ساتھ ہی وہ سب ٹیڑھے میڑھے انداز میں نیچے

www.urdukorner.com

گرے اور بری طرح تڑپنے لگے ۔ جیکٹس میں موجود غبارے ان کے نیچے گرنے کی وجہ سے پھٹ گئے اور ریڈروزم کا مخصوص مادہ ان کے لباس میں سے اس طرح تیزی سے نکل کر بہنے لگا جیسے ان کے جسموں میں سے واقعی خون کے فوارے پھوٹ پڑے ہوں ۔ فائرنگ چند لمحے جاری رہی ۔ پھر یکلخت سکوت طاری ہو گیا مگر ہال میں انسانی چیخیں اور بھگدڑ سی مچ گئی یوں لگتا تھا جیسے ہال پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑی ہو ۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت خاموش پڑا رہا ۔ تھوڑی دیر بعد پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگے اور پھر عمران نے بادردی پولیس والوں کو اندر داخل ہوتے دیکھا ۔ تھوڑی دیر بعد انہیں سٹریچروں پر لاد کر تیزی سے باہر کھڑی ایک بڑی سی ایمبولینس میں پہنچایا گیا اور ساتھ ہی ایمبولینس سائرن بجاتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی ۔

" پردہ گر چکا ہے اس لئے تمام اداکار معہ ہیروئن کے اب اٹھ کر بیٹھ سکتے ہیں "..... عمران نے خود اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سارے ساتھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے ان سب کے چہروں پر کامیابی کی مسکراہٹ طاری تھی ۔

" یہ فوری طور پر ہمیں وہاں سے کیسے ایمبولینس میں لاد لیا گیا ہم تو مقتول تھے ۔ اور ظاہر ہے لاشوں کو اٹھانے سے پہلے ضابطے کی طویل کارروائیاں کی جاتی ہیں ۔ فوٹو گرافر آتے ہیں ۔ تصویریں بنائی جاتی ہیں نقشے تیار ہوتے ہیں پھر کہیں جا کر مقتولین کی لاشیں پوسٹ مارٹم کے لئے ہسپتال بھجوائی جاتی ہیں "..... صفدر نے حیران ہو کر کہا ۔

" یہ سب انتظامات جناب ہنری میک کے ہیں وہ انتہائی تیز رفتار گورکن ہے ۔ لاش بعد میں وصول کرتا ہے قبریں پہلے تیار ہو جاتی ہیں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اوہ لیکن پولیس اور حکومت ۔ یہ اس معاملے میں حرکت میں نہ آئے گی "..... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا ۔

" نہیں ..... باقاعدہ فلم شوٹنگ کی اجازت لی گئی ہے ۔ اور شوٹنگ اس وقت بھی جاری ہے "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایمبولینس نے ایک تنگ سا موڑ کاٹا اور اس کا سائرن بجنا بند ہو گیا ۔ تھوڑی دیر بعد ایمبولینس کی رفتار آہستہ ہوئی اور پھر وہ ایک جھٹکے سے رک گئی چند لمحوں بعد ایمبولینس کا عقبی دروازہ کھلا اور ہنری میک کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آیا ۔ عمران اور اس کے ساتھی نیچے اترآئے ۔

" ویل ڈن ہنری میک تمہیں اس شاندار ہدایت کاری پر یقیناً اکیڈمی ایوارڈ ملے گا "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہنری میک بے اختیار ہنس پڑا ۔

" اصل مسودہ ہی اس قدر شاندار تھا کہ مجھے کچھ زیادہ تردد نہیں کرنا پڑا "..... ہنری میک نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا ۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے وہ اب سمجھے تھے کہ یہ ساری پلاننگ عمران کے ذہن کی تخلیق تھی ۔

www.urdukorner.com

"فلم کے ولن کا پتہ چلا ہے یا نہیں ۔جو ہم سب کو لاشوں میں تبدیل کر کے ہیروئن کو اغوا کرنا چاہتا تھا"..... عمران نے ایک بڑے کمرے میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے۔

"ابھی اطلاع مل جائے گی ۔آپ اس دوران لباس وغیرہ تبدیل کر لیں ۔ میں نے تمام انتظامات کر رکھے ہیں"..... ہنری میک نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ان خون آلود لباس ۔بلٹ پروف جیکٹوں کی بجائے عام سے لباس پہن چکے تھے ۔عمران نے اپنا اور جولیا سمیت سب ساتھیوں کا مقامی میک اپ بھی کر دیا تھا اسی لئے اب وہ سب مقامی نظر آ رہے تھے ۔ہنری میک اس دوران باہر چلا گیا تھا۔

"اب کیا پروگرام ہے"۔جولیا نے واپس آ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب فلم الٹی چلنی شروع ہو جائے گی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کے ساتھی کوئی بات کرتے کمرے کا دروازہ کھلا اور ہنری میک اندر داخل ہوا۔

"دونوں کے بارے میں اطلاع مل گئی ہے ۔پائیک تھری سٹار بار میں اپنے خاص دفتر میں موجود ہے ۔وہ اس کا خاص اڈہ ہے جبکہ جیکسن ایئرپورٹ سے سیدھا کلفٹن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو آٹھ میں گیا ہے ۔اور پھر وہاں کچھ دیر رہنے کے بعد وہ چرچ روڈ پر واقع ایک عمارت کینن ہاؤس میں چلا گیا اور ابھی تک وہیں ہے"..... ہنری میک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جیکسن اصل آدمی ہے لیکن یہ عمارت یقیناً سائنسی طور پر محفوظ کی گئی ہو گی اس لئے وہاں اندھا دھند ریڈ کرنا فضول ہو جائے گا۔بہتر یہی ہے کہ ہم پائیک پر کام کریں پھر اس کے ذریعے جیکسن کو باہر نکالیں"۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تو سارے ساتھی بھی ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

"پائیک کا حلیہ کیا ہے اور اس بار میں اس کی حیثیت کیا ہے"۔ عمران نے ہنری میک سے پوچھا۔

"وہ اس بدنام ترین بار کا مالک بھی ہے اور مینجر بھی اور انتہائی تیز طرار اور ٹاگ کا بدنام ترین آدمی ہے"..... ہنری میک نے حلیہ بتانے کے ساتھ ساتھ اس کے بارے میں بھی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"تنویر اور ٹائیگر میرے ساتھ جائیں گے ۔باقی لوگ ابھی یہیں رہیں گے"..... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف چل پڑا۔

"میں بھی ساتھ آؤں"..... ہنری میک نے کہا۔

"نہیں فی الحال تم بھی یہاں میرے ساتھیوں کے ساتھ رہو گے ۔ پائیک چھوٹا آدمی ہے میں اس سے صرف ابتدائی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں ۔اصل کام بعد میں شروع ہو گا"..... عمران نے کہا اور ہنری میک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران ۔ٹائیگر اور تنویر ایک کار میں سوار تیزی سے ٹاگ کی فراخ سڑکوں پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ڈرائیونگ سیٹ

www.urdukorner.com

پر ٹائیگر تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹ پر تنویر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے اپنے گھٹنوں پر ٹاگ کا نقشہ پھیلا رکھا تھا۔ اور وہ ٹائیگر کو راستے کے بارے میں ساتھ ساتھ ہدایات دیتا جا رہا تھا۔

کمرے میں گاربو اور روجر بیٹھے ہوئے تھے۔ روجر کے چہرے پر طمینان کے تاثرات نمایاں تھے جب کہ گاربو کے چہرے پر مایوسی کے ثار تھے۔

" تم تو کہتے تھے کہ وہ علی عمران انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ لیکن اب خود ہی کہہ رہے ہو کہ وہ پہلے ہی حملے میں ختم ہو گیا ہے "..... گاربو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور روجر بے اختیار ہنس پڑا۔

" وہ واقعی دنیا کا انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ تھا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ جو آدمی جس قدر خطرناک سمجھا جاتا ہے وہ اتنی آسانی سے ہی مار کھا جاتا ہے۔ یہی بات اس علی عمران کے ساتھ ہوئی۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے آرہا تھا کہ ہمیں اس کی آمد کی نہ صرف پیشگی اطلاع مل گئی بلکہ ان کے حلیئے بھی پتہ چل گئے چنانچہ ہم نے ان کے خلاف انتہائی جارحانہ انداز اپنایا۔ ہم اسے ذرا سی

www.urdukorner.com

بھی ڈھیل نہ دینا چاہتے تھے۔چنانچہ جیکسن نے پائیک کے ساتھ مل کر اس کی منصوبہ بندی کی۔ تم یہ منصوبہ بندی سنو گی تو حیران رہ جاؤ گی" روجر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے جام سے شراب کا لمبا سا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا بتاؤ"۔گاربو نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو روجر نے ایئرپورٹ کے استقبالیہ ہال میں پہلے حملے سے لے کر ہوٹل تک یا جہاں بھی یہ لوگ جاتے وہاں تک ان پر بموں۔ مشین گنوں اور دوسرے خطرناک اسلحے کی بارش کرنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ انتہائی خطرناک منصوبہ بندی کی تھی تم لوگوں نے۔اس طرح تو بے شمار لوگ مر سکتے تھے"..... گاربو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا ڈیئر لوگ تو پیدا ہی مرنے کے لئے ہوتے ہیں۔اگر سو دو سو آدمی مر جاتے تو اس سے ٹاگ کی آبادی پر کیا فرق پڑتا"۔روجر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور گاربو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بڑے سفاک اور سنگدل ہو تم تو۔تمہارا یہ روپ تو میں پہلی بار دیکھ رہی ہوں"..... گاربو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو روجر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ارے ارے تم تو خواہ مخواہ پریشان ہو گئیں ڈیئر۔ایسی کوئی بات نہیں۔ہم نے اس سلسلے میں ایسی پلاننگ کی تھی کہ کوئی بے

گناہ آدمی نہ مرے۔اور تم خود سوچو کہ انٹرنیشنل فلائٹ آنے پر استقبالیہ ہال میں کس قدر رش ہوتا ہے۔وہاں پر پائیک کے آدمیوں نے کارروائی لیکن تمہیں یہ سن کر حیرت ہو گی کہ سوائے عمران اور اس کے ساتھیوں کے کسی دوسرے کو خراش تک نہیں آئی۔البتہ بھگدڑ کی وجہ سے کچھ لوگ معمولی زخمی ہوئے لیکن انتہائی معمولی زخمی ہوئے۔جب کہ عمران اور اس کے پانچ ساتھی دھیر کر دیئے گئے"۔ روجر نے کہا اور گاربو کا ستا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہو گیا۔

"اوہ گاڈ۔یہ تو واقعی انتہائی مہارت کا کام ہے۔ویل ڈن"۔گاربو نے کہا۔

"پہلا ہی حملہ اسی لئے کامیاب رہا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو خیال تک نہ تھا کہ ان پر اس طرح حملہ ہو سکتا ہے۔اگر انہیں ایک لمحہ پہلے بھی بھنک پڑ جاتی تو شاید یہ کامیابی اس قدر بے داغ نہ ہو سکتی تھی۔بہرحال اب وہ لوگ ختم ہو چکے ہیں اب حکومت خود ہی تحقیقات کرتی پھرے گی کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا کس نے کیا۔ویسے کل کے اخبارات میں اس بارے میں انتہائی ڈور دار خبریں موجود ہوں گی"..... روجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس واقعے کو کتنی دیر ہو چکی ہے"..... گاربو نے پوچھا۔

"دو گھنٹے تو گزر ہی چکے ہیں"۔روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر کل کا انتظار کیوں کیا جائے۔سپیشل کرائم چینل پر اس کی تفصیلات آ رہی ہوں گی"..... گاربو نے کہا اور اٹھ کر وہ ایک

www.urdukorner.com

طرف موجود میز کی طرف بڑھ گئی۔اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید انداز کا ریموٹ کنٹرولر نکالا اور واپس آکر روجر کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔اس نے ریموٹ کنٹرولر پر چند بٹن دبائے تو ان کے سامنے ایک دیوار پر سرر کی آواز کے ساتھ ہی ایک حصے کی دیوار غائب ہو گئی اور اب وہاں ٹی وی سکرین نظر آنے لگ گئی تھی۔گاربو نے ریموٹ کنٹرولر پر ایک اور بٹن دبایا اور پھر اسے ایک طرف رکھ دیا اس بٹن کے دبتے ہی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر ایک نوجوان اور خوبرو عورت خبریں پڑھتی سنائی دینے لگی۔کرائم کی مختلف خبریں پڑھنے کے بعد اچانک اس نیوز ریڈر نے اس واقعے کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

"آج صبح دس بجے ناگ کے بین الاقوامی ایئرپورٹ کے انٹرنیشنل سیکشن کے استقبالیہ ہال میں انتہائی حقیقی انداز میں فلم کی شوٹنگ کی گئی۔یہ شوٹنگ اس قدر حقیقی انداز میں کی گئی ہے کہ ہال میں موجود افراد کو آخری لمحے تک اس کا اندازہ نہ ہو سکا تھا کہ یہاں کوئی بھیانک جرم کیا جا رہا ہے یا فلم کی شوٹنگ کی جا رہی ہے۔تفصیلات کے مطابق انٹرنیشنل فلائٹ سے آنے والے چھ افراد جن میں ایک سوئس نژاد عورت اور پانچ پاکیشیائی مرد شامل تھے۔ان پر استقبالیہ ہال میں قاتلانہ حملہ ہونا تھا جس کے لئے سیکورٹی کے افراد کی مشین گنوں میں صرف دھماکہ خیز مواد موجود تھا۔ان افراد کے جسموں کے ساتھ خون ظاہر کرنے والا مواد پہلے سے موجود تھا اور اس کا علم سوائے ایئرپورٹ

کے اعلیٰ ترین حکام کے اور کسی کو نہ تھا۔جیسے ہی یہ گروپ استقبالیہ ہال میں داخل ہوا وہاں خوفناک فائرنگ شروع ہو گئی اور یہ پانچوں افراد اس فائرنگ کی زد میں آکر نیچے گرے۔ان کے جسموں سے خون کے فوارے نکلتے دیکھے گئے اور وہ تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گئے۔ہال میں اس اچانک فائرنگ سے بھگدڑ مچ گئی اور ہال میں موجود افراد تیزی سے باہر نکل گئے پھر پولیس کی گاڑیاں پہنچ گئیں اور ان کے ساتھ ایمبولینس بھی تھی۔یہ پولیس گاڑیاں اور ایمبولینس بھی فلم شوٹنگ کا حصہ تھیں چنانچہ فوری طور پر ان لاشوں کو اٹھا کر ایمبولینس گاڑیوں میں لاد اگیا اور پھر ایمبولینس اور پولیس گاڑیاں واپس چلی گئیں۔اس طرح یہ حقیقی انداز میں کی جانے والی شوٹنگ ختم ہو گئی۔اصل پولیس جب وہاں پہنچی تو میدان صاف ہو چکا تھا۔ناگ کے چیف پولیس کمشنر نے ایئرپورٹ کے اعلیٰ حکام سے ایسے انداز میں شوٹنگ کی اجازت پر سخت احتجاج کیا ہے۔جس کی وجہ سے عوام میں شدید خوف و ہراس پھیل سکتا ہے۔اعلیٰ حکام نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ وہ محتاط رہیں گے۔سب سے دلچسپ پہلو اس تمام شوٹنگ کا یہ ہے کہ آخر تک اس میں کوئی ظاہری کیمرہ استعمال نہیں کیا گیا۔یہ شوٹنگ خفیہ کیمروں کی مدد سے کی گئی ہے تاکہ حقیقت کا رنگ نمایاں رہ سکے۔ہمارے نمائندے اس فلم کمپنی سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اس شوٹنگ کی فلم حاصل کی جا سکے۔جیسے ہی یہ فلم موصول ہوئی ہم خصوصی چینل پر اس کی نمائش کرنے کا اعلان کر دیں گے اور اس کے

www.urdukorner.com

بعد نیوز ریڈر نے دوسری خبریں پڑھنی شروع کر دیں۔

"یہ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ فلم یہ شوٹنگ کیا مطلب"..... روجر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ گاربو نے بھی ریموٹ کنٹرولر اٹھا کر اس کے بٹن آف کر دیئے تو نہ صرف سکرین آف ہو گئی بلکہ اب وہاں دوبارہ دیوار نظر آنے لگ گئی تھی۔

"اوہ اوہ یہ تو کوئی خاص چکر چل گیا ہے"..... روجر نے کہا اور دوڑ کر اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے اس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جیکسن بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"روجر بول رہا ہوں جیکسن کیا تم نے کرائم چینل پر آنے والی خبریں سنی ہیں"..... روجر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"کرائم چینل پر خبریں۔ نہیں کیوں کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے ارے ہاں وہ ایئر پورٹ والے واقعے کی رپورٹنگ کی گئی ہو گی۔ مجھے افسوس ہے روجر کہ مجھے اس کا خیال نہیں آیا تھا ورنہ میں ضرور سنتا"۔ جیکسن نے جواب دیا۔

"اگر تم سنتے تو تمہیں اس سے بھی زیادہ افسوس ہوتا۔ جتنا نہ سننے پر ہو رہا ہے"..... روجر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں تمہاری بات"..... جیکسن کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور روجر نے نیوز ریڈر کی سنائی گئی پوری

رپورٹ لفظ بلفظ دوہرا دی۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں روجر یہ سب بکواس ہے ان لوگوں کی۔ سب کچھ میرے سامنے ہوا ہے۔ ایئر پورٹ حکام نے شاید عوامی رد عمل سے بچنے کے لئے یہ کہانی گھڑی ہے"..... جیکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر انہوں نے کہانی گھڑی ہے تو پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں کہاں ہیں۔ وہ اب صرف عوامی رد عمل سے بچنے کے لئے چھ لاشیں تو غائب نہیں کر سکتے"..... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"لاشیں یقیناً پولیس ہیڈ کوارٹر میں ہوں گی میں معلوم کرتا ہوں"۔ جیکسن نے کہا۔

"جلدی فون کر کے معلوم کرو۔ میں گاربو کے دفتر میں ہوں۔ پوری معلومات حاصل کرو"۔ روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"بالکل کرتا ہوں ابھی کرتا ہوں ویسے تم فکر نہ کرو چونکہ سب کچھ میری نظروں کے سامنے ہوا ہے اس لئے یہ جو کچھ کہا گیا ہے سب محض بکواس کی گئی ہے"..... جیکسن نے کہا۔

"پہلے معلوم تو کرو۔ پھر بات ہو گی"۔ روجر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ویسے مجھے اس ساری بات پر شدید حیرت ہو رہی ہے۔ جیکسن اتنا مطمئن ہے جب کہ کرائم چینل اسے فلم بتا رہا ہے"..... گاربو نے پُرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"دیکھو کیا ہوتا ہے۔ نجانے کیا بات ہے کہ ٹی وی پر یہ خبر سننے کے بعد میرے ذہن میں عجیب سے خدشات پیدا ہونے لگ گئے ہیں"۔ روجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیسے خدشات"..... گاربو نے چونک کر پوچھا۔

"اگر ٹی وی چینل کی رپورٹ درست نکلی تو اس کا مطلب ہے کہ اس عمران نے ہمیں انتہائی خوبصورت انداز میں ڈاج دیا ہے۔ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ گئے ہیں جب کہ وہ ٹاگ میں داخل ہو کر اب تک اپنے اور اپنے ساتھیوں کا روپ اس طرح تبدیل کر چکا ہو گا کہ اب اسے ٹریس کرنا ہی ناممکن ہو جائے گا"..... روجر نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے روجر۔ اگر عمران کو پہلے سے معلوم ہو جاتا کہ اس پر اس طرح حملہ کیا جانا ہے تو وہ کبھی اس طرح موت کے سامنے نہ خود آتا اور نہ اپنے ساتھیوں کو لے آتا۔ یہ کوئی اور ہی چکر ہے"۔ گاربو نے جواب دیا۔

"وہ شخص ہے ہی ایسا وہ ناممکن کو ممکن کرنے کا فن جانتا ہے"۔ روجر نے کہا۔ گاربو خاموش رہی اس نے روجر کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی تو گاربو نے اٹھ کر رسیور اٹھایا۔

"یس"..... گاربو نے کہا۔

"جیکسن صاحب جناب روجر سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے گاربو کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہاں کراؤ بات"..... گاربو نے کہا اور رسیور اٹھا کر قریب آتے ہوئے روجر کے ہاتھ میں دے دیا۔ فون میں لاؤڈر موجود تھا۔ اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز پورے کمرے میں واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔ لیکن اس کے باوجود گاربو واپس جا کر کرسی پر بیٹھنے کے دیئے میز کے ساتھ کھڑی رہی۔

"ہیلو روجر بول رہا ہوں"..... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیکسن بول رہا ہوں۔ واقعی کوئی چکر چل گیا ہے۔ پولیس بھی ان لاشوں کے بارے میں لاعلم ہے۔ وہ بھی اسے فلمی شوٹنگ سمجھ رہی ہے میں نے ایئرپورٹ کے اعلیٰ حکام سے بھی بات کی ہے۔ وہاں ناڈا کی سب سے معروف فلم کمپنی ڈوپ کی طرف سے باقاعدہ درخواست موجود ہے اور باقاعدہ اجازت نامہ دیا گیا اور یہ اجازت نامہ بھی ٹاگ کے گورنر کی سفارش پر فوری طور پر دیا گیا تھا میں نے اس پر ڈوپ کمپنی سے معلومات حاصل کی ہیں تو انہوں نے ایسی کسی فلم کی شوٹنگ سے یکسر لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے پولیس کو بھی یہی بتایا ہے کہ یہ درخواست جعلی ہے۔ ان کا اس شوٹنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ جیکسن نے تیز تیز لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم عمران کے ہاتھوں مار کھا گئے ہیں۔ اس نے یہ سارا ڈرامہ اس لئے رچایا تھا کہ وہ ہمیں مطمئن کر سکے جس طرح ہمیں اس کی آمد کا علم تھا اسی طرح اسے بھی ہماری پوری پلاننگ کا پہلے سے علم تھا"..... روجر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"ہاں اب تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ ویسے میں اب تک حیران ہوں کہ یہ سب کیسے ہوا۔ میں نے پائیک سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس سے بھی رابطہ نہیں ہو رہا۔ نجانے وہ کہاں چلا گیا ہے۔" جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیکسن ہمارے ساتھ ہاتھ ہو گیا ہے اور اب یہ عمران بھوت کی طرح ہمارے پیچھے پڑ جائے گا۔ پائیک یقیناً کینن ہاؤس کے بارے میں جانتا ہو گا"..... روجر نے کہا۔

"ہاں جانتا ہے"..... جیکسن نے جواب دیا۔

"تو تم فوری طور پر وہاں سے شفٹ ہو جاؤ۔ نمبر ٹو پر چلے جاؤ۔ میں بھی اپنی رہائش گاہ چھوڑ دیتا ہوں۔ میں ریلکس ہاؤس میں شفٹ ہو جاؤں گا..... اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کم از کم ہمارے لئے ناممکن ہو چکا ہے۔ اس لئے اب ہمیں اس وقت تک خاموش رہنا ہو گا۔ جب تک وہ ٹکریں مار کر واپس نہیں چلے جاتے"..... روجر نے کہا۔

"لیکن روجر آخر ہم کب تک چھپے رہیں گے۔ یہ تو غلط بات ہے ہمیں کچھ نہ کچھ بہر حال کرنا ہی ہو گا"..... جیکسن نے کہا۔

"تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں۔ ان میں جو چاہو اختیار کر لو۔ مادام ڈیاری گروپ کو آگے لے آؤ۔ وہ تمہارے اور میرے متعلق کچھ نہیں جانتی اور وہ خود بھی پوری آفت کی پرکالہ ہے۔ وہ اسے تلاش بھی کر سکتی ہے اور اس سے لڑ بھی سکتی ہے۔ البتہ ٹارچر گروپ کو مادام

ڈیاری کی نگرانی پر لگا دو۔ جب مادام ڈیاری اسے ٹریس کر لے اور وہ اس کے قابو نہ آئے تو ٹارچر گروپ اس کی امداد پر اتر آئے۔ اس طرح مجھے یقین ہے کہ ہم انڈر گراونڈ رہ کر ان کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب رہیں گے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ میں ایکس ون سیکشن کو اس کی تلاش پر لگا دیتا ہوں۔ جب ایکس ون سیکشن اسے ٹریس کر لے تو ٹارچر گروپ اس کا خاتمہ کر دے بہر حال میں اب گرانڈ ماسٹر کو کسی صورت سامنے نہیں لے آنا چاہتا"..... روجر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"مادام ڈیاری والی تجویز بہتر ہے روجر۔ وہ واقعی بے حد تیز عورت ہے۔ وہ لازماً اسے ڈھونڈ نکالے گی۔ میں اسے بریف کر دیتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں وہ بہر حال بچ کر یہاں سے نہ جا سکیں گے"..... جیکسن نے کہا اور روجر نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اگر یہ عمران کسی طرح ٹریس ہو جائے تو مجھے بتاؤ پھر دیکھو کہ میں اسے کس طرح تمہارے قدموں میں لا ڈالتی ہوں"۔ گاربو نے کہا۔

"تم اس چکر میں نہ پڑو گاربو۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ وہ الٹا تمہیں استعمال کر کے مجھ تک پہنچ جائے گا۔ اور اب جب تک یہ شخص ختم نہیں ہو جاتا اس وقت تک میرا تم سے رابطہ بھی نہیں رہے گا"۔ روجر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ گاربو کچھ کہتی وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور گاربو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی اس کے عقب میں بند ہوتے دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔

www.urdukorner.com

تھری سٹار بار کی عمارت دو منزلہ تھی اور مین روڈ سے ہٹ کر ایک ذیلی سڑک پر واقع تھی ۔ اس کا صدر دروازہ سڑک پر ہی تھا اور بار کے دروازے سے دائیں بائیں کاروں کی طویل قطاریں موجود تھیں ۔ بار کا مین دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے تیز آرکسٹرا کی انتہائی پر شور آواز کے ساتھ عورتوں اور مردوں کی ملی جلی آوازیں اور قہقہے مین روڈ سے ہی سنائی دینے لگ گئے تھے ۔ ٹائیگر نے کار بار کی مخالف سمت میں ایک ایسی جگہ پر پارک کر دی ۔ جہاں سے وہ اسے واپسی کے وقت آسانی سے نکال سکے لیکن ابھی وہ کار روک کر نیچے اترنے کے لئے دروازے کھول رہا تھا کہ اچانک ایک بھینسے کے جسم والا آدمی جس نے جینز اور پھولدار شرٹ پہنی ہوئی تھی اس کا سر گنجا لیکن مونچھیں بڑی بڑی تھیں ۔ تیزی سے چلتا ہوا کار کے قریب آیا اور اس نے زور سے کار کی سائیڈ پر لات ماری اور ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک غلیظ گالی برآمد ہوئی ۔

"ہٹاؤ اس چھکڑے کو یہاں سے ۔ ہٹاؤ ورنہ بم سے اڑا دوں گا" ۔ اس بھینسے نے دوسری لات مارتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اور غلیظ گالی دی ۔ ٹائیگر اور تنویر کے چہرے غصے کی شدت سے یکلخت قندھاری انار کی طرح سرخ پڑ گئے تھے ۔

"ارے ارے ۔ مسٹر اتنا غصہ ۔ ارے یہ تو چوری کی کار ہے ۔ بے مارہ مالک کہاں اس کے ڈنٹ نکلواتا پھرے گا"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا ۔

"چوری کی کار"..... وہ بھینسے نما آدمی چوری کی کار کے الفاظ سن کر یوں ٹھٹھک گیا تھا جیسے یہ بات اس کی توقع کے قطعی خلاف ہو ۔

"ہاں چوری کی ہے ۔ پسند آ رہی ہے تو بے شک لے لو ۔ لیکن اس کا رح اسے خراب نہ کرو ۔ ڈنٹ ہی ڈالنے ہیں تو اس کے لئے یہ چوکھٹا زیادہ مناسب رہے گا"..... عمران نے اس کے چہرے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔ اس دوران ٹائیگر اور تنویر بھی کار سے نکل آئے تھے ۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کس کی بات کر رہے ہو"..... بھینسے نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا ۔

"تمہارے چہرے کی بات کر رہا ہوں ۔ ڈنٹ ڈلوانے کے لئے یہ مناسب نظر آتا ہے ۔ کیوں تنویر"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

www.urdukorner.com

" تم ۔ تمہاری یہ جرأت کہ اپاگو سے ایسی بات کرو "..... اس
بھینسے نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا ۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت
سے تنور کی طرح دہکنے لگا تھا ۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ
نکلی اور وہ یکلخت اچھل کر ایک دھماکے سے عین سڑک کے درمیان
گرا ۔ اور اس کے ساتھ ہی دونوں طرف کاروں کی بریکوں کی ہولناک
آوازیں سنائی دیں اور وہ اپاگو دونوں طرف سے آنے والی کاروں کے
درمیان کچلے جانے سے بال بال بچ گیا ۔ تنویر نے بڑے ماہرانہ انداز
میں اس کے سینے پر فلائنگ کک ماری تھی اور خود وہ قلا بازی کھا کر
سیدھا کھڑا ہو گیا تھا ۔

" ارے ارے ابھی بے چارہ اپاگو کچلا جاتا ۔ بے چارہ معصوم بچہ "
عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر سڑک پر کاروں کے درمیان حیرت
سے مفلوج پڑے اپاگو کو بازو سے پکڑتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے
اپاگو کے حلق سے ایک دہلا دینے والی چیخ نکلی اور وہ فضا میں ہاتھ پیر
مارتا ہوا ایک کار کی چھت پر ایک دھماکے سے گرا اور پھر پلٹ کر نیچے
سڑک پر منہ کے بل آ گرا ۔ عمران نے اس بھینسے جیسے جسم کے اپاگو کو
ایک بازو سے پکڑ کر اس طرح فضا میں اچھال دیا تھا جیسے اس کے جسم
میں گوشت پوست اور ہڈیوں کے بجائے خالی ہوا بھری ہوئی ہو ۔ نیچے
گرتے ہی اپاگو نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی تھی کہ یکلخت
ٹائیگر کی لات چلی اور اپاگو ایک بار پھر چیختا ہوا سڑک پر کھڑی کار سے
پشت کے بل جا ٹکرایا ۔ اس کی ناک پچک گئی تھی اور دانت ٹوٹ کر

ں کے منہ سے چھچھوڑوں کی طرح نیچے گر رہے تھے ۔

" ایک ڈنٹ تو پڑ گیا ہے لیکن اس نے دو بار لات ماری تھی ہماری
ار کو "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے اپاگو کار سے
را کر انتہائی خوفناک آواز میں غصے کی شدت سے چیختا ہوا یکلخت اچھل
ر عمران پر حملہ آور ہوا ہی تھا کہ تنویر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں
یا اور اس کے ساتھ ہی اپاگو کی طویل چیخ سے پوری سڑک گونج اٹھی
فضا میں کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح گھومتا ہوا اٹھا اور پھر ایک
وفناک دھماکے سے سر کے بل دور کی ہوئی کاروں کے درمیان جا گرا
ر اس کا آسمان کی طرف اٹھا ہوا بھاری جسم پہلے ایک کار کے بونٹ
ے ٹکرایا اور پھر الٹ کر سامنے موجود دوسری کار سے جا ٹکرایا اور پھر
سٹ کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا ۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور
ہڈی کسی تربوز کی طرح درمیان سے پھٹ کر دو حصوں میں تقسیم
چکی تھی ۔ پوری سڑک پر جیسے سناٹا سا چھا گیا تھا ۔

" ارے ٹریفک روک دی اس نے ۔ اٹھا کر ایک طرف پھینکو اسے "
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اسے
ں سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے گھسیٹ کر اس طرح ایک طرف
ال دیا جیسے وہ انسان کی بجائے کسی خارش زدہ کتے کی لاش کو
نک رہا ہو ۔ اور پھر ماحول پر چھایا ہوا سکوت یکلخت جیسے طوفان کی
ح پھٹ پڑا ہر طرف چیخ و پکار سی مچ گئی ۔ اسی وقت عمران اور
فیوں کو اندازہ ہوا کہ نہ صرف ہال میں بجنے والا آرکسٹرا بند ہو گیا

www.urdukorner.com

تھا بلکہ ہال سے برآمد ہونے والا بے پناہ شور بھی یکلخت سکوت میں بدل چکا تھا اور تقریباً پچاس کے قریب غنڈے نما افراد بار کے باہر سڑک پر کھڑے تھے جب کہ بار کے دروازے پر بھی آدمی تھے اور اندر کھڑکیوں میں سے بھی افراد کے چہرے جھانک رہے تھے۔ وہ کاریں جو اپاگو کو کچلنے سے بچانے کے لئے اچانک رکی تھیں یکلخت تیزی سے سٹارٹ ہوئیں اور مخالف سمتوں میں دوڑتی ہوئی چلی گئیں اسی لمحے دس کے قریب آدمی دوڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف شور مچاتے ہوئے بڑھنے لگے تھے کہ یکلخت ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"رک جاؤ۔ خبردار"..... آواز میں بے پناہ کرختگی اور گرج تھی اور اس کے ساتھ ہی سڑک کی دوسری طرف سے دوڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف آنے والے دس کے دس افراد یکلخت اس طرح رک گئے جیسے الیکٹرک کرنٹ ختم ہو جانے سے مشینیں رک جاتی ہیں اسی لمحے ایک سائیڈ سے ایک گرانڈیل دیو قامت آدمی سامنے آگیا۔ اس نے جسم پر سرخ رنگ کی چست بنیان اور سیاہ رنگ کی پتلون پہنی ہوئی تھی۔ اس کی پیشانی پر سرخ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اس کا قد و قامت بالکل جوانا اور جوزف جیسا تھا۔ لیکن وہ تھا گورے رنگ کا اس کے سنہرے رنگ کے لچھے دار بال سرخ پٹی کے اوپر بھالر کی طرح بکھرے ہوئے تھے اس کی ناک چھوٹی لیکن چہرہ بڑا اور بھاری سا تھا۔ دونوں گالوں پر زخموں کے کئی مندمل نشانات دور سے نظر آرہے تھے اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ وہ سڑک پر دونوں پیر پھیلائے کھڑ

عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"آؤ بھائی یہ بے چارے ہمارے استقبال کے لئے بے چین ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں اطمینان سے سڑک پار کر کے بار کی طرف بڑھنے لگے۔

"کون ہو تم اور تم نے اپاگو کو کیوں ہلاک کیا ہے"..... اچانک اسی دیو قامت نے پہلے کی طرح دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہلاک ارے کیا کہہ رہے ہو تم۔ ہم نے صرف اس کے چہرے پر ڈنٹ ڈالے ہیں۔ اس نے ہماری کار پر ڈنٹ ڈالنے کی کوشش کی تھی اب اس میں ہمارا کیا قصور کہ بظاہر بھینسے کی طرح جسم رکھنے والا اپاگو اندر سے بھیڑ سے بھی کمزور تھا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم کون ہو"..... اس دیو قامت نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

"پہلے تم راستہ چھوڑو۔ ہم بار میں جا رہے ہیں۔ وہاں کسی میز پر بیٹھ کر اطمینان سے تعارف ہو جائے گا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہوا۔ ورنہ اس دیو قامت کا گھومتا ہوا ہاتھ اس کے چہرے پر پڑتا لیکن عمران کے تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹتے ہی یکلخت تنویر کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس نے اس دیو قامت کے گرز نما بازو کو راستے میں ہی تھام لیا اور پھر پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں تنویر کے جسم نے فضا میں قلا بازی کھائی اور فضا اس دیو قامت کے حلق سے نکلنے والی

www.urdukorner.com

کر بناک چیخ اور ایک زور دار دھماکے سے الٹ کر پشت کے بل زمین پر گرنے سے گونج اٹھی۔

"ویل ڈن رابرٹ۔ آداب چلیں"..... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں تنویر سے کہا اور اس طرح آگے بڑھنے لگا جیسے سرے سے کوئی واقعہ ہی نہ ہوا ہو۔ ماحول پر ایک بار پھر موت جیسی خاموشی طاری ہو گئی تھی۔ عمران، تنویر اور ٹائیگر بڑے اطمینان سے آگے بڑھ رہے تھے کہ یکلخت ٹائیگر لٹو کی طرح گھوما اور دوسرے لمحے اس کا جسم فضا میں اٹھتا ہوا اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اس دیو قامت سے جا کر ایک دھماکے سے ٹکرایا اور وہ دیو قامت جس کا ایک بازو لٹک رہا تھا۔ ایک بار پھر ایک دھماکے سے پشت کے بل نیچے سڑک پر گرا اور ٹائیگر قلا بازی کھا کر سیدھا ہوا اور تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کے قریب پہنچے ہوئے اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ دروازے کے سامنے اور اندر کھڑے ہوئے سارے افراد تیزی سے انہیں راستہ دینے کے لئے ادھر ادھر ہٹ گئے تھے۔ ان سب کے چہروں پر اب حیرت کے ساتھ ساتھ خوف اور دہشت کے سائے لرز رہے تھے۔

"ارے کیا ہو گیا ہے۔ ہم کوئی جن بھوت تو نہیں ہیں ہم انسان ہیں بھائی خالص انسان"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں بار میں داخل ہو گئے۔ لیکن ہال میں اسی طرح خاموشی طاری تھی۔ اسی لمحے باہر سے اس دیو قامت کے دھاڑنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر جیسے سڑک کوٹنے والا انجن چلتا ہے۔ اس

طرح کی آوازیں بار کی طرف آتی سنائی دیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دیو قامت بار میں داخل ہوتا۔ اچانک ایک راہداری سے ایک چھریرے بدن کا نوجوان نمودار ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے ویسے وہ اپنے قد و قامت اور چہرے مہرے سے جرائم پیشہ کی بجائے کسی رومانٹک فلم کا ہیرو لگ رہا تھا۔ اس کے جسم پر بھی سلیقے کا لباس تھا اور اسے دیکھتے ہی عمران پہچان گیا کہ یہ آدمی بھی ایئر پورٹ کے استقبالیہ ہال میں موجود تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا ہو رہا ہے"..... اچانک اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ہال میں موجود افراد اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اس کی نظریں دروازے پر کھڑے اس دیو قامت پر پڑ گئیں جس کا ایک بازو بے جان ہو کر لٹک رہا تھا۔ اس کے بال پریشان تھے۔ سینے پر بنیان کئی جگہ سے پھٹ گئی تھی۔ ماتھے پر بندھی ہوئی پٹی کھل کر اس کی گردن میں گری ہوئی تھی اور چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ شدید غصے کے ملے جلے تاثرات موجود تھے۔

"تم۔ تم بورگ۔ یہ تمہاری کیا حالت ہو رہی ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے"..... اس نوجوان کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ماسٹر ان تینوں اجنبیوں نے باہر اپاگو کو ہلاک کر دیا ہے اور بورگ کا بازو بھی توڑ دیا ہے اور اسے دو بار اٹھا کر سڑک پر پھینک دیا ہے"..... قریب کھڑے ایک آدمی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر

www.urdukorner.com

کہا۔

"کن ۔ کن کی بات کر رہے ہو"..... اس نوجوان نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ۔ یہ تینوں"..... اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے تنویر اور ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلو کیا تم اس بار کے مالک ہو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے خالص مقامی لہجے میں کہا۔

"ہاں مگر تم کون ہو۔ میں نے پہلے تو تمہیں کبھی نہیں دیکھا۔ کیا واقعی تم نے اپاگو کو ہلاک کیا ہے اور بورگ کو بے بس کر دیا ہے"۔ اس نوجوان کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میرا نام گیری ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں ۔ رابرٹ اور سمتھ ۔ ہمارا تعلق جزیرہ بیضن سے ہے۔ اگر تم کبھی جزیرہ بیضن گئے ہو تو تم نے وہاں گیری وزڈم کا نام ضرور سنا ہو گا۔ ہم ایک خاص کام کے لئے یہاں ٹاگ آئے تھے۔ کام سے فارغ ہوئے تو ہم نے سوچا کہ تھری سٹار چلیں بڑی شہرت سنی تھی اس کی لیکن یہاں ہم کار پارک کر رہے تھے کہ ایک بھینسے نما آدمی آیا اور اس نے ہماری کار کو لاتیں مار کر ڈنٹ ڈالنے کی کوشش شروع کر دی سو چنانچہ میں نے اپنے ساتھیوں کو اس کے چہرے پر ڈنٹ ڈالنے کا حکم دے دیا۔ میں تو اس کا جسم دیکھ کر یہی سمجھا تھا کہ جاندار آدمی ہو گا لیکن اس کا سر تو تربوز کی طرح ایک ہی ڈنٹ پڑنے سے پھٹ گیا پھر یہ صاحب سامنے آئے انہوں نے ہمارا

راستہ روکا سو چنانچہ راستہ لینے کے لئے مجبوراً ہمیں اس کا بازو توڑنا پڑا۔ بس اتنی سی بات ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا نام پائیک ہے۔ جزیرہ بیضن تو میں آج تک نہیں گیا۔ لیکن مجھے اب تک یقین نہیں آرہا کہ اپاگو کو ہلاک اور بورگ کو بے بس تم نے کیا ہو گا۔ یہ دونوں تو ٹاگ کے انتہائی مانے ہوئے لڑاکا ہیں"۔ پائیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یقین نہیں آرہا تو دوسرا بازو توڑ کر دکھا دیتے ہیں"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو پائیک بے اختیار ہنس پڑا۔ اب اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ نرمی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بس کافی ہے۔ ایک ہی ٹوٹا ہوا بازو بتا رہا ہے کہ تم وہ نہیں ہو جو دکھائی دیتے ہو"..... پائیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ایک دھماکے کے ساتھ بورگ کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ الٹ کر پشت کے بل دروازے میں ہی گرا اور چند لمحے تڑپنے بعد ساکت ہو گیا۔

"ویری گڈ ۔ بڑا خوبصورت نشانہ ہے تمہارا مسٹر پائیک ۔ گولی ٹھیک دل پر ہی لگی ہے"..... عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا اور پائیک نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔

"شکریہ"..... پائیک نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور اس نے ایک بار پھر تیزی سے جیب میں ڈال لیا۔

"بورگ اور اپاگو کی لاشیں غائب کر دو اور بس"..... پائیک

www.urdukorner.com

نے ارد گرد کھڑے لوگوں سے کہا اور پھر وہ عمران سے مخاطب ہوا۔

"آؤ مسٹر گیری وزڈم۔ میرے دفتر میں آؤ تم سے ذرا تفصیلی ملاقات ہونی چاہئے"..... پائیک نے کہا اور تیزی سے واپس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے کندھے اچکائے اور اس کے پیچھے چل دیا۔ تنویر اور ٹائیگر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل رہے تھے راہداری کے اختتام پر موجود سپاٹ دیوار کے قریب پہنچ کر پائیک نے اس کی بنیاد میں مخصوص انداز میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں سمٹ گئی اور وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے کے دوسرے دروازے سے سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں سیڑھیاں اترنے کے بعد وہ ایک ہال میں پہنچے تو وہاں بڑے زور شور سے جوا ہو رہا تھا اور وہاں دس کے قریب مشین گنوں سے مسلح افراد کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔ ایک طرف ایک چوڑی راہداری تھی۔ پائیک اس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ راہداری میں دو مشین گنوں سے مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ پائیک خاموشی سے چلتا ہوا راہداری کے اختتام پر ایک دروازے تک پہنچا اور اس نے دروازے پر ایک مخصوص انداز میں اپنے ہاتھ کی ایک انگلی رکھی تو دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"آؤ اندر آ جاؤ یہ میرا خاص دفتر ہے"..... پائیک نے مڑ کر اپنے پیچھے آنے والے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور وہ تینوں اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔ دفتر اور آرام گاہ کے ملے جلے فرنیچر سے

مزین یہ خوبصورت کمرہ خاصا وسیع و عریض تھا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ ایک طرف ایک جدید انداز کی بڑی سی دفتری میز تھی جس پر ایک سرخ رنگ کا فون پڑا ہوا تھا۔

"بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تم کیا پینا پسند کرو گے"..... پائیک نے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو کچھ نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پائیک حیرت سے ان کی طرف مڑا۔

"فی الحال کا کیا مطلب"..... پائیک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"فی الحال کا مطلب یہ ہے مسٹر پائیک کہ جیکسن آ جائے پھر اکٹھے بیٹھ کر پئیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جیکسن۔ کون جیکسن"..... پائیک نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جس کے ساتھ تم انٹرنیشنل سیکشن کے اس استقبالیہ ہال میں موجود تھے۔ جہاں مسافروں پر فائرنگ ہوئی تھی۔ اگر اب بھی میری بات تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہی تو پھر کھل کر بتا دوں کہ گرانڈ ماسٹر کا جیکسن"..... عمران نے جواب دیا تو پائیک کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ اس کی آنکھیں کانوں تک پھیل گئی تھیں۔

"ارے ارے اس قدر حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ حیرت سے بے ہوش ہو جاؤ۔ ہمیں ابھی تم سے بہت سی باتیں کرنی

www.urdukorner.com

ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا۔ کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے"۔ پائیک نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف بڑھنے لگا۔

"اطمینان سے۔ جیب میں ہاتھ ڈالو ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ویسے اب ذرا کھل کر تعارف ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ میرا نام علی عمران ہے۔ وہی علی عمران جس پر تم نے فائر کھولا تھا اور یہ میرے ساتھی ہیں تنویر اور ٹائیگر"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پائیک کے چہرے پر انتہائی عجیب سی کیفیات پھیلنے لگیں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا..... کیا"..... پائیک نے حیرت کی شدت سے رک رک کر کہا اور پھر دوسرے لمحے وہ لہرا کر نیچے گرنے لگا تھا کہ یکلخت ٹائیگر نے اچھل کر اسے سنبھالا اور وہ ٹائیگر کے بازو میں ہی ڈھیر ہو گیا۔ حیرت کی بے پناہ شدت کی وجہ سے وہ واقعی بے ہوش ہو چکا تھا۔

"کمال ہے۔ اس قدر حیرت بھی ہو سکتی ہے کسی شخص کو کہ وہ بے ہوش ہی ہو جائے"..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ حیرت کی وجہ سے بے ہوش نہیں ہوا۔ خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا ہے کہ مردے کیسے زندہ ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اس نے اپنی آنکھوں سے ہمیں استقبالیہ ہال میں مرتے ہوئے دیکھا تھا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جب کہ اس دوران ٹائیگر بے

ہوش پائیک کو صوفے پر لٹا چکا تھا۔

"اس کا کوٹ عقب سے نیچے کر دو اور جیب سے اسلحہ وغیرہ نکال لو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس صوفے کے سامنے رکھتے ہوئے کہا جس پر بے ہوش پائیک پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے عمران کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا جبکہ تنویر ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پائیک ہوش میں آ گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر ابھی تک حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"تم۔ تم۔ کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے میں نے خود تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو وہاں مرتے ہوئے دیکھا تھا"..... پائیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر نے اسے ہوش دلانے کے ساتھ ساتھ اٹھا کر بٹھا بھی دیا تھا لیکن کوٹ عقبی طرف سے نیچے کر دیئے جانے کی وجہ سے پائیک بے بس ہو چکا تھا۔ اس نے بات کرنے کے ساتھ ساتھ جھٹکا دے کر کوٹ اونچا کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس کوشش میں ناکام رہا۔

"اب دوبارہ بے ہوش نہ ہو جانا پائیک۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمہیں یوں ہوش میں لانے میں ضائع کرتے رہیں۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ تاکہ تمہاری یہ حیرت دور ہو جائے۔ ہمیں تمہاری اس پلاننگ کا پہلے سے علم ہو گیا تھا۔ اس لئے ہم نے نوابی پلاننگ کی اور تمہیں مطمئن کرنے کے لئے وہاں ایک ڈرامہ چایا گیا۔ تمہارے جن آدمیوں نے ہم پر گنوں سے حملہ کرنا تھا۔

www.urdukorner.com

انہیں ایسی گنیں مہیا کی گئیں جن میں صرف دھماکہ خیز مواد تھا۔ ایئر پورٹ کے اعلیٰ حکام سے یہ کہا گیا کہ یہاں کی ایک مشہور کمپنی حقیقی انداز میں شوٹنگ کرے گی اور بس۔ باقی کام فلم کے انداز میں مکمل ہو گیا۔ تم مطمئن ہو کر چلے گئے۔ تمہارے اور جیکسن دونوں کے بارے میں ہمیں اطلاعات مل گئیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ گرانڈ ماسٹر میں جیکسن تم سے زیادہ رتبے کا آدمی ہے۔ لیکن ہم نے براہ راست جیکسن پر ہاتھ ڈالنے کے تمہارے ذریعے جیکسن تک پہنچنے کا پلان بنایا اور پھر ہم یہاں آ گئے بس یہ ہے ساری بات"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو تم وہاں ہلاک نہیں ہوئے تھے۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ گنیں میرے سیکشن سے سپلائی ہوئیں۔ آدمی میرے سیکشن کے تھے۔ نہیں نہیں ایسا ہونا ہی ناممکن ہے تم [illegible] بیانی سے کام لے رہے ہو"۔ پائیک نے کہا۔

"تمہارے آدمی فرشتے نہیں مسٹر پائیک۔ بہرحال یہ باتیں بعد میں ہوں گی تم جیکسن کو یہاں بلاؤ۔ جو بہانہ جی چاہے بنا لینا لیکن اسے دس منٹ کے اندر یہاں پہنچ جانا چاہئے"..... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"کون جیکسن۔ میں تو کسی جیکسن کو نہیں جانتا"۔ پائیک نے یکلخت منہ بناتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے میں تو سمجھا تھا کہ تم شریف آدمی ہو۔ جرائم کی دنیا میں

ویسے ہی بھٹک کر آ گئے ہو گے۔ لیکن لگتا ہے۔ تم پر کچھ رنگ ان لوگوں کا بھی چڑھ گیا ہے اور یہ رنگ اتارنا مجھے آتا ہے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو وہ ریوالور دینے کا اشارہ کیا جو اس نے پائیک کی جیب سے نکالا تھا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے کھڑا تھا۔ ٹائیگر نے ریوالور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس کا میگزین کھولا اور اس میں موجود تمام گولیاں نکال کر ایک طرف رکھ دیں۔

"یہ دیکھو میں ایک گولی میگزین میں ڈال رہا ہوں اچھی طرح دیکھ لو"..... عمران نے کہا اور پھر ایک گولی اٹھا کر اس نے پائیک کے سامنے میگزین میں ڈالی اور میگزین بند کر کے اس نے اسے گھمانا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک اسے گھمانے کے بعد اس نے ہاتھ روک لیا اور پھر اس نے ریوالور کی نال پائیک کی کنپٹی سے لگا دی۔

"اب تمہارے پاس بہت سے چانسز بھی ہو سکتے ہیں اور ایک چانس بھی نہیں ہو سکتا۔ بولو جیکسن کو بلانے کے لئے تیار ہو یا ٹریگر دبا دوں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ کسی جیکسن کو نہیں جانتا"..... پائیک نے قدرے ہکلاتے ہوئے کہا اور عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ کرچ کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی پائیک کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا۔ اس کا چہرہ اور جسم پسینے میں ڈوب سا گیا تھا۔

"ایک چانس ختم ہو گیا مسٹر پائیک اب میں صرف تین تک

www.urdukorner.com

گنوں گا اور ٹریگر دبا دوں گا"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی گنتی شروع کر دی۔ پائیک کی حالت تیزی سے خراب ہوتی جا رہی تھی۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں تمہیں۔ رک جاؤ"۔ اچانک پائیک نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"کیا بتانا چاہتے ہو"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ یہاں نہیں آئے گا۔ وہ اس جیسی جگہوں پر کبھی نہیں آتا۔ میں تمہیں اس کا فون نمبر بتا دیتا ہوں۔ تم بے شک اس سے خود بات کر لو"..... پائیک نے کہا۔

"فون نمبر مجھے معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ کینن ہاؤس میں موجود ہے۔ میں اس سے فوری ملنا چاہتا ہوں۔ وہ اگر یہاں نہیں آتا تو جہاں وہ آسکتا ہو وہ جگہ بتاؤ"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ یہاں نہیں آئے گا۔ وہ سوائے اشد ضرورت کے کبھی باہر نہیں آتا"..... پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس کینن ہاؤس میں گئے ہو کبھی"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں میں کبھی نہیں گیا۔ ویسے کینن ہاؤس کو ونڈر لینڈ کہا جاتا ہے اور جیکسن کا قول ہے کہ اس عمارت میں مکھی بھی زندہ داخل نہیں ہو سکتی"..... پائیک نے جواب دیا۔

"او۔ کے اب بتاؤ کہ گرانڈ ماسٹر کا چیف لارین کہاں ملے گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"گرانڈ ماسٹر۔ کون گرانڈ ماسٹر میں تو نہیں جانتا"..... پائیک نے کہا۔

"تو پھر میں دوبارہ گنتی شروع کر دیتا ہوں"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر گنتی شروع کر دی لیکن اس بار پائیک خاموش بیٹھا رہا۔ تین کہنے کے بعد عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ کرچ کی آواز کے ساتھ ہی پائیک کے جسم کو ایک بار پھر زور دار جھٹکا لگا۔

"چانس کم ہو گئے ہیں۔ ایک۔ دو"..... عمران نے کہا اور ساتھ ہی گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔ یہ۔ یہ خوفناک عذاب ہے۔ رک جاؤ۔ لارین اب گرانڈ ماسٹر کا چیف نہیں ہے وہ روجر اب گرانڈ ماسٹر کا چیف ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں روجر چیف ہے۔ جیکسن اس کا اسسٹنٹ ہے لیکن روجر کہاں رہتا ہے میں نہیں جانتا۔ میں نے صرف اسی کا نام سنا ہوا ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"..... پائیک نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی عمران نے تین کہہ کر ٹریگر دبا یا اور ایک بار پھر کرچ کی آواز کے ساتھ ہی پائیک کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم یقین کیوں نہیں کرتے میں سچ کہہ رہا ہوں۔ پہلے لارین تھا گرانڈ ماسٹر اب روجر ہو گیا۔ میں نے صرف اس کا نام سنا ہوا ہے۔ میری کبھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ہاں میں نے یہ سنا ہے کہ گاربو اس کی گرل فرینڈ ہے اور وہ گاربو سے ملتا رہتا ہے

www.urdukorner.com

لیکن گاربو بھی کسی سے نہیں ملتی۔ گاربو آر سٹار کلب کی مالکہ ہے۔ انتہائی اعلیٰ طبقے کی عورت ہے۔ وہ اپنی مرضی کے علاوہ کسی سے نہیں ملتی میں سچ کہہ رہا ہوں"..... پائیک نے کہا۔

"کیا گاربو کو معلوم ہو گا کہ روجر کہاں مل سکتا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"مجھے کیا معلوم میں نے تو صرف سنا ہوا ہے کہ وہ گاربو سے ملتا ہے وہ گرانڈ ماسٹر ہے"..... پائیک نے جواب دیا۔

"ہاٹ فیلڈ کا چیف بھی وہی ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاٹ فیلڈ وہ۔ وہ کیا ہے۔ میں تو نہیں جانتا۔ میں تو یہ نام بھی پہلی بار سن رہا ہوں"..... پائیک نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران ایک طویل سانس لے کر کرسی سے اٹھا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور پائیک چیخ مار کر پہلو کے بل صوفے پر گرا اور دو لمحوں تک تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... عمران کے منہ سے پائیک کی آواز نکلی۔

"پیری بول رہی ہوں ڈیئر۔ کیا ہوا تمہیں۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ میں آرہا ہوں۔ اتنی دیر ہو گئی ہے تمہارا انتظار کرتے ہوئے"۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سوری ڈیئر میں ایک ضروری کام میں مصروف ہو گیا ہوں۔ ابھی

مجھے دیر لگے گی"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے۔ اب اس سے مزید کچھ حاصل ہونا ناممکن ہے۔ بہرحال اس سے ملاقات کا یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ہمیں یہ پتہ چل گیا ہے کہ اب اصل آدمی روجر ہے اور اسے اس گاربو کے ذریعے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اب ہمیں فوری طور پر اس گاربو سے ملنے آر سٹار کلب جانا ہو گا"..... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر چلو پہلے بھی کافی وقت ضائع ہو گیا ہے"۔ تنویر نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اسے ختم کرو ٹائیگر"..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس یہاں اس کی لاش فوری دستیاب ہو جائے گی اور یہ لوگ ہمیں پورے شہر میں تلاش کرنا شروع کر دیں گے"..... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ ٹائیگر درست کہہ رہا تھا۔ وہ ان جرائم پیشہ افراد کی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھا۔

"اوہ واقعی۔ اس پوائنٹ پر تو میرا ذہن نہ گیا تھا۔ نئے سرے سے میک اپ وغیرہ کرنے۔ لباس اور کار تبدیل کرنے میں تو کافی وقت لگے گا۔ او۔ کے اسے ہوش میں لے آؤ۔ اب یہ یہاں سے ہمارے ساتھ باہر جائے گا"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے پائیک کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر

www.urdukorner.com

دیئے۔چند لمحوں پائیک کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔دوسرے لمحے پائیک کے منہ سے کراہ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ٹائیگر نے بازو سے پکڑ کر اسے سیدھا بٹھادیا۔

"سنو پائیک ہماری تمہارے ساتھ کوئی براہ راست دشمنی نہیں ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ تم نے اس جیکسن کے کہنے پر ہم پر حملہ کیا تھا۔اب دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ تمہیں گولی مار کر ہم خاموشی سے یہاں سے چلے جائیں۔دوسری صورت یہ ہے کہ تم ہمارے ساتھ چلو اور ہمیں اس گاربو کے کلب پہنچادو۔اس کے بعد ہم جانیں اور گاربو جانے۔بولو تمہیں کون سی صورت منظور ہے"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔مم میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں"..... پائیک نے فوراً ہی کہا۔

"یہ بات سن لو کہ تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ تم یا تمہارے آدمی اس قابل نہیں ہیں کہ ہمارا راستہ روک سکیں۔اس لئے اگر تم نے راستے میں اپنے کسی آدمی کو کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے اور تمہارے آدمی بھی لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے"..... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"میں کوئی اشارہ نہ کروں گا۔تم بے فکر رہو۔مجھے تسلیم ہے کہ تم بہت اونچے لوگ ہو"..... پائیک نے کہا۔

"او۔کے۔ٹائیگر اس کا کوٹ ٹھیک کر دو"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس کا کوٹ ٹھیک کر دیا اور اس کے ساتھ ہی پائیک ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"شکریہ میں تمہارے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گا۔لیکن میں پہلے بتادوں کہ گاربو کسی سے نہیں ملتی۔وہ ایسی عورت ہے کہ اپنی مرضی کے بغیر ناڈا کے صدر سے بھی ملنے سے انکار کر سکتی ہے"..... پائیک نے کاندھوں کو اچکاتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔تم نے ہمیں صرف اس کلب تک پہنچانا ہے اور بس"..... عمران نے کہا تو پائیک سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔عمران نے تنویر اور ٹائیگر کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ تینوں پائیک کے پیچھے چل پڑے۔پائیک نے واقعی راستے میں کسی قسم کی کوئی شرارت نہ کی اور وہ اطمینان سے کلب سے باہر آ گئے۔عمران نے پائیک کو تنویر کے ساتھ عقبی سیٹ پر بٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔جبکہ ٹائیگر ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اور چند لمحوں بعد ان کی کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی مین روڈ پر پہنچ گئی۔

"پہلے اپنی جگہ پر چلو وہاں سے دوسرے ساتھیوں کو ہمراہ لے کر ہم کلب جائیں گے"..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"یہاں تم لوگوں کا ساتھ کس گروپ نے دیا ہے"..... پائیک نے پوچھا۔

www.urdukorner.com

"ایکریمیا کے رہنے والے ایک آدمی نے کارروائی کی ہے۔ کس طرح کی ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کی نہ ہمیں ضرورت تھی اور نہ معلوم کی"..... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس آدمی کا کیا نام ہے"..... پائیک نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہمزی میک ابھی تمہاری ملاقات بھی اس سے ہو جائے گی۔ ویسے ایک بات بتاؤ کہ تم جرائم کی دنیا میں کیسے آ گئے ہو تم جسمانی اور ذہنی دونوں انداز میں جرائم پیشہ نہیں لگتے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا اور پائیک پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"ایک طویل کہانی ہے۔ مختصر یہ کہ ایک عورت کے قتل کا انتقام لینے کے لئے جرائم کی دنیا میں داخل ہوا تھا۔ اس وقت تو خیال صرف انتقام لینے کی حد تک تھا لیکن پھر حالات ایسے پیدا ہوتے گئے کہ بجائے یہاں سے باہر آنے کے اس دلدل میں دھنستا ہی چلا گیا۔ ویسے میری اس بیس سالہ زندگی میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں نے اس طرح شکست کھائی ہے اور اس کی وجہ دراصل یہی تھی کہ میں آپ حضرات کی طرف سے پہلے سے ہوشیار نہ تھا"..... پائیک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو اب ہوشیار ہو جانا۔ ویسے ایک بات کہوں پائیک کہ تم لوگ خواہ مخواہ ہمارے راستے میں آ گئے ہو۔ ہمارا کوئی تعلق گرانڈ ماسٹر سے نہ تھا۔ ہم تو ہاٹ فیلڈ نامی ایک تنظیم کے خلاف کام کرنے یہاں آ

رہے تھے اور ہاٹ فیلڈ کے بارے میں ہمیں یہی معلومات ملی تھیں کہ اس کا تعلق بھی ٹاگ سے ہی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقیناً غلط اطلاع ملی ہے۔ اس نام کی کوئی تنظیم یہاں موجود نہیں ہے۔ اگر ہوتی تو کم از کم مجھ جیسا آدمی اس سے بے خبر نہ رہتا۔ یہاں تو اگر کسی بچے کا نام بھی اس کے والدین تبدیل کر دیں تو مجھے اس کی اطلاع مل جاتی ہے"..... پائیک نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ لارین کی جگہ روجر نے کیسے لے لی ہے۔ کیا اسے روجر نے ہلاک کر دیا تھا"۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کیونکہ یہ ہیڈ کوارٹر کا اپنا معاملہ ہے۔ میرا سیکشن تجربی صرف خاص معاملات پر ہی کام کرتا ہے۔ ورنہ میرا کوئی تعلق تنظیم سے نہیں رہتا۔ مجھے تو صرف اتنی اطلاع ملی ہے کہ لارین نے کسی مشن میں ناکامی کی وجہ سے خود کشی کر لی ہے اور اس کی جگہ روجر نے لے لی ہے"..... پائیک نے جواب دیا۔

"اسی لمحے کار اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی رہائش پذیر تھے۔ ٹائیگر نے نیچے اتر کر مخصوص انداز میں وقفے وقفے سے تین بار کال بیل کا بٹن پریس کیا اور پھر واپس آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور صفدر باہر آ گیا۔ اس نے ایک نظر ٹائیگر۔ تنویر۔ عمران اور پائیک

www.urdukorner.com

پر ڈالی اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر اس کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کار سمیت اندر پہنچ چکے تھے۔ برآمدے میں کیپٹن شکیل اور جولیا کے ساتھ ہمزی بھی موجود تھا۔ ان سب کی نظریں پائیک پر جمی ہوئی تھیں۔ جو اب کار سے اتر رہا تھا۔

"ان سے ملو ہمزی۔ یہ ہے مسٹر پائیک تھری سٹار کلب کے مالک و منیجر اور ایئر پورٹ پر بنائی جانے والی فلم کے اصل ہدایت کار"۔ عمران نے ہمزی سے مخاطب ہو کر کہا تو ہمزی کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل اور جولیا دونوں چونک پڑے۔

"مگر عمران صاحب یہ تو"..... ہمزی میک نے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر رک گیا۔

"یہ اب بھی ہمارے مخالف کیمپ میں ہے۔ مجھے چونکہ اس کی ہدایت کاری پسند آ گئی تھی اس لئے میں اسے ہلاک کرنے کی بجائے ساتھ لے آیا ہوں۔ تاکہ اس کی فنی مہارت سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھایا جا سکے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ سارے سٹنگ روم میں آ کر بیٹھ گئے۔

"مسٹر ہمزی..... تم نے یہاں کس گروپ کی حمایت حاصل کر کے میرا سیٹ اپ ختم کیا ہے"..... پائیک نے ہمزی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"..... ہمزی میک نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس گروپ کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں جس نے اس قدر مہارت سے میرے سیٹ اپ کو ڈیڈ فلاپ کیا ہے۔ میری نظر میں تو یہاں ایسا کوئی گروپ نہیں ہے"..... پائیک نے جواب دیا۔

"میں نے اس کے لئے ایکریمیا کے ایک گروپ بلیک بورنس کی خدمات حاصل کی تھیں۔ اب انہوں نے یہ سارا انتظام کیسے کیا ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں ہے"..... ہمزی نے جواب دیا اور پائیک نے ہونٹ بھینچ لئے شاید وہ ہمزی کے جواب سے مطمئن نہ ہوا تھا۔ عمران نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کیپٹن ہاؤس"..... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔ کیونکہ اس سے پہلے اس نے جب اس نمبر پر کیشیا سے بطور جیکب فون کیا تھا تو اس پر براہ راست جیکسن نے فون اٹنڈ کیا تھا۔

"پائیک بول رہا ہوں چیف آف سیکشن تھری"..... عمران کے منہ سے پائیک کی آواز نکلی اور کرسی پر بیٹھا ہوا پائیک بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ مگر تنویر نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے واپس کرسی پر دھکیل دیا۔

"اوہ مسٹر پائیک میں بونریول رہا ہوں۔ کیپٹن ہاؤس کا انچارج۔ باس جیکسن نے آپ کو کال کیا تھا۔ لیکن وہاں سے بتایا گیا کہ آپ کہیں گئے ہوئے ہیں اور بتا کر نہیں گئے"..... دوسری طرف سے

www.urdukorner.com

جواب دیا گیا۔

"ہاں میں ایک ضروری کام گیا تھا۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ کال آئی تھی۔ کیا مسئلہ ہے۔ باس کہاں ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ مادام ڈیاری کے پاس گئے اور وہاں سے مستقل طور پر نمبر ٹو میں شفٹ ہو جائیں گے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جسے تمہارے گروپ نے ایئرپورٹ پر ختم کیا تھا۔ اس کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ ختم نہیں ہوا"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے اور باس نے اپنی آنکھوں سے انہیں ایئرپورٹ پر مرتے ہوئے دیکھا تھا"..... عمران نے لہجے میں بے پناہ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"چیف باس نے باس کو فون کر کے بتایا تھا وہ مس گارڈو کے ساتھ موجود تھے کہ کرائم چینل کی خبریں سننے پر انہیں معلوم ہوا کہ وہاں تو کوئی فلم بنائی گئی ہے۔ کوئی آدمی نہیں مرا۔ باس کو اس بات پر یقین نہ آیا کیونکہ باس بھی تمہارے ساتھ ایئرپورٹ موجود تھے لیکن باس نے جب انکوائری کی تو پتہ چلا کہ واقعی یہ کسی فلم کی شوٹنگ تھی اور ایئرپورٹ کے اعلیٰ حکام نے ٹاگ کے گورنر کی خصوصی سفارش پر اس کی اجازت دی تھی۔ اس پر چیف نے باس کو ہدایات دیں اور ان لوگوں کو ٹریس کرنے کا کہیں اب مادام ڈیاری کے ذمہ لگایا جا رہا ہے تمہارے بارے میں باس ہدایات دے گئے ہیں کہ تمہارا فون آئے تو تمہیں کہہ دیا جائے کہ تم تا اطلاع ثانی انڈر گراؤنڈ رہو گے"۔ دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ پائیک کی طرف مڑ گیا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس طرح عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین آنا بند ہو گیا ہو۔

"یہ مادام ڈیاری کون ہے"..... عمران نے کرسی پر بیٹھ کر مسکراتے ہوئے پائیک سے پوچھا۔

"یہ۔ یہ تم نے میری آواز۔ میرے لہجے کی اس طرح ہو بہو نقل کیسے کر لی۔ یہ کیسے ممکن ہے"..... پائیک نے رک رک کر کہا۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ یہ باتیں ہمارے لئے معمولی حیثیت رکھتی ہیں"..... عمران نے اس بار قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"مادام ڈیاری یہاں معلومات فروخت کرنے والی پارٹی ہے۔ اس کا پورا سیٹ اپ ہے..... خود وہ انتہائی عیار اور چالاک عورت ہے"..... پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سنو اگر تم وعدہ کرو کہ خاموش بیٹھے رہو گے تو میں تمہیں بے ہوش کرنے کا حکم نہیں دیتا کیونکہ اب جو میں فون کرنے والا ہوں اس میں تمہارا بولنا مجھے سخت ناگوار گزرے گا"..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے پائیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تمہارے آدمیوں کے گھیرے میں ہوں اور بے بس ہوں"۔

www.urdukorner.com

پائیک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"شکر کرو کہ زندہ ہو"..... عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے مڑ کر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"..... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آرسٹار کلب کی مادام گاربو کا نمبر دیجئے۔ میری بات اچھی طرح سن لیجئے۔ مجھے براہ راست مادام کا نمبر چاہئے۔ کلب کا نمبر نہیں چاہئے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی۔ پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"سیکرٹری ٹو گورنر بول رہا ہوں۔ جناب گورنر صاحب مادام سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کیجئے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو گاربو سپیکنگ"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک نازک اور مترنم سی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی گورنر ناسکل سپیکنگ مادام"..... عمران نے اس بار لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔

"مگر ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ جناب گورنر بذات خود بات کرنا

چاہتے ہیں"..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈپٹی گورنر کہا گیا ہو گا۔ آپ کی سیکرٹری کو غلطی لگی ہو گی"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیا۔

"بہرحال فرمایئے۔ ہم نے پہلے تو آپ کے متعلق کبھی نہیں سنا"۔ گاربو کے لہجے میں حیرت کا تاثر موجود تھا۔

"آپ سے ہمارا پہلا رابطہ ہے۔ جناب روجر صاحب سے ایک انتہائی اہم سرکاری کام ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ آپ کے پاس تشریف فرما ہیں"..... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں اس وقت نہیں ہیں۔ نصف گھنٹہ پہلے ضرور تھے لیکن پھر وہ چلے گئے ہیں"..... گاربو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں مل سکیں گے اس وقت"..... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ میں نے کبھی کسی دوسرے کی مصروفیات جاننے کی کوشش کی ہے"..... اس بار گاربو کا لہجہ سرد تھا۔

"اوکے تھینک یو مادام"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب اس مادام گاربو کے دیدار کرنے ہی پڑیں گے۔ مجبوری ہے"۔ عمران نے رسیور رکھ کر جولیا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"وہ نہیں ملے گی۔ وہ کسی سے نہیں ملتی۔ وہ اس معاملے میں پورے ناگ میں مشہور ہے"..... پائیک نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم سے بھی نہ ملے گی"..... عمران نے مسکرا کر پوچھا۔

www.urdukorner.com

"مجھ سے ۔ مجھ سے تو وہ واقف ہی نہیں ہے"..... پائیک نے چونک کر کہا۔

"اس لئے تو وہ ملنے پر مجبور ہو جائے گی ۔ اب تم بتاؤ کہ تمہارا کیا پروگرام ہے ۔ ہم سے تعاون کرنا چاہتے ہو یا نہیں ۔ میں تمہیں یہاں اس لئے لے آیا تھا تاکہ تم اس دوران اچھی طرح سوچ سمجھ کر کسی فیصلے پر پہنچ سکو"..... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیسا تعاون"..... پائیک نے چونک کر پوچھا۔

"میں ہر صورت میں گرانڈ ماسٹر کے چیف روجر سے ملنا چاہتا ہوں"۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"مگر میں اس کے لئے کیا کر سکتا ہوں"..... پائیک نے حیران ہو کر کہا۔

"تم سیکشن تھری کے چیف ہو اور تمہاری کارکردگی ایسی ہے کہ تمہیں خاص خاص موقعوں پر سامنے لایا جاتا ہے ۔ کیا تمہارا سیکشن مادام گاربو کو اس کلب سے اغوا کر کے یہاں نہیں پہنچا سکتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے ۔ مادام گاربو کو وہاں سے اغوا کسی صورت بھی نہیں کیا جا سکتا ۔ کیونکہ اس کلب میں داخل ہونے والا مادام گاربو کی براہ راست نظروں میں ہوتا ہے اور پھر وہ جس حصے میں رہتی ہے وہاں تو اس کی مرضی کے بغیر کوئی بھی داخل نہیں ہو سکتا میرا سیکشن تو کیا ٹاگ کی پوری فوج وہاں جبراً داخل نہیں ہو سکتی"۔

پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اسے تمہاری طرف سے انکار سمجھوں"..... عمران نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب وہاں ایسے ہی انتظامات ہیں"۔ پائیک نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کیا انتظامات ہیں تفصیل سے بتاؤ"..... عمران نے کہا۔

"تفصیل ۔ تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے ۔ میں نے تو سنا ہوا ہے کہ وہاں انتہائی سخت انتظامات ہیں"..... پائیک نے گڑبڑا کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹائیگر"..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاؤ جا کر پائیک کا میک اپ کر آؤ ۔ تمہارا قد و قامت اس سے ملتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"تم آخر چاہتے کیا ہو"..... جولیا نے جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی ۔ ٹائیگر کے باہر جاتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس گاربو سے روجر کا پتہ معلوم کرنا چاہتا ہوں"..... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس کے لئے اتنے لمبے چوڑے تردد کی کیا ضرورت ہے ۔ وہ کلب میں موجود ہے دس بارہ افراد کا خاتمہ ہو گا تو گاربو ہاتھ آ ہی جائے گی"۔

www.urdukorner.com

تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں میں اسے اس طرح اغوا کرانا چاہتا ہوں کہ کسی کو اس کے اغوا کا علم نہ ہو سکے۔ ورنہ ہم جس اطمینان سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اتنے اطمینان سے پھر نہ بیٹھ سکیں گے "..... عمران نے کہا اور تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

" آپ کا خیال ہے کہ ٹائیگر پائیک کے روپ میں جا کر اس گاربو کو آسانی سے لے آئے گا "..... صفدر نے کہا۔

" ہاں وہ آنے کے لئے مجبور ہو گی "..... عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر پائیک کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ تیر گئی۔

" عمران صاحب کا خیال ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ حالانکہ میں درست کہہ رہا ہوں کہ وہ مجھے جانتی تک نہیں "..... پائیک نے کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس کمرے میں آیا تو پائیک ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ ٹائیگر کا چہرہ اور بال ہو بہو اس سے ملتے جلتے تھے۔

" پائیک کو دوسرا لباس لا دو۔ تاکہ یہ اپنا لباس تمہیں دے سکے "۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر ایک بار پھر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے ایک بنڈل اٹھایا ہوا تھا۔

" مسٹر پائیک باتھ روم میں جا کر لباس تبدیل کر لو اور اپنا لباس ٹائیگر کو دے دو "..... عمران نے پائیک سے کہا اور پائیک ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر ٹائیگر کے ہاتھ سے بنڈل لے کر وہ تیزی

غسل خانے کی طرف بڑھ گیا۔ غسل خانے میں داخل ہو کر اس نے جیسے ہی دروازہ بند کیا۔ عمران نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ایک چھوٹا سا سگریٹ کیس نما باکس باہر آ گیا۔ اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر باکس کے ایک کونے میں موجود بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے باکس سے پانی کا ہلکا سا شور سنائی دینے لگا۔

" ہیلو ہیلو پائیک بول رہا ہوں اوور "..... دوسرے لمحے باکس سے پائیک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

" یس گاربو اٹنڈنگ یو اوور "..... دوسرے لمحے باکس میں سے گاربو کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

" گاربو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک آدمی میرے روپ میں تمہارے کلب آ رہا ہے۔ وہ تمہیں اغوا کرنے کی کوشش کرے گا۔ تاکہ تم سے چیف باس کا پتہ پوچھ سکیں۔ اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی ہوں گے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ تم فوراً کلب سے " بی " میں چلی جاؤ۔ اس طرح تم محفوظ ہو جاؤ گی اوور "..... پائیک کی دبی دبی آواز سنائی دی۔

" تمہارے روپ میں یہ کیا کہہ رہے ہو ڈیئر۔ یہ کیسے ممکن ہے اوور "

دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" تفصیل بتانے کا وقت نہیں ہے جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ ورنہ

www.urdukorner.com

تمہاری زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ فوراً کلب سے چلی جاؤ اور اینڈ آل"..... پائیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی پانی کا شور ابھرا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے باکس کا بٹن آف کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد غسل خانے کا دروازہ کھلا اور پائیک ہاتھ میں اپنا لباس اٹھائے باہر آ گیا۔

"یہ لیجئے۔ میرا لباس"..... اس نے ٹائیگر کی طرف لباس بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اب اس کی ضرورت نہیں رہی پائیک۔ تم وہ ٹرانسمیٹر نکال کر دے دو جس پر تم نے ابھی گاربو کو کال کیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پائیک بے اختیار اچھل پڑا۔

"ٹرانسمیٹر۔ کیا مطلب۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"..... پائیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ جو تمہارے دانت میں چھپا ہوا ہے۔ ٹاگس تھری ٹائپ ٹرانسمیٹر"..... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

"دانت میں۔ ٹرانسمیٹر"..... پائیک نے بے اختیار ایک قدم پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھو اس کا فکسڈ رسیور یہ میں نے تمہارے دفتر سے اٹھایا تھا۔ جب تم ہمارے ساتھ آنے کے لئے دروازے کی طرف مڑے تھے تو یہ مجھے تمہاری میز کے ساتھ والے ریک میں پڑا نظر آ گیا تھا۔ بظاہر یہ سگریٹ کیس نظر آتا ہے اس لئے تم نے بے فکر ہو کر اسے ریک میں

پر ہی رکھا ہوا تھا لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں کہ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر اب ایکریمیا میں عام بکنے لگ گیا ہے۔ اس کا سپیشل سیٹ اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ اسے دانت میں خلا کر اکر چھپایا جا سکتا ہے۔ اور اب تک تمہارے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو کا مقصد بھی یہی تھا کہ تم سے کسی طرح یہ اگلوایا جا سکے کہ تمہارا تعلق گاربو سے کس قسم کا ہے کیونکہ یہ تو مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ تمہارا تعلق بہر حال گاربو سے ہے۔ لیکن یہ معلوم نہ ہو رہا تھا کہ یہ تعلق کس انداز کا ہے۔ لیکن اب تمہاری کال کے دوران تمہارے لہجے کی بے تکلفی اور گاربو کا تمہیں ڈیئر کہنے سے تمہارے درمیان تعلقات کا مجھے اندازہ ہو گیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پائیک کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ اس بار خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

"تم۔ تم۔ آخر کیا چیز ہو۔ تم یہ سب کچھ کیسے جان لیتے ہو۔ گاربو کے ساتھ میرے تعلقات کے بارے میں تو سوائے گاربو اور میرے کسی تیسرے آدمی کو علم ہی نہیں ہے۔ تمہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کیا تم کوئی مافوق الفطرت ہستی ہو"..... پائیک کے لہجے میں بھی خوف کا عنصر نمایاں تھا۔ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو آدمی انسانی نفسیات کے بارے میں کچھ جانتا ہو۔ اسے بعض اوقات مافوق الفطرت بھی سمجھ لیا جاتا ہے۔ تم نے جس انداز میں ارلو کا نام لیا اور پھر تمہارا رومانٹک فلموں کے ہیرو جیسا انداز گاربو کے بے پناہ حسن کے چرچے۔ یہ سب کچھ ایک کہانی سنا رہے تھے میں

www.urdukorner.com

نے وہ کہانی سن لی بس اتنی سی بات تھی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پائیک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم۔ تم انسان نہیں ہو۔ تم سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا"۔ پائیک نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس طرح کرسی پر بیٹھ گیا جیسے وہ آخری بازی بھی ہار بیٹھا ہو۔

"اب بتا دو کہ روجر کا حلیہ کیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو پائیک نے چونک کر سر اٹھایا اور چند لمحے عمران کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ روجر اس وقت کہاں ہوگا۔ کیونکہ تم سے زیادہ روجر کے بارے میں اور کوئی نہیں جان سکتا۔ کیونکہ تمہیں گاربو سے ملتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑتا ہوگا کہ روجر کی مصروفیات تمہارے علم میں رہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے گاربو خود بلا لیتی ہے۔ اسے روجر کے بارے میں معلوم ہوتا ہے"..... پائیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کہاں بلا لیتی ہے ظاہر ہے وہ کلب میں تو نہیں بلا سکتی تمہیں ورنہ روجر کو یقیناً اطلاع مل جاتی"..... عمران نے کہا۔

"اس کے پاس مختلف ٹھکانے ہیں وہ کسی بھی جگہ بلا لیتی ہے"۔ پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹھکانہ کون سا ہے جسے تم "بی" کہہ رہے تھے"..... عمران نے پوچھا۔

"یہ ہمارا کوڈ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی ایسی جگہ جس کے متعلق کوئی نہ جانتا ہو"..... پائیک نے جواب دیا۔

"تنویر اب تک مسٹر پائیک کے ساتھ بہت نرمی کی جا چکی ہے لیکن اب مسٹر پائیک نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش میں ہیں"۔ عمران نے اس بار تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم خود وقت ضائع کرنے پر تلے ہوئے تھے"..... تنویر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اسے انتہائی برق رفتاری سے اچھل کر ایک طرف ہٹنا پڑا۔ کیونکہ پائیک نے یکلخت اچھل کر تنویر کے سینے میں ٹکر مار کر اسے راستے سے ہٹا کر بیرونی دروازے کی طرف بھاگنا چاہا تھا کیونکہ تنویر بیرونی دروازے کے بالکل سامنے موجود تھا لیکن تنویر نے ایک طرف ہٹتے ہی لات چلائی اور دوسرے لمحے پائیک کا حلق سے ایک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر منہ کے بل فرش پر جا گرا۔ تنویر نے بڑے ماہرانہ انداز میں اپنے ہی زور میں آگے بڑھتے ہوئے پائیک کی پشت پر لات ماری تھی اور پھر اس سے پہلے کہ پائیک اچھل کر کھڑا ہوتا۔ تنویر اس کے سر پر پہنچ گیا اور اس کے بعد تو جیسے کمرہ پائیک کے حلق سے نکلنے والی مسلسل چیخوں سے گونج اٹھا۔ تنویر کی زوردار لاتوں نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے پائیک کی کئی پسلیاں اور ران میں توڑ ڈالی تھیں۔ پائیک نے مڑ کر تنویر کی لات پکڑنے کی

www.urdukorner.com

کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے جبڑے پر بھرپور لات پڑی اور وہ بری طرح چیختا ہوا پہلو کے بل نیچے گرا اور پھر اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"اب اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ۔۔۔ ٹائیگر جا کر رسی لے آؤ۔ اب باقی کام آسانی سے ہو جائے گا"..... عمران نے کہا اور تنویر نے اوندھے منہ پڑے ہوئے پائیک کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھایا اور ایک طرف پڑی کرسی پر پھینک دیا۔ ٹائیگر باہر جا چکا تھا۔

"کیا یہ گاربو واقعی روجر کے بارے میں جانتی ہو گی"..... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں تم نے اس کینن ہاؤس کے انچارج کی بات نہیں سنی تھی اس نے بتایا تھا کہ روجر اس وقت گاربو کے پاس ہی تھا۔ جب اس نے کرائم چینل پر خبریں سنیں اور پھر اس جیکسن سے بات کی اور اس کے بعد اس نے بتایا کہ جیکسن اس مادام ڈیاری کے ذمے ہماری تلاش کا کام ڈال کر نمبر ٹو میں چلا جائے گا۔ اس کا واضح مطلب ہے کہ اب یہ لوگ انڈر گراؤنڈ ہو گئے ہیں اور گاربو کے جس قسم کے تعلقات روجر سے ہیں۔ اس نے گاربو کو ضرور بتایا ہو گا کہ وہ کہاں جا رہا ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اتنی لمبی گیم کھیلنے کی بجائے براہ راست گاربو کے کلب پر حملہ کر کے اس سے وہیں پوچھ گچھ نہیں کی جا سکتی تھی"..... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تاکہ مادام ڈیاری کے آدمی فوراً ہمارے متعلق گرانڈ ماسٹر کو حتمی اطلاعات دے دیتے اور پھر چاروں طرف سے ہم پر ایک بار پھر اسی انداز میں مسلسل حملے شروع کر دیئے جاتے جس انداز کی پلاننگ انہوں نے ایئرپورٹ پر بنائی تھی ہم یہاں اس وقت تک محفوظ ہیں جب تک ہمارا کسی کو علم نہیں ہوتا"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تم واقعی وہاں تک سوچ لیتے ہو۔ جہاں تک ہمارا ذہن بھی نہیں پہنچتا"۔ جولیا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"سوچنے سے کیا ہوتا ہے۔ میں تو وہاں تک بھی سوچ لیتا ہوں جہاں تک شاید تنویر نے بھی نہ سوچا ہو گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ اس دوران ٹائیگر کمرے میں واپس آ چکا تھا اور پھر صفدر تنویر اور ٹائیگر تینوں نے مل کر پائیک کو کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ پائیک کا چہرہ تکلیف کی شدت سے خاصا مسخ ہو چکا تھا۔ ایک جبڑا ٹوٹ کر لٹک گیا تھا اور منہ کے ایک کنارے سے خون کی لکیر بہہ کر اس کے گریبان تک چلی گئی تھی۔

"پہلے ہی اس کا جبڑا تنویر نے توڑ دیا ہے۔ اس لئے مزید توڑ پھوڑ کئے بغیر اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد پائیک ہوش میں آ کر بری طرح کراہنے لگا۔

"تم نے دیکھا پائیک کہ میرے ذرا سے اشارے پر چند لمحوں میں

www.urdukorner.com

تم پر کیا کچھ بیت گئی ہے۔ان کی تعداد بھی تم نے دیکھ لی ہے اور یہ سب اس معاملے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ماہرانہ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔اس لئے وہ پتہ بتا دو جہاں کا اشارہ تم نے گاربو کو کیا تھا۔ اس طرح تم مزید ٹوٹ پھوٹ سے اپنے آپ کو بچا لو گے "..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم وعدہ کرو کہ گاربو کو کچھ نہ کہو گے "..... پائیک نے کراہتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وعدہ رہا۔ویسے بھی ہم خوبصورتی کے قدردان ہیں "۔ عمران نے جولیا کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" کاؤنٹی کالونی کوٹھی نمبر دن سکس ایٹ بی "..... پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" فون نمبر بھی بتا دو "..... عمران نے کہا اور پائیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون نمبر بتا دیا۔

" تنویر۔اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو تاکہ اس کا لٹکا ہوا جبڑا متوازن ہو جائے "..... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور خود اٹھ کر وہ فون کی طرف بڑھ گیا۔اس نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے پائیک کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" پائیک بول رہا ہوں مادام پہنچ گئی ہیں یہاں "..... عمران نے پائیک کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر بات کیجئے "..... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو پائیک یہ تم نے کیا چکر چلا دیا ہے۔ تمہیں کس طرح معلوم ہو گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کرنے والی ہے اور وہ مجھے کیوں اغوا کرے گی "..... دوسری طرف سے گاربو کی تیز آواز سنائی دی۔

" ڈیئر صورت حال انتہائی خطرناک ہے۔ یہ لوگ میرے کلب آئے اور انہوں نے وہاں میرے ایسے دو آدمیوں کو بیکار کر دیا کہ جو لڑائی بھڑائی میں ماہر تھے پھر انہوں نے مجھے بے ہوش کر کے وہاں سے اغوا کر لیا اور اپنے ٹھکانے پر لے آئے لیکن مجھے وقت سے پہلے ہوش آ گیا اور میں نے ان کے درمیان ہونے والی باتیں سن لیں۔انہیں روجر کی تلاش ہے۔وہ اس سے کسی ہاٹ فیلڈ کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ انہیں میرے اور تمہارے تعلقات اور تمہارے کلب کے تمام انتظامات کا بھی علم تھا۔چنانچہ میں نے ان کا پلان سن لیا وہ اپنا ایک آدمی میرے روپ میں تمہارے کلب بھیج کر تمہیں اغوا کرانا چاہتے تھے۔ پھر انہوں نے مجھے چیک کیا۔میں بے ہوش بنا رہا تو انہوں نے میرے ہاتھ اور پیر باندھے اور اس جگہ سے باہر چلے گئے ان کی باتوں سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ جہاں میں موجود تھا وہ ناگ سے ساٹھ ستر کلو میٹر دور کوئی زرعی فارم ہے اس لئے انہیں ظاہر ہے تم تک پہنچنے میں گھنٹہ ڈیڑھ تو ضرور لگ جاتا۔انہوں نے مجھے ہلاک نہیں کیا تھا۔ شاید وہ مجھے تمہارے ٹریپ تک زندہ رکھنا چاہتے تھے۔

www.urdukorner.com

بہرحال ان کے اس فارم سے نکلتے ہی میں نے آزادی کی کوشش شروع کر دی اور پھر میں رسیاں کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ وہاں فون نہیں تھا اس لئے مجھے مجبوراً دانت میں موجود خصوصی ٹرانسمیٹر استعمال کرنا پڑا تاکہ تمہیں اس خطرے سے ہوشیار کر سکوں اور تمہیں ہوشیار کرنے کے بعد میں باہر آیا تھا ان کا ایک آدمی باہر موجود تھا۔ میں نے اسے ختم کر دیا اور پھر وہاں سے نکل آیا۔ اب بھی میں ایک قریبی ہوٹل سے فون پر تم سے بات کر رہا ہوں"۔ عمران نے پائیک کے لہجے میں تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ اوہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں یہ۔ لیکن اب میں کب تک یہاں چھپی رہوں گی"۔ دوسری طرف سے گاربو نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ واقعی میرے اور تمہارے تصور سے بھی زیادہ خطرناک ہیں ڈیئر۔ لیکن مجھے سب سے زیادہ تمہارا فکر تھا۔ وہ فکر اب دور ہو گیا ہے۔ اب میں انہیں ٹریس کر کے ٹھکانے لگا دوں گا"..... عمران نے کہا۔

"لیکن کب تک"..... گاربو نے کہا۔

"تم آخر اس قدر پریشان کیوں ہو رہی ہو۔ یہاں تم پوری طرح محفوظ ہو۔ اور مجھے یقین ہے کہ تمہیں روجر نے اپنے خفیہ ٹھکانے کے بارے میں بھی نہ بتایا ہو گا۔ میں تو صرف تمہیں اس لئے بچانا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ انتہائی ظالم اور سفاک ہیں۔ یہ تمہارے اس

خوبصورت چہرے پر تیزاب ڈالنے سے بھی باز نہ آتے"..... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ اس قدر خوفناک لوگ ہیں۔ لیکن وہ روجر کو کیوں تلاش کر رہے ہیں"..... گاربو نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"وہ اس سے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان کی باتیں سنی تھیں۔ ان کا خیال ہے کہ روجر ہاٹ فیلڈ کے بارے میں جانتا ہے"..... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاٹ فیلڈ یہ کیا چیز ہے۔ مجھ سے تو روجر نے کبھی اس کا ذکر نہیں کیا"..... گاربو نے کہا۔

"مجھے خود علم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے روجر واقعی جانتا ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرح روجر کب تک چھپا رہے گا۔ مجھے اس سے بات کرنی ہی پڑے گی"..... گاربو نے کہا۔

"کس طرح بات کرو گی کیا فون پر"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں وہ جہاں ہے وہاں فون نہیں ہے۔ ٹرانسمیٹر پر بات کرنی ہو گی۔ اسے خبردار کرنا ہو گا۔ ورنہ اب مجھے خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ اگر یہ روجر تک پہنچ گئے تو پھر روجر سے مجھے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھونے پڑیں گے"..... گاربو نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر بات نہ کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ انہوں نے کوئی ٹرانسمیٹر ٹریکنگ مشین کہیں نصب کی ہوئی ہو۔ اس طرح تم خود چیک ہو سکتی

www.urdukorner.com

ہو۔اور جس طرح تم روجر سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتیں اس طرح میں تم سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتا۔ تم مجھے وہ جگہ بتا دو۔ میں خود جا کر روجر کو ساری بات بتا دیتا ہوں۔ میں اسے پوری تفصیل بتا دوں گا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ تم خود جاؤ۔اس نے جیکسن سے بات کرتے ہوئے اسے بتایا تھا کہ وہ ریلکس ہاؤس میں شفٹ ہو رہا ہے اور میں جانتی ہوں کہ ریلکس ہاؤس جزیرہ بیضن کے مرکزی شہر روسک کے شمال میں واقع مشہور جھیل مار کو فال کے ساتھ ہے۔ وہ روجر کی ذاتی ملکیت ہے اور روجر چھٹیاں وہیں گزارتا ہے"..... گاربو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ تم بے فکر رہو اور جب تک میری یا روجر کی طرف سے تمہیں کال نہ ملے تم نے یہاں سے واپس کلب نہیں جانا۔ میں اپنے پورے سیکشن کو ان کے خلاف حرکت میں لے آؤں گا"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مگر جلد سے جلد ان کا خاتمہ کرو۔ میں زیادہ دیر کلب سے باہر نہیں رہ سکتی"..... گاربو نے کہا۔

"فکر مت کرو صرف چند گھنٹوں کی بات ہے۔او۔کے گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ نمایاں تھی۔

روجر نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ایک بٹن دبا کر اس نے کال دینی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو روجر کالنگ جیکسن اوور"..... وہ مسلسل کال دے رہا تھا۔

"یس جیکسن اٹنڈنگ یو اوور"۔چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"جیکسن تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا ہو رہا ہے وہاں اوور"..... روجر نے تیز لہجے میں کہا

"مادام ڈیاری کا پورا گروپ پورے ٹاگ میں انہیں انتہائی سرگرمی سے تلاش کر رہا ہے۔ لیکن ابھی تک ان کا سراغ نہیں مل سکا۔ نجانے لوگ کہاں چھپ کر بیٹھ گئے ہیں اوور"۔ جیکسن نے جواب دیا۔

www.urdukorner.com

"یہ کیسے ممکن ہے جیکسن کہ اتنے سارے اجنبی ٹاگ میں ماوام ڈیاری کے آدمیوں کی نظروں سے چھپے رہ سکیں یہ لوگ تو پاتال سے بھی خبریں نکال لاتے ہیں اوور"..... روجر نے کہا۔

"اسی بات پر تو مجھے بھی حیرت ہے۔ بہرحال وہ کب تک چھپے رہیں گے۔ کبھی نہ کبھی تو سامنے آئیں گے ہی اور ایک بار ان کا معمولی سا کلیو بھی مل گیا تو پھر ان کا خاتمہ کوئی مسئلہ نہ رہے گا۔ میں ان پر موت بن کر جھپٹ پڑوں گا اوور"..... جیکسن نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"پائیک کے سیکشن کو بھی تلاش پر لگا دینا تھا اوور"..... روجر نے کہا۔

"وہ پائیک بھی غائب ہو چکا ہے۔ اس کے بارے میں یہی رپورٹ ملی ہے کہ اس کے کلب میں تین مقامی آدمی آئے جو وہاں اجنبی تھے۔ انہوں نے پائیک کے دو بہترین آدمیوں میں سے ایک کو ہلاک کر دیا اور دوسرے کو بے بس کر دیا۔ پھر پائیک انہیں لے کر اپنے دفتر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد پائیک ان کے ہمراہ کلب سے باہر آیا اور ان کی کار میں بیٹھ کر چلا گیا۔ اس نے کسی کو کچھ نہیں بتایا کہ وہ کہاں جا رہا ہے تب سے وہ بھی غائب ہے۔ اس کار کی تلاش بھی ہو رہی ہے۔ لیکن وہ کار بھی کہیں نظر نہیں آ رہی۔ کار نئی تھی۔ اس کی رجسٹریشن پر صرف اپلائیڈ فار لکھا ہوا تھا اوور"..... جیکسن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہیں یہ مقامی افراد کے روپ میں وہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں۔ اور وہ پائیک کو کسی چکر میں ساتھ لے گئے ہوں اوور"..... روجر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے لیکن اب تک پائیک کی لاش یا پائیک کو مل جانا چاہئے تھا۔ انہوں نے اس کا اچار تو نہیں ڈالنا تھا۔ زیادہ سے زیادہ وہ اس سے تمہارے یا میرے متعلق پوچھ گچھ ہی کر سکتے تھے۔ اور بس اوور"..... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی خطرے کے پیش نظر تو میں ریلکس ہاؤس شفٹ ہو گیا ہوں بہرحال تم انہیں فوراً تلاش کرواکر ان کا خاتمہ کرو ورنہ گرانڈ ماسٹر کا تو سارا دھندہ ہی چوپٹ ہو کر رہ جائے گا۔ ہم کب تک چھپے رہیں گے اوور"..... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"فکر مت کرو وہ زیادہ دیر تک چھپ نہ سکیں گے۔ کسی بھی لمحے ان کا سراغ مل سکتا ہے اور ایک بار سراغ مل جائے پھر چاہے آدھے ٹاگ کو کیوں نہ بموں سے اڑانا پڑے میں اڑا دوں گا اوور"۔ جیکسن نے کہا۔

"مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا۔ اوور اینڈ آل"..... روجر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے سے باہر نکل آیا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک اور کمرے میں آیا اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد

www.urdukorner.com

کمرے کی حرکت رکی تو روجر نے دروازہ کھولا اور باہر موجود ایک راہداری میں آگیا۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا اس نے دروازے کے ہینڈل کو مخصوص انداز میں دبا کر اسے کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی اس مشین کے سامنے ایک سٹول بھی موجود تھا۔ روجر تیز تیز قدم اٹھاتا اس سٹول پر جا کر بیٹھ گیا۔

"اب مجھے بلیک سیکشن کو حرکت میں لانا پڑے گا۔ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا"۔ روجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین سے زوں زوں کی ہلکی آواز نکلنے لگی اور اس پر چھوٹے بڑے کئی بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ روجر نے ایک ناب کو گھمانا شروع کیا تو اس کے اوپر موجود ڈائل پر ایک سرخ رنگ کی سوئی حرکت کرنے لگ گئی۔ جب یہ سوئی درمیانی ہندسے پر پہنچی تو روجر نے ناب سے ہاتھ ہٹایا اور مشین کے سب سے نچلے حصے میں موجود ایک سرخ رنگ کے ہینڈل کو جھٹکا دے کر کھینچ لیا۔ اس ہینڈل کے کھینچتے ہی مشین کے درمیان ایک سکرین جھماکے سے روشن ہو گئی اور چند لمحوں تک تو اس پر آڑی ترچھی لکیریں دائیں بائیں پھیلتی اور سکڑتی رہیں پھر ایک بڑے سے ہال کا منظر ابھر آیا اس ہال میں دیواروں کے ساتھ بے شمار مشینیں نصب تھیں اور ہال میں بے حد گہما گہمی نظر آرہی تھی۔ سفید کوٹ پہنے دو دو آدمی ہر مشین کے سامنے موجود تھے۔ درمیان میں موجود میزوں کے پیچھے بھی

افراد بیٹھے ہوئے نظر آرہے تھے۔ ان میزوں پر عجیب و غریب شکلوں کی چھوٹی بڑی کئی مشینیں موجود تھیں۔ روجر کافی دیر تک اس ہال کو دیکھتا رہا پھر اس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے مشین پر لگے ہوئے دو بٹن پریس کئے تو اس نے دیکھا کہ سکرین پر نظر آنے والے ہال کے ایک کونے میں موجود میز کے پیچھے بیٹھا ہوا آدمی چونک کر سیدھا ہوا اور اس نے اپنے سامنے رکھی ہوئی مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"گرانڈ ماسٹر فرام ٹاگ"..... روجر نے مشین کے ساتھ لگ میں لگتے ہوئے ایک مائیک کو ہاتھ میں لے کر تیز لہجے میں کہا۔

"یس ورلڈ سکریٹنگ ڈیسک تاڈا اٹنڈنگ یو"..... مشین سے ایک بھاری اور سنجیدہ سی آواز نکلی۔

"ٹاگ ایئرپورٹ کے انٹرنیشنل سیکشن پر آج سے دو روز پہلے پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ سے پانچ پاکیشیائی مرد اور ایک عورت آئے ہیں ان میں سے ایک مرد کا نام علی عمران ہے۔ اس عورت کی شہریت پاکیشیائی ہو سکتی ہے لیکن قومیت کے لحاظ سے وہ سوئس ہے ان کو ریچ میں لے آؤ"..... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی کو مشین کے مختلف بٹن دباتے ہوئے دیکھا..... کافی دیر تک وہ مشین کو آپریٹ کرتا رہا پھر سیدھا ہو گیا۔

"مجھے سکریٹنگ ڈیسک کراؤ اور مختصر کوائف بھی بتاؤ"..... روجر

www.urdukorner.com

نے کہا تو دوسرے لمحے سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک ایشیائی مرد کا چہرہ نظر آنے لگا۔

"اس کا نام علی عمران ہے۔ پاسپورٹ کے مطابق پیشے کے لحاظ سے بزنس مین ہے اور یہاں سیاحت کے لئے آیا ہے"..... مشین سے آواز سنائی دی تو روجر نے چونک کر غور سے عمران کے چہرے کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"دوسری تصویر دکھاؤ لیکن صرف نام بتاؤ باقی تفصیلات رہنے دو"۔ روجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جھماکے کے ساتھ عمران کی جگہ ایک دوسرے ایشیائی مرد کی تصویر ابھر آئی۔

"اس کا نام تنویر ہے"..... آواز سنائی دی اور پھر تیسری تصویر ابھری اور ساتھ ہی آواز سنائی دی۔ اس کا نام صفدر ہے۔ اور پھر تصویریں ابھرتی رہیں اور آخر میں جولیا نافٹر واٹر کا نام لیا گیا اور پھر سکرین پر اسی ہال کا منظر ابھر آیا۔

"گڈ تم نے درست آدمیوں کا انتخاب کیا ہے۔ یہ سب لوگ ٹاگ میں موجود ہیں اور یقیناً میک اپ میں ہوں گے۔ کیا تم انہیں ٹاگ میں چیک کر سکتے ہو"..... روجر نے پوچھا۔

"اس کے لئے آپ کو دس گنا فیس ادا کرنی پڑے گی۔ کیونکہ پورے ٹاگ پر مخصوص ریز پھیلانی پڑیں گی"..... مشین سے آواز سنائی دی۔

"فیس کی فکر مت کرو۔ ورلڈ سکریٹنگ سنٹر جو بل بھجوائے گا وہ

گرانڈ ماسٹر کے لئے قابل قبول ہو گا"..... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے دو گھنٹوں کے بعد دوبارہ رابطہ کریں"..... آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین آف ہو گئی اور روجر نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"مجھے پہلے ہی اس سنٹر کی خدمات حاصل کر لینی چاہئیں تھیں۔ خواہ مخواہ وقت ضائع کیا"..... روجر نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا اور سٹول سے اٹھ کر واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اس کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے اسے سو فیصد یقین ہو گیا ہو کہ ورلڈ سکریٹنگ سنٹر عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ ٹھونڈ نکالے گا اور ظاہر ہے کہ اس کے بعد ان کی ہلاکت کوئی مسئلہ نہ رہ جاتا تھا۔

www.urdukorner.com

چارٹرڈ طیارہ انتہائی تیز رفتاری سے ٹاگ کے ایئرپورٹ سے اڑ کر جزیرہ بیضن کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ٹاگ سے جزیرہ بیضن تک کے ہوائی سفر میں چار گھنٹے لگ جاتے تھے۔ اس لئے انہیں معلوم تھا کہ جزیرہ بیضن پہنچتے پہنچتے انہیں شام پڑ جائے گی۔ ہنری میک ان کے ساتھ تھا جب کہ پائیک کو انہوں نے آتے وقت وہیں ختم کر دیا تھا۔ کیونکہ اب پائیک کو ساتھ رکھنے سے ان کے لئے بہت سے مسائل پیدا ہو سکتے تھے۔ طیارہ چونکہ چارٹرڈ تھا۔ اس لئے طیارے میں ان کے علاوہ اور کوئی مسافر نہ تھا۔

"ہمیں جزیرہ بیضن کے مرکزی شہر روسک سے اسلحہ اور جیپیں بھی حاصل کرنی ہیں"..... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے ہنری میک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں دولت خرچ کرنے سے ہر چیز مل سکتی ہے سوائے زندگی

کے اور دولت حاصل کرنا میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے"..... ہنری میک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کسی گیم روم کا رخ کرو گے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا اور ہنری میک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"نہیں ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہو گا۔ ہمیں فوری ایکشن میں آنا ہو گا۔ گرانڈ ماسٹر خاصی بڑی اور با وسائل تنظیم ہے۔ نجانے یہ لوگ کیوں رک گئے ہیں۔ ورنہ اگر یہ واقعی مقابلے پر اتر آتے تو ہمارے لئے مسئلہ بن جاتا"..... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اسلحہ اور جیپیں کیسے حاصل کی جائیں گی"..... ہنری میک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تم مجھے کسی ایسے آدمی کا پتہ بتا دو جس سے یہ چیزیں دولت دے کر خریدی جا سکتی ہوں"..... عمران نے کہا۔

"جزیرہ بیضن میں یہودی اکثریت میں ہیں اور شاید آپ کو معلوم نہیں ہے کہ جزیرہ بیضن جرائم پیشہ افراد کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ ٹاگ اور ناڈا میں سمگل ہونے والا اسلحہ اور منشیات یہیں سے وہاں پہنچائے جاتے ہیں۔ لیکن میں چونکہ پہلے وہاں نہیں گیا اس لئے مجھے معلوم نہیں ہے۔ ہاں اگر صرف معلومات حاصل کرنی ہیں تو معلومات یہیں بیٹھے بھی حاصل کی جا سکتی ہیں"..... ہنری میک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

www.urdukorner.com

"مجھے ایکریمیا فون کرنا پڑے گا"..... ہنری میک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کر لو"..... عمران نے کہا اور ہنری میک اٹھ کر کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ وہاں سے خصوصی فون پر بات کر سکے۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔ وہ واپس آکر عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پائلٹ ٹاگ ایئرپورٹ کے حکام سے فون ملوا رہا ہے۔ جیسے فون ملے گا وہ مجھے کاشن دے دے گا"..... ہنری میک نے کہا۔

"کوئی ایسا لفظ منہ سے نہ نکالنا جس سے ہماری شناخت ہو سکے"۔ عمران نے کہا اور ہنری میک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چند لمحوں بعد فون پیس پر ایک چھوٹا سا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ رابطہ قائم ہو گیا ہے اب وہ کال کر سکتا ہے۔ ہنری میک نے جلدی سے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ایکس وائی زیڈ سے بات کراؤ"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ہنری میک نے کہا اور عمران یہ مخصوص انداز کا کوڈ سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد فون پیس سے ایک اور آواز ابھری۔

"زیڈ بول رہا ہوں"..... بولنے والے کا لہجہ بھاری اور قدرے کرختگی لئے ہوئے تھا۔

"ہنری میک بول رہا ہوں۔ جزیرہ بیجن کے مرکزی شہر روسک

میں کوئی ایسی ٹپ دو جہاں سے مخصوص جیپیں اور نشانہ بازی کا ضروری سامان خریدا جا سکے"..... ہنری میک نے کہا تو عمران ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"فیس کا کیا ہو گا"..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"پہنچ جائے گی"..... ہنری میک نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نوٹ کرو رابرٹ لین جسیکا سپر سٹور۔ مالک برگ مین۔ ٹپ وائٹ سن۔ قیمت نقد"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوے کے تھینک یو"..... ہنری میک نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کیا اور پھر فون پیس اٹھائے وہ دوبارہ کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا..... وہ فون پیس واپس کرنے جا رہا تھا۔

اور پھر چار گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد وہ روسک پہنچ گئے۔ عمران نے دو ٹیکسیاں لیں اور سیدھے ایئرپورٹ سے رابرٹ لین کی طرف بڑھ گئے۔ جسیکا سپر سٹور واقعی سپر سٹور تھا۔ دنیا کی تقریباً ہر چیز وہاں موجود تھی۔ سٹور کا مالک برگ مین ایک بوڑھا اور خشک چہرے والا یہودی تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں کو باہر سٹور میں ہی چھوڑ کر صرف ہنری میک کے ساتھ برگ مین سے ملنے گیا تھا۔

۔ خصوصی اسلحہ اور ایک بڑی لینڈ کروزر جیپ کی ڈیلیوری فوری چاہئے۔ ٹپ کے لئے وائٹ سن"..... عمران نے جاتے ہی برگ

www.urdukorner.com

مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کہاں سے آئے ہو"..... برگ مین نے غور سے عمران اور ہنری میک کو دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران اور ہنری میک دونوں ہی میک اپ میں تھے اور میک اپ کے لحاظ سے وہ ناڈا کے ہی باشندے لگتے تھے۔

"جسٹم سے"..... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور برگ مین اس خلاف توقع جواب پر بے اختیار چونک پڑا۔

"سوری میں ایسا کام نہیں کیا کرتا۔ سٹور میں جو اسلحہ موجود ہے وہ تم خرید سکتے ہو اور اب جاؤ۔ میرے پاس مزید وقت نہیں ہے"۔ برگ مین عمران کے جواب سے ہی اکھڑ گیا تھا۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں وہی باکس تھا جس سے اس نے پائیک اور گاربو کے درمیان ہونے والی خصوصی گفتگو سنی تھی۔

"اسے جانتے ہو کیا ہے"۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ خشک ہو گیا۔

"کیا ہے۔ سگریٹ کیس لگتا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ میرا وقت ضائع مت کرو ورنہ میں پولیس کو بلا لوں گا"..... برگ مین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ سپر بلاسٹنگ چارجر ہے۔ ہم جاتے وقت اسے تمہارے سپر سٹور کے کسی بھی نامعلوم کونے میں پھینک جائیں گے۔ ایسی جگہ کہ تم دس سال بھی تلاش کرتے رہو تو اسے دریافت نہ کر سکو گے اور ہمارے جانے کے دس منٹ بعد یہ ڈی چارج ہو جائے گا اور پھر تمہارا یہ سپر سٹور بمعہ عمارت کے تنکوں کی طرح بکھر جائے گا"..... عمران

نے کہا تو برگ مین بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا سٹور مکمل طور پر انشورڈ ہے مسٹر۔ اس لئے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور یہ دھمکیاں مجھے مت دو۔ میں جانتا ہوں کہ یہ ٹاکس تھری ٹاپ ٹرانسمیٹر کار سیور ہے۔ سپر بلاسٹنگ چارجر نہیں ہے۔ لیکن تم نے جس انداز میں مجھے دھمکانے کی کوشش کی ہے اور تمہارے پاس اس رسیور کی موجودگی کا مطلب ہے کہ تم پولیس یا انٹیلی جنس کے آدمی نہیں ہو۔ اس لئے بتاؤ کون سا اسلحہ تمہیں چاہئے میں مہیا کر دیتا ہوں"..... برگ مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گڈ اس کا مطلب ہے کہ میری چیکنگ درست رہی۔ اب مجھے تسلی ہو گئی ہے کہ تم ہمارا مطلوبہ اسلحہ واقعی مہیا کر سکتے ہو۔ باقی رہی تمہاری نہ دینے والی بات تو یہ کوئی مسئلہ نہ تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسا صرف قیمت بڑھانے کے لئے کہا جاتا ہے"..... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور برگ مین حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"گڈ خاصے ذہین آدمی ہو۔ لسٹ دو"..... برگ مین اب پوری طرح نارمل ہو چکا تھا اور عمران نے میز پر رکھا ہوا پیڈ اٹھایا اور قلمدان سے ایک بال پوائنٹ نکال کر اس نے لسٹ بنانی شروع کر دی۔ لسٹ بنا کر اس نے کاغذ برگ مین کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ یہ تو کوئی خاص اسلحہ نہیں ہے۔ میں سمجھا کہ نجانے تم کیا طلب کرو گے"..... برگ مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"یہ بھی فرسٹ چیک ہے۔ تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ تمہارا اسلحہ کیا واقعی اس قابل ہوتا ہے کہ اس پر مکمل بھروسہ کیا جا سکے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور برگ مین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر قلمدان سے وہی بال پوائنٹ نکال کر جس سے عمران نے لسٹ بنائی تھی۔ ہر آئیٹم کے سامنے قیمت لکھنی شروع کر دی۔ پھر اس نے کلکولیٹر کی مدد سے اس کا ٹوٹل کیا اور آخر میں اس نے دو آئیٹم اور لکھ کر ان کی بھی قیمت ٹوٹل میں شامل کر کے گرانڈ ٹوٹل بنایا اور کاغذ واپس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اگر یہ قیمتیں منظور ہوں تو بات کرو۔ کیش پیمنٹ اور فوری ڈیلیوری میرا اصول ہے"..... برگ مین نے کہا۔ عمران نے قیمتیں پڑھیں اور آخر میں برگ مین کی طرف سے لکھے ہوئے آئیٹم اور ان کی قیمتیں دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ برگ مین نے ایک کاغذ اور بال پوائنٹ کی قیمت کا اضافہ کر دیا تھا۔ عمران نے وہی بال پوائنٹ اٹھایا اور گرانڈ ٹوٹل کے نیچے ایک رقم لکھ کر اس نے اسے گرانڈ ٹوٹل سے نفی کر دیا۔

"میرا خیال ہے۔ اب ٹھیک رہے گا"..... عمران نے کاغذ دوبارہ برگ مین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سوری ایک شلنگ بھی کم نہیں ہو سکتا۔ یہ میرا اصول ہے"۔ برگ مین نے عمران کے ہاتھ سے کاغذ لیتے ہوئے سخت لہجے میں کہا مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔

"اوہ صرف آٹھ شلنگ کم کئے ہیں۔ کیا مطلب میں سمجھا نجانے تم نے کتنی رعایت طلب کی ہے"..... برگ مین کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم صحیح النسل یہودی ہو۔ اس لئے تم بارہ شلنگ اس کاغذ کی قیمت جس پر میں نے لسٹ بنائی ہے اور بارہ شلنگ اس بال پوائنٹ کی قیمت بھی ٹوٹل میں شامل کر دی ہے۔ چونکہ اسے میں نے استعمال کیا ہے لیکن اصول کے مطابق چونکہ اس بال پوائنٹ کی قیمت تم نے ٹوٹل میں لگا دی ہے اس لئے اب یہ میری ملکیت ہو گیا ہے اور چونکہ تم نے اس سے یہ دو آئیٹم لکھے ہیں اس لئے مجھے بھی حق ہے کہ میں تم سے اس کے آٹھ شلنگ وصول کروں اس لئے میں نے آٹھ شلنگ کم کر دیئے ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی۔ ہنری مسک حیرت سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا اور عمران کی اس وضاحت پر برگ مین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آج پہلی بار مجھے اپنے سے بھی بڑے یہودی سے پالا پڑا ہے۔ ویری گڈ"..... برگ مین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں یہودی نہیں ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ آٹھ شلنگ میں نے اصول کے تحت کاٹے ہیں"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور برگ مین بے اختیار اثبات میں سر ہلانے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال نکالو قیمت"..... برگ مین نے کہا۔

www.urdukorner.com

"سوری قیمت اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔البتہ تمہیں مل جائے گی۔اس بات کی گارنٹی دے سکتا ہوں"..... عمران نے کہا تو برگ مین حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"تم یہ کیسی باتیں کر رہے ہو۔جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میرا اصول کیش پیمنٹ کا ہے تو میں تم سے اور وہ بھی قطعی اجنبی سے ادھار کیسے کر سکتا ہوں"..... برگ مین کا لہجہ ایک بار پھر سرد ہوتا چلا گیا تھا۔

"برگ مین۔تم نے قیمتیں ادھار والی لکھی ہیں۔اس سے نصف قیمت پر یہ اسلحہ مل سکتا ہے۔لیکن چونکہ ہمارے دوستوں نے تمہاری ٹپ دی تھی اس لئے ہم سب سے پہلے تمہارے پاس آئے ہیں۔ورنہ یہاں روسک میں یہ معمولی سا اسلحہ اور ایک جیپ تو کہیں سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے"..... عمران نے بھی سرد لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ میک"..... عمران نے ہنری میک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم تو میری توقع سے بھی کہیں گھاگ آدمی ہو۔بہرحال کتنی نقد دے رہے ہو"..... برگ مین نے کہا۔

"فوری طور پر صرف وعدہ البتہ کل ساری رقم کیش مل جائے گی اور تم اس معاہدے کی صورت میں گھاٹے میں نہیں رہو گے۔ہو سکتا ہے کہ چند ہزار ڈالر کا یہ سودا تمہیں کروڑوں ڈالر کا [illegible]

جائے۔ہمیں بھی پارٹی کو تو لینا پڑتا ہے"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ نجانے کیا بات ہے کہ تم پر اعتبار کرنے کو دل چاہ رہا ہے حالانکہ گزشتہ بائیس سالوں سے میں نے آج تک ایک ڈالر کا بھی ادھار کسی سے نہیں کیا۔او۔کے لے جاؤ۔اسلحہ اور جیپ"..... برگ مین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ڈائل پر موجود چند نمبرز میں سے ایک نمبر پریس کر کے اس نے عمران کی بنائی ہوئی لسٹ کے مطابق کسی کو آرڈر لکھوانا شروع کر دیا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"ابھی چند منٹ میں آ جائے گا"..... برگ مین نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جیب سے اس نے بڑے نوٹوں کی دو گڈیاں نکال کر برگ مین کی طرف بڑھا دیں۔

"میں نے صرف تمہیں چیک کرنا تھا اور کوئی بات نہیں تھی۔یہ لو اپنی رقم۔یہ تمہارے بل سے زیادہ ہے۔باقی بھی تم رکھ لو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور برگ مین نے حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے دونوں گڈیاں لیں۔انہیں ساتھ پڑی ہوئی مشین میں ڈال کر اس نے ان کی تعداد اور اصل ہونے کو چیک کیا اور پھر دونوں گڈیاں اس نے مشین سے نکال کر دیوار میں موجود سیف میں منتقل کر دیں۔اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور برگ مین نے رسیور اٹھا لیا۔

www.urdukorner.com

"یس"..... اس نے خشک لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا مال پہنچ گیا ہے۔ عقبی طرف آیئے میرے ساتھ"..... برگ مین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور ہنری میک کو ساتھ لئے وہ اپنے دفتر کے ایک دروازے سے نکل کر ایک راہداری سے گزر کر ایک بند گلی میں پہنچ گیا وہاں واقعی ایک نئی لینڈ کروزر جیپ موجود تھی..... جیپ کے ساتھ ایک آدمی کھڑا تھا جس نے برگ مین کو سلام کیا۔

"اسلحہ چیک کرا دو"..... برگ مین نے اپنے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"..... اس آدمی نے کہا اور جیپ کی طرف مڑا ہی تھا کہ عمران بول پڑا۔

"رہنے دو ہمیں معلوم ہے کہ برگ مین کھرا آدمی ہے۔ او۔ کے۔ برگ مین اب اجازت پھر ملاقات ہو گی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی منفرد آدمی ہو مسٹر"..... برگ مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مائیکل"..... عمران نے اپنا فرضی نام بتاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ تم نے مجھے واقعی حیرت زدہ کر دیا ہے۔ بہرحال اب تم چاہو تو صرف فون کر کے کروڑوں اربوں کا مال مجھ سے حاصل

کر سکتے ہو اور رقم کی بھی مجھے اب کوئی فکر نہیں ہے"..... برگ مین نے کہا۔

"اس عزت افزائی کا شکریہ"..... عمران نے کہا اور برگ مین سے مصافحہ کر کے وہ جیپ میں سوار ہو گیا۔ ہنری میک بھی بیٹھ گیا اور عمران نے ویگن کو بیک کر کے مین روڈ کی طرف لے جانا شروع کر دیا برگ مین اپنے آدمی سمیت واپس اس عمارت میں غائب ہو چکا تھا۔ سڑک پر آ کر عمران اسے بیک کر کے واپس دوسری سڑک پر لے آیا اور چند لمحوں بعد وہ جسیکا سپر سٹور کے مین گیٹ کے سامنے پہنچ چکے تھے۔

"ایک نقشہ بھی لے آؤ اور باقی ساتھیوں کو بھی بلاؤ"..... عمران نے جیپ روکتے ہوئے ہنری میک سے کہا اور ہنری میک سر ہلاتا ہوا جیپ سے نیچے اتر آیا تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی جیپ میں پہنچ گئے۔ ہنری میک نقشہ بھی لے آیا تھا۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ اس کے حوالے کی اور خود سائیڈ سیٹ پر نقشہ لے کر بیٹھ گیا اور پھر اس نے اچھی طرح چیکنگ کر کے ہنری میک کو راستہ بتانا شروع کر دیا۔ ہنری میک نے جیپ آگے بڑھا دی۔

"عمران صاحب اس قدر بھاری رقم آپ کے پاس کیسے آ گئی تھی۔ حالانکہ ایئرپورٹ پر کرنسی کے بارے میں باقاعدہ چیکنگ بھی ہوئی تھی"..... ہنری میک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم شادی شدہ ہو یا ابھی تک میری طرح کنوارے ہو"۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا اور

www.urdukorner.com

ہمزی میک بے اختیار چونک پڑا۔

" میں کنوارہ ہوں ۔ کیوں آپ نے یہ بات کیوں پوچھی ہے "۔ ہمزی میک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو پھر ابھی سے ٹریننگ شروع کر دو کہ بیگم سے رقم کس طرح چھپائی جا سکتی ہے ۔ ورنہ پھر بس کا کرایہ بھی روز روز بیگم سے مانگنا پڑے گا۔ اور وہ بھی پورے حساب کتاب کے ساتھ ۔ کہ ہمزی میک سٹاپ تک اگر تم پیدل چلے جاؤ تو صحت بھی اچھی رہے گی اور کرایہ بھی کم خرچ ہو گا ۔ لیکن تیز تیز نہ چلنا ورنہ جوتا جلدی گھس سکتا ہے اور جوتے کی ایک جوڑی شوہر کے لئے دو تین سالوں بعد ہی خریدی جا سکتی ہے اور ایسی صورت میں تم خود سمجھ سکتے ہو کہ ٹیکسی میں سفر کرنے کی عیاشی ۔ دوستوں کی ہوٹلوں میں دعوت اور دوسرے شوہرانہ خفیہ خرچ کیسے پورے ہو سکتے ہیں اس لئے یہ ٹریننگ بڑی فائدہ مند رہتی ہے ۔ اور اگر تم بیگم کی عقابی نظروں سے رقم بچا لینے میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر بے چارے ایئر پورٹ حکام کس قطار شمار میں ہیں "۔ عمران کی زبان کافی دیر بعد رواں ہوئی تھی اس لئے رواں ہوئی تو پھر ہوتی چلی گئی اور ہمزی میک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنستا رہا۔

" تم نے ٹریننگ حاصل کر لی ہے کیوں "..... جولیا نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

" ظاہر ہے ۔ اگر ٹریننگ حاصل نہ کرتا تو ایئر پورٹ حکام کی نظروں سے وہ رقم کیسے بچ سکتی تھی جو اس برگ مین کو اسلحہ اور جیب کے

بدلے میں دی ہے "..... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ آپ بیگم کی نظروں سے رقم بچانے کے ماہر ہو گئے ہیں ۔ عملی تجربہ کیسے کیا ہو گا آپ نے "۔ صفدر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" میرے پاس تجربے کے لئے اٹھی چار بیگمات جیسی عقابی نظریں رکھنے والا آدمی ہے ۔ اور اس کا نام ہے آغا سلیمان پاشا ۔ بیگم سے تو رقم چھپائی جا سکتی ہے ۔ آغا سلیمان پاشا سے نہیں چھپائی جا سکتی اور جب میں نے اس سے بھی چھپا لینے میں کامیابی حاصل کر لی تو تجربہ شاندار انداز میں کامیاب سمجھا گیا "..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب ہم مار کو فال کے قریب پہنچنے والے ہیں مجھے اس کا بورڈ سڑک کے کنارے نظر آیا ہے "..... اچانک ہمزی میک نے کہا اور عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

" تھیلے میں سے اسلحہ نکال لو ۔ ہم نے ریلکس ہاؤس میں اس طرح ریڈ کرنا ہے کہ وہاں کسی آدمی کو اس کا علم پہلے سے نہ ہو اور نجانے اس میں کس قسم کے انتظامات ہوں ۔ اس لئے پہلے اس عمارت کا جائزہ لینا ہو گا ۔ اس کے بعد کارروائی کرنی ہو گی "..... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

www.urdukorner.com

روجر اپنے خاص کمرے میں بیٹھا ہوا شراب نوشی میں مصروف تھا کہ میز پر موجود لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ ریلکس ہاؤس میں جان بوجھ کر ٹیلی فون نہ لگوایا گیا تھا تاکہ اسے ہر طرح سے خفیہ رکھا جا سکے۔ ویسے ریلکس ہاؤس بظاہر ایک عام سی زرعی فارم جیسی عمارت تھی۔ یہ عمارت شروع سے ہی گرانڈ ماسٹر کا اڈا رہا تھا اور روجر سے پہلے گرانڈ ماسٹر لارین اسے انتہائی اہم مواقع پر استعمال کیا کرتا تھا۔ اس کے نیچے چار بڑے بڑے تہہ خانے تھے۔ جن میں ایسی مشینیں نصب تھیں کہ شاید ایسی مشینیں منشیات سمگل کرنے والی دنیا کی مشہور ترین تنظیم مافیا کے پاس بھی نہ ہوں۔ لارین نے بڑی گرانقدر رقومات خرچ کر کے انہیں حاصل بھی کیا تھا اور انہیں یہاں نصب بھی کرایا تھا۔ گرانڈ ماسٹر ورلڈ سکریننگ سنٹر کا باقاعدہ رکن تھا اور سالانہ اسے گرانقدر رقومات بطور فیس ادا کرتا تھا۔ لیکن اس تنظیم

سے اسے یہ فائدہ تھا کہ اس کے ذریعے بعض اوقات وہ دوسری تنظیموں کے درمیان ہونے والے اسلحہ کے انتہائی اہم ترین سودوں سے واقف ہو جاتا تھا جب بھی ایسا کوئی موقع آتا تھا تو ورلڈ سکریننگ سنٹر کو یہاں سے کال کر دی جاتی تھی اور وہ اپنی مخصوص مشینری کو استعمال کر کے اس سودے کو نہ صرف یہاں سکرین پر دکھا دیتی تھی بلکہ یہاں اس کی فلم بھی بنا لی جاتی تھی سودے کے دوران ہونے والی تمام بات چیت بھی ریکارڈ کر لی جاتی تھی۔ اس طرح عین وقت پر اس مخالف تنظیم کا مشن ناکام کر کے وہ گاہک کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے۔ دوسرے تہہ خانوں میں ایسی مشینیں نصب تھیں جو سپلائی کو چیک کر سکتی تھیں لارین کی زندگی میں بھی روجر چونکہ مین لیبارٹری انچارج تھا جو کہ گرانڈ ماسٹر کے منصب کا عہدہ تھا اس لئے اس عمارت اور اس کی مشینری کو زیادہ تر روجر ہی استعمال کرتا تھا۔ البتہ گرانڈ ماسٹر بننے کے بعد وہ پہلی بار یہاں آیا تھا اور ریلکس ہاؤس ایک ایسی جگہ تھی جس کا علم اس کے علاوہ صرف جیکسن کو ہی تھا البتہ گاربو کو بھی اس کا علم تھا کیونکہ کئی بار گاربو یہاں چھٹیاں منانے کے لئے ٹھہرتی رہی تھی اس کا علم صرف روجر کو ہی تھا اس نے لارین کو اس کی خبر نہ ہونے دی تھی کیونکہ لارین ان معاملات میں بے حد سخت تھا اور اب بھی آتے ہوئے اس کا جی چاہا تھا کہ وہ گاربو کو ساتھ آنے کی دعوت دیتا لیکن پھر اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے ارادہ بدل دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اس گروپ کا خاتمہ نہیں ہو

www.urdukorner.com

جاتا۔ وہ بہر حال ذہنی دباؤ کا شکار رہے گا اور ذہنی دباؤ کی حالت میں ظاہر ہے۔ تفریح کا لطف ہی نہ آسکتا تھا اور اکیلا یہاں چار ملازموں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے وہ خاصا بور بھی ہو چکا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بار بار جیکسن کو کال کر کے اس سے صورتحال معلوم کرتا رہتا تھا اور اب بھی ٹرانسمیٹر کال آتے ہی وہ سمجھ گیا کہ کال جیکسن کی طرف سے ہی ہو گی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو جیکسن کالنگ اوور"..... جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"یس روجر بول رہا ہوں اوور"..... روجر نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"روجر میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج نکال لیا ہے اوور"..... دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی تو روجر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو کہاں ہیں وہ اوور"..... روجر نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے روسک پہنچ گئے ہیں۔ مجھے جب اطلاع ملی تو طیارہ روسک اتر چکا تھا اور وہ لوگ ایئرپورٹ سے باہر جا چکے تھے۔ لیکن میں نے فوری طور پر یہاں موجود ٹاسکی گروپ کو الرٹ کر دیا ہے ان کے موجودہ حلیے بھی معلوم ہو چکے ہیں اس لئے وہ حلیے بھی میں نے ٹاسکی کو بتا دیئے ہیں۔ ٹاسکی انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے والا گروپ ہے اس لئے اب ان کی موت یقینی ہو چکی ہے

اوور"۔ دوسری طرف سے جیکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"روسک پہنچ گئے ہیں یعنی یہاں ریلکس ہاؤس کے پاس کیا مطلب وہ یہاں کیوں آئے ہیں۔ کب آئے ہیں اوور"..... روجر نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی آدھا گھنٹہ پہلے وہ روسک پہنچے ہیں۔ میں ٹاسکی سے بات کر کے فارغ ہوتے ہی تمہیں کال کر رہا ہوں اوور"..... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آدھا گھنٹہ پہلے یہاں پہنچے ہیں۔ اور یہاں تک کا ہوائی سفر چار گھنٹوں کا ہے۔ اوہ اس لئے ورلڈ سکریننگ سنٹر ٹاگ میں ان کا سراغ نہیں لگا سکا تھا۔ وہ تو اس وقت فضا میں ہوں گے اوور"..... روجر نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ورلڈ سکریننگ سنٹر کیا مطلب۔ کیا تم نے ان کو بھی اس کام پر لگایا تھا اوور"..... جیکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اچانک مجھے خیال آگیا کہ یہ لوگ اپنے اصل چہروں اور ناموں سے ٹاگ پہنچے ہیں تو ایئرپورٹ پر ان کا ریکارڈ موجود ہو گا۔ جہاں سے ورلڈ سکریننگ سنٹر ان کے حلیے اور ناموں کو ریکارڈ کر سکتا ہے۔ اور اس کے بعد ورلڈ سکریننگ سنٹر کے لئے یہ مشکل کام نہ تھا کہ وہ ٹاگ پر اپنی مخصوص ریز پھیلا کر انہیں ٹریس کر لے چاہے وہ کسی بھی میک اپ میں ہوں۔ گو انہوں نے ایئرپورٹ سے ان کا ریکارڈ تو حاصل کر لیا اور میں نے چیک بھی کر لیا ریکارڈ درست تھا لیکن ابھی

www.urdukorner.com

ایک گھنٹہ پہلے انہوں نے اطلاع دی ہے کہ ہمارے مطلوبہ آدمی پورے ٹاگ میں کہیں بھی موجود نہیں ہیں۔ میں یہ رپورٹ سن کر بے حد مایوس ہو گیا تھا کیونکہ خاصی بڑی رقم بھی خرچ ہو گئی لیکن ورلڈ سکریننگ سنٹر ان کا سراغ بھی نہ لگا سکا، لیکن اب تمہاری بات سننے کے بعد پتہ چلا کہ وہ اس وقت چارٹرڈ طیارے میں پرواز کر رہے تھے اوور"۔ روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ لوگ آپ سے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آ رہے ہیں اوور"..... دوسری طرف سے جیکسن نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ تو روجر اس بار واقعی اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو۔ یہاں میری موجودگی کا علم سوائے تمہارے اور کسی کو بھی نہیں پھر وہ یہاں کیسے آ سکتے ہیں اوور"..... روجر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"گاربو کو بھی اس کا علم ہے کہ تم ریلکس ہاؤس گئے ہوئے ہو اور انہوں نے انتہائی عیاری سے گاربو سے یہ سب کچھ اگلوا لیا ہے اوور"۔ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ہاں ہاں میں نے گاربو کے سامنے تمہیں کال کرتے ہوئے ریلکس ہاؤس کا نام لیا تھا لیکن وہ گاربو تک کیسے پہنچے۔ وہ تو ہر لحاظ سے غیر متعلق ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ مجھے اوور"..... روجر نے کہا۔

"تم نے ہی میرے ذہن میں یہ شک ڈالا کہ پائیک کے کلب میں آنے والے وہ تین مقامی غنڈے عمران اور اس کے ساتھی ہو سکتے ہیں

لیکن پائیک ان کے ساتھ اپنی رضامندی سے ان کی کار میں بیٹھ کر گیا تھا اور پھر اس کا پتہ نہ چل رہا تھا پھر اچانک مادام ڈیاری کے آدمیوں نے اس بات کا سراغ لگا لیا کہ پائیک نے گاربو کے کلب میں فون کر کے اس سے بات چیت کی ہے۔ گاربو کلب سے اچانک اٹھ کر چلی گئی تھی۔ تم جانتے ہو کہ گاربو نے اپنے کلب میں ایسے انتظامات کئے ہوئے ہیں کہ اس کو ملنے والی ہر کال کا نہ صرف باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے بلکہ جس فون سے کال کی جاتی ہے اس کو چیک بھی کر لیا جاتا ہے چنانچہ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اس فون کا پتہ چل گیا جہاں سے پائیک نے کال کی تھی۔ یہ ایک کوٹھی تھی۔ جب وہاں چیکنگ کی گئی تو وہاں سے پائیک کی لاش ملی۔ وہاں کے فون ڈائل پر خصوصی چیکنگ کے بعد ایک اور نمبر سامنے آیا جہاں اس فون سے کال کی گئی تھی جب اسے چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ گاربو کی کوئی خفیہ رہائش گاہ ہے گاربو وہاں موجود تھی اور پھر گاربو نے میری کال پر سب کچھ بتا دیا کہ پائیک نے اسے بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے اسے اغوا کرنے کلب آ رہے ہیں اس لئے وہ اس کے کہنے پر یہاں آ گئی تھی اور پھر پائیک نے اسے بتایا کہ یہ لوگ روجر کو تلاش کر رہے ہیں اور اس نے گاربو کی ہمدردیاں حاصل کر کے اس سے تمہاری یہاں ریلکس ہاؤس میں موجودگی اور ریلکس ہاؤس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی تھیں تاکہ وہ خود جا کر تم سے مل کر تمہیں خطرے سے آگاہ کر سکے لیکن پائیک کی لاش اس کوٹھی سے دستیاب ہوئی تھی اس سے ظاہر تھا کہ

www.urdukorner.com

پائیک کو ان لوگوں نے مجبور کر کے یہ ساری معلومات حاصل کی ہوں گی اور اس کے بعد مزید چیکنگ کے بعد یہ بات بھی سامنے آ گئی کہ اس کو مٹھی سے ایک عورت اور چھ مقامی مرد چارٹرڈ طیارے پر بیٹھ کر روسک گئے ہیں ایئرپورٹ کے ملازمین سے ان کے حلیے معلوم کر لئے گئے۔ روسک ایئرپورٹ پر فون کرنے سے معلوم ہو گیا کہ طیارہ آدھا گھنٹہ پہلے وہاں آ چکا ہے اور وہ لوگ ایئرپورٹ سے چلے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ٹاسکی سے بات کی اور انہیں ان کے حلیے بتا کر فوری ایکشن میں آنے کا کہہ دیا ہے۔ اوور"..... جیکسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ اس کا مطلب ہے کہ میرا یہاں چھپنا بے کار ثابت ہوا۔ اور وہ لوگ سیدھے یہاں پہنچ جائیں گے یہاں تو ایسے حفاظتی انتظامات بھی نہیں ہیں کہ ان کا مقابلہ کیا جا سکے اوور"..... روجر نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا ایک ہی حل ہے روجر کہ تم فوراً ہیلی کاپٹر پر بیٹھو اور واپس ٹاگ آ جاؤ۔ یہ تمہیں نہ پا سکیں گے اور ٹاسکی کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے"..... جیکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ سب سے اچھا مشورہ ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"..... روجر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ ریلکس ہاؤس میں صرف چار ملازم تھے۔ روجر نے انہیں طلب کر لیا۔

"سنو مجھے فوری طور پر ٹاگ جانا پڑ گیا ہے۔ اس لئے تم اب ریلکس ہاؤس کا خیال رکھو گے"..... روجر نے کہا اور اس طرف کو بڑھ گیا جدھر باقاعدہ ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا اور وہاں ٹو سیٹر تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھی موجود تھا۔ روجر اس پر سوار ہوا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا۔ کافی بلندی پر جا کر روجر نے اس کا رخ ٹاگ کی طرف موڑا اور پھر پوری رفتار سے اسے اڑاتا ہوا ٹاگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب وہ مطمئن تھا کہ اب یہ خوفناک گروپ اس پر حملہ نہ کر سکے گا۔

ختم شد

www.urdukorner.com

عمران سیریز میں ایک لافانی اور یادگار ناول

ہاٹ فیلڈ

حصہ دوم

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

روجر۔ دوسرا گرانڈ ماسٹر۔ جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر آنے کی بجائے ان سے چھپتا پھر رہا تھا۔ کیا وہ بزدل تھا۔ یا۔ ؟

روجر۔ جس نے عمران کے کہنے پر خود ہی اپنے ہاتھوں اپنی پوری تنظیم کا خاتمہ کر دیا ـــ کیوں ـــ ؟ انتہائی حیرت انگیز سچوئیشن۔

مادام گارلو ـــ انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کردار، جو روجر کو بے پناہ پسند کرتی تھی لیکن اس نے روجر کو اپنے ہاتھوں گولیوں سے اُڑا دیا ـــ کیوں ؟ کیا وہ ایسا کرنے پر مجبور تھی ـــ یا ـــ ؟

مادام گارلو ـــ جس کے گروپ میں پولیس آفیسر بحیثیت مجرم شامل تھے اور پھر پولیس اور مجرموں نے مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد موت کا حصار کھینچ دیا۔ ایک ایسا حصار جو ناقابل عبور تھا۔

• ۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی بے شمار تنظیموں اور گروپوں سے ٹکرانے اور بے پناہ قتل و غارت کے باوجود ہاٹ فیلڈ کے بارے میں کچھ جان سکے یا۔ ؟

• ۔ کیا واقعی ہاٹ فیلڈ کا کوئی وجود بھی تھا یا وہ صرف ایک سراب ثابت ہوا۔

• ۔ حیرت انگیز۔ تیز رفتار اور بے پناہ ایکشن سے بھرپور شاہکار ناول (شائع ہو گیا ہے)

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

ہاٹ فیلڈ کے سلسلے کی انتہائی دلچسپ ہنگامہ خیز کہانی

ہاٹ سپاٹ

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

ہاٹ فیلڈ ـــ جس کا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری تریس کرنے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی صبر آزما جدوجہد کرنا پڑی۔

ہاٹ فیلڈ ـــ جس کے قاتلوں نے عمران پر کامیاب قاتلانہ حملہ کیا اور عمران لاش میں تبدیل ہو گیا ـــ کیا واقعی ـــ ؟

لوری ـــ جوانا کی سابقہ دوست۔ جس پر کسی زمانے میں جوانا جان دیتا تھا۔ ایک بار پھر جوانا کے سامنے آ گئی ـــ پھر کیا ہوا ـــ ؟ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز سچوئیشن۔

اراک ـــ ایک ایسا آدمی جس نے جوانا اور جوزف دونوں کو بے بس کر دیا ـــ کیسے ـــ ؟ کیا وہ ان دونوں سے زیادہ طاقتور اور شہ زور تھا۔ ؟

ڈام ایوشی ـــ ہاٹ فیلڈ کے چیئرمین لارڈ نامیری کی اکلوتی بیٹی۔ جس نے عمران کے سامنے کلمہ پڑھ کر اقرار کیا کہ وہ مسلمان ہو چکی ہے اور عمران نے اس پر اعتماد کر لیا ـــ مگر ـــ ؟

ڈام ایوشی ـــ جو عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت سینکڑوں فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہوئے ہیلی کاپٹر میں موجود تھی کہ اچانک اس

www.urdukorner.com

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور شاندار کارنامہ

ڈیتھ ایجنٹ

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم اے

نے نیچے چھلانگ لگا دی اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت ایک خوفناک دھماکے سے فضا میں ہی پھٹ گیا۔

کیا عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ——— ؟ یوشی نے ایسا کیوں کیا تھا ——— ؟ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن۔

مادام یوشی ——— ایک حیرت انگیز اور دلچسپ کردار ——— جس نے مسلمان ہونے کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف انتہائی خوفناک سازش کی ——— کیوں ——— ؟ کیا مادام یوشی اپنی سازش میں کامیاب ہو گئی ——— ؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی مادام یوشی کی وجہ سے موت کا شکار ہو گئے ——— ؟

ہاٹ سپاٹ ——— وہ جگہ جہاں دراصل ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

کیا عمران ہاٹ سپاٹ کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا ——— یا ——— ؟

بین الاقوامی تنظیم ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کیلئے عمران اور اس کے ساتھیوں ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کی ایسی جان لیوا جدوجہد جس میں قدم قدم پر انہیں یقینی موت کا سامنا کرنا پڑا۔

● لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے خونی واقعات۔ تیز سے تیز تر ہوتا ہوا جان لیوا ایکشن مضبوط سے مضبوط اعصاب کو چٹخنا دینے والا سسپنس۔

ایک ایسی کہانی جو یادگار حیثیت کی حامل ہے۔

● فلسطینی کمانڈر جسے ایک انتہائی مضبوط یہودی تنظیم نے اغوا کر لیا اور جس کی ایسی کاشن تنویر کے سپرد ہوا۔

● تنویر کو روکنے کے لئے یہودی تنظیموں کا انتہائی مضبوط حصار قائم کر دیا گیا مگر۔

● تنویر ہر قدم پر لاشوں کے ڈھیر پھیلاتا غضب ناک انداز میں آگے بڑھنے لگا اور۔؟

● ہیلی کاپٹروں۔ کاروں اور لانچوں کی جنونی ریس اور خوفناک تباہی میں تنویر ای پیشن قدمی ——— ؟

● ڈیتھ ایجنٹ تنویر جو مشن گنوں۔ ہاتھوں اور ناخنوں تک لڑا مگر ——— ؟

● تنویر جسے اپنا مشن مکمل کرنے کے علاوہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ھی موت کے جبڑوں سے نکالنے کے لئے لڑنا پڑا ——— کیوں ——— ؟

● کیا ڈیتھ ایجنٹ تنویر اپنا مشن مکمل کرنے میں کامیاب ہو گیا یا ——— ؟

● انتہائی تیز رفتار اور خوفناک ایکشن ——— موت کے جبڑوں میں پھنسا پھڑپھڑاتا سسپنس ——— دھماکوں ——— انسانی چیخوں اور کراہوں میں گونجنے والے موت کے قہقہوں سے بھرپور ——— ایک ایسی کہانی جو جاسوسی ادب میں لافانی نقوش چھوڑ جائے گی

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان، یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان ۵

www.urdukorner.com

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور منفرد ایڈونچر کہانی

ایڈونچر مشن

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

- تبت کے انتہائی دشوار گذار پہاڑی جنگلوں میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایلیشن جہاں ہر طرف یقینی اور خوفناک موت کے چہرے کھلے ہوئے تھے۔
- مارسیلا۔ جنگلی کوئن ۔ ایک نیا حیرت انگیز اور انتہائی دلچسپ کردار۔
- عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان بدھ بھکشوؤں کے رُوپ میں جب تبت کے جنگلوں میں داخل ہوئے تو ——— انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز سچوئشنز۔
- جولیا کو خوفناک جنگلی میں جبراً اغوا کر لیا گیا اور سیکرٹ سروس کے ارکان بے پناہ سر پٹکنے کے باوجود جولیا کو تلاش نہ کر سکے ——— جولیا کا کیا حشر ہوا ——— ؟
- مارسیلا ——— عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان اور خوفناک یوگیوں اور بدھ بھکشوؤں کے درمیان ہونے والی ایک ایسی جنگ جس کا ہر راستہ موت پر ختم ہوتا تھا۔
- جوزف ۔ جنگلوں کا بادشاہ ۔ ایک نئے اور انوکھے رُوپ میں ———
- ایک ایسا مشن جس کے مکمل ہوتے ہی عمران نے سیکرٹ سروس سے بغاوت کر دی اور ہم خوفناک جنگلوں میں عمران اور جولیا دشمنوں کی طرح ایک دوسرے کے مقابلے پر ڈٹ گئے۔ وہ مشن کیا تھا؟ دلچسپ، حیرت انگیز، تیز رفتار ایکشن اور سنسنی خیز سسپنس۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان ۵

عمران سیریز میں ایک خوفناک اور دھماکہ خیز ناول

عمران کی موت

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

- ماسٹر کلرز ۔ پیشہ ور خوفناک قاتلوں کی بین الاقوامی تنظیم جس کا ہر ممبر قتل کرنے میں بے پناہ مہارت رکھتا تھا۔
- ماسٹر کلرز ۔ جس کے ہر ممبر نے اپنے اپنے انداز میں عمران پر مسلسل در خوفناک قاتلانہ حملے شروع کر دیئے۔
- ماسٹر کلرز ۔ جنہوں نے عمران کے فلیٹ ۔ رانا ہاؤس اور یرو ہاؤس کے پرخچے اڑا دیئے ——— کیسے ——— ؟
- پے در پے اور خوفناک حملوں کے سامنے اکیلا عمران کب تک ٹھہر سکا تھا ——— ؟
- ماسٹر کلرز اور عمران کے درمیان خوفناک اور اعصاب شکن تصادم۔
- کیا عمران خوفناک قاتلوں کی اس تنظیم کے ہاتھوں بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا ——— یا موت عمران کی مقدر بن چکی تھی ؟
- خوفناک اور مسلسل ایکشن سے بھرپور کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان ۵

www.urdukorner.com

مظہر کلیم ایم اے کا عمران سیریز میں ایک تہلکہ خیز شاہکار

کایا پلٹ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- ایک انتہائی سنسنی خیز اور ایکشن سے بھرپور ناول۔
- ایسے مجرم جنہوں نے عمران اور پوری سیکرٹ سروس کی کایا پلٹ دی۔
- عمران جو مجرموں کو اپنے ایکسٹو ہونے کا یقین دلاتا پھرتا تھا۔ مگر اس کی بات پر کوئی یقین کرنے کو تیار نہ تھا۔
- صفدر سیکرٹ سروس کا سب سے دلیر ممبر اپنی کایا پلٹنے کے بعد ایک حقیر پہیلی سے بھی خوف کھانے لگا۔
- مجرموں نے سیکرٹ سروس کی کایا کیوں پلٹی ——— ؟ وہ کیا چاہتے تھے ——— ؟ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ؟
- کیا عمران مجرموں کی کایا پلٹنے میں کامیاب ہوا — یا — نہیں۔

★ آج ہی طلب فرمائیں ★

یوسف برادرز پبلشرز، بکسیلرز، پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار اور منفرد کہانی

لیڈیز مشن

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

- ایک ایسا مشن جس کی تکمیل کے لئے لیڈیز ایجنٹوں نے پاکیشیا پر یورش کر دی ——— وہ مشن کیا تھا ——— ؟
- جینی کولینز ——— ایک ایسی سیکرٹ ایجنٹ جس نے خود جولیا اور اس کے ساتھیوں سے مل کر اپنا تعارف کرایا اور ——— ؟
- ورتھا ——— ایک اور سپر ایجنٹ جو قتل و غارت میں اپنا ثانی نہ رکھتی تھی۔ وہ بھی مشن کی تکمیل چاہتی تھی۔
- بانو ——— ایک حیرت انگیز مقامی لڑکی ——— جو اچانک ہی میدان کارزار میں کود پڑی ——— بانو کون تھی ——— ؟
- بانو ——— جو بظاہر ایک عام گھریلو لڑکی تھی۔ لیکن اس کی کارکردگی نے سیکرٹ ایجنٹوں کو بھی مات دے دی۔
- ورتھا اور جینی کولینز جب حرکت میں آئیں تو ان کے مقابلے میں عمران اور سیکرٹ سروس کی بجائے بانو میدان میں اتری۔ کیوں ؟

ایک ایسی حیرت انگیز، دلچسپ اور انوکھی کہانی جس میں ایکشن اور سسپنس بھی شامل ہے

یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

عمران سیریز میں ایک منفرد اور انتہائی دلچسپ ناول

ریڈ ڈاٹ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- ریڈ ڈاٹ ایک ایسی تنظیم، جس نے سر رحمان کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا۔ کیوں؟
- ریڈ ڈاٹ ایک ایسی تنظیم جس نے پاکیشیا کو مرکز بنا کر پوری دنیا کے کروڑوں عوام کو جیتے جی موت کے گھاٹ اتار دینے کا پلان بنایا۔ لیکن اس کے باوجود ایکسٹو اس خوفناک پلان سے بے خبر رہا کیوں؟
- ریڈ ڈاٹ رُوسیاہ کے خوفناک ایجنٹوں پر مشتمل تنظیم جو بظاہر منشیات کی سمگلنگ کرتی تھی مگر ؟
- ریڈ ڈاٹ جس نے عمران اور پوری سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر بے بس کر کے رکھ دیا۔ اور پھر عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران زندہ لاشوں میں تبدیل ہوتے گئے۔ انتہائی حیرت انگیز واقعات۔
- ریڈ ڈاٹ جس کی وجہ سے جولیا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے غداری پر آمادہ ہو گئی۔ کیا واقعی جولیا نے غداری کرتے ہوئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو انجام تک پہنچا دیا؟

- وہ لمحہ جب عمران سمیت ساری سیکرٹ سروس زندہ لاشوں میں تبدیل ہو چکی تھی اور جولیا روسیاہی ایجنٹ کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہی تھی۔ کیا واقعی جولیا اس حد تک چلی گئی تھی؟
- وہ لمحہ جب عمران اور پوری سیکرٹ سروس کے سامنے ایکسٹو نے جولیا کے سر پر سہرا باندھ دیا جی ہاں! سہرا۔ انتہائی حیرت انگیز اور ناقابلِ یقین لمحہ۔
- کیا ریڈ ڈاٹ اپنے خوفناک مشن میں کامیاب ہو گئی یا ؟ انتہائی حیرت انگیز انجام۔

لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات

روح کو منجمد کر دینے والا سسپنس

ناقابلِ یقین ایکشن سے بھرپور

ایک ایسی منفرد کہانی، جو آپ کو یقیناً چونکا دے گی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

ٹاپ پرائز

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم۔ اے

• ٹاپ پرائز۔ دنیا کا سب سے بڑا انعام جو سائنس، طب اور ادب کی انقلابی ریسرچ پر دیا جاتا تھا۔

• ٹاپ پرائز۔ ایک ایسا بین الاقوامی انعام جس کا حصول نہ صرف کسی سائنسدان بلکہ اس کے ملک کے لئے بھی انتہائی قابلِ فخر سمجھا جاتا ہے۔

• ٹاپ پرائز۔ جب پاکیشیا کے ایک سائنسدان کو دیا جانے لگا تو اس کے خلاف بین الاقوامی طور پر سازشوں کا آغاز ہو گیا ——؟

• ٹاپ پرائز۔ پاکیشیائی سائنسدان کو جب اس کے حق کے باوجود اس انعام سے محروم رکھنے کی سازش ہونے لگی تو عمران کو مجبوراً میدانِ عمل میں کودنا پڑا اور پھر ایک منفرد اور تحیر خیز جدوجہد کا آغاز ہو گیا۔

• ٹرومین۔ جو اس خوفناک سازش کے خلاف عمران کے ساتھی کی حیثیت سے سامنے آیا اور پھر اپنے مخصوص انداز میں اس نے جب کام شروع کیا تو ——؟

• کرسٹامن۔ ولیٹرن کارمن کی سکیورٹی ایجنسی کا چیف جو پاکیشیائی سائنسدان کی بجائے اپنے ملک کے لئے ٹاپ پرائز حاصل کرنا چاہتا تھا کیا وہ اس میں کامیاب ہو گیا یا ——؟

• کرسٹامن۔ ایک ایلی کردار۔ جس نے ٹاپ پرائز کے حصول کے لئے معصوم بچوں پر انتہائی ہولناک تشدد کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔

• کرسٹائن۔ جو ولیٹرن کارمن کی انتہائی خوفناک ایجنسی روٹ کا چیف تھا اور اس نے ٹرومین، عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جب اپنی انتہائی خطرناک ایجنسی کو حرکت دی تو ٹرومین اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر یقینی موت کے سائے پھیلتے چلے گئے۔

• ٹاپ پرائز۔ جسے اس کے صحیح حقدار تک پہنچانے کے لئے ٹرومین، عمران اور اس کے ساتھی اپنی جانوں پر کھیل گئے ——؟

• ٹاپ پرائز۔ آخر کار کس کے حصے میں آیا —— ؟ کیا واقعی ٹاپ پرائز اس کے صحیح حقدار کو ملا —— یا —— ؟

وہ لمحہ

جب ٹائیگر کو ٹاپ پرائز دینے کا اعلان کر دیا گیا —— مگر عمران کو اس پر اعتراض تھا —— کیوں —— ؟

—— انتہائی حیرت انگیز سچویشن ——

• بین الاقوامی انعام کے پس منظر میں ہونے والی ایسی خوفناک سازشوں کی کہانی جسے دنیا ہمیشہ لاعلم رہتی ہے۔

• بے پناہ جدوجہد۔ انتہائی تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس پر مشتمل ایک ایسا ناول جو یقیناً آپ کو جاسوسی ادب کی نئی جہتوں سے روشناس کرائے گا۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ "ہاٹ فیلڈ" کا دوسرا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور مجھے یقین ہے کہ پہلے حصے کے اختتام کے بعد آپ اس حصے کے مطالعہ کے لئے انتہائی بے چین ہوں گے اور میں بھی اس دلچسپ اور ناقابل فراموش کہانی اور آپ کے درمیان زیادہ دیر تک نہیں رہنا چاہتا ۔ لیکن اس کے باوجود اگر آپ پہلے اپنے چند خطوط ملاحظہ کر لیجئے تو یقیناً اس حصے کے مطالعہ کا لطف دوبالا ہو جائے گا ۔

کراچی ۔ جٹ لائن سے جناب شمون صاحب لکھتے ہیں "آپ کا ناول "سنیک سرکل" انتہائی اچھوتا ۔ دلچسپ اور شاندار ثابت ہوا ہے ۔ لیکن اس ناول کے حصہ دوم میں ایک غلطی ہے اور اس غلطی کی نشاندہی کے لئے میں یہ خط پہلی بار لکھ رہا ہوں ۔ ہم آپ کے ناولوں کے اس قدر پرستار ہیں کہ ہمارے لئے آپ کے ناولوں میں پائی جانے والی چھوٹی سے چھوٹی غلطی بھی ناقابل برداشت ہو جاتی ہے ۔" سنیک سرکل" حصہ اول صفحہ نمبر ۵۷ پر گرین وڈ کلب کے مالک جارج شمیر کو اسرائیل کے پریذیڈنٹ کا بھتیجا بتایا گیا ہے ۔ لیکن اس حصے کے صفحہ نمبر ۱۱۷ پر جارج شمیر کو پرائم منسٹر کا بھتیجا لکھا گیا ہے ۔ حالانکہ پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کے درمیان اتنا فرق ہے کہ جسے کاتب کی غلطی بھی نہیں کہا جا سکتا ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ ایسی غلطیوں

www.urdukorner.com

کے بارے میں محتاط رہیں گے"۔

محترم شمون صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر
آپ نے میرے ناولوں کے بارے میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں
اس کے لئے دلی طور پر آپ کا مشکور ہوں جہاں تک غلطی کا تعلق ہے
حقیقتاً یہ واقعی غلطی ہے جسے انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں درست کر د
جائے گا۔ لیکن بھتیجا چاہئے اسرائیل کے پریذیڈنٹ کا ہو یا پرائم منسٹر
بھتیجا تو بہرحال ہے۔ وہ ایک مشہور محاورہ ہے کہ نتھا سنگھ یا پر
سنگھ۔ دن اینڈ دی سیم تھنگ۔ یعنی اسرائیل کا صدر ہو یا پرائم منسٹ
دراصل دونوں ایک ہی ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی
خط لکھتے رہیں گے۔

فیصل آباد۔ ستیانہ روڈ سے محمد عثمان حنیف صاحب لکھتے ہیں
"آپ کے ناول پڑھ کر بے اختیار منہ سے کلمات تحسین نکل جاتے ہیں
آپ کا ہر ناول اپنی جگہ شاہکار کہلائے جانے کا مستحق ہے اور ہر ناول
پڑھنے کے بعد مجھے تو یہی خیال آتا ہے کہ آپ کے قلم میں واقعی کوئی
جادو موجود ہے۔ خط لکھنے کا مقصد ایک چھوٹی سی درخواست ہے کہ
آپ اپنے ناولوں کے آخری صفحات میں مطبوعہ ناولوں کی لسٹ شائع
کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ لسٹ ادھوری ہوتی ہے کیا ایسا نہیں ہو سکتا
کہ آپ اپنے ناولوں کی مکمل لسٹ ہر ناول کے آخری صفحات میں شائع
کر دیا کریں۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا کرنے سے بے شمار قارئین کا بھلا
ہو گا"۔

محترم محمد عثمان حنیف صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا
بے حد شکریہ۔ میرے قلم کا جادو دراصل آپ کی پسندیدگی ہے۔ جہاں
تک ہر ناول کے آخری صفحات میں مکمل لسٹ شائع کرنے کا تعلق ہے
تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ لسٹ اس قدر طویل ہے کہ اگر
مکمل لسٹ شائع کی جائے تو نجانے یہ کتنے صفحات پر پھیل جائے۔ اس
طرح کتاب کی ضخامت بڑھ جائے گی اور آپ جانتے ہیں کہ موجودہ دور
میں کاغذ اور پرنٹنگ کس قدر مہنگی ہو گئی ہے۔ نتیجہ یہ کہ صرف لسٹ
شائع کرنے کی بنا پر ہر کتاب کی قیمت بڑھ جائے گی اس لئے مجبوراً ہر
ناول کے آخری صفحات پر صرف ایک صفحہ کی لسٹ شائع کی جاتی ہے۔
جن قارئین کو مکمل لسٹ کی ضرورت ہو وہ ادارے کے منیجر صاحب کو
جوابی لفافہ ارسال کر کے مکمل لسٹ بغیر کسی قیمت کے منگوا سکتے ہیں۔

بھیر کنڈ (مانسہرہ) سے محمد سعید احمد اعوان صاحب لکھتے ہیں "آپ
کے ناولوں نے پاکستان کے نوجوانوں کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے اور
یہ ہے بھی حقیقت کہ آپ کا طرز تحریر انتہائی مسحور کن شاندار اور
دلکش ہوتا ہے پھر آپ کا ناول ہر قسم کی فحاشی، عامیانہ پن اور
فضولیات سے یکسر پاک ہوتا ہے۔ البتہ ایک شکایت آپ سے ضرور
ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ارکان نہ ہی کبھی اپنے
گھروں کو گئے ہیں نہ ہی ان کا کوئی عزیز رشتہ دار ان سے کبھی ملنے آیا
ہے۔ نہ ہی کبھی راستے میں ان کی کسی عزیز سے ملاقات ہوتی ہے۔
حالانکہ عمران اور بلیک زیرو کے والدین بھی موجود ہیں اور گھر بھی۔

غد

www.urdukorner.com

سلیمان بھی اکثر چھٹی کر کے گاؤں چلا جاتا ہے۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان آسمان سے گرے ہیں یا خودرو جھاڑیوں کی طرح زمین سے پیدا ہوئے ہیں۔ امید ہے آپ اس سلسلے میں ضرور وضاحت کریں گے

محترم محمد سعید اعوان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے میری تحریر کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے میں اس کے لئے آپ کا مشکور ہوں۔ جہاں تک سیکرٹ سروس کے ارکان کے عزیز، رشتہ دار، والدین اور ان کے گھروں کا تعلق ہے تو ظاہر ہے وہ سب یقیناً موجود ہیں اور سچوئیشن کے مطابق کسی نہ کسی کہانی میں ان میں سے کسی کا حوالہ بھی آجاتا ہے۔ لیکن ناول ان کے فرائض کی بجاآوری کی روئیداد ہوتی ہے۔ ان کے فرصت کے دنوں کی داستان نہیں ہوتی اگر فرائض کی بجاآوری کے دوران سیکرٹ سروس کے ارکان عزیز داریاں اور رشتہ داریاں نبھانا شروع کر دیں تو پھر آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ سیکرٹ سروس کا انجام کیا ہوگا۔ امید ہے کہ اس وضاحت کے بعد آپ کی یہ الجھن ضرور دور ہو جائے گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران اور اس کے ساتھی ریلکس ہاؤس کے گرد گھوم کر ابھی اس کا جائزہ لینے میں مصروف تھے کہ اندر سے ہیلی کاپٹر کے سٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک چھوٹا ٹو سیٹر ہیلی کاپٹر اس عمارت کے اندر سے اٹھ کر فضا میں بلند ہوا اور کافی بلندی پر پہنچ کر اس کا رخ مڑا اور وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

"اوہ یہ یقیناً روجر ہوگا۔ ہیلی کاپٹر ٹاگ کی طرف جا رہا ہے"۔ عمر لی نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جلدی سے اپنی پشت پر موجود چکا سیاہ رنگ کے تھیلے میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا مگر جدید۔ فوراً ہی ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر اس نے جنرل فریکونسی ایڈجسٹ کی کا بٹن دبا دیا۔ پانتا ہوں۔

"ہیلو ہیلو گاربو کالنگ روجر اوور"..... عمران کے حلق میں واپس جیسی میٹھی مدھر اور مترنم آواز سنائی دی اور اس کے لبوں۔ تمہارا

www.urdukorner.com

شکریہ کہ تم نے بروقت مجھے کال کر لیا ورنہ میں تو احمقوں کی طرح سیدھا جیکسن کی اس سازش کے جال میں جا کر پھنس جاتا اوور"۔ روجر کی آواز سنائی دی۔

"ڈیئر تم وہیں رہو..... میں پائیک کے ساتھ مل کر اس سازش کا توڑ کرتی ہوں۔ میں جلد ہی تمہیں دوبارہ کال کروں گی..... اوور اینڈ آل"..... عمران نے اس بار گاربو کے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو اب اندر۔ روجر جب تک واپس آئے ہمیں اس عمارت پر قبضہ کر لینا چاہیئے۔ بے ہوش کر دینے والی گیس کے فائر کرو جلدی کرو" عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہا اور صفدر اور تنویر نے جلدی سے کاندھوں سے لٹکی ہوئی گیس فائر گنوں کو اتارا اور تیزی سے عمارت کی طرف دوڑ پڑے۔ چند لمحوں بعد بے ہوش کر دینے والی گیس کے کئی کیپسول گنوں سے فائر ہو کر اڑتے ہوئے عمارت کے اندر جا گرے اور پھر وہ سب تیزی سے عمارت کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمارت کا پھاٹک عام زرعی فارم کے پھاٹکوں کی طرح لکڑی کی پٹیوں کا بنا ہوا تھا اور زیادہ اونچا نہ تھا۔ گیس کے اثرات چونکہ کھلے حصے میں فوراً ہی غائب ہو جاتے تھے۔ اس لئے پھاٹک کے قریب پہنچتے ہی ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے پھاٹک پر چڑھا اور اندر کود گیا۔ دوسرے لمحے پھاٹک پھلانگ گیا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ صفدر سب سے آخر میں اندر آیا اور اس نے پھاٹک بند

دیا۔ اصل عمارت کچھ دور تھی عمارت کے چاروں طرف کافی وسیع قبہ لان کی صورت پھیلا ہوا تھا۔ اور اندر داخل ہوتے ہی انہیں یک طرف بنا ہوا ہیلی پیڈ نظر آ گیا۔ اور وہ سب تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگے۔ ابھی وہ ہیلی پیڈ کے قریب پہنچے ہی تھے کہ انہیں دور سے یلی کاپٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جھاڑیوں کی اوٹ لے لو۔ روجر کو معلوم نہیں ہونا چاہیئے کہ ہاں کوئی گڑبڑ ہے"..... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور وہ سب علی کی سی تیزی سے ہیلی پیڈ کے گرد پھیلی ہوئی اونچی گھاس اور جھاڑیوں میں دبک گئے۔ چند لمحوں بعد چھوٹا ٹو سیٹر ہیلی کاپٹر آسمان پر نظر آیا اور پھر تیزی سے وہ ہیلی پیڈ پر اترنے لگا وہ سب اس وقت تک گھاس اور جھاڑیوں میں دبکے رہے جب تک کہ ہیلی کاپٹر باقاعدہ ہیلی پیڈ پر اتر نہ گیا۔ ہیلی کاپٹر کے لینڈ کرتے ہی ایک آدمی کود کر نیچے اترا اور عمران نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ وہی روجر ہے۔ کیونکہ پائیک سے وہ اس کا حلیہ معلوم کر چکا تھا۔ روجر ہیلی کاپٹر سے اتر کر ادھر ادھر دیکھے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے ساتھ موجود تنویر کو اشارہ کیا اور دوسرے لمحے تنویر جھاڑی کی اوٹ سے نکل کر اس طرح عمارت کی طرف جاتے ہوئے روجر پر حملہ آور ہوا جیسے بھوکا چیتا اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ روجر کے حلق سے بے اختیار ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ فضا میں بلند ہو کر ایک دھماکے سے گھاس پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی

www.urdukorner.com

اٹھ کھڑے ہوئے۔

" ویل ڈن تنویر "..... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔ تنویر نے واقعی انتہائی چابکدستی کا مظاہرہ کیا تھا کہ پہلے ہی حملے میں اس نے روجر کو بے ہوش کر دیا تھا اور تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

" یہ تم سے ہی سیکھا ہوا داؤ ہے۔ یاد ہے تم نے ایک مشن کے دوران کرنل فریدی کی زیرو فورس کے نمبر نائن کو اسی طرح گردن سے پکڑ کر اٹھا کر زمین پر پھینکا تھا اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس وقت میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا کیونکہ ایک ہاتھ سے کسی کو اس طرح اٹھا کر فضا میں الٹ کر پھینکنا کہ وہ صرف بے ہوش ہو ہلاک نہ ہو۔ واقعی ناقابل یقین بات تھی لیکن پھر میں نے اس کی باقاعدہ مشق کی اور آج مجھے اس کے مظاہرے کا موقع مل گیا ہے "..... تنویر نے عادت کے مطابق سچی بات کرتے ہوئے کہا۔

" اور یہ مشق ظاہر ہے تم نے سڑک پر سے گزرتے ہوئے بیچارے راہ گیروں پر کی ہو گی "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں میں نے اس کے لئے خصوصی جمنازیم میں داخلہ لیا تھا جہاں مصنوعی انسان اس مقصد کے لئے رکھے ہوئے تھے "۔ تنویر نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اسے اٹھا کر اندر لے چلیں "..... ٹائیگر نے پوچھا۔

" ابھی نہیں۔ ابھی اندر گیس کے اثرات موجود ہیں۔ ہمیں چند

منٹ مزید رکنا ہو گا "..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر چند منٹ بعد وہ بے ہوش روجر کو اٹھائے عمارت میں داخل ہوئے۔ وہاں چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

" اسے کرسی پر باندھ کر ہوش میں لے آؤ ٹائیگر ہنری میک تمہارا ساتھ دے گا۔ باقی ساتھی میرے ساتھ چلیں گے تاکہ اس روجر سے بات چیت کرنے سے پہلے اس عمارت کا تفصیلی جائزہ لیا جا سکے "۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ صفدر۔ تنویر کیپٹن شکیل اور جولیا کے ہمراہ اس کمرے سے نکل کر عمارت کے دوسرے حصوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس عمارت کا اوپر والا حصہ تو قطعی عام سی عمارت تھی۔ اس میں کوئی خاص بات نہ تھی لیکن جلد ہی انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں کام کرتے ہوئے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں کا راستہ تلاش کر لیا اور پھر جب وہ ان تہہ خانوں میں داخل ہوئے تو وہاں عجیب و غریب مشینیں دیکھ کر ہی وہ حیران رہ گئے۔ عمران نے تقریباً ہر مشین کا تفصیلی جائزہ بھی لیا۔

" حیرت ہے۔ یہ تو انتہائی جدید ترین مشینری ہے لیکن یہ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس مشینری سے یہاں کیا مقصد حاصل کیا جاتا ہے "۔ عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" کیا آپ اسے چیک نہیں کریں گے "..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ عمران نے اپنی عادت کے خلاف اسے صرف نظروں سے چیک کیا تھا۔ اسے ہاتھ نہ لگایا تھا۔

www.urdukorner.com

"نہیں پہلے روجر سے تفصیلی گفتگو ہو جائے کہیں اس چیکنگ کے چکر میں ہم کسی اور مسئلہ میں نہ پھنس جائیں۔ بڑی مشکل سے تو یہ روجر ہاتھ لگا ہے"..... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ اس مشینری کا تعلق ہاٹ فیلڈ سے ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں ہو تو سکتا ہے۔ اسی لئے تو میں پہلے روجر سے بات کرنا چاہتا ہوں"..... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ سب تہہ خانوں سے نکل کر اوپر عمارت میں آ گئے۔ ابھی عمران راہداری میں ہی تھا کہ اس کے کانوں میں ایک کمرے سے آتی ہوئی ٹرانسمیٹر کال کی مخصوص آواز پڑی اور وہ تیزی سے اس کمرے کی طرف مڑ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک میز اور اس کے عقب میں ایک کرسی پڑی ہوئی تھی۔ میز پر ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا جس میں سے کال کا شن آ رہا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو جیکسن کالنگ اوور"..... جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"یس روجر اٹنڈنگ یو اوور"..... عمران نے روجر کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے تم ابھی تک ریلکس ہاؤس میں ہو جب کہ میں یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ تم نے کہا تھا کہ تم ہیلی کاپٹر پر سوار ہو رہے ہو پھر کرے گا جو خفیہ طور پر رہائش گاہیں کرائے پر دیتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کیا ہوا اوور"..... دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی اس کہ کل ہر صورت میں ان کا سراغ مل جائے گا اوور"۔ جیکسن نے لہجہ انتہائی بے تکلفانہ تھا اور عمران اس لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ جیکسن تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور روجر کے درمیان تعلقات باس اور ماتحت والے نہیں ہیں بلکہ دوستانہ ہیں۔ اس طرح روجر کی بات کی تصدیق ہو گئی تھی کہ جیکسن اس کا گہرا دوست ہے۔

"ہاں کہا تو تھا لیکن ہیلی کاپٹر اچانک آؤٹ آف آرڈر ہو گیا ہے۔ میں نے اسے درست کرنے کی بھی کوشش کی ہے لیکن وہ فوری طور پر درست نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے روانگی صبح تک ملتوی کر دی ہے تم سناؤ کیا پوزیشن ہے اوور"..... عمران نے بھی اس بار بے تکلفانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے ابھی ٹاسکی سے پھر بات کی ہے اس نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھیوں کا گروپ ایئرپورٹ سے ٹیکسیوں کے ذریعے رابرٹ روڈ پہنچے وہاں وہ جسیکا سپر سٹور میں کافی دیر تک رہے اس کے بعد باہر چلے گئے اور پھر اس کے بعد وہ کہاں گے۔ اس کا علم نہیں ہو رہا۔ ٹاسکی نے سب ٹیکسی ڈرائیوروں سے بات کی ہے۔ لیکن جسیکا سپر سٹور سے نکل کر انہوں نے ٹیکسی ہائر نہیں کی۔ شاید وہ پیدل ہی کہیں نکل گئے ہیں ٹاسکی نے روسک کے تمام ہوٹل چیک کر لئے ہیں لیکن وہ کسی ہوٹل میں نہیں پہنچے اب صبح اس کا پروگرام ہے کہ وہ یہاں کے دوسرے ایسے گروپس کو چیک

www.urdukorner.com

"ڈونٹ وری جینکسن ۔ میں پوری طرح ہوشیار ہوں اوور اینڈ آل" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ اب اطمینان سے اس روجر صاحب کا انٹرویو کر لیں" ۔ عمران نے واپس دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا ضروری ہے کہ یہ ہاٹ فیلڈ کے بارے میں جانتا ہو" ۔ صفدر نے کہا۔

"اگر یہ بھی نہیں جانتا ہو گا ۔ تب بھی اتنا تو بہر حال معلوم ہو جائے گا کہ ہاٹ فیلڈ نام کی کوئی تنظیم ہے بھی سہی یا نہیں اگر نہ ہوئی تو پھر اس گرانڈ ماسٹر کے خاتمے پر اکتفا کر کے ہم واپس چلے جائیں گے ..... عمران نے باہر راہداری میں آتے ہوئے کہا اور صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں روجر ۔ ٹائیگر اور ہنری میک موجود تھے روجر کو ایک کرسی پر باندھا جا چکا تھا ۔ لیکن وہ بدستور بے ہوش تھا۔

"باس یہ کسی طرح ہوش میں ہی نہیں آ رہا میں نے اور ہنری میک دونوں نے کوشش کر دیکھی ہے" ..... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے اوہ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا تھا تنویر نے اس کی گردن مخصوص انداز میں موڑ کر اسے بے ہوش کیا ہے ۔ اب اسے اس وقت تک ہوش نہیں آ سکتا جب تک اس کی گردن کا وہ مخصوص بل سیدھا کر دیا جائے" ۔ عمران نے کہا اور پھر وہ تنویر کی طرف مڑا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ تنویر" ..... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا جو ہونٹ سکیڑے خاموش کھڑا کرسی سے بندھے ہوئے روجر کو دیکھ رہا تھا۔

"گردن تو اس کی سیدھی کر دی گئی ہے پھر یہ ہوش میں کیوں نہیں آ رہا" ..... تنویر نے آگے بڑھنے کی بجائے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"اسی لئے تو کہتے ہیں کہ جائے استاد خالی است ..... تم نے بے ہوش کرنے والی مشق تو کر لی لیکن ہوش دلانے والی مشق نہیں کی" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ روجر کے سر پر رکھا اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے روجر کے سر کو ایک جھٹکے سے مخصوص انداز میں بائیں طرف کو موڑ کر سیدھا کر دیا۔

"اب دیکھو یہاں دائیں طرف پہلے یہ جگہ قدرے ابھری ہوئی تھی اب نارمل ہے" ..... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اس کا ناک اور منہ بند کرو ٹائیگر اب یہ ہوش میں آ جائے گا" عمران نے پیچھے ہٹ کر سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا روجر کی طرف بڑھ گیا۔

"صرف جولیا اور ہنری میک یہاں رہیں گے باقی تم سب باہر پہرہ دو گے اور باہر موجود اپنی جیپ کو بھی اندر لے آؤ ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ

www.urdukorner.com

ٹاسکی برگ مین تک پہنچ جائے اور پھر اس جیپ کا سراغ لگاتا ہوا یہاں آ پہنچے ۔ عمران نے کہا اور سارے ساتھی سر ہلاتے ہوئے مڑے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔ صرف جولیا اور ہنری میک کرسیوں پر بیٹھے رہے ۔ ٹائیگر بھی اس وقت پیچھے ہٹ گیا جب روجر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تھے اور پھر وہ بھی تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا ۔ چند لمحوں بعد روجر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔ پہلے چند لمحوں تک تو وہ لاشعوری کیفیت میں رہا ۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا اس نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا ۔

" کک کک کون ہو تم "..... اس نے اٹھنے سے معذوری کا احساس ہوتے ہی سامنے بیٹھے ہوئے عمران ۔ جولیا اور ہنری میک کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا ۔

" میرا نام علی عمران ہے "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کا رد عمل روجر پر بے حد شدید ہوا ۔ اس کے جسم نے اس طرح جھٹکا کھایا تھا کہ جس کرسی پر وہ بیٹھا تھا وہ پیچھے الٹ کر گرتے گرتے بچی ۔ روجر کے چہرے کے عضلات بری طرح پھڑکنے لگے تھے اور آنکھیں پھٹ کر کانوں سے جا لگی تھیں ۔

" مم ۔ مم ۔ مگر گاربو نے تو کہا تھا کہ ..... "۔ روجر نے ہکلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بات کرتے کرتے رک گیا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی

ہو کہ وہ مزید کیا کہے اور عمران ہنس پڑا ۔

" وہ کال جو تم نے ہیلی کاپٹر میں اٹنڈ کی تھی وہ گاربو کی طرف سے نہیں تھی بلکہ میں نے کی تھی ۔ کیونکہ تم ہمارے یہاں پہنچتے ہی ہیلی کاپٹر پر ہماری نظروں کے سامنے سوار ہو کر ٹاگ کی طرف چلے گئے تھے اور ہم نے پاکیشیا سے یہاں تک پہنچنے کی جو جدوجہد کی تھی وہ ساری بیکار جا رہی تھی اس لئے مجبوراً تمہیں واپس بلوانے کے لئے مجھے گاربو جیسی مدھر ترنم اور لاڈ سے بھری آواز اپنے حلق سے نکالنی پڑی ۔ ویسے یہ آواز کی کشش تھی کہ تم واپس اس طرح کھنچے چلے آ گئے جیسے لوہا مقناطیس کی طرف کھنچتا ہے "..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" تم ۔ تم نے آواز نکالی تھی یہ کیسے ممکن ہے ۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی مرد ایسی نسوانی آواز بنا سکے اور پھر مجھ سے زیادہ گاربو کی آواز اور لہجے کو کون پہچانتا ہو گا ۔ نہیں تم یہ سب غلط کہہ رہے ہو "۔ روجر نے بڑے زور شور سے کہا اور عمران مسکرا دیا ۔

" چلو اس کا فیصلہ بعد میں کر لیں گے فی الحال تم سے ضروری باتیں ہو جانی چاہئیں "..... عمران نے کہا ۔

" ضروری باتیں ۔ کیسی ضروری باتیں "..... روجر نے چونک کر کہا ۔

" تمہاری تنظیم گرانڈ ماسٹر نے پاکیشیا میں خوفناک تخریب کاری کی ہے ۔ ہمارے ایک وزیر کو قتل کیا ۔ اتنہائی اہم سپاٹس پر تباہی

www.urdukorner.com

پھیلائی اور ہمارے ڈیفنس سسٹم کی نقل حاصل کر کے تم نے پاکیشیا کے ڈیفنس کو مفلوج کر دینے کی انتہائی ہولناک کوشش کی ایسی کوشش کہ جس سے پاکیشیا کی سلامتی اور آزادی کو شدید خطرات لاحق ہو سکتے تھے "..... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سنجیدہ ہو گیا تھا اس کے چہرے پر ایسی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی کہ جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے پتھر کا بنا ہوا ہو۔

"یہ سب کچھ مجھ سے پہلے گرانڈ ماسٹر لارین نے کیا تھا اور لارین کو اس کی سزا دے دی گئی ہے۔ اسے اس جرم میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس میں گرانڈ ماسٹر تنظیم کا کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ لارین کی ذاتی سازش تھی۔ گرانڈ ماسٹر تو اسلحے کی سمگلنگ کرتا ہے اور اس نے کبھی پاکیشیا میں کام ہی نہیں کیا"..... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے دی ہے لارین کو سزا"..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے اسی پتھریلے لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر نے بگ باس نے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں لارین نے تنظیم سے ہٹ کر یہ کام بک کیا تھا اسے اس کی سزا مل گئی ہے"۔ روجر نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کو کیا ضرورت تھی اسے سزا دینے کی۔ جب لارین نے مشن پرائیویٹ طور پر حاصل کیا تھا تو اس کی ناکامی کا ذمہ دار بھی وہ خود تھا۔ ہیڈ کوارٹر کا کوئی مشن ناکام ہوتا تو اسے سزا دی جا سکتی تھی۔ دیکھو روجر اس وقت یہاں دور دور تک تمہارا کوئی حمایتی موجود نہیں

ہے اور نہ کوئی یہاں تمہاری مدد کے لئے آ سکتا ہے۔ کیونکہ جیکسن نے ابھی ٹرانسمیٹر کال کی تھی میں نے تمہاری آواز میں اسے مطمئن کر دیا ہے کہ ہیلی کاپٹر میں پیدا ہونے والی اچانک خرابی کی وجہ سے تم آج رات ٹاگ نہیں آ سکتے اور اگر کوئی آ بھی جائے تو باہر موجود میرے ساتھی ان سے نمٹنے کی پوری پوری صلاحیت رکھتے ہیں اور تم ایک بہت بڑی تنظیم کے چیف ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھ میں وہ سلوک کروں جو عام مجرموں اور ایجنٹوں سے کیا جاتا ہے اس لئے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم مجھے سچ سچ بتا دو کہ کیا واقعی گرانڈ ماسٹر نے میرے ملک میں یہ تخریب کاری کی تھی یا پھر کسی اور کے اشارے پر کی گئی تھی۔ اس بات کا مجھے بھی علم ہے کہ گرانڈ ماسٹر کا پہلے چیف لارین تھا۔ اس کی موت کے بعد تم چیف بنے ہو لیکن میں اصل بات جاننا چاہتا ہوں کہ لارین کو کیوں ہلاک کیا گیا ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"علی عمران میں ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے متعلق رہا ہوں۔ جیکسن بھی میرے ساتھ رہا ہے اس لئے میں اور جیکسن تمہارے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم دنیا کے انتہائی ذہین۔ انتہائی فعال اور خطرناک ایجنٹ ہو اور یہی وجہ تھی کہ جب ہمیں تمہاری ٹاگ آمد کا پتہ چلا تو ہم نے فوری طور پر تم پر حملہ کرنے کی پلاننگ کی ہم اس پلاننگ پر مطمئن تھے۔ لیکن بعد میں جو حالات سامنے آئے اس سے ہمیں تمہارے بارے میں سنی ہوئی اور پڑھی ہوئی

www.urdukorner.com

باتوں پر اور زیادہ یقین آگیا میں یہاں آکر چھپا بھی اسی لئے تھا تاکہ تم سے ٹکراؤ نہ ہو سکے۔ لیکن اس کے باوجود تم حیرت انگیز طور پر یہاں پہنچ گئے ہو۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ تم سے جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یقین کرو کہ میں نے تمہیں جو کچھ بھی بتایا ہے وہی درست ہے"..... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے میرے سوال کا جواب نہیں ملتا کہ جب میرے ملک کے خلاف مشن لارین کا پرائیویٹ تھا تو پھر اس کی ناکامی کی سزا اسے ہیڈ کوارٹر نے کیوں دی"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس نے ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی خلاف ورزی کی تھی۔ اس نے ہیڈ کوارٹر کو اوپن کر دیا ہے۔ اسی لئے اسے سزا دی گئی ہے"۔ روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے اوپن کرا دیا تھا۔ ذرا تفصیل سے سمجھاؤ"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کوئی تفصیل نہیں بتا سکتا ورنہ وہی سزا مجھے بھی مل جائے گی جو لارین کو ملی ہے"..... روجر نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کو اوپن کرنے سے تمہارا مطلب اگر ہاٹ فیلڈ کا نا اوپن کرنے سے ہے تو اس سے ایسا کون سا فرق پڑتا ہے کہ ہیڈ کوار اپنی تنظیم کے چیف کو اتنی بڑی سزا دے دے۔ دیکھو روجر آخری با کہہ رہا ہوں کہ جو سچ ہے وہ بتا دو"..... عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"فرق پڑتا ہے تم نہیں سمجھتے۔ بہت فرق پڑتا ہے۔ پوری دنیا میں کوئی اس نام کو نہیں جانتا"..... روجر نے کہا۔

"کیسے نہیں جانتا جو لوگ وہاں پاکیشیا میں کام کرنے گئے تھے وہ سب یہ نام جانتے تھے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہی تو لارین سے غلطی ہوئی تھی اس نے پی ون سیکشن کو اس مشن پر استعمال کیا تھا اور پی ون سیکشن براہ راست ہاٹ فیلڈ کا ہی خفیہ سیکشن تھا۔ اسی سے تو ساری بات بگڑی تھی اگر وہ گرانڈ ماسٹر کا کوئی سیکشن استعمال کرتا تو مشن ناکام ہو جانے کے باوجود یہ نام سامنے نہ آتا۔ میں نے لارین کو بہت سمجھایا تھا لیکن وہ شخص انتہائی ضدی تھا اپنی بات پر اڑ گیا اور اس کا نتیجہ بھی اسے بھگتنا پڑا"۔ روجر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"چلو اب مزید کھل کر مذاکرات کر لیتے ہیں۔ اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ ہاٹ فیلڈ بہر حال ایک تنظیم ہے جس کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے اور اس کا باس بھی ہے۔ اور یہ تنظیم اپنے آپ کو فی الحال پوری دنیا میں خفیہ رکھ رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی ایسے کام میں مصروف ہے جس کے مکمل ہونے سے پہلے وہ اپنے آپ کو اوپن نہیں کرنا چاہتی۔ بتاؤ کون سا کام ہے وہ"..... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ اور یقین جانو مجھے کیا کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہے"..... روجر نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

www.urdukorner.com

"اب تم کہو گے کہ تمہیں اس کے ہیڈ کوارٹر کا بھی علم نہیں ہے"۔ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی درست ہے۔ واقعی مجھے تو کیا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ لارین کو بھی نہ تھا۔ گرانڈ ماسٹر تنظیم ہاٹ فیلڈ نے ہی قائم کی ہے اور نجانے ایسی کتنی اور تنظیمیں اس نے قائم کی ہوں گی۔ ہمارا اس سے تعلق صرف اتنا ہے کہ چیف کو وہ تعینات کرتے ہیں اور بس۔ گرانڈ ماسٹر کاروبار کرنے اور اپنی تنظیم کی حد تک مکمل طور پر آزاد ہے صرف کاروبار میں جو منافع ہوتا ہے اس کا بیس فیصد حصہ ہاٹ فیلڈ کو چلا جاتا ہے اور اس کے لئے سوئٹزرلینڈ کے ایک بینک میں خفیہ اکاؤنٹ موجود ہے۔ جہاں ہم رقم جمع کرا دیتے ہیں اور اس رقم کے ساتھ ہی سالانہ بیلنس شیٹ بھی جمع ہو جاتی ہے۔ البتہ ضروری مشینری کے لئے ہمیں ہاٹ فیلڈ سے کہنا پڑتا ہے اور مشینری خود بخود ہمارے پاس پہنچ جاتی ہے تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ کاروبار کر کے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کر سکیں"..... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر سے کیسے رابطہ کرتے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"ٹاگ میں گرانڈ ماسٹر کے ہیڈ کوارٹر میں ایک ایسی مشین موجود ہے جسے مخصوص انداز میں آپریٹ کیا جاتا ہے اور اس کے بعد نیلے رنگ کا ایک فون ہے۔ جس کے ساتھ کوئی تار نہیں ہے اور نہ کوئی بٹن ہیں۔ اس مشین کو آپریٹ کیا جائے تو اس فون پر چوبیس

گھنٹوں تک ہیڈ کوارٹر بات ہو سکتی ہے۔ اس لئے فون کے نیچے ایک بٹن دبا دیا جاتا ہے اور رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ یہ مشین اور فون ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ہی بھجوائی گئی تھی۔ ویسے ہیڈ کوارٹر چاہے تو کسی بھی عام فون پر ہم سے رابطہ قائم کر سکتا ہے۔ اس کے لئے کسی مشین یا خصوصی فون کی ضرورت نہیں ہے"..... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ مشین کوئی مخصوص قسم کا ٹرانسمیٹر ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں انتہائی پیچیدہ مشین ہے۔ اس کی ساخت سے میں یہی سمجھا ہوں کہ اس سے رابطہ کسی خاص سٹیلائٹ سے ہو جاتا ہے ایسے سٹیلائٹ سے جس کا علم شاید ابھی دنیا میں کسی کو نہیں ہے"۔ روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ کسی کو یہ علم نہیں ہے کہ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ وہ کیا کر رہی ہے۔ اس کا بگ باس کون ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں"..... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو کیا تم میرے ساتھ ٹاگ اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر مجھے وہ مشین دکھا سکتے ہو جس سے ہاٹ فیلڈ سے رابطہ ہوتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں کہ اس سے تمہیں کچھ پتہ نہ چلے گا اور اگر

www.urdukorner.com

میں تمہیں وہاں لے گیا تو ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع مل جائے گی۔ نتیجہ پھر بھی وہی نکلے گا کہ میں ہلاک کر دیا جاؤں گا"..... روجر نے جواب دیا۔

"یہاں اس عمارت کے نیچے جو مشینری موجود ہے وہ کس کام کے لئے ہے"..... عمران نے پوچھا تو روجر بے اختیار چونک پڑا۔

"تو تم تہہ خانوں تک بھی پہنچ گئے ہو۔ بہرحال یہ مشینری بھی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جاننے کے لئے تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی ان میں سے ایک مشین ایک خفیہ تنظیم ورلڈ سکریٹنگ سنٹر سے رابطہ کے لئے ہے ایک مشین گرانڈ ماسٹر کے اسلحہ کی سپلائی کو چیک کرنے کے لئے ہے۔ تیسری مشین ان سٹورز کو چیک کرتی ہے جہاں گرانڈ ماسٹر کا اسلحہ سٹور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح چوتھی مشین گرانڈ ماسٹر کی پوری تنظیم کی سرگرمیوں کا ریکارڈ خود بخود رکھتی رہتی ہے۔ یہ ہے ان مشینوں کی اصلیت۔ ان میں سے اس مشین کو بوقت ضرورت چلانا پڑتا ہے۔ جس کا تعلق ورلڈ سکریٹنگ سنٹر سے ہے۔ باقی خود بخود کام کرتی رہتی ہیں"..... روجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے پھر یہی نتیجہ نکلا کہ پاکیشیا کے خلاف تخریب کاری کے لئے گرانڈ ماسٹر استعمال ہوئی ہے۔ اس لئے گرانڈ ماسٹر کا خاتمہ بالخیر کر دیا جائے۔ میں اس لئے تم سے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ اگر ہاٹ فیلڈ اس میں ملوث ہے تو پھر ہمیں گرانڈ ماسٹر کے خلاف کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہم براہ راست ہاٹ فیلڈ کے خلاف کام

کریں۔ لیکن اب چونکہ کوئی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اس لئے اس کے پیچھے بھاگنا فضول ہے اور گرانڈ ماسٹر کی تباہی کا آغاز اس کے چیف سے شروع کیا جا سکتا ہے"..... عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بھاری ریوالور نکال لیا۔ اس کے چہرے پر اور آنکھوں میں انتہا درجے کی سرد مہری عود کر آئی تھی۔

"تمہارے خاتمے کے بعد یہ عمارت مع اس تمام مشینری کے تباہ کر دی جائے گی اس کے بعد ہم ٹاگ واپس جائیں گے پھر گاربو۔ جیکسن۔ تمہارا ہیڈ کوارٹر سب ختم کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد گرانڈ ماسٹر سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کا خاتمہ اور آخر میں اس کے اسلحہ کے تمام سٹور ڈائنامیٹ سے اڑا دیئے جائیں گے"..... عمران نے ریوالور کا میگزین کھول کر لاشعوری انداز میں اسے چیک کرتے ہوئے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے میگزین بند کیا اور ریوالور کا رخ کرسی پر بندھے بیٹھے روجر کی پیشانی کی طرف کر دیا۔

"رک جاؤ رک جاؤ"..... مجھے معلوم ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو ویسا کر بھی لو گے۔ رک جاؤ۔ سنو اگر تمہیں ہاٹ فیلڈ کے بارے میں ایک خاص ٹپ دے دی جائے تو کیا تم مجھے اور گرانڈ ماسٹر تنظیم کو معاف کر سکتے ہو"..... روجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بشرطیکہ ٹپ واقعی ایسی ہو کہ جسے خاص کہا جا سکے"..... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"پہلے وعدہ کرو"..... روجر نے کہا۔

"کیا تم میرے وعدے پر یقین کر لو گے"..... عمران نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے کہ تم جو وعدہ کرتے ہو اسے پورا کرتے ہو"۔ روجر نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ وعدہ کہ اگر تمہاری [illegible] ہوئی اور اس سے ہاٹ فیلڈ کے خلاف کام کا کوئی ثبوت مل گیا تو گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خاتمہ میرے ہاتھوں نہیں ہوگا"..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتماد ہے۔ میں ہاٹ فیلڈ کے بارے میں ایک خاص راز بتاتا ہوں۔ یہ راز اس دنیا میں سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا اور اگر ہاٹ فیلڈ کو اس کا پتہ چل جائے کہ میں اس راز سے واقف ہوں تو وہ مجھے دوسرا سانس لینے کی بھی مہلت نہ دے اور میں یہ راز مجبور ہو کر تمہیں بتا رہا ہوں"۔ روجر نے کہنا شروع کیا۔

"تمہید مت باندھو روجر صاف اور سیدھی بات کرو"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر بحیرہ ناروے میں واقع شیٹ لینڈ کے جزیروں میں سے کسی ایک پر ہے اور ہاٹ فیلڈ پوری دنیا کو فتح کرنے کی غرض سے اپنے ہیڈ کوارٹر میں ایسی ایجاد کرنے میں مصروف ہے جس کا تعلق سورج کی شعاعوں سے ہے۔ بس میں یہی کچھ بتا سکتا ہوں

"..... روجر نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہیڈ کوارٹر شیٹ لینڈ کے جزیروں میں سے کسی ایک پر ہے"..... عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ لارین جب گرانڈ ماسٹر تھا اور میں مین لیبارٹری انچارج تھا تو ایک بار ہیڈ کوارٹر سے ڈیمانڈ بھیجی گئی کہ ناڈا کے ایک انتہائی مشہور سائنسدان ڈاکٹر رولف کو اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوایا جائے۔ اس کے لئے ہیڈ کوارٹر نے ایک خصوصی پلاننگ کی تھی ڈاکٹر رولف کو بے ہوش کر کے اس کے چہرے پر ایسا میک اپ کیا گیا تھا کہ جس سے وہ لاش محسوس ہو اور پھر اس لاش کو ایک عام سے تابوت میں ڈال کر ہوائی جہاز کے ذریعے سویڈن بھیجنے کا کہا گیا۔ جہاں سے ہیڈ کوارٹر کے آدمی اسے وصول کر لیں گے چنانچہ لارین نے یہ مشن میرے اور جیکسن کے سپرد کر دیا۔ ہم نے ڈاکٹر رولف کو اغوا کیا اور پھر ہیڈ کوارٹر کی ہدایات کے مطابق انہیں اسی طرح لاش ظاہر کر کے خصوصی تابوت میں ڈال کر عام فلائٹ پر سویڈن روانہ کر دیا گیا۔ لیکن میرے دل میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جاننے کے لئے تجسس موجود تھا اور یہ انتہائی نادر موقع تھا اس لئے میں نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور سویڈن میں اپنے ایک دوست کو خاص طور پر اس کام پر تعینات کیا کہ وہ اس تابوت کے سویڈن پہنچنے پر اس بات کی نگرانی کرے کہ انہیں کون لوگ وصول کرتے ہیں اور کہاں لے جاتے ہیں۔ اس دوست نے مجھے جو اطلاع دی اس کے

www.urdukorner.com

مطابق اس تابوت کو سویڈن ایئرپورٹ سے وصول کرنے والے
سویڈن کی ایک مشہور گورکن کمپنی کے نمائندے تھے۔ جنہوں نے
باقاعدہ اسے سویڈن کے ساحلی شہر کولا کے قبرستان میں دفن کر دیا
وہاں اس لاش کے باقاعدہ وارثان اور کولا شہر کے چند معززین بھی
تدفین میں شامل ہوئے یہی ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ لاش کولا کے رہنے
والے ایک بزنس مین کی ہے جو ناڈا میں بزنس کرتا تھا لیکن چونکہ میں
اپنے اس دوست کو یہ بتا چکا تھا کہ تابوت میں اصل لاش نہیں ہے بلکہ
زندہ آدمی ہے۔ اس لئے اس نے نگرانی جاری رکھی اور پھر اس نے
چیک کر لیا کہ رات کو ساتھ والی قبر کھود کر اندر سے یہی تابوت نکالا گیا
اور اسے ایک بند باڈی کی ویگن میں لاد کر ساحل پر موجود ایک مال
بردار جہاز تک پہنچا دیا گیا میرے دوست نے اس جہاز کی منزل کا پتہ
چلایا تو اسے معلوم ہوا کہ اس جہاز کی منزل گریٹ لینڈ ہے۔ جہاز
تابوت پہنچتے ہی فوراً روانہ ہو گیا مگر اسی رات یہ اطلاع بھی مل گئی کہ
جہاز بھٹک کر شیٹ لینڈ کے طوفانی جزیروں کی طرف چلا گیا تھا۔ جس
کی وجہ سے وہ تباہ ہو گیا اور پھر اس کا تباہ شدہ ڈھانچہ بھی تلاش کر لیا گیا
اس جہاز پر فولاد لوڈ تھا۔ یہ فولاد بھی سمندر کی تہہ میں موجود تھا لیکن نہ
ہی اس تابوت کا پتہ چل سکا اور نہ ہی اس کا کوئی ٹوٹا ہوا حصہ مل سکا
اس اطلاع کے بعد میں سمجھ گیا کہ تابوت کو شیٹ لینڈ کے ار
خطرناک اور طوفانی جزیروں میں سے کسی جگہ اتارا گیا ہو گا اور پھر اسے
خفیہ رکھنے کے لئے جہاز کو تباہ کر دیا گیا۔ بعد میں یہ بھی پتہ چلا

تابوت کو قبر سے نکالنے اور جہاز تک پہنچانے والے مقامی گروہ کے
تمام ممبرز بھی فائرنگ کے ذریعے ہلاک کر دیئے گئے اور سب سے اہم
بات یہ کہ چند روز بعد ہیڈ کوارٹر سے لارین کا باقاعدہ شکریہ ادا کیا گیا
کہ اس نے ہیڈ کوارٹر کی ہدایات کے مطابق ڈاکٹر رولف کو ہیڈ کوارٹر
صحیح سلامت بھجوایا ہے۔ اس طرح یہ بات طے ہو گئی کہ یہ سب کچھ
ایک خصوصی پلاننگ کے تحت کیا گیا اور یہ ہیڈ کوارٹر شیٹ لینڈ کے
جزیروں میں سے کسی ایک پر موجود ہے اس کے علاوہ ڈاکٹر رولف کے
بارے میں سب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر رولف سورج کی شعاعوں پر کی
جانے والی تحقیق پر اتھارٹی کا درجہ رکھتے تھے اور ان کی اس طرح
پراسرار گمشدگی پر یہاں ناڈا میں کافی عرصے تک بھونچال سا پیدا ہوتا رہا
لیکن بہرحال پھر یہ سب کچھ ختم ہو گیا اور تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ میں
نے اس خطرے کے پیش نظر کہ کہیں سویڈن میں موجود میرے اس
دوست کی وجہ سے کسی طرح ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع نہ مل جائے کہ
ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جاسوسی کی گئی ہے میں نے اپنے دوست کو
یہاں دعوت دے کر بلایا اور پھر اسے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک
کروا دیا اس طرح آج تک کسی کو یہ بات معلوم نہ ہو سکی کہ میں نے کیا
معلوم کرایا ہے آج تم پہلے آدمی ہو جسے میں یہ سب کچھ اس لئے بتا رہا
ہوں کہ اگر میری زندگی نہ رہی تو پھر مجھے کسی ہاٹ فیلڈ یا اس کے ہیڈ
کوارٹر سے کیا دلچسپی باقی رہ سکتی ہے"..... روجر نے پوری تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"گڈ۔ تم نے خاصا کلیو دیا ہے۔ بشرطیکہ یہ تمہارے ذہن کی اختراع نہ ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ذہن کی اختراع کیا مطلب میں نے صحیح بات کی ہے"..... روجر نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"روجر تم نے واقعی اپنی زندگی بچانے کے لئے ایک قابل قبول کہانی گھڑی ہے اور پھر خود ہی اس کے سب کرداروں کو بھی ختم کر دیا ہے تاکہ تمہاری اس کہانی کی چیکنگ نہ کی جا سکے۔ لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں کہ تمہاری اس کہانی میں چند ایسے پوائنٹ موجود ہیں جو اس ساری کہانی کو واضح طور پر من گھڑت ظاہر کر رہے ہیں۔ پہلا پوائنٹ تو یہ ہے شیٹ لینڈ کے جزیرے کسی زمانے میں طوفانی اور غیر آباد سمجھے جاتے تھے۔ آج سے تقریباً بیس پچیس سال پہلے کی بات ہے لیکن اب شیٹ لینڈ کے ان جزیروں پر گریٹ لینڈ نے اپنی فوج کے مراکز قائم کئے ہوئے ہیں اور اب گریٹ لینڈ سے فوج وہاں آتی جاتی رہتی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ شیٹ لینڈ پرانا نام تھا۔ اب ان جزیروں کو جارج آئی لینڈ کہا جاتا ہے۔ یقیناً تم جس زمانے میں ایکریمیا کی خفیہ ایجنسی سے متعلق رہے ہو۔ اس دور میں شیٹ لینڈ کے بارے میں تمہیں علم ہوا ہو گا۔ اس لئے تم نے وہی نام لے دیا۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ سویڈن میں فولاد بنانے کی صنعت سرے سے ہے ہی نہیں۔ آج اور نہ پہلے کبھی تھی۔ سویڈن فولاد کے لئے ہمیشہ سے گریٹ لینڈ کا محتاج رہا ہے۔ اس لئے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ سویڈن سے فولاد بردار

جہاز گریٹ لینڈ جائے۔ ہاں تم یہ کہتے کہ گریٹ لینڈ سے مال بردار جہاز فولاد لے کر سویڈن جا رہا تھا تو تمہاری بات درست ہو سکتی تھی۔ تیسری بات یہ کہ عام فلائٹ سے اگر تابوت ناڈا سے سویڈن بھجوایا جائے تو راستے میں تقریباً ایک سو پوائنٹ پر اسے منشیات چیک کرنے کے لئے خصوصی مشینوں سے چیک کیا جائے گا۔ کیونکہ منشیات فروشوں کا کسی زمانے میں یہ کاروبار رہا تھا کہ وہ انسانی لاشوں کے اندر منشیات بھر کر اسی طرح اسے سمگل کرتے تھے۔ تب سے لاشوں اور تابوتوں کو خاص طور پر چیک کرنے کا بین الاقوامی قانون بنایا گیا تھا اور یہ قانون آج کا نہیں ہے بیس سال پہلے کا ہے اور بھی بتاؤں یا اتنے ہی پوائنٹ کافی ہیں"..... عمران نے پوائنٹس بتاتے ہوئے جواب دیا تو روجر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کا چہرہ ہونقوں جیسا ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ تم جو کچھ کہہ رہے ہو یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے بالکل درست کہا ہے۔ سو فیصد درست کہا ہے"..... روجر نے اٹک اٹک کر کہا۔

"تو پھر میرے پوائنٹس کو غلط ثابت کر دو"..... عمران نے جواب دیا۔

"مم۔ مم کیا کہہ سکتا ہوں۔ ٹھیک ہے۔ ہلاک کر دو مجھے اب میں کیا کر سکتا ہوں"..... روجر نے یکلخت انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن جھکا لی۔

www.urdukorner.com

"ایسی اداکاری سے مجھے متاثر نہ کر روجر میں خود اس سے بھی اچھی اور متاثر کن اداکاری کر لیتا ہوں۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اصل بات اگل دو۔ اب بھی وقت ہے۔ پھر یہ وقت تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گا"..... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"تم۔ تم سے جیتنا ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن۔ آئی۔ ایم۔ سوری عمران میں نے واقعی تمہیں ڈاج دینے کی کوشش کی تھی لیکن میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اصل بات یہی ہے کہ مجھے ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ ہاں ایک آدمی کو پوری دنیا میں اس کا علم ہو سکتا ہے اور وہ ہے ڈاکٹر رولف۔ اگر تم اسے تلاش کر سکو۔ کیونکہ ڈاکٹر رولف کو واقعی اغوا کیا گیا تھا اور اسے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں سے ایکریمیا روانہ کیا گیا تھا۔ بس اس کے بعد کیا ہوا۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے"..... روجر نے کہا۔

"اب تم نے سچ بولا ہے" روجر کیونکہ ڈاکٹر رولف بین الاقوا شہرت کا مالک سائنسدان تھا اور آج سے چار پانچ سال قبل اسے واق اغوا کیا گیا تھا اور پھر بین الاقوامی طور پر بھی اس کی تلاش کی گئی تھ لیکن وہ دستیاب نہ ہو سکا تھا اور آج تک دستیاب نہیں ہو سکا تمہارے اس سچ پر میں تمہیں چھوڑ سکتا ہوں۔ لیکن تمہاری تنظیم گر ماسٹر کا خاتمہ بہرحال ضرور ہو گا"..... عمران نے کہا اور مڑ کر بیر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

گاربو کے حسین و جمیل چہرے پر اس وقت شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ایک خوبصورت اور دلکش انداز میں سجائے گئے کمرے میں انتہائی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہی تھی۔ اس کی نظریں بار بار میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی طرف جاتیں اور ایک بار پھر وہ بے چینی کے عالم میں ٹہلنا شروع کر دیتی۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچتی اور بار بار کھولتی تھی۔ پھر اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گاربو نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا جیسے اسے خطرہ ہو کہ اگر اسے رسیور اٹھانے میں ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"یس گاربو سپیکنگ"..... گاربو نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہنیز بول رہا ہوں مادام"..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

www.urdukorner.com

"بولو۔ جلدی بتاؤ کیا رپورٹ ہے"..... گاربو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"کام ہو گیا ہے۔ مادام آپ کے دشمنوں کے جسم لاکھوں ٹکڑوں کی صورت میں سمندر پر تیر رہے ہیں"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ گڈ۔ لیکن کیا اس کی فلم تیار کی گئی ہے"..... گاربو نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام ابھی تھوڑی دیر بعد وہ آپ کے کاؤنٹر پر پہنچ جائے گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے باقی باتیں فلم دیکھ کر ہوں گی"..... گاربو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس مادام"..... دوسرا طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپیشل کاؤنٹر پر کہہ دو کہ جیسے ہی ہنیز کا آدمی فلم وہاں دے جائے فلم فوری طور پر مجھے پہنچا دی جائے فوری بغیر ایک لمحہ ضائع کیے"۔ گاربو نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر وہ میز کے پیچھے موجود آرام کرسی پر اس طرح ڈھیر ہو گئی جیسے میلوں کا سفر طے کر کے اب منزل پر پہنچی ہو۔ اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں اور اس طرح لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے ذہنی اور جسمانی طور پر بے حد تھک گئی ہو۔ تقریباً دس منٹ بعد کمرے کے

دروازے پر دستک ہوئی تو گاربو چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"یس کم ان"..... گاربو نے سخت لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بند پیکٹ تھا۔ اس نے پیکٹ گاربو کے سامنے میز پر رکھا اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔ جیسے ہی اس کے عقب میں دروازہ بند ہوا گاربو نے جھپٹ کر وہ پیکٹ اٹھایا اور اسے کھولنا شروع کر دیا۔ پیکٹ کے اندر مائیکرو فلم رول موجود تھا۔ اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس کے اندر سے ایک جدید ساخت کا مائیکرو فلم پروجیکٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر پیکٹ سے نکلنے والی فلم اس نے اس پروجیکٹر میں فیڈ کی اور پھر پروجیکٹر کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ پروجیکٹر پر ایک سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا۔ گاربو نے ایک اور بٹن دبایا تو سامنے دیوار پر بیس انچ چوڑائی کی سکرین روشن ہوئی اور گاربو کی نظریں اس سکرین پر جیسے جم سی گئیں۔ سکرین پر پہلے تو مختلف جھماکے سے ہوتے رہے۔ پھر ایک پرائیویٹ ایئرپورٹ کا منظر ابھر آیا وہاں ایک بڑا طیارہ موجود تھا۔ پھر ایک ویگن طیارے کے قریب آ کر رکی اور اس میں سے پانچ مرد اور ایک عورت باہر نکلے اور تیزی سے طیارے میں سوار ہو گئے۔ گاربو نے ہاتھ بڑھا کر پروجیکٹر کا ایک بٹن دبایا تو منظر ساکت ہو گیا۔ منظر میں طیارے کی سیڑھیوں پر ایک قطار کی صورت میں ایک عورت اور پانچ مرد اوپر جا رہے تھے گاربو نے ایک اور بٹن دبایا تو سکرین پر ان افراد کا کلوز اپ دکھائی دینے لگا۔ یہ

www.urdukorner.com

عورت اور مرد سب مقامی تھے گاربو نے میز کی سب سے اوپر والی دراز کھولی اور اس میں سے ایک پیکٹ نکال کر اس نے اس میں سے ایک تصویر باہر نکال لی ۔ یہ تصویر ایک ہوٹل کے ہال کی تھی جس میں ایک میز کے گرد ایک عورت اور پانچ مرد بیٹھے ہوئے کھانا کھانے میں مصروف تھے گاربو نے ان چہروں کو غور سے دیکھا اور پھر اس نے سکرین پر نظر آنے والے منظر میں موجود افراد کو اس تصویر کے چہروں کی مدد سے شناخت کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ میز کے گرد بیٹھے ہوئے افراد اور طیارے پر چڑھنے والے افراد ایک ہی تھے ..... گاربو نے ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ بڑھا کر پروجیکٹر کے دو تین بٹن یکے بعد دیگرے پریس کیے تو سکرین پر نظر آنے والے افراد تیزی سے طیارے میں سوار ہو گئے ۔ سیڑھی ہٹالی گئی اور طیارے کا دروازہ بند ہو گیا طیارے کی سائیڈ پر موجود کمپنی کا نام اور طیارے کا نمبر وغیرہ پورے وضاحت سے نظر آ رہا تھا ۔ طیارہ حرکت میں آیا اور پھر رن وے پر دوڑ ہوا چند لمحوں بعد ہی فضا میں بلند ہو گیا ۔ گو وہ چھوٹا نظر آنے لگ گیا لیکن بہرحال سکرین پر موجود تھا ۔ وہ مزید چھوٹا ہوتا گیا اور چند لمحو بعد سکرین پر ایک نقطے جیسا نظر آنے لگا لیکن پھر یکلخت طیارہ بڑا آنے لگ گیا اور گاربو سمجھ گئی کہ فلم بنانے والے نے زیادہ پاور زوم لینز کیمرے پر لگا دیا ہے طیارہ ایک بار پھر چھوٹا نظر آنے لگ گیا اب نیچے پھیلا ہوا سمندر واضح طور پر نظر آ رہا تھا پھر اچانک طیارے م

شعلہ نظر آیا اور پلک جھپکنے میں پورا طیارہ شعلے کا روپ دھار گیا اور اس کے پرزے فضا میں پھیلتے نظر آئے ۔ شعلہ بجلی کی سی تیزی سے سمندر میں گرنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے طیارے کا ڈھانچہ سمندر کے اندر غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین سپاٹ ہو گئی ۔ گاربو نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پروجیکٹر کو آف کر کے اس نے اسے میز کی سب سے نچلی دراز میں رکھا اور پھر میز پر پڑی ہوئی تصویر کو اٹھا کر اس نے واپس لفافے میں ڈالا اور لفافہ میز کی سب سے اوپر والی دراز میں رکھ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نچلے حصے میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ۔

"یس ہیڈ کوارٹر" ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مشینی آواز سنائی دی ۔

"جی ون کالنگ بگ باس اوور" ..... گاربو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"یس ہولڈ آن کریں" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک دوسری آواز سنائی دی ۔

"یس اوور" ۔ بولنے والے کا لہجہ کرخت اور آواز چیختی ہوئی تھی ۔

"جی ون بول رہی ہوں باس" ..... گاربو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

"کیا رپورٹ ہے" ۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا ۔

"وکٹری باس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چارٹرڈ طیارے سمیت فضا

www.urdukorner.com

میں تباہ کر دیا گیا ہے۔ میں نے فلم چیک کر لی ہے۔ یہ واقعی ہلاک ہو گئے ہیں"۔ گاربو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح اطمینان کر لیا ہے"..... بگ باس نے پوچھا۔

"یس باس"..... گاربو نے جواب دیا۔

"او۔ کے اب روجر کو بھی تم نے سزا دینی ہے۔ موت کی سزا"۔ دوسری طرف سے بگ باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس کیا اسے معاف نہیں کیا جا سکتا"..... گاربو نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اس نے صرف اپنی زندگی بچانے کے لئے ان لوگوں کا ساتھ دیا ہے اور پوری تنظیم گرانڈ ماسٹر کا خاتمہ کرا دیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ اس سے ہیڈ کوارٹر کو کتنا نقصان پہنچا ہے۔ یہ سزا تو اس کے بدلے میں کچھ بھی نہیں ہے"..... دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا گیا۔

"باس میں نے اسے چیک کیا ہے وہ ہپناٹزم کے زیر اثر ہے۔ اس کے ذہن کو کنٹرول کر لیا گیا تھا"..... گاربو نے جواب دیا۔

"اوہ اسی لیے اس نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ ویری سٹرینج پلاننگ۔ بہرحال روجر کو موت کی سزا دی جا چکی ہے اور اس پر عمل درآمد تم نے کرنا ہے۔ دیٹس آل"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ گاربو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تمہارا مقدر روجر اب میں مزید کیا کر سکتی ہوں۔ کاش تم ایسا نہ کرتے"..... گاربو نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ باہر ایک راہداری سے گزر کر وہ نیچے راہداری کے اختتام پر موجود سیڑھیاں اترتی ہوئی ایک بڑے تہہ خانے میں پہنچ گئی جہاں دو مسلح افراد دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ لگے کھڑے تھے گاربو کے اندر آتے ہی انہوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔ ان کے سینے پر بیج لگے ہوئے تھے جن پر سنہرے رنگ میں صرف جی لکھا ہوا تھا اور نیچے نمبرز تھے۔ سامنے ایک لوہے کے راڈز والی کرسی پر روجر راڈز میں جکڑا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی۔

"میرا نقاب لے آؤ"..... گاربو نے مڑ کر ایک مسلح آدمی سے کہا اور وہ تیزی سے ایک دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک پیکٹ اٹھایا اور الماری بند کر کے وہ واپس آیا اور اس نے پیکٹ گاربو کی طرف بڑھا دیا۔ گاربو نے پیکٹ کھولا اور اس کے اندر سے ایک سنہرے رنگ کا گون اور اس سے منسلک ایک سنہرا نقاب نکالا اور نقاب کو اس نے سر اور چہرے پر چڑھایا اور پھر گون کو اپنے جسم کے گرد لپیٹ کر وہ روجر کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔ اب وہ سنہرے ریشمی گون میں لپٹی ہوئی تھی اور چہرے اور سر پر سنہرے رنگ کا نقاب تھا۔ چہرے پر موجود نقاب پر صرف "جی" واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"..... کرسی پر بیٹھتے ہی گاربو نے کہا اور

www.urdukorner.com

ایک مسلح آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے اس کا دہانہ روجر کی ناک سے لگا دیا۔چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔گاربو نقاب میں بنے ہوئے آنکھوں کے سوراخوں میں سے غور سے روجر کر دیکھ رہی تھی۔ان سوراخوں پر ایسے شیشے لگے ہوئے تھے کہ جو باہر سے تو سیاہ تھے لیکن اندر سے سب کچھ صاف اور واضح نظر آ رہا تھا۔چند لمحوں بعد روجر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس کی آنکھیں کھلیں اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی گاربو اور اس کے پیچھے کھڑے ہوئے مسلح افراد پر جم گئیں۔

"جی"..... کیا مطلب۔وہ۔وہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں گئے۔یہ میں کہاں آ گیا ہوں"..... روجر کے منہ سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں الفاظ نکلے۔

"تم جی ون کے سامنے بیٹھے ہو گرانڈ ماسٹر روجر"..... گاربو کا لہجہ یکسر بدلا ہوا تھا۔

"جی ون۔اوہ۔اوہ مگر میں تو ریلکس ہاؤس میں تھا جہاں وہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران موجود تھا۔یہ سب کیسے ہو گیا۔میں یہاں کب آیا ہوں۔کون لایا ہے۔وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا

"..... روجر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"گرانڈ ماسٹر روجر تم نے ہیڈ کوارٹر سے غداری کرتے ہوئے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ مل کر ریلکس ہاؤس کو اس کی مشینری سمیت تباہ کر دیا۔پھر تم ان کے ساتھ اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچے۔تم نے ان کے ساتھ مل کر اپنا ہی ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا۔اس کے بعد تم نے جیکسن کو ہلاک کیا۔اس کا کینن ہاؤس تباہ کر دیا۔پھر ٹاگ میں موجود گرانڈ ماسٹر کے سارے کارکنوں کو تم نے گریٹ ہال میں کال کیا اور ان سب کا خاتمہ کر دیا۔اس کے بعد تم نے اسلحے کے سارے سٹور تباہ کرا دیئے۔اس طرح تم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ مل کر پوری گرانڈ ماسٹر تنظیم کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا اور یہ سب کام تم نے صرف دو روز میں مکمل کر دیا۔اس کے خلاف کوئی جدوجہد اسی لئے نہ ہو سکی کہ گرانڈ ماسٹر خود اس عظیم تباہی میں شامل تھا۔ہیڈ کوارٹر کو جس کی اطلاع ملی تو ہیڈ کوارٹر نے جی ون کو تمہیں گرفتار کرنے اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کا حکم دیا۔جی ون فوری طور پر حرکت میں آئی اور تمہیں اس ہوٹل سے اغوا کر لیا گیا جہاں وہ پاکیشیائی ایجنٹ تمہیں چھوڑ کر ایئرپورٹ گئے تھے اور پھر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے چارٹرڈ طیارے کو فضا میں تباہ کر دیا گیا۔اس طرح ان خوفناک پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا گیا"..... گاربو نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

"میں نے یہ سب کچھ کیا۔میں نے یعنی گرانڈ ماسٹر نے یہ کیسے

www.urdukorner.com

ا کا ن ہے ۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے ۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے ۔ مجھے تو اتنا یاد ہے کہ میں ریلکس ہاؤس میں تھا کہ مجھے جیکسن کی کال ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹ روسک پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے گاربو کے ذریعے ریلکس ہاؤس کا پتہ چلا لیا ہے اور پائیک کی لاش ملی ہے ۔ اس لئے میں ریلکس ہاؤس چھوڑ کر واپس ٹاگ پہنچ جاؤں ۔ میں ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر ٹاگ کی طرف روانہ ہوا کہ راستے میں ٹرانسمیٹر پر مجھے گاربو کی کال ملی ۔ گاربو نے مجھے بتایا کہ جیکسن نے میرے خلاف غداری کرتے ہوئے کوئی بھیانک سازش کی ہے ۔ پاکیشیائی ایجنٹ جیکسن کے قبضے میں ہیں اور پائیک بھی زندہ ہے ۔ پھر پائیک نے اسی ٹرانسمیٹر پر مجھ سے بات کی ۔ گاربو نے بتایا کہ جیکسن مجھے ہلاک کروا کر خود گرانڈ ماسٹر بننا چاہتا ہے ۔ اس لئے اگر میں ٹاگ آیا تو مارا جاؤں گا ۔ چونکہ مجھے گاربو پر مکمل اعتماد تھا اور اس کے ساتھ ہی میں نے پائیک کی آواز بھی سنی ہوئی تھی اس لئے مجھے یقین آ گیا کہ گاربو درست کہہ رہی ہے ۔ میں واپس ریلکس ہاؤس چلا گیا ، لیکن وہاں وہ پاکیشیائی ایجنٹ چھپے ہوئے تھے ۔ انہوں نے اچانک مجھے چھاپ لیا ۔ پھر ان کا لیڈر علی عمران سامنے آیا ۔ اس نے مجھ سے ہاٹ فیلڈ اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ، میر نے اسے من گھڑت کہانیاں سنا کر ڈاج دینے کی کوشش کی لیکن وہ انتہائی چالاک آدمی تھا ۔ بہرحال چونکہ مجھے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم نہ تھا ۔ اس لئے میں اسے کیا بتاتا ۔ اس کے بعد اچانک میں بے

ہوش ہو گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے تو میں یہاں تمہارے سامنے موجود ہوں ۔ یہ ہے ساری بات "..... روجر نے کہا ۔

" اس کا مطلب ہے کہ گاربو کی کال غلط تھی ۔ کیا یہ غلط کال گاربو نے کی تھی ۔ کیا وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے ملی ہوئی تھی "..... گاربو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا ۔

" نہیں اس علی عمران نے مجھے خود بتایا تھا کہ اس نے گاربو کی آواز اور لہجے میں مجھ سے بات کی تھی ۔ مجھے اس کی بات پر یقین نہ آیا تھا کیونکہ میں گاربو کی آواز اور لہجے کو پہچانتا ہوں ۔ لیکن اس نے جو کچھ بتایا وہ درست ثابت ہوا "..... روجر نے کہا ۔

" مجھے معلوم ہے کہ تمہارا ذہن ہپناٹزم کے تحت کنٹرول کر لیا گیا تھا اور تم نے اسی کنٹرول کی وجہ سے گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خود خاتمہ کر دیا تمہاری وجہ سے یہ خاتمہ تیزی سے اور مکمل طور پر ہوا ۔ ورنہ وہ خود شاید اسے کئی سالوں میں بھی ختم نہ کر سکتے تھے ۔ جب تمہیں اغوا کیا گیا تو تم ان کے کنٹرول میں تھے ۔ میں نے چونکہ اس موضوع پر کافی کچھ پڑھا ہوا ہے ۔ اس لئے مجھے تمہاری آنکھوں کی پتلیوں کی مخصوص کیفیت کو دیکھتے ہی شک پڑ گیا تھا ۔ میں نے فوری طور پر ہپناٹزم کے ایک ماہر کو طلب کیا اور اس نے میری بات کی تصدیق کر دی اور پھر اسی ماہر نے تمہارے ذہن کو ان کے کنٹرول سے نکالنے کی بے حد کوشش کی لیکن نجانے وہ لوگ اس علم میں کس قدر آگے تھے کہ وہ بڑا ماہر بھی اس میں کامیاب نہ ہو سکا اور اس نے اپنی ناکامی کا اعتراف کر

www.urdukorner.com

لیا۔ اس پر میں سمجھ گئی کہ اب جب تک ان لوگوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ تم صحیح طور پر ہوش میں نہیں آسکتے۔ چنانچہ میں نے پہلے ان کا خاتمہ کیا اور پھر تمہارے پاس آئی۔ گو میں نے ان کے خاتمے کی باقاعدہ فلم دیکھ لی تھی اور ہر طرح سے اطمینان کر لیا تھا لیکن آخری چیکنگ تم پر ہوئی تھی۔ تم اب جس طرح ہوش میں آکر بات کر رہے ہو۔ اس سے یہ بات فائنل ہو گئی ہے کہ وہ لوگ واقعی ختم ہو چکے ہیں۔ ورنہ تمہارا ذہن ابھی تک کنٹرول میں ہوتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے "..... گاربو نے کہا۔

"ویری بیڈ مجھے یہ سن کر بے حد رنج پہنچا ہے کہ میرے ہی ہاتھوں سب کچھ تباہ ہو گیا ہے۔ لیکن جب تمہیں معلوم تھا کہ میرا ذہن کنٹرول تھا تو پھر تم نے مجھے ایسے باندھ کیوں رکھا ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ میں بے گناہ ہوں "..... روجر نے کہا۔

"میں نے ہیڈ کوارٹر سے تمہارے لئے معافی کی درخواست کی تھی لیکن ہیڈ کوارٹر نے میری درخواست مسترد کر دی ہے اور تمہیں موت کی سزا سنا دی ہے جس پر اب میں نے عمل درآمد کرنا ہے "۔ گاربو۔ ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا تم یہاں ٹاگ میں رہتی ہو۔ مجھے تو معلوم نہیں کہ یہاں کوئی جی ون گروپ بھی ہے "..... روجر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاٹ فیلڈ تمہارے تصور سے بھی بڑی تنظیم ہے روجر۔ گرانڈ ما تو اس کی ایک معمولی سی سائیڈ آرگنائزیشن تھی۔ اس ہاٹ فیلڈ

گروپس پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ گرانڈ ماسٹر جیسی تنظیمیں تو ہیڈ کوارٹر نے صرف رقم اکٹھی کرنے کے لئے بنائی ہوئی ہیں۔ بہرحال اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ویسے ذاتی طور پر مجھے تمہاری موت پر ہمیشہ افسوس رہے گا۔ کیونکہ ذاتی طور پر میں تمہیں بے حد پسند کرتی ہوں "..... گاربو نے کہا تو روجر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا تم مجھے ذاتی طور پر جانتی ہو۔ مگر۔ مگر "..... روجر نے حیران ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی گاربو نے یکلخت اپنے چہرے سے نقاب اتارا اور گاؤن ہٹا کر ایک طرف پھینک دیا اور روجر کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔

"کیا۔ کیا۔ تم۔ تم گاربو۔ تم۔ تم "۔ روجر نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں گاربو ہوں سی ون "..... گاربو نے جواب دیا۔

"مگر۔ مگر آج سے پہلے تو میں نے کبھی تمہارا یہ روپ نہ دیکھا تھا۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے "..... روجر کے لہجے میں اب بھی شدید ترین حیرت تھی۔

"میں واقعی جی ون ہوں۔ روجر۔ یہ انتہائی خفیہ گروپ ہے۔ دراصل میرا گروپ گرانڈ ماسٹر کی کارکردگی کو چیک کرنے کے لئے بنایا گیا ہے میں نے اپنے آپ کو تم پر اس لئے ظاہر کر دیا ہے کہ آخری لمحات میں تمہارے دل میں یہ تجسس باقی نہ جائے کہ تم کس کے ہاتھوں مرے ہو۔ میں مجبور ہوں۔ روجر۔ گڈ بائی "۔ گاربو نے کہا اور

www.urdukorner.com

کرسی سے اٹھ کر پیچھے ہٹتی چلی گئی اور پھر اس سے پہلے کہ روجر کچھ کہتا۔ دونوں مشین گن برداروں نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی مشین گنوں کا رخ روجر کی طرف کر دیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے"۔ روجر نے اٹک اٹک کر کچھ کہنا چاہا۔

"فائر"۔ گاربو نے یکلخت چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں اور روجر کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ایک لمحے بعد جب مشین گنیں بند ہوئیں تو روجر کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا"۔ گاربو نے ایک طویل سانس لیا۔

"سوری روجر میں مجبور تھی"..... گاربو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو"۔ گاربو نے مڑ کر مشین گن برداروں سے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل آئی۔ اس کے چہرے پر شدید افسردگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ تم نے واقعی حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے کہ اس روجر کے ذہن کو کنٹرول کر کے پوری گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خاتمہ کر دیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر تم کسی کے ذہن کو اس طرح آسانی سے کنٹرول کر سکتے ہو تو پھر تم اس قدر جدوجہد کیوں کرتے ہو۔ مجرم یا ایجنٹ پکڑا۔ اس کے ذہن کو کنٹرول کیا اور اپنی مرضی کا سارا کام اس سے مکمل کرا لیا"..... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سب اس وقت ٹاگ کے چارٹرڈ طیارہ کمپنی کے پرائیویٹ ایئرپورٹ کے ایک ریسٹوران میں موجود تھے۔ ریسٹوران گو چھوٹا سا تھا لیکن اس میں موجود میزیں مختلف قومیتوں کے لوگوں سے بھری ہوئی تھیں کیونکہ کمپنی بین الاقوامی روٹس پر طیارے چارٹرڈ کرتی تھی اور اس نے اپنا یہ ایئرپورٹ بنایا ہوا تھا اور چونکہ خاصی بڑی کمپنی تھی اس لئے اس کے پاس کافی تعداد میں طیارے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس چھوٹے سے

www.urdukorner.com

ایئرپورٹ پر بھی کافی تعداد میں لوگوں کا ہجوم رہتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بھی ایک چارٹرڈ طیارہ ایکریمیا کے دارالحکومت کے لئے بک کرایا تھا اور وہ اس مقصد کے پیش نظر اس وقت ایئرپورٹ پر موجود تھے ان کا طیارہ پرواز کے لئے تیاری کے مراحل میں تھا اس لئے وہ ریسٹوران میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہنری میک کو عمران نے پہلے ہی ایکریمیا واپس بھجوا دیا تھا اس لئے اس وقت وہاں صرف عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے۔

"اگر مجھ میں یہ طاقت ہوتی کہ میں ہر قسم کے ذہنوں کو کنٹرول کر سکتا تو پھر رونا ہی کیا تھا۔ پھر مجھے کیا ضرورت تھی کہ میں تنویر سے مسلسل جھاڑیں کھاتا رہتا۔ اور تمہارے ناز نخرے اٹھاتا رہتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا تو صرف چونک پڑی جب کہ صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ جب کہ کیپٹن شکیل کی صرف آنکھوں میں مسکراہٹ کا تاثر ابھرا تھا۔ جب کہ تنویر جیسا شخص بھی مسکرانے پر مجبور ہو گیا تھا۔

"میں نے تمہیں کیا جھاڑا ہے"..... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم سوا روپیہ کس بات کا لیتے رہے ہو"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوا روپیہ کیا مطلب کیسا سوا روپیہ"..... تنویر نے حیران کر پوچھا۔

"جھاڑ پھونک کرنے والے ہدیے کے طور پر سوا روپیہ ہی لیتے ہیں۔ یہ سوا یا پتہ نہیں کیوں لیتے ہیں۔ پورا ایک روپیہ کیوں نہیں لیتے"..... عمران نے جواب دیا اور ہال کا یہ کونا قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تم نے پھر وہی بکواس شروع کر دی۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں جھاڑ پھونک کرنے والوں میں سے ہوں"۔ تنویر نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"چلو مہذب لفظ بول دیتا ہوں۔ پھر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ سوئپر کہہ لو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ۔ میں ایسا مذاق قطعی پسند نہیں کرتا"..... تنویر کو اس بار واقعی غصہ آ گیا۔

"ارے ارے پھر وہی جھاڑ۔ م۔ میرا مطلب ہے۔ جھاڑ پھونک کرنا صفائی کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ اور سوئپر بھی یہی کام کرتا ہے۔ اس لئے اس میں اتنا غصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب چلو جھاڑ تو جھاڑ نے صفائی کرنے کے معنوں میں آ سکتا ہے۔ یہ اس کے ساتھ پھونک کو شامل کرنے کی کیا تک ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید تنویر کے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ دیکھ کر موضوع بدلنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے عمران کی طبیعت کا اندازہ تھا کہ جتنا تنویر غصہ کرے گا، عمران اتنا ہی اسے چھیڑتا چلا جائے گا۔

www.urdukorner.com

"بعض چیزیں اس قدر نازک ہوتی ہیں کہ ان کی صفائی جھاڑو سے نہیں پھونکوں سے کی جاتی ہے۔ جیسے مثال کے طور پر جولیا کے چہرے پر اگر گرد پڑ جائے تو اب جھاڑو سے تو تنویر صاف نہیں کر سکتا۔ لا محالہ اسے ....." عمران نے کہا مگر دوسرے لمحے وہ تیزی سے اٹھ کر ایک طرف کو ہٹ گیا۔ کیونکہ جولیا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا۔

"ارے ارے تنویر سے تو پوچھو وہ تو اسے عین سعادت سمجھے گا کیوں تنویر" ..... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"چارٹرڈ فلائٹ نمبر تھری ون تھری ولنگٹن جانے کے لئے پرواز کے لئے تیار ہے۔ اس پرواز کے معزز مسافروں سے درخواست ہے کہ وہ سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئیں"۔ اسی لمحے مائیک سے اعلان ہونا شروع ہوا اور عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ یہی نمبر ان کی پرواز کا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سپیشل لاؤنج میں پہنچ گئے۔ جہاں ان کے کاغذات چیک کئے گئے اور پھر انہیں باہر کھڑی لگژری کوچ میں پہنچا دیا گیا۔ عمران کے چہرے پر یکلخت گہری سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔

"کیا ہوا۔ یہ تمہاری کیا کیفیت ہو رہی ہے" ..... کوچ میں اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"خاموش رہو" ..... عمران نے اسے یکلخت جھڑک دیا اور جولیا اور

زیادہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی۔ کوچ تیزی سے رن وے پر موجود ایک طیارے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کوچ سے اتر کر وہ سیڑھیاں چڑھتے جہاز میں داخل ہوئے اور پھر دروازہ بند کر دیا گیا۔ جہاز میں ان کے علاوہ ایک سیٹوارڈ تھا۔ دوسرے لمحے جہاز نے حرکت کی اور آہستہ آہستہ رینگتے رینگتے اس کی رفتار تیز ہوتی گئی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بیلٹس باندھ لی تھیں۔ چند لمحوں بعد جہاز ہوا میں بلند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے بیلٹ کھولی اور سیٹ سے اٹھ کر کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا۔ سب ساتھی حیرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔

"تنویر اور ٹائیگر میرے ساتھ آؤ" ..... عمران نے کاک پٹ کے دروازے کے پاس رک کر مڑتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر اور ٹائیگر دونوں تیزی سے اٹھ کر اس کے قریب پہنچ گئے سیٹوارڈ عقبی طرف بنے ہوئے کچن میں تھا تاکہ مسافروں کو مشروب تیار کر کے دے سکے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمارے طیارے میں بلاسٹنگ بم رکھا ہوا ہے س کی تلاشی لینا چاہتا ہوں لیکن تم نے پائلٹ اور کو پائلٹ کو بتانا نہیں کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں" ..... عمران نے ان دونوں کو مرگوشیانہ لہجے میں کہا تو ان دونوں کے چہروں پر یکلخت حیرت کے اثرات ابھرے۔ شاید ان کے ذہن کے کسی بعید ترین گوشے میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ عمران نے کاک پٹ کا دروازہ

www.urdukorner.com

کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ پائلٹ اور کو پائلٹ نے مڑ کر حیرت سے انہیں اندر آتے دیکھا۔

"آپ یہاں کیوں آگئے ہیں"..... پائلٹ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ جیٹ انجن کا کنٹرول روم کیسا ہوتا ہے"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر بھی ایسی معصومیت ابھر آئی تھی جیسے کسی دیہاتی بچے کے چہرے پر اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب وہ شہر میں آکر کسی میلے میں موت کے کنویں میں چلتے ہوئے موٹر سائیکل کو دیکھتا ہے۔ پائلٹ اور کو پائلٹ نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر وہ دونوں بے اختیار مسکرا کر سیدھے ہو گئے۔

"یہ خانہ کیسا ہے"..... عمران نے ایک خانے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے پلیز ہاتھ مت لگایئے"..... پائلٹ نے چونک کر کہا۔ لیکن عمران کا ہاتھ اندر پہنچ چکا تھا۔ مگر اس نے ہاتھ باہر نکال لیا۔ اس کی تیز نظریں پورے کاک پٹ کا جائزہ لے رہی تھیں جیسے اس کی آنکھوں میں ایکسرے مشین فٹ ہو گئی ہو۔

"آؤ بس دیکھ لیا ہے"..... چند لمحوں بعد عمران نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں خاموشی سے باہر آگئے۔ یہاں سٹیوارڈ باقی ساتھیوں کو مشروب دے رہا تھا۔

"میرے ساتھ آؤ"..... عمران نے ٹائیگر اور تنویر سے کہا اور تیز

سے عقبی طرف کو بڑھتا چلا گیا اس کے قدموں میں بے پناہ تیزی تھی۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم لوگ"..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ عقبی طرف پہنچ کر عمران بجائے کچن میں جانے کے طیارے کی ٹیل میں بنے ہوئے باتھ میں گھستا چلا گیا باتھ چونکہ بے حد چھوٹا تھا اس لئے تنویر اور ٹائیگر دونوں باہر ہی رک گئے تھے۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ"..... اچانک عمران کے منہ سے تیز آواز نکلی۔

"کیا۔ کیا ہوا"..... تنویر اور ٹائیگر نے بے اختیار اندر جھانکتے ہوئے کہا۔

"جلدی کرو۔ لائف جیکٹس تم بھی پہن لو اور سب ساتھیوں کو بھی پہنا دو۔ جلدی کرو جہاز بلاسٹ ہونے والا ہے۔ اس میں زیرو ایس فی سسٹم ہے۔ یہ فوری آف نہیں کیا جا سکتا"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور بجلی کی سی تیزی سے ٹائیگر اور تنویر کو دھکیلتا ہوا باہر آگیا۔

"سب لوگ لائف جیکٹس پہن لیں۔ فوراً"..... عمران نے جھپٹ کر اپنی سیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور سیٹ کے عقب میں موجود لائف جیکٹ کھینچ کر اس نے پہننی شروع کر دی۔

"کیا ہوا جناب کیا ہوا"..... سٹیوارڈ نے عمران کی آواز سن کر اور عمران کے سب ساتھیوں کو مشروب چھوڑ کر تیزی سے لائف جیکٹس پہنتے دیکھ کر کہا۔

"تم بھی لائف جیکٹ پہن لو مسٹر۔ جہاز تباہ ہونے والا ہے۔

www.urdukorner.com

جلدی کرو اور آؤ نیچے سامان والے حصے میں آ جاؤ جلدی کرو"..... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور سٹیوارڈ بوکھلائے ہوئے انداز میں پہلے تو بت بنا کھڑا رہا پھر کاک پٹ کی طرف دوڑنے لگا۔ عمران کے سارے ساتھی چونکہ تربیت یافتہ تھے اس لئے ان میں سے کسی نے بھی سوال جواب کرنے میں وقت ضائع کرنے کی کوشش نہ کی اور لائف جیکٹس پہن کر وہ سب عمران کے پیچھے دوڑتے ہوئے عقبی طرف اس حصے کی طرف بڑھ گئے جہاں سے سیڑھیاں نچلے سامان والے حصے میں جا رہی تھیں۔

"لیٹ جاؤ فرش پر لیٹ جاؤ"..... عمران نے چیخ کر کہا اور پھر جس طرح چھپکلی دیوار سے چمٹ جاتی ہے۔ اس طرح وہ سب اس خالی حصے میں فرش سے چمٹ گئے۔

"مسٹر کیا تم پاگل ہو۔ یہ تم نے سٹیوارڈ کو کیا کہہ دیا ہے" اچانک سیڑھیوں سے کو پائلٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اوپر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اس دھماکہ سے کو پائلٹ اور سٹیوارڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخیں ڈوب کر رہ گئیں۔ دوسرے لمحے پہلے سے بھی زیادہ خوفناک اور اس زبردست دھماکہ ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے کان پھٹ گئے ہوں اور اس کے ساتھ ہی ان کے یوں تڑپے اور وہ ایک دوسرے سے اس طرح ٹکرائے جیسے وہ آپس میں لڑتے ہوئے دھماکے سے ٹکراتے ہیں اور ان سب کے

بے اختیار چیخیں نکلیں اور اس کے ساتھ ہی ان کی حسیات اور ذہن جیسے منجمد سے ہوتے چلے گئے۔ وہ ایک دوسرے سے ٹکرا کر اور ایک دوسرے کے ساتھ رول ہوتے ہوئے پہلے جہاز کے ایک کونے میں جا لگے اور پھر رول ہوتے دوسرے کونے میں ایک دھماکے سے ٹکرائے اور اس کے ساتھ ہی ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ کونا جس سے جا کر وہ ٹکرائے تھے اس کے پرخچے اڑ گئے اور اس کے ساتھ ہی وہ سب سر کے بل ایک دوسرے کے پیچھے سمندر کے اندر گرتے چلے گئے جس وقت یہ کونا ٹوٹا تھا اس وقت جہاز کا ڈھانچہ سمندر سے بس تھوڑا ہی اونچا تھا۔ اسی لئے ان کے سمندر میں گرتے ہی جہاز کا باقی بچا ہوا ڈھانچہ پانی کی سطح سے آ کر ٹکرایا اور پھر اس کے پرزے تیزی سے پھیلتے چلے گئے اور ڈھانچے کا بھاری حصہ پانی کے اندر تہہ کی طرف اترتا چلا گیا لائف جیکٹس کی وجہ سے وہ ڈوبنے سے بچ گئے لیکن انہیں بہر حال سنبھلتے سنبھلتے کچھ دیر لگ گئی اور چند لمحوں بعد جب وہ پانی کی سطح پر ابھرے تو انہیں اپنے سے کچھ دور پانی کے اوپر ہر طرف آگ کی چادر سی پھیلی ہوئی نظر آئی یہ وہ پیٹرول تھا جو جہاز کے ٹینک ٹوٹنے کی وجہ سے پانی کی سطح پر پھیل گیا تھا اور اب اسے آگ لگ گئی تھی۔

"سب دائیں ہاتھ پر تیرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ جاؤ۔ ابھی کوسٹ گارڈز عملہ یہاں پہنچے گا لیکن ہم نے ان سے بچ کر آگے جانا ہے" عمران نے سر باہر نکالتے ہی چیخ کر کہا اور پھر تیزی سے اس نے دائیں ہاتھ پر تیرنا شروع کر دیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے اور ابھی وہ

www.urdukorner.com

تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ انہوں نے دو ہیلی کاپٹروں کو نمودار ہوتے ہوئے دیکھا جو ان کے سروں کے اوپر سے گزرتے ہوئے تیزی سے سمندر کے اس حصے کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے جہاں جہاز بلاسٹ ہو کر گرا تھا۔ عمران کو دور دور تک صرف پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا لیکن وہ مسلسل اور تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے تھے۔ وہ زخمی تو تھے لیکن پانی میں گرنے اور اعصابی طور پر اچانک اس خوفناک حادثے کی وجہ سے وہ اس طرح خاموش تھے جیسے ان کے بولنے کی طاقت ہی کسی نے سلب کر لی ہو۔ وہ روبوٹ کی طرح ہاتھ پیر چلاتے ڈبکیاں کھاتے بس عمران کے پیچھے تیرتے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ لائف جیکٹس کی وجہ سے انہیں اس طرح تیرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آ رہی تھی اب انہیں ہیلی کاپٹر اس جگہ غوطے لگاتے نظر آ رہے تھے۔ جہاں جہاز گرا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی اب وہاں سے اتنی دور پہنچ چکے تھے کہ اب ہیلی کاپٹر والوں کو عام طور پر نظر نہ آ سکتے تھے۔ جب تک کہ وہ خاص طور پر ادھر متوجہ نہ ہوتے۔ اسی لمحے انہیں دور سے دو لانچیں تیز رفتاری سے آتی ہوئی دکھائی دیں وہ اسی طرف آ رہی تھیں جدھر عمران اور اس کے ساتھی تیر رہے تھے۔

"غوطہ لگاؤ"..... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب یکے بعد دیگرے پانی کے اندر غوطہ لگا گئے۔ اور چند لمحوں بعد یہ لانچیں ان کے اوپر سے گزرتی ہوئی آگے بڑھ گئیں اور پھر وہ سب

یارہ سطح پر آ گئے۔

"آخر ہم کب تک اس طرح کھلے سمندر میں تیرتے رہیں گے"..... تک صفدر نے کہا۔

"ہمیں کنارے تک خود پہنچنا پڑے گا۔ تاکہ ہاٹ فیلڈ کو یہی وٹ ملے کہ ہم بھی جہاز کے ساتھ ہی ختم ہو گئے ہیں ورنہ وہ لوگ ہت تک ہمارا پیچھا نہ چھوڑیں گے"..... عمران نے زور سے چیختے ئے کہا۔

"ہاٹ فیلڈ کا کیا مطلب یہ حملہ ہاٹ فیلڈ کی طرف سے تھا"..... ہ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ظاہر ہے۔ وہی ایسا کر سکتا ہے۔ گرانڈ ماسٹر کا تو مکمل طور پر قہ ہو چکا ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے اس خطرے کا علم ہو گیا تھا۔ وہاں ایئرپورٹ پر تو تم ی طرح مطمئن تھے"۔ جولیا نے قریب آ کر تیرتے ہوئے پوچھا۔

"میں جب کوچ میں بیٹھنے لگا تو میں نے ایک آدمی کو خصوصی اخت کا کیمرہ اٹھائے ہوئے دیکھا اور یہ آدمی وہ تھا جسے میں پائیک ے کلب میں دیکھ چکا تھا۔ وہ کیمرے سے ہماری فلم بنا رہا تھا پھر میں ے چیک کرتا رہا۔ جب ہم جہاز کی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے تب بھی نومی ہماری ہی فلم بنا رہا تھا۔ اس سے مجھے خطرہ کا صحیح احساس ہوا کہ لوگ یقیناً ہماری موت کی پلاننگ بنا چکے ہیں اور اپنے ہیڈ کوارٹر کو کھانے کے لئے باقاعدہ فلم تیار کر رہے ہیں اس خصوصی ساخت کے

www.urdukorner.com

کیرے کا استعمال یہ بتا رہا تھا کہ یہ سب کچھ انتہائی اعلیٰ پیمانے پر
رہا ہے "۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا نے بے اختیار ایک طو
سانس لیا۔

"تم بعض اوقات اس طرح آنے والے خطرے کا ادراک کر لیتے
کہ یوں لگتا ہے جیسے مستقبل کو تم پہلے ہی دیکھ لیتے ہو "..... ج
نے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے ۔ چھٹی حس تو ہر شخص میں کام کر رہی ہ
ہے ۔ خطرے کا ادراک تو سب کر لیتے ہیں لیکن اس خطرے کا ادرا
کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے منطقی نتیجے تک پہنچ جانے کے لئے ذ
کو باقاعدہ تربیت دینی پڑتی ہے "..... عمران نے جواب دیا۔

"لانچیں واپس آ رہی ہیں باس "..... اچانک ٹائیگر کی آواز سن
دی اور عمران نے مڑ کر دیکھا۔

"غوطہ لگا جاؤ "..... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے س
ہی اس نے سمندر میں غوطہ لگایا اور گہرائی میں اترتا چلا گیا ۔
ساتھیوں نے بھی ظاہر ہے اس کی پیروی کی ۔ اس بار لانچیں ان
کچھ فاصلے پر گزریں اور تھوڑی دیر بعد جب وہ دوبارہ سطح پر ابھرے تو
رفتار لانچیں بہت دور جا چکی تھیں لیکن ان لانچوں کے رخ کی وجہ
انہیں یہ اطمینان ضرور ہو گیا تھا کہ وہ صحیح سمت پر تیر رہے ہیں ۔ تق
ایک گھنٹے تک مسلسل تیرنے کے بعد انہیں دور سے کنارہ نظر آ
لگ گیا اور انہوں نے کچھ دیر وہیں پانی میں تیر کر اپنے تھکے ہوئے

اندہ اعصاب کو آرام دیا اور ایک بار پھر تیرنا شروع کر دیا ۔ آہستہ
ستہ کنارہ نزدیک آتا چلا گیا ۔ عمران نے اپنا رخ بدل لیا ۔ تاکہ عین
ٹ پر وہ نہ جا پہنچیں ۔ اس طرح وہ نظروں میں آ سکتے تھے ۔ اور ان کی
ری محنت برباد ہو سکتی تھی ۔ جہاز کے بلاسٹ ہونے سے تقریباً
ائی گھنٹے بعد وہ کنارے پر پہنچنے میں کامیاب ہو ہی گئے ۔ یہ کٹی پھٹی
ویران سی ساحلی پٹی تھی ۔ جس پر دور دور تک درختوں کے گھنے جھنڈ
یلے ہوئے تھے ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی تھکاوٹ کی وجہ سے
ئی بری حالت ہو رہی تھی وہ زخمی بھی تھے ۔ اس لئے ساحل پر پہنچ کر
درختوں کے ایک جھنڈ کے درمیان اس طرح بے سدھ ہو کر پڑ گئے
جیسے ان میں معمولی سی حرکت کرنے کی بھی سکت باقی نہ رہی ہو
پھر جب انہیں واقعی دوبارہ ہوش آیا تو شام گہری ہو چکی تھی ۔
وہ اٹھ کر بیٹھ گیا ۔ اس نے لائف جیکٹ اتار دی ۔ ان کے لباس
سوکھ چکے تھے ۔ عمران نے جیبوں میں موجود اپنا سامان چیک کرنا
ع کر دیا ۔ اور پھر یہ دیکھ کر اسے خاصا اطمینان ہو گیا کہ اس کی
یوں میں خاصی مالیت کی کرنسی موجود تھی ۔ کاغذات موجود تھے لیکن
نی میں رہنے کی وجہ سے وہ خاصے خراب ہو چکے تھے ۔ اسلحہ ویسے ہی
ے کے پاس نہ تھا کیونکہ چارٹرڈ کمپنی کا پرائیویٹ ایئرپورٹ ہو یا
ری ایئرپورٹ ۔ ہر جگہ پرواز کے دوران کسی قسم کا اسلحہ ساتھ لے
نے کی سختی سے ممانعت تھی ۔ اسلحہ اور منشیات ان دو چیزوں کی
نگ انتہائی سختی سے اور جدید ترین مشینری سے کی جاتی تھی ۔ آہستہ

www.urdukorner.com

آہستہ باقی ساتھی بھی اٹھ کر بیٹھ گئے اور ان سب نے لائف جیکٹس اتار دیں۔ چوٹیں بھی معمولی تھیں۔ رگڑ۔ خراشیں اور زخم تو تھے لیکن کوئی فریکچر نہ ہوا تھا۔

"ہاٹ فیلڈ کے آدمی وہیں ایئرپورٹ پر ہی تو ہم پر گولیاں چلا سکتے تھے انہیں اتنی لمبی چوڑی پلاننگ کرنے کی کیا ضرورت تھی"۔ جو نے سب سے پہلے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاٹ فیلڈ کیا مطلب یہ حملہ ہاٹ فیلڈ کی طرف سے تھا"۔ صفد نے حیران ہو کر کہا۔ کیونکہ انہیں تیرنے کے دوران عمران اور جو کے درمیان ہونے والی گفتگو کا علم ہی نہ تھا۔

"ظاہر ہے گرانڈ ماسٹر کا تو مکمل طور پر خاتمہ ہو چکا ہے اسی لئے ا کا انتقام ہاٹ فیلڈ ہی لے سکتی ہے"..... عمران نے جواب دیا۔

"مگر آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ حملہ ہو رہا ہے"..... کیپ شکیل نے کہا تو عمران نے جو بات پہلے جولیا کو بتائی تھی وہی دو دوہرا دی۔

"اس پلاننگ کو تم نے چیک تو کر لیا تھا کیا اسے آف نہ کیا جا تھا"..... تنویر نے پوچھا۔

"نہیں یہ وائرلیس کنٹرول سسٹم ہوتا ہے۔ اور اسے جس ا میں فٹ کیا گیا تھا اسے کھولنے میں کافی دیر لگ جاتی پھر ایسا ہو سکا کہ اسے جہاز سے نیچے سمندر میں پھینک دیا جاتا۔ اس سے پہلے کچھ ممکن نہ تھا اور مجھے یقین تھا کہ وہ لوگ جلد از جلد اسے بلاسٹ کر

گے"۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ کیا ہم اب خاموشی سے واپس چلے جائیں گے"..... صفدر نے کہا۔

"نہیں پہلے تو میں اس لئے واپس جا رہا تھا کہ کسی طرح ہاٹ فیلڈ کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو رہا تھا۔ صرف اتنا معلوم ہوا تھا کہ یہ تنظیم اور اس کا ہیڈ کوارٹر بہرحال موجود ہے اور پھر یہ بین الاقوامی سطح کی خفیہ تنظیم ہے اور یقیناً اس کے مقاصد پوری دنیا کے خلاف ہوں گے۔ لیکن اسے اس انداز میں خفیہ رکھا گیا ہے کہ اسے ٹریس کرنا ناممکن ہو رہا تھا اور چونکہ ہمارے ملک کے خلاف تخریب کاری حقیقت گرانڈ ماسٹر نے ہی کی تھی۔ اس لئے گرانڈ ماسٹر کا خاتمہ کر کے کم از کم یہ مشن مکمل ہو گیا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ گرانڈ ماسٹر کو ہ میں نے روجر کے ذہن کو کنٹرول کر کے کیا ہے۔ ورنہ تو شاید میں یہاں کئی ہفتے جدوجہد کرنی پڑتی اور اس ذہنی کنٹرول کے درمیان نے اس کے ذہن کو اچھی طرح کھنگالا تھا۔ اس کے لاشعور میں بھی ٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر اور بگ باس کے صرف نام موجود تھے لیکن اس کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ اور جب روجر کے ذہن میں کچھ نہ تھا تو ظاہر ہے ہ کسی سے کیا معلوم ہو سکتا تھا۔ اسی لئے میرا یہی خیال تھا کہ واپس کر چیف کو اس بارے میں تفصیلی رپورٹ دے دوں گا اگر چیف نے اس کو ٹریس کرنے کا حکم دے دیا تو نئے سرے سے اس پر کام کا کیا جائے گا ورنہ نہیں۔ لیکن اب اس حملے نے ساری صورتحال

www.urdukorner.com

تبدیل کر دی ہے ۔اس کا مطلب ہے کہ ہاٹ فیلڈ کا کوئی ایسا گروپ یہاں موجود ہے جس کا براہ راست رابطہ ہاٹ فیلڈ سے ہے اور اسی نے یہ حملہ ہم پر کیا ہے ۔اب اس گروپ کے ذریعے ہاٹ فیلڈ کے خلاف ہمیں حتمی معلومات مل سکتی ہیں "..... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اس فلم بنانے والے کو پہچان لیں گے "..... صفدر نے پوچھا۔

"اسے میں نے پائیک کے کلب میں دیکھا تھا ۔اس کا حلیہ میرے ذہن میں ہے ۔اس کلب سے اس بارے میں معلومات حاصل ہو سکتی ہیں "..... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹاگ تو ساحل سمندر پر نہیں ہے ۔پھر ہم کہاں پہنچ چکے ہیں "۔ صفدر نے اٹھتے ہوئے پوچھا باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے

"ساحل سمندر سے ٹاگ کا فاصلہ صرف پچاس کلو میٹر ہے ۔اور ہم کسی بھی بس کے ذریعے آسانی سے وہاں پہنچ سکتے ہیں "..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارا سامان ۔ہمارے لباس بھی خراب ہو چکے ہیں ۔ سمندری نمک کی تہہ اس پر چڑھ گئی ہے اور ویسے بھی ہمارے ظاہری حالات نارمل نہیں ہیں ۔اس لئے یہاں کی پولیس ہمیں پوچھ گچھ کے لئے روک سکتی ہے "..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹائیگر تم مجھ سے کرنسی لے جاؤ اور اس ساحلی شہر سے ہمارے

لئے نئے لباس بھی لے آؤ اور میک اپ کا سامان بھی ۔کچھ کھانے پینے کے لئے بھی لے آنا ۔کیپٹن شکیل کی بات درست ہے ۔ان حلیوں میں واقعی پولیس ہمیں روک لے گی "..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور جیب میں ہاتھ ڈالا تاکہ کرنسی نکال سکے ۔

"میرے پاس کرنسی موجود ہے باس "۔ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کمال ہے ۔کیا زمانہ آگیا ہے کہ اب ٹائیگر بھی کرنسی رکھنے لگ گئے ہیں "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

"کچھ کھانے پینے کے لئے بھی لیتے آنا ۔بھوک سے برا حال ہو رہا ہے "۔ جولیا نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جھنڈ سے باہر نکل گیا۔

"ویسے عمران صاحب یہ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہو سکتا ہے اور اس نے اپنے آپ کو جس انداز میں خفیہ رکھا ہوا ہے اس سے اس کا مقصد کیا ہو گا "..... ٹائیگر کے جانے کے بعد صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ ہاٹ فیلڈ دراصل مافیا اور گاڈ فادر کی طرز پر بین الاقوامی تنظیم ہے جو پوری دنیا میں اسلحے کی سمگلنگ کو کنٹرول کرتی ہے اور اس نے اپنے آپ کو خفیہ اسی لئے رکھا ہوا ہے کہ ابھی یہ پوری دنیا میں اپنا جال بچھانے میں مصروف ہو گی اور اسے خطرہ ہو گا کہ اسلحے کا کاروبار کرنے والی بڑی تنظیمیں اس کے خلاف کام کرنا نہ شروع کر دیں "..... تنویر نے کہا۔

www.urdukorner.com

"گرانڈ ماسٹر کے اسلحہ سمگل کرنے سے تمہیں یہ خیال آیا ہو گا۔ حالانکہ ایکریمیا کا گروپ پی ون جس نے پاکیشیا میں تخریب کاری کی ہے۔ وہ اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث نہ تھا اور جس انداز میں انہوں نے وہاں باقاعدہ پیچیدہ ترین مشینری کا استعمال کیا ہے اور پھر جس طرح یہاں گرانڈ ماسٹر کے ہیڈ کوارٹر میں زیر زمین انتہائی پیچیدہ مشینری نصب تھی اور ریلکس ہاؤس کے تہہ خانوں میں جس قسم کی مشینری ہماری نظروں کے سامنے سے گزری ہے اس سے یہ تنظیم کسی طور پر بھی صرف ایک مجرم تنظیم کے طور پر سامنے نہیں آتی۔ کیونکہ مجرم تنظیموں کے کام کرنے کا ایک اپنا انداز ہوتا ہے۔ جب کہ یہ لوگ اس طرح کام کرتے ہیں جیسے کسی ملک کی سرکاری تنظیمیں کام کرتی ہیں اس لئے میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ تنظیم یقیناً کسی سپر پاور کی طرف سے قائم کی گئی ہے اور ہیڈ کوارٹر جہاں بھی ہو گا وہاں کوئی ایسا کام ہو رہا ہے جو یہ سپر پاور دوسری سپر پاورز اور دوسرے ہر ممالک کی نظروں سے ہر صورت میں خفیہ رکھنا چاہتی ہو گی"..... کیپٹن شکیل نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر رولف کے اغوا کی بات روجر نے کی تھی اور واقعی ڈاکٹر رولف کو اغوا کیا گیا تھا۔ اس کی تلاش اقوام متحدہ کے تحت بھی کی گئی تھی لیکن وہ دستیاب نہ ہو سکا تھا اور روجر کی اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر رولف کو اس ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر ہی لے جایا گیا ہو گا اور ڈاکٹر رولف واقعی سورج کی شعاعوں پر اتھارٹی سمجھا جاتا تھا اس کا

مطلب ہے کہ ہاٹ فیلڈ یقیناً کسی لیبارٹری میں کسی ایسے ہتھیار پر ریسرچ کر رہی ہے جس میں سورج کی شعاعوں کا کسی نہ کسی انداز سے تعلق ہو سکتا ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے اس کے نام سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ ہاٹ فیلڈ کا مطلب گرم علاقہ ہے اور اس نظام شمسی کا سب سے گرم علاقہ تو خود سورج ہی ہو سکتا ہے"..... صفدر نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاٹ فیلڈ کا مطلب محاورے کے لحاظ سے تو قیامت بھی بنتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پھر اس طرح کی باتوں میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ گزر گیا جب ٹائیگر دوبارہ اس جھنڈ میں داخل ہوا تو اس نے دونوں ہاتھوں میں بڑے بڑے دو بیگ اٹھائے ہوئے تھے۔ اس کا اپنا لباس تبدیل ہو چکا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے چہرے پر بھی میک اپ تبدیل کیا ہوا تھا۔ گو پہلے کی طرح اس کا چہرہ اس نئے میک اپ میں بھی مقامی لگ رہا تھا لیکن پہلے سے یکسر بدلا ہوا تھا۔ چونکہ ٹائیگر کھانے پینے کا سامان اور پانی کی بوتلیں بھی لے آیا تھا۔ اس لئے سب سے پہلے تو انہوں نے اپنی بھوک مٹانے کا بندوبست شروع کر دیا۔ سمندر میں مسلسل رہنے اور بے پناہ تھکن کی وجہ سے چونکہ ان سب کی بھوک بے پناہ چمک اٹھی تھی اس لئے دیکھتے ہی دیکھتے کھانے کے سب پیکٹ خالی ہو گئے۔ اب وہاں پڑے ان پیکٹس اور پانی کی خالی بوتلوں کو دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا تھا جیسے کوئی گروپ یہاں باقاعدہ پکنک منانے کے لئے آیا

www.urdukorner.com

ہو۔

"اب لباس تبدیل کر لو"..... عمران نے کہا اور اپنا لباس لے کر وہ اس جھنڈ سے باہر آ گیا ساتھ ہی ایک دوسرا جھنڈ تھا وہاں پہنچ کر عمران نے اپنا لباس اتارا اور نیا لباس پہننا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو پرانے لباس کا پیکٹ اس کے ہاتھوں میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب لباس تبدیل کر چکے تھے۔ سب سے آخر میں جولیا نے جا کر لباس تبدیل کیا اور پھر عمران نے باری باری سب کے چہروں پر میک اپ کے ایسے ٹچز لگانے شروع کر دیئے کہ جس سے چہرے کے خدوخال کسی حد تک تبدیل ہو جائیں کیونکہ نئے میک اپ میں کافی وقت لگ جاتا تھوڑی دیر بعد جب وہ تیار ہو کر اور اپنے پہنے ہوئے لباسوں کے بنڈل اٹھائے اس جھنڈ سے نکلے اور ٹائیگر کی رہنمائی میں آگے بڑھتے ہوئے چلے گئے۔ تھوڑی دور موجود کوڑے کے ایک ڈرم میں انہوں نے پرانے لباس کے بنڈل پھینکے اور اس بوجھ سے بھی چھٹکارا پا لیا وہاں سے گھاٹ نزدیک تھا اور ساحلی قصبہ بھی۔

اس ساحلی قصبے سے بس نے انہیں ایک گھنٹے میں ٹاگ پہنچا دیا ٹاگ میں اس وقت رونقیں عروج پر تھیں۔ عمران نے بس اڈے کے قریب ہی ایک ہوٹل میں کمرے بک کرائے اور پھر وہ تنویر اور ٹائیگر کو ہمراہ لے کر ایک بار پھر پائیک کے کلب تھری سٹار کی طرف روانہ ہو گیا۔

گاربو اپنے خاص کمرے میں آرام کرسی پر شراب کا نفیس سا جام ہاتھ میں پکڑے نیم دراز تھی۔ اس کے ذہن میں بار بار روجر کی صورت گھوم جاتی۔ گو روجر سے اس نے شادی نہ کی تھی لیکن یہ حقیقت تھی کہ روجر کو وہ دل سے پسند کرتی تھی۔ اس لئے روجر کی اپنی آنکھوں کے سامنے موت نے اس کے ذہن و قلب کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا تھا۔ لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اگر ایسا ہی حکم روجر کو ملتا تو وہ بھی ان حالات میں گاربو کو ختم کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ گاربو گو جرائم کی دنیا سے براہ راست ملوث نہ تھی لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ اس کی اس تمام دولت مندی کے پیچھے جرائم کی دنیا کا ہی ہاتھ تھا۔ بہت کم لوگ جانتے تھے کہ گاربو کا باپ ایکریمیا کی ایک مشہور جرائم پیشہ تنظیم کا چیف تھا۔ اس نے گاربو کو بھی اپنی راہ پر چلانے کی کوشش کی لیکن گاربو جرائم کی دنیا میں بہت اعلیٰ ترین شخصیت کے روپ میں اپنے آپ

www.urdukorner.com

کو دیکھنا چاہتی تھی جب کہ اس کے باپ کا گروپ عام غنڈوں اور
بدمعاشوں کا گروپ تھا۔ اسے اس قسم کے عامیانہ مجرموں سے شدید
نفرت تھی۔ وہ جرائم کی دنیا میں کوئی ایسی حیثیت اختیار کرنا چاہتی
تھی جس سے وہ ملکہ جیسے اختیارات حاصل کر سکے اور اس کے ابرو کے
اشارے پر حکومتیں بدلی جا سکیں۔ چنانچہ باپ کے اچانک قتل ہ
جانے کے بعد گاربو نے ایکریمیا چھوڑ کر ناڈاشفٹ ہو جانے کا فیصلہ کر
لیا تاکہ وہاں نئے سرے سے اپنی قسمت آزمائی کر سکے۔ اس نے وہاں
اپنے باپ کی تمام دولت فروخت کر کے یہاں ٹاگ میں ایک شاندا
کلب کھول لیا تھا جسے اس نے بالکل اس انداز میں بنایا تھا جیسے کسی
بہت بڑی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہو۔ اور پھر اس کی ملاقات ایک بار ایک
ایسے آدمی سے ہو گئی جو دنیا کی خفیہ ترین تنظیم ہاٹ فیلڈ کا رکن تھا
اس کا نام بروس تھا۔ بروس نے جب گاربو کو اس تنظیم کے بارے میں
بتایا تو گاربو کے ذہن میں فوراً یہی بات آئی کہ کسی طرح وہ اس تنظیم
کی یا تو سربراہ بن جائے۔ یا کم از کم سربراہ کی بیوی تو ضرور بن جائے
اور بروس نے اس سے وعدہ بھی کیا کہ وہ ہیڈ کوارٹر کو اس کے بارے
میں قائل کرنے کی کوشش کرے گا اور واقعی بروس نے اس بارے
میں کافی کوششیں بھی کیں کہ گاربو کو ہیڈ کوارٹر میں کوئی اچھا عہدہ
یا پوزیشن مل جائے۔ لیکن ہیڈ کوارٹر نے بروس کی اس تجویز سے اتفاق
کرنے سے انکار کر دیا۔ البتہ بروس کی کوششوں سے یہ ہوا کہ ا
ایک ایسا گروپ قائم کرنے کی اجازت دے دی گئی جو انتہائی خ

رہے گی اور گاربو کو اس کا چیف بنا دیا گیا۔ اس گروپ کا نام گاربو کے
نام کے پہلے حرف کی بنا پر "جی" گروپ رکھا گیا تھا اور یہ اس کے لئے
بہت بڑا اعزاز تھا۔ اس کے ساتھ ہی ہاٹ فیلڈ کی طرف سے اسے بے
پناہ دولت بھی دی گئی۔ اس طرح گاربو شہزادیوں کی طرح رہنے لگی۔
اور یہ سب کچھ بروس کی وجہ سے ہوا تھا۔ بروس اکثر گاربو کے پاس آتا
جاتا رہتا تھا لیکن پھر اچانک پتہ چلا کہ بروس کو کسی نے گولی مار کر
ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے قتل کا انتقام جی گروپ کے ذمے ڈالا گیا اور
گاربو کے لئے یہ پہلا مشن بھی تھا چنانچہ گاربو نے اپنے گروپ کی مدد سے
نہ صرف اس قاتل کو ٹریس کیا بلکہ یہ بھی معلوم کر لیا کہ بروس کو قتل
کرنے کی اصل وجہ کیا تھی۔ تو اسے معلوم ہوا کہ بروس نے ایکریمیا
میں کسی عورت کے ساتھ شادی کی تھی اور پھر اسے چھوڑ کر اچانک
غائب ہو گیا تھا۔ وہ عورت جس کا نام ایزان تھا ایک بچے کو جنم دے
کر انتہائی کسمپرسی کے عالم میں مر گئی۔ جبکہ بچہ نیم سرکاری یتیم خانوں
میں پلتا رہا۔ ایزان کی لاش کے پاس سے اسے صرف وہ خطوط ملے تھے
جو ایزان نے بروس کے نام لکھے تھے لیکن انہیں پوسٹ اس لئے نہ کر
سکی تھی کہ اسے یہ معلوم ہی نہ تھا کہ بروس کہاں چلا گیا ہے۔ جس
یتیم خانے میں بروس کا بیٹا پلتا رہا تھا۔ اسی یتیم خانے میں یہ خطوط بھی
موجود رہے تھے تاکہ جب بروس کا بیٹا بڑا ہو جائے تو اس کی ماں کی
امانت اسے دے دی جائے اور پھر جب وہ پڑھنے کے قابل ہوا تو خطوط
اسے دے دیئے گئے اور ان خطوط کے پڑھنے کے بعد بروس کا بیٹا

www.urdukorner.com

مائیکل جرائم کی راہوں پر نکل گیا۔ اسے اپنے باپ بروس سے اس قدر شدید نفرت ہو گئی کہ اس نے اسے قتل کر کے اپنی ماں کا بدلہ لینے کی قسم کھالی اور پھر آخر کار اس نے اسے تلاش کر لیا اور اپنے ہاتھوں اسے گولی سے اڑا دیا۔ گو مائیکل کی کہانی بے حد درد بھری تھی اور گاربو کو اس پر بے حد ترس آیا تھا لیکن چونکہ گاربو کا پہلا مشن تھا جو ہیڈ کوارٹر کی طرف سے اسے دیا گیا تھا اس لئے گاربو نے ساری کہانی سن کر بھی اسے ہلاک کر دیا تھا اور اس کے اس انداز کو کہ وہ ہر حالت میں حکم کی تعمیل کرتی ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں بے حد پسند کیا گیا اور اسے گرانڈ ماسٹر کے منافع پر ایک چوتھائی کا حق دار بنا دیا گیا۔ یہ اتنی بڑی رقم تھی کہ جس کا تصور بھی گاربو نہ کر سکتی تھی لیکن یہ رقم ہر ماہ خود بخود ہیڈ کوارٹر کی طرف سے اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتی تھی اس طرح گاربو کی امارت بڑھتی چلی گئی پھر اس کے بعد اس کی زندگی میں روجر داخل ہوا۔ اور پھر ہیڈ کوارٹر کی طرف سے اسے جو دوسرا مشن ملا وہ روجر کو ہلاک کرنے کا تھا اور گو اس نے بروس کے بیٹے مائیکل کی طرح روجر کو بھی نہ چاہتے ہوئے صرف ہیڈ کوارٹر کے حکم پر ہلاک کر دیا تھا لیکن اس ہلاکت کا جذباتی طور پر اسے بے حد صدمہ پہنچا تھا اور اس وقت وہ اسی افسردگی کے عالم میں بیٹھی شراب نوشی میں مصروف تھی کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گاربو کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ اس نے اپنی سیکرٹری کو خصوصی طور پر منع کر دیا تھا کہ اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ اس کے

باوجود فون کال آ گئی تھی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... گاربو کے لہجے میں شدید بیزاری تھی۔

"جی تھری بول رہا ہوں مادام"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور گاربو چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس۔ کیوں فون کیا ہے"..... گاربو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہوائی جہاز کی تباہی کے باوجود ہلاک نہیں ہوئے ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور گاربو کو یوں محسوس ہوا جیسے جی تھری نے بات کرنے کی بجائے اس کے جسم پر کوڑا مار دیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا۔ میں نے خود اس کی فلم دیکھی ہے۔ میں نے خود انہیں جہاز میں سوار ہوتے اور پھر جہاز کو فضا میں بلند ہوتے اور پھر فضا میں ہی تباہ ہوتے دیکھا ہے۔ اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ وہ ہلاک نہیں ہوئے"..... گاربو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"فلم بھی درست ہے مادام اور میں بھی درست کہہ رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے جی تھری نے جواب دیا

"وہ کیسے"..... گاربو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مادام آپ کو تو معلوم ہے کہ میرا تعلق پولیس ڈیپارٹمنٹ سے

www.urdukorner.com

ہے ۔ میری میز پر اس حادثے کی رپورٹ پہنچی تو میں یہ دیکھ کر حیران
گیا کہ رپورٹ کے مطابق اس حادثے میں صرف تین افراد کی لاشیں
ہیں ۔ پائلٹ ۔ کو پائلٹ اور سٹیوارڈ کی پولیس ڈیپارٹمنٹ کے مطابق
چھ مسافروں میں سے کسی ایک کی بھی لاش یا اس کا کوئی ٹکڑ
دستیاب نہیں ہوا ۔ میں یہ رپورٹ پڑھ کر بے حد حیران ہوا کیونکہ
سب کچھ میرے ذریعے ہی ہوا تھا ۔ میں نے اس آپریشن کی بذات خو
نگرانی کی تھی جہاز میں بلاسٹنگ نظام بھی میں نے خود ہی فٹ کرایا
جہاز کی رسمی پولیس چیکنگ کی وجہ سے کسی کو اس کا شک تک نہ
تھا اور جہاز میرے سامنے فضا میں دھماکوں سے پھٹا تھا اس کے باوج
چھ کے چھ مسافروں کی لاشیں دستیاب نہ ہوئیں بے حد اچنبھے کی با
تھی ۔ چنانچہ میں نے اس کی تفصیلی تحقیق کا حکم دے دیا اور پولیس
کے خصوصی غوطہ خور اس کام پر لگا دیئے لیکن مادام کافی تلاش
باوجود سمندر میں سے کچھ نہ مل سکا ۔ اس پر میں نے ساحلی قصبے
تحقیقات کا آغاز کیا کہ اگر یہ لوگ کسی طرح بچ نکلے ہوں گے
بہرحال اس قصبے میں ہی آئے ہوں گے اور پھر وہاں سے شواہد ملنے لگ
گئے ایک عورت اور پانچ مردوں کے ایک گروپ کو ساحل کے سا
درختوں کے ایک جھنڈ میں لیٹے ہوئے دیکھا گیا تھا ۔ انہوں نے لائ
جیکٹس پہنی ہوئی تھیں اس وقت میں سمجھا کہ یہ لوگ غوطہ خور ہو
گے اور تھک کر یہاں لیٹے رہے ہونگے لیکن جب میں نے اس جھنڈ
چیک کیا تو وہاں خوراک کے خالی ڈبے اور پانی کی خالی بوتلیں پ

دکھائی دیں پھر ایک سٹور سے پتہ چلا کہ ایک آدمی یہ سامان یہاں سے
خرید کر لے گیا تھا اس سٹور سے ایک زنانہ اور پانچ مردانہ لباس بھی
اس آدمی نے خریدے تھے ان لباسوں کے ڈیزائن کی تفصیلات حاصل
کی گئیں تو یہ معلوم ہو گیا کہ ان لباسوں میں ملبوس افراد کا ایک
گروپ جو ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل تھا بس پر بیٹھ کر
ٹاگ روانہ ہوا ہے لیکن ان کے حلیے ہمارے مطلوبہ افراد سے مختلف
تھے اور پھر ان بدلے ہوئے حلیوں کی وجہ بھی معلوم ہو گئی اس آدمی
جس نے لباس اور کھانے پینے کا سامان خریدا تھا اس نے اس سٹور سے
ایسا سامان بھی خریدا تھا جو میک اپ کے کام آتا ہے اور پھر کوڑے کے
ایک بڑے ڈرم سے لائف جیکٹس اور وہ لباس بھی مل گئے جو انہوں
نے وہاں ڈالے تھے اس طرح یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو گئی کہ اس
خوفناک حادثے کے باوجود یہ لوگ نہ صرف حیرت انگیز طور پر بچ نکلے
ہیں بلکہ ساحل پر پہنچ کر انہوں نے میک اپ تبدیل کر لیا ہے اور لباس
بدل کر یہ بس کے ذریعے ٹاگ بھی پہنچ گئے ہیں ..... جی تھری نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور گاربو جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے پوری
تفصیل سن رہی تھی ۔ بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گئی ۔

ویری بیڈ نیوز جی ۔ تھری ۔ ریئلی ویری بیڈ نیوز میں نے تو پارٹی
کو کامیابی کی اطلاع بھجوا دی تھی ..... گاربو نے کہا

مادام چونکہ ان کے لباسوں اور حلیوں کے بارے میں تفصیلات
مل چکی ہیں ۔ اس لئے ٹاگ میں اب انہیں آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا

www.urdukorner.com

ہے اور ٹریس ہونے کے بعد انہیں ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے ۔ اگر آپ حکم دیں تو "..... جی تھری نے کہا

" تم نے ٹاگ میں مزید تحقیقات نہیں کرائی ان کے متعلق " گاربو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ابھی نہیں کیونکہ آپ کو رپورٹ دے کر آپ سے احکامات لیے تھے ۔ پہلے بھی آپ نے ان پر فائر کھولنے کی بجائے حکم دیا تھا کہ انہیں اس طرح پلاننگ کے تحت ختم کیا جائے کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان لوگوں کو کس نے ہلاک کرایا ہے اس لئے چارٹرڈ طیارہ فضا میں تباہ کرنے کی باقاعدہ پلاننگ کی گئی تھی ۔ ورنہ تو ایئرپورٹ جب وہ اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے ان پر آسانی سے فائر کھولا جا سکتا" جی تھری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پارٹی کی یہی ہدایت تھی ۔ لیکن اب پارٹی کی ہدایت باقی نہیں رہی ۔ اب ہم آزاد ہیں اور اب ہم نے اپنے گروپ کی ساکھ بچانے کے لئے انہیں ہر صورت میں ختم کرنا ہے ۔ تم انہیں فوری طور پر ٹریس کرو ۔ پورے گروپ کو حرکت میں لے آؤ اور پھر جہاں یہ لوگ آئیں ان پر فائر کھول دو ۔ بغیر کسی جھجک اور تکلف کے ۔ اگر ان کے ساتھ اور لوگ بھی مرتے ہوں تو بے شک مار ڈالو ۔ مجھے حتمی طور پر ان کی موت چاہیئے ۔ ورنہ اگر پارٹی تک یہ بات پہنچ گئی کہ یہ لوگ زندہ ہیں اور ہم نے انہیں غلط رپورٹ دی ہے تو تم جانتے ہو گروپ کی ساکھ کس طرح متاثر ہو سکتی ہے" ..... گاربو نے کہا۔

" یس مادام بس آپ کی طرف سے اجازت کی ضرورت تھی ورنہ ان لوگوں کو ٹریس اور ان کا خاتمہ کرنا میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے ۔ آپ کو جلد ہی اس کی رپورٹ مل جائے گی " ..... جی تھری نے کہا۔

" اس بار اس طرح کام کرنا کہ پھر بعد میں یہ رپورٹ مجھے نہ ملے کہ یہ لوگ زندہ ہیں " ..... گاربو نے کہا۔

" نو مادام ۔ جی تھری کچے کام نہیں کیا کرتا " ..... جی تھری نے جواب دیا اور گاربو نے او ۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر ابھی تک شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے ۔ اسے پوری رپورٹ سننے کے باوجود ابھی تک کانوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ فضا میں طیارہ بم کے سے تباہ ہونے کے باوجود یہ سارے کے سارے لوگ بچ گئے نہ صرف بچ گئے بلکہ باقاعدہ لائف جیکٹس پہن کر سمندر میں تیرتے ہوئے کنارے پر بھی پہنچ گئے ۔ یہ سب کچھ اس قدر ناقابل یقین تھا کہ اسے جی تھری کی باتوں پر یقین نہ آ رہا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ جی تھری کبھی غلط رپورٹ نہیں دیا کرتا وہ پولیس میں ایک اعلیٰ عہدے پر تھا اور انتہائی ذہین اور فعال آدمی تھا اس نے اس کے سامنے پارٹی کا ممبر اس لئے لیا تھا کہ اس نے اپنے گروپ کا سارا ڈھانچہ ہی اس طرح ترتیب کیا ہوا تھا کہ گروپ کے ارکان اسے ایک آزاد گروپ سمجھتا تھا ۔ گروپ کے ہر رکن کو انتہائی بھاری تنخواہیں ہر ماہ ملتی تھیں ۔ اس کے علاوہ ہر ماہ انہیں اخراجات کے نام پر بھاری رقومات بھی دی جاتی تھیں

www.urdukorner.com

اور گاربو صرف انہیں فعال اور حرکت میں رکھنے کے لئے کبھی کبھی
ایسے کام ان سے کروالیتی تھی جس سے اسے ذاتی طور پر کوئی فائدہ نہ
ہوتا تھا لیکن گروپ یہی سمجھتا تھا کہ یہ کام ان کی چیف مادام نے انتہائی
بھاری معاوضے پر بک کیا ہوگا۔ اس لئے گاربو نے جی تھری کے سامنے
ہاٹ فیلڈ یا ہیڈ کوارٹر کا نام لینے کی بجائے پارٹی کا ہی نام لیا تھا کیونکہ
ہاٹ فیلڈ یا ہیڈ کوارٹر کے بارے میں صرف وہی جانتی تھی۔ پہلے بھی
پائیک کے فون پر وہ اسی لئے گھبرا کر خفیہ ٹھکانے پر چلی گئی تھی کہ
پائیک نے اسے فون پر بتایا تھا کہ پاکیشیائی گروپ اسے اغوا کرنے
کے لئے پہنچ رہا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ اگر وہ اس گروپ کے ہاتھ لگ
گئی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اس پر تشدد کر کے اس سے ہاٹ فیلڈ کے
بارے میں معلومات حاصل کریں لیکن جب پائیک کی لاش دستیاب
ہوئی اور جیکسن سے اسے معلوم ہوا کہ گروپ روجر کے پیچھے روسکو
گیا ہے تو وہ مطمئن ہو گئی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ریلکس ہاؤس میں
ایسی مشینری موجود ہے کہ گروپ روجر کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور روجر۔
ہاتھوں ان کی موت یقینی ہے لیکن پھر جب اسے گرانڈ ماسٹر کی تباہی
رپورٹ ملی اور وہ بھی روجر کے ہاتھوں تو اسے یقین نہ آیا اور اس
اپنے گروپ کے ذریعے روجر کو اپنے خاص اڈے میں اغوا کرا لیا۔ و
اسے معلوم ہوا کہ روجر کا ذہن کنٹرولڈ ہے اور پھر اس نے ہی ہیڈ کو
کو گرانڈ ماسٹر کی اس مکمل تباہی کی اطلاع دی جس پر اسے ہدایت
گئی تھی کہ اس پاکیشیائی گروپ کو اس طرح ہلاک کیا جائے کہ

یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کس کا کام ہے۔ چنانچہ گاربو نے یہ مشن جی
ی کے ذمہ ڈال دیا اور جی تھری نے فوری طور پر حرکت میں آ کر ان
یلدہ فضا میں تباہ کرا دیا۔ اور گاربو کے لئے اس کی باقاعدہ فلم تیار کی
تھی۔ کیونکہ گاربو نے جی تھری کو اس کا حکم دیا تھا کہ وہ اس گروپ
رکت کا حتمی ثبوت چاہتی ہے۔ اس لئے فلم دیکھ کر اس نے ہیڈ
ٹر کو حتمی طور پر یہ رپورٹ دی تھی کہ گروپ ختم ہو چکا ہے لیکن
ہی جی تھری نے اسے خود ہی اطلاع دی تھی کہ یہ رپورٹ غلط
ہوئی ہے۔ رسیور رکھ کر وہ بیٹھی یہی سوچتی رہی کہ آخر یہ لوگ
قسم کے ایجنٹ ہیں کہ ان کے یہاں آنے کے بعد گرانڈ ماسٹر جیسی
منظم، باوسائل اور طاقتور تنظیم مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔
اور روجر دونوں ختم ہو گئے اور اس کے باوجود یہ لوگ اس
حادثے میں بھی ہلاک نہیں ہوئے۔ آج جی تھری کی رپورٹ
کے بعد اسے روجر اور جیکسن کی ان باتوں کی سمجھ آ رہی تھی کہ وہ
اس گروپ اور خاص طور پر اس علی عمران سے ذہنی طور پر اس
وفیدہ کیوں رہتے تھے۔ اس وقت گاربو در حقیقت ان کے اس
کا دل ہی دل میں مضحکہ اڑاتی رہی تھی لیکن آج اسے احساس ہو
کہ وہ دونوں صحیح تھے۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ اگر ہیڈ کوارٹر
رپورٹ مل جائے کہ گاربو نے اسے جو رپورٹ دی ہے وہ غلط ہے
کوارٹر کا رویہ اس کے ساتھ کیا ہوگا۔ اسے یہ سوچ کر ہی بے
تھرجھریاں سی آ رہی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ ہیڈ کوارٹر ایسے

www.urdukorner.com

معاملات میں کس قدر بے رحم اور سفاک ثابت ہوتا ہے ۔ روجر
موت اس کے سامنے تھی ۔ حالانکہ اسی نے ہیڈ کوارٹر کو بتایا تھا
روجر کا ذہن کنٹرولڈ تھا لیکن اس کے باوجود ہیڈ کوارٹر نے اپنا فیصلہ
بدلا تھا اسی لئے حقیقت یہی تھی کہ وہ جی تھری کی رپورٹ ملنے کے
بے حد خوفزدہ سی ہو گئی تھی اب اسے اس لمحے کا انتظار تھا جب جی تھ
اسے حتمی طور پر رپورٹ دیتا کہ اس گروپ کا واقعی خاتمہ کر دیا گیا
پھر جا کر اسے چین آ سکتا تھا لیکن اتنی بات وہ بھی سمجھتی تھی کہ
بہرحال اس ساحلی قصبے کی طرح نہیں ہے کہ فوراً ہی ساری معلو
حاصل ہو جاتیں ۔ یہ ناڈا کا دارالحکومت تھا اور ایک بین الاقوامی شہ
یہاں ان کی تلاش اور ان کے خاتمے میں بہر حال وقت لگے گا
نجانے کیا بات تھی کہ اس سارے خوف کے باوجود اس کے دل
یقین تھا کہ آخر کار جی ۔ تھری کے ہاتھوں اس گروپ کا خاتمہ ہو
جائے گا اور اس انجانے یقین کی وجہ سے ہی وہ بری طرح پریشا
ہوئی تھی ۔

عمران ٹائیگر اور تنویر کے جانے کے بعد صفدر کیپٹن شکیل اور
جولیا اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے ۔ جولیا اپنے کمرے میں کرسی پر بیٹھی
مقامی اخبار دیکھنے میں مصروف ہو گئی جو اس کے کمرے میں پہلے سے
موجود تھا کہ اچانک اخبار میں درج ایک خبر پر اس کی نظریں جم گئیں
اور وہ بے اختیار اسے پڑھنے لگی ۔ خبر کے مطابق ناڈا کے مشہور بزنس
مین انٹرنیشنل شیئرز کارپوریشن کے چیئرمین مسٹر روجر کو ہوٹل سے
جبراً اغوا کر لیا گیا اور اس کے بعد ان کا کہیں بھی پتہ نہ چل سکا ۔ پولیس
اس سلسلے میں اپنی ناکامی کا اعتراف کر چکی ہے ۔ خبر عام سی تھی لیکن
جولیا کے ذہن میں فوراً وہ روجر آ گیا جسے وہ لوگ ہوٹل میں چھوڑ کر
دوسرے ہوٹل میں شفٹ ہو گئے تھے اور پھر وہاں سے انہوں نے طیارہ
چارٹرڈ کرایا تھا ۔ وہ روجر بھی انٹرنیشنل شیئرز کارپوریشن کا چیئرمین تھا ۔
اس روجر کے اغوا کا مطلب یہی تھا کہ اس اغوا سے ضرور ہاٹ فیلڈ کا

www.urdukorner.com

تعلق ہو گا۔ جولیا نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور ہوٹل کے آپریٹر کو اس نے پولیس ہیڈ کوارٹر کا نمبر ملانے کے لئے کہہ دیا۔

"یس پولیس ہیڈ کوارٹر"..... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"مشہور بزنس مین اور انٹرنیشنل شیئرز کارپوریشن کے چیئرمین کے اغوا کا کیس کون صاحب ڈیل کر رہے ہیں"۔ جولیا نے پوچھا۔

"کیپٹن درینگل۔ فرسٹ گریڈ ڈیٹیکٹو"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا آپ ان سے میری بات کرا سکتے ہیں"..... جولیا نے کہا۔

"یس میڈم ہولڈ آن کیجئے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مختلف آواز سنائی دی۔

"کیپٹن درینگل بول رہا ہوں"..... بولنے والے کے لہجے میں نرمی تھی۔

"روزین بول رہی ہوں ہوٹل رین بو کے کمرہ نمبر اٹھائیس دوسری منزل۔ اگر آپ مسٹر روجر کے بارے میں مزید کچھ جاننا چاہتے ہیں تو پلیز فوراً تشریف لے آئیے"..... جولیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

"کون ہے"..... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"صفدر ہوں"..... باہر سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ کم ان صفدر"۔ جولیا نے کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا

صفدر اندر داخل ہوا اس کے پیچھے کیپٹن شکیل بھی تھا۔

"مس جولیا سخت بوریت ہو رہی تھی۔ ہم نے سوچا کہ آپ کے پاس چل کر بیٹھا جائے تاکہ کچھ گپ شپ ہی ہو جائے"۔ صفدر نے کہا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس بوریت سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہی تو میں نے فرسٹ گریڈ ڈیٹیکٹو کیپٹن درینگل کو یہاں بلایا ہے"..... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار چونک کر سیدھے ہو گئے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہیں آپ"..... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اور جولیا نے اسے اخبار میں موجود خبر کے متعلق بتایا۔

"مگر آپ کو معلوم ہے کہ پولیس والے انتہائی شکی مزاج لوگ ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس کاغذات بھی نہیں ہیں اور ہم انتہائی اہم مشن پر بھی ہیں۔ ایسی صورت میں کہیں ہمارے لئے مشکلات نہ کھڑی ہو جائیں"..... صفدر نے کہا۔

"ارے نہیں صفدر یہاں کی پولیس ہمارے پاکیشیا کی پولیس جیسی نہیں ہوتی۔ دراصل میں اس فرسٹ گریڈ ڈیٹیکٹو سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں کہ جو انہوں نے روجر کے اغوا کے بارے میں حاصل کی ہوں گی۔ کیونکہ یہ بات تو بہرحال طے ہے کہ روجر کو اغوا ہاٹ فیڈ نے ہی کرایا ہو گا۔ انہوں نے یہی سمجھا ہو گا کہ روجر نے گرانڈ ماسٹر سے غداری کرتے ہوئے گرانڈ ماسٹر تنظیم کو مکمل

www.urdukorner.com

طور پر تباہ کر دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے ہمیں ہاٹ فیلڈ تک پہنچنے میں سہولت ہو جائے "..... جولیا نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

" مس جولیا درست کہہ رہی ہیں صفدر۔ پولیس نے لازماً کوئی نہ کوئی کام کیا ہو گا اس سے آگے بڑھنے میں ہمیں خاصی سہولت مل سکتی ہے۔ عمران صاحب جس آدمی کے پیچھے گئے ہیں ہو سکتا ہے وہ دستیاب نہ ہو سکے "..... کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

" یس کم ان "..... جولیا نے کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور پولیس کے چار آفیسر اندر داخل ہوئے۔ وہ چاروں باوردی تھے اور ان کے کاندھوں پر بیجز اور سائیڈ ہولسٹروں میں ریوالور نظر آ رہے تھے۔ جولیا اور اس کے ساتھی ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

" مجھے کیپٹن ورینگل کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ رابرٹ۔ موزو اور انتھونی "..... سب سے پہلے داخل ہونے والے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے پولیس آفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے صفدر نے دیکھا تھا کہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ ایسی چمک جیسے اسے کوئی خاص چیز نظر آ گئی ہو۔

" میرا نام روزین ہے۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں جوزف اور جون۔ جولیا نے کہا پھر رسمی کلمات کی ادائیگی کے بعد سب کرسیوں پر بیٹھ گئے

" آپ نے مجھے فون کیا تھا۔ روجر کے بارے میں کچھ بتانے کے لئے "۔ ورینگل نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں میرے پاس آپ کے لئے چند خاص پوائنٹس موجود ہیں لیکن اس سے پہلے میں یہ جاننا چاہوں گی کہ روجر کے بارے میں آپ کی تفتیش کا اب تک کیا نتیجہ رہا ہے "..... جولیا نے کہا۔

" مس روزین آپ روجر کو کیسے جانتی ہیں "..... ورینگل نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

" آپ کا یہ سوال بتا رہا ہے کہ آپ مجھ سے پہلے تفصیلی تعارف چاہتے ہیں تو میں مختصر طور پر آپ کو بتا دوں کہ میرا اور میرے ساتھیوں کا تعلق ایکریمیا کی ایک خفیہ سرکاری ایجنسی سے ہے اور سرکاری طور پر روجر کے اغوا کے بارے میں تفتیش کر رہے ہیں حکومت ایکریمیا کو بھی ان کے اغوا سے کسی وجہ سے بے حد دلچسپی ہے "..... جولیا نے کہا۔

" کیا آپ صرف تین ہیں یا آپ کے گروپ کی تعداد زیادہ ہے "۔ ورینگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہمارے تین ساتھی اور ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اب آپ میرے سوال کے جواب میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گے "۔ جولیا نے کہا۔

" مس روزین یہ ناڈا ہے۔ ایکریمیا نہیں ہے۔ وہاں ایکریمیا میں آپ کی اعلیٰ سرکاری حیثیت ہو گی مگر یہاں آپ ایک عام آدمی کی سی

www.urdukorner.com

حیثیت رکھتی ہیں ۔ اس لئے آپ کے پاس جو پوائنٹ اس اغوا کے سلسلے میں ہوں وہ مجھے بتا کر آپ پولیس سے تعاون کیجئے ۔ باقی رہی یہ بات کہ پولیس نے اس سلسلے میں کیا انکوائری کی ہے تو ناڈا کا یہ قانون ہے کہ جب تک انکوائری مکمل نہ ہو جائے تب تک اسے اوپن کرنا جرم ہے اور روجر کے اغوا کی انکوائری ابھی مکمل نہیں ہوئی" ..... کیپٹن ورینگل نے خشک لہجے میں کہا۔

"آپ نے درست کہا ہے ۔ ٹھیک ہے میں آپ کو اس بارے میں پوائنٹس بتا دیتی ہوں ۔ مزید انکوائری کرنا آپ کا اپنا کام ہے ۔ ویسے ناڈا کے چیف پولیس آفیسر سے حکومت ایکریمیا کی بات ہو چکی ہے انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ اس انکوائری میں مکمل تعاون کریں گے ۔ اب آپ سے ملاقات کے بعد ان سے ملاقات ہونے والی ہے ۔ میں ان سے درخواست کروں گی کہ وہ آپ کی انکوائری رپورٹ ہمیں بھجوا دیں" ..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ جو حکم کریں گے ہم اس کی تعمیل کرنے کے بہرحال پابند ہیں آپ پوائنٹس بتا رہی تھیں" ..... کیپٹن ورینگل نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

"ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے جسے پوری دنیا سے خفیہ رکھا گیا ہے ۔ اس کا نام ہاٹ فیلڈ ہے ۔ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر بھی خفیہ ہے گرانڈ ماسٹر اس ہاٹ فیلڈ کی ایک ذیلی تنظیم تھی اور روجر گرانڈ ماسٹر کا چیف تھا ۔ اس کا شاید ہاٹ فیلڈ سے کوئی جھگڑا ہو گیا ہو گا اس نے

بغاوت کر دی اور گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خود اپنے ہاتھوں خاتمہ کر دیا ۔ چنانچہ ہاٹ فیلڈ نے اسے اغوا کر لیا اب ہم اس گروپ کی تلاش میں ہیں جس نے اسے اغوا کیا ہے کیونکہ اس گروپ سے اس ہاٹ فیلڈ کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں" ..... جولیا نے کہا۔

"لیکن یہ نام ہم نے پہلے تو کبھی نہیں سنا ۔ آپ نے کہاں سے سن لیا ہے" ۔ کیپٹن ورینگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہماری محکمانہ تحقیقات تو یہی کہتی ہیں" ..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور کچھ" ..... کیپٹن ورینگل نے کہا۔

"یہ بہت بڑی ٹپ ہے اگر آپ اس ٹپ پر کام کریں تو یقیناً مثبت نتائج نکل سکتے ہیں" ..... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بالکل ۔ واقعی ایک نئی ٹپ ہے ہم اس پر ضرور کام کریں گے ۔ ٹپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے ہم سے تعاون کیا" ..... کیپٹن ورینگل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے ۔ جولیا صفدر اور کیپٹن شکیل بھی کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے سے مصافحہ کر کے کیپٹن ورینگل اور اس کے ساتھی کمرے سے باہر چلے گئے ۔

"میرا خیال ہے ۔ یہ کیپٹن آپ کی بتائی ہوئی لائن پر ضرور کام کرے گا ۔ خاصا ذہین اور تیز لگ رہا ہے ۔ ہو سکتا ہے اس طرح کوئی نئی لائن آف ایکشن سامنے آ جائے" ۔ کیپٹن شکیل نے دروازہ بند کرتے

www.urdukorner.com

ہی کہا۔

"میں نے جان بوجھ کر اسے یہ لائن دی ہے۔ یہ یہاں کا مقامی آدمی ہے اس کے پاس جو معلومات ہو سکتی ہیں وہ ہمارے پاس نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے لامحالہ یہ کوئی نہ کوئی کلیو تلاش کرے گا۔ اور چونکہ یہ پولیس کا آدمی ہے۔ اس لئے پولیس چیف کو لازماً تفصیلی رپورٹ بھی کرے گا اور عمران ایسی رپورٹس حاصل کرنے میں ماہر ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیپٹن ورینگل کی آنکھوں میں ہمیں دیکھ کر ایک عجیب سی چمک ابھر آئی تھی۔ مجھے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اسے ہماری تلاش تھی لیکن ہم اسے مل نہ رہے تھے اور کمرے میں داخل ہوتے وقت اچانک ہم اسے نظر آ گئے ہو۔ کچھ ایسی چمک میں نے دیکھی تھی اس کی آنکھوں میں"۔ صفدر نے اچانک بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب اسے ہماری تلاش کیسے ہو سکتی ہے۔ پھر ہمارے میک اپ بھی نئے ہیں"..... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہی بات میں سوچ رہا ہوں کہ ہمیں دیکھنے کے بعد اس کی آنکھوں میں ایسی چمک کیوں ابھری تھی"..... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر درست کہہ رہا ہے۔ مجھے بھی لاشعوری طور پر اس کا ادراک ہوا تھا لیکن یہ ادراک صرف لاشعوری تھا لیکن اب صفدر کی بات پر مجھے شعوری طور پر خیال آ رہا ہے کہ واقعی اس کی آنکھوں میں کمرے

میں داخل ہوتے ہی تیز چمک ابھری تھی"..... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس موضوع پر مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی سفید دھوئیں کا بھپکا سا کمرے میں داخل ہوا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا پلکیں جھپکتی اس کا ذہن اس طرح تاریکی میں ڈوب گیا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی سے اس کے دماغ میں موجود روشنی کو یکلخت تاریکی میں بدل دیا ہو۔ پھر اس کے ذہن میں روشنی خود بخود نمودار ہوئی اور آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھلیں اور اسے اپنے اردگرد کا شعور ہوا تو اس نے بے اختیار چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بھنچ گئے اس کے ذہن میں کسی فلم کی طرح وہ منظر ابھرا۔ جب وہ ہوٹل کے کمرے میں بیٹھی صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی کہ یکلخت دروازہ کھلا اور پھر سفید رنگ کے دھوئیں کا بھپکا سا کمرے میں داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک پڑ گیا مگر اب وہ جس جگہ اور جس حالت میں موجود تھی یہ جگہ وہ ہوٹل کا کمرہ نہ تھی بلکہ کوئی وسیع و عریض ہال نما کمرہ تھا جس کی سنگی دیوار کے ساتھ لوہے کے مضبوط کڑوں میں اس کے پیر اور دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے تھے اس کے ساتھ ہی صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اسی طرح فولادی کڑوں میں جکڑے کھڑے ہوئے تھے اور ان کے جسموں میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔

www.urdukorner.com

"یہ۔۔یہ سب کیا ہوا۔ کیسے ہوا۔ کس نے کیا ہے"..... جولیا نے بے اختیار بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ کیا۔۔یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"..... اسی لمحے صفدر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میرا خیال ہے یہ کارستانی اسی پولیس آفیسر کی ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔وہ دونوں بھی ہوش میں آچکے تھے۔

"پولیس آفیسر کی۔پولیس آفیسر کو کیا ضرورت ہے کہ اس طرح کی غیر قانونی حرکت کرے"..... جولیا نے حیران ہو کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔اس کمرے کا دروازہ جو ان تینوں کے بالکل سامنے دیوار میں تھا۔دھماکے سے کھلا اور ان تینوں کے حلق سے بے اختیار طویل سانس نکل گیا کیونکہ دروازے سے وہی پولیس آفیسر ورینگل اندر داخل ہو رہا تھا۔البتہ اب وہ یونیفارم میں نہ تھا بلکہ اس کے جسم پر عام سا سوٹ تھا۔اس کے عقب میں مشین گن سے مسلح ایک آدمی تھا۔

"گیس کا اثر ختم ہو چکا ہے اس لئے تمہیں خود بخود ہوش آگیا۔میں اس انتظار میں تھا کہ تمہیں ہوش آجائے تب میں یہاں آؤں"۔ پولیس آفیسر نے قریب آکر غور سے جولیا۔صفدر اور کیپٹن شکیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو ہمیں یہاں لے آنے کے لئے اتنی تکلیف اٹھانے کی کیا ضرورت تھی آفیسر۔آپ بااختیار تھے حکم کرتے تو ہم ویسے ہی آپ کے

آجاتے"..... صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔

"یہ پولیس ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔میرا ذاتی اڈہ ہے۔مجھے تم لوگوں کی تلاش تھی۔میرے آدمی تقریباً تمام ہوٹلوں میں تمہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں لیکن ٹاگ میں اس کثرت سے ہوٹل ہیں کہ ان سب میں تلاش کرتے کرتے کئی دن لگ سکتے تھے اب یہ میری خوش قسمتی ہے کہ تم لوگوں نے خود فون کر کے مجھے اپنے پاس بلوا لیا۔اس طرح ڈھونڈنے سے ہم بچ گئے"..... ورینگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس سلسلے میں تمہیں ہماری تلاش تھی"..... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ اس نے از خود ایک خطرہ مول کر کے اقدام کیا اور وہی اس کے اور اس کے ساتھیوں کے لئے مصیبت کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

"آپ لوگوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔آپ کا میک اپ میں نے اس لئے صاف نہیں کروایا کہ آپ کے تین ساتھیوں کی تلاش جاری ہے۔جیسے ہی وہ ہاتھ لگیں گے انہیں بھی یہاں لے آیا جائے گا اور پھر ایک ہی بار یہ کام کر لیا جائے گا بہرحال آپ کو مختصر طور پر بات بتا دوں تاکہ آپ اور میں فضول قسم کے سوال جواب سے بچ جائیں۔جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔آپ کے لیڈر کا نام علی عمران ہے۔آپ کا گروپ عورت اور چھ مردوں پر مشتمل تھا۔لیکن وہ چھٹا آدمی اچانک ہی غائب ہو گیا ہے۔شاید واپس چلا گیا ہو۔بہرحال آپ لوگوں نے روجر

www.urdukorner.com

کے ذہن کو کنٹرول کر کے گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خاتمہ کیا۔ اور پھر
چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا واپس جا رہے تھے کہ طیارہ فضا
پھٹ گیا۔ اس کے باوجود آپ لوگ بچ گئے اور لائف جیکٹس کی
سے تیرتے ہوئے ساحل پر آ گئے۔ جہاں درختوں کے جھنڈ میں آپ
دیکھا گیا۔ آپ کے ایک ساتھی نے قصبے میں جا کر کھانے پینے کا
نئے لباس اور میک اپ کا سامان خریدا اور پھر آپ نے لباس تبدیل
میک اپ نیا کیا اور بس میں بیٹھ کر اس ساحلی قصبے سے ٹاگ تک
ہمیں اطلاعات ملتی رہیں لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ٹاگ میں آپ
کہاں موجود ہیں"..... ورینگل نے جواب دیا۔

"کیا تمہارا تعلق گرانڈ ماسٹر سے ہے"..... صفدر نے حیرا
کر کہا۔

"نہیں میرا تعلق ایک اور گروپ سے ہے۔ جی گروپ سے۔
ماسٹر کی تباہی کے بعد جی گروپ نے آپ لوگوں کو فوری طور پر
کرنے کا کام بک کیا۔ لیکن پارٹی نے یہ شرط عائد کر دی کہ آپ
طرح ہلاک کیا جائے کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ آپ کو کس
ہلاک کرایا ہے۔ چنانچہ اس طیارے کو فضا میں بلاسٹ کر
پلاننگ کی گئی پلاننگ کامیاب ہو گئی اور اس پارٹی کو مشن کی کا
کی اطلاع دے دی گئی لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ آپ لوگ
ہیں۔ اب آپ کو ہلاک کرنا ہمارے گروپ کی ساکھ کا مسئلہ بن
آپ کے نئے حلیوں کے بارے میں تفصیلات اس بس کے ذرائع

مل گئی تھیں جس بس میں آپ لوگ سوار ہو کر ٹاگ پہنچے تھے"
.. ورینگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ی گروپ کیا یہ ہاٹ فیلڈ کا گروپ ہے"..... جولیا نے چونک کر
۔

نہیں یہ آزاد گروپ ہے۔ جہاں تک ہاٹ فیلڈ کا تعلق ہے۔ یہ
لی بار میں نے تمہارے منہ سے سنا ہے اور میں نے اس سلسلے
پنی چیف۔ جی۔ ون سے بھی بات کی ہے۔ اسے بھی اس کے
ئی کوئی علم نہیں ہے"..... ورینگل نے جواب دیتے ہوئے کہا
ولیا نے برا سا منہ بنا لیا۔

مسٹر ورینگل تم پولیس کے ایک اعلیٰ عہدے دار ہو۔ تمہیں
ائم پیشہ گروپ کے ساتھ منسلک ہونے کی کیا ضرورت ہے"۔
نے کہا۔

یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ تمہیں اس بارے میں فکر مند ہونے کی
ت نہیں ہے"..... ورینگل نے خشک لہجے میں جواب دیتے
ہا۔

کیا جی۔ ون کوئی عورت ہے"..... اچانک جولیا نے پوچھا۔

ہاں وہ عورت ہے۔ ہم اسے مادام کہتے ہیں"۔ ورینگل نے
اتے ہوئے جواب دیا۔

تمہارا مطلب ہے کہ تم اب صرف اس پارٹی کے سامنے اپنی ساکھ
کھنے کے لئے ہمیں ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ براہ راست تمہیں

www.urdukorner.com

ہماری ہلاکت سے کوئی مطلب نہیں ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں یہی بات ہے۔ مادام نے تو حکم دے دیا ہے کہ تم تینوں
پہلے ختم کر دیا جائے اور پھر جب تمہارے باقی تین ساتھی ملیں
انہیں بھی ختم کر دیا جائے لیکن میں نے ذاتی طور پر یہ فیصلہ کیا ہے
تم چھ کے چھ کو اکٹھا کر کے ایک ہی وقت میں ہلاک کیا جائے کیا
مجھے یقین ہے کہ اگر ہم لوگ انہیں ٹریس نہ بھی کر سکے تو وہ لازماً
نہ کسی طرح تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں گے اور یہ رابطہ
صورت میں ہو سکتا ہے جب تم زندہ ہو۔ اسی لئے میں نے تمہیں
رکھنے کا فیصلہ کیا ہے"..... ورینگل نے کہا اور تیزی سے پیچھے
اس کے پیچھے وہ مسلح آدمی بھی باہر چلا گیا اور دروازہ بند ہو گیا۔

"اس کی حماقت کی وجہ سے ہمیں سنہری موقع ملا ہے مس جو
ورنہ جس طرح ہمیں بے ہوش کیا گیا تھا یہ اسی حالت میں ہم
کھول سکتے تھے۔ اسی لئے ہمیں اس موقع سے فوری فائدہ اٹھانا
دروازہ بند ہوتے ہی صفدر نے کہا۔

"لیکن کس طرح ان فولادی کڑوں سے کسی طرح رہائی حاصل
جائے"..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کے لئے یہ انتہائی آسان کام ہے مس جولیا۔ آپ صرف
کیجئے کہ اپنے ہاتھوں کو اس طرح اکٹھا کر کے ان کڑوں سے
کو شش کیجئے جیسے عورتیں چوڑیاں پہنتے وقت ہاتھ کو اکٹھا کر لیتی
آپ کے ہاتھ کی ہڈی قدرتی طور پر لچکدار ہوتی ہے۔ آپ

شش کریں گی تو آپ کے ہاتھ پر پسینہ آ جائے گا اور اس طرح آپ
حال کامیاب ہو جائیں گی۔ ایک ہاتھ بھی باہر آ گیا تو پھر اتنی مشکل
ہو گی"..... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ پسینے والی بات شاید درست ثابت ہو جائے ورنہ میں نے پہلے
شش کی تھی لیکن کڑے خاصے تنگ ہیں"..... جولیا نے سر ہلاتے
ئے کہا اور اس نے دائیں ہاتھ کو کڑے سے باہر نکالنے کی بھرپور
شش شروع کر دی صفدر اور کیپٹن شکیل کی نظریں اس جدوجہد پر
ہوئی تھیں لیکن کافی کوشش کے باوجود ہاتھ باہر نہ آ رہا تھا شاید
یا کی کلائی کے گرد موجود کڑا خصوصی طور پر تنگ رکھا گیا تھا لیکن
یا مسلسل کوشش کرتی چلی جا رہی تھی۔ اب اس کا ہاتھ پسینے سے
وچکا تھا اور پھر اچانک اس کی کوشش جزوی طور پر کامیاب ہو گئی۔
اس کے ہاتھ کا کافی حصہ پھسل کر اس کڑے سے باہر آ گیا۔

"کوشش جاری رکھیئے مس جولیا"..... صفدر اور کیپٹن شکیل
ں نے بیک آواز ہو کر کہا اور جولیا ہونٹ بھینچے ہاتھ کو روک کر
ے سے باہر کھینچنے کی کوشش کرتی رہی اس کے چہرے پر تکلیف
ثار نمودار ہو گئے تھے۔ لیکن وہ ہونٹ بھینچے جدوجہد میں مصروف
د پھر اچانک ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ کڑے سے باہر آ گیا اور
کے منہ سے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا۔

"گڈ"..... صفدر اور کیپٹن شکیل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا
نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ موڑا اور اپنے دوسرے ہاتھ کے

www.urdukorner.com

کڑے کے آخری حصے پر ہاتھ مار کر اس نے وہاں موجود بٹن پریس کیا تو
کڑا کٹاک کی آواز سے کھل گیا اور جولیا کا دوسرا ہاتھ بھی آزاد ہو گیا جو
تیزی سے اپنے پیروں پر جھکی اور چند لمحوں بعد کٹاک کٹاک کی آواز کے
ساتھ ہی اس کے دونوں پیر بھی آزاد ہو چکے تھے جولیا کا چہرہ اطمینان
بھری مسکراہٹ سے جگمگا رہا تھا۔ اپنے آپ کو آزاد کرنے کے بعد
صفدر اور کیپٹن شکیل کی طرف بڑھی اور چند ہی لمحوں بعد وہ دونو
بھی ان فولادی کڑوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ آزاد ہوتے
انہوں نے سب سے پہلے اپنے لباس کی جیبیں چیک کیں لیکن جیبیں
خالی تھیں ابھی وہ دروازے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ یکلخت باہر
ایک آدمی کے قدموں کی آواز قریب آتی ہوئی سنائی دی اور وہ تینو
بغیر ایک لمحے کے توقف کے روبوٹ کی طرح دروازے کے دونو
سائیڈوں پر دیوار سے لگ کر کھڑے ہو گئے۔ دوسرے لمحے دروا
ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی مشین گن بردار اندر دا
ہوا۔

"ارے" اس کے منہ سے بے اختیار نکلا ہی تھا کہ اچانک
بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے وہ اسے گھسیٹ
دیوار کے ساتھ جا لگا اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل نے اس کے
سے نکل کر نیچے گرتی ہوئی مشین گن کو ہوا میں ہی جھپٹا اور پھر بج
سی تیزی سے وہ مشین گن سمیت کھلتے ہوئے دروازے سے باہ
گیا۔ صفدر اس آدمی کو اپنے سینے سے لگائے کھڑا تھا اس کا

اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے پیٹ کے گرد اتنی سختی سے جما
ہوا تھا کہ وہ آدمی جو باوجود کوشش کے زیادہ حرکت کرنے سے معذور
ہو چکا تھا۔ کیپٹن شکیل کے باہر نکلتے ہی جولیا تیزی سے صفدر کی طرف
بڑھی اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے صفدر کے بازوؤں میں جکڑے
ہوئے اس آدمی کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور دوسرے لمحے
اس کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل موجود تھا۔

"اسے بے ہوش کر دو صفدر"..... جولیا نے مشین پسٹل نکال کر
دروازے کی طرف مڑتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور دروازے
سے باہر غائب ہو گئی۔ صفدر نے یکلخت دونوں ہاتھوں کو مخصوص
انداز میں جھٹکا دے کر گھمایا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے حلق
سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم صفدر کے ہاتھوں میں ہی جھول گیا۔
صفدر نے اسے نیچے دھکیلا اور پھر تیزی سے مڑ کر کھلے دروازے سے باہر
راہداری میں آ گیا۔ ابھی وہ راہداری کے آخر میں موجود سیڑھیوں تک
پہنچا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل اور جولیا دونوں اوپر دروازے پر نمودار
ہوئے۔

"کوٹھی خالی ہے اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ اسے اٹھا کر اوپر لے آؤ"
..... جولیا نے کہا اور صفدر وہیں سے ہی واپس مڑ گیا اس نے کمرے
پہنچ کر اس آدمی کو اٹھایا اور اوپر لے آیا۔ وہاں صرف جولیا موجود
تھی۔

"کیپٹن شکیل کوٹھی کی تفصیلی تلاشی لے رہا ہے۔ تب تک تم

www.urdukorner.com

ے باندھ کر ہوش میں لے آؤ"..... جولیا نے صفدر سے کہا اور صفدر
نے کاندھے پر لدے ہوئے اس آدمی کو فرش پر ڈالا اور بیرونی دروازے
کی طرف مڑا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل کسی کو کاندھے پر لادے اندر داخل
ہوا۔

"یہ ورینگل ہے۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ یہ ایک کمرے
کے بیڈ پر پڑا ہوا تھا"..... کیپٹن شکیل نے کاندھے پر لدے ہوئے
آدمی کو فرش پر پھینکتے ہوئے کہا اور جولیا اور صفدر کے حلق سے بے
اختیار طویل سانس نکل گیا کیونکہ واقعی یہ وہی پولیس کیپٹن ورینگل
تھا اس کے سینے میں گولیاں ماری گئی تھیں اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ جب
اسے گولیاں ماری گئیں وہ گہری نیند سویا ہوا تھا۔

"یہ گولیاں اس مشین پسٹل سے ماری گئی ہیں جو اس آدمی
جیب سے نکالا ہے"..... جولیا نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل
دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کوئی نیا چکر چل گیا ہے۔ اب یہ آدمی اہم
اختیار کر گیا ہے۔ اسے ہوش میں لے آنا ہوگا۔ میں رسی تلاش کر
صفدر نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ بیلٹ سے کام چل جائے گا۔ یہ
شدید خطرے میں ہیں کسی بھی لمحے کچھ ہو سکتا ہے اس لئے جلد
اس سے صورتحال معلوم کر کے ہمیں یہاں سے نکل جانا چ
کیپٹن شکیل نے اپنی بیلٹ کھولتے ہوئے کہا اور صفدر نے

ت میں سر ہلا دیا اور بیلٹ کھولنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس
ٹ سے اس آدمی کے ہاتھ اس کے پشت پر کر کے باندھ دیئے گئے
ا کہ دوسری بیلٹ سے اس کے دونوں پیر جکڑ دیئے گئے اور پھر
در نے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور ایک ہاتھ اس کے سر اور
سرا اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے پہلے تو اس کے سر کو مخصوص
از میں جھٹکا دے کر گھمایا اور پھر ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر اس
دوسرے ہاتھ سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس
ا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور صفدر پیچھے ہٹ
چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اس
چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہوئے اور اس کے عقب میں
ھے ہوئے بازوؤں میں ایسے حرکت ہوئی جیسے لاشعوری طور پر وہ
ں ہاتھ اٹھا کر اس سے اپنی گردن مسلنا چاہتا ہو لیکن ظاہر ہے ہاتھ
ے ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکا لیکن اس رد عمل نے اسے
ور کی دنیا سے فوراً شعور کی وادی میں پہنچا دیا۔

"تم۔ تم تو کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ تم کیسے آزاد ہو گئے"۔
آدمی کے منہ سے رک رک کر اور انتہائی حیرت بھرے انداز میں
نکلنے لگے۔ اس کے چہرے پر اب تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے
ت بھی نمودار ہو گئے تھے اور اس کی نظریں اس طرح ان تینوں پر
وئی تھیں جیسے اسے اپنی بینائی پر اعتماد نہ رہا ہو۔

"تم نے پولیس کیپٹن ورینگل کو کیوں ہلاک کیا ہے"۔ جولیا نے

www.urdukorner.com

اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ نے۔ نہیں۔ میں نے اسے ہلاک نہیں کیا۔ میں تو"۔

اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہ فضول آدمی ہے۔ اس پر وقت ضائع کرنے کی بجائے اسے ہلاک کر دینا زیادہ بہتر ہے"..... جولیا نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے۔ مس جولیا کہ اس آدمی نے یہ کام مادام کے کہنے پر کیا ہو گا۔ ویسے بھی ورینگل ہمارا دوست تو نہ تھا۔ اگر اس نے اسے ہلاک کر دیا ہے تو ہمارا فائدہ ہی کیا ہے اس لئے اسے مارنے کی بجائے اگر اسے زندہ چھوڑ دیا جائے تو اس میں ہمارا کیا حرج ہے۔ بشرطیکہ ہمیں بتا دے کہ کیا واقعی اس نے ہی ایسا کیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مادام کے حکم پر میں نے جی تھری کو ہلاک کر دیا ہے۔ مادام نے جی تھری کو حکم دیا تھا کہ تم تینوں کو فوری طور پر ختم کر دے لیکن جی تھری نے ضد کی کہ تمہارے تین باقی ساتھی بھی ہاتھ آجائیں تو پھر تم سب کو اکٹھا ختم کیا جائے گا۔ لیکن اس نے مادام کو کہہ دیا کہ اس نے تم تینوں کو ختم کر دیا ہے۔ جی تھری کو تمہارے ساتھیوں کی گرفتاری کی اطلاع کا انتظار تھا۔ اس انتظار میں وہ سو گیا میں یہاں ڈیوٹی پر تھا کہ مادام کی کال آگئی۔ مادام نے مجھ سے پوچھا جی تھری کہاں ہے تو میں نے اسے بتایا کہ وہ تم تینوں کے ساتھیوں کی گرفتاری کی اطلاع کا انتظار کرتے کرتے سو گیا ہے۔ اس پر مادام

مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے تینوں قیدیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے تو میں نے اسے بتایا کہ تم تینوں نیچے تہہ خانے میں لڑکوں میں جکڑے ہوئے زندہ ہو۔ اس پر مادام کو غصہ آگیا۔ اس نے فوری طور پر مجھے حکم دیا کہ میں جی تھری کو بھی ہلاک کر دوں اور تم تینوں کو بھی اور اگر میں نے ایسا کر دیا تو مجھے انعام دیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے جی تھری کو سوتے ہوئے ہلاک کر دیا اور پھر تمہیں ہلاک کرنے کے لئے تہہ خانے میں گیا تو تم نے مجھ پر حملہ کر دیا گیا"۔ اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام اور نمبر کیا ہے"..... جولیا نے پوچھا۔

"میرا نام جارج ہے۔ اور میں جی تھری کے اس خفیہ اڈے کا محافظ ہوں"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم نے اپنا نمبر نہیں بتایا"..... جولیا نے پوچھا۔

"میرا نمبر جی۔ تھرٹین ہے"۔ جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ مادام کون ہے"..... جولیا نے پوچھا۔

"کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے۔ وہ مادام جی ون ہے۔ اور بس"۔ اس نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس سے مزید گفتگو ہوتی۔ ساتھ والے کمرے سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور وہ تینوں چونک پڑے۔

"مادام کا فون ہو گا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ فون کر کے رپورٹ کریں گی"..... جارج نے چونک کر کہا۔

"اس کا خیال رکھنا کیپٹن شکیل میں بات کرتا ہوں"..... صفدر

www.urdukorner.com

نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جولیا بھی اس کے پیچھے باہر آ گئی۔ ساتھ والے کمرے میں موجود فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ صفدر نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... صفدر نے حتی الوسع کوشش کرتے ہوئے جارج جیسی آواز بناتے ہوئے کہا۔

"کون بول رہا ہے"..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لیکن لہجے میں بے حد غصہ تھا اور صفدر تو صفدر اس کے ساتھ کھڑی ہوئی جولیا بھی یہ آواز سن کر بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ یہ آواز اچھی طرح پہچانتے تھے۔ یہ گاربو کی آواز تھی۔ عمران نے پائپ کے لہجے میں اس سے بات کی تھی تب انہوں نے یہ آواز سنی تھی۔

"جی تھرٹین مادام"..... صفدر نے کہا۔ وہ کوشش کر رہا تھا حتی الوسع کم سے کم الفاظ ادا کرے۔

"کیا رپورٹ ہے۔ حکم کی تعمیل ہوئی یا نہیں"..... دوسری طرف سے گاربو نے پوچھا۔

"یس مادام جی۔ تھری اور ان تینوں کو میں نے ہلاک کر دیا۔ صفدر نے اس بار زیادہ اعتماد بھرے لہجے میں کہا کیونکہ گاربو تک اس کے لہجے میں فرق کی نشاندہی نہ کی تھی اس کا مطلب صفدر جارج کی آواز اور لہجے کی کامیاب نقل کرنے میں کامیاب تھا۔

"گڈ۔ اب تم نے وہیں رہنا ہے۔ جی تھری کے آدمی

ایجنٹوں کو لے کر وہیں پہنچیں گے جیسے ہی وہ لوگ پہنچیں تم نے انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا ہے۔ اور پھر مجھے فوری رپورٹ کرنی ہے اور سنو جب تک ان ایجنٹوں کے باقی تین ساتھی گرفتار ہو کر تمہارے اڈے پر نہ پہنچ جائیں اور تم انہیں ہلاک نہ کر دو تب تک تم نے جی تھری کے کسی ماتحت کو جی تھری اور ان ایجنٹوں کی ہلاکت کی اطلاع نہیں دینی۔ سمجھ گئے ہو"۔ دوسری طرف سے مادام کی تیز اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"یس مادام"..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب باقی تین ایجنٹ ہلاک ہو جائیں تو تم نے آرسٹار کلب کا نمبر ملا کر انہیں کہنا کہ تم جی تھرٹین بول رہے ہو۔ مجھ سے بات ہو جائے گی"..... مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ گاربو جی۔ ون ہے۔ حیرت ہے۔ اس کی اس حیثیت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا اور اگر ہم نے پہلے اس کی آواز نہ سنی ہوتی تو ہم کبھی نہ پہچان سکتے"..... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں دروازے کی طرف مڑے ہی تھے کہ اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور صفدر نے جلدی سے مڑ کر رسیور اٹھایا۔

"یس صفدر نے جارج کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

کون بول رہا ہے"..... دوسری طرف سے ایک اجنبی آواز سنائی

www.urdukorner.com

دی۔

"جی۔ تھرٹین"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"جی تھری سے بات کراؤ"۔ دوسری طرف سے تحکمانہ لہجے میں کہا

گیا۔

"آپ کا نمبر کیا ہے"..... صفدر نے پوچھا۔

"جی ٹو"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہولڈ کریں"۔ صفدر نے کہا اور فون کے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر

اس نے جولیا کی طرف دیکھا۔

"اب کیا کریں کیا اسے بتا دیا جائے کہ جی تھری ہلاک ہو گیا ہے۔

مادام نے بھی یہی کہا تھا کہ جی تھری کے کسی ماتحت کو نہ بتایا جائے

جب کہ یہ تو جی تھری کا باس ہے۔ مادام کا نمبر ٹو"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں اسے تو بتایا جا سکتا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ جی تھری سے

عمران اور دوسرے ساتھیوں کے بارے میں کوئی بات کرنا چاہتا ہو یا

اس نے انہیں پکڑ لیا ہو اور اب وہ انہیں یہاں بھجوانا چاہتا ہو۔ اس لئے

اگر یہ ہمارے بارے میں پوچھے تو اسے ہلاکت کے بارے میں نہ بتانا

ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ہماری یہاں ہلاکت کی بات سن کر انہیں

وہیں ختم کر دے۔ اگر ایسی بات ہو تو تم اسے یہی کہنا کہ ہم بے ہوش

ہیں"۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر اس نے مادام سے بات کی تو پھر۔ مادام کو تو ہم بتا چکے

ہیں کہ تینوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"جو ہو گا بعد میں دیکھا جائے گا۔ مس جولیا درست کہہ رہی ہیں"۔

پٹن شکیل نے جولیا کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا تو صفدر نے

بات میں سر ہلا دیا۔

"ہیلو" صفدر نے مائیک سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے جی تھرٹین کے لہجے

کہا۔

"یس"..... دوسری طرف سے وہی اجنبی آواز سنائی دی۔

"مادام جی۔ ون کے حکم پر جی تھری کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس نے

م کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ یہ کیسے ممکن ہے"۔ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے

حیرت تھی۔

"مادام کے حکم پر ہر بات ممکن ہو جاتی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

پہلے جو تین ایجنٹ یہاں آئے تھے ایک عورت اور دو مرد ان کا کیا

دوسری طرف سے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا گیا۔

"وہ فی الحال بے ہوش ہیں جب ان کے باقی تین ساتھی یہاں پہنچ

ئیں گے پھر ان کے ساتھ ان کو بھی گولی مار دی جائے گی"۔ صفدر

واب دیا۔

"اوہ اچھا۔ میں نے ان تینوں کو گرفتار کر لیا ہے اور میں انہیں

لے کر خود آ رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ

یلہ ختم ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ شکر ہے کہ وہ عمران اور دوسرے ساتھیوں کو لے کر

www.urdukorner.com

یہاں خود آرہا ہے تمہارا خیال درست تھا مس جولیا۔ واقعی اگر
اسے اپنی ہلاکت کے متعلق بتا دیتا تو ہو سکتا تھا کہ وہ انہیں وہیں
کرنے کی کوشش کرتا"۔ صفدر نے رسیور رکھتے ہوئے جولیا کی طرف
دیکھ کر تحسین آمیز لہجے میں کہا اور جولیا کے چہرے پر مسکراہٹ
آئی۔

"اس جی ٹو نے تو کہا تھا کہ وہ خود آرہا ہے۔ نجانے اس کے
کتنے افراد ہوں اور عمران اور دوسرے ساتھی کس حالت میں ہوں
لئے ہمیں اس سلسلے میں باقاعدہ فوری پلاننگ کرنی پڑے گی
کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور جولیا دونوں چونک پڑے اور
دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹیکسی رکتے ہی عمران ٹائیگر اور تنویر تینوں ٹیکسی سے اترے۔
ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ تینوں تیزی سے قدم
اٹھاتے تھری سٹار کلب کی طرف بڑھ گئے۔ کلب میں بالکل پہلے کی
طرح شور اور رونق تھی۔ وہ تینوں ہال میں داخل ہوئے اور ایک
کونے میں موجود خالی میز کی طرف بڑھ گئے۔ دوسرے ہی لمحے ایک ویٹر
ان کے قریب پہنچ گیا۔ ویٹر شکل وصورت سے ہی بدمعاش اور غنڈہ
لگ رہا تھا۔

"تین بوتل بلیک ہارس"..... عمران نے جیب سے ایک بڑا
نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ میں رکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ایسے کلبوں میں
بل وغیرہ دینے کا رواج نہ تھا بلکہ آرڈر کے ساتھ ہی اس کی پیمنٹ بھی
کرنی پڑتی تھی۔ ویٹر خاموشی سے واپس مڑ گیا۔ عمران کی تیز نظریں ہال
میں موجود افراد کا جائزہ لے رہی تھیں۔

www.urdukorner.com

"وہ آدمی نظر تو نہیں آرہا۔اس کا نام معلوم ہو جاتا تو خاصی آسانی ہو جاتی"۔عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔چند لمحوں بعد ویٹر واپس آیا تو اس نے ٹرے میں بلیک ہارس کی تین بوتلیں رکھی ہوی تھیں۔اس نے بوتلیں میز پر رکھیں اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے بہت سے نوٹ اس نے عمران کی طرف بڑھا دیئے۔یہ بقایا رقم تھی کیونکہ عمران نے کافی بڑی مالیت کا نوٹ اسے دیا تھا۔

"یہ تم رکھ لو۔ٹپ کے طور پر لیکن ایک کام کرنا ہو گا تمہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویٹر بے اختیار چونک پڑا۔اس نے حیرت سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نوٹوں کو دیکھا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس کا وہ ہاتھ اپنی جیب میں چلا گیا اور اس کے کرخت چہرے پر یکلخت انتہائی نرمی کے آثار نمودار ہو گئے۔

"بتاؤ۔بتاؤ ضرور کروں گا کام"..... ویٹر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"ہم لبریڈا سے آئے ہیں۔ہم نے ایک آدمی سے ملنا ہے۔اس کا نام ہمیں بھول گیا ہے۔وہ بہر حال یہاں آتا جاتا رہتا ہے۔اس کا حلیہ بتا دیتا ہوں"..... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے حلیہ بتا دیا۔

"اوہ اوہ موزر سے ملنا ہے۔مگر وہ تو کبھی کبھار آتا ہے"۔ویٹر نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی دوسرا ٹھکانہ جہاں وہ فوراً مل سکے"۔عمران جیب سے ایک اور بڑا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور ویٹر

آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی۔فرط مسرت سے اس کے چہرے کے عضلات کپکپانے لگے تھے شاید اتنی رقم اکٹھی اسے آج تک کسی گاہک سے نہ ملی تھی۔

"اس سے نہ ملو تو اچھا ہے۔کسی اور سے کام کرا لو۔وہ پولیس میں سارجنٹ ہے۔فرسٹ گریڈ ڈیٹکٹو کیپٹن ورینگل کا خاص آدمی ہے۔تم اجنبی ہو۔اس لئے بتا رہا ہوں"..... ویٹر نے جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"پولیس میں سارجنٹ مگر ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ وہ زیر زمین دنیا کا خاص آدمی ہے"۔عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہے تو ایسا ہی خود کیپٹن ورینگل بھی زیر زمین دنیا کا آدمی ہے۔اسی گروپ کا خاص آدمی ہے۔بہر حال یہاں وہ نہیں ہے"..... ویٹر نے کہا اور پھر تیزی سے سیدھا ہو کر واپس مڑنے لگا۔

"کیا یہاں کوئی علیحدہ جگہ نہیں ہے۔جہاں تفصیل سے بات ہو سکے۔ایسے دو نوٹ اور بھی مل سکتے ہیں تمہیں"..... عمران نے آہستہ سے کہا۔

"بوتلیں اٹھا کر باہر چلے جاؤ اور دائیں طرف آگے گلی ہے۔اس میں وہیں پہنچ جاتا ہوں"..... ویٹر نے مڑتے مڑتے آہستہ سے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔اور عمران سمجھ گیا کہ اس کلب میں بیٹھ کر پینا مناسب نہیں ہے۔بوتلیں خرید لی گئی ہیں اس لئے چاہے یہاں بیٹھ کر پیو یا اٹھا کر چلے جاؤ۔کلب کے منتظمین کو اس سے کوئی غرض نہ ہو گی

www.urdukorner.com

چنانچہ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تنویر اور ٹائیگر بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ تینوں ایک ایک بوتل اٹھائے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئے اور واقعی باہر آجانے کے باوجود کسی نے انہیں نہ روکا اور نہ ٹوکا۔ دائیں ہاتھ پر کچھ فاصلے پر ایک گلی تھی۔ وہ گلی آگے جا کر بند ہو جاتی تھی۔ وہ اس گلی میں مڑ کر آگے بڑھے ہی تھے کہ گلی کے آخری حصے میں موجود دروازہ کھلا اور وہی ویٹر باہر آگیا۔

"اندر آجاؤ۔ یہ محفوظ جگہ ہے"..... اس نے انہیں دیکھ کر واپس اندر جاتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔ یہاں ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں شراب کا سٹاک کیا گیا تھا۔

"اب بولو کیا چاہتے ہو"..... ویٹر نے دروازہ بند کر کے انہیں ایک کونے کی طرف لے جاتے ہوئے پوچھا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کہ کیپٹن ورینگل اور سارجنٹ موزر وغیرہ کیا دھندہ ہے"..... عمران نے جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر اسے دینے کی بجائے اپنی مٹھی میں دباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے۔ مجھے بتاؤ ہو سکتا ہے میں تمہیں کسی ایسی پارٹی کی ٹپ دے دوں جو اس سے بھی بہتر ہو"..... ویٹر نے زیادہ پھیلتے ہوئے کہا۔

"جو تم سے پوچھا جا رہا ہے وہ بتاؤ اور اپنا انعام حاصل کر خاموشی سے چلے جاؤ۔ لمبے چکروں میں پڑ کر خواہ مخواہ اپنی جان سے

دھو بیٹھو گے"..... عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا۔

"یہاں ایک مشہور گروپ ہے جسے جی گروپ کہتے ہیں۔ کوئی مادام کی چیف ہے۔ کیپٹن ورینگل جی۔ تھری ہے سارجنٹ موزر اس کا ی ہے۔ اس کا زیادہ تر اٹھنا بیٹھنا پولیس ہیڈ کوارٹر کے بعد سن کلب میں ہے۔ کیونکہ سن رائز کلب کی سپروائزر مارگریٹ اس کی فرینڈ ہے"۔ ویٹر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جی ون اور جی ٹو کون ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"ان کا کسی کو پتہ نہیں۔ ویسے جی۔ ون تو کوئی مادام ہے۔ جی ٹو کا بھی کسی نے نہیں سنا۔ سارا کام جی تھری ہی کرتا ہے"..... ویٹر جواب دیا۔

"یہ جی۔ تھری کہاں مل سکے گا"..... عمران نے پوچھا۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر۔ ویسے وہ کلبوں وغیرہ میں نہیں بیٹھتا۔ کسی نہ کلب میں بیٹھتا ہو تو مجھے معلوم نہیں ہے"..... ویٹر نے جواب تے ہوئے کہا۔

"تمہیں پھر اس کے متعلق کیسے اس قدر تفصیل معلوم ہوئی"۔ ن نے پوچھا۔

"یہاں کلب کا پہلے مالک پائیک تھا۔ وہ قتل ہو چکا ہے۔ اب اس ی کلب چلاتا ہے۔ کیپٹن ورینگل پائیک کا گہرا دوست تھا۔ اس یے یہاں بہت زیادہ آنا جانا تھا۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کیونکہ یہاں کلب میں کام کرتے ہوئے اٹھارہ سال ہو گئے ہیں۔ میں

www.urdukorner.com

پائیک کے باپ کے زمانے سے یہاں کام کرتا ہوں "۔ ویٹر نے جواب
دیا اور عمران نے اس کے ہاتھ میں دونوں نوٹ دے دیئے۔ ویٹر کا چہ
گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"یہ بوتلیں بھی تمہاری ہو گئیں لیکن ایک بات بتا دوں جس طر
میں نوٹ دینے کے معاملے میں فیاض ہوں اسی طرح جان لینے میں بھ
فیاض ہوں۔ اگر ہمارے جانے کے بعد تم نے ہمارے متعلق اطلا
ان کو دی تو پھر تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے "۔ عمران نے
انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ میرا سینہ تو رازوں کا مدفن ہے جناب آپ بے
رہیں میری تو آپ سے ملاقات تک نہیں ہوئی "..... ویٹر نے قدر
گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے
طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں گلی میں پہنچ چکے تھے۔

"یہ جی گروپ اور پولیس کے آدمیوں کا اس گروپ کا ممبر
دونوں ہی نئی باتیں ہیں۔ ویسے مجھے یاد آ رہا ہے کہ ایک پولیس گی
ایئرپورٹ پر ہمارے آگے پیچھے پھرتا رہا تھا۔ شاید وہی کیپٹن ورینگ
ہو "..... عمران نے سڑک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہمارے جہاز پر دھماکہ پولیس وا
نے کرایا ہے "..... تنویر نے کہا۔

"ہاں یہ کام پولیس والے آسانی سے کر سکتے ہیں۔ بہر حال
ہمیں ان میں سے کسی ایک کو پکڑنا ہو گا۔ پہلے میں اس کیپٹن

علوم کر لوں۔ شاید پولیس ہیڈ کوارٹر میں ہو "..... عمران نے کہا
اور سڑک پر لگے ہوئے ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔

"میرے پاس سکے ہیں باس "۔ ٹائیگر نے کہا اور جیب سے دو سکے
نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے جو اپنی جیبیں اس طرح ٹٹول رہا تھا
جیسے فون کرنے کے لئے سکے تلاش کر رہا ہو۔

"اوہ گڈ "۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے سکے لے کر بجائے فون
ہول میں ڈالنے کے پہلے رسیور اٹھا کر انکوائری کا نمبر ڈائل کر دیا۔
انکوائری کے نمبر کے لئے سکے ڈالنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

"یس انکوائری پلیز "..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
آواز سنائی دی۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر کے نمبر دیں "۔ عمران نے مقامی لہجے میں بات
کرتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے
رسیور کریڈل دبایا اور پھر فون ہول میں سکے ڈال کر اس نے پولیس ہیڈ
کوارٹر کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس پولیس ہیڈ کوارٹر "..... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی
دی۔

"کیپٹن ورینگل سے بات کرنی ہے "۔ عمران نے اسی طرح مقامی
لہجے میں کہا۔

"وہ موجود نہیں ہے۔ کہیں گئے ہوئے ہیں "۔ دوسری طرف سے
آواز سنائی دی۔

www.urdukorner.com

"سارجنٹ موزر وہ تو ہوں گے"..... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں وہ ان کے ساتھ ہی گئے ہیں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"میرا ان دونوں میں سے کسی ایک سے فوری طور پر ملنا انتہائی ضروری ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کہاں مل سکتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ آن کریں میں ان کے سیکشن سے معلوم کر کے بتاتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو"..... چند لمحوں بعد دوبارہ آواز سنائی دی۔

"یس"..... عمران نے کہا۔

"وہ ہوٹل رین بو گئے ہیں۔ وہاں سے کسی خاتون مس روزین کا فون آیا تھا اس سے ملنے گئے ہیں۔ ان کے سیکرٹری نے بتایا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"شکریہ"..... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا

"ہوٹل رین بو مس روزین نے فون کیا تھا۔ کیا مطلب یہ نام جولیا کا میں نے ہوٹل رین بو کے رجسٹر میں لکھوایا تھا"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ کہیں اس نے ان کا سراغ نہ لگا لیا ہو۔ وہاں فون کر کے کرو"۔ تنویر نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ لیجئے اور سکے"..... ٹائیگر نے جلدی سے وہ اور سکے جیب

کال کر دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اس کے ہاتھ سے سکے لے کر دوبارہ فون پیس میں ڈالے اور پھر ہوٹل رین بو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کیونکہ ہوٹل میں کمرے لیتے وقت اس نے ہوٹل کا فون نمبر معلوم کر لیا تھا۔ اس لئے اسے انکوائری سے پوچھنا نہ پڑا تھا۔

"یس ہوٹل رین بو"..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر پچیس دوسری منزل مس روزین سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"کون صاحب بات کرنا چاہتے ہیں"..... آپریٹر نے پوچھا۔

"مائیکل"..... عمران نے جواب دیا۔

"ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند منٹ بعد پریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو کیا آپ لائن پر ہیں"..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس"..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کمرہ بند ہے۔ مس روزین کمرے میں موجود نہیں ہیں کوئی پیغام ہو تو دے دیجئے۔ جیسے ہی وہ واپس آئیں گی تو انہیں پیغام پہنچا دیا جائے گا"۔ آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ کمرہ بند ہے اور مس روزین کمرے میں موجود نہیں ہیں"..... عمران نے کہا۔

"سر وہاں گھنٹی جا رہی ہے۔ لیکن فون رسیو نہیں کیا جا رہا"۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے جواب دیا۔

www.urdukorner.com

"وہ گہری نیند سونے کی عادی ہیں۔ اچھا آپ ایسا کریں۔ روم نمبر اڑتیس میں مسٹر پیٹر سے بات کرا دیں اور اگر وہ نہ ہوں تو پھر کمرہ نمبر اٹھائیس میں مسٹر جوزف سے فون ملوا دیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران خاموش ہو گیا۔

"مجھے کوئی گڑبڑ لگ رہی ہے"..... تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو سر"..... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"..... عمران نے چونک کر کہا۔

"یہ دونوں کمرے بھی بند ہیں۔ فون رسیو نہیں کیا جا رہا"۔ آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"واقعی کوئی گڑبڑ ہے۔ ہمیں فوراً واپس جانا ہو گا"..... عمران نے کہا اور ادھر ادھر ٹیکسی کے لئے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد ایک خالی ٹیکسی ان کے قریب آ کر رک گئی۔

"ہوٹل رین بو"۔ عمران نے ٹیکسی کا فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے غور سے عمران اور عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے تنویر اور ٹائیگر کی طرف دیکھا اور پھر ٹیکسی آگے

"کیا بات ہے۔ تم کچھ کہنا چاہتے ہو"۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صاحب اگر آپ انعام دینے کا وعدہ کریں تو آپ کے لئے ایک بہتی اطلاع ہے میرے پاس"..... ڈرائیور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ تنویر اور ٹائیگر بھی ڈرائیور کی بات سن کر آگے کی طرف جھک آئے۔

"کیسی اطلاع"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ تو وعدہ ہی نہیں کر رہے"..... ڈرائیور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وعدہ رہا۔ تمہاری توقع سے زیادہ انعام دوں گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اطلاع درست ہو۔ ورنہ....."۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایسے علاقوں میں ٹیکسی ڈرائیور اس طرح مختلف چکر دے کر مسافروں کی جیبیں خالی کرانے کا دھندہ بھی کرتے رہتے ہیں۔

"آپ پولیس کو مطلوب ہیں۔ کیپٹن ورینگل فرسٹ ڈیٹیکٹو نے آپ کے حلیے اور لباس کی تفصیل تمام ٹیکسی ڈرائیوروں کے لئے نشر کی ہے"..... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ کیپٹن ورینگل کا حوالہ بتا رہا تھا کہ ڈرائیور درست کہہ رہا ہے

"کب کی بات ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے آدھا گھنٹہ پہلے ٹیکسی روڈ پر نکالی ہے۔ اس وقت ٹیکسی ڈیپو پر آپ کے حلیے دہرائے جا رہے تھے۔ آپ تین ہیں۔ جب کہ آپ

www.urdukorner.com

کے علاوہ ایک خاتون اور دو افراد کے حلیے بھی بتائے گئے ہیں پولیس انعام تو دیتی ہے لیکن اتنا نہیں۔ اسی لئے ہم اکثر دوسری طرف کو اطلاع دے کر بھاری انعام حاصل کر لیتے ہیں "..... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ بہت شکریہ جناب۔ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کوئی مدد چاہیں تو میں حاضر ہوں "..... ڈرائیور نے نوٹ لے کر جیب میں ڈالتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹیکسی سپر مارکیٹ لے چلو "..... عمران نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی سپر مارکیٹ کے پہلے سٹاپ کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو نیچے اترنے کا اشارہ کیا اور پھر ڈرائیور کا شکریہ ادا کر کے وہ ٹیکسی سے اترے اور مارکیٹ میں موجود لوگوں کے بے پناہ ہجوم میں شامل ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے۔

"ہمیں فوری طور پر لباس اور میک اپ تبدیل کرنے ہوں گے تم دونوں لباس اور میک اپ تبدیل کر کے ہوٹل رین بو کے سی فو ریستوران پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا "..... عمران نے چلتے چلتے تنویر اور ٹائیگر سے کہا اور ان دونوں کے سر ہلانے پر اس نے تیزی سے اپنا رخ بدلا اور پھر ہجوم میں سے گزرتا ہوا ایک سپر سٹور میں داخل ہو گیا اس نے وہاں سے اپنا مطلوبہ سامان خریدا اور پھر سپر مارکیٹ کے

اندر بنے ہوئے ریستوران کے باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ سب سے پہلے اس نے لباس بدلا۔ پہلے والے لباس کی جیبوں سے تمام سامان نکال کر نئے لباس کی جیبوں میں منتقل کیا اور پھر میک اپ باکس سے اس نے سامان نکال کر چہرے اور بالوں پر میک اپ کرنا شروع کر دیا چند لمحوں بعد وہ اپنے آپ کو یکسر تبدیل کر چکا تھا۔ اس نے میک اپ کا بقیہ سامان اور پہلے والا لباس نئے لباس والے شاپر میں ڈالا اور باتھ روم سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا سپر مارکیٹ سے باہر آ گیا قریب ہی موجود کوڑے کے ڈرم میں اس نے شاپر اچھالا اور پھر آگے بڑھ کر وہ ایک اور سٹور میں داخل ہو گیا۔ یہاں اسلحے کا سیکشن بھی موجود تھا۔ اس نے وہاں سے ایک مشین پسٹل اور میگزین خریدا اور سٹور سے باہر آ کر اس نے ایک خالی ٹیکسی حاصل کی اور اسے رین بو ہوٹل چلنے کا کہہ کر وہ اطمینان سے عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ایک نظر عقبی مرر میں اسے دیکھا اور پھر ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ اس نے جس انداز سے عمران کو دیکھا تھا اس سے عمران سمجھ گیا کہ پولیس نشریات کی وجہ سے وہ اس کا حلیہ چیک کر رہا تھا لیکن ظاہر ہے اب عمران کا چہرہ یکسر بدل چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی رین بو ہوٹل کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ عمران نیچے اترا۔ اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ اور ساتھ ہی رواج کے مطابق ٹپ دی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا رین بو ہوٹل کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل کے ہال میں لوگ کھانے پینے اور خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ البتہ عمران نے کاؤنٹر

www.urdukorner.com

کے قریب کھڑے ایک آدمی کو دیکھ لیا جو اپنے انداز اور اطوار سے پولیس کا آدمی لگ رہا تھا لیکن وہ تھا عام لباس میں ۔ عمران لفٹ کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد ہی لفٹ نے اسے دوسری منزل پر پہنچا دیا۔ دوسری منزل میں خاصے لوگ آجا رہے تھے ۔ مگر یہاں بھی عمران نے دو ایسے افراد کو چیک کر لیا جو پولیس مین لگتے تھے ۔ جولیا ۔ صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں کے کمرے بند تھے ۔ عمران خاموشی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر دوسری طرف موجود سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے ہال میں پہنچ گیا۔ ہال کے ایک کونے میں پبلک فون بوتھ کی ایک قطار موجود تھی عمران پہلے کاؤنٹر پر گیا اس نے جیب سے ایک چھوٹا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھا۔

"اس کے سکے دے دیں میں نے پبلک بوتھ سے فارن کال کرنی ہے"..... عمران نے کاؤنٹر مین سے کہا۔

"یس سر"..... کاؤنٹر مین نے کہا اور نوٹ کے بدلے اس نے سکے عمران کو دے دیئے ۔ عمران سکے لے کر فون بوتھ کی طرف مڑ گیا کاؤنٹر کے قریب کھڑا ہوا پولیس کا آدمی اسے غور سے دیکھ رہا تھا لیکن عمران اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے رسیور اٹھا اور سکے ڈال کر اس نے اسی ہوٹل کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس رین بو ہوٹل"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں نے پہلے بھی آپ کو کال کیا تھا مس روزین کو فون کے لئے

آپ نے بتایا تھا کہ وہ کہیں گئی ہوئی ہیں ۔ کمرہ نمبر پچیس دوسری ل ۔ کیا وہ واپس آ گئی ہیں"۔ عمران نے اسی لہجے میں بات کرتے ئے کہا۔

"میں معلوم کرتی ہوں جناب"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"..... چند لمحوں بعد ہی نسوانی آواز ائی دی۔

"یس"..... عمران نے کہا۔

"جی نہیں ابھی تک وہاں سے فون رسیور نہیں کیا جا رہا"۔ آپریٹر نے جواب دیا۔

"او ۔ کے شکریہ"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ فون ے باہر آیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ باہر آ کر وہ ے سے گزر کر اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سی فوڈ ریستوران علیحدہ ا تھا ۔ جیسے ہی وہ ریستوران میں داخل ہوا ۔ اس کی نظریں کونے موجود ایک میز پر جم گئیں جہاں تنویر اور ٹائیگر بدلے ہوئے وں اور حلیوں میں موجود تھے ۔ لیکن دونوں کی مخصوص قد و قامت بیٹھنے کے انداز سے وہ انہیں پہچان گیا تھا ۔ اس لئے وہ تیز تیز قدم ان کی طرف بڑھتا چلا گیا ان دونوں نے چونک کر عمران کو دیکھا پھر ان کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"تم نے مجھے کیسے پہچان لیا اس میک اپ میں"۔ عمران نے کرسی

www.urdukorner.com

گھسیٹ کر ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ نے سب کچھ بدل لیا لیکن ٹائی پن وہی ہے"۔ ٹائیگر نے

اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے نظر بازی میں خاصے تیز ہو"۔ عمران

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"فضول باتوں میں وقت مت ضائع کرو جولیا اور دوسر

ساتھیوں کے بارے میں ہمیں معلوم کرنا چاہیے کہ وہ کس پوزیشن

میں ہیں"۔ تنویر نے خشک لہجے میں کہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے وہ اس کیپٹن ورینگل کے ہاتھ لگ

ہیں۔ ان کے کمرے بند ہیں اور ہال میں اور اوپر دوسری منزل پر پولیس

کے آدمی سادہ لباس میں نگرانی پر مامور ہیں"..... عمران نے جوا

دیا۔ اسی لمحے ویٹر ان کے قریب پہنچا تو عمران نے اسے آرڈر دے کر

دیا۔

"کیا وہ کیپٹن گروپ کے سارے کام پولیس کے ذریعے کراتا ہے

یہ عجیب سی بات ہے"..... تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ اپنے مطلب کے لئے پولیس کی حیثیت کو استعمال کرتا ہے

ویسے ہو سکتا ہے اس نے اپنے گروپ کے ساتھیوں کو باقاعدہ پو

میں بھرتی کرا رکھا ہو۔ بہرحال اب ہمیں فوری طور پر اس کیپٹ

اس کے ساتھی سارجنٹ موزر کو تلاش کرنا ہے تاکہ اس سے جو

دوسرے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں او

موزر کو کسی جگہ پر جا کر تلاش کرنے کا بھی وقت نہیں رہا۔ اس

سب یہی ہو سکتا ہے کہ ہوٹل میں موجود ان کے کسی آدمی کو اغوا

ائے اور اس سے فوری نوعیت کی معلومات حاصل کی جائیں"۔

ن نے خشک اور سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے

یان مزید کوئی بات ہوتی۔ ویٹر آرڈر کی تعمیل میں آ گیا۔ جب ویٹر

یا تو عمران نے دوبارہ اپنی بات شروع کر دی۔

"کھانا کھاتے رہو تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے۔ میں نئے نام سے

یتا ہوں۔ میں کوشش کروں گا کہ دوسری منزل میں ہی کوئی کمرہ

جائے تمام کمرے ساؤنڈ پروف ہیں۔ ان دونوں کو اغوا کر کے اس

ے میں لے جائیں گے اور اس کے بعد فوری نوعیت کی معلومات

ل کر کے ہمیں فوری ایکشن میں آنا ہو گا"..... عمران نے کھانا

تے ہوئے بات جاری رکھی۔

"ان کے حلیے بتا دو تم نے تو دیکھا ہو گا"..... تنویر نے کہا اور

ن نے دوسری منزل کی گیلری میں موجود ان دونوں افراد کے حلیے

یے جن پر اسے شک تھا کہ وہ پولیس کے آدمی ہو سکتے ہیں۔

"او۔ کے اب ہمیں صرف اتنا معلوم ہونا چاہیے کہ تم نے کون سا

یا ہے"..... تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم میرے پیچھے ہوٹل میں داخل ہو گے۔ جب میں کمرہ بک کرا کر

جاؤں گا تو تم پانچ منٹ تک ہال میں ٹھہر کر اوپر آنا۔ میں اس

ے کمرے کے دروازے پر کھڑا تمہیں ملوں گا"..... عمران نے کہا

www.urdukorner.com

اور پھر نیپکن سے ہاتھ اور منہ صاف کرتا ہوا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"پیمنٹ کر دینا ٹائیگر میں جا رہا ہوں"..... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر نکل کر وہ برآمدہ کراس کرتے ہوئے ایک بار پھر ہال میں داخل ہوا اور سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ پولیس والا جو پہلے کاؤنٹر کے پاس کھڑا تھا وہ اب وہاں نظر نہ آ رہا تھا۔

"دوسری منزل پر ایک کمرہ چاہیئے"..... عمران نے ایک نوٹ نکال کر کاؤنٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"دوسری منزل پر تو....." کاؤنٹر مین نے کہنا شروع ہی کیا تھا۔

"ایک روز کا کرایہ کاٹ کر باقی تم رکھ لینا۔ کمرہ دوسری منزل پر چاہیئے"..... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر بالکل ملے گا سر"..... کاؤنٹر مین نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور جلدی سے نوٹ اس نے نیچے کاؤنٹر پر رکھا اور پھر مڑ کر اس نے بورڈ پر لگی ہوئی ایک چابی اتار کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"یہ کمرہ بک ہو چکا تھا مگر آپ کے لئے حاضر ہے"..... کاؤنٹر مین نے جواز بنانے کی غرض سے کہا۔ عمران کچھ کہے بغیر لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے اس نے تنویر اور ٹائیگر کو بھی ہال میں داخل ہوتے دیکھا۔ عمران لفٹ پر سوار ہو کر دوسری منزل پر پہنچا تو اس وقت وہاں صرف ایک آدمی نظر آیا۔ دوسرا موجود نہ تھا۔ عمران خاموشی سے بڑھ گیا اور پھر اس نے چابی سے لاک کھولا اور دروازہ کھول کر

کی بجائے وہ مڑا۔

مسٹر پلیز"..... عمران نے پولیس والے سے مخاطب ہو کر کہا جو طرح گیلری کے اس حصے میں ریلنگ کے ساتھ کھڑا باہر سڑک کی بھی دیکھ رہا تھا جیسے اس منزل کا رہائشی ہو لیکن بوریت سے بچنے لئے یہاں ریلنگ پر آ کر کھڑا ہو گیا ہو۔

"آپ نے مجھ سے کچھ کہا ہے"..... اس آدمی نے چونک کر عمران طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ذرا ایک منٹ"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ حیرت بھرے انداز میں تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ آیا۔

"کیا بات ہے"..... اس نے کھلے دروازے کے اندر جھانکنے کے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کمرہ باہر سے لاکڈ ہے۔ لیکن غسل خانے میں کوئی آدمی موجود ہے پ کو گواہ کے طور پر یہ دکھانا چاہتا تھا کیونکہ آپ معزز آدمی ہیں"۔ ران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بڑے محبت بھرے انداز میں بازو پکڑے کمرے میں داخل ہو گیا۔

"غسل خانے میں مگر"..... وہ آدمی عمران کے ساتھ رواداری چلتا ہوا اندر تو داخل ہو گیا لیکن اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت

"اگر مگر نہیں غسل خانے میں واقعی کوئی ہے"..... عمران نے لہجے کے ساتھ ہی اس نے لات ماری اور ایک پٹ کا دروازہ ہلکے

www.urdukorner.com

سے دھماکے سے بند ہو گیا۔

"کیا مطلب آپ....." اس آدمی نے اس طرح دروازے کو ب
ہوتے دیکھ کر چونک کر کہا ہی تھا کہ عمران یکلخت دو قدم تیزی سے پی
ہٹا اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے گ
اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس آدمی کی کنپٹی پر اس بھرپور ان
میں پڑا کہ وہ یکلخت اچھل کر چیختا ہوا نیچے گرا لیکن چونکہ جسمانی طور پ
خاصا جاندار تھا اور پھر پولیس کا تربیت یافتہ بھی تھا اس لئے نیچے گر
اس نے لاشعوری طور پر اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی ہی
کہ عمران کی لات گھومی اور دوسرے لمحے ایک جھٹکا کھا کر وہ دھڑام
نیچے گرا اور پھر اس کا جسم سیدھا ہوتا چلا گیا۔ وہ ساکت ہو چکا تھا عمر
نے جھک کر اس کا بازو پکڑا اور اسے تیزی سے گھسیٹ کر ایک کو
میں کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آیا
اس نے تنویر اور ٹائیگر دونوں کو پریشان سے انداز میں دوسری منز
کی راہداری کا چکر کاٹتے ہوئے دیکھا۔

"آ جاؤ"..... عمران نے کہا اور وہ دونوں تیزی سے مڑ کر اس
طرف بڑھنے لگے۔

"وہ ایک تھا اس لئے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں پڑی"۔ عم
نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی
نے دروازہ بند کر کے لاک کر دیا۔

"دوسرا کہاں چلا گیا"..... تنویر نے کہا۔

"خوش قسمت تھا تشدد سے بچ گیا"..... عمران نے کہا اور جھک
اس نے فرش پر بے ہوش پڑے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں
وں سے بند کر دیا چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے
ار نمودار ہوئے تو عمران سیدھا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے
راہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے پیر اٹھا کر
ں کی گردن پر رکھا اور پھر اسے مخصوص انداز میں گھما دیا۔ اس آدمی
ے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے
عمران کی ٹانگوں کی طرف بڑھے لیکن پھر راستے میں ہی بے جان
نیچے گرے اور اس آدمی کا چہرہ تکلیف کی شدت سے اس بری طرح
و گیا کہ پہلی نظر میں اسے پہچانا بھی نہ جا سکتا تھا۔

کیا نام ہے تمہارا"..... عمران نے پیر کو آہستہ سے واپس لے
ے ہوئے کہا۔

"ڈ۔ڈ۔ڈ۔ڈین۔ڈین"۔ اس آدمی کے حلق سے خرخراہٹ نما آواز
اور عمران نے پیر کو اور پیچھے موڑ لیا۔ ڈین کا چہرہ جس تیزی سے مسخ
تھا۔ اتنی تیزی سے ہی نارمل ہوتا گیا۔ وہ بے اختیار لمبے لمبے سانس
لگا۔ اس کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں اور ان سے بے پناہ تکلیف
ساتھ دہشت جھلکتی نمایاں نظر آ رہی تھی۔

"کیپٹن ورینگل کہاں ہے۔ بتاؤ ورنہ....." عمران نے غراتے
ئے کہا اور پیر کو ایک بار پھر ذرا سا واپس موڑا۔

"وہ۔وہ۔وہ کہاں ہو گا۔ مم۔مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ وہ۔ وہ

www.urdukorner.com

کیپٹن ہے"۔ ڈین نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے پیر کو واپس موڑ لیا۔

"سنو اگر تم نے میرے سوالوں کے درست جواب دے دیئے تو چھوڑ دوں گا ورنہ یہ عذاب تمہیں نہ مرنے اور نہ جینے دے گا"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"پپ پپ پلیز۔ پیر ہٹا لو۔ یہ۔ یہ عذاب۔ یہ انتہائی درد۔ دردناک ہے۔ یہ یہ۔ عذاب تو....." ڈین نے رک رک کر کہنا شروع کیا۔

"جو میں پوچھوں اسی کا جواب دو۔ فالتو بات مت کرو۔ اس منزل کے کمرہ نمبر پچیس میں جو عورت رہ رہی تھی وہ کہاں ہے"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ اسے کیپٹن لے گیا۔ اس کے دو ساتھی دوسرے کمرو میں تھے۔ انہیں بھی لے گیا ہے۔ بب بب بے ہوش کر کے۔ عقب طرف سے۔ پولیس وے کی طرف سے"..... ڈین نے جواب دیا۔

"کہاں لے گیا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ہیڈ کوارٹر لے گیا ہو گا۔ مم۔ مم۔ میں تو تھ گریڈ کا کانسٹیبل ہوں"..... ڈین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے تمہاری یہاں ڈیوٹی لگائی تھی۔ تمہاری اور دوسرے ساتھیوں کی جلدی بتاؤ"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"سارجنٹ موزر نے"۔ ڈین نے فوراً ہی جواب دیا۔

"کیا کہا تھا اس نے"۔ عمران نے پوچھا۔

"سارجنٹ موزر نے ہم تین کی ڈیوٹی لگائی تھی۔ ایک کی نیچے اور دونوں کی اوپر۔ میرے ساتھ جیکی تھا۔ اب وہ کھانا کھانے گیا ہوا ہے۔ سارجنٹ نے کہا تھا کہ ان تینوں کے تین ساتھی یہاں آئیں تو ہم انہیں اطلاع دیں اور پھر ان کی نگرانی کریں۔ اس نے ہمیں ان کے حلیے بتائے تھے"..... ڈین نے جواب دیا۔

"کہاں اطلاع دینی تھی تم نے سارجنٹ موزر کو"..... عمران نے پوچھا۔

"فون پر۔ اس کی فلیٹ پر۔ اس کی گرل فرینڈ ایکریمیا سے آئی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ ہماری ڈیوٹی لگا کر فلیٹ پر چلا گیا ہے"۔

"اس نے کہا تھا کہ کیپٹن کو نہ بتایا جائے"..... ڈین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فون نمبر بھی بتاؤ اور فلیٹ کا پتہ بھی"..... عمران نے پوچھا۔

"گرین پلازہ فلیٹ نمبر تیئیس آٹھویں منزل۔ وہ اس کا ذاتی فلیٹ ہے"۔ ڈین نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"موزر کا حلیہ بتاؤ"۔ عمران نے کہا اور ڈین نے اس کا حلیہ بھی بتا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑ دیا۔ اس کی شہ رگ ایک لمحے میں کچلی گئی۔ اس کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا۔ حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔ وہ ختم ہو گیا تھا۔ عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا

www.urdukorner.com

"میں اشارہ کروں گا۔ ہو سکتا ہے وہ دوسرا موجود ہو"..... عمرا
نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور باہر راہداری میں آگیا۔

"نہیں ہے آجاؤ۔ دروازہ بند کر دینا"..... عمران نے مڑ کر کہا اور
پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر اور ٹائیگر بھی اس
کے پیچھے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ہی ایک دوسرے کے پیچھے چلتے
ہوئے ہوٹل سے باہر آگئے۔ کافی دور تک پیدل چلنے کے بعد عمران نے
ایک ٹیکسی رکوائی اور پھر اسے گرین پلازہ چلنے کا کہہ دیا۔ اور تھوڑی دیر
بعد وہ گرین پلازہ کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ یہ بہت بڑا دس منزلہ رہائشی
پلازہ تھا اور یہاں اندر آنے جانے والوں کا استارش تھا کہ جیسے میلہ
ہوا ہو۔ چار لفٹیں مسلسل کام کر رہی تھیں یہاں ہر طبقے کے لوگ
تھے۔ عورتیں بھی اور مرد بھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک لفٹ کے ذریعے
آٹھویں منزل پر پہنچ گئے۔ فلیٹ نمبر تئیس کا دروازہ بند تھا۔ لیکن
سارجنٹ موزر کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔ نیم پلیٹ کے نیچے
فون موجود تھا۔ عمران نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"کون ہے"۔ ڈور فون کے رسیور سے ایک کرخت اور جھنجھ
ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈین جناب میں ڈین ہوں۔ جلدی دروازہ کھولیئے"..... عم
نے ڈین کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم یہاں کیوں آئے ہو"..... دوسری طرف سے ا
حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد جیسے ہی دروازہ کھ

ے پر ایک لمبا تڑنگا نوجوان صرف پتلون پہنے کھڑا تھا اس کا اوپری
ریاں تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر اس کے چہرے
ید حیرت کے تاثرات ابھرے ہی تھے کہ یکلخت عمران اسے تیزی
ھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

کیا۔ کیا کون ہو تم"..... موزر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں

"اس کی گرل فرینڈ کو سنبھالو"..... عمران نے غراتے ہوئے
ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ہاتھ بجلی کی سی
سے گھوما اور موزر چیختا ہوا اچھل کر نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ اسی
ایک نوجوان ایکریمین لڑکی اندرونی دروازے پر نمودار ہوئی ہی
کہ تنویر نے یکلخت اس کا بازو پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے اچھال کر
پھینکا۔ اس کے حلق سے چیخ نکلی ہی تھی کہ ٹائیگر کی لات گھومی اور
ایک اور چیخ مار کر بری طرح فرش پر تڑپنے لگی۔ جبکہ اس دوران
ان نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے موزر کی گردن پر پیر
ھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے پیر گھما دیا۔ موزر کا اٹھنے
لئے تیزی سے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور ایک بار
اچھل کر وہ پھر دھماکے سے فرش پر گرا۔ اس کے حلق سے عجیب سی
یں رک رک کر نکلنے لگیں جب کہ اس کی گرل فرینڈ ٹائیگر کے بعد
وزر کی لات کھا کر ساکت ہو چکی تھی۔ عمران کے چہرے پر بے پناہ
نجیدگی تھی۔ اس نے موزر کے سینے کو جھٹکے کھاتے دیکھ کر پیر کو

www.urdukorner.com

تیزی سے واپس بھی موڑ لیا اور پیر کا دباؤ اس کی گردن سے ہٹا کر قدر
ایڑی پر ڈال دیا تو سارجنٹ موزر کا انتہائی حد تک مسخ ہوا چہرہ تیزی
نارمل ہوتا چلا گیا۔ اس نے زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے
اس کی باہر نکل آنے والی آنکھیں دوبارہ اندر کو ہونے لگ گئیں
لیکن چہرے سے بہنے والا پسینہ اسی طرح بہہ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ قدر
نارمل ہوا۔ عمران نے پیر کا دباؤ بڑھا دیا اور ساتھ ہی پیر کو موڑ بھی د

" سارجنٹ موزر اگر تم اپنی اور اپنی گرل فرینڈ کی زندگی کو
دردناک عذاب سے بچانا چاہتے ہو تو بتا دو کہ ہوٹل رین بو سے
کئے جانے والے افراد کو کیپٹن ورینگل کہاں لے گیا ہے "....
عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" وہ ۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ۔ وہ ۔ وہ مگر ..... " سارجنٹ موز
لہجے میں تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات ابھر آئے
عمران نے پیر کو ذرا سا اور موڑ دیا۔

" رک جاؤ رک جاؤ پیر ہٹاؤ ۔ فار گاڈ سیک یہ یہ روح کو کچلنے
عذاب ہے ۔ رک جاؤ "..... سارجنٹ موزر نے یکلخت پوری
صرف کر کے اپنی طرف سے چیختے ہوئے کہا لیکن اس کے حلق سے
زیادہ بلند نہ نکلی تھی۔

" بتاؤ ورنہ "..... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

" وہ ۔ وہ ۔ اسے اپنے اڈے پر لے گیا ہے "۔ سارجنٹ موز
فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پوری تفصیل بتاؤ کہ کیپٹن وہاں کیسے پہنچا اور کس طرح اغوا کیا
دلو ورنہ "..... عمران نے کہا۔

" کیپٹن کو جی ون نے حکم دیا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا طیارہ تباہ
ا ہے ۔ کیپٹن جی تھری ہے اس نے فوراً انتظامات کئے ۔ طیارہ تباہ
لیا لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ بچ گئے ہیں اور حلیے اور
ں بدل کر ٹاگ واپس پہنچ گئے ہیں کیپٹن نے جی ون کو اطلاع دی
اس نے انہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کا حکم دے دیا۔ کیپٹن نے
رے گروپ کو ان کی تلاش پر لگا دیا لیکن ان کا پتہ نہ چل رہا تھا۔
پٹن نے ٹیکسی ڈرائیورز سے بھی ان کے حلیوں اور لباس کی
تفصیلات ٹرانسمیٹر پر نشر کرائی ۔ پھر اچانک ایک عورت کا فون کیپٹن
ملا ۔ کیپٹن اس وقت ہیڈ کوارٹر میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے
بارے میں اطلاع کا منتظر تھا۔ اس عورت نے کہا کہ اس کا نام روزین
ہے اور وہ روجر کے بارے میں کچھ بتانا چاہتی ہے ۔ روجر گرانڈ ماسٹر کا
چیف تھا اور بظاہر اس کا کیس کیپٹن کے پاس تھا۔ حالانکہ کیپٹن نے
خود اسے ہوٹل سے اغوا کرا کے جی ون کے پاس بھجوایا تھا اس لئے وہ
اس فون پر چونک پڑا اور اور پھر وہ مجھے ۔ سارجنٹ رابرٹ اور سارجنٹ
تھونی کو ساتھ لے کر وہاں گیا اس کمرے میں اس عورت کے ساتھ دو
رد بھی تھے ۔ ان کو دیکھتے ہی ہم سمجھ گئے کہ یہ وہی پاکیشیائی ایجنٹ
یں جن کو ہم تلاش کر رہے تھے ۔ اس عورت نے یہ بھی بتا دیا کہ ان
کے تین اور ساتھی ہیں کیپٹن نے کچھ دیر ان سے باتیں کیں اور پھر ہم

www.urdukorner.com

باہر آگئے کیپٹن نے باہر آتے ہی کاؤنٹر سے فون کر کے جی گروپ کے
سپیشل افراد کو بلوایا اور ان تینوں کو بے ہوش کر کے اپنے اڈے
لے جانے کا حکم دیا چنانچہ انہیں بے ہوش کر کے اغوا کر لیا گیا
کیپٹن پولیس وین میں انہیں ڈلوا کر اڈے پر لے گیا اور میری
میرے ساتھیوں کی ڈیوٹی لگا گیا کہ ہم وہیں پہرہ دیں تاکہ جیسے ہی
کے باقی ساتھی آئیں انہیں بھی اغوا کر کے کیپٹن تک پہنچا دیا جائے
میں اپنے ساتھیوں کو وہاں چھوڑ کر یہاں آگیا کیونکہ میری گرل فر
مائرہ ایکریمیا سے آئی ہوئی تھی اور اس نے رات کو ہی واپس چلے جانا
سارجنٹ موزر نے اس بار شرافت سے ساری تفصیل بتا دی۔

"اس کا اڈہ کہاں ہے"..... عمران نے پوچھا اور سارجنٹ موز
نے پتہ بتا دیا۔

"اڈے میں کتنے آدمی ہوتے ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"وہاں مستقل طور پر تو ایک ہی آدمی رہتا ہے جارج۔ اس کا
جی تھرٹین ہے"۔ سارجنٹ موزر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کا فون نمبر"..... عمران نے پوچھا اور سارجنٹ موزر
فون نمبر بتا دیا۔

"جی۔ دن کون ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"کوئی مادام ہے۔ مجھے نہیں معلوم کیپٹن کو معلوم ہو گا
سارجنٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کو رسی سے باندھ دو تاکہ میں چیک کر لوں کہ ا

سچ بولا ہے یا نہیں"..... عمران نے بغیر نام لئے ٹائیگر اور تنویر
مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف
گئے۔

"تمہارا نمبر کیا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"جی سکس"..... سارجنٹ موزر نے جواب دیا۔

"جی۔ ٹو کون ہے"..... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد
چھا۔

"مجھے نہیں معلوم کیپٹن کو معلوم ہو گا۔ وہ جی تھری ہے۔ ویسے
راکام کیپٹن ہی کرتا ہے"..... سارجنٹ نے جواب دیا۔ اسی لمحے
ٹائیگر اور تنویر واپس آئے تو انہوں نے پردے اتار کر ہاتھوں میں
ڑے ہوئے تھے۔

"رسی تو نہیں ملی۔ پردے اتار کر لائے ہیں"..... ٹائیگر نے کہا تو
مران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان پردوں کی مدد سے
وزر اور اس کی گرل فرینڈ جو ابھی تک بے ہوش تھی کے ہاتھ عقب
ھ کر کے باندھ دیئے گئے۔

"فون کہاں ہے"۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اندرونی کمرے میں ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ان دونوں کو اٹھا کر اندرونی کمرے میں لے آؤ"..... عمران
نے اندرونی کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اندر ایک سٹنگ روم
تھا جس کی میز پر فون موجود تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے

www.urdukorner.com

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"کون بول رہا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی تھرٹین"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ دوسری طرف سے بولنے والا ایسے لگتا تھا جیسے بولنے کے معاملے میں انتہائی محتاط رویے کا عادی ہو۔

"جی تھری سے بات کراؤ"..... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا نمبر کیا ہے"..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جی۔ ٹو"..... عمران نے مجبوراً جی۔ ٹو کا نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے سارجنٹ موزر کا نمبر بتایا تو ہو سکتا ہے کہ جی تھرٹین کیپٹن سے بات کرانا ہی گوارا نہ کرے اور فون بند کر دے

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ جی تھرٹین کسی سے باتیں کر رہا ہو۔ لیکن نہ ہی آواز واضح تھی اور نہ الفاظ۔ بس احساس ہو رہا تھا کہ وہ کسی سے بات کر رہا ہے۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔

"ہیلو"..... کافی دیر بعد جی تھرٹین کی آواز سنائی دی۔

"یس"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام جی۔ ون کے حکم پر جی۔ تھری کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ا نے مادام کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی"۔ دوسری طرف سے کہا گ اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ یہ کیسے ممکن ہے"..... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مادام کے حکم پر ہر بات ممکن ہو جاتی ہے"..... جی تھرٹین نے جواب دیا۔

"پہلے جو تین ایجنٹ یہاں لائے گئے تھے۔ ایک عورت اور دو مرد ان کا کیا ہوا"..... عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ کیپٹن کی ہلاکت کی خبر سن کر اپنے ساتھیوں کے بارے میں عمران کا ذہن واقعی زلزلے کی زد میں آگیا تھا کیونکہ اگر کیپٹن کو ہلاک کیا جا سکتا ہے تو پھر جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل کے زندہ رہنے کا سکوپ تو بالکل ہی ختم ہو جاتا تھا۔ اسی لئے عمران نے براہ راست بات کر دی تھی۔

"وہ فی الحال بے ہوش ہیں۔ جب ان کے باقی تین ساتھی یہاں پہنچ جائیں گے پھر ان کے ساتھ ان کو بھی گولی مار دی جائے گی"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔ اس کا خدشے اور خطرات سے بری طرح بگڑ جانے والا چہرہ خود بخود کھل اٹھا تھا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے جی۔ تھرٹین کے اس فقرے نے اس کی روح کی گہرائیوں تک طمانیت بھر دی ہو۔

"اوہ اچھا میں نے ان تینوں کو گرفتار کر لیا ہے اور میں انہیں ساتھ لے کر خود آرہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ تم پہلے بری طرح پریشان ہو گئے تھے"..... تنویر نے پوچھا۔ کیونکہ فون پر لاؤڈر نہ تھا اس لئے دوسری طرف سے ہونے والی

www.urdukorner.com

گفتگو تنویر نہ سن سکا تھا اور عمران نے اسے شروع سے لے کر آخر تک ساری تفصیل بتا دی اور تنویر کا چہرہ بھی اپنے ساتھیوں کے زندہ ہونے کی خبر سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیپٹن کو وہ جی تھرٹین نہیں مار سکتا وہ بکواس کر رہا ہے۔ جھوٹ بول رہا ہے"..... بندھے بیٹھے سارجنٹ موزر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"کیا جی۔ ون کے حکم پر بھی نہیں مار سکتا"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی۔ جی ون کے حکم پر تو وہ اپنے آپ کو بھی مار سکتا ہے۔ لیکن مادام جی ون کیسے حکم دے سکتی ہے۔ کیپٹن کے بغیر گروپ کسی کام کا نہیں رہے گا کیپٹن تو اس کا روح رواں ہے"۔ سارجنٹ موزر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ سارجنٹ موزو نے بتایا ہے کہ وہاں صرف ایک آدمی رہ ہے۔ اگر ایسا ہے تو ابھی آپ نے کہا ہے کہ وہ کسی سے بات کر رہا تھ اگر جی تھری کو واقعی مارا گیا ہے تو پھر وہ کس سے باتیں کر رہا تھا" ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ تنویر کے چہرے پر بھ تشویش کے آثار نمودار ہو گئے۔

"اوہ اوہ ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میرے ذہن سے یہ بات نکل گئی تھ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا

"یقیناً وہ اس جی۔ تھری سے بات کر رہا ہو گا۔ اسی جی تھری سے تنویر نے کہنا شروع کیا۔

"نہیں۔ نہیں۔ اوہ اب مجھے یاد آ رہا ہے۔ دوسری آواز نسوانی تھی۔ ا بالکل نسوانی تھی تو کیا وہ مادام وہاں موجود تھی۔ مگر کیوں۔ پھر تو سے خود مجھ سے بات کرنا چاہیئے تھی"..... عمران نے کہا۔ اس کی یشانی پر شکنیں سی پھیل گئی تھیں۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چھل پڑا۔ اس کے چہرے پر عجیب و غریب تاثرات ابھر آئے تھے۔ تنویر ور ٹائیگر حیرت سے اس کی یہ بدلتی ہوئی کیفیت دیکھ ہی رہے تھے کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر فون پر جھپٹا اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جی تھرٹین کی آواز سنائی دی۔

"کون بول رہا ہے"۔ اس بار عمران نے بدلے ہوئے لہجے اور آواز میں کہا۔

"جی تھرٹین بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"نام کیا ہے تمہارا"..... عمران نے پوچھا۔

"جارج۔ آپ کون ہیں"۔ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں حیرت کا تاثر موجود تھا۔

"مگر یہاں تھرٹین کا ہندسہ تو منحوس سمجھا جاتا ہے۔ صفدر"۔ اس بار عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے اصل لہجے میں کہا اور عمران کے اس طرح اپنے اصل آواز میں بولنے اور صفدر کا نام لینے سے تنویر اور ٹائیگر کی آنکھیں حیرت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا۔ کیا۔ یہ۔ یہ۔ آپ۔ آپ عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ ہ

www.urdukorner.com

رہے ہیں"..... دوسری طرف سے صفدر کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو۔

"تم نے واقعی حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے صفدر۔ میں تمہاری بدلی ہوئی آواز بالکل نہیں پہچان سکا تھا۔ تم نے فون کے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر جب جولیا سے بات کی تو اس وقت بھی میرا شعور واضح نہ ہو سکا تھا۔ لیکن اب اچانک مجھے خیال آیا کہ تم نے جس سے بات کی تھی وہ آواز نسوانی تھی اور پھر اس پر مزید غور کرنے سے میرے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔ میں نے جولیا کی آواز بھی پہچان لی اور تمہاری بھی کیونکہ تم نے جولیا سے اپنی اصل آواز میں باتیں کی تھیں۔ بہرحال اب بتاؤ کہ کیا واقعی وہ جی تھری ہلاک ہو چکا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوری وضاحت کر دی۔

"اس کے ساتھی جارج نے اسے سوتے میں ہلاک کر دیا تھا"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اوکے ہم وہیں آرہے ہیں۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ مڑا۔ دوسرے لمحے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس میں میگزین فل کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"یہ۔۔۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ پلیز پلیز مجھے مت مارو"..... یکلخت موزر نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر جی۔ون کے بارے میں تفصیل بتا دو۔ اس کا اڈہ۔ سب کچھ بتا دو۔ سنو انکار مت کرنا مجھے معلوم ہے کہ تم اس کیپٹن کے دست

ست ہو اور تمہیں سب کچھ معلوم ہے"۔ عمران نے میگزین فل کر کے اسے بند کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ مادام گاربو ہیں۔ آرسٹار کلب کی مالکہ مادام گاربو ہیں۔ رسٹار کلب ہی ان کا اڈہ ہے"..... یکلخت سارجنٹ موزر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ جی۔ون کوئی ایسی عورت ہے جس کا تعلق بین الاقوامی تنظیم ہاٹ فیلڈ سے ہے"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے خود پاکیشیائی ایجنٹوں کے طیارے کی تباہی کی فلم کیپٹن سے لے کر آرسٹار کے سپیشل کاؤنٹر تک پہنچائی تھی۔ ہاٹ فیلڈ کا مجھے معلوم نہیں۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"۔ سارجنٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپیشل کاؤنٹر کیا مطلب"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہ آرسٹار کا ایک خصوصی حصہ ہے۔ اسے سپیشل کاؤنٹر کہا جاتا ہے۔ وہاں مادام کا خاص آدمی ہر وقت موجود رہتا ہے"..... سارجنٹ نے جواب دیا۔

"تم نے تعاون کیا ہے۔ اس لئے تمہارے ساتھ یہی رعایت کی جا سکتی ہے کہ تمہاری اس گرل فرینڈ کو زندہ رہنے دیا جائے تمہیں بہرحال معافی نہیں مل سکتی کیونکہ تم اس طیارے کی تباہی میں شامل تھے جس میں ہم سوار تھے اگر ہم قسمت سے نہ بچ نکلتے تو تم نے بہرحال

www.urdukorner.com

ہمارا خاتمہ کر ہی دیا تھا"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر مشین پسٹل کی نال اس کی پیشانی پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی موزر کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر رہ گئی۔

"آؤ اب نکل چلیں"..... عمران نے مشین پسٹل کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اس بے ہوش پڑی عورت کو بھی ختم کر دو ورنہ یہ پولیس کو ہمارے حلیے وغیرہ بتا دے گی"..... تنویر نے کہا۔

"یہ بے گناہ عورت ہے۔ ہم میک اپ تبدیل کر لیں گے آؤ" عمران نے کہا اور سٹنگ روم سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں پلازہ کے باہر بغیر کسی رکاوٹ کے پہنچ چکے تھے۔

مادام گاربو اپنے خاص کمرے میں موجود تھی اس کے ہاتھ میں رسیور تھا اور چہرے پر غصے اور جلال کا تاثر نمایاں تھا جبکہ اس نے دوسرا ہاتھ کریڈل پر رکھا ہوا تھا۔

"نانسنس۔ اس کی یہ جرأت کہ میرے حکم کی خلاف ورزی کرے اس نے یہ جرأت کی کیسے۔ آج اگر یہ اس طرح گستاخی کر سکتا ہے تو کل یہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی حرکت کر سکتا ہے"..... مادام گاربو نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کریڈل سے ہاتھ اٹھا کر اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسیور کریڈل پر پٹخا اور کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگی۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچ رہی تھی۔ کافی دیر تک اس طرح کمرے میں ٹہلنے کے بعد وہ ایک بار پھر فون کی طرف جھپٹی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک نظر فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن پر ڈالی جو پریس ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا اور پھر تیزی سے اس نے نمبر

www.urdukorner.com

ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ نیچے والے بٹن کے پریس ہونے سے فون ڈائریکٹ ہو کر سیکرٹری سے رابطہ ختم ہو جاتا تھا اور اس وقت وہ جن حالات سے گزر رہی تھی ان میں وہ سیکرٹری کو درمیان میں نہ ڈال سکتی تھی۔ ورنہ وہ ڈائریکٹ فون شاذ و نادر ہی کیا کرتی تھی۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن فون کوئی اٹنڈ نہ کر رہا تھا۔

"کہاں مر گیا ہے۔ یہ جی تھرٹین"..... مادام نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ختم کرنے گیا ہو گا"..... ایک لمحے بعد مادام نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا اور اس کے غصے سے شعلے کی طرح بھڑکتے ہوئے چہرے پر خود بخود قدرے نرمی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس"..... اس کے ساتھ ہی ایک آواز سنائی دی۔

"کون بول رہا ہے"۔ گاربو نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"جی تھرٹین مادام"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ حکم کی تعمیل ہوئی ہے یا نہیں"۔ گاربو۔ ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یس۔ مادام۔ جی تھری اور ان تینوں کو میں نے ہلاک کر دیا۔ دوسری طرف سے جی تھرٹین نے جواب دیا اور مادام نے بے اختہ

ایک طویل سانس لیا۔

"گڈ۔ اب تم نے وہیں رہنا ہے۔ جی تھری کے آدمی باقی تین ایجنٹوں کو لے کر وہیں پہنچیں گے۔ جیسے ہی وہ لوگ پہنچیں تم نے انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا ہے اور پھر مجھے فوری رپورٹ کرنا ہے۔ سنو جب تک ان ایجنٹوں کے باقی تین ساتھی گرفتار ہو کر تمہارے اڈے پر نہ پہنچ جائیں اور تم انہیں ہلاک نہ کر دو ایجنٹوں کی ہلاکت کی اطلاع نہیں دینی سمجھ گئے ہو"۔ گاربو نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام"..... جی تھرٹین کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جب باقی تین ایجنٹ ہلاک ہو جائیں تو تم نے آرسٹار کلب کا نمبر ملا کر انہیں کہنا کہ تم جی تھرٹین بول رہے ہو۔ مجھ سے بات ہو جائے گی"..... گاربو نے اسے رپورٹ دینے کا طریقہ بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم نے حکم عدولی کر کے اپنی موت کو خود آواز دی تھی کیپٹن جینگل۔ میں اگر تمہیں فوری ہلاک نہ کراتی تو تمہارے اندر پیدا ہونے والا یہ گستاخی کا زہر مزید پھیل سکتا تھا"..... گاربو نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سیسل پیلس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

www.urdukorner.com

ڈائل "۔ لارڈ سے بات کراؤ۔ گاربو بول رہی ہوں آرسٹار سے "۔ گاربو نے ڈکٹیٹرانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام "..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو لارڈ بول رہا ہوں "..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی بلغم زدہ آواز سنائی دی۔ آواز اور لہجے سے یوں لگتا تھا جیسے وہ خاصا بوڑھا آدمی ہو۔

"گاربو بول رہی ہوں لارڈ "۔ گاربو نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ گاربو تم۔ خیریت آج میری یاد کیسے آ گئی "۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"تم سے جی تو ہو لارڈ "..... گاربو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے زبردستی مجھے یہ عہدہ دے رکھا ہے۔ ویسے مجھے اس پر فخر ہے کہ چلو اس بہانے کبھی کبھی تمہاری مدھر اور پیاری سی آواز تو سننے کو مل جاتی ہے "۔ لارڈ نے ہنستے ہوئے کہا اور گاربو ہنس پڑی۔

"تم بوڑھے ضرور ہو لارڈ لیکن [illegible] ذہانت اور تجربے کا کوئی جواب نہیں ہے اور تمہیں یہ عہدہ بھی اسی لئے گیا ہے تاکہ تمہاری ذہانت اور تجربہ میرے ساتھ شامل رہے "..... گاربو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسی ذہانت اور کیسا تجربہ۔ اب تو سب کچھ ماضی میں دفن ہو چکا ہے۔ ورنہ کسی زمانے میں واقعی مجھے اس پر فخر تھا۔ بہرحال تمہاری مہربانی ہے کہ تم پھر بھی مجھے یاد رکھتی ہو۔ اب کیا مسئلہ پیش آ گیا ہے

لارڈ نے جواب دیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران سے واقف ہو "۔ گاربو نے پوچھا۔

"ہاں بہت اچھی طرح واقف ہوں۔ کیوں کیا اس نے تمہیں شادی کا پیغام تو نہیں دے دیا "۔ لارڈ نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس نے مجھے شادی کا کیا پیغام دینا ہے۔ میں نے اسے موت کا پیغام دے دیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میرا تعلق ہاٹ فیلڈ سے ہے۔ علم ہے ناں "..... گاربو نے کہا۔

"ہاں علم ہے۔ تو کیا وہ علی عمران ہاٹ فیلڈ کے پیچھے پڑ گیا ہے "۔ اس بار لارڈ کے لہجے میں تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

"یوں ہی سمجھ لو۔ مختصر طور پر بتا دیتی ہوں۔ گرانڈ ماسٹر لارین نے پاکیشیا کے خلاف ایک مشن بھاری معاوضے پر بک کیا ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر سے اس نے اس کی اجازت لی تو اسے اس شرط پر اجازت ملی کہ اس مشن کے دوران ہاٹ فیلڈ کا نام اوپن نہ ہو۔ لارین کا یہ مشن ناکام ہو گیا۔ اور ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع مل گئی کہ وہاں ہاٹ فیلڈ کا نام لیا گیا ہے چنانچہ لارین کو موت کی سزا دی گئی اور اس کی جگہ روجر گرانڈ ماسٹر بن گیا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس ایجنٹ علی عمران کے بارے میں اطلاعات ملیں کہ وہ گرانڈ ماسٹر کے خلاف کام کرنے ناڈا آ رہے ہیں روجر اور اس کا دوست جیکسن اس علی عمران سے بری طرح خوفزدہ تھے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچی۔ روجر نے جیکسن کی مدد سے انہیں ایئرپورٹ پر ہلاک کرا دیا۔ پھر پتہ چلا

www.urdukorner.com

کہ وہ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے کوئی ڈرامہ کھیلا تھا مختصر یہ کہ روجر خوف زدہ ہو کر روسک میں ریلکس ہاؤس میں جا چھپا پھر اچانک روجر نے بطور گرانڈ ماسٹر۔ گرانڈ ماسٹر تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اپنے ساتھی جیکسن اور تنظیم کے دوسرے تمام افراد کے ساتھ ساتھ اسلحے کے سٹور سب کچھ خود اپنے ہاتھوں سے تباہ کرا دیئے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر کو اطلاع مل گئی اس نے مجھے مشن سونپ دیا کہ میں روجر کو ہلاک کر دوں اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی۔ میں نے یہ کام جی تھری کیپٹن ورینگل کے ذمے لگایا۔ اس نے وہ طیارہ فضا میں تباہ کرا دیا جس پر یہ پاکیشیائی ایجنٹ واپس جا رہے تھے میں مطمئن ہو گئی میں نے ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کر دی کہ یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں پھر جی تھری نے اطلاع دی کہ یہ لوگ بچ گئے ہیں۔ میں نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے کہا اس نے ان میں سے ایک عورت اور دو آدمیوں کو اغوا کرا لیا۔ میں نے ان تینوں کی فوری طور پر ہلاکت کا حکم دیا۔ لیکن اس نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی اور مجھے کہا کہ وہ ان سب کو اکٹھا ختم کرانا چاہتا ہے۔ اس کے آدمی جلد ہی باقی تین کو بھی اغوا کر کے لئے آئیں گے۔ مجھے اس حکم عدولی پر بے حد غصہ آیا میں نے اس کے اڈے کے محافظ جی تھرٹین کو حکم دیا کہ جی تھری کو بھی ہلاک کر دے اور ان تینوں کو بھی۔ ابھی میری اس سے بات ہوئی ہے اس نے جی تھری کو بھی ختم کر دیا ہے اور ان تینوں ایجنٹوں کو بھی۔ باقی تین ایجنٹ بھی جلد ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون

کیا ہے کہ تم مجھے مشورہ دو کہ کیا میں ہیڈ کوارٹر کو یہ سارے حالات کی رپورٹ دوں یا خاموش ہو جاؤں۔ میرا ذاتی خیال تو یہی ہے کہ میں خاموش ہو جاؤں۔ مقصد تو ان ایجنٹوں کا خاتمہ تھا وہ ہو گیا لیکن پھر مجھے خیال آتا ہے کہ اگر ہیڈ کوارٹر کو کسی طرح ان حالات کا علم ہو گیا تو پھر وہ مجھے ہلاک کر دیں گے۔ اس لئے تم مشورہ دو کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے"..... گاربو نے کہا۔

"لیکن جب یہ عمران اور اس کے ساتھی واپس جا رہے تھے تو پھر ان پر حملہ کرنے کی کیا تک تھی۔ کیا تم نے ہیڈ کوارٹر کو بتایا تھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں"..... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس وقت تو وہ واپس نہ جا رہے تھے۔ یہیں ٹاگ میں ہی تھے۔ وہ تو جب ان کے خلاف جی تھری نے کام شروع کیا تو پتہ چلا کہ وہ ایک چارٹرڈ طیارے سے واپس جا رہے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر کا حکم تھا کہ انہیں اس طرح ہلاک کیا جائے کہ کسی کو یہ پتہ نہ چلے کہ انہیں کس نے ہلاک کیا ہے۔ اس لئے ان کے طیارے کو ایک مخصوص وائرلیس کنٹرول مادے سے اڑوانے کی پلاننگ کی گئی تھی"..... گاربو نے جواب دیا۔

"روجر کا کیا ہوا"..... لارڈ نے پوچھا۔

"اسے میں نے ہیڈ کوارٹر کے حکم پر گولی مار دی ہے۔ حالانکہ اس نے یہ ساری تباہی کنٹرولڈ ذہن کے ساتھ کی تھی"۔ گاربو نے جواب دیا

www.urdukorner.com

"کنٹرولڈ ذہن کیا مطلب"۔لارڈ نے چونک کر پوچھا۔

"اس کے ذہن کو اس عمران نے ہپناٹزم کے ذریعے کنٹرول کیا ہوا تھا"۔گاربو نے جواب دیا۔

"کیا عمران یہاں صرف گرانڈ ماسٹر کی تباہی کے لئے آیا تھا"۔لارڈ نے پوچھا۔

"ہاں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو بھی ٹریس کر رہا تھا۔لیکن یہ روجر کو بھی معلوم نہیں تھا کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ۔ روجر نے مجھے خود بتایا ہے کہ اس نے عمران کو الٹی سیدھی کہانیاں سنا کر بہکانے کی کوشش کی لیکن وہ بے حد تیز آدمی ثابت ہوا"..... گاربو نے کہا۔

"تم ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتی ہو"۔چند لمحوں کی خاموشی کے بعد لارڈ نے پوچھا۔

"مجھے اتنا معلوم ہے کہ کہیں ہیڈ کوارٹر ہے اور بس ۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔گاربو نے چونک کر پوچھا۔

"لیکن تمہارا رابطہ بہرحال ہیڈ کوارٹر سے ہے"۔لارڈ نے پوچھا۔

"ہاں ہے"..... گاربو نے جواب دیا۔

"فون پر رابطہ ہے ۔ لیکن کیا تم نے کبھی وہ نمبر ٹریس کرنے کی کوشش کی جس پر تمہارا رابطہ ہوتا ہے"..... لارڈ نے پوچھا۔

"ہاں کوشش کی تھی لیکن یہ نمبر ایکس چینج میں بھی نہیں ہے ۔ اس لئے میں خاموش ہو گئی"..... گاربو نے جواب دیا۔

"تمہارے علاوہ اور کس کس کو یہ نمبر معلوم ہے"..... لارڈ نے پوچھا۔

"صرف مجھے اور کسی کو بھی نہیں معلوم ۔ کیونکہ میں نے آج تک کسی کو بتایا ہی نہیں حتیٰ کہ روجر میرے بے حد قریب رہا ہے لیکن اس سے بھی میں نے نہیں بتایا کیونکہ مجھے ہیڈ کوارٹر نے سختی سے حکم دیا تھا کہ میں یہ نمبر صرف اپنی ذات تک محدود رکھوں"..... گاربو نے جواب دیا۔

"وہ عمران ابھی تک زندہ ہے"..... لارڈ نے پوچھا۔

"پتہ نہیں ۔ ایک عورت اور دو مرد ہلاک ہو چکے ہیں ۔ تین مرد باقی رہتے ہیں ۔ وہ بھی اب تک ہلاک ہو چکے ہوں گے ۔ کیونکہ جی ۔ تھری کو ان کے حلیے اور لباس کی پوری تفصیل معلوم ہو گئی تھی اور اس نے اپنے پورے گروپ کو بھی اور پولیس گروپ کو بھی ان حلیوں اور لباس کی مدد سے ان کی تلاش پر لگایا ہوا ہے ۔ اب یہ مجھے علم نہیں ہے کہ جو لوگ ہلاک ہو گئے ہیں ان میں عمران شامل ہے یا جو اب ہونے والے ہیں ان میں شامل ہے ۔ لیکن تم نے تو مجھ پر وکیلوں کی طرح باقاعدہ جرح شروع کر دی ہے"..... گاربو نے اس بار برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا مشورہ یہ ہے گاربو کہ تم ان حالات میں خاموش رہو ۔ ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دینے کا مطلب اب یہی لیا جائے گا کہ تم نے پہلے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا ہے اور بغیر تحقیق کے ہیڈ کوارٹر کو کامیابی کی

www.urdukorner.com

رپورٹ دے دی ہے"..... لارڈ نے کہا۔

"بہت مناسب مشورہ ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا۔ لیکن اگر بعد میں انہیں معلوم ہو گیا تو"..... گاربو نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ہیڈ کوارٹر کو یقیناً ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر توجہ دینے کی فرصت ہی نہ ہو گی۔ ویسے وہ تمہارا پی۔ اے آرتھر موجود ہے" لارڈ نے پوچھا۔

"ہاں کیوں"..... گاربو نے چونک کر پوچھا۔

"ایک دفعہ ایک کلب میں اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ بڑا دلیر اور ذہین نوجوان ہے یہ میں نے اس لئے پوچھا ہے کہ اب روجر تو ختم ہو گیا۔ اب تم شادی کے لئے اس آرتھر کو منتخب کر لو۔ ہمیشہ تمہارا غلام رہے گا"۔ دوسری طرف سے لارڈ نے کہا تو گاربو کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"شادی کا تو میں نے روجر سے بھی نہ سوچا تھا صرف دوستی تھی۔ بہرحال آرتھر بھی اچھا دوست بن سکتا ہے۔ شکریہ گڈ بائی"..... گاربو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گڈ بائی"..... دوسری طرف سے لارڈ کی آواز سنائی دی اور گاربو نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ لارڈ کی ذہانت کی بے حد مداح تھی۔ لارڈ ایکریمیا کی ایک سپر ایجنسی کا چیف رہا تھا اور اب ریٹائر ہو کر وہ ٹاگ میں ایک عظیم الشان محل میں رہتا تھا اور اس نے ٹاگ کے نواح میں ایک وسیع جاگیر خرید لی تھی اور عیش و آرام کی زندگی گزارتا تھا۔ ویسے

ں نے ایک بار اسے بتایا تھا کہ لارڈ کا ہیڈ کوارٹر سے قریبی تعلق ہے
ن وہ اسے ظاہر نہیں کرتا اور اب یہ ساری بات لارڈ سے کرنے کا
لب بھی یہی تھا کہ اگر کل ہیڈ کوارٹر نے اس کی غلط رپورٹ پر باز
ں کی تو لارڈ کا حوالہ دے کر کہ اس نے خاموش رہنے کا مشورہ دیا تھا
صاف بچ جائے گی اور اسی لئے وہ پوری طرح مطمئن تھی اور اب
ے صرف جی۔ تھرٹین کی طرف سے کال کا انتظار تھا تاکہ باقی تین
زاد کی ہلاکت کی رپورٹ ملنے کے بعد وہ اس معاملے کو ہمیشہ کے لئے
تم سمجھ کر دوسرے اہم کاموں میں مصروف ہو سکے۔ اسے معلوم تھا
ہ جیسے ہی یہ تینوں ایجنٹ اڈے پر پہنچیں گے۔ جی تھرٹین حکم کی
میل کر کے ان کا خاتمہ کر دے گا۔ ویسے گاربو نے فیصلہ کر لیا تھا کہ
ی۔ تھرٹین کی اس فرمانبرداری کا اسے ضرور انعام دے گی۔ لیکن
یسرے لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور گاربو بے اختیار
چونک پڑی۔ اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بٹنوں میں سے
ب بٹن دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک لمبے قد اور درزشی
م کا نوجوان نظر آ رہا تھا۔

"آرتھر تم۔ کیوں آئے ہو"..... گاربو نے انتہائی حیرت بھرے
ہے میں پوچھا کیونکہ آج سے پہلے آرتھر کبھی اس طرح بغیر بلائے نہ آیا
ا۔

"آپ نے جناب لارڈ کو فون کیا تھا"..... آرتھر نے اندر آ کر
دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

www.urdukorner.com

"ہاں مگر میں نے تو ڈائریکٹ کال کی تھی۔ تمہیں کیسے علم ہوا ہے"
گاربو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جناب لارڈ نے مجھے ابھی کال کیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ آپ نے انہیں کال کیا تھا"..... آرتھر نے میز کے قریب آتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

"تمہیں لارڈ نے فون کیا تھا۔ مگر کیوں اور تم یہاں کیوں آئے ہو"
گاربو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ جناب لارڈ جی ٹو نہیں ہیں دراصل میں جی ٹو ہوں انہوں نے یہ عہدہ مجھے دیا ہوا ہے اور اب انہوں نے مجھے جی ون بنا دیا ہے"..... آرتھر نے جواب دیا۔

"تمہیں بنا دیا ہے جی ون۔ کیا تم پاگل ہو۔ جی ون تو میں ہوں اور لارڈ کو تو میں نے ویسے ہی اعزازی طور پر جی ٹو کا عہدہ دیا ہوا ہے۔ یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو"..... گاربو کے لہجے میں بے پناہ حیرت اور الجھن تھی۔

"مادام گاربو۔ آپ جناب لارڈ کو نہیں جانتیں وہ ہیڈ کوارٹر سے متعلق ہیں اور بروس کے کہنے پر انہوں نے ہی آپ کو جی ون بنایا تھا آپ جو ہیڈ کوارٹر کو فون کرتی ہیں وہ بھی لارڈ ہی اٹنڈ کرتے ہیں لیکن ان کے پاس ایسی مشینری ہے کہ آپ کو کبھی معلوم ہی نہیں ہو سکا۔ وہ ایکریمیا اور ناڈا دونوں ملکوں میں ہاٹ فیلڈ کی طرف سے انچارج ہیں اور میں ان کا نائب ہوں۔ مجھے انہوں نے آپ کے گروپ کی نگرانی

ئے رکھا ہوا ہے۔ میں آپ کی کارکردگی کے بارے میں انہیں رپورٹیں پہنچاتا رہتا ہوں۔ طیارے کے حادثے کے باوجود جب تھری نے آپ کو اطلاع دی کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک نہیں تو میں نے صرف اس لئے جناب لارڈ کو اطلاع نہ دی تھی کہ روجر ت کے بعد شاید آپ مجھ سے شادی کر لیں جس طرح آپ روجر کو رتی تھیں اسی طرح میں آپ کو پسند کرتا تھا لیکن آپ کی بدبختی کہ نے خود جناب لارڈ کو فون کر کے انہیں پوری تفصیل بتا دی۔ لارڈ نے آپ سے پوچھا بھی کہ روجر کے بعد کیا آپ مجھ سے شادی گی لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ جناب لارڈ کا سوتیلا بیٹا ہوں۔ اس پر جناب لارڈ نے فوری طور پر کے خلاف فیصلہ دیا اور جس طرح آپ کو مجبوراً اپنی پسند کے مرد کو موت کے گھاٹ اتارنا پڑا تھا اسی طرح مجبوراً مجھے اپنی پسند کی ت یعنی آپ کو گولی مارنے کا حکم دیا گیا ہے اور آپ کی طرح میں مجبور ہوں"..... آرتھر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ب سے ایک ریوالور نکال لیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو مگر کیوں۔ مجھے ں ہلاک کرنے کا حکم دیا گیا ہے"..... گاربو نے انتہائی خوفزدہ لہجے کہا۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ اس کی یں آرتھر پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے آرتھر کے چہرے پر انتہائی سفاکی تاثرات نظر آ رہے تھے۔

www.urdukorner.com

"تاکہ وہ عمران اگر زندہ بچ بھی جائے تو آپ کے ذریعے اسے اس
فون نمبر کا علم نہ ہو سکے جس سے ہیڈ کوارٹر رابطہ ہو سکتا ہے"....
آرتھر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی گاربو نے ٹریگر پر اس کی انگلی
کو حرکت کرتے دیکھا تو بے اختیار چیخ مارنے کے لئے اس کا منہ کھل
لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی دہکتا ہوا انگارہ اس کی
پیشانی میں داخل ہوا اور نجانے کہاں تک آگے بڑھتا چلا گیا اور اس کے
ساتھ ہی اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا اور پھر تمام احساسات
یکلخت اس طرح فنا ہو گئے جیسے بجلی کے بلب کا بٹن آف ہوتے ہی جھ
ہوا بلب یکلخت تاریک ہو جاتا ہے۔

عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر
یئے۔

"آرسٹار کلب"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"جی تھرٹین بول رہا ہوں مادام سے بات کرائیں"..... عمران
نے جی تھرٹین جارج کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ نہ
صرف صفدر اس سے اس لہجے میں بات کر چکا تھا بلکہ اس نے اڈے پر
پہنچ کر خود بھی جی تھرٹین سے تفصیلی معلومات حاصل کی تھیں۔

"کیا رپورٹ ہے۔ مجھے بتاؤ میں آرتھر بول رہا ہوں ان کاپی اے۔
مادام کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہو
چکی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ جی تھرٹین باقی ماندہ پاکیشیائی
ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع دے گا۔ وہ میں سن لوں اور پھر ان تک

www.urdukorner.com

پہنچادوں"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ان کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ سارجنٹ موزرجی سکس
ماندہ ایجنٹوں کو لے کر آیا تھا اور میرے حوالے کر کے چلا گیا۔ وہ
ہوش تھے۔ میں نے انہیں مادام کے حکم کے مطابق گولی مار دی۔
اب مزید کیا حکم ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا

"ان کی لاشیں وہیں اڈے پر ہی ہیں"..... آرتھر نے کہا۔

"جی ہاں یہیں موجود ہیں"..... عمران نے جواب دیا۔

"انہیں برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دو اور پھر اڈہ چھوڑ دو"۔
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جو حکم۔ ویسے مادام کس ہسپتال میں ہیں"۔ عم
نے پوچھا۔

"تمہیں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے"..... آرتھر کا لہجہ یکلخت
سخت ہو گیا۔

"میں ان سے مل کر انہیں ایک خاص اطلاع دینا چاہتا ہوں
عمران نے کہا۔

"کیا اطلاع مجھے دو میں پہنچادوں گا"..... دوسری طرف سے
لیکن لہجے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ اس نے چونک کر بات کی۔

"یہ اطلاع اس پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کے بارے میں
فون پر نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے یا تو آپ مجھے اس ہسپتال کا
دیں جہاں مادام ہیں یا پھر آپ تشریف لائیں تاکہ میں تفصیل سے

ساری بات سے آگاہ کر دوں یا پھر مجھے اپنے پاس حاضر ہونے کی
ازت دیں جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ بہر حال یہ انتہائی ضروری
طلاع ہے"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم آرسٹار کلب آجاؤ۔ استقبالیہ پر کہہ دینا کہ تمہارا
نرجی تھرٹین ہے۔ پھر تمہارا نام پوچھا جائے تو اپنا نام جارج بتا دینا۔
تمہیں مجھ تک پہنچا دیا جائے گا"..... دوسری طرف سے چند لمحوں کی
خاموشی کے بعد جواب دیا گیا۔

"جیسے آپ کا حکم جناب"..... عمران نے کہا۔

"جلدی آؤ میں تمہارا منتظر ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور
اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔ عمران نے بھی ایک طویل سانس
لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں
ے۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی گڑبڑ ہے۔ شاید اس مادام
ربو کو بھی کسی وجہ سے راستے سے ہٹا دیا گیا ہے"..... عمران نے
ونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں"..... جولیا نے پوچھا۔

"اس لئے کہ یقیناً یہ مادام گاربو ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے
میں کچھ جانتی ہو گی اور ہمارے طیارے کے حادثے سے بچ نکلنے کے بعد
یقیناً ہیڈ کوارٹر نے ہمارا راستہ روکنے کے لئے یہ بندوبست کیا ہو گا"۔
عمران نے کہا۔

www.urdukorner.com

"لیکن ہیڈ کوارٹر کو اس کی کیا ضرورت تھی۔ جب کہ ہم ان کے مطابق ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب انہیں ہم سے کیا خطرہ ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"خطرہ اس جی تھری کی موت سے پیدا ہوا ہو گا۔ کیپٹن ورینگ واقعی فعال آدمی تھا لیکن اس مادام نے شاید اس کو اسی لئے قتل کرو کہ بقول جارج کے اس نے مادام کی حکم عدولی کی اور تم لوگوں فوری طور پر ہلاک نہ کیا گیا۔ ہو سکتا ہے اسی سلسلے میں کوئی چکر چلا بہر حال اب اس آرتھر سے سب کچھ معلوم کرنا ہو گا۔ اس کے بعد با آگے بڑھ سکتی ہے"..... عمران نے کہا۔

"اس جارج جیسا قد و قامت تو ہم میں سے کسی کا بھی نہیں ہے۔ اس لئے اب جارج کے روپ میں کون وہاں جائے گا"..... تنویر نے کہا۔

"ہم سب چلیں گے۔ نئے لباسوں اور نئے میک اپ میں۔ اب ہمیں ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہو گا۔ میں اب اس چوہے بلی کے کھیل بہر حال مکمل اختتام تک پہنچانا چاہتا ہوں"..... عمران نے سنجید لہجے میں کہا۔

"ہم نے لباس بھی بدلے ہوئے ہیں اور میک اپ بھی۔ صفدر کیپٹن شکیل اور جولیا البتہ پہلے والے میک اپ میں ہیں۔ ہمیں دوبا لباس تبدیل کرنے اور میک اپ بدلنے کی کیا ضرورت ہے"۔ تنو نے کہا۔

"اس لباس اور میک اپ میں ہم موزر کی عورت کے سامنے آچکے اس لئے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ یہاں اڈے میں میک کا سامان بھی موجود ہے اور لباس بھی اور ضروری اسلحہ اور کاریں ۔ اس لئے ہمیں کام شروع کر دینا چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ک مشکوک ہو کر اس اڈے پر ہی چڑھ دوڑیں"..... عمران نے کہا ر سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور پھر تقریباً ایک گھنٹے د وہ اڈے میں موجود دو کاروں میں سوار ہو کر آرسٹار کلب کے قریب پہنچ گئے۔ عمران کے کہنے پر کاریں کلب سے کچھ پہلے چھوڑ دی گئیں اور وہ اروں سے اتر کر پیدل چلتے ہوئے کلب کی عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ لب میں خاصی رونق تھی۔ لیکن کلب میں آنے جانے والے سب افراد اپنے لباس اور انداز و اطوار سے اعلیٰ سوسائٹی کے افراد ہی لگتے تھے۔ کلب کا ہال خاصا وسیع تھا اور اسے انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا عمران نے کلب میں داخل ہوتے ہی ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کیا اور خود وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں دو خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں۔

"مسٹر آرتھر سے کہیں کہ ایکریمیا سے پاڈک آیا ہے"..... عمران نے کاؤنٹر پر پہنچ کر ایک لڑکی سے جی تھرٹین کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پاڈک کیا مطلب"۔ لڑکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ عمران کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

www.urdukorner.com

"ایکریمین زبان میں پاڈک کا مطلب ہے کچلنے والا اور تم ایک نازک سا پھول ہو۔اس لئے بہتر یہی ہے کہ میں نے جو کچھ تم سے کہا ہے تم وہی بات آرتھر سے کر دو"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔لڑکی کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھرے اس نے جلدی سے کاؤنٹر پر موجود سرخ رنگ کے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور بیک وقت دو نمبر پریس کر دیئے۔

"سر مارتھیا بول رہی ہوں کاؤنٹر سے۔ایک صاحب آئے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ آپ کو اطلاع کر دوں کہ ایکریمیا سے پاڈک آیا ہے"۔ لڑکی نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر"..... دوسری طرف سے بات سن کر لڑکی نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ خود بات کر لیجئے جناب"..... لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیلو۔پاڈک بول رہا ہوں"..... عمران نے جی تھرٹین کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پاڈک۔میں تو کسی پاڈک کو نہیں جانتا"۔دوسری طرف سے آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"پاڈک اور جارج ہم معنی الفاظ ہیں جناب اور میں اپنے ارد گرد خطرہ محسوس کر رہا ہوں۔اس لئے ہم معنی لفظ ہی درست ہے۔ویسے میں نے جان بوجھ کر پہلے تھرٹین ہندسہ نہیں بولا کیونکہ یہ ہندسہ

منحوس سمجھا جاتا ہے۔چاہے اس کے ساتھ جی ہو یا ڈی"..... عمران نے اس بار قدرے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"خطرہ کیا مطلب۔یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔اس بار آرتھر کی چونکنا سی آواز سنائی دی

"جناب وہ خاص خبر ہی ایسی ہے۔اب کیا کہوں۔آپ تو سمجھدار ہیں"۔عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ٹھیک ہے۔رسیور اس لڑکی مارتھیا کو دو"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر"..... لڑکی نے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں اکیلے ہیں"..... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر عمران کے پیچھے اور ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب"..... لڑکی نے آرتھر کی بات سن کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کلب کی عقبی سمت چلے جائیں۔وہاں ایک گلی ہے۔اس کے آخری حصے میں دروازہ ہے۔آپ وہاں بند دروازے پر تین بار دستک دیں گے تو دروازہ کھل جائے گا اور آپ کو جناب آرتھر تک پہنچا دیا جائے گا"..... لڑکی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے عمران سے سرگوشیانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔لیکن اس کے ساتھ ہی

www.urdukorner.com

اس نے ہاتھ اٹھا کر اس طرح بالوں میں پھیرا جیسے سر کے عقبی حصے کے بالوں کو درست کرنا چاہتا ہو اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کی عمارت سے باہر آگیا۔ اس نے یہ مخصوص اشارہ اپنے ساتھیوں کو کیا تھا جو ایک کونے کی میز پر بیٹھے ہوئے تھے اور اس کے خاص اشارے کا مطلب وہ اچھی طرح سمجھتے تھے کہ عمران کلب کی عقبی سمت جا رہا ہے اس لئے عمران مطمئن تھا عمارت کی عقبی طرف واقعی ایک تنگ سی گلی تھی۔ عمران اس گلی کے کنارے پر پہنچ کر رک گیا۔ چند لمحوں بعد اس کے ساتھی بھی چلتے ہوئے اس طرف پہنچ گئے۔

"اب یہاں سے آگے ڈائریکٹ ایکشن شروع ہو رہا ہے"۔ عمران نے انہیں آرتھر سے ہونے والی بات چیت سنا کر کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔ گلی کے آخر میں ایک فولادی دروازہ موجود تھا۔ عمران نے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب دروازے کی دونوں سائیڈوں میں دیوار سے لگ کر کھڑے ہو گئے تاکہ دروازہ کھولنے والے کو فوری طور پر نظر نہ آسکیں عمران نے ہاتھ اٹھا کر تین بار دستک دی۔ تیسری دستک کے بعد دروازہ کھل گیا ایک لمبا تڑنگا مشین گن سے مسلح آدمی دروازے پر کھڑا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا عمران کا بازو حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے وہ آدمی اس طرح اچھل کر گلی میں آ کھڑا ہوا جیسے اس کے پیروں کے نیچے اچانک سپرنگ کھل گئے ہوں۔ عمران نے واقعی اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے باہر کھینچ لیا تھا۔ دوسرے لمحے تنویر اس پر جھپٹا اور وہ آدمی پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے

تنویر کے سینے سے لگا نظر آیا اور پھر کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن ٹوٹی اور اس کا جسم تنویر کے بازوؤں میں ہی ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران اس دوران اندر داخل ہو چکا تھا یہ ایک طویل راہداری تھی اور کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے۔ تنویر نے اس آدمی کو اٹھایا ہوا تھا جبکہ اس کی مشین گن صفدر کے ہاتھ میں تھی۔

"اسے یہاں کونے میں لٹا دو اور دروازہ بند کر دو"..... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ راہداری آگے جا کر مڑ گئی تھی اور پھر راہداری کے آخر میں ایک اور بند دروازہ آگیا۔ لیکن یہ دروازہ کمرے کا لگ رہا تھا۔ عمران نے اس پر بھی تین بار دستک دی۔

"یس کم ان"۔ اندر سے آرتھر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلنے لگ گیا۔ عمران تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"تم جی تھرٹین ہو"..... کمرے کے ایک کونے میں موجود میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کے نوجوان نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ تھرٹین کا ہندسہ منحوس سمجھا جاتا ہے"۔ عمران نے بڑے اطمینان سے میز کی طرف بڑھتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا لیکن اس کا لہجہ جی تھرٹین والا ہی تھا۔

"تم اس قدر پراسرار کیوں بن رہے ہو"..... یکلخت آرتھر نے کرسی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے

www.urdukorner.com

ساتھ ہی اس کا ایک ہاتھ سامنے آیا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا مگر دوسرے لمحے کمرے کے کھلے دروازے سے عمران کے ساتھی اندر داخل ہوئے اور آرتھر کی نظریں ایک لمحے کے لئے دروازے کی طرف گھومی ہی تھیں کہ دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا کمرے کے درمیان قالین پر جا گرا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر کمرے کے کونے میں جا گرا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کی لات گھومی اور کمرے میں ایک بار پھر آرتھر کی چیخ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا کنپٹی پر پڑنے والی عمران کی لات کی ایک ہی بجلی تلی ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

"بیلٹ سے اس کے ہاتھ باندھ دو جلدی کرو"..... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے میز کے دوسرے کنارے کی طرف بڑھا۔ میز عام سی تھی۔ اس نے اس کی درازیں کھولیں۔ درازوں میں مختلف سائزوں اور رنگوں کی فائلیں بھری ہوئی تھیں۔ عمران نے تیزی سے ان فائلوں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن یہ سب فائلیں کلب کی آمدنی خرچ اور اس کے حساب کتاب پر مبنی تھیں اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کمرہ خاص طور پر اس اکاؤنٹنٹ کے لئے بنایا گیا ہے جو کلب کے حساب کتاب کو ٹیکس افسران سے بچانے کے لئے یہاں خفیہ طور پر کام کرتا رہتا ہو گا۔ کمرے کی ایک سائیڈ پر دروازہ نظر آ رہا تھا۔ عمران اس دروازے کی طرف بڑھا اس نے دروازے پر دباؤ

ا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران نے دوسری طرف جھانکا تو اس طرف ب کمرہ تھا جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن یہ کمرہ خالی تھا۔ ران نے دروازہ بند کیا اور اسے لاک کر کے وہ واپس مڑا تو اس ران آرتھر کے ہاتھ بیلٹ کی مدد سے اس کی پشت پر باندھ کر اسے ش سے اٹھا کر صوفے پر لٹا دیا گیا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی اگ اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس کے سم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا اور کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس سے ایک باریک پھل مگر انتہائی تیز دھار خنجر باہر نکال لیا۔ یہ خنجر س جی تھرٹین والے اڈے میں بنے ہوئے اسلحہ خانے سے ہی اٹھا تھا۔ اسی لمحے آرتھر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر ایک لے سے اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پشت پر بندھے ہوئے ں کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا اور دوبارہ پہلو کے بل صوفے پر گر گیا۔ ان نے اس کا بازو پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے سیدھا کر کے بٹھا دیا ر کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ انتہائی حیرت کے تاثرات یاں تھے۔

"مادام گاربو کہاں ہے"..... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا ن اب اس کا لہجہ جی تھرٹین والا نہ تھا۔

"تم۔ تم۔ کون ہو۔ تم جی تھرٹین تو نہیں ہو۔ کون ہو تم"۔ تم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"میں پوچھ رہا ہوں مادام کہاں ہے"۔ عمران نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"ہسپتال میں"..... آرتھر نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے یکلخت کربناک چیخ نکل گئی۔ عمران کا خنجر والا ہاتھ گھوما تھا اور آرتھر کا دایاں نتھنا آدھے سے بھی زیادہ کٹ گیا تھا۔

"بتاؤ کہاں ہے مادام"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر ہاتھ گھوما اور کمرہ آرتھر کی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی گردن بھی ایک طرف کو ڈھلک گئی۔ عمران نے خنجر بائیں ہاتھ میں لیا اور آرتھر کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ایک بار پھر چیختے ہوئے ہوش میں آگیا اس کے دونوں نتھنے کٹ چکے تھے اور ان سے خون بہہ کر اس کے گالوں سے ہوتا ہوا اس کی گردن تک پہنچ گیا تھا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"بولو کہاں ہے مادام"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اچھل کر ایک طرف ہٹا اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر اچھل کر واپس پہلی والی جگہ پر آگیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ایک بار پھر آرتھر کی چیخوں سے گونجنے لگا۔ آرتھر دراصل اپنے دونوں پیر اٹھا کر عمران کی پنڈلیوں پر ضرب لگانے کی کوشش کی تھی لیکن عمران اس کے پیروں کے حرکت میں آتے ہی اچھل کر ایک طرف ہوا تھا،

پھر جیسے ہی آرتھر کے پیر عمران کے ہٹ جانے کی وجہ سے اوپر اٹھنے کے بعد واپس نیچے آئے۔ عمران اچھل کر دوبارہ اپنی پہلے والی جگہ پر آیا اور اس بار آرتھر کے دونوں پیر عمران کے بوٹوں کے نیچے دب چکے تھے۔ عمران کے پیروں کے پنجے آرتھر کے پنجوں کے اوپر چڑھے ہوئے تھے۔ اس طرح آرتھر اب اپنے پیروں کو حرکت بھی نہ دے سکتا تھا۔

عمران نے خون آلود خنجر ساتھ کھڑے تنویر کی طرف اچھالا اور خود اس نے بائیں ہاتھ سے آرتھر کے سر کو جکڑا اور دائیں ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس نے آہستہ سے آرتھر کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا۔ آرتھر کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کا پورا جسم رعشے کے مریض کی طرح لرزنے لگ گیا۔ اس کا چہرہ اور جسم پسینے سے اس بری طرح بھیگ گیا تھا جیسے وہ کسی آبشار کے نیچے بیٹھا ہوا ہو۔

"بولو کہاں ہے مادام بولو ورنہ"..... عمران نے دوسری ضرب لگاتے ہوئے غرا کر کہا۔

"وہ۔ وہ مر چکی ہے۔ میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے"..... آرتھر نے بری طرح کراہتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز اور لہجہ بتا رہا تھا کہ تکلیف کی شدت کی وجہ سے اس کا لاشعور اب بولنے لگ گیا ہے۔

"کیوں۔ کیوں قتل کیا ہے تم نے کیوں۔ بولو۔ بولو ورنہ"۔ عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"لارڈ۔ لارڈ کے کہنے پر۔ لارڈ نے حکم دیا تھا۔ وہ وہ فون نمبر جانتی تھی۔ ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر اور اس نے جی تھری کو ہلاک

www.urdukorner.com

کرا دیا تھا۔ اور لارڈ کے کہنے کے مطابق علی عمران ابھی تک آزاد تھا اور لارڈ کے مطابق جی تھری کے بعد اور کوئی ایسا آدمی گروپ میں نہیں رہا تھا جو اس عمران کا مقابلہ کر سکتا تھا اس لئے لارڈ کو خطرہ تھا کہ وہ عمران لازماً گاربو تک پہنچ جائے گا اور پھر وہ فون نمبر معلوم کر لے گا۔ اس لئے لارڈ کے حکم پر میں نے گاربو کو ہلاک کر دیا اور اب میں جی ون ہوں۔ میں نے تمہیں یہاں علیحدہ حصے میں اسی لئے بلایا تھا تاکہ میں تمہیں بھی ہلاک کر سکوں "..... آرتھر جب بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا ہی چلا گیا کیونکہ وہ عمران کے اس نتھنے کاٹنے والے حربے کی وجہ سے لاشعوری طور پر بول رہا تھا

"کیا فون نمبر ہے وہ "..... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں بتایا گیا۔ صرف مادام کو معلوم تھا" آرتھر نے جواب دیا مگر دوسرے لمحے عمران نے زیادہ زور سے ضرب لگائی اور کمرہ ایک بار پھر آرتھر کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اب اس کے چہرے اور جسم کا ایک ایک عضو اپنی جگہ بے پناہ تکلیف کی وجہ سے بھڑک رہا تھا۔

"بتاؤ فون نمبر "..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں بتایا گیا۔ لارڈ کو معلوم ہو گا۔ آرتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خستہ ہو رہی تھی۔ عمران نے ایک بار پھر اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش شروع کر دی اور ایک بار پھر آرتھر ہوش میں

رڈ کا پورا نام بتاؤ۔ کہاں رہتا ہے وہ۔ کون ہے وہ "۔ عمران نے پیستے ہوئے پوچھا۔

س کا نام لارڈ ہے۔ وہ ونڈر سٹیٹ میں رہتا ہے۔ وہاں اس کا ن محل ہے جس کا نام سیسل پیلس ہے۔ وہ ایکریمیا کی کسی ا ایجنسی کا چیف رہا ہے۔ مم۔ مم۔ میں اس کا سوتیلا بیٹا ہوں " آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا کیونکہ اب وہ لارڈ کو شناخت کر چکا تھا۔ وہ ایکریمیا کی ایک ی دہشت پسند تنظیم ریڈ گارڈز کا چیف تھا یہ تنظیم ایکریمیا کے میں دوسرے ممالک میں دہشت گردی کی کارروائیاں کرتی رہتی

ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ لارڈ کا اس سے کیا تعلق ہے "۔ نے پوچھا۔

مجھے نہیں معلوم کسی کو بھی نہیں معلوم۔ لارڈ کو بھی نہیں ا۔ ویسے وہ ایکریمیا اور ناڈا میں ہاٹ فیلڈ کا سپر ایجنٹ ہے "۔ آرتھر واب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک بار پھر ڈھلک عمران پیچھے ہٹ گیا۔ اس کا اپنا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

اس ہاٹ فیلڈ کا ہر کلیو ختم کیا جا رہا ہے۔ اب ہمیں فوری طور پر ک پہنچنا ہو گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھی ختم ہو جائے "۔ عمران لہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

www.urdukorner.com

"اس آرتھر کا کیا کرنا ہے"..... تنویر نے پوچھا۔

"اس کی حالت بے حد خستہ ہے۔ یہ کچھ دیر بعد خود ہی ختم ہو گا۔ آؤ جلدی کرو وقت مت ضائع کرو"..... عمران نے کہا اور سے بیرونی راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باقی ساتھی بھی اس تھے۔

ی قیمتی فرنیچر سے مزین ایک کمرے میں ایک دفتری میز کے طویل القامت چھریرے بدن کا بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس ے کے چھلکے کی طرح گنجا تھا۔ وہ کلین شیو تھا لیکن بھنویں حتی تک سفید تھیں آنکھوں پر ایک موٹے شیشوں اور بھاری ینک موجود تھی اس کے چہرے پر ایسا ٹھہراؤ تھا جیسے خاندانی کے چہروں پر اکثر پایا جاتا ہے۔ جسم پر براؤن رنگ اور بڑے وں والا سوٹ تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک مستطیل شکل شین رکھی ہوئی تھی جس پر ایک چھوٹی سی سکرین روشن تھی ی نظریں اس سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر آڑی ترچھی سلسل دوڑ رہی تھیں اور پھر ایک جھماکے سے اس پر سوکا بھرا اور دوسرے لمحے گنتی کم ہونی شروع ہو گئی۔ بوڑھا بیٹھا کم ہوتی ہوئی گنتی کو دیکھتا رہا اور پھر جیسے ہی گنتی ایک

www.urdukorner.com

سو سے کم ہوتے ہوتے زیرو پر پہنچی ۔ بوڑھے نے ایک بٹن دبا
دوسرے لمحے گنتی بڑھنی شروع ہو گئی ۔ جب گنتی اٹھارہ پر پ
بوڑھے نے ایک اور بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی انو
ہندسہ سکرین پر مسلسل جلنے بجھنے لگ گیا اور اس مشین کے نیچا
سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دینے لگیں ۔

" ہیلو ہیلو ۔ لارڈ کالنگ "..... بوڑھے نے تیز تیز لہجے میں
شروع کر دیا ۔

" یس ۔ ایچ ایف اٹنڈنگ یو "..... چند لمحوں بعد مشین سے
آواز سنائی دی ۔ لہجہ قطعی غیر انسانی تھا ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے
ڈولفن مچھلی انسانی آواز میں بول رہی ہو ۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا کے مشہور ایجنٹ علی
کے خلاف جنرل کلنگ آرڈر کی سفارش کرنی ہے "..... بوڑھے
لہجے میں کہا ۔

" وضاحت کرو "..... دوسری طرف سے اسی آواز میں کہا گیا ۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی انتہائی خطرناک تنظیم ہے
ہے اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا علی عمران نام
دنیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے ۔ میرے سیکشن
گرانڈ ماسٹر کے چیف نے ایک مشن پاکشیا میں مکمل کرانا چا
نے اسے وارننگ دے دی تھی کہ وہ وہاں اس بات کا خیال
مرکزی تنظیم کا نام سامنے نہ آئے مگر اس کا مشن بری طرح ناکا

مجھے اطلاعات مل گئیں کہ پاکیشیا سے کسی نے مرکزی تنظیم کے
متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوششیں کی ہیں اس کا واضح مطلب
تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک ہاٹ فیلڈ کا نام پہنچ چکا ہے ۔ چنانچہ
میں نے لارین کو موت کی سزا دے دی اور اس کی جگہ ایک دوسرے
ایجنٹ روجر کو چیف بنا دیا ۔ روجر کو اطلاع مل گئی کہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس اور علی عمران پاکیشیا سے لارین کے مشن کا انتقام لینے ناڈا آ
رہے ہیں ۔ چنانچہ اس نے ان کے خاتمے کے مشن پر کام کرنا شروع کر
دیا لیکن پھر اطلاعات ملیں کہ روجر اس عمران کے ہتھے چڑھ گیا ہے اور
عمران نے اس کا ذہن کنٹرول کر کے پوری گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خاتمہ کر
دیا ہے اور وہ اس سے ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات
حاصل کرنا چاہتا ہے ۔ اس پر میں نے ایک دوسرے خفیہ گروپ جی کو
آگے بڑھایا ۔ روجر کو اغوا کر کے ہلاک کر دیا گیا اور عمران اور پاکیشیا
سیکرٹ سروس پر تابڑ توڑ حملے کئے جانے لگے ۔ جی گروپ کا فعال آدمی
جان پولیس کیپٹن تھا ۔ مجھے یقین تھا کہ وہ اس عمران اور اس کے
ساتھیوں کا مقابلہ بخوبی کر لے گا لیکن پھر جی ون نے معمولی بات پر اس
جی ون کو ہلاک کرا دیا ۔ مجھے اس کی اطلاع ملی تو میں سمجھ گیا کہ اب یہ
جی ون اور اس کے ساتھی اس جی ون کے بس کا روگ نہیں رہے ۔ اور
جی ون کو چونکہ وہ فون نمبر معلوم تھا جس سے آر سکس پر مجھ سے رابطہ
ہو سکتا تھا اور مجھے خطرہ تھا کہ اگر عمران جی ون تک پہنچ گیا تو لازماً
وہ فون کے سہارے مجھ تک پہنچ جائے گا ۔ اس لئے میں نے جی ون

www.urdukorner.com

کا خاتمہ کرا دیا۔اس طرح اب سیکشن ہیڈ کوارٹر ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا ہے۔اب عمران اور اس کے ساتھی خود ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے لیکن میں اس عمران کی سرشت سے اچھی طرح واقف ہوں۔وہ ہر صورت میں ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کی کوشش کرتا رہے گا اور جیسے ہی اسے کوئی کلیو ملا وہ لازماً اس کے خلاف کام کرے گا اس لئے میں نے سفارش کی ہے کہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے سیکشنز کو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا جنرل آرڈر کر دیا جائے تاکہ کہیں نہ کہیں اس کا بہر حال خاتمہ ہو جائے "..... بوڑھے نے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اس کے متعلق معلومات کہاں سے مل سکتی ہیں "..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اسرائیل۔ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز کی خفیہ ایجنسیوں کی اس کی فائلیں موجود ہیں۔ویسے بھی وہ پاکیشیا میں ایک عام آدمی کی طور پر رہتا ہے۔اس لئے تمام سیکشنز جنرل آرڈر کے بعد بہر حال اس کے بارے میں تفصیلات خود بخود حاصل کر لیں گے۔اس کا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ اب ہر حالت میں انتہائی ضروری ہے "۔بوڑھے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے میں مکمل اور تفصیلی چھان بین کے بعد تمہاری سفارش جنرل آرڈر کے ایجنڈے میں شامل کر دی جائے گی اور اگر منظور ہو گئی تو

ک آرڈر کر دیا جائے گا "..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور ں کے ساتھ ہی سکرین یکلخت تاریک ہو گئی اور مشین بھی ساکت ہو ئی۔بوڑھے نے ایک طویل سانس لیا۔

"اب میں دیکھوں گا یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مزید کتنے ے زندہ رہ سکتی ہے "..... بوڑھے نے اطمینان بھرے انداز میں اتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر اس نے میز پر رکھی ہوئی وہ ین اٹھائی اور اسے لے کر وہ کمرے کی سائیڈ دیوار میں موجود ازے کی طرف بڑھ گیا۔اس نے دروازہ پیر مار کر کھولا اور دوسرے ے میں داخل ہو گیا۔یہ کمرہ بیڈ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ ڑھے نے مشین کو دونوں ہاتھوں میں اٹھایا ہوا تھا۔بیڈ روم میں پہنچ اس نے مشین کو ایک میز پر رکھا اور پھر دروازے کے ساتھ لگے ئے عام سے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔اس نے اس پر لگے ہوئے ے بعد دیگرے تین بٹن پریس کئے اور پھر دوبارہ آ کر اس نے وہ مشین نوں ہاتھوں سے اٹھا لی۔چند لمحوں بعد گڑ گڑاہٹ کی ہلکی سی آواز ائی دی اور اس کے ساتھ ہی بیڈ کے عقب میں موجود دیوار درمیان ے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہوتی چلی گئی۔بوڑھا مشین ئے اس خلا کی طرف بڑھ گیا۔دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی یں۔سیڑھیاں اتر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔کمرہ سٹور م نظر آتا تھا۔اس میں جگہ جگہ کاٹھ کباڑ پڑا ہوا تھا۔بوڑھا دیوار میں گھوا ایک الماری کی طرف بڑھا۔اس نے مشین کو نیچے فرش پر رکھا

www.urdukorner.com

اور پھر الماری کھول کر اسنے جھک کر مشین اٹھائی اور اسے الماری
اندر رکھ کر الماری کے پٹ بند کر کے اس پر لگے ہوئے نمبروں وا
تالے کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے ۔چند لمحوں بعد جیسے ہی اس
ہاتھ رکے ،الماری کے اندر سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی وز
چیز کسی اتھاہ گہرائی میں گر رہی ہو ۔کچھ دیر بعد آواز بند ہو گئی تو بوڑ
نے دوبارہ نمبر گھمانے شروع کر دیئے اور پھر تالا کھول کر اسنے الما
کے پٹ کھولے تو الماری کے اندر اس مشین کے پرزے اس طر
بکھرے ہوئے پڑے تھے جیسے کسی نے ہتھوڑے مار مار کر مشین
پرزے پرزے کر دیا ہو ۔بوڑھا واپس مڑا اور ایک طرف پڑا ہوا ای
ڈبہ اٹھا کر وہ الماری کے قریب آیا ۔اس نے تمام پرزے اس ڈبے
ڈالے اور پھر الماری بند کر کے وہ اس ڈبے کو اٹھائے کمرے کے با
کونے میں پڑے بڑے سے ڈبے کی طرف بڑھ گیا ۔جس میں اس
کئی ڈبے الٹے سیدھے پڑے نظر آ رہے تھے اس نے یہ ڈبہ بھی اس
ڈبے میں پھینکا اور پھر دونوں ہاتھ اس طرح ایک دوسرے پر مار
جیسے کہہ رہا ہو خس کم جہاں پاک اور مسکراتا ہوا واپس سیڑھیوں
طرف بڑھ گیا ۔بیڈ روم میں پہنچ کر وہ ایک بار پھر سوئچ بورڈ کی طر
بڑھا اور اسنے وہی بٹن دوبارہ پریس کر دیئے جو اس نے پہلے پریس
تھے ۔ان بٹنوں کے پریس ہوتے ہی دیوار میں بننے والا خلا برابر ہو
اور بوڑھا اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا دوبارہ اسی دفتر میں پہ
جہاں اس نے اس مشین سے کال کیا تھا اس نے میز پر رکھے ہوئے

فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

"آرسٹار کلب" ۔دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"لارڈ بول رہا ہوں ۔آرتھر سے بات کراؤ" ..... لارڈ نے نرم لہجے میں کہا ۔

"جی بہتر ہولڈ کریں" ۔دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز ابھری ۔

"ہیلو سر میں مینجر جیرٹ بول رہا ہوں ۔جناب آرتھر سپیشل اکاؤنٹ روم میں کسی سے خصوصی ملاقات کے لئے گئے ہوئے ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی" ..... مینجر جیرٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

"کس سے ملنے گیا ہے" ۔لارڈ نے چونک کر پوچھا ۔

"جی ایکریمیا سے کوئی صاحب آئے تھے ۔انہوں نے کاؤنٹر پر اپنا نام پاڈک بتایا اور آرتھر سے ملنے کی خواہش ظاہر کی ۔کاؤنٹر گرل نے آرتھر سے بات کی تو آرتھر نے اسے سپیشل اکاؤنٹ روم کا پتہ بتا کر وہاں بلا لیا اور خود بھی افس سے اٹھ کر ادھر چلے گئے ہیں" ..... مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اسے آدمی بھیج کر بلاؤ اور اسے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے" ۔لارڈ نے کہا ۔

"یس سر" ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور لارڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔

www.urdukorner.com

"پاڈک ایکریمیا سے لیکن آرتھر نے اسے اس بالکل علیحدہ حصے میں کیوں بلوایا ہے۔ وہ اس سے اپنے دفتر میں بھی مل سکتا تھا"۔ لارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس لارڈ بول رہا ہوں"..... لارڈ نے بڑے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"سر میں مینجر جیرٹ بول رہا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کو انتہائی افسوسناک خبر سنانے پر مجبور ہوں۔ آرتھر ہلاک کر دیا گیا ہے"..... دوسری طرف سے مینجر کی انتہائی افسردہ سی آواز سنائی دی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو"..... لارڈ نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لئے واقعی یہ خبر ایک اعصاب شکن دھماکے سے کم حیثیت نہ رکھتی تھی۔ آرتھر اس کا سوتیلا بیٹا ضرور تھا وہ اس کی بیوی کے پہلے شوہر سے تھا لیکن اس نے اسے اپنی اولاد کی طرح ہی پالا تھا اور اب اسے آرسٹار کلب میں اسی لئے رکھا تھا کہ وہ اسے دنیاوی کاروبار کی بھرپور انداز میں ٹریننگ دلانا چاہتا تھا۔ اس کا پروگرام تھا کہ وہ اسے بعد میں ایک بہت بڑا گروپ بنا کر اس کا چیف بنا دے گا اور آرتھر انتہائی ہوشیار۔ ذہین اور تیز طرار لڑکا تھا۔ لیکن اب یہ مینجر کہہ رہا تھا کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔

"واقعی جناب یہ خبر پاگل کر دینے والی ہی ہے۔ لیکن یہ سچ ہے۔ آپ کے حکم پر میں نے آرتھر کو پیغام پہنچانے کے لئے آدمی بھجوایا تو اس

نے واپس آ کر یہ روح فرسا خبر سنائی۔ جس پر میں خود وہاں گیا تو میں نے خود دیکھا کہ آرتھر کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے بیلٹ سے باندھے گئے تھے۔ وہ اوندھے منہ فرش پر گرے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں سیدھا کیا تو وہ ہلاک ہو چکے تھے۔ ان کے دونوں نتھنے اس طرح کٹے ہوئے تھے جیسے کسی نے تیز دھار خنجر سے انہیں کاٹا ہو۔ ان کے چہرے پر بے پناہ تکلیف کے تاثرات جیسے منجمد تھے۔ پیشانی پر بھی ایسے نشانات تھے جیسے پیشانی پر کسی نے ضربیں لگائی ہوں اس کے ساتھ ہی سپیشل اکاؤنٹ روم کے بیرونی دروازے کے پاس ہر وقت موجود محافظ کی لاش بھی دروازے کے ساتھ ہی پڑی ہوئی تھی۔ اسے گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ میں نے پولیس کو اطلاع کر دی ہے اور اب آپ کو اطلاع کر رہا ہوں"..... دوسری طرف سے مینجر نے اسی طرح افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ ویری سیڈ۔ ویری سیڈ نیوز"..... بوڑھے نے انتہائی غمزدہ سے لہجے میں کہا اور ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر شدید غم واندوہ کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ نجانے کتنی دیر تک دونوں ہاتھوں میں سر پکڑے بیٹھا رہا کہ میز پر پڑے فون کی گھنٹی نے اسے چونکا دیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... لارڈ کی آواز قدرے بھرائی ہوئی تھی۔

"روم بول رہا ہوں جناب سمتھ اینڈریسن صاحب کی کال ہے۔ ان کا

www.urdukorner.com

کہنا ہے کہ وہ آپ کے پرانے دوست ہیں"..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سمتھ اینڈریسن"..... لارڈ نے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور دوسرے لمحے اس کے ذہن میں یکلخت جھماکا سا ہوا اور اسے سمتھ اینڈریسن کے بارے میں سب کچھ یاد آ گیا ایکریمیا کا اسسٹنٹ سیکرٹری سپیشل ونگ۔ سمتھ اینڈریسن جس کا ایکریمیا کے صدر سے براہ راست جھگڑا ہو گیا تھا اور صدر نے سمتھ اینڈریسن کو نوکری سے نکلوانے کے لئے اپنی پوری کوششیں کر ڈالیں لیکن وہ سمتھ کو اس کی جگہ سے نہ ہلا سکے اور جب صدر صاحب تھک ہار کر خاموش ہو گئے تو سمتھ اینڈریسن نے ایک روز خود جا کر ان کے سامنے اپنا استعفیٰ رکھا اور بغیر کچھ کہے واپس آ گیا اور اس کے بعد سمتھ اینڈریسن نے ایکریمیا میں ایک ایسی خفیہ مجرم تنظیم تیار کی جس نے اس صدر اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ایسا زہریلا پروپیگنڈہ کیا کہ آخر کار صدر کے خلاف ایکریمیا کے عوام میں زبردست تحریک شروع ہو گئی اور صدر کو مجبوراً نہ صرف حکومت سے استعفیٰ دینا پڑا بلکہ وہ گمنامی کی حالت میں ہلاک ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی سمتھ اینڈریسن نے تنظیم ختم کر دی اور خود وہ آسٹریلیا چلا گیا تھا اور پھر طویل عرصے کے بعد آج اس کا نام سامنے آیا تھا اس سے لارڈ کے انتہائی بہترین تعلقات تھے۔ اور سمتھ اینڈریسن سے اس کی بے حد بے تکلفی تھی۔ اس کے آسٹریلیا جانے کے بعد لارڈ نے اپنی ایجنسی ریڈ گارڈ کے ذریعے اس کا پتہ معلوم کرانا چاہا لیکن

د کوشش کے اس کا پتہ نہ چل سکا تھا اور پھر مختلف کاموں میں ف ہونے کی وجہ سے وہ اسے یکسر بھول گیا تھا۔

بات کراؤ رومر"۔ لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

ہیلو ڈی ایلیفنٹ۔ سمتھ بول رہا ہوں۔ پہچانتے ہو مجھے یا ے دماغ پر عقل کا پلستر کرنا پڑے گا"..... چند لمحوں بعد دوسری سے ایک انتہائی بے تکلفانہ آواز سنائی دی اور لارڈ بے اختیار ا دیا۔ سمتھ ایسی باتیں کرنے کا عادی تھا اور آج بھی اس کی وہی تھی چونکہ ان دنوں لارڈ ایک مخصوص بیماری کی وجہ سے انتہائی ہو گیا تھا۔ جب سمتھ سے اس کی دوستی تھی اس لئے سمتھ اسے ڈی نٹ یعنی نقلی ہاتھی کہا کرتا تھا۔

تم چھپکلی کی دم۔ تم کہاں سے اچانک ٹپک پڑے۔ کیا قبر سے آئے ہو"..... لارڈ نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔ حقیقت یہی کہ سمتھ کی اس اچانک کال نے اسے اس کیفیت سے یکسر نکال لیا و آرتھر کی اس طرح اچانک موت کی وجہ سے اس پر طاری ہو گئی

ارے ارے ٹھیک ہے۔ سمجھ گیا۔ ابھی پرانا پلستر کام دے رہا ۔ بڑا زبردست اور شاندار محل بنا لیا ہے۔ سنا ہے بڑی لمبی چوڑی ر بھی بنا ڈالی ہے۔ وہ ریڈ گارڈ کا سارا بجٹ لے اڑے ہو گے"۔ نے اسی طرح بے تکلفانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

ارے ارے کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ٹاگ آئے ہو"..... لارڈ نے

www.urdukorner.com

بوکھلائے ہوئے انداز میں موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ سمتھ
اس بات میں کافی حد تک وزن بھی تھا اور وہ اس تذکرے کو ہی گو
کر دینا چاہتا تھا۔

"ہاں کل میں تمہارے محل کے سامنے سے گزرا تھا۔ واقعی دیکھ
لطف آگیا۔ اس وقت تو میں جلدی میں تھا۔ آج فارغ ہوں تو میں
انکوائری سے تمہارا نمبر معلوم کر کے فون کیا۔ اتنا زبردست
شاندار محل دیکھنے کے بعد مجھے یقین تو نہ تھا کہ تم مجھے پہچان بھی لو
لیکن میں نے سوچا چلو فون کر لینے میں آخر حرج ہی کیا ہے"۔ دوسر
طرف سے کہا گیا اور لارڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو پھر آجاؤ تاکہ کچھ دیر پرانی یادیں ہی تازہ ہو جائیں"۔ لارڈ
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر لمبے چوڑے تکلفات کے چکر میں نہ پڑو تو آسکتا ہوں"۔ س
نے کہا اور لارڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تم آؤ تو سہی جیسا تم کہو گے ویسا ہی ہو گا"..... لارڈ نے کہا۔

"او۔ کے میں پہنچ رہا ہوں۔ لیکن دوسرے لارڈز کی طرح کہیں
میں سائنسی یا اصل محافظ تو نہیں پال رکھے تم نے۔ ایسا نہ ہو کہ
تم تک پہنچنے سے پہلے ہی فنش ہو جاؤں"..... سمتھ کی مسکراتی ہو
آواز سنائی دی۔

"تمہارے پہنچنے تک سارے محافظ ہٹ چکے ہوں گے"۔ لارڈ
بے اختیار ہنستے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے او۔ کے کی آوا

ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ نے کریڈل کو دو تین بار دبایا۔
"یس سر"..... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری رومر کی آواز
سنائی دی۔

"رومر سمتھ اینڈریسن آرہا ہے۔ اسے عزت و احترام سے سپیشل
سٹنگ روم تک پہنچا دینا۔ میں وہیں جا رہا ہوں اور سنو اس کے آنے
سے پہلے سپیشل حفاظتی نظام آف کر دو اور جب تک وہ یہاں رہے گا
نظام کو آف ہی رکھنا ورنہ وہ ساری عمر میرا مذاق اڑاتا رہے گا۔ وہ میرا
بے حد پرانا دوست ہے"..... لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک
طویل سانس لیتا ہوا کرسی سے اٹھا اور اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا
جس کے ساتھ ملحقہ ڈریسنگ روم تھا اور وہ سمتھ سے ملنے سے پہلے لباس
تبدیل کر لینا چاہتا تھا تاکہ سمتھ پر اس کی امارت کا صحیح تاثر پڑ سکے۔

www.urdukorner.com

"ہمیں پہلے اڈے پر واپس جانا ہوگا"..... عمران نے آرسٹار ہوٹل کے عقبی حصے سے نکل کر ساتھیوں سمیت دوبارہ سامنے کے رخ پر آکر وہاں موجود کاروں کی طرف بڑھتے ہوئے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں۔ اس لارڈ کی طرف چلیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ اسے بھی راستے سے نہ ہٹا دیا جائے"..... جولیا نے کہا۔

"لارڈ انتہائی عیار ذہن کا آدمی ہے اور ایک سیکرٹ ایجنسی کا چیف رہا ہے اور اگر آرتھر کی بات درست ہے تو پھر لازماً اس نے اپنی رہائش گاہ پر انتہائی جدید ترین سائنسی حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ اسے آرتھر کی موت کی فوری اطلاع مل جائے۔ اس طرح وہ اور بھی چوکنا ہو جائے گا۔ اس لئے ہمیں اسے کور کرنے کے لئے انتہائی سوچ سمجھ کر اقدام کرنا پڑے گا"..... عمران نے کہا اور

ی دیر بعد وہ دونوں کاروں میں بیٹھے ایک بار پھر اسی اڈے کی ے بڑھے چلے جا رہے تھے جو جی تھری کیپٹن ورینگل کا خاص اڈہ تھا جہاں سے انہوں نے یہ کاریں حاصل کی تھیں۔

"میں سب سے پہلے لباس اور میک اپ بدل لوں کیونکہ اس ب اپ میں کاؤنٹر گرل نے مجھے غور سے دیکھا تھا اور مجھے خطرہ وس ہو رہا ہے کہ کہیں میری نیت نہ بدل جائے۔ اس لئے نیت لنے سے پہلے پہلے میک اپ ہی کیوں نہ بدل لیا جائے"..... عمران کہا اور تیزی سے چلتا ہوا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا اور صفدر کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار مسکرا دیئے جب کہ تنویر نے اس ج کاندھے اچکائے جیسے اسے عمران کی اس بات کی سرے سے سمجھ نہ آئی ہو۔

"تم دونوں مسکرا دیئے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے عمران کی ل بے سروپا بات کا کوئی مطلب اخذ کیا ہے۔ مجھے تو بتاؤ اس نے کیا ہے۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی"..... جولیا نے حیران تے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جب کوئی کام کی بات نہ ہو تو اس طرح کی فضول بکواس کرنا ا کی عادت ہے اور یہ صفدر اور کیپٹن شکیل تو بس پیر کے خلیفوں کی ج اس کی ہر بات کا کوئی نہ کوئی مطلب نکال ہی لیتے ہیں"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر اس کا شاگرد ہے مس جولیا۔ یہ اپنے استاد کی بات کی زیادہ

www.urdukorner.com

اچھی طرح وضاحت کر سکتا ہے "۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب مجھے بھی ان کی بات سمجھ میں نہیں آئی "..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب تھا کہ موجودہ میک اپ میں کاؤنٹر گرل نے آپ کو اس طرح دلچسپی سے دیکھا تھا کہ جیسے اس میک اپ پر وہ فریفتہ ہو گئی ہو اور اس کے اس طرح دلچسپی لینے سے ظاہر ہے۔ نیت بدل بھی سکتی ہے "..... صفدر نے مسکرا کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ تم نے بتایا ہے۔ وہ تو میں بھی سمجھ گئی تھی۔ نیت کیا بدل سکتی ہے۔ اس کی وضاحت کرو"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے۔ عمران صاحب اپنی سابقہ دلچسپی چھوڑ کر نئی دلچسپی کی طرف بھی مائل ہو سکتے ہیں "..... صفدر نے جواب دیا

"سابقہ دلچسپی۔ نئی دلچسپی۔ کیا کہہ رہے ہو تم "۔ جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ضرور وضاحت کرانی ہے مس جولیا۔ چھوڑیں ایسی اوٹ پٹانگ باتیں وہ کرتا ہی رہتا ہے "..... تنویر نے فوراً کہا اور صفدر بے بار بے اختیار ہنس پڑا۔ کیونکہ تنویر کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ صفدر کی بات سمجھ چکا ہے۔

"تمہیں کیوں پریشانی ہو رہی ہے۔ نیت بدل جانے سے تمہارے لئے تو سکوپ بڑھ جائے گا "..... صفدر نے کہا اور اس بار جولیا بے

چونک پڑی۔

"اوہ یہ تو بات تھی۔ ہونہہ۔ مجھے کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ لاکھ بار بدلے نیت "..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور صفدر ہنس پڑا۔

"اسی لئے تو میں وضاحت نہیں کر رہا تھا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے کیسی وضاحتیں ہو رہی ہیں "..... اچانک عمران کی آتی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ ڈریسنگ روم سے باہر آ رہا تھا۔ اس نے صرف لباس تبدیل کیا تھا لیکن میک اپ کے بغیر تھا وہ اصل شکل میں تھا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ اپنی اصل شکل میں لارڈ سے ملیں گے "۔ تنویر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یار مسلسل میک اپ کر کر کے اب میں اپنی اصل شکل بھی بھلا رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ چلو کچھ دیر اپنی اصل شکل میں بھی رہ لیتا ہوں شاید کہ بہار آئے "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ تم نے نیت بدلنے والی بات کیوں کی تھی "۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب شکل بدل جاتی ہے تو بے چاری نیت کا کیا بھروسہ۔ اس لئے تو اصل شکل میں ہوں تاکہ اصل نیت میں بھی رہوں "..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور اٹھا

www.urdukorner.com

کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور جولیا کچھ کہتے کہتے خا
ہو گئی۔

"یس انکوائری پلیز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"آسٹریلیا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتایئے"۔ عمران نے
دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈ
دیا اور رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے جنرل انکوائری کا نمبر
کر دیا۔

"یس انکوائری پلیز"۔ دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"گوام کے دارالحکومت اگانا کا رابطہ نمبر کیا ہے"۔ عمران
سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں۔ کیا کنبرا سے یا کہیں اور سے"
دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں ناڈا کے دارالحکومت ٹاگ سے بات کر رہا ہوں"۔ عمران
جواب دیا۔

"اوہ ایک منٹ۔ ناڈا سے گوام کا براہ راست رابطہ نمبر بھی
میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتی ہوں"..... دوسری طرف سے
گیا اور پھر چند لمحوں بعد دوبارہ آواز سنائی دی اور عمران کے یس
اس نے ایک نمبر بتا دیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا
کنبرا کی انکوائری رپورٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا اور
نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے ایک بار پھر جنرل انکوائری کا نمبر

ر دیا۔

"یس انکوائری پلیز"..... ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی۔

"اگانا کے کلب پاگو کا نمبر دیجئے"..... عمران نے کہا تو دوسری
طرف سے فوراً ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل
دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پاگو کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کنشاسا سے بات کراؤ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"۔
عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کہاں سے بات کر رہے ہیں آپ"۔ دوسری طرف سے چونک کر
پوچھا گیا۔

"پاکیشیا سے"..... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ یس سر ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے اس بار
کھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ شاید بولنے والا اتنے طویل فاصلے کا
وچ کر ہی گھبرا گیا تھا۔

"ہیلو کنشاسا بول رہا ہوں"۔ اس بار بولنے والے کا لہجہ بے حد
ھاری تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ وہ کتے کی دم سیدھی
وئی ہے یا نہیں۔ بارہ سال تو گزر ہی گئے ہوں گے"۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاک سیدھی ہوئی ہے۔ خواہ مخواہ بارہ سال انتظار کرنا پڑا۔ لیکن

www.urdukorner.com

ایک بات ہے دم کے سارے بال جھڑ گئے ہیں اس تجربے سے "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چونکہ فون میں لاؤڈر موجود تھا اسی سے دوسری طرف سے آنے والی آواز پورے کمرے میں سنائی دے رہی تھی اور عمران اور کنشاسا کے درمیان ہونے والی اس عجیب و غریب گفتگو پر ایک دوسرے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"اچھا پھر تو نئے بال نکلنے کا انتظار کرنا پڑے گا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ..... یہ گفتگو تھی۔ یہ کنشاسا کون ہے"۔ سب سے پہلے جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"یہ ایک خاص کوڈ تھا۔ ساری بات ہو جائے پھر تفصیل بتاؤں گا" عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"..... دوسری طرف سے ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں"..... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"پرنس آف ونڈر لینڈ یا سرنڈر لینڈ"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔ نہ ونڈر لینڈ نہ سرنڈر لینڈ بلکہ کھنڈر لینڈ"۔ عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے بے اختیار زوردار قہقہہ سنائی دیا۔

"یہ کوئی نیا ملک نکال لیا ہے۔ کیا مطلب ہے اس کھنڈر کا"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے پوچھا گیا۔

ارے تو کیا ونڈر اور سرنڈر بھی کوئی ملک ہیں"..... عمران نے بھرے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے اور زیادہ زوردار قہقہہ دیا۔

اچھا تو پھر یقیناً کھنڈر کا کوئی دلچسپ مطلب ہو گا"۔ دوسری طرف ستے ہوئے کہا گیا۔

ارے ہماری زبان میں کھنڈر اسے کہتے ہیں جہاں تم جیسا دانشور رہتا ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں وزڈم برڈ ویسے ہماری زبان میں اسے الو ہیں اور ہم اسے منحوس سمجھتے ہیں"..... عمران نے مسکراتے ئے جواب دیا اور اس بار دوسری طرف سے اور زیادہ بلند قہقہہ دیا۔

"اچھا اچھا سمجھ گیا مگر یہ تم نے مجھ جیسا کیوں کہا میں اس تمہارے ر میں نہیں رہتا۔ انتہائی آباد جگہ پر رہتا ہوں بہرحال چھوڑو۔ اتنی سے کال کر رہے ہو۔ اس لئے بتاؤ کیوں فون کیا ہے"..... دوسری ے سے سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہیں ایکریمیا کی خفیہ ایجنسی ریڈ گارڈ کا چیف لارڈ یاد ہے۔ ری بڑی دوستی تھی اس سے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں اچھی طرح یاد ہے۔ سنا ہے۔ وہ ریٹائر ہو کر ناڈا میں آباد گیا ہے اور پہلے صرف نام کا لارڈ تھا اب واقعی لارڈ بن گیا ہے۔ ویسے اسے ہمیشہ ڈمی ایلیفنٹ کہا کرتا تھا۔ اور وہ جواب میں مجھے چھپکلی دم کہتا تھا۔ انتہائی ذہین اور عیار آدمی ہے وہ"..... دوسری طرف

www.urdukorner.com

سے کہا گیا۔

"کبھی ملاقات ہوئی ہے اس سے اس کی ریٹائرمنٹ کے بعد"۔ عمران نے پوچھا۔

"ارے نہیں تمہیں معلوم ہے کہ میں نے سب پرانی یادیں کھرچ ڈالی ہیں ذہن سے۔ اب میں کنشاسا ہوں اور کنشاسا بننے سے پہلے میں نے سمتھ اینڈرسین کا گلہ گھونٹ کر اسے مار دیا تھا۔ یہ تو تم پہلے آدمی ہو جس نے اسے قبر سے نکال کر زندہ کیا اور تمہارے لئے وہ آج تک زندہ ہے"۔ دوسری طرف سے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں اس سے تمہارے روپ میں ملنا چاہتا ہوں۔ ایک ایسا کام لینا ہے اس سے کہ وہ تمہارے روپ میں ملنے کے علاوہ نہیں کیا جا سکتا اجازت ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سو فیصد اجازت ہے۔ بس اتنا بتا دوں کہ اس سے بڑی بے تکلفی تھی میری۔ باقی تم سمجھ ہی گئے ہو گے لیکن کام کیا ہے۔ مجھے بتاؤ شاید میں ہی وہ کام کر دوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ابھی نہیں ملاقات کے بعد بتاؤں گا۔ اجازت کا شکریہ پھر ادا کروں گا۔ گڈ بائی"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر مڑا اور مسکراتی ہوئی نظروں سے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے ایک بار پھر ڈریسنگ روم میں گھس گیا۔

"نجانے کہاں کہاں اس نے کیسے کیسے جانور پالے ہوئے ہیں"۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران کی کامیابی میں ایک اہم پوائنٹ یہ بھی ہے کہ وہ نہ صرف نئے نئے ریفرنس بناتا رہتا ہے بلکہ انہیں موقع محل کے مطابق استعمال بھی کرتا ہے"..... صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بعض اوقات تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس پوری دنیا میں رہنے والا ہر شخص کسی نہ کسی انداز میں اس کا واقف ہے۔ اب دیکھو کہاں براعظم آسٹریلیا میں چھوٹا سا ملک گوام ہے۔ اس نے وہاں بھی آدمی ڈھونڈ نکالا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب نے اس لارڈ سے ہاٹ فیلڈ کا راز اگلوانے کے لئے کوئی خاص پلاننگ کی ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا ضرورت تھی اس لمبی چوڑی پلاننگ کی۔ اسے شوق ہے وقت ضائع کرنے کا"..... تنویر نے کہا۔

"نہیں تنویر ہر جگہ تشدد کا حربہ کام نہیں دیتا۔ یہ لارڈ سیکرٹ ایجنسی کا چیف رہا ہے۔ اس وقت یقیناً بوڑھا ہو چکا ہو گا پھر وہ بقول آرتھر ہاٹ فیلڈ کا ناڈا اور ایکریمیا کا نمائندہ ہے۔ جاگیردار بھی ہے۔ اور جس انداز کی یہ تنظیم سامنے آ رہی ہے۔ اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ اس لارڈ پر تشدد کا نسخہ استعمال نہیں کیا جا سکتا"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اور شاید وہ کسی سے ملتا بھی نہ ہو۔ اسی لئے عمران نے یہ سمتھ اور

www.urdukorner.com

کنشاسا کا چکر چلایا ہے"..... صفدر نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لازماً کوئی خاص بات ہی ہو گی۔ فضول باتوں میں عمران وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہے"۔ جولیا نے بھی ان دونوں کی تائید کر دی اور تنویر کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"تمہارا بھی کچھ پتہ نہیں لگتا کبھی خود ہی کہتی ہو کہ فضول بکواس کرتا ہے اور کبھی اس کی فضول باتوں کی بھی فیور کرنا شروع کر دیتی ہو"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب وہ فضول بات کرتا ہے۔ تب ہی اسے فضول کہتی ہوں۔ اب تمہاری طرح ہر بات کو فضول کہنے سے تو رہی"..... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر نے اس بار کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران باہر آیا تو وہ سب اسے دیکھ کر چونک پڑے۔ عمران نے اس بار چہرے پر بڑا عجیب سا میک اپ کیا تھا چہرے پر جھریاں بھی تھیں۔ اور پلکوں اور بھنوؤں کے بال تک سفید تھے۔ سر کے بال بھی برف کی طرح سفید کر دیئے گئے تھے اور انہیں ایک خاص انداز میں اس طرح سنوارا گیا تھا کہ دونوں سائیڈوں پر بالوں کی جھالر سی بن گئی تھی۔ ناک جڑ کے قریب تو پتلا تھا لیکن آگے چل کر وہ حبشیوں کی ناک سے بھی زیادہ موٹا ہو گیا تھا۔ دائیں گال پر ایک آڑے ترچھے زخم کا مندمل نشان بھی نظر آ رہا تھا۔

"یہ کیا شکل بنا لی ہے تم نے۔ مسخروں جیسی"۔ جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مسخرہ بنے بغیر کام نہیں بنتا مس جولیا۔ بڑے بڑے سنجیدہ دیکھتے رہ جاتے ہیں اور مسخرے سو نمبر جیت کر اکڑتے ہوئے گھر پہنچ جاتے ہیں۔ اب دیکھو تنویر کس قدر سنجیدہ شکل کا مالک ہے لیکن بے چارہ سنجیدگی کو لئے ٹکر ٹکر بیٹھا دیکھتا رہ جاتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"میرے متعلق کوئی بات نہ کیا کرو ورنہ کسی روز قبر میں اتر جاؤ گے"..... تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنجیدگی کا یہی انجام ہوتا ہے۔ کیوں صفدر"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اسکے ساتھ ہی اسنے نمبر ڈائل کر دیئے

"انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"سیسل پیلس کے نمبر دیں"۔ عمران نے لارڈ کے محل کا نام لیتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے فوراً دو نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر آپریٹر کے بتائے ہوئے دو نمبروں میں سے ایک نمبر ڈائل کر دیا۔

"سیسل پیلس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یہ لارڈ کا محل ہی ہے ناں"۔ عمران نے اس بار کنشاسا جیسی آواز

www.urdukorner.com

منہ سے نکالتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں لارڈ صاحب کا محل ہے۔آپ کون صاحب ہیں"۔دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"لارڈ صاحب کو کہو کہ جناب سمتھ اینڈریسن صاحب کا فون ہے۔ کیا سمجھے اگر وہ لارڈ صاحب ہے تو میں بھی جناب اور صاحب دونوں ہوں۔ایک تو نام ایسے رکھ لیتے ہیں جیسے جدی پشتی لارڈ ہوں۔ پتہ نہیں میرے باپ کو کیوں عقل نہیں آئی۔ میرا نام سمتھ رکھنے کی بجائے کنگ کیوں نہیں رکھ دیا"..... عمران نے کنشاسا کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں"..... دوسری طرف سے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا گیا۔

"اپنے حلق سے بول رہا ہوں تم کیا لارڈ کے گارڈین ہو۔سرپرست ہو کہ تم نے لارڈ سے بات کرانے کی بجائے میرا انٹرویو لینا شروع کر دیا ہے۔جانتے ہو میں کون ہوں۔میں نے ایکریمیا کے صدر کو ناکوں چنے چبوا دیئے تھے"۔عمران نے بھی اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کچھ دیر لائن پر خاموشی طاری رہی۔پھر اسی آدمی کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو جناب لارڈ صاحب سے بات کریں"۔دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کٹک کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ڈمی ایلیفنٹ۔سمتھ بول رہا ہوں۔پہچانتے ہو مجھے یا

مارے دماغ پر عقل کا پلستر کروانا پڑے گا"۔عمران نے انتہائی بے غانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم چھپکلی کی دم تم کہاں سے اچانک ٹپک پڑے۔کیا قبر سے نکل ئے ہو"..... دوسری طرف سے ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔البتہ لہجہ اوقار تھا۔

"ارے ارے ٹھیک ہے پرانا پلستر کام کر رہا ہے"۔عمران نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا اور پھر ان کے درمیان کافی دیر تک انتہائی بے تکلفانہ انداز میں باتیں ہوتی رہیں آخر کار یہ طے ہو گیا کہ عمران وہاں محل میں جائے گا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"میرا آئیڈیا درست تھا۔اس نے اس محل میں یقیناً زبردست حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے۔لیکن اب یہ سب انتظامات میری وجہ سے آف کر دیئے جائیں گے۔اس طرح ہمیں صحیح سلامت محل میں داخل ہونے اور لارڈ تک پہنچنے کا کھلا راستہ مل جائے گا۔اب میری پلاننگ سنو۔میں اکیلا وہاں جاؤں گا۔لیکن میرے اندر جانے کے کچھ دیر بعد ہی تم نے عقبی طرف سے اندر داخل ہونا ہے۔اس اڈے میں سائلنسر لگے مشین پسٹل موجود ہیں۔تم نے وہی استعمال کرنے ہیں وہ انتہائی عیار اور ذہین آدمی ہے۔اس لئے یہاں فون پر تو بات بن گئی ہے۔میری سمتھ کی ملاقات آج سے چھ سال قبل ہوئی تھی۔میں نے اس لحاظ سے اس کا میک اپ کیا ہے۔لیکن مجھے معلوم ہے کہ سمتھ اور میرے جسم میں خاصا فرق ہے۔اس لئے وہ عیار بوڑھا بہت جلد فرق

www.urdukorner.com

سمجھ جائے گا لیکن میں اس پر قابو پا لوں گا۔ البتہ اسی دوران تم نے اس محل میں داخل ہو کر محل میں موجود ہر آدمی کا خاتمہ کر دینا ہے کماندو ایکشن کرنا لیکن انتہائی تیز رفتاری سے اور جب ایکشن مکمل ہو جائے تو مجھے ریڈ کاشن دینا۔ میں باہر آجاؤں گا اور پھر تم سب کو وہیں لے چلوں گا جہاں وہ لارڈ موجود ہو گا۔ اس کے بعد ہم پورے اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ کریں گے اور اس کے محل کی تلاشی بھی لیں گے"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

تھوڑی دیر بعد اڈے سے دو کاریں باہر نکلیں۔ ایک کار میں ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر ٹائیگر اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے۔ دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر اور سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل تھا۔ طے یہ ہوا تھا کہ محل کے قریب پہنچ کر جولیا۔ ٹائیگر اور تنویر بھی صفدر والی کار میں شفٹ ہو جائیں گے اور عمران اکیلا محل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ جائے گا۔ جب کہ صفدر اپنے ساتھیوں سمیت چکر کاٹ کر محل کی عقبی طرف چلا جائے گا۔ یہ انتظام اس لئے کیا گیا تھا کہ یہاں قانوناً چار سے زیادہ افراد کسی کار میں سوار نہ ہو سکتے تھے اور اگر عمران کے علاوہ باقی افراد شروع سے ہی ایک کار میں سوار ہو جاتے تو ان کی تعداد پانچ ہو جاتی۔ اس طرح راستے میں ٹریفک پولیس لازماً انہیں روک لیتی۔ دونوں کاریں تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس علاقے میں داخل ہو گئے۔ جہاں لارڈ کا محل تھا۔ عمران نے کار

ایک سائیڈ پر کر کے روکی۔ صفدر نے بھی عقب میں کار روک لی اور جولیا تنویر اور ٹائیگر عمران کی کار سے اتر کر عقبی کار کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد وہ محل کے انتہائی عظیم الشان گیٹ پر پہنچ گیا۔ جیسے ہی اس کی کار گیٹ کے سامنے رکی۔ گیٹ کی سائیڈ پر بنے ہوئے کیبن سے یونیفارم پہنے ایک مسلح آدمی باہر آگیا

"میرا نام سمتھ اینڈریسن ہے"..... عمران نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر۔ یس سر میں پھاٹک کھولتا ہوں سر"..... آنے والے نے نام سنتے ہی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس کیبن کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جہازی سائز کا پھاٹک خود کار انداز میں کھلتا چلا گیا۔ شاید اس کے کھولنے اور بند کرنے کا سسٹم اسی کیبن میں تھا۔ عمران نے کار کھلے ہوئے پھاٹک کے قریب لا کر روک دی اور پھر اشارے سے اس مسلح باوردی آدمی کو اپنی طرف بلایا۔

"یس سر"..... اس محافظ نے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ انداز میں جھکتے ہوئے کہا۔

"وہ حفاظتی نظام آف ہو گیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھول گئے ہو اور میں کار سمیت بھک سے اڑ جاؤں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر آف کر دیا گیا ہے۔ لارڈ صاحب نے حکم دیا ہے کہ جب تک آپ محل میں رہیں سسٹم آف رہے گا۔ آپ بے فکر ہو کر جائیں سر

www.urdukorner.com

پورچ میں سیکرٹری رومر صاحب آپ کے استقبال کے لئے موجود ہیں سر"..... محافظ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ وسیع و عریض لان طے کرنے کے بعد ایک بہت بڑے پورچ میں جا کر اس نے کار روک دی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے سرمئی رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا پورچ کی طرف بڑھا۔

"اوہ تو آپ ہیں وہ صاحب جنہوں نے میرا انٹرویو لینا شروع کر دیا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صاحب"..... رومر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"چلو بھئی چلو ارے ہاں وہ تمہارے لارڈ صاحب کی صحت اب کیسی ہے۔ ویسے ہی موٹے ہیں یا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی وہ تو بیماری کی وجہ سے تھے۔ اب بیماری دور ہو گئی ہے۔ اب وہ دوبارہ سمارٹ ہو گئے ہیں"..... رومر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد آخر کار رومر ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔

"تشریف لے جایئے سر۔ لارڈ صاحب اندر آپ کے منتظر ہیں"۔ رومر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جسے سٹنگ روم کے انداز میں

یا گیا تھا۔ انتہائی قیمتی ترین فرنیچر سے مزین اس کمرے کو انتہائی بصورت اور دلکش انداز میں سجایا گیا تھا اور سامنے ایک گنجا شخص یک آرام کرسی پر نیم دراز تھا۔ اس کا چہرہ باوقار تھا۔ سر انڈے کے لکے کی طرح صاف تھا۔ کلین شیو تھا لیکن بھنویں اور پلکیں بھی سفید یں مناسب جسم تھا۔ وہ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی مسکراتا ہوا ڑ کھڑا ہوا۔

"کتنے طویل عرصے بعد تمہیں دیکھ رہا ہوں چھپکلی کی دم ویسے تم ں تو بڑی تبدیلیاں آ گئی ہیں۔ تمہارا قد بھی کم ہو گیا ہے اور جسم بھی ر یہ کیا چکر ہے۔ کیا گھس گئے ہو"..... لارڈ کی تیز نظریں عمران کے رے پر اس طرح جمی ہوئی تھیں کہ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے ں کی نظریں برمے کی طرح اس کے چہرے پر موجود میک اپ کی تہہ چھیلتی ہوئیں اس کے اصل چہرے تک پہنچ رہی ہوں۔

"اور تم بھی تو ڈمی ایلیفنٹ کی بجائے ڈمی گوٹ بن گئے ہو۔ میرا طلب ہے نقلی ہاتھی کی بجائے نقلی بھیڑ"..... عمران نے مسکراتے وئے کہا۔

"کمال ہے۔ بہرحال بیٹھو"..... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے ا اس کی آنکھوں اور چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا بات ہے۔ لارڈ تم میرے آنے پر خوش نہیں ہوئے"۔ عمران نے بھی قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں ہے سمتھ۔ تم بیٹھو میں ابھی آ رہا

www.urdukorner.com

ہوں"۔لارڈ نے کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ میں آیا ہوں اور تم جا رہے ہو بیٹھو"..... عمران نے اٹھ کر بڑے بے تکلفانہ انداز میں لارڈ کا بازو پکڑا اور دوسرے لمحے لارڈ کا جسم تیزی سے گھومتا ہوا اس کے سینے سے آکر ایک لمحے کے لئے لگا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور لارڈ کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور پھر اس کا جسم یکلخت اس کے بازوؤں میں ڈھیلا پڑتا گیا۔ عمران نے تیزی سے اسے ایک صوفے پر ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ دروازے کے پاس پہنچا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور رومر ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں مشروبات کے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اندر داخل ہوتے ہی جیسے ہی اس کی نظریں سامنے صوفے پر بے ہوش پڑے لارڈ پر پڑیں اس کے ہاتھ سے ٹرے ایک دھماکے سے نیچے گری۔

"ارے ارے کیا ہوا"..... عمران نے قریب پہنچتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رومر سنبھلتا۔ عمران کا بازو گھوما اور رومر یکلخت چیخ ہوا اچھل کر ایک طرف قالین پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران کی لات گھومی اور رومر کنپٹی پر پڑنے والی بوٹ کی ضرب نے اس کے جسم کو یکلخت ڈھیلا کر دیا وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی نبض پکڑی جب اسے اطمینان ہو گیا کہ کم از کم ایک گھنٹے سے پہلے اسے ہو

ہیں آ سکتا تو وہ اسے چھوڑ کر دوبارہ دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن دروازہ کھول کر باہر جانے کی بجائے اس نے دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا اور اطمینان سے واپس آکر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ سے معلوم تھا کہ اس کے ساتھی باہر آپریشن میں مصروف ہوں گے اور جب تک ان کی طرف سے ریڈ کاشن نہ مل جائے۔ اس کے اس طرح باہر جانے سے معاملہ خطرناک بھی ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہ کرسی پر بیٹھا ریڈ کاشن کا انتظار کرتا رہا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی کلائی پر ضربیں لگنی شروع ہو گئیں اور وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اس نے گھڑی کا بٹن کھینچ کر اسے دوبارہ بند کیا تو ضربیں لگنی بند ہو گئیں اور وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آیا اور پھر ابھی اس نے ایک راہداری پار کی تھی کہ اسے دور سے دوڑ کر آتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی چونکہ اسے ریڈ کاشن مل چکا تھا۔ اس لئے وہ مطمئن تھا کہ آنے والا اس کا ہی ساتھی ہو گا۔ اس لئے وہ اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ لیکن جیسے ہی وہ ایک موڑ کے قریب پہنچا۔ اچانک ایک لمبا تڑنگا آدمی موڑ پر نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں بجلی سی گن تھی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا۔ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گرم سلاخ اس کی ناک اور منہ سے ہوتی ہوئی سینے کی گہرائیوں میں اترتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام حواس یکلخت فنا ہو کر رہ

www.urdukorner.com

لارڈ کو اپنے جسم میں درد کی ایک تیز لہر کے دوڑنے کا احساس ہ
اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات یکلخت جیسے گہری نیند سے
بیدار ہو گئے۔

"لارڈ۔ لارڈ۔ ہوش میں آیئے۔ میں کاوڈر ہوں"..... اسی
ایک آواز سنائی دی اور لارڈ کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"کیا۔ کیا۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ۔ یہ"۔ لارڈ کے منہ سے لاشعو
انداز میں الفاظ نکلے۔

"لارڈ دشمنوں کا پورا گروپ گرفتار کر لیا گیا ہے"..... "
کھڑے ایک لمبے تڑنگے آدمی نے کہا اور لارڈ بے اختیار کرسی سے ا
کھڑا ہو گیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ لڑکھڑا کر واپس کرسی پر اس طرح
جیسے ٹانگوں نے اس کے جسم کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا ہو۔

"کاوڈر۔ کاوڈر تم۔ یہ سب کیا ہو [illegible]" لارڈ نے ایک

جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت اس سپیشل
سٹنگ روم میں تھا۔

"لارڈ میں نیچے آپریشن روم میں تھا کہ میں اچانک ایک کام کے لئے
اوپر آیا تو میں نے ایک عورت اور چار مردوں کو محل میں موجود
محافظوں کو ہلاک کرتے ہوئے دیکھا۔ میں یہ دیکھ کر بے حد پریشان
ہوا اور فوراً ہی واپس نیچے چلا گیا۔ حفاظتی سسٹم دوبارہ آن کرنے کے
لئے آپ کی طرف سے پاس ورڈ کی ضرورت تھی اور آپ تک شاید یہ
لوگ مجھے پہنچنے نہ دیتے اور وہاں نیچے کوئی اسلحہ بھی نہ تھا۔ البتہ ایک
لازیم گن وہاں موجود تھی۔ میں نے اسے غنیمت سمجھا اور لازیم گن
لے کر واپس اوپر آیا تو میں نے ان چار مردوں اور عورت کو ایک جگہ
اکھٹے کھڑے دیکھا ان میں سے ایک کلائی کی گھڑی کے بٹن کو مروڑ رہا
تھا۔ میں نے ان پر لازیم گن کا فائر کھول دیا۔ چونکہ وہ سب اکٹھے
کھڑے تھے اس لئے پہلے ہی فائر نے ان سب کو ڈھیر کر دیا۔ میں وہاں
سے نکلا اور دوڑتا ہوا آپ کی طرف آنے لگا۔ جیسے ہی میں تیسری
راہداری کا موڑ مڑا اچانک سامنے ایک سفید بالوں والا آدمی آ گیا۔ جو
اجنبی تھا میں نے پلک جھپکنے میں اس پر بھی فائر کھول دیا اور وہ بھی شکار
ہو کر نیچے گرا تو میں یہاں آیا۔ یہاں رومر بھی بے ہوش پڑا تھا اور آپ
بھی۔ میں نے پہلے رومر کو ہوش دلایا اور اسے ساری سچویشن سمجھا کر
باہر بھجوایا اور پھر آپ کو ہوش میں لے آنے کی کوششیں شروع کر
دیں۔ اب آپ ہوش میں آئے ہیں"۔ کاوڈر نے تیز تیز لہجے میں تفصیل

www.urdukorner.com

بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ یہ کون لوگ تھے۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ سمتھ نہ تھا۔ مجھے پہلے ہی شک پڑ گیا تھا۔ میں اسے چیک کرنے کے لئے تمہیں فون کرنے آرہا تھا کہ یکلخت اس نے مجھے چھاپ لیا۔ کہاں ہیں وہ زندہ ہیں یا مردہ ہیں"..... لارڈ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"لازیم گیس اٹیک کی وجہ سے وہ بے ہوش ہیں۔ آپ حکم کریں تو ان کو اب گولیوں سے اڑا دیا جائے"..... کاوڈر نے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں۔ مجھے ان سے پوری تفصیلات معلوم کرنی ہوں گی۔ یہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو پھر یقیناً انہوں نے یہاں کا پتہ آرتھر سے معلوم کیا ہوگا اور آرتھر کے قاتل بھی یہی ہیں۔ میں آرتھر کا ان سے عبرتناک انتقام لوں گا۔ میں ان کے جسموں کے ایک ایک حصے کو علیحدہ علیحدہ بارود سے اڑا دوں گا۔ میں ان کی رگوں میں بارود بھر کر انہیں اڑا دوں گا۔ میں ان کی آنکھیں نکال کر ان میں مرچیں بھر دوں گا"..... لارڈ نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اور انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا ہو۔ کاوڈر بھی بے اختیار سہم کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"بلاؤ رومر کو بلاؤ۔ وہ مجھے تفصیلی رپورٹ دے۔ پھر میں باہر جاؤں گا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں جلدی بلاؤ اسے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ سمتھ کیسے بن گیا۔ یہ سمتھ کو کیسے جانتا ہے اور اسے کیسے معلوم ہوا کہ سمتھ اور میرے درمیان تعلقات ہیں۔ عجیب چالباز اور

عیار لوگ ہیں یہ۔ ایسے لوگ لارین۔ پی ون۔ روجر۔ جیکسن۔ ایگزن سر اور کیپٹن ورینگل کے بس کا ورگ کیسے ہو سکتے ہیں جن لوگوں نے مجھے احمق بنا دیا مجھے جو آج تک ساری دنیا کو احمق بناتا چلا آرہا ہے۔ آج وہ ان کے ہاتھوں ایسا احمق بن گیا کہ خود اپنے ہاتھوں سے حفاظتی سسٹم آف کر کے انہیں اندر بلا لیا۔ اوہ گاڈ کس قدر خطرناک لوگ ہیں یہ۔ لیکن اب یہ بچ کر نہ جا سکیں گے۔ اب لارڈ انہیں بتائے گا کہ عیاری اور مکاری کیا ہوتی ہے۔ ظلم اور سفاکی کیا ہوتی ہے۔ انتقام کسے کہتے ہیں"..... لارڈ نے اسی طرح مسلسل ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ حالانکہ وہ اس وقت سٹنگ روم میں اکیلا کھڑا تھا۔ کاوڈر باہر چلا گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ رومر تھا جس کی کنپٹی پر نیلے رنگ کے نشانات دور سے نظر آرہے تھے۔

"کہاں ہیں وہ"..... لارڈ نے چیخ کر رومر سے پوچھا۔

"جناب میں نے انہیں ریڈ روم میں پہنچا دیا ہے۔ آپ حکم فرمائیں تو انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے"..... رومر نے جھک کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کتنے آدمی ہلاک ہوئے ہیں کس طرح ہلاک ہوئے ہیں۔ کیا کسی نے ان کا مقابلہ نہیں کیا۔ ایک عورت اور چار مردوں کے مقابلے میں بیس پچیس تربیت یافتہ اور مسلح افراد کیوں نہیں لڑ سکے۔ آخر کیسے انہوں نے یہ سب کچھ کر لیا"..... لارڈ نے انتہائی غصے سے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"جناب میں تو مشروب لے کر اندر داخل ہو رہا تھا کہ اچانک میری نظر آپ پر پڑی۔ آپ صوفے پر بے ہوش پڑے تھے اور وہ مہمان دروازے کی طرف آ رہا تھا۔ ٹرے میرے ہاتھوں سے گر گیا اور پھر اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا۔ اس مہمان نے میری کنپٹی پر زور دار ضرب لگائی۔ میں نیچے گر کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ اس نے دوسری ضرب لگائی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو کاوڈر مجھ پر جھکا ہوا تھا۔ اس نے مجھے ساری صورتحال بتائی تو میں اسے آپ کو ہوش میں لے آنے کی ہدایت دے کر باہر گیا۔ وہاں راہداری میں آپ کا مہمان بے ہوش پڑا ہوا تھا اور مغربی حصے میں ایک عورت اور چار مرد بے ہوش پڑے تھے چونکہ کاوڈر نے پہلے ساری صورت حال بتا دی تھی اس لئے میں ان کی طرف سے مطمئن تھا۔ میں نے اپنے آدمیوں کی صورت حال چیک کرنے کے لئے پورے محل کا راؤنڈ لیا ہے۔ سارے کے سارے محافظ اور دیگر آدمیوں کو گنوں سے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ سوائے کاوڈر کے اور ایک آدمی بھی زندہ نہ بچا تھا۔ میں نے اس خیال سے کہ یقیناً آپ ان سے پوچھ گچھ کریں گے کہ یہ کون لوگ ہیں ان سب کو سپیشل روم میں منتقل کر کے انہیں لوہے کے تابوتوں میں بند کر دیا ہے"۔ روم نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ انہیں فوراً ہلاک کر دو۔ میں ان سے پوچھ گچھ کرنے کے چکر میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ جاؤ گولیوں سے ان کی کھوپڑیاں اڑا دو جاؤ"۔

لارڈ نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور روم اور کاوڈر دونوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف مڑ گئے۔ ابھی انہوں نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے۔

"رک جاؤ تم نے کیا کہا تھا روم کہ تم نے انہیں لوہے کے تابوتوں میں بند کر دیا ہے"..... لارڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس لارڈ"..... روم نے مڑ کر کہا۔

"اوہ پھر وہ یقیناً مکمل طور پر بے بس ہو چکے ہیں۔ پھر ان کی طرف سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہیں میں خود اپنے ہاتھوں سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کروں گا۔ اپنے ہاتھوں سے۔ آؤ میرے ساتھ"۔ لارڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر غصے اور انتقام کے شعلے بھڑکتے نظر آ رہے تھے وہ اس طرح مسلسل دانت پیس رہا تھا جیسے حملہ آوروں کے نرخرے اپنے دانتوں سے کاٹ دینا چاہتا ہو۔

www.urdukorner.com

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں کوئی سرد لہر دوڑتی چلی جا رہی ہو۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی سابقہ سچویشن کسی فلم کی طرح گھوم گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ادھر ادھر دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ لوہے کے ایک تابوت نما باکس میں وہ اس طرح بند تھا کہ اس کی صرف گردن اور سر اس تابوت سے باہر تھا۔ باقی سارا دھڑ اس لوہے کے باکس میں بند تھا۔ باکس اس قدر تنگ تھا کہ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے لوہے کا تنگ لباس اسے پہنا دیا ہو یہ باکس دیوار کے ساتھ عقبی طرف سے جڑا ہوا تھا۔ اس طرح عمران بھی اس باکس میں بند ہونے کی وجہ سے دیوار کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ اس نے گردن گھما کر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس کے سارے ساتھی اسی طرح لوہے کے

تنگ باکسز میں بند دیوار کے ساتھ کھڑے تھے اور ایک ایک کر کے ان کی آنکھیں کھلتی جا رہی تھیں۔ کمرہ کافی بڑا تھا اور اس کے اندر ٹارچنگ کی تقریباً تمام اقسام کی مشینری جگہ جگہ پر موجود نظر آ رہی تھی۔

"یہ۔ یہ ہم کہاں ہیں"..... اچانک جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہمیں جیتے جی تابوتوں میں بند کر دیا گیا ہے۔ تاکہ مرنے کے بعد کم از کم ہمیں یہ حسرت تو نہ رہے کہ نجانے ہماری لاش کو کوئی تابوت میں بھی ڈالے گا یا ویسے ہی برقی بھٹی میں جلا دیا جائے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب یہ سب ہوا کیسے"..... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہو گا۔ میں تو تمہاری طرف سے ریڈ کاشن ملنے کے بعد اطمینان سے باہر آ رہا تھا کہ ایک آدمی کے دوڑنے کی آواز سنائی دی آواز کیپٹن شکیل کے قدموں جیسی تھی۔ اس لئے میں سمجھا کہ کیپٹن شکیل مجھے تلاش کرنے کے لئے آ رہا ہے پھر اچانک ایک آدمی سامنے آیا اس کے ہاتھ میں عجیب سی ساخت کی گن تھی۔ اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا اس نے فائر کر دیا اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گرم سلاخ میری ناک اور منہ سے گزر کر سینے کی گہرائیوں میں اترتی چلی جا رہی ہو اور پھر اب یہاں اس حالت میں ہوش آیا ہے"..... عمران نے کہا۔

"ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ ہم نے انتہائی تیز رفتار ایکشن

www.urdukorner.com

کرتے ہوئے محل میں موجود تمام محافظوں کا خاتمہ کر دیا۔ جب ہم نے اچھی طرح چیک کر لیا کہ اور کوئی آدمی باہر نہیں رہ گیا تو ہم نے آپ کو ریڈ کاشن دیا۔ ابھی ریڈ کاشن دے کر فارغ ہی ہوئے تھے کہ اچانک ہماری بھی وہی کیفیت ہوئی جو ابھی آپ نے بتائی ہے اور اب اس حالت میں ہوش آیا ہے "..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکر کرو کہ ہوش میں آنے کے قابل رہ گئے ہیں۔ بہرحال ابھی وہ لارڈ یہاں آئے گا۔ تم نے اس کے سامنے میرے ساتھ شناسائی کی کوئی بات نہیں کرنی "..... عمران نے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ ہال کمرے کا دروازہ کھلا اور لارڈ اندر داخل ہوا اس کے پیچھے رومر اور وہ آدمی تھا جس نے عمران پر فائر کھولا تھا۔ وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے سیدھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے آکر رک گئے۔ لارڈ کے چہرے پر غصے اور نفرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہونہہ تو تم اپنے ساتھیوں سے کہہ رہے تھے کہ میرے سامنے تمہارے ساتھ شناسائی کا اظہار نہ کریں۔ تمہیں نہیں معلوم کہ میں طلسم آپریشن روم میں موجود تھا اور میرے کہنے پر تمہیں ہوش میں لایا گیا اور وہاں بیٹھ کر میں نے تمہارے درمیان ہونے والی ساری گفتگو سنی مقصد صرف اتنا تھا کہ مجھے معلوم ہو سکے کہ تم میں سے عمران کون ہے اور اس آدمی نے تمہیں عمران کہہ کر پکارا اور تم نے اس کا جواب دیا۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ تمہیں سمتھ اینڈریسن کے بارے میں کہاں سے معلوم ہو گیا اور تمہیں [illegible]

درمیان گہرے تعلقات اور خصوصی الفاظ کا علم کیسے ہو گیا"۔ لارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران اس کی اس بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں عمران کو پہچاننے کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ تم اور تمہارا گروپ ٹاگ میں کیا کرتا پھر رہا ہے۔ تم لوگوں سے میرا کوئی واسطہ نہ تھا۔ لیکن تم نے میرے سوتیلے بیٹے آرتھر پر جس انداز میں ہولناک تشدد کیا اور اسے ہلاک کیا۔ اس سے مجھے تم میں دلچسپی پیدا ہوئی تھی اور اب یہ دلچسپی میرے ہاتھوں تمہاری موت پر منتج ہو گی"..... لارڈ نے دانت پیسنے کے سے انداز میں کہا۔

"تمہیں کس نے کہا ہے کہ آرتھر کو ہم نے ہلاک کیا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو علی عمران میں تمہارے متعلق جتنا کچھ جانتا ہوں۔ اتنا شاید کوئی بھی نہ جانتا ہو گا۔ یہ درست ہے کہ میں کافی عرصے سے سرکاری ایجنسی سے ریٹائر ہو چکا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ تمہاری کارکردگی اس دوران پہلے سے بڑھی ہی ہو گی اور مجھے تمہاری اس کارکردگی کا ثبوت بھی مل چکا ہے کہ تم انتہائی حیرت انگیز انداز میں سمتھ اینڈریسن کا روپ دھار کر نہ صرف خود میرے محل میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے بلکہ ایک لحاظ سے تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے [illegible] محل کا کنٹرول بھی حاصل کر لیا تھا اگر تہہ خانے میں

www.urdukorner.com

موجود کاوڈر تمہیں چیک نہ کر لیتا تو تم ہم سب کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتے ۔ حالانکہ اس محل میں اس قدر زبردست حفاظتی انتظامات تھے کہ اگر تم یہ روپ نہ دھارتے تو تم کیا تمہاری سوچ بھی محل میں داخل نہ ہو سکتی تھی"..... لارڈ نے تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاٹ فیلڈ کے ایکریمیا اور ناڈا کے ڈائریکٹر لارڈ کے منہ سے اپنی اتنی تعریف کا مجھے تصور نہ تھا ۔ میں تمہارا شکر ادا کرتا ہوں لارڈ اور تمہاری اس تعریف کو میں اپنے لئے اعزاز سمجھتا ہوں ۔ اگر تمہیں میری کارکردگی کے بارے میں اتنا ہی علم تھا تو تمہیں گرانڈ ماسٹر کو پاکیشیا میں تخریب کاری سے روکنا چاہئے تھا"..... عمران نے کہا۔

"ہاٹ فیلڈ کیا کہہ رہے ہوں ۔ کون ہاٹ فیلڈ ۔ کیسی ہاٹ فیلڈ"۔ لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب مجھے تمہاری اس شاندار اور بے داغ اداکاری کی تعریف کرنی پڑے گی ۔ سنو لارڈ تم نے آرتھر کا ہمیں قاتل از خود مان لیا ہے اور تم اس پر اصرار بھی کر رہے ہو اور تم نے جس طرح مجھے اور میرے ساتھیوں کو لوہے کے ان باکسز میں جکڑ رکھا ہے ان باکسز کی وجہ سے ہماری تمہارے خلاف کوئی جدوجہد کامیاب نہیں ہو سکتی اس لئے اس سچویشن میں تمہارا ہاٹ فیلڈ سے انکار کچھ عجیب سا لگتا ہے ۔ تمہاری بات سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ تم ابھی تک اس بات سے خوفزدہ ہو کہ

ی بھی لمحے سچویشن بدل سکتے ہیں"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ یں کہا۔

" سچویشن اور تم بدل سکتے ہو ۔ یہ خیال ہی ذہن سے نکال دو ۔ ت تمہارے لئے مقدر ہو چکی ہے ۔ باقی رہی تمہاری یہ بات کہ میرا ہاٹ فیلڈ سے کوئی تعلق ہے تو یہ بھی غلط ہے"..... لارڈ نے بناتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر تمہارے اور ہمارے درمیان کوئی دشمنی ں ہے ۔ یہ سب کچھ غلط فہمی میں ہوا ہے اور تم ایک سیکرٹ ایجنسی چیف رہ چکے ہو ۔ تمہیں معلوم ہے کہ فیلڈ میں کام کرتے وقت ں غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ جہاں تک تمہارے آدمیوں کی لت کا تعلق ہے ۔ ہم تمہیں اس کا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں"۔ ان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے آدمیوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے ۔ یہ لوگ تو میرے نزدیک ے کیڑے ہیں جو دولت کی نالی میں رینگتے رہتے ہیں ۔ تم نے آرتھر کو ل کر کے مجھے جو زخم پہنچایا ہے وہ ناقابل تلافی ہے اور تمہیں اس ے انتقام میں بہرحال مرنا ہی ہوگا"..... لارڈ نے آدمیوں کا ذکر جس ارت آمیز لہجے میں کیا تھا ۔ اس کا ردعمل عمران نے لارڈ کے پیچھے ڑے ہوئے اس کے دونوں آدمیوں کے چہروں پر ابھرتا ہوا واضح طور دیکھ لیا تھا۔

"جس طرح آرتھر انسان تھا اسی طرح یہ لوگ بھی انسان ہیں ۔ ان

www.urdukorner.com

کے اور آرتھر کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے "..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں آرتھر میرا بیٹا تھا اور میں اسے ایک عظیم مشن کے لئے تربیت دے رہا تھا۔ یہ لوگ مجھ سے بھاری معاوضے حاصل کرتے ہیں اور جو شخص معاوضہ لیتا ہے۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ بھاری معاوضے مفت نہیں دیئے جاتے۔ بہرحال اب تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"..... لارڈ نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں لارڈ کہ اگر واقعی تمہارا تعلق ہاٹ فیلڈ سے نہیں ہے تو ہمارے راستے میں نہ آؤ۔ باقی رہی موت اور زندگی کی بات تو اس کی ہمیں پرواہ کبھی نہیں رہی کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ موت اور زندگی کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں ہوتا"..... عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

" تم۔ تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ مجھے لارڈ کو تمہاری یہ جرأت لارڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹا۔

" رومر اور کاوڈر ان سب کی کھوپڑیاں اڑا دو۔ فائر کر دو ان پر"..... لارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

" مگر سر آپ تو انتقام لینے کی بات کر رہے تھے۔ اس طرح تو یہ فوراً ہی ہلاک ہو جائیں گے"..... کاوڈر نے کہا۔

" تم۔ تم میرے سامنے اگر مگر کر رہے ہو۔ میرے سامنے [illegible]

رت سے لارڈ کا چہرہ آگ میں پڑے لوہے کی طرح تپ اٹھا اور اس ساتھ ہی جس طرح بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح لارڈ نے جیب سے سا مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے یکے بعد دیگر دھماکوں کے ہی رومر اور کاوڈر دونوں گولیوں کی زد میں آ کر بری طرح چیختے ئے فرش پر گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔

" میرے سامنے مگر کہہ رہے ہو اور حکم کی تعمیل ہی نہیں کر رہے ری یہ جرات"..... لارڈ پر واقعی پاگل پن کا دورہ سا پڑ گیا تھا۔ وہ لسل ان پر فائر کیے چلا جا رہا تھا اور جب کرچ کی آواز مشین پسٹل سنائی دی تو وہ اس طرح چونکا جیسے دورے کی حالت سے ہوش میں ہو۔ اس نے ایک جھٹکے سے خالی مشین پسٹل ایک طرف پھینکا ہر رومر کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرنے والی مشین گن اٹھانے لئے دوڑ پڑا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ مشین گن تک پہنچ کر اسے اٹھاتا ک کڑکڑاہٹ کی تیز آواز ابھری اور لارڈ کے ساتھ ساتھ عمران اور کے ساتھی بھی یہ تیز آواز سن کر چونک پڑے تھے کہ پھر ان کی یں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ انہوں نے جولیا کے جسم کے موجود تابوت کو درمیان سے کھلتے اور جولیا کو آگے بڑھ کر لارڈ پر چیتے کی طرح جھپٹتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی لارڈ کے حلق زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر ایک ستون سے ٹکرایا اور نیچے گر کر نے ہی لگا تھا کہ جولیا کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور لارڈ اس چیخ کر فرش پر تڑپنے لگا جیسے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی تڑپتی ہے۔

www.urdukorner.com

"خیال رکھنا مر نہ جائے"..... عمران نے چیخ کر کہا اور جولیا اپنی تیزی سے گھومی ہوئی لات کو روکنے کی کوشش میں اچھل کر خود ہی نیچے فرش پر جا گری لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر اچھل کر کھڑی ہوئی مگر اس دوران لارڈ کا جسم ایک جھٹکا لے کر ساکت ہو چکا تھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ مرا نہیں بلکہ بے ہوش ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ ہی جولیا تیزی سے عمران اور اپنے ساتھیوں کی طرف مڑی اس کے چہرے پر کامیابی کی مسرت نمایاں تھی۔

"ویل ڈن جولیا ویل ڈن۔ تم نے واقعی آج اپنے ساتھ ہم سب کی جانیں بچالی ہیں۔ ورنہ اس بوڑھے نے ہمیں یقیناً مشین گن سے بھون ڈالنا تھا"..... عمران نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اور جو کے چہرے پر جیسے مسرت پوری طرح جگمگا اٹھی۔

"حیرت ہے مس جولیا آپ نے کس طرح اس تابوت کو کھول لیا صفدر کے لہجے میں بھی حقیقی حیرت تھی۔

"ذہانت میں مس جولیا کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ یونہی تو چیف نے انہیں اپنا نائب نہیں بنایا"..... تنویر نے اس طرح فخریہ لہجے میں کہا جیسے یہ کارنامہ جولیا کی بجائے خود تنویر نے سرانجام دیا ہو اور جولیا کوئی جواب دینے کی بجائے آگے بڑھی اور اس نے عمران کے جسم کے گرد باکس کے اس حصے پر ہاتھ رکھا جو دیوار میں جڑا ہوا تھا اور پھر ایک ہک کو جیسے ہی اس نے کھینچا۔ کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی تابوت سامنے سے دو حصوں میں کھل گیا اور عمران تیزی سے قدم

تا اس کھلے تابوت سے باہر آ گیا۔

"واہ آج مجھے اس محاورے پر واقعی یقین آ گیا ہے کہ وقت پڑنے پر ٹے سکے بھی کام آ جاتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو اگر مس جولیا اپنی کارکردگی کا مظاہرہ نہ کرتیں تو تک تمہاری یہ زہریلی زبان ہمیشہ کے لئے خاموش ہو چکی ہوتی"۔ ر کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے میں نے تمہیں یا جولیا کو تو کچھ نہیں کہا۔ میں تو ں کی بات کر رہا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر کا باکس لتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو تنویر یہ شخص حد سے زیادہ خود پرست واقع ہوا ہے چاہتا ہے کہ بس اسی کی تعریف ہوتی رہے اور اس کی کارکردگی کے یدے پڑھے جاتے رہیں"..... جولیا نے تنویر کا باکس کھولتے ئے غصیلے لہجے میں کہا تو تنویر کا چہرہ اندرونی مسرت سے گلاب کے ل کی طرح کھل اٹھا۔

"ویسے عمران صاحب آپ نے واقعی زیادتی کی ہے۔ مس جولیا نے ر بار واقعی اپنی ذہانت اور کارکردگی سے ہم سب کی جانیں بچائی ہیں نہ ان باکسز نے واقعی ہمیں مکمل طور پر بے بس کر دیا تھا"۔ صفدر نے بھی جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"ایک تو یہ بڑی مصیبت ہے کہ ہر شخص عورت کی حمایت کرنا نا فرض سمجھ لیتا ہے۔ چاہے بات اس کی سمجھ میں آئی ہو یا نہیں۔

www.urdukorner.com

بھائی میں نے کب کہا ہے کہ جولیا نے کارکردگی نہیں دکھائی میں تو سب سے پہلے جولیا کی تعریف کی تھی"..... عمران نے کیپٹن شکیل کو باکس کی گرفت سے آزادی دلاتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"پھر تم نے جولیا کو کھوٹے سکے کیوں کہا ہے"..... تنویر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جولیا کو کھوٹا سکہ۔ بھائی اب اتنی گرائمر تو مجھے بھی آتی ہے کہ میں جولیا کو کہتا تو کھوٹا سکہ کی بجائے کھوٹی چونی کہتا۔ میں نے کم سکے کہا تھا اور جولیا ابھی واحد ہے۔ م م م میرا مطلب ہے۔ ابھی شادی شدہ ہے۔ اس لئے سکے کا لفظ اس کے لئے استعمال نہیں ہو میں نے تو رومر اور کاوڈر کے لئے یہ الفاظ کہے تھے"۔ عمران مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب بات مت بدلو۔ تم نے جو کچھ بھی کہا تھا جولیا کو کہا تھ تنویر نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ان دونوں آدمیوں سے مجھے توقع تو ہرگز نہ تھی یہ اس طرح حکم کی تعمیل کی بجائے آگے بات کریں گے"..... ص نے کہا۔

"ایسی توقع لارڈ کو بھی نہ تھی۔ اس لئے لارڈ پر پاگل پن کا دور گیا تھا۔ میں نے جان بوجھ کر لارڈ کے آدمیوں کے بدلے معاوضے بات کی تھی۔ کیونکہ میں اس لارڈ کی فطرت جانتا ہوں۔ اس کی میں آدمیوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور وہ اس کا بغیر سوچ

اظہار بھی کر دے گا۔ چنانچہ وہی ہوا۔ اس نے جب اپنے آدمیوں کو دولت کی نالی میں رینگتے ہوئے حقیر کیڑے کہا تو اس کے عقب میں موجود رومر اور کاوڈر دونوں کے چہرے بگڑ گئے اور اسی لئے انہوں نے لارڈ کا حکم فوری طور پر ماننے کی بجائے بات کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے لارڈ سے اس پھرتی اور تیزی کی توقع نہ تھی جس قدر پھرتی اور تیزی اس نے ان دونوں کے خاتمے میں دکھائی ہے۔ بہرحال اس سے یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ان کی اس ہچکچاہٹ سے ہم پر فوری فائر نہ کھل سکا اور جولیا کو موقع مل گیا کہ وہ اپنی کارکردگی دکھا سکے۔ اس لئے میں نے ان دونوں کے متعلق کہا تھا کہ کھوٹے سکے بھی وقت پڑنے پر کام آ جاتے ہیں۔ ویسے جولیا تم نے کیا کیا تھا۔ مجھے تو واقعی اب تک سمجھ نہیں آ رہی کہ تم نے اندر سے اسے کیسے کھول لیا تھا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوری وضاحت کی تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا۔

"باکس میرے جسم سے بڑا تھا۔ اس لئے میں اندر اپنے ہاتھ اور بازوؤں کو آسانی سے حرکت دے سکتی تھی۔ اتنا مجھے معلوم تھا کہ اس کا آپریشنل سسٹم لازماً باہر ہو گا۔ اس لئے جب تم اس لارڈ سے باتیں کر رہے تھے تو میں نے گردن گھما کر باہر کا جائزہ لیا اور پھر مجھے دائیں ہاتھ پر باہر یہ ہک نظر آ گیا۔ اب مسئلہ تھا ہاتھ باہر نکالنے کا۔ دیوار اور اس باکس کے درمیان معمولی سا خلا تھا۔ چنانچہ میں نے اندر اپنے جسم کو ایک سائیڈ پر موڑا اور بڑی مشکل سے انگلیوں کو اس خلا میں گزارا۔

www.urdukorner.com

جب وہ لارڈ اپنے آدمیوں پر گولیاں برسا رہا تھا اس وقت میری انگلیاں اس خلا میں رینگ کر ہک کو پکڑنے کی کوشش میں مصروف تھیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا۔ اچانک ہک میری انگلیوں کی گرپ میں آ گیا اور نتیجہ یہ کہ عین وقت پر میں اس باکس کی گرفت سے رہا ہو گئی" جولیا نے کہا۔

"گڈ۔ آدمی کو واقعی حوصلہ نہیں ہارنا چاہئے۔ کوشش کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ ضرور کرم کرتا ہے اور ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ کی طرف بڑھ گیا جو فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کی کنپٹی پر نیلے رنگ کا نشان نمایاں نظر آ رہا تھا۔

"اس نے ہاٹ فیلڈ سے تعلق کا اظہار نہیں کیا۔ حالانکہ آرتھر تو کہہ رہا تھا کہ یہی سب کچھ ہے"..... صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس کا انداز تو ایسا تھا جیسے یہ سچ کہہ رہا ہو۔ لیکن اس کی اپنی باتیں اس کے تعلق کو ظاہر کر رہی تھیں اگر اس کا تعلق ہاٹ فیلڈ سے نہ تھا تو پھر اسے گرانڈ ماسٹر۔ گاربو اور آرتھر کی ہلاکت کی اطلاع کیوں دی گئی۔ اب اس سے اگلوانا پڑے گا۔ کیونکہ اگر واقعی کوئی ہاٹ فیلڈ ہے تو پھر یہ آخری آدمی ہے جو اس بارے میں کچھ بتا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا

"پہلے اس کے محل کی تلاشی نے لے لی جائے شاید کوئی کام کی چیز سامنے آ جائے"..... صفدر نے کہا۔

"نہیں یہ محل بہت بڑا ہے۔ تلاشی لیتے لیتے کئی روز گزر جائیں گے

اس لئے اس سے سب کچھ اگلوانا پڑے گا۔ اسے اٹھاؤ اور یہاں سے باہر لے چلو تاکہ اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کی جا سکے"..... عمران نے بات کرتے کرتے ٹائیگر کو لارڈ کے اٹھانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں اس سے پوچھ گچھ کر لو۔ یہاں تو ٹارچر کا تمام سامان موجود ہے"..... تنویر نے کہا۔

"سامان کی کیا ضرورت ہے وہ شہ رگ کچلنے والا حربہ اختیار کرو۔ وہ تو انتہائی کارآمد حربہ ہے"..... جولیا نے کہا۔

"نہیں یہ کافی بوڑھا ہے اور بوڑھے آدمی میں اتنی قوت مدافعت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس پر نہ ہی شہ رگ کچلنے والا حربہ استعمال کیا جا سکتا ہے اور نہ نتھنے کاٹ کر پیشانی کی رگ پر ضربیں لگانے والا۔ اس کے ساتھ کوئی اور کھیل کھیلنا پڑے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی دوران ٹائیگر لارڈ کو کاندھے پر اٹھا چکا تھا۔

"اور پھر وہ اس ٹارچنگ روم سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر اسی سٹنگ روم میں پہنچ گئے جہاں رومر عمران کو لارڈ سے ملوانے لے گیا تھا۔

"کوئی رسی تلاش کر آؤ۔ اسے کرسی سے باندھنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا اور تنویر اور صفدر سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے جب کہ باقی افراد وہیں بیٹھ گئے۔ لارڈ کو ایک صوفے پر لٹا دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر اور صفدر واپس آئے تو تنویر کے ہاتھ میں نائیلون کی باریک رسی کا بڑا سا بنڈل موجود تھا اور چند لمحوں بعد ہی لارڈ کو ایک کرسی پر بٹھا کر

www.urdukorner.com

رسی کی مدد سے اچھی طرح جکڑ دیا گیا۔

"اب اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے مذاکرات کا آغاز کیا جا سکے"..... عمران نے کہا اور صفدر آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا چند لمحوں بعد لارڈ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور صفدر پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران لارڈ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد لارڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم صرف جھٹکا کھا کر رہ گیا۔

"تم۔ تم۔ یہ۔ یہ عورت اس تابوت سے کیسے رہا ہو گئی۔ یہ تو ناممکن ہے"..... لارڈ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کو حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"عورتوں اور مردوں کے جسمانی تناسب میں فرق ہوتا ہے۔ تمہاری اتنی عمر گزر گئی لارڈ لیکن تم یہ فرق آج تک محسوس نہیں کر سکے۔ جو باکس ہمارے لئے ٹائٹ تھا وہ جولیا کے لئے ٹائٹ نہ تھا اور جولیا کی پتلی انگلیاں اس خلا سے گزر کر اس آپریشنل ہک تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔ جس کے نتیجے میں سچویشن بدل گئی۔ میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ اپنے آدمیوں کا معاوضہ لے لو۔ ورنہ سچویشن بدل بھی سکتی ہے۔ لیکن تم تو ہلا کو بنے ہوئے تھے۔ ہماری موت کا اس طرح اعلان کر رہے تھے جیسے موت کا اختیار تمہارے

ہاتھوں میں دے دیا گیا ہو"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور لارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"مم۔ مم۔ میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ تم لوگ ان تابوتوں سے اس طرح بھی از خود رہا ہو سکتے ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ ایسا ہو بھی گیا۔ اب تم کیا چاہتے ہو"..... لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ ہاٹ فیلڈ نامی تنظیم کے قیام کا مقصد کیا ہے اور سنو اگر تم یہ بات درست طور پر بتا دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ کر بھی واپس جا سکتا ہوں۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ اس وقت اس وسیع وعریض محل میں تمہارے علاوہ تمہارا اور کوئی ساتھی زندہ بھی نہیں ہے اور جس قدر جنونی انداز میں تم نے اپنے دو آدمیوں پر مشین پسٹل کی گولیاں برسائی ہیں۔ اس سے زیادہ جنونی انداز میں تمہارے جسم پر مشین گن کی گولیاں بھی برس سکتی ہیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں اس وقت جب کہ تم موت کے پنجے میں پھنسے ہوئے تھے اور میں آزاد تھا۔ یہی بتایا تھا کہ میں نے یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے۔ اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں اس وقت نہ بتا دیتا جب میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ سچویشن بدلی بھی جا سکتی ہے"۔ لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم سمتھ اینڈریسن کے گہرے دوست رہے ہو۔ اس لئے تم

www.urdukorner.com

جانتے ہی ہو گے کہ جب سمتھ اینڈریسن کو کسی ایسے آدمی کا منہ کھلوانے کی ضرورت پیش آتی تھی۔ جس پر وہ تشدد بھی نہ کر سکتا ہو اور جس کے ذہن کو بڑھاپے کی کمزوری کی وجہ سے ہپناٹائز بھی نہ کیا جا سکتا ہو اور جو بڑھاپے کی وجہ سے یقیناً پیچیدہ بیماریوں کا مریض ہو تو وہ کیا طریقہ اختیار کرتا تھا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور سنو میں واقعی درست کہہ رہا ہوں میرا کوئی تعلق کسی ہاٹ فیلڈ سے کسی طرح بھی نہیں ہے۔ تم جو چاہے میرے ساتھ سلوک کر لو۔ جو طریقہ بھی تمہارا جی چاہے استعمال کر لو۔ لیکن آخر کار تم بھی اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہی درست ہے"..... لارڈ نے جواب دیا اور عمران ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"آرتھر نے مجھے بتایا تھا اور ویسے بھی حالات اور واقعات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ گرانڈ ماسٹر کو یہ غلط فہمی تھی کہ اس کا رابطہ ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ میں نے وہ مشینری دیکھی ہے جس سے وہ ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کرتے تھے۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس مشینری کی رینج زیادہ بڑی نہیں ہے اس لئے وہ جسے ہیڈ کوارٹر سمجھتے رہے وہ یہی سیمل پیلس ہے اور جسے وہ بگ باس کہتے رہے۔ اس کا نام لارڈ ہے۔ تمہارے محل کے تہہ خانوں میں اس کی رسیونگ مشینیں چیک کی جا چکی ہیں۔ کہو تو تمہیں ساتھ لے چلیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اسی طرح کے ذہنی کھیل میں بے شمار بار کھیل چکا ہوں مسٹر علی

عمران۔ یہ محل میرا ہے۔ میں نے اسے بنایا ہے اس کے ایک ایک چپے سے میں واقف ہوں۔ یہاں تمہیں ایسی کوئی مشینری دستیاب نہیں ہو سکتی ہاں میری بے ہوشی کے دوران تم خود کوئی ایسی مشین یہاں پہنچا چکے ہو تو میں کیا کہہ سکتا ہوں"..... لارڈ نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔

"یہ کیا اس کی بک بک سن رہے ہو تم۔ اسے میرے حوالے کرو میں ابھی چند منٹ میں اسے سیدھا کر دیتا ہوں"..... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور لارڈ نے مڑ کر تنویر کو ایسی نظروں سے دیکھا کہ جیسے وہ اسے انتہائی حقیر اور گھٹیا آدمی کے روپ میں دیکھ رہا ہو۔ پھر اس نے ایک جھٹکے سے نظریں گھمائیں اور بے اختیار اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اسے تنویر کی اس بات سے شدید ذہنی اور جذباتی دھچکہ پہنچا ہو۔

"میرا یہ ساتھی ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے لارڈ۔ اگر تمہاری صحت ٹھیک ہوتی تو اس کا ڈائریکٹ ایکشن واقعی تمہاری زبان کھلوا دیتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے درست کہہ رہا ہوں اور سنو۔ اگر تم مجھے کچھ نہ کہو تو میرا وعدہ کہ میں پھر کبھی تمہارے راستے میں نہ آؤں گا"..... لارڈ نے کہا۔

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے کہ تم کچھ نہیں بتاؤ گے"..... اچانک عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"آخری یا پہلے فیصلے کا کیا مطلب میں کچھ جانتا ہوتا تو مجھے کیا ضرورت تھی کہ خواہ مخواہ تم لوگوں کی طرف سے ہونے والے متوقع تشدد کو برداشت کرتا"..... لارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر"۔ عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"لارڈ کا سر بالوں سے بے نیاز ہے اور مجھے اچھا نہیں لگتا۔ یقیناً اس کے بالوں کی جڑیں اس کی کھوپڑی کے اندر موجود ہوں گی۔ میں چاہتا ہوں کہ لارڈ کے سر پر اس طرح بال نظر آنے لگ جائیں جیسے فصل کھیت میں لہلہاتی ہے۔ کیا خیال ہے"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس جیسے آپ حکم کریں"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو جاؤ بندوبست کرو۔ اس ٹارچر روم میں بلو پمپ پڑا میں نے دیکھا ہے اور باغ میں بمبو پلانٹس بھی ہیں"..... عمران نے کہا۔

"یس باس"۔ ٹائیگر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لارڈ اور عمران کے سارے ساتھی حیرت سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔

"یہ کیا تماشہ شروع کر دیا ہے تم نے"..... جولیا سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑی۔

"ابھی اس تماشے کا نتیجہ سامنے آ جائے گا۔ سمتھ اینڈریسن کا یہی

کمال ہے کہ وہ ایسے ہی حیرت انگیز کمالات دکھایا کرتا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کرنا کیا چاہتے ہو"..... لارڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں صرف تمہارے سر پر بال اگوانا چاہتا ہوں۔ تمہارے بالوں کی جڑیں تو موجود ہوں گی لیکن مردہ ہو چکی ہوں گی۔ ٹائیگر باری باری ایک ایک کو زندہ کرنا شروع کر دے گا اور تمہارے سر پر بالوں کی فصل لہلہا اٹھے گی۔ اس سے یقیناً تم پہلے سے زیادہ خوبصورت لگنے لگ جاؤ گے"..... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا تو لارڈ کے چہرے پر بے پناہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک مشینی بلو پمپ تھا۔ جس سے انتہائی تیز اور زوردار پریشر سے ہوا نکلتی تھی اور دوسرے ہاتھ میں اس نے بانس کی ایک بالکل چھوٹی سی تازہ نکلی ہوئی کونپل پکڑی ہوئی تھی۔

"یہ۔ یہ تم آخر کرنا کیا چاہتے ہو"..... لارڈ کے چہرے پر اس بار قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بقول جولیا ابھی تماشہ شروع ہو جائے گا تم بھی دیکھ لینا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ٹائیگر کی طرف مڑ گیا۔

"چلو شروع ہو جاؤ ٹائیگر۔ گنجے لارڈ کے سر پر بال دیکھ کر مجھے یقیناً خوشی ہو گی"..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران کے سارے ساتھی بھی حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ ان میں کسی

www.urdukorner.com

کی سمجھ میں بھی یہ بات نہ آ رہی تھی کہ آخر عمران اور ٹائیگر کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی نظریں ٹائیگر پر جمی ہوئی تھیں جب کہ لارڈ بھی حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ ٹائیگر نے بلو پمپ کا کنکشن بجلی کے ساکٹ سے لگایا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھوٹی سی بانس کی کونپل اس نے بلو پمپ کے پائپ کے سرے میں اس طرح ڈال دی کہ کونپل کا تیز سرا اوپر کی طرف تھا۔ کونپل پمپ کے پائپ کے اندر غائب ہو چکی تھی۔

"صفدر صاحب ذرا میری مدد کیجئے"..... ٹائیگر نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو میں تمہاری مدد کرتا ہوں میں سمجھ گیا ہوں کہ عمران کیا کرنا چاہتا ہے"..... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر لارڈ کی طرف بڑھ گیا۔ لارڈ کے چہرے پر اب حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جب کہ عمران بڑے مطمئن انداز میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر اس بچے جیسی مسکراہٹ تھی جسے یقین ہو کہ چند لمحوں بعد اسے انتہائی دلچسپ تماشہ دیکھنے کو ملے گا۔

"تم۔ تم۔ کیا کر رہے ہو"۔ لارڈ نے چیختے ہوئے کہا لیکن ٹائیگر نے کوئی جواب نہ دیا اور بلو پمپ اٹھا کر اس نے اس کے لمبے پائپ کا سرا لارڈ کی ناک کے ایک نتھنے سے لگا دیا۔ جب کہ کیپٹن شکیل نے اس کے سر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر قدرے پیچھے کی طرف ہٹایا۔

"کچھ اور پیچھے کیجئے کیپٹن"..... ٹائیگر نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اس کی ہدایت کے مطابق لارڈ کے سر کو اور کچھ پیچھے کر دیا۔

"اب اس کے سر کے عقبی حصے کو ذرا سا اوپر اٹھایئے ذرا سا"۔ ٹائیگر نے کہا اور کیپٹن شکیل نے ایسا ہی کیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم پاگل ہو۔ کیا کر رہے ہو"..... لارڈ نے ہذیانی انداز میں چیخنا شروع کر دیا لیکن ظاہر ہے اس کی سننے والا وہاں کون تھا۔ کسی کو لارڈ سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ سب حیرت بھرے انداز میں یہ دلچسپ تماشہ دیکھ رہے تھے۔

"اب سر کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں"..... ٹائیگر نے کیپٹن شکیل سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بلو پمپ کا ٹریگر دبا دیا سرر کی تیز آواز ایک لمحے کے لئے گونجی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ ٹائیگر نے بلو پمپ ہٹا دیا تھا جب کہ کیپٹن شکیل نے بھی دونوں ہاتھ لارڈ کے سر سے دور کر لیے تھے۔ لارڈ کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا اور ناک کے ایک نتھنے سے خون کی ایک پتلی سی لکیر باہر نکل کر بہہ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی تکلیف اور بے چینی کے تاثرات تھے۔ لیکن ویسے وہ قطعی نارمل تھا۔

"یہ۔ یہ کیا کیا ہے تم نے۔ کیا تم پاگل ہو"..... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر میں تمہارے گنجے سر پر پہلا بال نمودار ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر بلو پمپ ایک طرف رکھ کر اطمینان

www.urdukorner.com

سے دوبارہ کرسی پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔

"یہ کیا ہوا۔ کیا وہ بانس کی کونپل اس کے دماغ میں چلی گئی ہے لیکن پھر تو اسے مر جانا چاہئے تھا"..... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"قدرت نے دماغ کو انتہائی مضبوط غلاف میں بند کر رکھا ہے۔ اس لئے دماغ باوجود زبردست ایکسیڈنٹ کے بھی اکثر محفوظ رہتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے ارے یہ کیا۔ یہ میرے دماغ میں سرسراہٹ کیوں ہو رہی ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے کوئی کیڑا رینگ رہا ہو"..... لارڈ نے اچانک چیختے ہوئے کہا اور پھر اس کے چہرے پر بے چینی کے تاثرات تیزی سے پھیلتے چلے گئے۔ وہ بار بار ہونٹ بھینچتا۔ آنکھیں بند کر کے کھولتا۔ سر کو دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھٹکے دیتا۔ لیکن بے چینی میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہوتا چلا گیا اور پھر اچانک اس نے چیخنا شروع کر دیا اور پھر یہ چیخیں لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی گئیں۔ اس کا چہرہ بے چینی اور اضطراب کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ تکلیف اس قدر شدید تھی کہ اس کا سرخ و سفید چہرہ تکلیف کی شدت سے سیاہ پڑ گیا تھا۔ آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں۔ اس نے اب ہذیانی انداز میں چیخنا اور سر مارنا شروع کر دیا تھا۔ اس کی حالت واقعی قابل رحم حد تک خراب ہو چکی تھی۔ پورا جسم اس طرح بھیگ گیا تھا جیسے کسی نے اسے لباس سمیت آبشار کے نیچے بٹھا دیا ہو۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اوہ گاڈ یہ کیا ہو رہا میں لہر
و کو اسے روکو"..... لارڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے او اسے
ارتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے یہ ستم
کچھ دیکھ رہے تھے اور چند لمحوں بعد جب اچانک لارڈ کے انڈے کے
چھلکے کی طرح صاف سر میں پیشانی کے قریب بانس کی کونپل کا سرا
ہر کو نکلتا نظر آنے لگا تو صفدر۔ تنویر اور جولیا تینوں کے چہرے حیرت
رخوف سے ٹ کھے گئے۔

"وہ دیکھو پہلا بال نمودار ہو رہا ہے"..... عمران نے مسکراتے
ئے کہا۔ لیکن لارڈ نے شاید اس کی بات تک نہ سنی تھی۔ اس کی
لت اب واقعی انتہائی حد تک خراب ہو چکی تھی۔ ادھر عمران اور اس
ے ساتھی کونپل کو تیزی سے باہر نکلتے دیکھ رہے تھے۔ کونپل کا رنگ
کا سرخ ہو گیا تھا اور پھر اچانک کونپل کافی سے زیادہ باہر آ گئی اور پھر
یک جھٹکے سے وہ سوئی جتنی کونپل سالم باہر آ کر لارڈ کی پیشانی پر گری
ر پھسلتی ہوئی نیچے فرش پر جا گری اور اس کے ساتھ ہی جیسے لارڈ کو
وس ہونے والی بے پناہ تکلیف یکلخت ختم ہو گئی۔ اس نے بے
تیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اس کا مسخ شدہ اور بگڑا ہوا
رہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا اور پھر اچانک ایک جھٹکے سے اس کا سر
یک طرف کو ڈھلک گیا وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"کمال ہے۔ یہ سب تو جادو ہے۔ یہ کونپل تم نے ناک میں ڈالی
ر یہ سر سے باہر آ گئی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے اور یہ شخص اس وقت تو بے

www.urdukorner.com

سے دوبارہ کرے"

"یہ کیا ہے میں ہوا جب اس کی تکلیف اور بے چینی عروج پر پہنچی ہوئی تھی لیکن پھر تو جب جبکہ اس کی تکلیف بظاہر دور ہو گئی ہے تو یہ بے ہوش ہو گ لہجے میں ہے"..... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران مسکر دیا۔

"کھوپڑی کے اندرونی غلاف میں مسلسل رینگتی ہوئی بانس کی ا نوزائیدہ کونپل کی موجودگی میں یہ بے ہوش کیسے ہو سکتا تھا اور ا جب کہ اس کی تکلیف دور ہوئی ہے یہ بے ہوش ہو گیا ہے یہ طر دراصل اس سمتھ اینڈریسن کی ایجاد ہے۔ اصل طریقہ تو افریقہ ایک آدم خور قبیلے کا ہے۔ لیکن وہ اسے ہلاکت کے لئے دوسرے اند میں استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے جس مجرم کو سزا دینی ہو۔ ا بانس کی نئی پیدا ہونے والی کونپل کے اوپر پشت کے بل لٹا کر ا طرح باندھ دیتے ہیں کہ وہ معمولی سی حرکت نہ کر سکے اور پھر وہ جاتے ہیں۔ بانس کی یہ کونپل اس قدر تیزی سے اوپر کو اٹھتی ہے اس کی نوک آہستہ آہستہ اس آدمی کی پشت میں سوراخ کرتی چلی ج ہے اور وہ آدمی تکلیف کی شدت سے بری طرح چیختا رہتا ہے، لیکن و ہی بے ہوش ہو سکتا ہے اور نہ ہلاک ہو سکتا ہے کیونکہ یہ کونپل ن اس کے دوران خون کو روکتی ہے اور نہ ہی اس کے ذہن اور اعص کو کاٹتی ہے لیکن چونکہ قبیلے والے اس آدمی کو موت کی سزا دینا چ ہیں اس لئے یہ پشت کے نیچے کونپل کو ایسی جگہ پر رکھتے ہیں ک بڑھتے بڑھتے آخر کار اس کے دل میں گھس جاتی ہے اور وہ آدمی اس

تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جاتا ہے اور جب دن کے وقت قبیلے واپس آتا ہے تو بانس کا یہ ننھا سا پورا اس آدمی کے سینے سے نکل کر فضا میں لہر رہا ہوتا ہے۔ بانس کی کونپل میں یہ خاصیت ہے کہ جب تک اسے تازہ ہوا نہ ملے وہ انتہائی تیزی سے اوپر کو اٹھتی ہے۔ اس طرح راتوں رات وہ انسانی پشت سے صبح تک انسانی سینے کو پھاڑ کر باہر آجاتی ہے لیکن اس کو اس انداز میں استعمال کرنے کی ترکیب سمتھ اینڈریسن کی ہے۔ یہ باریک کونپل بالکل اسی طرح سفر کرتی ہے جس طرح اگر کسی کی پتلون کے پائنچے میں گندم کی بالی کو الٹا کر کے ڈال دیا جائے تو جیسے جیسے وہ اسے نکالنے کی کوشش کرے گا وہ اوپر کو چڑھتی چلی جائے گی یا جس طرح جسم میں اگر سوئی گھس جائے اور وہ خون کے دوران میں شامل ہو جائے تو وہ تیزی سے سفر کرتی ہوئی کسی بھی جگہ سے نکل سکتی ہے۔ اس کونپل میں بھی یہی خصوصیت ہے اسے ناک کے نتھنے کے اندر پریشر سے اس طرح ایک مخصوص زاویے سے پھینکا جاتا ہے کہ یہ تیز سوئی کی طرح سفر کرتی ہوئی دماغ کو ٹچ کئے بغیر پیشانی کے پیچھے سفر کرتی ہوئی کھوپڑی سے باہر نکل جاتی ہے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ لیکن تم نے آج پہلی بار یہ طریقہ لارڈ پر آزمایا ہے۔ جب کہ ٹائیگر کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اس کام میں مکمل ٹرینڈ ہے"۔ مسفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کافی عرصہ پہلے ایک مشن کے دوران میں نے یہ طریقہ لارڈ جیسے

www.urdukorner.com

ایک آدمی پر آزمایا تھا اور یہ تجربہ رانا ہاؤس میں کیا گیا تھا اور اس کے لئے میں نے ٹائیگر کو خاص طور پر بلا کر ٹرینڈ کیا تھا۔ وہی ٹریننگ اب ایک طویل عرصے بعد کام آئی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سارے تماشے سے فائدہ کیا ہوا۔ لارڈ نے کچھ بتایا تو نہیں"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ واقعی اس تماشے کا کوئی نتیجہ بھی سامنے آجائے اور یہ کونپل مجھے اٹھا کر دے دو"..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اٹھ کر پہلے فرش پر پڑی ہوئی وہ کونپل اٹھائی اور اسے عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ عمران نے اسے نیچے سے چٹکی میں پکڑ لیا۔ سب حیرت سے اس سوئی نما کونپل کو دیکھ رہے تھے جو اوپر سے کسی کانٹے کی نوک کی طرح باریک اور نیچے سے قدرے پھیلی ہوئی تھی جب کہ ٹائیگر نے بے ہوش لارڈ کا ناک اور منہ بند کر دیا اور چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ ہٹ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہی لارڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"مجھے معلوم ہے لارڈ کہ بے پناہ تربیت کی وجہ سے تمہاری قوت مدافعت عام انسانوں سے ہزاروں گنا زیادہ طاقتور ہو چکی ہے اور یقیناً بڑھاپا اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ لیکن ابھی تو ایک بال نکلا ہے اور انسانی سر پر تو لاکھوں کی تعداد میں بال ہوتے ہیں۔ دیکھو یہ ہے وہ

بال جو تمہارے سر سے نکل کر ٹوٹ کر نیچے گر گیا ہے۔ ابھی ابتدا ہے ناں۔ آہستہ آہستہ یہ جڑ پکڑ جائے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا تھا۔ اوہ گاڈ۔ اس قدر عجیب و غریب بے چینی اور تکلیف کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ سب کیا تھا۔ یہ تو غیر انسانی سی تکلیف تھی۔ میرے جسم اور اعصاب میں کوئی تکلیف محسوس نہ ہو رہی تھی لیکن سر کے اندر مسلسل سرسراہٹ اور اس کے ساتھ ہی عجیب سی بے چینی نا معلوم بے چینی۔ ایسی بے چینی جسے میں بیان نہیں کر سکتا یہ سب کیا ہے"..... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"ٹائیگر بلو پمپ اٹھاؤ اور دوسرا بال پیدا کرو۔ ابھی تو ابتدا ہے۔ تم نے لاکھوں بال پیدا کرنے ہیں۔ اس لئے جلدی کرو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چٹکی میں پکڑی ہوئی کونپل ٹائیگر کی طرف بڑھا دی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کرنا چاہتے ہو۔ تم"..... لارڈ نے یکلخت انتہائی ہراساں لہجے میں کہا۔

"اس بار پہلے تجربے سے تمہیں مختلف تجربہ حاصل ہو گا لارڈ اور ہر بار مختلف تجربہ ہو گا۔ ٹائیگر کام شروع کرو"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اس کے ہاتھ سے کونپل لی اور اسے بلو پمپ کے پائپ میں پہلے کی طرح ڈالا اور بلو پمپ اٹھا کر اس نے اس بار لارڈ کے دوسرے

www.urdukorner.com

ٹھنے سے لگا دیا۔ جب کہ کیپٹن شکیل خود بخود اٹھ کر آگے آیا اور اس نے لارڈ کا سر ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا۔

" نہیں نہیں۔ نہیں رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں سب کچھ بتاتا ہوں رک جاؤ۔ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ میں بتاتا ہوں۔ یہ یہ ناقابل برداشت ہے۔ یہ غیر انسانی تکلیف ناقابل برداشت ہے "۔ لارڈ نے یکلخت بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" جب تک بتاتے رہو گے ٹائیگر کی انگلی بلو پمپ کے ٹریگر پر ساکت رہے گی۔ جیسے ہی تم خاموش ہو گے یہ ٹریگر دبا دے گا۔ بولو۔ کیا مقاصد ہیں ہاٹ فیلڈ کے بولو "..... عمران نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" ہٹا دو اسے ہٹا دو میں بتا دیتا ہوں ہٹا دو اسے میرا وعدہ میں سب کچھ بتا دوں گا "..... لارڈ نے ہذیانی انداز میں کہا اور عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے بلو پمپ ہٹا دیا اور لارڈ نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے اس کے چہرے کی کیفیت بتا رہی تھی جیسے وہ کسی بہت بڑے عذاب سے بچ نکلا ہو۔

" اب میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے لارڈ کہ میں تمہارے سانسوں کی طوالت بیٹھا ناپتا رہوں "..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" تم نے آج زندگی میں پہلی بار مجھے میری مرضی کے بغیر بولنے پر مجبور کر دیا ہے ورنہ میری زندگی میں سینکڑوں موقعے ایسے آئے ہیں کہ

مجھ پر دس دس دن مسلسل تشدد کیا جاتا رہا۔ دنیا کا بھیانک ترین تشدد۔ لیکن میری زبان نہ کھل سکی تھی لیکن نجانے یہ کیسی تکلیف تھی یہ کیسا احساس تھا جس کا صرف تصور کر کے ہی میری سوچ فنا ہو جاتی ہے۔ اب میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد تمہاری مرضی چاہے مجھے گولی مار دینا۔ چاہے زندہ چھوڑ دینا۔ سنو ہاٹ فیلڈ ایک ایسی تنظیم ہے۔ جسے قائم ہوئے آٹھ سال گزر چکے ہیں۔ اس تنظیم کا قیام ایکریمیا کے ایک یہودی تاجر ٹسکی کے ذہن میں آیا۔ ٹسکی بہت متعصب یہودی بھی ہے اور بہت بڑا صنعتکار اور تاجر بھی۔ قانونی تجارت کے لحاظ سے بھی اور غیر قانونی تجارت کے لحاظ سے بھی۔ تمہیں شاید یقین نہ آئے کہ مافیا۔ گاڈفادر اور ایسی ہی بڑی بڑی تنظیموں میں اس کا سرمایہ لگا ہوا ہے۔ بہرحال اس نے یہ تنظیم قائم کرنے کی پلاننگ کی۔ اس تنظیم کا مقصد تو وہی پرانا ہے۔ یعنی پوری دنیا پر بلا روک ٹوک کنٹرول۔ لیکن اس کنٹرول کے لئے ٹسکی نے ایک نیا انداز قائم کیا ہے۔ اس کے ہاتھ ویسٹرن کارمن کا ایک ایسا سائنس دان لگ گیا۔ جو اپنی عجیب و غریب ایجادات کی وجہ سے پاگل تصور کیا جا سکتا تھا اور ایسی سائنسی ایجادات کی باتیں کرتا تھا جو کسی کی سمجھ میں نہ آتی تھیں۔ لیکن ٹسکی اس سے مل کر بے حد متاثر ہوا تھا اور اس نے اس کے ایک فارمولے کو مکمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ اس نے اس سائنسدان جس کا نام لیونارڈ پیٹرک ہے۔ سے مل کر اس سائنسی موضوع پر دنیا بھر میں پھیلے ہوئے انتہائی قابل سائنسدانوں سے رابطہ

www.urdukorner.com

کیا جو لوگ اپنی خوشی سے اس کے ساتھ شامل ہو گئے انہیں انتہائی بھاری معاوضے دیئے گئے اور جو رضامند نہ ہوئے انہیں اس طرح اغوا کرا لیا گیا کہ پھر کسی کو ان کا پتہ نہ چلا اور ٹسکی نے دنیا کے کسی نامعلوم مقام پر اس سائنسی ایجاد کی انتہائی جدید ترین اور وسیع تعریفیں لیبارٹری قائم کی۔ اس ایجاد کا نام ہاٹ فیلڈ ہے اور اس کی بنا پر اس تنظیم کا نام بھی ہاٹ فیلڈ رکھا گیا ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق اس لیبارٹری کی تیاری میں چار سال کا عرصہ لگ گیا اور اس کے بعد ہاٹ فیلڈ پر کام شروع کر دیا گیا۔ چنانچہ اس کے لئے بے پناہ دولت کی مسلسل ضرورت تھی اس لئے ہاٹ فیلڈ کے تحت دنیا کے تمام ممالک میں بے شمار جرائم پیشہ تنظیمیں قائم کی گئیں۔ ان کی سرپرستی کی جاتی تھی اور ان سے باقاعدہ منافع حاصل کیا جاتا تھا۔ بے شمار گروپ قائم کیے گئے ہیں۔ بس یوں سمجھو کہ پوری دنیا میں ہاٹ فیلڈ نے جرائم کا ایک ایسا جال پھیلایا ہوا ہے کہ دولت کھنچ کھنچ کر ہاٹ فیلڈ تک پہنچتی رہتی ہے۔ لیکن ہاٹ فیلڈ کو اس قدر خفیہ رکھا گیا کہ سوائے خاص خاص افراد اور گروپس کے کسی کو اس کا علم تک نہ تھا۔ صرف چند ایسے گروپوں کو جو براہ راست ٹسکی کے تحت تھے۔ انہیں معلوم تھا اور ان میں ایکریمیا کا پی۔ ون گروپ بھی تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ پی ون دراصل ٹسکی کا بھائی تھا۔ میرے ٹسکی سے دوستانہ تعلقات رہے تھے اس لئے جب میں ریٹائر ہوا تو ٹسکی نے مجھے اپنے تحت رکھ لیا اور پھر ایکریمیا اور ناڈا کا نگران مقرر کر دیا۔ یہ سب شان و شوکت، یہ محل یہ

جاگیر سب ٹسکی کی بدولت ہیں ٹسکی کو دو سال ہو گئے فوت ہو چکا ہے اور اس کی وصیت کے مطابق ہاٹ فیلڈ کا کنٹرول اس کے مقرر کردہ چار آدمیوں کے پاس ہے۔ جنہیں ڈائریکٹر کہا جاتا ہے جن کے متعلق کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں۔ البتہ چیئرمین وہی سائنسدان لیونارڈ ہے۔ یہ ڈائریکٹر اپنے اپنے طور پر دنیا کے مختلف ملکوں میں موجود تنظیموں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ لیکن اہم فیصلے مشترکہ اجلاس میں ہوتے ہیں"۔ لارڈ جب بولنے پر آیا تو واقعی مسلسل بولتا چلا گیا اور عمران اور اس کے ساتھی حیرت سے یہ سب کچھ سنتے رہے۔

"کیا ایجاد ہے وہ جس پر اتنے طویل عرصے سے کام ہو رہا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے تفصیل معلوم نہیں ایک بار ٹسکی نے بتایا تھا کہ جب یہ ایجاد مکمل ہو جائے گی تو پھر دنیا اس کی مٹھی میں ہو گی۔ وہ جس ملک کا چاہے گا پانی ایک لمحے میں غائب کر کے اس ملک کو صحرا میں بدل دے گا اور جس سمندر کا پانی چاہے گا۔ بھاپ بنا کر اڑا دے گا اور جہاں چاہے گا ہاٹ فیلڈ قائم کر دے گا۔ ایسا فیلڈ جو دنیا کا گرم ترین خطہ ہو گا جہاں پانی غائب ہو جائے گا اور تمام جاندار کوئلے میں تبدیل ہو جائیں گے چاہے ان کی تعداد لاکھوں کروڑوں ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے زیادہ نہ اس نے بتایا نہ مجھ میں پوچھنے کی ہمت تھی اور نہ مجھے معلوم ہے"۔ لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر تشویش کے اثرات گہرے پڑتے چلے گئے۔

www.urdukorner.com

"اب اس ایجاد کی کیا پوزیشن ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"وہ مکمل ہونے کے قریب ہے۔اس کے تجربات کیے جا رہے ہیں میں نے آخری بار یہی سنا تھا"..... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے یہ لیبارٹری اس کا محل وقوع کیا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"بس یہی ایک ایسی بات ہے جس کا علم سوائے اس سائنسدان لیونارڈ اور اس کے چار ڈائریکٹروں کے اور کسی کو نہیں ہے۔ ٹسکی خود ایکریمیا میں رہتا تھا اور وہیں فوت ہوا"..... لارڈ نے جواب دیا۔

"رابطہ کس طرح ہوتا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"ایک ایسی مشین جو شاید اس لیونارڈ کی ایجاد ہے جس سے کسی طرح بھی اس کا محل وقوع معلوم نہیں کیا جا سکتا"..... لارڈ نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ مشین"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس محل میں ہے۔لیکن اس کے لئے تمہیں مجھے کھولنا ہوگا کیونکہ یہ پرزوں کی صورت میں ہے۔اسے ایک مشین ہی جوڑ سکتی ہے"۔ لارڈ نے کہا۔

"ٹائیگر لارڈ کو کھول دو"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور تھوڑی دیر بعد لارڈ رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا۔

"چلو مجھے وہ مشین دکھاؤ اور سنو لارڈ تم نے جو معلومات مجھے دی

ہیں ان کی تصدیق اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ اس مشین سے واقعی ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر رابطہ ہو سکے اور تم مجھے یقین دلا دو کہ تم نے ہاٹ فیلڈ سے رابطہ کیا ہے اور اس کے علاوہ اگر تم نے راستے میں کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر چشم زدن میں تمہاری موت واقع ہو جائے گی"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں کچھ نہیں کروں گا"..... لارڈ نے کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر اپنے دفتر اور بیڈ روم سے ہوتا ہوا نیچے اس سٹور میں پہنچ گیا۔یہاں کاٹھ کباڑ موجود تھا۔اس نے بڑے ڈبے میں سے وہ چھوٹا ڈبہ اٹھایا جس میں واقعی عجیب وغریب پرزوں کا ڈھیر موجود تھا۔

"یہ ہے وہ مشین جس سے ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم ہوتا ہے"..... لارڈ نے کہا اور پھر ایک طرف دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر یہ ڈبہ رکھ کر اس نے الماری بند کی اور اس کے باہر موجود نمبروں والے تالے کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔عمران خاموش کھڑا اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہا تھا چند لمحوں بعد لارڈ نے ہاتھ اٹھائے تو الماری کے اندر سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے کسی نرم چیز کو کسی سخت چیز سے پیٹا جا رہا ہو۔جیسے فوم کے گدے پر فولادی راڈ مارا جا رہا ہو۔چند لمحوں بعد آوازیں سنائی دینی بند ہو گئیں اور لارڈ نے ایک طویل سانس لیا اور ایک بار پھر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔اس بار اس نے الماری کھولی

www.urdukorner.com

تو وہاں موجود سارے افراد جن میں عمران بھی شامل تھا۔ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ڈبہ جس میں پرزے تھے وہ خالی ہو چکا تھا اور اس سے نچلے خانے میں مستطیل شکل کی عجیب وغریب پیچیدہ قسم کی مشین موجود تھی۔ لارڈ نے وہ مشین اٹھائی اور واپس مڑ گیا۔

"آؤ میرے ساتھ اب دفتر میں بیٹھ کر رابطہ کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک طویل پروسیجر ہے....." لارڈ نے کہا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اوپر بیڈ روم سے ہوتے ہوئے دفتر میں پہنچ گئے۔ عمران نے اسے بڑی میز پر نہ بیٹھنے دیا بلکہ علیحدہ میز پر مشین رکھوا کر علیحدہ کرسی پر بٹھایا کیونکہ لارڈ سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ کسی بھی وقت کوئی خفیہ بٹن دبا کر ان کے لئے مشکل پیدا کر دیتا۔ لارڈ نے مشین کو میز پر رکھا اور پھر اس کے کئی بٹن دبا دیئے۔ مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس پر موجود چھوٹے چھوٹے کئی بلب جلنے بجھنے کے ساتھ ساتھ ایک چھوٹی سی سکرین بھی روشن ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نظریں اس مشین پر جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر مسلسل آڑی ترچھی لکیریں دوڑتی رہیں اور کافی دیر بعد اچانک جھماکے کے ساتھ سو کا ہندسہ سکرین پر نمودار ہوا اور پھر گنتی کم ہونی شروع ہو گئی۔ عمران ہونٹ بھینچے اس عجیب وغریب مشین کو دیکھتا رہا۔ پھر جیسے ہی گنتی سو سے کم ہوتے ہوتے زیرو پر پہنچی۔ لارڈ نے ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے گنتی پھر بڑھنی شروع ہو گئی۔ جب گنتی اٹھارہ پر پہنچی تو لارڈ نے ایک اور بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اٹھارہ کا ہندسہ

سکرین پر مسلسل جلنے بجھنے لگ گیا اور اس مشین کے نچلے حصے سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو ہیلو لارڈ کالنگ"..... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ ایچ۔ ایف اٹنڈنگ یو"..... چند لمحوں بعد مشین سے ایک آواز سنائی دی لہجہ قطعی غیر انسانی تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی ڈولفن مچھلی انسانی آواز میں بول رہی ہو۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے خلاف میں نے جنرل کلنگ آرڈر کی سفارش کی تھی۔ کیا میری سفارش قبول کر لی گئی ہے"۔ لارڈ نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی لارڈ کی یہ بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہیں بتا دیا گیا تھا کہ اس کے بارے میں پوری دنیا سے معلومات اکٹھی کر کے تفصیلی رپورٹ تمہاری سفارش کے ساتھ جنرل میٹنگ کے ایجنڈے میں شامل کر دی جائے گی اور اگر منظور ہو گئی تو جنرل آرڈر کر دیا جائے گا۔ پھر فوری طور پر رابطہ کرنے اور یہ بات پوچھنے کی تمہیں کیوں ضرورت پیش آئی ہے"..... اس بار انتہائی سخت لہجے میں جواب دیا گیا۔

"اس لئے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے گرد موجود ہے"..... لارڈ نے یکلخت تیز لہجے میں کہا اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے لارڈ کو گردن سے پکڑ کر پیچھے اچھال دیا۔ لیکن دوسرے لمحے اس مشین کی اوپر والی سطح سے تیز روشنی نکلی اور پورے دفتر میں پھیل گئی

www.urdukorner.com

تو ، ہا۔ہا۔ہا۔اب تم بچ کر نہ جا سکو گے علی عمران ہا۔ہا۔ہا"..... لارڈ نے ہذیانی انداز میں قہقہہ مارتے ہوئے کہا اور مگر دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک زور دار دھماکے کے ساتھ ہی مشین کے پرزے بکھر گئے۔یہ فائرنگ صفدر نے کی تھی۔اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

"ویل ڈن صفدر تم نے بروقت اقدام کیا ہے"..... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور پھر وہ لارڈ کی طرف مڑا جو اب اٹھ کر بیٹھا حیرت سے آنکھیں پھاڑے پرزے پرزے ہوئی پڑی مشین کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

"اوہ اوہ ہیڈ کوارٹر لائٹ چیکنگ کے چکر میں پڑ گیا اگر وہ ریڈ ریز فوراً آن کر دیتے تو اس کمرے میں موجود ہر چیز بھسم ہو کر رہ جاتی بہرحال اب انہیں میری سفارش پر یقین آ گیا ہو گا اور اب تمہارے خلاف جنرل کلنگ آرڈر جاری ہو جائے گا اور اس کے بعد چاروں طرف سے موت تم پر جھپٹ پڑے گی۔بھوکے عقابوں کی طرح۔شکاری کتوں کی طرح۔غضب ناک چیتوں کی طرح اور تمہیں دنیا بھر میں کہیں بھی پناہ نہ مل سکے گی۔کہیں بھی۔ہاٹ فیلڈ کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے سینکڑوں ہزاروں لاکھوں خوفناک قاتل۔انتہائی منظم اور طاقتور گروپ۔منظم تنظیمیں سب تمہاری تلاش میں نکل کھڑی ہوں گی۔تم چاہے کوئی بھی میک اپ کر لو۔کوئی بھی روپ دھار لو۔کہیں بھی چھپ جاؤ۔ہاٹ فیلڈ کی طرف سے بھیجی ہوئی موت تمہیں

بہرحال تلاش کر لے گی"..... لارڈ نے ایسے لہجے میں بولنا شروع کیا تھا جیسے وہ لاشعوری طور پر مسلسل بولتا چلا جا رہا ہو۔

"اب تم بتاؤ گے لارڈ کہ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔عمران نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑ کر کھڑے کرتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ہا کوئی نہیں بتا سکتا۔کسی کو علم نہیں کہ کہاں ہے وہ اور ہو سکتا ہے کہ تھوڑی دیر بعد تمہیں اس کی ضرورت ہی نہ پڑے"..... لارڈ نے ہذیانی انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو گھوما اور لارڈ کی کنپٹی پر ایک زور دار ضرب پڑی اور وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور اس کا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"یہ تو مر گیا ہے"..... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"اوہ ویری بیڈ مجھے اس کا خیال بھی نہ رہا تھا کہ اس پر بانس کی کونپل والا تجربہ کیا جا چکا ہے۔اور اس کے دماغ پر لگنے والی چوٹ اسے فوراً ہلاک کر دے گی۔بہرحال آؤ اب ہمیں فوری یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ہو سکتا ہے یہاں ٹاگ میں موجود ہاٹ فیلڈ کا کوئی گروپ اس محل پر چڑھ دوڑے"..... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب پہلے کی طرح دو کاروں میں بیٹھے شہر کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔

"اب اسی اڈے پر واپس جانا ہو گا"..... عمران کے ساتھ فرنٹ

www.urdukorner.com

سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

"نہیں ہمیں فوری طور پر ٹاگ سے نکلنا ہوگا۔ ورنہ واقعی ہاٹ فیلڈ کے قاتل بھوکے کتوں کی طرح ہماری تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے اس کال کی وجہ سے انہیں معلوم ہو گیا ہے ہم ٹاگ میں اور لارڈ کے محل میں ہیں اس لئے ٹاگ سے فوری نکل جانے کے بعد ہم محفوظ ہو جائیں گے۔ ہمیں چارٹرڈ طیارے سے فوری یہاں سے روانہ ہونا ہوگا" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ تمہیں لارڈ کی اس بات پر یقین ہے کہ پوری دنیا میں ہاٹ فیلڈ کے قاتل پھیلے ہوئے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ وہ ہمارے متعلق معلومات کہاں سے حاصل کریں گے"..... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں جانتا ہوں کہ ایسی پاگل تنظیمیں جو پوری دنیا پر اقتدار جمانے کا خواب دیکھ کر قائم کی جاتی ہیں ان معاملات میں انتہائی حساس ہوتی ہیں۔ وہ اپنی بقا کے خلاف ایک تنظیم تو کیا ایک پورے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجانے سے دریغ نہیں کرتیں اور ہاٹ فیلڈ بھی ایسی ہی تنظیم ہے اور اتنا تو ہم نے دیکھ لیا ہے کہ یہ کس قدر منظم باوسائل اور وسیع تنظیم ہے۔ اگر مجھے ذرا سا بھی خیال ہوتا کہ لارڈ رابطہ قائم کر کے ایسی بات کر دے گا تو میں کبھی اس کا رابطہ نہ کراتا۔ بہرحال اس سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ لارڈ نے جو کچھ کہا تھا وہ

درست تھا"..... عمران نے کہا۔

"تو کیا اب آپ اس ہاٹ فیلڈ کے خلاف کام کریں گے"۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"اس کا فیصلہ تو تمہارا چیف کرے گا۔ میں تفصیلی رپورٹ اسے دے دوں گا۔ اس کے بعد وہ کیا فیصلہ کرتا ہے۔ یہ اس کی مرضی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"چیف یقیناً اس تنظیم کے خاتمے کے مشن پر فوری کام کرے گا۔ وہ ویسے بھی ایسی تنظیموں کے سخت خلاف ہے"..... جولیا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اگر اس نے نہ بھی کیا تو مجھے تو بہرحال اپنے طور پر کام کرنا ہی ہوگا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف جنرل کلنگ آرڈر جاری ہونے کے بعد ہاٹ فیلڈ کیا کرتی ہے۔ کیا نہیں۔ اس بارے میں سوچنا تمہارے چیف کا کام ہے۔ لیکن مجھے تو اپنی زندگی بچانے کا حق حاصل ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں چیف کو مجبور کر دوں گی تم فکر نہ کرو"۔ جولیا نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"کس بات پر مجبور کر دو گی۔ شادی پر۔ اگر واقعی اس نے مجبور ہو کر شادی کر لی تو پھر میرے لئے باقی فکر کے لئے کیا رہ جائے گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا بکواس ہے۔ ان حالات میں تمہیں شادی کہاں سے یاد آ گئی"

www.urdukorner.com

جولیا نے غصے سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"شادی بھی تو جنرل کلنگ آرڈر کا ہی دوسرا نام ہے"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا اور عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ جب کہ جولیا بھی مسکرانے پر مجبور ہو گئی۔

ختم شد

ہاٹ فیلڈ کے سلسلے کی انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ہاٹ سپاٹ

——— مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے ———

ہاٹ فیلڈ ـــ جس کا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری ٹریس کرنے کیلئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی صبر آزما جدوجہد کرنا پڑی۔

ہاٹ فیلڈ ـــ جس کے قاتلوں نے عمران پر کامیاب قاتلانہ حملہ کیا اور عمران لاش میں تبدیل ہو گیا ـــ کیا واقعی ـــ ؟

دری ـــ جوانا کی سابقہ دوست۔ جس پر کسی زمانے میں جوانا جان دیتا تھا، ایک بار پھر جوانا کے سامنے آ گئی ـــ پھر کیا ہوا ـــ ؟ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز سچوئشن۔

واراک ـــ ایک ایسا آدمی جس نے جوانا اور جوزف دونوں کو بے بس کر دیا۔ کیسے ـــ ؟ کیا وہ ان دونوں سے زیادہ طاقتور اور شہ زور تھا۔ ؟

مادام یوشی ـــ ہاٹ فیلڈ کے چیئرمین لارڈ ٹامیری کی اکلوتی بیٹی جس نے عمران کے سامنے کلمہ پڑھ کر اقرار کیا کہ وہ مسلمان ہو چکی ہے اور عمران نے اس پر اعتماد کر لیا ـــ مگر ـــ ؟

مادام یوشی ـــ جو عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت سینکڑوں فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہوئے ہیلی کاپٹر میں موجود تھی کہ اچانک اس

www.urdukorner.com

عمران سیریز میں ایک قطعی منفرد انداز کا ناول

وڈکنگ

مصنف

مظہر کلیم ایم۔ اے

وڈکنگ ۔ ایک ایسا مجرم جس کی تنظیم انسانوں کی بجائے جنگلات کی دشمن تھی ۔ انتہائی حیرت انگیز تنظیم۔

وڈکنگ۔ جس نے پاکیشیا کے سب سے بڑے جنگل کو انتہائی پراسرار بیماری میں مبتلا کر کے ناکارہ اور تباہ کر دیا؟۔

وڈکنگ۔ جس نے پاکیشیا کا سب سے بڑا جنگل تباہ کر کے پاکیشیا کے دس کروڑ عوام کو معاشی بحران میں مبتلا کر دیا۔ کیسے؟۔

وڈکنگ۔ جس کے جرم کو دنیا کا کوئی شخص بھی جرم سمجھنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اسے آخر تک لکڑی کی بیماری ہی سمجھتے رہے۔

عمران جو جنگل کو تباہی سے بچانے کیلئے اپنی جان پہ کھیل گیا۔ کیوں؟۔

وڈکنگ ۔ دنیا کا سب سے زیادہ محتاط مجرم جسے عمران پہچان لینے کے باوجود تلاش نہ کر سکا تھا۔ کیوں؟۔

وڈکنگ۔ جس نے عمران کو ایک ایسا حیرت انگیز تحفہ دیا کہ عمران کا رواں رواں مسرت سے نڈھال اٹھا۔ یہ تحفہ کیا تھا.....؟۔

انتہائی منفرد۔ دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی ۔ ایک ایسی کہانی جو جاسوسی ادب میں پہلے کبھی نہیں لکھی گئی۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

نے نیچے چھلانگ لگا دی اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت ایک خوفناک دھماکے سے فضا میں ہی پھٹ گیا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ——؟ یوشی نے ایسا کیوں کیا تھا —— ؟ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن۔

مادام یوشی —— ایک حیرت انگیز اور دلچسپ کردار —— جس نے مسلمان ہونے کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف انتہائی خوفناک سازش کی —— کیوں —— ؟ کیا مادام یوشی اپنی سازش میں کامیاب ہو گئی —— ؟ کیا عمران اور اس کے ساتھی مادام یوشی کی وجہ سے موت کا شکار ہو گئے۔؟

ہاٹ سپاٹ —— وہ جگہ جہاں دراصل ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ کیا عمران ہاٹ سپاٹ کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا —— یا —— ؟ بین الاقوامی تنظیم ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کیلئے عمران اور اس کے ساتھیوں ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کی ایسی جان لیوا جدوجہد جس میں قدم قدم پر انہیں یقینی موت کا سامنا کرنا پڑا۔

● لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے خونی واقعات ۔ تیز سے تیز تر ہوتا ہوا جان لیوا ایکشن مضبوط سے مضبوط اعصاب کو چٹخا دینے والا سسپنس۔

ایک ایسی کہانی جو یادگار حیثیت کی حامل ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

موت کے مہیب سائے میں کھیلے جانے والا عظیم ایڈونچر عمران کا ناقابل فراموش کارنامہ

انکانادیوی

مصنف :- مظہر کلیم۔ ایم اے

- افریقہ کے گھنے جنگلوں میں کھیلا جانے والا موت کا ہولناک کھیل۔
- عمران اور سیکرٹ سروس افریقہ کے گھنے جنگلوں میں موت کے خونی جبڑوں میں پھنس گئے۔
- انکانادیوی کے وحشی اور آدم خور پجاریوں نے عمران کو انکانادیوی کی بھینٹ چڑھانے کا فیصلہ کر لیا۔
- عمران۔ افریقہ کے اس ہولناک جنگل میں آخر کیا لینے گیا تھا۔ کیا یہ کوئی خفیہ مشن تھا؟
- قدم قدم پر موت کے واضح قدموں کی چاپ۔ گھنے درختوں سے جھانکتی ہوئی قیامت خیز تباہی۔
- ایسی جگہیں۔ جہاں موجود گھاس کا ایک ایک پتہ عمران اور سیکرٹ سروس کا دشمن تھا۔
- ایک ایسی خوفناک تنظیم جس نے افریقہ کے گھنے جنگلوں میں ڈیرے جمائے ہوئے تھے۔
- عمران، سیکرٹ سروس اور اس خوفناک تنظیم کے درمیان دل ہلا دینے والی کش مکش۔
- جوزف۔ جنگلوں کا شہزادہ۔ انتہائی منفرد کردار میں۔

ایڈونچر، سسپنس اور ایکشن سے بھرپور انتہائی منفرد کہانی

ناشران:- یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

عمران کی ایک دلچسپ اور یادگار کہانی

ڈیتھ گروپ

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ڈیتھ گروپ۔ جس کی دہشت پورے شہر پر چھائی ہوئی تھی۔
عمران اور ساتھی ڈیتھ گروپ کے فرضی مہمان بن کر ایک ہوٹل میں پہنچ گئے۔
پھر کیا ہوا۔؟ انتہائی دلچسپ صورت حال۔؟
ایڈورڈ ہاور۔ ڈیتھ گروپ کا لیڈر جس نے جولیا کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے بھرے مجمع میں اغوا کر لیا اور تنویر کو گولی مار دی۔؟
ڈیتھ گروپ۔ جس کے مقابلے میں آ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو قدم قدم پر موت اور تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔
ڈیتھ گروپ۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی موجودگی میں ان کی رہائش گاہ کو خوفناک بموں سے اڑا دیا۔
ڈیتھ گروپ۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کا عزم کر رکھا تھا۔
کیا عمران اور اس کے ساتھی ڈیتھ گروپ کے مقابلے میں بے بس ہو گئے۔؟

تیز رفتار ایکشن اور جان لیوا سسپنس سے بھرپور

ناشران:- یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

عمران سیریز کا ایک اور سنسنی خیز ناول

گنجا بھکاری

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

- بھکاریوں کی دنیا ـــ جہاں جرائم پرورش پاتے ہیں۔
- گنجا بھکاری ـ جس نے عمران کو بھی بھکاری بننے پر مجبور کر دیا۔
- کیپٹن شکیل، صفدر، جولیا اور تنویر بھکاریوں کے روپ میں۔
- عمران بھکاری بن کر سلیمان سے بھیک مانگنے جاتا ہے۔ قہقہے ہی قہقہے۔
- وہ گنجا بھکاری جاسوس تھا ـ مجرم تھا ـ یا بھکاری ـــ؟
- ایک حیرت انگیز ـــ سنسنی خیز ـ اور ایکشن سے بھرپور جاسوسی ناول

شائع ہو گیا ہے۔

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار اور لافانی ایڈونچر

آپریشن ڈیزرٹ ون

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

- سپر پاور ایکریمیا کی دہشت ناک تنظیم "ڈیول ہاٹ" حکومت آران میں موجود اپنے یرغمالیوں کی رہائی کے لئے ایک خوفناک منصوبہ بناتی ہے۔
- حکومت آران کی سیکرٹ سروس "ڈیول ہاٹ" کے سامنے بے بس اور مجبور نظر آنے لگتی ہے اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران "ڈیول ہاٹ" کے خلاف میدان میں اتر آتے ہیں۔
- سپر پاور ایکریمیا کی دہشت ناک تنظیم اور عمران کے درمیان ایک خوفناک اور حیرت انگیز جنگ۔
- "آپریشن ڈیزرٹ ون" ایک ایسا منصوبہ جس کی ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مگر جب مقابلے میں عمران ہو تو ـــ؟
- کیا ڈیول ہاٹ یرغمالیوں کو چھڑانے میں کامیاب ہو گئی ـــ؟
- انتہائی خوفناک ـ انتہائی دلچسپ اور انتہائی حیرت انگیز ایڈونچر۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

عمران سیریز میں ایک دلچسپ سنسنی خیز اور یادگار ایڈونچر

سُپر مشن

مصنف ۔ مظہر کلیم ایم، اے

سُپر مشن ـــــ بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر کا ایک ایسا مشن جسے اس نے خود سُپر مشن کا نام دیا تھا۔

سُپر مشن ـــــ جس کے تحت عمران کے ملک سے ایک سائنسدان کو اس کے اہم ترین فارمولے سمیت اغوا کر لیا گیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم تک نہ ہو سکا۔

سُپر مشن ـــــ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی یہ سپر مشن ہی ثابت ہوا کیونکہ عمران جانتا ہی نہ تھا کہ بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور سائنسدان کو کہاں لے جایا گیا ہوگا۔؟

سُپر مشن ـــــ عمران نے بلیک تھنڈر سے سائنسدان اور فارمولے کو واپس حاصل کرنے کا عزم کر لیا اور پھر بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش شروع ہو گئی۔

سُپر مشن ـــــ جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا واسطہ یکے بعد دیگرے بلیک تھنڈر کے کئی ایجنٹوں سے پڑتا رہا اور ہر ایجنٹ سُپر ایجنٹ ثابت ہوتا رہا۔

بر کلے ـــــ بلیک تھنڈر کا ایسا سُپر ایجنٹ جسے خود بلیک تھنڈر نے عمران کے مقابلے میں کم تر صلاحیتوں کا سمجھتے ہوئے موت کی سزا دے دی۔

بلیک تھنڈر ـــــ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کھلی چھٹی دے دی کہ وہ جس طرح چاہیں مشن مکمل کریں ـــــ بلیک تھنڈر مداخلت نہ کرے گی۔ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن۔

- ۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی بلیک تھنڈر کے مقابلے میں اپنے مشن میں کامیاب ہو سکے ـــــ یا ـــــ؟
- ۔ انتہائی حیرت انگیز ـــــ دلچسپ ـــــ سنسنی خیز اور یادگار مشن۔ جس میں قدم قدم پر پیش آنے والے انوکھے واقعات نے خود عمران کو بھی حیرت زدہ کر دیا۔

بے پناہ سسپنس ۔ مسلسل اور تیز رفتار ایکشن

بھرپور اور جان لیوا جدوجہد

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

عمران اور فریدی سیریز میں انتہائی دلچسپ اور یادگار ناول

بلیک کالار

مصنف :- مظہر کلیم ایم۔اے

● - بلیک کالار ـــ دنیا کا خوفناک جنگل، جو کرنل فریدی کے ملک میں واقع تھا۔ ایک ایسا جنگل جہاں ہر قدم پر موت کا پھندہ موجود تھا۔

● - بلیک کالار ـــ جہاں ایک خصوصی مشن پر کرنل فریدی اپنے ساتھیوں سمیت پہنچا۔ لیکن ناکامی نے اُسے ہر طرف سے گھیر لیا تو مجبوراً اُسے عمران کو اپنی مدد کے لئے بلانا پڑا ـــ وہ مشن کیا تھا ـــ ؟

● - بلیک کالار ـــ جہاں عمران جب اپنی ٹیم کے ساتھ پہنچا تو قدم قدم پر موت کے خوفناک ہنگاموں نے اس کا استقبال کیا۔

● - بلیک کالار ـــ جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہرے مسخ ہو گئے اور وہ سب اپنا منہ نوچنے پر مجبور ہو گئے اور عمران سب ساتھیوں کے سامنے دھواں بن کر غائب ہو گیا۔

● - بلیک کالار ـــ جہاں جوزف اور کیپٹن حمید کے درمیان ہونے والی ایسی خوفناک لڑائی ـــ جس کا انجام یقینی موت تھا۔

● - بلیک کالار میں موجود ایسی خفیہ لیبارٹری۔ جسے دنیا کی جدید ترین لیبارٹری کا درجہ حاصل تھا اور جس میں داخل ہونے کے بعد عمران اور کرنل فریدی کا اپنے ساتھیوں سمیت زندہ بچ نکلنا قطعی ناممکن ہو گیا ـــ انتہائی منفرد اور یادگار کہانی۔

یوسف برادرز پبلشرز، بک سیلرز پاک گیٹ **ملتان**

عمران سیریز میں ایک دلچسپ ایڈونچر

جم مائٹ

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

م مائٹ ـــ ایک ایسی سائنسی دھات جسے عمران کے ملک سے چرا لیا گیا۔

م مائٹ ـــ ایک ایسی دھات جس کی قیمت لاکھوں کروڑوں ڈالر تک تھی۔ انتہائی قیمتی دھات۔

ائٹ وائٹ ـــ ایک بین الاقوامی تنظیم، جو مختلف ملکوں سے دھاتیں چرا کر سائنس لیبارٹریوں کو فروخت کرتی تھی۔

یٹاک ـــ ایک اور بین الاقوامی تنظیم جو اس کاروبار میں ملوث تھی۔

جم مائٹ ـــ جس کی خاطر دونوں بین الاقوامی تنظیمیں آپس میں پوری قوت سے ٹکرا گئیں۔

جم مائٹ ـــ جس کی خاطر ولیسٹرن کارمن کا دارالحکومت انسانی مذبح خانے میں تبدیل ہو گیا۔

جم مائٹ ـــ جس کے حصول کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی جان لیوا جدوجہد سے گزرنا پڑا۔

جم مائٹ ـــ جس کی واپسی کے لئے عمران۔ ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کے ہمراہ ولیسٹرن کارمن پہنچ گیا۔

● کیا عمران اور اس کے ساتھی جم مائٹ واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے یا ؟

انتہائی جان لیوا جدوجہد، مسلسل اور تیز ایکشن، اعصاب شکن سسپنس ایک منفرد انداز میں لکھی گئی دلچسپ کہانی

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

عمران سیریز

ہاٹ سپاٹ

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

www.urdukorner.com

محترمہ ثمینہ لیاقت صاحبہ ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ جہاں تک عمران کے پتھر ہونے کا تعلق ہے تو اتنا تو آپ بھی جانتی ہوں گی کہ جادو ہی آدمی کو پتھر کا بنا سکتا ہے ۔ اس لئے اگر عمران واقعی پتھر کا بن گیا ہے تو پھر یقیناً یہ جولیا کا ہی کارنامہ ہوگا ۔ کیونکہ سب سے بڑا جادو تو محبت کا ہی کہلایا جاتا ہے اور پتھر بننے کا ایک فائدہ تو بہرحال جولیا کو مل ہی رہا ہے کہ عمران پتھر کا ہونے کی وجہ سے کسی اور طرف دیکھ ہی نہیں سکتا اس لئے امید ہے کہ آپ اپنی خواہش پر دوبارہ غور کر کے خط لکھیں گی ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران جیسے ہی دفتر میں داخل ہوا، میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے سردار بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ ارے ارے آپ کیوں مجھے گنہگار کرتے ہیں ۔ آپ کی یہی مہربانی کم ہے کہ آپ مجھے فوری طور پر ملاقات کا وقت دے دیتے ہیں" ..... عمران نے سردار کو اپنے استقبال کے لئے اٹھتے دیکھ کر سلام کرتے ہوئے خلوص بھرے لہجے میں کہا ۔

"وعلیکم السلام ۔ نجانے کیا بات ہے ۔ جب بھی تم آتے ہو ۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اگر میں نے اٹھ کر تمہارا استقبال نہ کیا تو میں گنہگار ہو جاؤں گا" ..... سردار نے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر عمران سے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا ۔

"یہ تو آپ کی محبت اور خلوص ہے جناب ورنہ میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتا" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سردار

www.urdukorner.com

بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم تو تہہ نہیں اس قابل ہو یا نہیں میں نے تو اپنی بات کی ہے" سرداور نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور عمران ان کی اس خوبصورت بات پر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔اس کا مطلب ہے آج آپ کی طبیعت اور ذہن پوری طرح حاضر ہے"..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"حاضر نہ بھی ہو تو تمہاری آمد کے بعد اسے مجبوراً حاضر کرنا ہی پڑتا ہے۔ ویسے ایک بات ہے۔ تمہاری آمد میرے لئے بہار کے ایک خوشگوار جھونکے کی طرح ہوتی ہے۔اس خشک ماحول میں مسلسل دن رات کام کرتے کرتے میں تو بعض اوقات اپنے آپ کو بھی کوئی روبوٹ سمجھنے لگ جاتا ہوں۔لیکن جب تم سے فون پر گفتگو ہوتی ہے یا تم آتے ہو تب مجھے احساس ہوتا ہے کہ میں روبوٹ نہیں زندہ انسان ہوں"..... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے میں تو آپ کو خالی سائنسدان ہی سمجھتا رہا ہوں آپ میں تو بہترین ادیب ہونے کی بھی خداداد صلاحیتیں ہیں۔ایسا کریں کچھ وقت نکال کر پاکیشیائی۔وی کے لئے ڈرامے بھی لکھ دیا کریں تو ٹی۔وی کے لاکھوں ناظرین کا بھلا ہو جایا کرے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سرداور قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"مجھے ٹی۔وی دیکھنے کی بھی فرصت نہیں ملتی۔ڈرامے لکھنے کا وقت کہاں سے نکالوں اور میرے ڈرامے کے کردار تو کسی کو

لیجا دیر سائنسی تقریریں کرتے ہی نظر آئیں گے"..... سرداور نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"جو کچھ ٹی۔وی پر دکھایا جاتا ہے۔اس سے تو بہرحال یہ تقریریں ہی بہتر ہوں گی چلو ناظرین کو سائنس سے متعلق جدید ریسرچ کا تو علم ہوتا رہے گا۔جب کہ ڈرامے دیکھنے کے بعد تو یوں لگتا ہے۔جیسے پاکیشیا میں شادی بیاہ۔ہوٹل۔خانہ بدوش۔رشتے ناطے۔فلیٹ۔کوٹھیاں۔کاریں۔رکشے۔اغوا۔قتل۔ڈکیتی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔جس ڈرامے کو دیکھو انہی موضوعات کے گرد ہی گھومتا نظر آئے گا"..... عمران نے جواب دیا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ اب ڈراموں میں سائنس لیبارٹریاں دکھائی جائیں"..... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جناب وہ ایک ہزار ایک نئے سے نئے موضوعات ہو سکتے ہیں۔آخر باقی دنیا بھی تو ڈرامے پروڈیوس کرتی ہے۔انہیں نت نئے سے نئے موضوعات کہاں سے مل جاتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کہ آج اس طرح اچانک آمد کیسے ہوئی ہے"۔ سرداور نے کہا۔

"آپ ولیسٹن کارمن کے کسی سائنسدان لیونارڈ کو جانتے ہیں"۔ عمران نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"لیونارڈ۔ولیسٹن کارمن۔فوری طور پر تو یاد نہیں آ رہا"۔سرداور نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

www.urdukorner.com

"اس کے حیرت انگیز نظریات کی بنا پر اسے پاگل سائنسدان کہا جاتا تھا"..... عمران نے کہا۔

"ہاں ہاں یاد آگیا۔ بالکل یاد آگیا۔ کافی عرصہ پہلے کی بات ہے۔ کم از کم دس بارہ سال پہلے کی تو ضرور ہو گی۔ ایک سائنس کانفرنس میں اس کا مقالہ سننے کا اتفاق ہوا تھا۔ اس نے مصنوعی دوزخ بنانے کا آئیڈیا پیش کیا تھا۔ ایسی مصنوعی دوزخ جس میں انسانیت کے مجرموں کو ڈالا جائے اور وہ نہ مر سکیں اور نہ زندہ رہ سکیں۔ بڑا عجیب سا مقالہ تھا۔ جس کا سائنسی طور پر تو کوئی سر پیر نہ تھا۔ لیکن اس نے اسے بڑے زور شور سے پیش کیا تھا اور ولیسٹرن کارمن کے ایک بڑے سائنسدان نے مجھے بتایا تھا کہ یہ شخص کسی زمانے میں ان کے ملک کا بہترین دماغ تھا لیکن پھر خبطی ہو گیا اور اب اسے پاگل کہا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ اس نے ولیسٹرن کارمن کو اپنی ذہانت کے دور میں بے حد فائدہ پہنچایا تھا۔ اس لئے اب بھی اس کی عزت کی جاتی ہے۔ اس کا نام لیونارڈ پیٹرک تھا۔ شاید ایسا ہی نام تھا۔ لیکن اس کے بعد پھر کبھی نہ ہی اس کا نام سننے میں آیا اور نہ اس سے ملاقات ہوئی لیکن تمہیں اس کے متعلق کیسے معلوم ہو گیا"..... سردار نے کہا۔

"مصنوعی دوزخ واقعی یہی آئیڈیا ہو گا جسے بعد میں ہاٹ فیلڈ کا نام دیا گیا ہو گا"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہاٹ فیلڈ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"..... سردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ پاگل سائنسدان لیونارڈ ایک یہودی کے ساتھ مل کر اس دنیا پر قبضہ کرنے کی غرض سے کام کر رہا ہے اور وہ کسی ایسی ایجاد کی تکمیل میں مصروف ہے۔ جسے اس نے ہاٹ فیلڈ کا نام دے رکھا ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دنیا پر قبضہ کرنے کیا کہہ رہے ہو"..... سردار نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے انہیں مختصر طور پر اپنے پر ہونے والے حملے اور پاکیشیا میں ہونے والی تخریب کاری کے بعد ہاٹ فیلڈ کا نام سامنے آنے اور پھر اس کے ناڈا جانے اور آخر کار لارڈ کی موت اور پھر وہاں سے واپسی تک کے سارے حالات مختصر طور پر بتا دیئے۔ سردار انتہائی حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ سنتے رہے۔

"اوہ انتہائی حیرت انگیز باتیں بتائی ہیں تم نے۔ ویسے اگر واقعی اس نے یہ ہاٹ فیلڈ ایجاد کر لیا تو وہ پاگل یقیناً اس دنیا کے کروڑوں معصوم اور بے گناہ انسانوں کو جیتے جی جہنم میں دھکیل دے گا۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی ملک کی زمین کی تہوں میں موجود پانی یکلخت غائب کر دیا جائے۔ وسیع و عریض سمندر کو بھاپ بنا کر اڑا دیا جائے۔ یہ تو ڈراموں اور افسانوں کی باتیں ہیں۔ حقیقی دنیا میں ایسا کیسے ممکن ہے"..... سردار نے کہا۔

"اور اگر کسی بھی طرح ایسا ممکن ہو جائے تو"..... عمران نے کہا۔

"ویسے کیا کہہ سکتے ہیں پھر تو واقعی قیامت ہی برپا ہو جائے گی۔

www.urdukorner.com

دنیا کا تمام نظام یکسر درہم برہم ہو کر رہ جائے گا"..... سرداور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنظیم ایک۔یہودی کی قائم کردہ ہے۔ گو یہ یہودی مر چکا ہے لیکن ظاہر ہے اس نے جن لوگوں کو اپنا نائب چھوڑا ہو گا وہ یقیناً یہودی ہوں گے اور یہودیوں کی فطرت میں یہ بات موجود ہے کہ وہ مسلمانوں کو اپنا دین دشمن سمجھتے ہیں۔اس سے مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی ہاٹ فیلڈ اس ہتھیار کو ایجاد کرنے میں کامیاب ہوئی اس کا پہلا نشانہ مسلمان ممالک ہی بنیں گے"..... عمران نے کہا۔

"یقیناً ایسا ہی ہو گا۔لیکن اس سلسلے میں تم میرے پاس کیوں آئے ہو۔میں کیا مدد کر سکتا ہوں"..... سرداور نے کہا۔

"آپ نے ایک مدد تو کر بھی دی ہے کہ سائنسدان لیونارڈ کو ختم کرا دیا ہے۔ورنہ اس سے پہلے یہ صرف ایک آدمی کی بتائی ہوئی بات تھی جو غلط بھی ثابت ہو سکتی تھی اور دوسری مدد آپ اس طرح کر سکتے ہیں کہ آپ ورلڈ سائنس آرگنائزیشن کے رکن ہیں اور اس آرگنائزیشن نے گزشتہ دس سالوں سے دنیا کے مختلف ممالک میں ایسے ادارے نصب کیے ہیں جن کی مدد سے دنیا میں کہیں بھی اگر کوئی خفیہ سائنسی لیبارٹری قائم کی جاتی ہے تو اس کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ بے شمار ایسی لیبارٹریوں کو ٹریس کر کے بین الاقوامی تحویل میں لیا گیا ہے۔مجھے یقین ہے کہ ہاٹ فیلڈ کی یہ لیبارٹری بھی ان سے دور نہیں ہو سکتی۔آپ چونکہ اس کے رکن ہیں اس لئے آپ"

کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے لئے کام کریں"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"حیرت ہے۔اس آرگنائزیشن کا رکن تو میں ہوں لیکن اس کی ان تفصیلات کا علم تمہیں مجھ سے بھی زیادہ ہے مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ آرگنائزیشن ایسا کام بھی کر رہی ہے۔میرے نقطہ نظر سے تو اس کا کام صرف سائنس کانفرنسیں منعقد کرانا اور سائنس کی ترقی اور ترویج کے لئے بین الاقوامی سطح پر کام کرنا ہے"..... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کام آپ کے مطلب کا ہے۔اس سے آپ واقف ہیں اور جو کام میرے مطلب کا ہے۔اس سے میں واقف ہوں۔بہرحال ایسا ہے لیکن اس سیکشن کو انتہائی خفیہ رکھا جاتا ہے تاکہ مجرم تنظیمیں اس کے خلاف کام نہ شروع کر دیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اس کے لئے وہ کیا طریقہ کار استعمال کرتے ہیں۔ان کے پاس ایسے اختیارات تو بہرحال نہیں ہیں کہ وہ ازخود ان لیبارٹریوں کو تباہ کریں یا ان پر قبضہ کر لیں"..... سرداور نے کہا۔

"وہ ایسی لیبارٹریوں کو ٹریس کر کے متعلقہ حکومت کو اس سے آگاہ کر دیتے ہیں اور باقی کام وہ حکومت خود کر لیتی ہے۔اسے بنی بنائی لیبارٹری مل جاتی ہے۔اسے اور کیا چاہئے"..... عمران نے جواب دیا اور سرداور نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے اب بات ان کی سمجھ

www.urdukornet.com

میں پوری طرح آگئی ہو۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہوتا ہوگا لیکن میں کس سے کہوں"..... سرداور نے کہا۔

"آپ تو سیکرٹری آرگنائزیشن سے ہی کہیں گے۔ وہ آگے اس سیکشن کے انچارج کو حکم دیں گے"..... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اسے کیا کہوں کہ ہاٹ فیلڈ کی لیبارٹری ٹریس کریں۔ لیکن اگر انہوں نے تفصیل پوچھی تو پھر انہیں کیا بتاؤں گا"..... سرداور نے کہا۔

"آپ پہلے اس سائنسدان لیو نارڈ کے بارے میں سیکرٹری سے تفصیلات معلوم کریں اور اگر ان کے پاس اس کے بارے میں تفصیلات ہوئیں تو پھر آپ انہیں کہیں کہ اس سائنسدان نے دنیا میں کہیں ایک ایسی لیبارٹری قائم کر رکھی ہے جس میں پوری دنیا کے لئے تباہ کن ہتھیار تیار ہو رہا ہے۔ تو پھر وہ خود ہی سائنسدان لیو نارڈ کو ٹارگٹ بنا کر اسے ٹریس کر لیں گے"..... عمران نے کہا اور سرداور کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات ابھر آئے جیسے وہ عمران کی اس بات سے سو فیصد متفق نہ ہوں۔ لیکن انہوں نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"ورلڈ سائنس آرگنائزیشن کے سیکرٹری ڈاکٹر ایمبروز سے رابطہ کروائیں"..... سرداور نے اپنے سیکرٹری سے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے ساتھ ہی فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تاکہ سیکرٹری

ڈاکٹر ایمبروز سے ہونے والی گفتگو عمران بھی سن سکے۔ تھوڑی دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سرداور نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سر ڈاکٹر ایمبروز سے بات کریں"..... سرداور کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو میں ڈاکٹر داور بول رہا ہوں پاکیشیا سے"..... سرداور نے رابطہ قائم ہوتے ہی باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سرداور۔ میں ڈاکٹر ایمبروز بول رہا ہوں۔ فرمایئے"۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ایمبروز ویسٹرن کارمن کے ایک سائنسدان جناب لیو نارڈ سے میری ایک بار ایک سائنس کانفرنس میں ملاقات ہوئی تھی اور انہوں نے مجھ سے ایک سائنسی آئیڈیے پر تفصیلی بات چیت کی تھی۔ کیا آپ کے پاس ڈاکٹر لیو نارڈ کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں کہ وہ کہاں مل سکتے ہیں"..... سرداور نے کہا۔

"سرداور ڈاکٹر لیو ناڈر پیزک تو آٹھ سال پہلے ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ انہیں ویسٹرن کارمن کے شہر کولان میں دفن کیا گیا تھا۔ میں نے خود ان کی تدفین میں شرکت کی تھی"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور سرداور کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران نے سرداور کے ہاتھ سے رسیور جھپٹا اور پھر ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا۔

"ڈاکٹر ایمبروز یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ تھوڑا عرصہ پہلے ان سے

www.urdukorner.com

میری ملاقات ایکریمیا میں ہوئی ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ انہوں نے ایک خفیہ لیبارٹری قائم کر رکھی ہے۔ تفصیلات پوچھنے پر وہ ٹال گئے تھے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں"..... عمران کے منہ سے سرداور جیسی آواز نکلی اور سرداور اس طرح آنکھیں پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر اور اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سرداور وہ یقیناً کوئی اور صاحب ہوں گے۔ آٹھ سال پہلے کے اخبارات میں ان کے حادثے کی تفصیلات شائع ہوئی تھیں اور پھر ویسٹرن کارمن میں ان کے اعزاز میں باقاعدہ تقریب بھی منعقد ہوئی تھی۔ میں نے خود ان کی تدفین میں بحیثیت سیکرٹری ورلڈ سائنس آرگنائزیشن سرکاری طور پر شرکت کی تھی۔ آپ کو یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے"..... دوسری طرف سے ڈاکٹر ایمبروز نے انتہائی پراعتماد لہجے میں کہا۔

"اوہ پھر واقعی ایسا ہی ہوگا۔ تکلیف دہی پر معذرت خواہ ہوں گڈ بائی"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم تو انتہائی خطرناک آدمی ہو۔ میرے تصور سے بھی کہیں زیادہ خطرناک تم نے میری آواز اور لہجے کی اس قدر درست نقل کیسے کر لی اور وہ بھی فوراً"..... سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے مجھے بڑی مشقیں کرنی پڑتی ہیں آپ تو یہی سمجھ رہے ہیں ناں کہ میں نے فوراً آپ کی آواز اور لہجے کی نقل کر لی۔ حالانکہ

ایسی بات نہیں۔ نجانے مجھے اس کے لئے کتنا عرصہ مشق کرنی پڑی تھی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر کیوں کس لئے"..... سرداور نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تاکہ جب کبھی آپ مجھ سے ناراض ہوں تو میں آپ کی طرف سے کسی نوجوان اور ذہین لیڈی سائنسدان سے فون پر قبول ہے قبول ہے تین بار کہہ کر آپ کی ناراضگی دور کرا سکوں"..... عمران نے کہا اور سرداور پہلے تو چند لمحے کچھ نہ سمجھنے کے انداز میں عمران کو دیکھتے رہے۔ پھر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ اگر میرے سامنے تم نے میری آواز اور لہجے میں بات نہ کی ہوتی تو میں کبھی یقین نہ کرتا اور اگر واقعی تم نے میری آواز میں یہ حرکت کر ڈالی تو کوئی بھی یقین نہ کرے گا کہ یہ کام میں نے نہیں کیا۔ اب تو مجھے تم سے واقعی خوف آنے لگا ہے"..... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ تو صرف ایک کی بات سن کر ہی خوف زدہ ہو گئے ہیں۔ جب چار معزز خواتین کا اصرار ہوگا کہ آپ نے قبولیت کا اقرار کیا ہے تو یقیناً آپ کی ناراضگی دور ہو ہی جائے گی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سرداور ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"خدا تم سے سمجھے۔ تم سے کچھ بعید نہیں ہے کہ تم کیا کر گزرو۔ اس لئے اگر کبھی غلطی سے میں ناراض بھی ہو جاؤں تو مجھے بتا دینا میں

www.urdukorner.com

فوراً معافی مانگ لوں گا۔ یہ عذاب میرے گلے میں نہ ڈال دینا"۔
سرداور نے یقیناً خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا اور عمران ان کے اس خوف پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ آپ کی ناراضگی دور ہوتے ہی میں انتقامی فقرات بھی آپ کی طرف سے خود ہی بول دوں گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سرداور بھی ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"سنو کبھی ایسا کرنہ بیٹھنا ورنہ حقیقتاً مجھے خود کشی کرنی پڑ جائے گی"..... سرداور نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے آپ تو واقعی سنجیدہ ہو گئے میں تو مذاق کر رہا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"تم سے کچھ بعید نہیں اس لئے کہہ رہا ہوں"..... سرداور نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے آج تک اپنے لئے یہ فقرے کہنے کی حسرت رہی ہے۔ آپ کے لئے کیسے کہوں گا۔ بہرحال اب مجھے اجازت دیجئے میں نے آپ کا کافی وقت لیا ہے"۔ عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اب اس ورلڈ آرگنائزیشن سے تو کچھ کہنا فضول ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ اس لیونارڈ کو ہمیشہ کے لئے آؤٹ آف سکرین رکھنے کے لئے اس کی موت کا باقاعدہ ڈرامہ رچایا گیا ہے۔ بہرحال اب مجھے خود اس سلسلے میں کچھ کرنا پڑے گا"..... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سلسلے میں کسی بھی وقت تمہیں میری مدد کی ضرورت پڑے تو میں حاضر ہوں بلاتکلف مجھے کال کر لینا۔ یہ منصوبہ واقعی پوری دنیا کے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے"..... سرداور نے کہا اور عمران سر ہلاتے ہوئے مڑا اور دفتر سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار لیبارٹری کی حدود سے نکل کر شہر کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے گرانڈ ماسٹر کا خاتمہ کر کے ناڈا سے واپس آئے ہوئے آج دو سرا روز تھا اور ابھی تک باوجود کوشش کے کہ وہ ہاٹ فیلڈ کے بارے میں کوئی ایسا ٹھوس کلیو حاصل نہ کر سکا تھا جس کو بنیاد بنا کر وہ آگے بڑھ سکتا اور اسے معلوم تھا کہ لامحالہ اب تک اس کے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے جنرل کلنگ آرڈر جاری کیا جا چکا ہو گا اور نجانے کون کون سے لوگ اس وقت اسے ہلاک کرنے کے لئے ٹریس کرنے میں مصروف ہوں گے۔ سیکرٹ سروس کی طرف سے تو اسے کوئی فکر نہ تھی کیونکہ انہیں ٹریس کرنا تو ناممکن تھا۔ البتہ وہ خود ان کا نشانہ بن سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ جلد از جلد ہاٹ فیلڈ کی اس لیبارٹری کا سراغ لگا کر وہاں تک پہنچنا چاہتا تھا تاکہ اس بنیاد کو ہی ختم کیا جا سکے اور گزشتہ دو روز سے وہ مسلسل اسی تگ و دو میں لگا ہوا تھا۔ لیکن ابھی تک اسے اس سلسلے میں معمولی سی کامیابی بھی حاصل نہ ہو رہی تھی۔ شہر پہنچ کر اس نے کار کا رخ سنٹرل لائبریری کی طرف موڑ دیا۔ اس نے

www.urdukorner.com

کار لائبریری کی پارکنگ میں روکی اور پھر اتر کر وہ لائبریری کے انٹرنیشنل نیوز سیکشن کی طرف بڑھ گیا۔ انٹرنیشنل نیوز سیکشن ایک وسیع و عریض ہال پر مشتمل تھا جس کے درمیان مطالعے کے لئے خصوصی میزیں موجود تھیں اور چاروں طرف مخصوص ریکوں میں پوری دنیا میں شائع ہونے والے اخبارات کی فائلیں رکھی گئی تھیں۔ ایک سائیڈ پر انچارج کا دفتر تھا اور وہ اس طرف بڑھ گیا۔ ایک دفتری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر باقاعدہ تختی رکھی ہوئی تھی جس پر اس کا نام شاکر عزیز لکھا ہوا تھا۔

"جی فرمایئے"..... ادھیڑ عمر آدمی نے عمران کے قریب پہنچنے پر سادہ سے لہجے میں پوچھا۔

"مجھے ویسٹرن کارمن کے قومی اخبارات کی فائل چاہیئے۔ آٹھ سال پہلے کی"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ چونکہ وہ ذہنی طور پر بے حد الجھا ہوا تھا۔ اس لئے سنجیدگی کی گرد اس کے ذہن پر چڑھ چکی تھی۔

"کسی مخصوص اخبار کی فائل چاہیئے آپ کو یا تمام اخبارات دیکھیں گے"..... ادھیڑ عمر انچارج نے پوچھا۔

"نیشنل نیوز کی فائل دکھا دیں"..... عمران نے جواب دیا اور ادھیڑ عمر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور میز پر رکھی ہوئی گھنٹی بجا دی۔

"یس سر"۔ دوسرے لمحے ایک نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ان صاحب کو عامر صاحب کے پاس لے جاؤ۔ انہوں نے ایک اخبار کی فائل دیکھنی ہے"..... انچارج نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آیئے صاحب"..... نوجوان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران انچارج کا شکریہ ادا کر کے اٹھا اور اس نوجوان کے ساتھ کمرے سے نکل کر ہال کے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں سے ایک پتلی سی راہداری سے ہوتے ہوئے وہ ایک اور وسیع کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں بھی مطالعے کی میزیں موجود تھیں اور کئی لوگ مطالعے میں مصروف تھے۔ ایک سائیڈ پر ایک کاؤنٹر بنا ہوا تھا۔

"شاکر صاحب نے بھجوایا ہے۔ انہوں نے ایک اخبار کی فائل دیکھنی ہے"۔ نوجوان نے کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی فرمایئے کس اخبار کی کس سن کی فائل آپ دیکھیں گے"۔ نوجوان نے عمران کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا۔

"نیشنل نیوز ویسٹرن کارمن۔ آٹھ سال پہلے کی فائل چاہیئے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ تشریف رکھیں میں بھجواتا ہوں"..... نوجوان نے ایک خالی میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران اس طرف کو بڑھ گیا چند لمحوں بعد وہی نوجوان چار بڑی بڑی فائلیں اٹھائے وہاں آیا اور اس نے میز کی سائیڈ پر رکھتے ہوئے رولز میں وہ فائلیں کلپ کیں اور واپس

www.urdukorner.com

چلا گیا۔ عمران نے ایک فائل اٹھائی اور اسے میز پر رکھ کر اس نے کھولا اور سرسری انداز میں اسے دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ وہ مسلسل کام میں لگا رہا اور پھر تیسری فائل کے ایک اخبار کو کھولتے ہی وہ چونک پڑا اس میں باقاعدہ باکس میں سائنسدان لیونارڈ کے حادثے کی تفصیلی خبر دی گئی تھی۔ عمران نے اخبار کی تاریخ دیکھی وہ واقعی آٹھ سال پہلے کی تھی۔ اس نے اس خبر کو پڑھنا شروع کر دیا۔ اس خبر میں جو تفصیل درج تھی اس کے مطابق لیونارڈ ایک سڑک عبور کر رہا تھا کہ اچانک ایک ہیوی لوڈر ٹرک کے نیچے آ کر کچلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی لیونارڈ کی تصویر بھی دی گئی تھی۔ عمران اس تصویر کو غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے اس کے بعد والے دن کا اخبار کھولا اور تھوڑی دیر تک تلاش کرنے کے بعد آخر کار اسے ایک کونے میں لیونارڈ کے اس حادثے کا فالواپ نظر آ گیا۔ اس میں بتایا گیا کہ ہیوی لوڈر ٹرک ایک کمپنی رانسن موٹرز کی ملکیت تھا اور اسے ڈرائیور لاری چلا رہا تھا اور عینی شاہدوں اور لاری کے بیانات کے مطابق سائنسدان لیونارڈ فٹ پاتھ پر چلتا چلتا اچانک سڑک پر آ گیا تھا اور لاری نے اپنے طور پر فل بریکیں بھی لگائی تھیں لیکن وہ سائنسدان کو کچلے جانے سے نہ بچا سکا تھا اور پولیس نے مکمل انکوائری کے بعد ٹرک ڈرائیور لاری کو بے قصور قرار دے دیا تھا اور اس حادثے کو اتفاقی قرار دے کر فائل بند کر دیا تھا۔ عمران ہونٹ بھینچے اسے دیکھتا رہا۔ اس نے اس کے بعد کے دنوں کی اخبارات بھی چیک کیں اور تیسرے روز کی اخبار میں اسے سائنسدان کی تدفین اور

اس میں شرکت کرنے والے افراد کے بارے میں تفصیلات مل گئیں اور اس میں ورلڈ سائنس آرگنائزیشن کے سیکرٹری ڈاکٹر ایمبروز کا نام بھی شامل تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس ڈاکٹر ایمبروز نے غلط بیانی نہ کی تھی۔ اب دو ہی صورتیں تھیں ایک تو یہ کہ لارڈ نے غلط بیانی سے کام لیا تھا یا پھر کچلے جانے والا ڈاکٹر لیونارڈ نہ تھا کوئی اور تھا اور عمران کے نقطہ نظر سے دوسرا نظریہ درست تھا۔ کیونکہ لارڈ نے آٹھ سال پہلے لیبارٹری کے قیام کی بات کی تھی اور یہ حادثہ بھی آٹھ سال پہلے ہی وقوع پذیر ہوا تھا۔ لیکن اس سے عمران کا وہ مقصد پورا نہ ہو سکتا تھا جس کے لئے وہ تگ و دو کر رہا تھا۔ اب آٹھ سال بعد اس ٹرک ڈرائیور کے پیچھے بھاگنا بھی فضول تھا۔ کیونکہ ایسے حادثے رقم دے کر کرائے جاتے ہیں اور ضروری نہیں کہ اس ٹرک ڈرائیور کی ہی غلطی ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی بھی آدمی پر ڈاکٹر لیونارڈ کا میک اپ کر کے اسے اس فٹ پاتھ پر چلایا جا رہا ہو اور پھر اچانک اسے سڑک پر دھکیل دیا گیا ہو۔ بہرحال کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ عرصہ کافی گزر چکا تھا اس لئے اب اس کے پیچھے بھاگنا فضول تھا۔ عمران یہی بات سوچتا ہوا لائبریری سے کار میں بیٹھ کر رانا ہاؤس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ناڈا سے واپس آنے کے بعد اس نے فوری طور پر کسی حملے سے بچنے کے لئے سلیمان کو واپس اس کے گاؤں بھجوا دیا تھا اور فلیٹ کا حفاظتی نظام آن کر کے وہ خود مستقل طور پر رانا ہاؤس شفٹ ہو گیا تھا۔ چونکہ

www.urdukorner.com

سرداور سے ملنے کے لئے وہ میک اپ نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ اس وقت اپنی اصل شکل میں تھا۔ لیکن اب اس کا پروگرام تھا کہ وہ رانا ہاؤس پہنچ کر خصوصی میک اپ کرے گا اور پھر مستقل طور پر اسی میک اپ میں ہی رہے گا۔ تاکہ حملہ آور اسے شناخت نہ کر سکیں ایک بار تو اسے خیال آیا تھا کہ وہ ان حملہ آوروں کے سامنے پہنچ جائے اور پھر جیسے ہی اس پر حملہ ہو وہ حملہ آوروں میں سے کسی کو گھیر لے۔ لیکن پھر اس نے اپنا یہ خیال ترک کر دیا تھا کیونکہ گرانڈ ماسٹر والے مشن میں وہ ہاٹ فیلڈ کے سیٹ اپ کو اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔ حملہ آور کا تعلق کسی پیشہ ور قاتل گروپ سے ہو گا اور اسے اس گروپ کے چیف کے علاوہ اور کسی بات کا علم تک نہ ہو گا۔ اس لئے اس طرح سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کچھ حاصل نہ ہو سکتا تھا۔

" باس آپ پر زگامو دیوتا کے سائے مجھے صاف نظر آ رہے ہیں اس لئے آپ فوری طور پر دو کالے بکروں کی بھینٹ زگامو دیوتا کے حضور پیش کر دیں۔ پھر یہ سائے بھاگ جائیں گے "..... جوزف نے کمرے میں داخل ہوتے ہی انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ عمران رانا ہاؤس پہنچتے ہی سٹنگ روم میں آ کر بیٹھ گیا تھا اور چونکہ اس کا ذہن مسلسل ہاٹ فیلڈ میں ہی الجھا ہوا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے۔ عمران کے چہرے پر اس وقت بے پناہ سنجیدگی تھی اور جوزف کے زگامو دیوتا کا حوالہ دیتے ہی وہ سمجھ گیا کہ جوزف یہ بات اس کے چہرے پر موجود سنجیدگی کو دیکھ کر کہہ رہا ہے۔ کیونکہ قدیم افریقہ میں زگامو کے پجاری

اور خوف کا دیوتا ہی سمجھا جاتا تھا۔

" پھر رانا ہاؤس خالی ہو جائے گا۔ یہاں کسے رکھوں گا "..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" رانا ہاؤس خالی ہو جائے گا وہ کیوں باس "..... جوزف نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے حیران ہو کر پوچھا۔

" تم نے دو کالے بکروں کی بھینٹ کی بات کی ہے ناں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ اب عمران کی بات سمجھ چکا تھا کہ عمران کالے بکروں کا نام لے کر اس کے اور جوانا کے بارے میں کہہ رہا ہے۔

" جوانا سے آپ پوچھ لیں میں تو تیار ہوں۔ اگر میری بھینٹ سے آپ پر سے زگامو کا سایہ دور ہو سکتا ہے تو مجھے خوشی ہو گی "۔ جوزف نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اور عمران اس کے اس بے پناہ خلوص پر بے اختیار مسکرا دیا۔

" یہ بتاؤ جوزف کہ زگامو دیوتا کا معبد افریقہ کے اس حصے میں ہے جسے بلیک افریقہ کہا جاتا ہے۔ مامبو کے علاقے میں یا کہیں اور ہے "۔ عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

" اوہ تو آپ جانتے ہیں اس کے بارے میں حالانکہ عظیم وچ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ مامبو میں بدروحیں بھی جاتے ہوئے ڈرتی ہیں "۔ جوزف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے جو پوچھا ہے۔ اس کا جواب دو۔ بد اور نیک روحوں کی

www.urdukorner.com

بات چھوڑو"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس عظیم وچ ڈاکٹر نے مجھے بتایا تھا کہ زگاموکا معبد تاریک مامبو میں ہے اور یہ علاقہ اس لئے تاریک ہے کہ وہاں زگاموکا معبد ہے"۔ جوزف نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کبھی گئے ہو اس علاقے میں"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس وہاں کون جا سکتا ہے۔ صرف عظیم وچ ڈاکٹر وہاں ایک بار گیا تھا۔ مگر صرف ایک بار۔ اس کے بعد اسے جھیل ماگی میں ڈوبنا منظور تھا مگر مامبو دوبارہ جانے پر تیار نہ تھا"..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دنیا کا وہ تفصیلی نقشہ لے آؤ۔ جو سفید الماری میں رکھا ہوا ہے"۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور جوزف خاموشی سے واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کافی بڑا رول تھا عمران نے اس کے ہاتھ سے رول لیا اور اسے کھول کر اپنے سامنے میز پر بچھایا اور پھر اس پر جھک گیا۔

"باس کافی لے آؤں"..... جوزف نے پوچھا اور عمران نے بجائے اسے زبان سے جواب دینے کے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کی نظریں نقشے پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اس طرح نقشے کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے خاص چیز کی تلاش ہو۔

"باس کافی"..... جوزف نے کافی کی پیالی عمران کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کاغذ اور قلم لے آؤ"..... عمران نے اسی طرح نقشے پر نظریں جمائے ہوئے کہا اور جوزف ایک بار پھر واپس مڑ گیا عمران نے کافی کی پیالی اٹھائی اور گھونٹ گھونٹ کافی سپ کرنے لگا لیکن اس کی نظریں نقشے سے نہ ہٹی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد جوزف نے ایک بال پوائنٹ اور پیڈ لا کر اس کے سامنے رکھا تو عمران نے بال پوائنٹ اٹھایا اور نقشے کو دیکھ کر اس نے تیزی سے کاغذ پر ہندسے لکھنے شروع کر دیئے۔ جوزف واپس جا چکا تھا۔ عمران نے ہندسے لکھنے کے بعد جمع تفریق اور ضرب کا طویل سلسلہ شروع کر دیا اور آہستہ آہستہ کاغذ پر کاغذ بھرتے چلے گئے لیکن عمران کا یہ حساب کتاب ختم ہونے میں ہی نہ آ رہا تھا۔ وہ بار بار ان ہندسوں کو کاٹ کر نقشے پر سے دیکھ کر نئے ہندسے لکھتا اور ایک بار پھر حساب کتاب میں مصروف ہو جاتا۔ اچانک ایک بار اس نے دو رقموں کے نیچے کر اس کا بڑا سا نشان لگایا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل پڑا۔

"بہت خوب"..... عمران کے منہ سے نکلا اور اس نے ایک بار پھر ان ہندسوں کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کاغذ کو دیکھ کر نقشے کے کارنر میں درج ہندسوں کے گرد نشانات لگانے شروع کر دیئے اور پھر ان نشان زدہ ہندسوں کو اس نے لکیروں سے ملانا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ اسی کام میں لگا رہا اور جب اس نے آخری لکیر لگائی تو اس کے چہرے پر بے اختیار چمک سی ابھر آئی۔ اس نے نقشے کے اس حصے کو بغور دیکھنا شروع کر دیا جہاں ساری لکیریں

www.urdukorner.com

ایک دوسرے کو بالکل ایک نقطے پر کاٹتی نظر آ رہی تھی۔

"ہونہہ تو ہاٹ فیلڈ کی یہ لیبارٹری اس بلیک فارسٹ کے علاقے تاناگا میں بنائی گئی ہے"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے کمر لگاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے میز کی سائیڈ پر پڑے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"..... دوسری طرف سے انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"شاہ نواز ٹاؤن میں مشہور شکاری اعظم خان رہتے ہیں ان کا نمبر چاہیئے"۔ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہ اعظم خان صاحب کی رہائش گاہ کا نمبر ہے"۔ عمران نے نسوانی آواز سن کر چونکتے ہوئے پوچھا کیونکہ اس کی معلومات کے مطابق اعظم خان اکیلے رہتے تھے۔ صرف ایک بوڑھے ملازم کے ساتھ۔

"جی ہاں کون صاحب بول رہے ہیں"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"صاحب تو ابھی میں بنا نہیں۔ ابھی تو صرف علی عمران ہوں"۔

ویسے آپ کی خوبصورت اور مترنم آواز سننے کے بعد صاحب بننے کو جی چاہنے لگ گیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ بولنے والی اعظم خان کی اکلوتی بیٹی شمونا گل ہو گی جو گریٹ لینڈ کی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔ یقیناً وہ اپنے والد سے ملنے آئی ہوئی ہو گی۔

"تعریف کا شکریہ لیکن آپ کی آواز سننے پر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آپ تیسری یا چوتھی بار صاحب بننا چاہتے ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ کیونکہ لڑکی نے اسے بڑے خوبصورت انداز میں بوڑھا کہہ دیا تھا۔ اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ شمونا ہی ہے۔ گریٹ لینڈ میں پڑھنے والی لڑکی ہی اس بے تکلفی اور بے باکی سے جواب دے سکتی تھی۔

"گریٹ لینڈ میں رہنے والوں کا ہمیشہ یہی المیہ رہا ہے کہ کان خراب ہو جاتے ہیں۔ ویسے یہاں پاکیشیا میں آپ کچھ دن مزید ہیں تو یقیناً کسی حد تک آپ کے کان جوان اور بوڑھی آوازوں میں تمیز کرنے کے قابل ہو جائیں گے"..... عمران نے جواب دیا اور اس بار لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ دلچسپ آدمی ہیں اور آپ کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ میرے متعلق بھی جانتے ہیں۔ بہرحال آپ سے اس وقت زیادہ گفتگو نہیں ہو سکتی کیونکہ میں نے ایک فنکشن پر جانا ہے۔ پھر کبھی سہی۔ میں ڈیڈی کی بات کراتی ہوں آپ سے"..... دوسری طرف سے ہنستے

www.urdukorner.com

ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور میز پر رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو اعظم خان بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد اعظم خان کی بھاری بھرکم آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب کیا آپ سے فوری ملاقات ہو سکتی ہے۔ یا آپ بھی فنکشن پر جا رہے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فنکشن پر۔ کیسا فنکشن"..... اعظم خان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کی صاحبزادی فرما رہی تھیں کہ وہ مجھ سے زیادہ تفصیلی بات نہیں کر سکتیں کیونکہ انہوں نے فوری طور پر فنکشن پر جانا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ شمونا عمر کے اس حصے میں ہے جب آپ جیسا آدمی اسے اکیلے فنکشن پر بھیجنا گوارہ نہ کرے گا"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شمونا گریٹ لینڈ میں پڑھتی ہے مجھے اور اعظم خان کی بیٹی ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ کسی کو جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہرحال میں کسی فنکشن پر نہیں جا رہا۔ تم آنا چاہتے ہو تو آ جاؤ"۔ اعظم خان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں شاید فنکشن جلدی ختم ہو جائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا

ایک بار پھر اسے میک اپ کرنے کا ارادہ ترک کرنا پڑا تھا۔ ظاہر ہے اعظم خان سے وہ میک اپ میں نہ مل سکتا تھا۔ اس نے نقشہ رول کر کے ہاتھ میں لیا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار شاہ نواز ٹاؤن کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ چونکہ وہ پہلے کئی بار اعظم خان سے مل چکا تھا۔ اس لئے اسے ان کی کوٹھی کا علم تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار کوٹھی کے گیٹ پر جا کر روک دی اور اس نے نیچے اتر کر ستون پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور اعظم خان کا بوڑھا ملازم باہر آ گیا۔

"اوہ عمران صاحب آپ میں پھاٹک کھولتا ہوں"..... ملازم نے عمران کو دیکھ کر سلام کرتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس پھاٹک میں غائب ہو گیا۔ عمران مسکراتا ہوا واپس کار میں بیٹھا اور پھر بڑا پھاٹک کھلنے پر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ وسیع و عریض لان کراس کرنے کے بعد اس نے کار پورچ میں جا کر روکی اور نیچے اتر کر وہ برآمدے کی طرف بڑھا جہاں اعظم خان ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ لڑکی کے سرخ و سفید چہرے پر شادابی تھی وہ واقعی خاصی خوبصورت تھی۔ البتہ اس نے بال تیز سرخ رنگ میں رنگے ہوئے تھے اور کانوں میں دو چمچے نما کلپس اس نے پہن رکھے تھے۔ جسم پر لباس مشرقی ہی تھی۔ وہ بڑی گہری نظروں سے عمران کو دیکھ رہی تھی جب کہ اعظم خان کے جسم پر گہرے نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ تھا۔ اس نے گلے میں سرخ رنگ کا سکارف باندھا ہوا تھا۔ گو

www.urdukorner.com

اس کے سر کے بال اور بڑی بڑی مونچھیں برف کی طرح سفید تھیں لیکن اس کا سمارٹ اور مضبوط جسم اور چہرے پر موجود سرخی سے یہی پتہ چلتا تھا کہ وہ ایسا نوجوان ہے جس نے شرارت کے طور پر سفید رنگ کی مصنوعی مونچھیں لگا رکھی ہوں اور سر پر وگ رکھی ہوئی ہو۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی جیسے انسان کی بجائے چیتے کی آنکھیں ہوں۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"۔ عمران نے برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے بڑے خشوع وخضوع بھرے لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام۔ یہ میری بیٹی شموناگل ہے اور شموناگل یہ ہے سر رحمان کا اکلوتا بیٹا علی عمران"..... اعظم خان نے مصافحہ کرتے ہوئے دونوں کا تعارف کرایا۔

"آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔آپ واقعی وجیہہ اور دلکش مرد ہیں"۔ شموناگل نے بڑے بے باکانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہے اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"م۔ م۔ معاف کیجئے۔اماں بی کا حکم ہے کہ نامحرم لڑکیوں سے ہاتھ ملانے پر شیطان قہقہے لگاتا ہے"۔ عمران نے خوفزدہ ہو کر ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"واٹ اڑ نانسنس"..... شموناگل نے جھینپتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کر لیا اور اعظم خان نے بے اختیار گونج دار قہقہہ لگایا۔

"میں نے تمہیں کئی بار سمجھایا ہے شموناگل کہ یہ مشرق ہے۔یہاں رہتے ہوئے مشرقی آداب کا خیال رکھا کرو"..... اعظم خان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن ہاتھ ملانے سے کیا ہوتا ہے"..... شموناگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اماں بی نے تو کہا تھا کہ ہاتھ ملانے پر شیطان قہقہہ لگاتا ہے۔لیکن اب شاید وہ خاصا ایڈوانس ہو چکا ہے۔نہ ملانے کے باوجود قہقہہ لگانے سے باز نہیں آتا"..... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ ناٹی بوائے۔تم باز نہیں آؤ گے۔تم نے مجھے شیطان بنا دیا ہے"..... اعظم خان نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا اور شموناگل کے چہرے پر ایک بار پھر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا یہی مشرقی آداب ہیں کہ آپ اپنے سے بڑوں کا اس طرح کھلے عام مذاق اڑائیں"..... شموناگل نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"کھلے عام۔اوہ۔م۔م مگر میرے خیال میں تو کوٹھی کے گرد چار دیواری موجود ہے۔کیوں خان صاحب۔کیا یہ کوٹھی کھلے عام میں شمار ہوتی ہے"..... عمران نے حیرت آمیز لہجے میں کہا اور اعظم خان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"اس شیطان کے منہ مت لگو بیٹی۔ورنہ یہ تمہیں اس حد تک زچ کر دے گا کہ تم خود اپنی بوٹیاں نوچنے پر مجبور ہو جاؤ گی۔اسے ایزی لو اس کی طبیعت ہی ایسی ہے۔آؤ سٹنگ روم میں بیٹھتے ہیں".....

www.urdukorner.com

اعظم خان نے بیٹی کو سمجھاتے ہوئے کہا لیکن شمونا نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے اسے عمران کے اس رویے کی وجہ سے اس سے شدید نفرت ہو گئی ہو۔

"شیطان کو ایزی لینے والے ہاٹ فیلڈ میں ہی جاتے ہیں۔ یہ سوچ لیجئے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے منہ سے ہاٹ فیلڈ کا لفظ نکلتے ہی شمونا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا۔ تم نے کیا کہا ہے۔ ہاٹ فیلڈ"..... شمونا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دوزخ ذرا دیسی قسم کا لفظ ہے۔ اس لئے میں نے اس کا بامحاورہ انگریزی ترجمہ کر دیا ہے تاکہ آپ گریٹ لینڈ میں رہنے کی وجہ سے اس کا صحیح مفہوم سمجھ سکیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ واقعی ترجمہ تو اچھا ہے۔ دوزخ کے لئے ہاٹ فیلڈ"۔ اعظم خان نے مسکراتے ہوئے کہا وہ اس وقت سٹنگ روم میں داخل ہو رہے تھے۔ شمونا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی تھی لیکن اب وہ عجیب سی نظروں سے عمران کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا بات ہے۔ مس شمونا اعظم خان۔ ہاٹ فیلڈ کا لفظ سن کر آپ کچھ پریشان سی ہو گئی ہیں۔ آپ فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ خود بھی حسین ہے اور حسن کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے یقیناً وہ حسن کو ہاٹ فیلڈ میں نہ بھیجے گا"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا آپ نے واقعی یہ لفظ ویسے ہی کہہ دیا تھا یا اس کے پیچھے آپ کا

کوئی خاص مقصد تھا"..... شمونا نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مقصد کیا مطلب آپ کھل کر بات کریں"..... عمران بھی شمونا کے اس عجیب و غریب رویے پر چونک پڑا تھا۔ اس کے ذہن میں شمونا کے اس رویے پر عجیب سے خدشات رینگنے لگے تھے۔

"کیا بات ہے بیٹی۔ آخر تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو گئی ہو"۔ اعظم خان نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی آپ نے مجھے بتایا تھا کہ عمران صاحب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے"..... شمونا نے اور زیادہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں"..... اعظم خان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو پھر عمران صاحب کی جان شدید خطرے میں ہے۔ میں آپ کو تفصیل بتاتی ہوں۔ میں جس فلائٹ پر گریٹ لینڈ سے یہاں آ رہی تھی۔ میرے ساتھ والی سیٹ پر ایک غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ گریٹ لینڈ کا ہی باشندہ لگتا تھا۔ انتہائی خاموش طبع آدمی تھا۔ میں نے اس سے تعارف حاصل کرنا چاہا لیکن اس نے ایسے روکھے پن سے جواب دیا کہ مجھے اس پر غصہ آ گیا اور میں نے بھی اس کا خیال چھوڑ دیا اور پھر سٹیوارڈ نے آ کر اسے بتایا کہ اس کی کال ہے تو وہ کال سننے کے لئے اٹھ کر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد مجھے باتھ روم جانے کی ضرورت پڑی تو میں سیٹ سے اٹھ کر باتھ روم کی طرف گئی۔ فون کال روم اور باتھ روم کے

www.urdukorner.com

دروازے ساتھ ساتھ ہیں۔ فون روم کا دروازہ بند تھا۔ میں باتھ روم میں گئی تو میرے کانوں میں اسی آدمی کی آواز پڑی۔ وہ بڑے غصیلے لہجے میں بات کر رہا تھا، لیکن الفاظ واضح نہ تھے۔ میں نے چونک کر درمیانی دیوار کو دیکھا کہ آواز کہاں سے آ رہی ہے لیکن درمیانی دیوار میں کوئی روزن نہ تھا لیکن پھر میری نگاہ ایک چھوٹے سے سوراخ پر پڑ گئی۔ یہ سوراخ شاید کسی سکریو وغیرہ کی وجہ سے ہو گیا تھا۔ میں نے ویسے ہی تجسس کے طور پر کان اس سوراخ سے لگا دیا اور الفاظ اس قدر صاف سنائی دینے لگے کہ جیسے وہ اس سوراخ کے دوسرے سرے پر منہ رکھ کر بول رہا ہو"۔ شمونا نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"کیا کہہ رہا تھا وہ کیا اس نے میرا نام لیا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں اس نے کہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پتہ چلے یا نہ چلے۔ ہاٹ فیلڈ عمران کا فوری خاتمہ چاہتی ہے۔ اس لئے اس کے پہنچنے سے پہلے ہر صورت میں علی عمران کا اتہ پتہ معلوم ہونا چاہیئے۔ تاکہ زیادہ وقت ضائع نہ ہو۔ پھر کال روم کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور میں سمجھ گئی کہ وہ واپس سیٹ پر چلا گیا ہے۔ میں دراصل اس کے لہجے اور لفظ خاتمے پر چونکی تھی کیونکہ اس کے الفاظ بتا رہے تھے کہ وہ کسی علی عمران نامی آدمی کو ہلاک کرنے جا رہا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ کوئی قاتل ہے۔ میں حقیقتاً خوفزدہ سی ہو گئی تھی میں باتھ روم سے باہر آئی اور پھر میں واپس اپنی سیٹ پر جانے کی بجائے ریسٹ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اب جب عمران صاحب نے ہاٹ فیلڈ کا نام لیا ہے تو اچانک

مجھے یہ ساری بات یاد آ گئی ہے اور اب مجھے خیال آیا ہے کہ ان کا نام بھی علی عمران ہے اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتے ہیں"..... شمونا نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کا حلیہ کیا تھا۔ مس شمونا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور شمونا نے تفصیل سے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"کیا میں ایک فون کر سکتا ہوں خان صاحب"۔ عمران نے اعظم خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں لیکن یہ چکر کیا ہے۔ یہ ہاٹ فیلڈ کون ہے اور وہ کیوں تمہیں ہلاک کرانا چاہتی ہے"۔ اعظم خان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فون کر لوں پھر بتاتا ہوں۔ میں بھی اسی سلسلے میں آپ سے ملنے آیا تھا"..... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ ایک طرف رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"صفدر بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ ایک حلیہ نوٹ کرو اور کیپٹن شکیل اور تنویر کو ساتھ لے کر اس حلیے کے آدمی کو ہوٹلوں میں تلاش کرو۔ لیکن خیال رکھنا اس کا تعلق ہاٹ فیلڈ سے ہے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے وہی حلیہ بتانا شروع کر دیا جو شمونا

www.urdukorner.com

نے بتایا تھا۔

"اوہ عمران صاحب یہ وہی جنرل کلنگ آرڈر والا چکر تو نہیں ہے"۔ صفدر نے پوچھا کیونکہ گرانڈ ماسٹر والے مشن میں وہ بھی ساتھ تھا۔

"ہاں وہی ہے۔اس لئے محتاط رہنا۔ایک منٹ"..... عمران نے بات کرتے کرتے کہا اور پھر ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر وہ شمونا کی طرف مڑا۔

"مس شمونا آپ کب آئی ہیں اور کس فلائٹ سے"..... عمران نے پوچھا۔

"آج صبح آئی ہوں۔ایکریمین ایئرویز کی فلائٹ سے"..... شمونا نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ ہٹا دیا۔

"صفدر ایسا کرو کہ پہلے ایئرپورٹ پر جا کر اس حلیے کے مطابق آج صبح آنے والی ایکریمین ایئرویز کی فلائٹ کا ریکارڈ چیک کر لو۔یہ شخص آج صبح کی فلائٹ سے یہاں آیا ہے اور یقیناً اس کے پاسپورٹ پر اس حلیے کی تصویر ہو گی اس طرح تمہیں اسے تلاش کرنے میں آسانی ہو جائے گی"۔عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔لیکن کیا صرف تلاش ہی کرنا ہے یا"..... صفدر نے پوچھا۔

"اگر ہو سکے تو اس طرح اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دینا کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔میں جوزف کو کہہ دیتا ہوں۔تم اسے جیسے ہی وہاں پہنچاؤ گے وہ مجھے اطلاع کر دے گا"..... عمران نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر رانا ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"..... چند لمحوں بعد جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف۔اگر صفدر کسی آدمی کو لے کر رانا ہاؤس آئے تو تم مجھے اس نمبر پر فوراً کال کر لینا۔نمبر نوٹ کر لو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اعظم خان کے فون کا نمبر نوٹ کرا دیا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھا اور مڑ کر اعظم خان اور شمونا کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کیا چکر ہے عمران کچھ مجھے تو بتاؤ"..... اعظم خان نے کہا۔

"ایک خفیہ بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے۔جس کا نام ہاٹ فیلڈ ہے اس نے دنیا میں کسی جگہ ایسی لیبارٹری قائم کر رکھی ہے۔جس میں وہ کوئی ایسا خوفناک ہتھیار کر رہی ہے جس سے وہ اس دنیا کو کسی بھی لمحے دوزخ میں تبدیل کر سکتی ہے۔اس تنظیم کے بانی اور سرپرست یہودی ہیں اس لئے لامحالہ پہلا نشانہ مسلم ممالک ہی بنیں گے۔میں نے ان کی ایک ذیلی تنظیم کا خاتمہ کر دیا تو یہ میرے پیچھے لگ گئے ہیں اور مجھے قتل کرانا چاہتے ہیں"..... عمران نے مختصر الفاظ میں بات مکمل کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اعظم خان کی عادت سے واقف تھا کہ بغیر تفصیل پوچھے اب اس نے جان نہیں چھوڑنی۔

"کہاں ہے یہ لیبارٹری"۔اعظم خان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"آپ تو ایسے پوچھ رہے ہیں جیسے لیبارٹری نہ ہو کوئی ہرنی ہو کہ کہاں ہے ہرنی تاکہ میں اسے شکار کر سکوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اعظم خان بھی مسکرا دیئے۔

"ہو سکتا ہے میں واقعی اس کا شکار کھیلنے چل پڑوں"۔ اعظم خان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کیا آپ اس آدمی کو پکڑ لیں گے۔ پھر کیا کریں گے"۔ شمونا نے کہا۔

"وہی سلوک کروں گا جو وہ مجھ سے کرنا چاہتا تھا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور شمونا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا۔ آپ اسے ہلاک کر دیں گے۔ آپ۔ آپ بھی قاتل ہیں"۔ شمونا کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم اعظم خان کی بیٹی ہو کر ایسی باتوں سے خوفزدہ کیوں ہو جاتی ہو اور عمران نے اس کا اچار ڈالنا ہے۔ جب وہ عمران کو قتل کرنے آ رہا ہے تو عمران کا جواب بھی تو یہی ہونا چاہیئے"..... اعظم خان نے کہا۔

"نہیں ڈیڈی یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی کو مقدمہ چلائے بغیر اور عدالتی فیصلے کے بغیر ہلاک کر دیا جائے۔ یہ تو جرم ہے"..... شمونا نے کہا۔

"پریشان نہ ہوں میں تو انتہائی شریف آدمی ہوں۔ میں نے تو کبھی زندگی میں ایک مکھی تک نہیں ماری۔ البتہ اب تک ہزاروں نہیں تو سینکڑوں انسانوں کی گردنیں ضرور توڑ چکا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ سینکڑوں انسانوں کی گردنیں توڑ چکے ہیں آپ اوہ۔ اوہ مائی گاڈ۔ آپ۔ آپ۔ شکل سے تو"۔ شمونا کی حالت واقعی غیر ہو چکی تھی وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"ارے ارے بیٹھو۔ یہ شیطان ایسی باتیں کرتا ہی رہتا ہے۔ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"..... اعظم خان نے اپنی بیٹی کی حالت غیر ہوتے دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

"دیکھیں آپ تو خود کہہ رہی ہیں کہ مقدمہ چلنے اور عدالتی فیصلے کے بعد کسی کو ہلاک ہونا چاہیئے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ تو قانونی طریقہ ہے لیکن"..... شمونا نے اسی طرح خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"میں بھی اس قانونی طریقے کی ہی بات کر رہا ہوں۔ آج کل ہمارے ملک میں بے روزگاری بہت ہے اور میں اتنا پڑھا لکھا بھی نہیں ہوں کہ مجھے کوئی افسر رکھ لے۔ اس لئے مجبوراً جلاد کی نوکری اختیار کر لی ہے۔ ہفتے میں دو چار آدمیوں کی گردنیں توڑنے کو مل ہی جاتی ہیں ویسے نوکری بڑی اچھی ہے۔ نجانے لوگ اسے کیوں پسند نہیں کرتے تنخواہ بھی ملتی ہے اور ہر گردن توڑنے پر بونس بھی۔ پھر رعب بھی ٹھیک ٹھاک پڑتا ہے۔ جس کسی سے بھی تعارف کراتا ہوں کہ میں جلاد ہوں وہ چاہے کتنا بڑا افسر ہی کیوں نہ ہو۔ جلاد کا نام سنتے ہی اس کا رنگ بالکل اسی طرح زرد پڑ جاتا ہے جس طرح اس وقت آپ کا ہے"۔

www.urdukorner.com

عمران کی زبان پوری رفتاری سے رواں ہو گئی تھی۔

"تو۔ تو آپ جلاد ہیں۔ اوہ۔ اوہ ڈیڈی سوری میری طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ میں نہیں بیٹھ سکتی"..... شمونا نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"آج پہلی بار مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تعلیم انسان کو کس حد تک بزدل بنا دیتی ہے۔ اعظم خان کی بیٹی ہو اور اس طرح خوفزدہ ہو جائے کاش میں اسے نہ پڑھاتا"۔ اعظم خان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ لڑکی ہے خان صاحب۔ اس لئے اس کا خوفزدہ ہو جانا فطری بات ہے۔ ویسے میں نے جان بوجھ کر اسے اس طرح خوفزدہ کیا ہے۔ تاکہ وہ چلی جائے۔ کیونکہ میں نے آپ سے خاص باتیں کرنی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا تو یہ بات ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم بتاؤ کیا مسئلہ ہے"۔ اعظم خان نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مسئلہ یہ ہے کہ اگر مس شمونا اعظم کی بیٹی ہونے کے باوجود اس قدر خوفزدہ ہو سکتی ہے تو اعظم خان نے بھی تو پٹھانوں کی روایتی مہمان نوازی فراموش کر دی ہے۔ ابھی تک آپ نے سوکھے منہ بھی نہیں پوچھا"..... عمران نے کہا اور اعظم خان کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ اوہ دراصل مجھے خیال ہی نہیں رہا اور وہ اکبر خان بھی کچھ نہیں

لے آیا میں خود پتہ کرتا ہوں"..... اعظم خان نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ارے ارے آپ خود کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ میں اکبر خان کو بلاتا ہوں"..... عمران نے اٹھ کر ان کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے تم بیٹھو"..... اعظم خان نے مڑتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اکبر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں شربت کے تین گلاس رکھے ہوئے تھے۔

"تم کہاں رہ گئے تھے اکبر خان۔ عمران نے مجھے زبردست طعنہ دیا ہے کہ میں مہمان نوازی بھول چکا ہوں"..... اعظم خان نے قدرے غصیلے لہجے میں ملازم اکبر خان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب مشروب کی بوتل ختم ہو گئی تھی۔ شمونا بی بی کو یہ مشروب اس قدر پسند آگیا تھا کہ انہوں نے اسے ختم کر دیا اور مجھے پتہ ہی نہ چل سکا۔ اب جب میں مشروب بنانے لگا تو اس کا پتہ چلا۔ اس لئے مجھے نئی بوتل لانے کے لئے مارکیٹ جانا پڑ گیا تھا"..... اکبر خان نے جواب دیا۔

"میرا گلاس رکھو میں کار سے ایک نقشہ لے آؤں"..... عمران نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ وہ بڑا سا نقشہ جس پر اس نے نشانات لگائے تھے شمونا کو برآمدے سے کھڑے دیکھ کر اس نے کار میں ہی چھوڑ دیا تھا۔ عمران نے کار سے نقشے کا رول اٹھایا اور واپس اس بڑے کمرے میں آگیا۔ اکبر خان مشروب کے دو گلاس اس

www.urdukorner.com

میز پر رکھ کر واپس جا چکا تھا۔

"یہ کیسا نقشہ ہے"..... اعظم خان نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ابھی بتاتا ہوں۔ میں نے آپ کی بڑی کہانیاں پڑھی ہیں کہ آپ نے افریقہ کے انتہائی خطرناک ترین جنگلوں میں کس کس طرح شکار کھیلے ہیں۔ آج پتہ چل جائے گا کہ یہ کہانیاں آرام دہ بستر پر لیٹ کر سوچی گئی ہیں یا"..... عمران نے نقشہ کھولتے ہوئے مسکرا کر کہا اور اعظم خان بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ تو تم میرا امتحان لینا چاہتے ہو"..... اعظم خان ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔

"پہلے شربت پی لو۔ پھر دیکھ لیتے ہیں نقشہ۔ اس پر یہ لکیریں کیسی ہیں"..... اعظم خان نے میز پر بچھے ہوئے نقشے کو ایک نظر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو امتحانی پرچہ ہے۔ بڑی مشکل سے تیار کیا ہے۔ دو گھنٹے لگ گئے ہیں حساب کتاب کرنے میں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مشروب کا گلاس اٹھا کر اس نے ہونٹوں سے لگا لیا۔

"ہاں اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے"..... اعظم خان نے مشروب کا گلاس خالی کر کے ایک طرف تپائی پر رکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اسی ہاٹ فیلڈ کا مسئلہ ہے۔ میں نے اس کے ایک نائب کو ایک عجیب سی مشین سے اس کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کرتے ہوئے دیکھا تھا

مشین کی سکرین پر پہلے سو کا ہندسہ نظر آیا اور پھر گنتی کم ہوتے ہوتے زیرو پر پہنچ گئی۔ اس کے بعد اس آدمی نے مشین کا ایک بٹن دبایا تو گنتی دوبارہ بڑھنا شروع ہو گئی اور جب گنتی اٹھارہ پر پہنچی تو اس آدمی نے دو اور بٹن دبائے اور ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم ہو گیا اور پھر اس نوجی نے ہیڈ کوارٹر کو اپنا نام بتایا۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ زیرو کے بعد اس نے اپنا نمبر سکرین پر لانے کے لئے بٹن دبایا تھا۔ ورنہ اس کا نمبر زیرو ہی تھا اور اٹھارہ پر پہنچ کر اس نے بٹن دبا کر اٹھارہ کے ہندسے کو روک لیا اور اس طرح رابطہ قائم ہو گیا۔ یہ مشین اپنی ساخت کے لحاظ سے میرے لئے قطعی نئی تھی لیکن جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ اس مشین کا رابطہ کسی ایسے سنٹر سے تھا جو مواصلاتی سیاروں کو کیچ کر کے انہیں کسی ایسے مقام تک پہنچا دیتا تھا جہاں طول البلد۔ عرض بلد کے لحاظ سے چاروں سمتیں زیرو ہو جاتی ہوں گی۔ یہ ایک خاص مگر انتہائی پیچیدہ فارمولے کے تحت ہی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اس میں طول بلد۔ عرض بلد۔ چاروں سمتیں۔ سطح سمندر سے بلندی اور دنیا کے گرد موجود لانگ ویو و شارٹ ویو ریڈیو لہروں سب کو اس فارمولے کے تحت چیک کرنے کے بعد ہی نتیجہ سامنے آ سکتا ہے۔ میں نے اس پر بے پناہ محنت کی ہے اور آخر کار میں وہ مقام پا لینے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ یہ دیکھیں یہ ہے وہ پوائنٹ جہاں یہ سب لائنیں ایک دوسرے کو کاٹ رہی ہیں۔ اسے ہم اس پیمانے کے لحاظ سے زیرو کہہ سکتے ہیں۔ اگر میرا آئیڈیا درست ہے کہ اس مشین پر زیرو آ

www.urdukorner.com

جانے سے اس لیبارٹری سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے تو پھر یقیناً یہ
لیبارٹری اسی پوائنٹ پر ہی موجود ہو گی اور یہ پوائنٹ ہے۔ افریقہ میں
شامل آبنائے موزنیبق میں واقعہ بہت بڑا جزیرہ مالا گوسی کا وہ علاقہ
جہاں انتہائی گھنے اور خطرناک ترین جنگلات میں جنہیں چنگا کہا جاتا ہے"
عمران نے کہا۔

"اگر واقعی یہ علاقہ ہے۔ تو پھر تمہاری ساری تحقیق غلط ہے۔ مالا
گوسی کے علاقے چنگا میں کسی قسم کی کوئی لیبارٹری قائم ہی نہیں کی
سکتی۔ وہاں اس قدر گھنے اور خطرناک ترین جنگلات ہیں کہ وہاں
قدیم رہنے والے قبیلوں کے اور کوئی وہاں داخل بھی نہیں ہو سکتا
یہ قبیلے جو وہاں رہتے ہیں ابھی تک وحشی بلکہ آدم خور ہیں۔ میں ایک
بار شکار کھیلتے ہوئے ان کے سب سے بڑے قبیلے مسنگا کے ہاتھ لگ
تھا۔ بس کچھ نہ پوچھو انہوں نے میرا کیا حشر کیا۔ وہ مجھے اپنے دیوتا
بھینٹ چڑھانا چاہتے تھے۔ لیکن پھر عین آخری لمحات میں جب ہزار
خونخوار نیزے میرے بندھے ہوئے جسم میں پیوست ہونے کے
بے قرار تھے۔ اس دیوتا کے سب سے بڑے پجاری کی نظریں میر
دائیں کان کی کٹی ہوئی لو پر پڑ گئیں اور اس نے فوراً سب کو روک
اور ساتھ ہی اعلان کر دیا کہ یہ بھینٹ خراب ہے۔ دیوتا اس خر
بھینٹ سے بجائے خوش ہونے کے ناراض ہو سکتا ہے۔ چونکہ
دیوتا کی بھینٹ کے لئے وقف کیا جا چکا تھا۔ اس لئے وہ مجھے خود بھ
کھا سکتے تھے۔ آخر کار انہوں نے فیصلہ کیا کہ مجھ خراب بھینٹ

علاقے سے باہر پھینک دیا جائے۔ اس طرح نجانے میری کون سی نیکی
کام آ گئی کہ میں زندہ سلامت ان کے علاقے سے بچ کر باہر آنے میں
کامیاب ہو گیا۔ ورنہ آج تک وہاں سے کوئی باہر کا آدمی زندہ بچ کر
نہیں آ سکا اور اس کے بعد میں نے بھی دوبارہ وہاں کا رخ نہیں کیا"۔
اعظم خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لوگ کون سی زبان بولتے ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"ان کی زبان افریقہ کی قدیم زبان اگائی سے ملتی جلتی ہے۔ اس لئے
کچھ کچھ سمجھ آ گئی تھی"..... اعظم خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مالا گوسی میں مہذب آبادی کہاں تک ہے"..... عمران نے
پوچھا۔

"مالا گوسی کے جنوبی حصے کی حد تک تقریباً آدھا حصہ۔ کیرن آخری
آبادی ہے۔ اس کے بعد انتہائی گھنے اور خطرناک جنگلات شروع ہو
جاتے ہیں۔ جہاں زہریلی دلدلیں ہیں۔ انتہائی وحشی اور خطرناک
درندوں اور آدم خور قبائلیوں سے بھرے ہوئے یہ جنگل دنیا کے
تاریک ترین جنگل کہلاتے ہیں۔ ایک بار اقوام متحدہ کے تحت ان
جنگلات کو صاف کرانے کا پروگرام بن گیا تھا۔ تاکہ یہاں مہذب
لوگ رہ سکیں لیکن پھر یہ منصوبہ ترک کر دیا گیا تاکہ دنیا اس طرح
کے خطرناک ترین جنگلات سے محروم نہ ہو جائے انہوں نے اسے اسی
حالت میں قائم رکھنے کا فیصلہ کر لیا"۔ اعظم خان نے کہا۔

"یہ کب کی بات ہے"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

www.urdukorner.com

"چار پانچ سال پہلے میں نے ایک میگزین میں پڑھا تھا کیوں"۔ اعظم خان نے جواب دیا۔

"یہاں کی زمین کی کیفیت کیسی ہے۔ کیا یہ زمین سخت ہے۔ نرم ہے۔ کس قسم کی ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ میں اندازہ لگانا چاہتا ہوں کہ یہاں انڈر گراؤنڈ کوئی لیبارٹری بن سکتی ہے۔ یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ویسی ہی زمین ہے جیسی عام جنگلوں کی ہوتی ہے"۔ اعظم خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے شکریہ آپ سے ملاقات خاصی فائدہ مند رہی"۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا سوچا سمجھا فیصلہ ہے عمران کہ تمہارا یہ اندازہ غلط ہے۔ یہاں یہ لیبارٹری کسی صورت بھی قائم نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے تم کسی اور جگہ اس کے بارے میں سوچو"..... اعظم خان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اعظم خان اسے پورچ تک خود چھوڑنے آیا۔ نقشے کا رول عمران کے ہاتھ میں تھا۔ چند لمحوں بعد عمران کی کار کوٹھی سے نکلی اور دوبارہ رانا ہاؤس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وہ اب اپنے نظریے کو عملی طور پر چیک کرنا چاہتا تھا۔ وہ خود رانا ہاؤس کی لیبارٹری میں اپنے نظریے کو سامنے رکھ کر ایسی مشین تیار کرنا چاہتا تھا جس کے ذریعے وہ اپنے اس نظریے کو چیک کر سکے۔ اس لئے کار چلاتے وقت اس کا ذہن مسلسل اس نظریے کے بارے میں سوچ بچار

میں مصروف تھا اور کار وہ لاشعوری طور پر چلائے جا رہا تھا۔ پھر جیسے ہی کار نے ایک موڑ کاٹا۔ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی پشت پر انتہائی زوردار دھماکہ ہوا ہو۔ ایسا دھماکہ کہ اس کا ذہن ایک لمحے کے لئے مفلوج سا ہو کر رہ گیا اور پھر اس کے ذہن پر جیسے تاریک چادر کھنچتی چلی گئی۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا تھا وہ یہی تھا کہ اس دھماکے کے بعد اس کے جسم کو کسی نے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل کر کے فضا میں اچھال دیا ہو اور اس کے بعد اس کے تمام احساسات یکلخت فنا ہو کر رہ گئے تھے اور شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

www.urdukorner.com

میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے موٹی گردن اور جلاد جیسے چہرے والے دیو ہیکل آدمی نے دروازے پر ہونے والی دستک کی آواز سنتے ہی چونک کر سر اٹھایا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید ناگواری کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"یس کم ان"..... اس نے بھوکے چیتے کی طرح غراتے ہوئے کہا دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک سخت گیر چہرے اور ٹھوس ورزشی جسم کا مالک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔

"اوہ تم ٹارک تم تو پاکیشیا گئے ہوئے تھے۔ سپیشل مشن پر"۔ موٹی گردن والے نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف ابھی وہاں سے واپس آ رہا ہوں اور ایئرپورٹ سے سیدھا آپ کے پاس آیا ہوں"..... ٹارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس سائیڈ میز پر رکھ کر وہ میز کی دوسری طرف

رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیوں۔ اتنی جلدی کیوں واپس آ گئے ہو"..... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ لہجے میں کرختگی کا عنصر اور بڑھ گیا تھا۔

"مشن مکمل ہو گیا تھا باس اس لئے مزید وہاں رکنے کا کوئی جواز نہ تھا"..... ٹارک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مشن مکمل ہو گیا۔ اتنی جلدی۔ کیسے"۔ چیف نے چونک کر کہا۔

"چیف میں نے اپنی عادت کے مطابق ڈائریکٹ ایکشن کیا۔ میں نے وہاں پاکیشیا میں ایک آدمی سے رابطہ یہاں جانے سے پہلے کر لیا تھا وہ اس عمران کو جانتا تھا۔ میں نے اس کے ذمے یہ کام لگا دیا تھا کہ وہ میرے پہنچنے تک عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اتہ پتہ معلوم کرائے۔ پھر فلائٹ کے دوران مجھے اس کی کال ملی کہ عمران کا تو پتہ چل گیا ہے۔ مگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں پتہ نہیں چل رہا۔ مجھے چونکہ آپ کی طرف سے یہی حکم ملا تھا کہ میرا اصل ٹارگٹ عمران ہے۔ اس لئے میں نے اسے اس عمران تک محدود رہنے کا کہہ دیا میں اپنی عادت کے مطابق اپنے ڈبل کاغذات لے کر گیا تھا۔ چنانچہ وہاں ایئرپورٹ پر اتر کر میں پبلک لاؤنج میں پہنچتے ہی سیدھا باتھ روم میں گیا۔ میں نے ماسک میک اپ بدل لیا اور کاغذات پھاڑ کر پھینک دیئے اور دوسرے کاغذات سمیت میں ایک عام سے ہوٹل میں پہنچ گیا وہاں سے میں نے اس آدمی سے رابطہ قائم کیا تو اس نے مجھے بتایا کہ

www.urdukorner.com

عمران ایک عظیم الشان عمارت رانا ہاؤس میں موجود ہے۔ میں نے اس سے اس عمارت کا اتہ پتہ معلوم کیا۔ ہوٹل کے ذریعے ایک کار کرایے پر حاصل کی اور اپنے بیگ میں موجود خصوصی اسلحہ لے کر میں کار میں بیٹھ کر رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ وہاں میرا آدمی موجود تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ عمران رانا ہاؤس سے نکل کر شاہ نواز ٹاؤن میں مشہور شکاری اعظم خان کی رہائش گاہ پر موجود ہے۔ میں اس کے ساتھ وہاں پہنچا تو میں نے اس عمران کو کار میں بیٹھے اس کوٹھی سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ وہ اپنے اصلی چہرے میں تھا چنانچہ میں نے اسے پہچان لیا وہ کار میں اکیلا تھا اور اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہے اور اردگرد سے باخبر نہیں ہے۔ مجھے یہ موقع غنیمت لگا۔ میں نے کار میں اس کا تعاقب کیا اور بلیو رینج کیپسول گن تیار کر لی۔ میرا آدمی میرے والی کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ پھر ایک موڑ پر مجھے موقع مل گیا اور میں نے اس کی کار پر عقب سے بلیو رینج کیپسول فائر کر دیا۔ کیپسول ٹھیک نشانے پر لگا اور عمران کی کار کے پرزے فضا میں بکھر گئے۔ ہم تیزی سے کار دوڑاتے آگے نکل گئے تاکہ کسی طرح بھی ہم پر شک نہ کیا جا سکے۔ چونکہ یہ سڑک یک طرفہ ٹریفک کے لئے مخصوص تھی اس لئے کافی لمبا چکر کاٹ کر ہم واپس اسی جگہ پر پہنچے تو وہاں پولیس موجود تھی۔ پتہ چلا کہ عمران شدید زخمی ہو گیا ہے لیکن ابھی زندہ ہے اور اسے ہسپتال بھجوایا گیا ہے۔ ہم ہسپتال کی طرف دوڑے تاکہ اس کے متعلق حتمی طور پر معلوم کر سکیں لیکن وہاں سے پتہ چلا کہ اسے خفیہ

طور پر اس ہسپتال سے کسی نامعلوم مقام پر لے جایا گیا ہے۔ ہم نے اسے تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن ہم اسے تلاش نہ کر سکے۔ لیکن دوسرے روز جب ہوٹل میں اخبارات آئے تو رزلٹ سامنے آ گیا۔ عمران ہسپتال میں ہلاک ہو چکا تھا۔ اس نے آپریشن ٹیبل پر دم توڑ دیا تھا۔ اس کی لاش کا فوٹو بھی اخبار میں شائع ہوا تھا اور جنازے کا وقت اور جگہ بھی درج تھی۔ ہم مزید تسلی کے لئے اس جگہ پہنچے یہ اس کے باپ کی کوٹھی تھی اور وہاں حکومت کے اعلیٰ ترین افسروں کے ساتھ ساتھ اردگرد کے لوگ بھی موجود تھے۔ پھر ہمارے سامنے اس کا جنازہ اٹھا۔ میرا آدمی تو تھا ہی مقامی میں نے بھی مقامی میک اپ کر لیا تھا اور مقامی لباس پہن کر ہم دونوں بھی اس کے جنازے میں شامل ہو گئے اور پھر ہمارے سامنے اسے قبرستان لے جایا گیا۔ وہاں اس کا چہرہ سب کو دکھایا گیا۔ ہم نے بھی دیکھا اور پھر اسے ہمارے سامنے دفن کر دیا گیا اور ہم مطمئن ہو کر واپس آ گئے۔ اس کے اگلے روز اخبارات میں اس کے جنازے کے فوٹو بھی شائع ہوئے اور اس کے والد کے نام تعزیتی پیغامات بھی۔ چنانچہ یہ بات کنفرم ہو گئی کہ وہ واقعی مر چکا ہے اس پر میں فوری طور پر واپس آ گیا ہوں تاکہ آپ کو رپورٹ دے سکوں اخبارات میں ساتھ لے آیا ہوں۔ تاکہ آپ بھی انہیں دیکھ سکیں"..... ٹارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کرسی کی سائیڈ پر رکھے ہوئے بریف کیس کو اٹھا کر میز پر رکھا اور اسے کھول کر اس نے اس کے اندر موجود اخبارات اٹھا کر چیف کے سامنے رکھ

www.urdukorner.com

دیئے اور بریف کیس بند کر کے واپس کرسی کی سائیڈ پر رکھ دیا۔ چیف غور سے ان اخبارات میں موجود تصویریں دیکھتا رہا اور خبریں پڑھتا رہا جن کے گرد ٹارک نے باقاعدہ سرخ چوکھٹے ڈال دیئے تھے۔

"بہت خوب۔ یہ واقعی حتمی ثبوت ہے۔ لیکن جس آسانی اور سہولت سے یہ شخص مارا گیا ہے۔ اس قدر آسانی اور سہولت سے مارا نہیں جا سکتا تھا۔ اس کے متعلق تو مشہور ہے کہ یہ ہزار آنکھیں رکھتا ہے اور آج تک اس پر ہزاروں نہیں تو سینکڑوں قاتلانہ حملے ہوئے ہوں گے لیکن یہ ہر بار بچ جاتا ہے۔ اس بار کیسے مارا گیا"..... چیف نے کہا تو ٹارک بے اختیار ہنس پڑا۔

"چیف ہر آدمی پر ایک وقت ایسا آجاتا ہے جب اسے مرنا پڑتا ہے اور یہ وقت عمران پر بھی آنا تھا سو آگیا۔ اب یہ اور بات ہے کہ اس کا کریڈٹ ہاٹ فیلڈ کے حصے میں آیا ہے"..... ٹارک نے کہا۔

"ہاٹ فیلڈ کا نام مت لیا کرو یہ جرم ہے۔ سمجھے"..... چیف نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سے میری بات کراؤ"..... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے واقعی درست طریقہ اختیار کیا ہے۔ باپ سے ہی اصل بات معلوم ہو سکتی ہے۔ ویسے آپ جنازے کے فوٹو میں دیکھیں تو وہ بھی آپ کو نظر آجائیں گے۔ ان کا چہرہ بتا رہا ہے کہ ان کا اکلوتا بیٹا مر

گیا ہے"..... ٹارک نے کہا اور چیف اخبار پر جھک گیا۔

"ہاں تم درست کہہ رہے ہو۔ واقعی اس کا چہرہ بتا رہا ہے کہ عمران واقعی مر چکا ہے"..... چیف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر ان کا اکلوتا بیٹا ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا ہے وہ چھٹی پر ہیں اگر آپ کہیں تو گھر پر ان سے رابطہ کیا جائے"..... دوسری طرف سے اس کے پی اے نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے"..... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ واقعی یہ خوفناک آدمی مر چکا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ یہ کام میرے ایجنسی کے آدمی کے ہاتھوں ہوا ہے۔ یقیناً آرگنائزیشن اس پر خصوصی انعامات دے گی۔ تم یہ اخبارات یہیں چھوڑ جاؤ تاکہ میں انہیں ثبوت کے طور پر ہیڈ کوارٹر بھجوا دوں۔ اب تم جا سکتے ہو"..... چیف نے کہا اور ٹارک مسکراتا ہوا کرسی سے اٹھا اور سلام کر کے اس نے جھک کر بریف کیس اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل گیا اس کے باہر جانے کے بعد چیف نے ٹیلی فون سیٹ کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن دبا کر اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی

www.urdukorner.com

آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں"..... چیف نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ کیا بات ہے۔ بلڈی بول رہی ہوں"۔ دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارا دیا ہوا مشن مکمل ہو گیا بلڈی۔ اس لئے بقایا رقم بھی بھجوا دو"..... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی۔ اتنی جلدی"..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں ایسے ہی کام کرتا ہوں ثبوت بھی میرے پاس موجود ہے"۔ کنگ نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ کیونکہ ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر بغیر ثبوت کے اسے تسلیم نہ کرے گا"..... بلڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کنگ نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"گڈ۔ واقعی اس عمران کی حد تک یہ مشن مکمل ہو چکا ہے۔ وہ اخبارات بھی اپنی تحریری رپورٹ کے ساتھ مجھے بھجوا دینا۔ تاکہ میں ان کی خصوصی فلمیں بنا کر انہیں ہیڈ کوارٹر ارسال کر سکوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باقی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کیا ہو گا۔ اسے تو ٹریس کرنا ہی مشکل ہے"..... کنگ نے کہا۔

"اس کی اب ضرورت نہیں ہے۔ ہیڈ کوارٹر نے کہا تھا کہ اگر

عمران ہلاک نہ ہو سکے تو پھر اس ٹیم کو ٹریس کیا جائے لیکن اگر عمران ہلاک ہو جائے تو پھر یہ ٹیم از خود بیکار ہو جائے گی۔ ہیڈ کوارٹر کو اصل خطرہ اس عمران سے تھا"..... بلڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ہیڈ کوارٹر کو سفارش کر دینا کہ اس خوفناک آدمی عمران کے اس طرح ہلاک ہونے پر خصوصی انعامات ضرور دے"۔ کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ یہودی طبیعت کسی روز تمہیں لے ڈوبے گی کنگ"۔ دوسری طرف سے بلڈی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا

"تم بھی پکی یہودن ہو بلڈی پکی یہودن"..... کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

www.urdukorner.com

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا۔ بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران اس وقت میک اپ میں تھا۔

"آپ کی موت کا ڈرامہ سر سلطان کو بے حد مہنگا پڑا ہے۔ عمران صاحب"..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا کیوں۔ کیا لاش کی زیادہ قیمت وصول نہیں ہو سکی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے ہوش میں آتے ہی فیصلہ سنا دیا کہ آپ کو اس طرح مردہ ظاہر کیا جائے کہ سب کو یقین آجائے لیکن اس کے لئے سب سے زیادہ پریشان سر سلطان ہوئے ہیں۔ وہ اب تک تعزیتیں وصول کر رہے ہیں آپ کے ڈیڈی تو دفتر سے طویل چھٹی لے کر گاؤں چلے گئے ہیں۔ وہ تو کسی سے ملتے نہیں ہیں۔ اس لئے سر سلطان اکیلے ہی قابو آئے ہوئے

ہیں۔ ابھی ان کا فون آیا تھا۔ وہ یہی کہہ رہے تھے کہ انہیں کس عذاب میں مبتلا کر دیا گیا ہے"..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا میں بھی دیکھوں کہ یہ عذاب کس ڈگری تک پہنچ چکا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی۔ اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"۔ دوسری طرف سے سر سلطان کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ سر سلطان سے بات کرائیں"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد کٹک کی آواز کے ساتھ ہی سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"یس سر میں سلطان بول رہا ہوں"..... سر سلطان کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"میرے نئے خصوصی نمائندے سے بات کیجئے۔ سر سلطان"۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"نئے خصوصی نمائندے سے اوہ۔ اوہ۔ اچھا"..... سر سلطان ایک لمحے کے لئے شاید بوکھلا گئے تھے لیکن پھر وہ جلد ہی سنبھل گئے۔

"ہیلو ہیلو زعفران زار بول رہا ہوں۔ نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس"۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زعفران زار۔ یہ کیسا نام ہے۔ اس کی بجائے ذلیل و خوار ہونا

www.urdukorner.com

چاہیئے تھا"..... سر سلطان کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے اتنا غصہ۔ کیا ہوا۔ مزاج شاہی آج اس قدر برہم کیوں ہے"..... عمران نے چونک کر کہا۔

"تمہارے اس چکر نے واقعی مجھے پریشان بلکہ خوار کر دیا ہے۔ صدر مملکت سے لے کر میرے دفتر کے چپڑاسی تک۔ میرے گھر کے ملازم نے تمہاری تعزیت کی ہے۔ تعزیتیں وصول کر کر کے اور رونی شکل بنا بنا کر میری تو شکل ہی ٹیڑھی ہو چکی ہے۔ پتہ نہیں تم نے کن کن لوگوں کو دوست بنا رکھا تھا۔ جسے دیکھو منہ اٹھائے تمہارا افسوس کرنے چلا آرہا ہے۔ تمہارے ڈیڈی کو نجانے کس طرح اس ڈرامے پر میں نے آمادہ کیا۔ تمہاری والدہ کو علیحدہ بریف کرنا پڑا۔ بلکہ زبردستی انہیں ہسپتال داخل کرانا پڑا۔ ثریا کو علیحدہ سمجھانا پڑا تمہارے بہنوئی وقار حیات کو بھی۔ کوئی مانتا ہی نہ تھا۔ خاص طور پر اخبارات میں چھپنے والی تصویروں نے عذاب ڈال دیا ہے۔ آخر تمہیں اس قدر سیریس ڈرامہ کرنے کی سوجھی کیا تھی"..... سر سلطان سے آخر رہا نہ جا سکا تو وہ پھٹ پڑے۔

"یہ آپ کس کی بات کر رہے ہیں۔ شاید اس مرحوم سابقہ نمائندے کی۔ لیکن میرا اس سے کیا تعلق ہے میں تو زعفران زار ہوں اور ابھی تک زندہ ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس سے تو بہتر تھا کہ تم حقیقتاً ہی مر جاتے۔ کم از کم اصل جذبات تو چہرے پر آجاتے۔ اب یہ اداکاری تو بہ ہے۔ نجانے یہ اداکار

کس طرح ڈراموں میں اداکاری کر لیتے ہیں۔ یہ تو انتہائی مشکل فن ہے اور سنو مجھ سے اب مزید یہ اداکاری نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اب اگر تم نے بھی مجھے تنگ کیا تو پھر میں اصل حقیقت اگل دوں گا"۔ سر سلطان مسلسل غصے میں بولے چلے جا رہے تھے۔

"اصل حقیقت اگلنے کے بعد واقعی آپ کی حسرت پوری ہو جائے گی۔ اداکاری کی بجائے اصل جذبات سامنے آجائیں گے۔ یہ سوچ لیجئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اسی بات پر تو میں اب تک یہ عذاب جھیل رہا ہوں لیکن آخر کب تک"..... سر سلطان نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"جب تک ہاٹ فیلڈ کا خاتمہ نہیں ہو جاتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اور کب ہو گا اس کا خاتمہ"..... سر سلطان نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر سلطان آپ کی جھلاہٹ اپنی جگہ درست ہے۔ لیکن میں نے آپ سے سچ کہا تھا کہ اگر یہ ڈرامہ کامیاب نہ ہوا تو پھر پوری دنیا میں پھیلے ہوئے اس مجرم تنظیم کے سینکڑوں، ہزاروں خوفناک قاتل۔ جرائم پیشہ گروپس مسلسل میرے قتل کے لئے کام کرتے رہتے اور آپ کو شاید معلوم نہ ہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ میں بہرحال انسان ہوں۔ کسی بھی لمحے اندھیرے سے آئی ہوئی گولی میرا خاتمہ بالخیر کر سکتی ہے۔ اس لئے میں نے پہلے ہی قاتلانہ حملے پر یہ ڈرامہ کھیلنے کا

www.urdukorner.com

فیصلہ کیا تھا۔ تاکہ آئندہ کے لئے ان حملوں سے بچا جا سکے۔ لیکن اگر آپ واقعی تنگ آ چکے ہیں تو ٹھیک ہے۔ میں ابھی سامنے آ جاتا ہوں۔ اس کے بعد کیا ہو گا۔ یہ آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں "..... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں سمجھتا ہوں۔ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ تمہاری جان کو درپیش خطرہ ٹالنے کے لئے تو میں اپنی جان تک دینے کو تیار ہوں۔ یہ پریشانی تو کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ ویری سوری "..... سر سلطان عمران کی بات سن کر اس طرح بوکھلا سے گئے کہ ان کے منہ سے سیدھا فقرہ ہی نکلنا بند ہو گیا اور عمران اپنے لئے ان کے دل میں موجود اس بے پناہ خلوص پر بے اختیار مسکرا دیا۔

" ارے ارے اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور میں ان قاتلوں وغیرہ سے نہیں ڈرتا۔ کیونکہ بحیثیت مسلمان میرا ایمان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا۔ موت اس وقت آئے گی۔ ان قاتلوں کی مرضی سے نہیں آئے گی اور اللہ تعالیٰ کا حکم ٹل نہیں سکتا۔ اس لئے مجھے موت کی کبھی فکر نہیں رہی۔ اصل بات یہ ہے کہ میں اس تنظیم ہاٹ فیلڈ کی اس لیبارٹری کو جلد از جلد ختم کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ معلوم یہی ہوا ہے کہ یہ لوگ اپنی اس ہولناک ایجاد کو مکمل کر چکے ہیں اور اب محدود پیمانے پر اس کے تجربات کر رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اگر جلد ہی ان کا خاتمہ نہ کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ ان کا پہلا نشانہ پاکیشیا ہی بنے۔ میں نے ان کے خفیہ ترین ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگا

لیا ہے اور چونکہ میری موت کے ڈرامے کے بعد وہ کافی حد تک مطمئن ہو جائیں گے اس لئے مجھے ان کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ ورنہ مجھے وہاں تک پہنچنے کے درمیان نجانے کس کس سے لڑنا پڑتا اور اس طرح وقت ہمارا ہی ضائع ہوتا۔ ہاٹ فیلڈ کو تو بہرحال اس کا فائدہ ہی پہنچتا "..... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدگی سے پوری صورت حال کی وضاحت کر دی۔

" ٹھیک ہے۔ تم اطمینان سے کام کرو۔ اب میں کوئی شکایت نہ کروں گا وعدہ رہا "..... سر سلطان نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" آپ نے آخر کار سر سلطان کو سیٹ کر ہی لیا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ وہ بری طرح زچ ہو چکے تھے "..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بوڑھے آدمی ہیں۔ جلدی ان کے اعصاب جواب دے جاتے ہیں "۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ کیا واقعی آپ نے ہیڈ کوارٹر ٹریس کر لیا "..... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں میں نے ایک ہفتہ رانا ہاؤس کی لیبارٹری میں بند رہ کر یہی کام کیا ہے اور آخر کار میں کامیاب ہو گیا۔ میرا وہ زیرو والا آئیڈیا درست نکلا۔ ورنہ تو اس کا علم کسی صورت بھی نہ ہو پا رہا تھا اور شاید ہم ابھی کئی سالوں تک ٹکریں مارتے رہتے۔ تب بھی معلوم نہ ہو سکتا "۔

www.urdukorner.com

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" یہ لیبارٹری افریقہ کے گھنے جنگلات میں ہے اور آپ وہاں جائیں گے "..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہاں ہیڈ کوارٹر ہو۔ لیبارٹری کسی اور جگہ ہو۔ کیونکہ کال ہیڈ کوارٹر کے نام سے رسیو کی جاتی ہے۔ بہرحال وہاں پہنچنے پر ہی اس کا صحیح طور پر علم ہو گا"..... عمران نے جواب دیا۔

"کیا پوری ٹیم ساتھ جائے گی"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ چونکہ ہم نے انتہائی خطرناک جنگلات میں مشن مکمل کرنا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس ڈرامے کے باوجود ہاٹ فیلڈ کو اس پر پورا یقین نہ آئے کیونکہ میں نے بھی ان کے ہی ڈرامے کی نقل کی ہے انہوں نے بھی تو ڈاکٹر لیونارڈ کے سلسلے میں ایسا ہی ڈرامہ کھیلا تھا۔ اس لئے ٹیم کی روانگی دیکھ کر وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ ڈرامہ ہے۔ اس لئے اس بار میرے ساتھ صرف جوزف۔ جوانا اور ٹائیگر جائیں گے۔ جتنے کم افراد ہوں گے اتنا کام تیزی سے ہو سکے گا"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر کیا پروگرام ہے۔ کب روانگی ہو گی آپ کی "..... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اس بار میں نے قدرے مختلف پروگرام بنایا ہے۔ ہم علیحدہ علیحدہ زمبابوے پہنچیں گے تاکہ کسی کو شک نہ ہو سکے۔ جوزف اور جوانا تو فوری طور پر یہاں سے سیدھے زمبابوے جائیں گے جبکہ میں اور ٹائیگر

پہلے ایکریمیا جائیں گے اور پھر ایکریمین کاغذات پر ہم وہاں سے زمبابوے پہنچیں گے۔ ہمارے پہنچنے سے پہلے جوزف اور جوانا ضروری انتظامات مکمل کر لیں گے اور پھر ہم اکٹھے مالا گوسی روانہ ہو جائیں گے اس کے بعد کیا ہونا ہے۔ یہ خدا جانتا ہے۔ کیونکہ ان جنگلات میں آدمی اپنی مرضی سے داخل تو ہو سکتا ہے لیکن وہاں سے واپسی صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی ہو سکتی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ یہ سارا انتظام اس لئے کر رہے ہیں کہ ہاٹ فیلڈ کو کوئی شک نہ پڑ سکے۔ لیکن آپ نے مرکز کے طور پر زمبابوے کو کیوں منتخب کیا ہے۔ کیا اس کے پیچھے کوئی خاص بات ہے"..... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں زمبابوے میں چند ایسے قبائل ان جنگلوں سے نکل کر آباد ہو چکے ہیں۔ وہاں سے ہمیں کوئی اچھا سا گائیڈ بھی مل جائے گا۔ دوسری بات یہ کہ زمبابوے اس وقت خاصا ترقی یافتہ ملک بن چکا ہے۔ وہاں سے ہمیں ہر قسم کا سامان۔ اسلحہ اور دوسری ضرورت کی چیزیں بھی مل سکتی ہیں۔ پھر زمبابوے میں سیاحوں اور شکاریوں کی کثیر تعداد کثرت سے آتی جاتی رہتی ہے۔ کیونکہ زمبابوے میں بھی ایسے جنگلات موجود ہیں جو کسی حد تک مالا گوسی کے ان جنگلات سے ملتے جلتے ہیں اور آخری بات یہ کہ وہاں اقوام متحدہ کے تحت جنگلات کے تحفظ کے لئے کام کرنے والی تنظیم کا صدر دفتر ہے۔ وہاں سے ہمیں ہر قسم کی معلومات

www.urdukorner.com

بھی مل سکتی ہیں"..... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کا رخ اس دروازے کی طرف تھا جو دانش منزل کے خفیہ راستے کی طرف جاتا تھا۔ کیونکہ اب عمران دانش منزل آنے جانے کے لئے یہی خفیہ راستہ ہی استعمال کر رہا تھا۔

ایک چھوٹے سے کمرے میں آرام کرسی پر ایک بھاری جثے کا آدمی تقریباً نیم دراز تھا۔ کمرے میں انتہائی پرزور آواز میں افریقی میوزک بج رہا تھا۔ یہ میوزک ایسا تھا جیسے ڈھول بجاتے ہوئے سینکڑوں ہزاروں افریقی شیروں اور چیتوں کا شکار کرنے کے لئے ہانکا کر رہے ہوں۔ لیکن وہ بھاری جثے کا سیاہ فام جو خود بھی افریقی تھا۔ آنکھیں بند کیے اس میوزک سے اس طرح محظوظ ہو رہا تھا کہ اس کے چہرے سے یہی محسوس ہوتا تھا جیسے وہ خود ہی اس ہانکے میں شامل ہو۔ اس بھاری جثے کے آدمی کے جسم پر خاکی رنگ کا لباس تھا۔ ساتھ ہی ایک چھوٹی میز پر مقامی طور پر تیار ہونے والی شراب کا ایک پورا کریٹ پڑا ہوا تھا جس میں موجود بڑی بڑی بوتلیں آدھی سے زیادہ خالی ہو چکی تھیں۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد یہ آدمی آنکھیں کھولتا۔ کریٹ سے شراب سے بھری ہوئی ایک بوتل اٹھاتا۔ دانتوں سے اس کا کارک نکال کر اسے تھوکتا

www.urdukorner.com

اور پھر بوتل منہ سے لگا کر غٹاغٹ شراب پینا شروع کر دیتا اور اس وقت بوتل اس کے منہ سے ہٹتی جب بوتل میں موجود آخری قطرہ تک اس کے حلق سے نیچے نہ اتر جاتا اور پھر خالی بوتل وہ کریٹ میں رکھ کر ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیتا اور میوزک کا لطف لینا شروع کر دیتا۔ اس کے چہرے سے ذرا برابر بھی اس بات کا احساس نہ ہو رہا تھا کہ وہ اس قدر کثیر مقدار میں شراب پی رہا ہے۔ کمرے کا دروازہ بند تھا اور پھر اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور وہ سیاہ فام آدمی چونک کر سیدھا ہو گیا۔ کمرے میں داخل ہونے والی ایک انتہائی متناسب جسم رکھنے والی ناٹے قد کی سیاہ فام نوجوان لڑکی تھی۔ جس کے سر کے بال اس قدر باریک اور لچھے دار تھے کہ دور سے دیکھنے سے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اس نے سر پر انتہائی نفیس انداز میں بنی ہوئی کوئی اونچی ٹوکری رکھی ہوئی ہو۔ اس کے جسم پر انتہائی شوخ سرخ رنگ کا پھولدار سکرٹ تھا۔ پیروں میں کافی اونچی اور کیل کی طرح نوک دار ایڑی کی جوتی تھی۔

"اوہ اوہ آؤ کوری سنو میوزک سنو۔ کیا کیسٹ آیا ہے۔ واہ یوں لگ رہا ہے جیسے میں اپنے آباواجداد کے ساتھ انتہائی گھنے جنگل میں شیروں کا شکار کھیل رہا ہوں۔ آؤ۔ آؤ سنو"..... سیاہ فام نے دوبارہ آنکھیں بند کرتے ہوئے بڑے لطف لینے کے لہجے میں اس نوجوان لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا لیکن دوسرے لمحے کمرے میں یکلخت اس طرح خاموشی چھا گئی کہ جیسے یہ کمرہ کسی قبرستان میں واقع ہو اور سیاہ فام نے

بے اختیار ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے شعلے سے بھڑک اٹھے۔ لڑکی نے کونے میں رکھے ہوئے ڈیک کا بٹن آف کر دیا تھا۔

"کیا بکواس ہے کوری کیوں بند کیا ہے۔ میوزک"۔ سیاہ فام نے انتہائی غصیلے لہجے میں دانت پیستے ہوئے کہا۔

"لعنت بھیجو اس میوزک پر۔ ساری عمر یہی میوزک سن سن کر ہی گزار دو گے یا کوئی کام بھی کرو گے"..... لڑکی نے سیاہ فام سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا کیا خیال ہے میں کام نہیں کرتا۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم"۔ سیاہ فام نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"دس ہزار پونڈ کا کام ملا ہے اور تم بیٹھے میوزک سن رہے ہو"۔ لڑکی نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور اس بار سیاہ فام بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ دس ہزار پونڈ"..... سیاہ فام کے چہرے پر غصے کے آثار اتنی بڑی رقم سنتے ہی اس طرح کافور ہو گئے تھے جیسے اسے زندگی میں کبھی غصہ آیا ہی نہ ہو اور اب غصے کی جگہ حیرت نے لے لی تھی۔ اس کی چھوٹی چھوٹی سفید آنکھیں تیزی سے پھیلتی چلی گئی تھیں۔

"ہاں اور وہ بھی نقد۔ نہیں کرنا چاہتے تو دے دوں کسی اور کو کام پھر دم ہلاتے پھرو گے میرے پیچھے"۔ لڑکی کا غصہ اور تیز ہو گیا تھا۔

www.urdukorner.com

"ارے ارے۔اوہ۔ڈیئر۔یہ بھلا کیسے ممکن ہے کہ مجھے تم پر غصہ آجائے۔ تم تو میری روح ہو۔ میری زندگی ہو۔ سابو کی زندگی بھلا کوری کے بغیر کیسے ممکن ہو سکتی ہے ....." سیاہ فام نے اپنے موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے سفید دانت نکالتے ہوئے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"بس اتر آئے ناں لوسڑی کی طرح خوشامدوں پر۔یہی اوقات ہے تمہاری۔ پتہ نہیں کیوں مجھے تم پر رحم آجاتا ہے اور میں تم سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ ورنہ تمہاری یہ اچانک غصے میں آجانے والی عادت ایسی ہے کہ کوئی ایک لمحہ بھی تمہارے ساتھ رہنا گوارا نہ کرے۔ چلو اٹھو پچھلے کمرے میں چلیں۔وہاں بات ہو گی"..... کوری نے دانت پیستے ہوئے کہا۔وہ اسی طرح غصے میں تھی اور وہ سیاہ فام دانت نکالتا ہوا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کا قد نہ زیادہ لمبا تھا اور نہ زیادہ چھوٹا۔البتہ اسے نکلتا ہوا قد ضرور کہا جا سکتا تھا۔لیکن اس کا جثہ بھاری تھا۔گردن موٹی تھی۔جب کہ جسم کی نسبت سر قدرے چھوٹا تھا۔اس کے سر پر بھی باریک باریک لچھے دار بال تھے۔آنکھیں چھوٹی ضرور تھیں لیکن ان میں تیز چمک تھی۔ایسی چمک جیسے طویل عرصے سے بھوکے چیتے کی آنکھوں میں شکار دیکھ کر چمک آجاتی ہے۔ کوری کمرے کی عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی اور سیاہ فام بھی لمبے لمبے قدم اٹھاتا اس کے پیچھے چل دیا۔دوسری طرف ایک بڑا کمرہ تھا۔جس کے ایک کونے میں دفتری میز رکھی ہوئی تھی اور اسی میز کے پیچھے ایک

ریوالونگ کرسی پڑی ہوئی تھی۔ میز کی سائیڈ پر کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔دیواروں پر جدید اور قدیم اسلحہ اس طرح جگہ جگہ ٹنگا ہوا نظر آرہا تھا جیسے باقاعدہ اس کی نمائش کی جا رہی ہو۔ کوری میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا بات ہے ہنی۔ تمہیں آج کچھ ضرورت سے زیادہ ہی غصہ آرہا ہے"..... سیاہ فام نے میز کی دوسری طرف پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تمہیں میں نے ہزار بار کہا ہے کہ میرے سامنے غصہ نہ دکھایا کرو لیکن تم پھر اس طرح بات کرتے ہو جیسے میں تمہاری بیوی کی بجائے تمہاری ملازمہ ہوں"۔ کوری نے پہلے کی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم حرکت ہی ایسی کر دیتی ہو کہ مجھے خواہ مخواہ غصہ آجاتا ہے۔ اچھا وعدہ کہ اب غصہ نہیں کروں گا۔بس اب تو مسکرا دو"۔سیاہ فام نے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور کوری بے اختیار مسکرا دی اور اس کے مسکرانے سے سیاہ فام کا چہرہ اس طرح کھل اٹھا جیسے اسے سات بادشاہوں کا خزانہ مل گیا ہو۔

"شکریہ شکریہ تم واقعی ایک اچھی بیوی ہو"..... سیاہ فام نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن تم اچھے شوہر نہیں ہو"..... کوری نے اٹھلاتے ہوئے کہا اور سیاہ فام بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تو کیا ہوا۔شوہر تو ہوں۔بس میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میں

www.urdukorner.com

زمبابوے کی ملکہ حسن کوری کا شوہر ہوں "..... سیاہ فام نے ایک بار پھر خوشامدانہ لہجے میں کہا اور کوری اس بار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تم دس ہزار پونڈ کی بات کر رہی تھیں۔ کیا واقعی کوئی ایسا کام ملا ہے۔ کیا زمبابوے کی ساری آبادی کو قتل کرنا ہے "..... سیاہ فام نے کہا۔

" ماسٹر کلرز کے جوانا کو تو تم جانتے ہی ہو گے "۔ کوری نے مسکراتے ہوئے کہا اور سیاہ فام بے اختیار چونک پڑا۔

"جوانا۔ کیا مطلب۔ یہ اچانک جوانا کہاں سے ٹپک پڑا "۔ سیاہ فام کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔

"وہ یہاں زمبابوے میں موجود ہے "۔ کوری نے جواب دیا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ جوانا اور یہاں۔ زمبابوے میں اوہ وہ یہاں موجود ہے اور تم نے ابھی تک مجھے بتایا نہیں۔ کہاں ہے وہ۔ جلدی بتاؤ میرا خون تو اس کا نام سنتے ہی کھولنے لگتا ہے۔ وہ تو کسی مشرقی ملک میں چلا گیا تھا اس لئے بچ گیا تھا۔ ورنہ اب تک میں اس کی لاش کے گرد سات بار رقص کر چکا ہوتا "۔ سیاہ فام نے یکلخت کرسی سے اٹھتے ہوئے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا اور کوری مسکرا دی۔

" بس۔ بس زیادہ جوش میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس طرح جوش کا نتیجہ یہ بھی نکل سکتا ہے کہ مجھے بیوہ ہونا پڑے۔ جوانا تم سے کم نہیں ہے "۔ کوری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے کمرہ زوردار تھپڑ کی آواز اور کوری کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

سیاہ فام کا بازو اچانک گھوما تھا اور کوری اپنے چہرے پر پڑنے والا زوردار تھپڑ کھا کر کسی گیند کی طرح اچھل کر دور جا گری تھی۔

" کتیا کی بچی۔ پرانے آشنا کو دیکھتے ہی آنکھیں بدل لی ہیں تم نے۔ اس کی تعریف کر رہی ہو۔ میرے۔ سابو کے سامنے۔ میں تمہیں گولی مار دوں گا "..... سیاہ فام نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے جیب سے بھاری ریوالور کھینچ لیا۔ کوری نیچے گر کر بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور پھر اس سے پہلے کہ غصے کی شدت سے کانپتا ہوا سابو جیب سے نکالے جانے والے ریوالور کا رخ اس کی طرف کرتا۔ کوری کا جسم بجلی کی سی تیزی سے فضا میں اٹھ کر گھوما کہ سابو بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل ایک دھماکے سے کرسیوں پر گرا اور پھر لڑھک کر نیچے گرا ہی تھا کہ کوری نے اپنے پیر زمین پر لگتے ہی ایک کرسی اٹھا کر پوری قوت سے اس کے جسم پر مار دی۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور کرسی کے پرزے اڑ گئے۔ سابو کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر ایک طرف جا گرا تھا۔ کوری کرسی مارنے کے بعد تیزی سے دوڑ کر وہ ریوالور اٹھانے ہی لگی تھی کہ سابو یکلخت چیختا ہوا اس پر جا گرا اور پھر کوری کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ سابو نے مسلسل اس کے سر پر ٹکریں مارنی شروع کر دی تھیں۔ لیکن چند لمحوں بعد وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف گرا کوری نے پیروں میں پہنی ہوئی جوتی کی کیل نما ایڑیاں اس کی پنڈلیوں میں پوری قوت سے ماری تھیں اور پھر جیسے ہی سابو ایک

www.urdukorner.com

طرف گرا۔ کوری یکلخت پارے کی طرح تڑپی اور دوسرے لمحے اس نے کھڑی ہتھیلی کے کئی پنچ یکے بعد دیگرے سابو کے چہرے پر مارے تو سابو کی ناک سے خون کسی فوارے کی طرح نکلنے لگا۔ لیکن اسی لمحے سابو کا ہاتھ لٹھ کی طرح گھوما اور کوری جھٹکا کھا کر چیختی ہوئی پشت کے بل دور جا گری اور پھر وہ دونوں ہی بیک وقت اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ دونوں ایک دوسرے کو اس طرح خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے ایک دوسرے کی جان کے دشمن ہوں۔ پھر یکلخت کوری اپنی جگہ سے اچھلی اور سابو کے دونوں ہاتھ تیزی سے آگے بڑھے لیکن کوری بجائے آگے جانے کے الٹی قلابازی کھا کر سیدھی ہوتے ہوئے اس قدر تیز رفتاری سے سابو کے سینے سے جا ٹکرائی کہ جیسے لوہا کسی طاقتور مقناطیس کی طرف جاتا ہے اور سابو یکلخت چیختا ہوا ایک بار پھر پشت کے بل نیچے فرش پر گرا اور کوری اس کے جسم سے ٹکرا کر واپس آئی اور ایک بار پھر قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی ہی تھی کہ بے اختیار چیختی ہوئی اچھل کر پہلو کے بل نیچے گری۔ سابو کی دونوں لاتیں نیم دائرے کی صورت میں گھوم گئی تھیں اور اس کی ٹانگوں کی زوردار ضرب کوری کی دونوں پنڈلیوں پر پڑی تھی اور کوری نیچے جا گری تھی۔ اس بار کوری اس طرح تڑپنے لگی جیسے پانی سے نکلنے والی مچھلی تڑپتی ہے اور پھر وہ پشت کے بل پلٹی اور اس کا جسم تیزی سے سمٹنے کی کوشش کرنے لگا مگر اس کی ٹانگوں نے سمٹنے سے انکار کر دیا تھا۔ ادھر سابو بھی دونوں ہاتھ فرش پر رکھ کر اوپر کو اٹھنے کی کوشش کرنے لگا لیکن اس کے منہ

سے بھی کراہیں نکل گئیں۔ اس کی پشت کے نیچے ٹوٹی کرسی کا ایک حصہ آ گیا تھا جس کی وجہ سے اس کی ریڑھ کی ہڈی کو خاصی چوٹ لگی تھی اور یہی کام کوری کے ساتھ ہوا تھا۔ لیکن سابو آہستہ آہستہ اٹھ کر بیک کرسی پر بیٹھنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے اور وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جب کہ کوری اسی طرح الٹی پڑی ابھی تک اپنی ٹانگیں سمیٹنے کی کوشش میں مصروف تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے کراہیں بھی نکل رہی تھیں۔ سابو کی ناک سے نکلنے والے خون نے اس کی ٹھوڑی اور گردن کے ساتھ ساتھ اس کے قمیض پر بھی گہرے نشانات چھوڑے تھے اور اس وقت اس کا چہرہ جس حالت میں تھا اسے دیکھ کر ہی خوف آتا تھا۔ اسی لمحے کوری نے گردن موڑ کر پیچھے کی طرف دیکھا اور پھر اسے ٹیڑھی آنکھوں سے کرسی پر بیٹھا ہانپتا ہوا سابو نظر آ ہی گیا۔

"الو کے پٹھے بیٹھے ٹکر ٹکر دیکھ رہے ہو۔ دیکھ نہیں رہے کہ میری پشت پر چوٹ لگی ہے اور میرا جسم سمٹ نہیں رہا"..... کوری نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تم نہیں دیکھ رہیں کہ میری اپنی یہی حالت ہے۔ کتیا کی بچی"۔ سابو نے بھی بالکل کوری جیسے لہجے میں جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے حساب برابر"..... کوری نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سابو یکلخت ہنس پڑا۔

www.urdukorner.com

"نہیں حساب کیسے برابر ہو سکتا ہے۔ میں کرسی پر بیٹھا ہوں تم نیچے پڑی ہوئی ہو۔ حساب کیسے برابر ہو سکتا ہے"..... سابو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ اچھا بچے کے بچے تم جیت گئے۔ بس اب تو ٹھیک ہے"۔ کوری نے کہا اور سابو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ تم بیوی ہو کر شوہر سے جیت جاؤ گی"۔ سابو نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہوا تو اس کی کمر میں ہلکا سا کڑاکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر موجود تکلیف کے تاثرات یکلخت دور ہو گئے۔

"میں تو ٹھیک ہو گیا کوری"۔ سابو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے بھی ٹھیک کر دو یا یونہی دانت نکالے کھڑے رہو گے"۔ کوری نے غصیلے لہجے میں کہا اور سابو جلدی سے آگے بڑھا۔ اس نے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کوری کو اٹھا کر کھڑا کیا اور پھر اس کے دونوں پیروں کے پیچھے اپنی ایک ٹانگ رکھ کر اس نے کوری کے دونوں کندھے پکڑ کر انہیں پیچھے کی طرف آہستہ آہستہ جھٹکانا شروع کر دیا۔ کوری کے حلق سے کراہیں نکل رہی تھیں۔ اس کی کمر کمان کی طرح ہوتی جا رہی تھی۔ پھر اچانک کٹاک کی آواز سنائی دی اور سابو نے یکلخت اسے سیدھا کر دیا۔

"لو اب تم بھی ٹھیک ہو چکی ہو"۔ سابو نے مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ تم ایک اچھے شوہر ہو۔ جاؤ جا کر منہ دھو لو۔ ورنہ کسی نے دیکھ لیا تو یہی سمجھے گا کہ کوری نے پہاڑی گوریلے سے شادی کر لی ہے"۔ کوری نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اب اس طرح کی میں باتیں کر رہے تھے جیسے زندگی میں کبھی ان کے درمیان معمولی سا اختلاف بھی نہ ہوا ہو حالانکہ چند لمحے پہلے وہ پاگلوں اور خونیوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑنے میں مصروف تھے۔

"تم بھی جا کر ذرا ٹھیک ٹھاک ہو جاؤ۔ بھتنی لگ رہی ہو"۔ سابو نے بڑے محبت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جدھر سے وہ پہلے والے کمرے سے یہاں آئے تھے۔ کوری بھی مسکراتی ہوئی ایک کونے میں موجود باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آئی تو اس کے جسم پر نیلے پھولوں والا سکرٹ تھا چہرے سے وہ بے حد ہشاش بشاش لگ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ایسی چمک تھی جیسے اس کی کھال کے نیچے کسی نے الیکٹرک بلب جلا دیئے ہوں۔ میز کی دوسری طرف سابو بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کوری مسکراتی ہوئی دوبارہ ریوالونگ کرسی کی طرف بڑھ گئی۔

"واہ اسے کہتے ہیں حسن، جوانی، جی چاہتا ہے تمہیں اٹھا کر جنگلوں میں دوڑ جاؤں جہاں میرے علاوہ اور کوئی تمہیں دیکھنے والا نہ ہو"..... سابو نے ٹھیٹھ عاشقانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی بوتل سے لگا کر غٹاغٹ شراب پینے میں مصروف ہو گیا۔

"ہاں ہزار پونڈ لے کر کون احمق جنگل کا رخ کرے گا۔ میں

www.urdukorner.com

تو ایکریمیا کی سیر کا پروگرام بنا رہی ہوں"..... کوری نے کہا۔

"اوہ ایکریمیا چلو ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو ہم تو تمہارے حکم کے غلام ہیں۔ لیکن تم جوانا کی بات کر رہی تھیں۔ اس کا کیا چکر ہے" سابو نے کہا۔

"دس ہزار پونڈ اس کی خاطر ہی تو وصول کیے ہیں میں نے" کوری نے جواب دیا تو سابو یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر غصے کے آثار نمودار ہونے لگ گئے تھے۔

"کیا۔ کیا۔ کہہ رہی ہو۔ اس کی خاطر۔ میرے دشمن کی خاطر اور پھر"..... سابو کی آنکھوں میں پھر الاؤ بھڑکنے لگا تھا۔

"اس کی خاطر کا مطلب تم غلط سمجھے ہو۔ اسے فنش کرنے کی خاطر" کوری نے اس بار جلدی سے کہا تو سابو بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ تمہارا مطلب ہے کہ جوانا کو فنش کرنے کے معاوضہ دس ہزار پونڈ ملا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس ناکارہ آدمی کی خاطر کون دس ہزار پونڈ خرچ کر سکتا ہے"..... سابو کے لہجے میں پناہ حیرت تھی۔

"ایک نہیں دو آدمی فنش کرنے ہیں۔ اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور غور سے میری بات سنو۔ ہم نے آج رات سے پہلے پہلے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ یہ معاہدے کی سب سے اہم شرط ہے اور تم نے پہلے بھی بہت وقت ضائع کر دیا تھا"..... کوری نے کہا اور سابو دوبارہ کرسی پر

گیا۔

"دو آدمی اوہ تو یوں کہو کہ اصل معاوضہ اس دوسرے آدمی کا ہو گا۔ یہ جوانا تو بس ویسے ہی ساتھ مارا جائے گا"..... سابو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی جوانا کی طرح حبشی ہے۔ اسی جیسا ہی قد و قامت ہے اس کا میں نے تفصیل معلوم کر لی ہے۔ اس کا نام جوزف ہے جوزف اور جوانا دونوں یہاں ہوٹل ممباسا میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ پاکیشیا سے آئے ہیں"..... کوری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا اوہ ہاں مجھے بھی یہی معلوم ہوا تھا کہ وہ پاکیشیا میں کسی لارڈ کا ملازم ہو گیا ہے۔ شاید اس لارڈ کا نام جوزف ہو گا"..... سابو نے کہا۔

"نہیں اس کے لارڈ کا نام علی عمران ہے اور وہ ہلاک ہو چکا ہے"۔ کوری نے جواب دیا تو سابو ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے اور چہرے پر ایک بار پھر غصے کے تاثرات ابھرنے لگے۔

"تم۔ تم اس کے متعلق اس قدر تفصیل سے کیسے جانتی ہو۔ بولو" سابو کے لہجے میں شک کی پرچھائیاں موجود تھیں۔

"جس نے یہ کام دیا ہے۔ اس نے بتایا ہے۔ تم کہیں پاگل تو نہیں ہو گئے۔ میں کیا پاکیشیا گئی ہوں جو مجھے معلوم ہو"..... کوری نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا۔ سوری اب نہیں کہوں گا۔ اب تفصیل سے بتا دو کہ

www.urdukorner.com

کس نے یہ کام دیا ہے اور وہ کیا چاہتا ہے "..... سابو نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"وارک کو جانتے ہو ناں۔اس نے مجھے بلایا تھا۔اس نے یہ کام دیا ہے۔اس کا کہنا تھا کہ ایک بہت بڑی بین الاقوامی تنظیم عمران اور اس کے سب ساتھیوں کا خاتمہ کرانا چاہتی ہے۔عمران کو تو اس نے اس کے ملک پاکیشیا میں ہی ہلاک کرا دیا ہے۔لیکن عمران کے یہ دو ساتھی اچانک یہاں زمبابوے پہنچ گئے ہیں۔اس تنظیم کو ان کی یہاں آمد کی اطلاع مل گئی ہے اور چونکہ اس تنظیم کے چند مفادات یہاں زمبابوے میں موجود ہیں۔اس لئے اس تنظیم کو خطرہ ہے کہ کہیں یہ دونوں ان مفادات کو نقصان پہنچانے یہاں نہ آئے ہوں چنانچہ اس تنظیم نے وارک کو یہ مشن دیا ہے کہ فوری طور پر ان دونوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔وارک کو چونکہ معلوم ہے کہ میں جوانا کی دوست رہی ہوں اور تم جوانا کے زبردست دشمن ہو۔اس لئے وارک نے کسی اور کو یہ مشن دینے کی بجائے یہ مشن مجھے سونپ دیا ہے۔اسے یقین ہے کہ ہم دونوں مل کر یقیناً ان کا خاتمہ کر دیں گے "..... کوری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس نے درست سوچا ہے۔لیکن وارک تو نہ صرف مذہباً بلکہ فطرتاً بھی یہودی ہے۔اس نے اتنی بڑی رقم کیسے دے دی۔یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی "..... سابو نے کہا۔

"یہ کارنامہ میرا ہے۔تمہیں تو معلوم ہے [illegible]

خالی کرانے کا فن مجھ سے زیادہ کسی کو نہیں آتا۔وارک نے تو پانچ سو پونڈ معاوضے کی آفر کی تھی لیکن میں نے صاف انکار کر دیا اور وارک کو بتا دیا کہ وہ جوانا کو اچھی طرح جانتی ہے۔اس جیسے آدمی کو فنش کرنا تقریباً ناممکن ہے۔وہ خود دنیا کا ایک نمبر پیشہ ور قاتل رہا ہے اور وارک نے جس کو بھی یہ کام دیا تو جوانا تو اس کے ہاتھوں فنش نہیں ہوگا۔البتہ جوانا اس سے وارک کا پتہ چلا لے گا اور پھر وارک کا جو انجام ہوگا وہ پوری دنیا کے لئے انتہائی عبرت آمیز ہوگا۔جوانا کو اگر کوئی ہلاک کر سکتا ہے تو وہ صرف ہم دونوں ہیں۔تیسرا کوئی آدمی یہ کام نہیں کر سکتا۔بس اس پر وہ گھبرا گیا اور اس نے ایک ہزار پاؤنڈ معاوضہ کر دیا لیکن میں دس ہزار پر اڑ گئی اور آخر کار اسے میری بات تسلیم کرنی پڑی۔لیکن اس نے شرط یہی لگائی ہے کہ رات ہونے سے پہلے ان دونوں کو ختم ہو جانا چاہئے۔میں نے وعدہ کر لیا ہے اور رقم بنک میں جمع کرا کر یہاں آئی ہوں "..... کوری نے کہا۔

"گڈ یہ بہترین کام کیا ہے تم نے کہ اس یہودی سے اتنی بڑی رقم اینٹھ لی ہے۔مشن کا کیا ہے۔میں ابھی جا کر ان دونوں کو گولیوں سے اڑا دیتا ہوں۔ان کے کمروں کے نمبر بتاؤ "..... سابو نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"سنو تم کوئی ایسی حماقت نہیں کرو گے۔وارک احمق نہیں ہے کہ ان کے قتل کے لئے اتنی بڑی رقم دے دے۔اگر انہیں مارنا اتنا ہی آسان ہوتا جتنا تم سمجھ رہے ہو تو یہ کام وہ ایک سو پونڈ دے کر کسی

www.urdukorner.com

بھی کتے کے پلے سے کرا سکتا تھا۔ جوانا ہزار آنکھیں رکھتا ہے۔ وہ انتہائی سفاک اور بے رحم آدمی بھی ہے۔ اسے قتل کرنے کے لئے ہمیں پلاننگ کرنی ہو گی"..... کوری نے کہا۔

"تم نے پھر اس کی تعریف کرنی شروع کر دی"..... سابو نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"او۔کے پھر میں جا رہی ہوں۔ میں رقم وارک کو واپس کر کے اس سے معذرت کر لیتی ہوں"..... کوری نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اچھا اچھا وعدہ کہ اب کچھ نہ کہوں گا۔ اتنی بڑی رقم تو ہمیں دس سال میں بھی اکٹھی نہیں مل سکتی۔ تم جیسا کہو گی ویسا ہی کروں گا"..... سابو نے فوراً ہی ڈھیلا پڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں اب مجھے محسوس ہونے لگ گیا ہے کہ یہ کام تمہارے بس کا نہیں ہے۔ تم اس کا نام سنتے ہی پاگل ہو جاتے ہو۔ تم میں اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ ٹھنڈے دماغ سے کام کر سکو"..... کوری نے کہا۔

"کہہ تو رہا ہوں کہ وعدہ رہا کہ جیسے تم کہو گی ویسے ہی کروں گا۔ کہو تو جا کر اس جوانا کے پیر پکڑ لوں"..... سابو نے کہا۔

"اگر تم واقعی یہ رقم کمانا چاہتے ہو تو تمہیں پوری طرح حوصلے اور صبر سے کام لینا پڑے گا۔ تمہیں معلوم ہے کہ جوانا مجھے بے حد پسند کرتا تھا۔ اس نے میرے لئے بے شمار لڑائیاں لڑی ہیں اور تمہارے ساتھ بھی اس کا جھگڑا اسی وجہ سے ہوتا تھا کہ تم میرے کزن تھے اور

اسے شک تھا کہ تم کہیں مجھے نہ لے اڑو۔ لیکن میری وجہ سے وہ تمہیں ہلاک نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ میں نے اسے کہہ رکھا تھا کہ اگر اس نے تمہیں کچھ کہا تو میں اس سے ناراض ہو جاؤں گی اور پھر اچانک وہ غائب ہو گیا۔ پھر یہ افواہ پھیلی کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے۔ تب پھر ہماری دوستی ہو گئی اور ہم نے شادی کر لی۔ بڑے عرصے بعد پتہ چلا کہ جوانا زندہ ہے اور پاکیشیا میں کسی لارڈ کا ملازم ہے اس لئے یقیناً اب اس کے میرے متعلق جذبات ختم ہو چکے ہوں گے۔ بلکہ اس نے وہاں کسی مشرقی لڑکی سے شادی بھی کر لی ہو گی۔ اسے یہ معلوم نہیں ہو گا کہ ہم دونوں ایکریمیا چھوڑ کر یہاں زمبابوے میں رہ رہے ہیں چنانچہ ہم دونوں اس کے پاس جائیں گے اس سے دوستوں کی طرح ملیں گے۔ باتیں کریں گے پھر اچانک تم اور میں ریوالور نکالیں گے اور پلک جھپکنے میں ان دونوں کا خاتمہ کر دیں گے انہیں شک نہ ہو سکے گا کہ ہم ان کے پاس کس نیت سے آئے ہیں اس طرح ہم کام مکمل کر لیں گے اور دس ہزار پونڈ کے مالک بن جائیں گے"..... کوری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو"..... سابو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ سن لو کہ اگر اسے تمہاری وجہ سے ذرا بھی شک پڑ گیا تو پھر مجھے تو وہ شاید کچھ نہ کہے لیکن تمہیں اس نے لازماً ہلاک کر دینا ہے اور میں تم جیسے خوبصورت اور وجیہہ شوہر کو ہاتھ سے گنوانا نہیں چاہتی اس لئے اچھی طرح سوچ لو اب بھی وقت ہے۔ اگر تم سے صبر اور حوصلہ نہیں ہو سکتا تو میں رقم وارک کو واپس کر دیتی ہوں"۔

www.urdukorner.com

کوری نے کہا۔

"ارے نہیں ڈیئر تم دیکھنا میں کس طرح شاندار اداکاری کرتا ہوں ۔ اتنی بڑی رقم ملنے کا چانس دوبارہ نہیں مل سکتا اور میں اس چانس کو ہاتھ سے نہیں گنوانا چاہتا"..... سابو نے جواب دیا۔

"او۔ کے پھر زیرو ون ریوالور لے لو۔ تاکہ انہیں ہم پر اسلحہ ساتھ لے کر آنے کا شک نہ ہو سکے ہمیں فوری طور پر یہ کام کر دینا چاہیئے اور سنو جب تک میں پرس نہ کھولوں تم نے بھی ریوالور نہیں نکالنا چاہے کتنی دیر ہی کیوں نہ گزر جائے میں ریوالور پرس میں رکھ کر لے جاؤں گی اور یہ بھی سن لو کہ میرا نشانہ جوانا ہو گا اور تمہارا نشانہ جوزف اور گولی ٹھیک دل پر پڑنی چاہیئے کوری نے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا اور کوری کی یہ بات سن کر کہ وہ خود جوانا کو نشانہ بنائے گی سابو کے چہرے پر گہرے اطمینان کے ساتھ ساتھ قدرے مسرت کے تاثرات بھی ابھر آئے اور وہ اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیکسی جیسے ہی ممباسا ہوٹل کے مین گیٹ کے سامنے رکی۔ جوزف اور جوانا دونوں ٹیکسی سے اترے۔ جوانا نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

"مجھے یقین نہ تھا کہ یہ اہم کام اتنی جلدی مکمل ہو جائے گا۔ اب ہم ماسٹر کے آنے تک فارغ ہیں"..... جوانا نے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے جوزف سے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم میں ویسے کاروباری صلاحیتیں بے پناہ ہیں ۔ میں تو تمہیں جب بھی کاروباری بھاؤ تاؤ کرتے دیکھتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں اب بھی تم نے ٹیم کے لئے جس طرح بھاؤ تاؤ کیا ہے ۔ یہ تمہارا ہی کام تھا" جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے کبھی یہودیوں سے کاروبار نہیں کیا جوزف ۔ یہ یہودی تاجر

www.urdukorner.com

بے حد شاطر ہوتے ہیں۔ یہ تو دوسروں کی کھال اتار لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے "۔ جوانا نے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ پر سوار ہو کر اس شاندار ہوٹل کی چھٹی منزل پر پہنچ گئے۔ یہاں انہوں نے ایک سوٹ بک کرایا تھا جس میں دو کمرے تھے۔ لیکن دونوں مشترکہ پورشن میں کھلتے تھے۔ علیحدہ سٹنگ روم تھا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں سٹنگ روم میں پہنچ گئے۔

" میرا خیال ہے کھانا منگوا لیا جائے۔ پھر یہاں کی سیر کا کوئی پروگرام بنائیں گے "..... جوانا نے کہا اور ایک طرف پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھانے کے لئے اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" یہ یہاں کس کا فون آگیا ہے "..... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جوزف کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ وہ آج صبح ہی یہاں پہنچے تھے اور دو گھنٹے پہلے وہ عمران کے بتائے ہوئے کام کی وجہ سے ہوٹل سے ایک خاص اڈے پر پہنچے تھے اور اب وہاں سے سیدھے یہاں آرہے تھے اور یہاں ان کا کوئی واقف بھی نہ تھا۔

" شاید ہوٹل والے خود کھانے کے لئے پوچھنا چاہتے ہوں "۔ جوزف نے کہا اور جوانا نے سر ہلا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "..... جوانا نے تیز لہجے میں کہا۔

" جناب ایک خاتون آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔ مسز کوری سابو۔ بات کرا دوں "..... دوسری طرف سے آپریٹر کی مؤدبانہ آواز

سنائی دی۔

" مسز کوری سابو۔ وہ کون ہے۔ بات کراؤ "..... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہیلو ڈیئر جوانا۔ میں کوری بول رہی ہوں "..... دوسرے لمحے ایک مترنم۔ اٹھلاتی ہوئی لاڈ بھری نسوانی آواز سنائی دی اور جوانا بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں اپنا وہ دور کسی فلم کی طرح گھوم گیا۔ جب وہ ماسٹر کلرز کا جوانا تھا اور کوری اس کی فرینڈ تھی۔ اور وہ کوری سے واقعی دلچسپی رکھتا تھا۔ لیکن پھر جب اس نے ایکریمیا چھوڑا تو اس نے سب کچھ ہی ذہن سے نکال دیا تھا اور اب اچانک کوری کی آواز سن کر اس کے دل میں بے اختیار گدگدی سی ہونے لگی۔

" اوہ اوہ کوری۔ تم۔ تم یہاں کیسے آگئیں۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں ہوں "..... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے تو مجھے بھلا دیا تھا۔ لیکن دیکھ لو میں تمہیں نہیں بھول سکی حالانکہ اب میں مسز ہوں۔ اگر اجازت دو تو وہاں تمہارے کمرے میں آ جاؤں۔ میرا شوہر بھی میرے ساتھ ہے اور تم یقیناً اس سے مل کر خوش ہو گے "..... کوری کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

" آ جاؤ "..... جوانا نے کہا اور رسیور ایک جھٹکے سے رکھ دیا۔ نجانے کیا بات تھی کہ کوری کی شادی اور اس کے شوہر کا سن کر اس کا موڈ خود بخود آف ہو گیا تھا۔

www.urdukorner.com

"کیا بات ہے کون ہے یہ محترمہ کوری ۔پہلے تو تم اس سے بات کر کے بے حد خوش ہوئے تھے ۔پھر تمہارا موڈ آف ہو گیا ہے "۔جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا ہنس پڑا۔

"ماضی کی حماقت ہے ۔نجانے کہاں سے ٹپک پڑی ۔شاید ہال میں بیٹھی ہو گی ہمیں دیکھ لیا ہو گا ویسے جوزف نجانے کیا بات ہے ۔مجھے اب اپنے ماضی کی باتیں سوچ کر اپنے آپ پر ہنسی آتی ہے ۔اس کوری کی خاطر نجانے میں نے کتنی خونریز لڑائیاں لڑی ہوں گی ۔کتنے خون بہائے ہوں گے اب تو ان کی تعداد بھی یاد نہیں اس وقت تو میری یہ حالت تھی کہ اگر کوئی کوری کی طرف غور سے بھی دیکھ لیتا تھا تو میں اس کی گردن توڑ دیا کرتا تھا لیکن جب میں ماسٹر کے پاس رہنے لگا تو مجھے ایک لمحے کے لئے بھی کوری یاد نہیں آئی ۔آج اس نے فون کیا ہے تو اچانک ساری فلم میرے ذہن میں چل پڑی ہے "..... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا میں بھی دیکھوں کہ کیسی ہے یہ جس پر تم مرتے تھے "۔ جوزف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب تو یقیناً وہ بوڑھی ہو چکی ہو گی ۔اس نے شادی کر لی ہے ۔ دس بارہ بچے پیدا کر لئے ہوں گے ۔ارے ہاں آپریٹر نے اس کے نام کے ساتھ سابو کا لفظ کہا تھا ۔اوہ اب سمجھ گیا ۔سابو اس کا کزن تھا ۔وہ بھی میری طرح پیشہ ور قاتل تھا ۔وہ بھی اس پر جان دیتا تھا ۔میں تو یقیناً اس کا خاتمہ کر دیتا لیکن کوری نے مجھے منع کر دیا تھا ۔چلو اچھا ہوا

دونوں نے شادی کر لی "..... جوانا مسلسل بولے چلا جا رہا تھا اور جوزف حیرت سے اسے اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ وہی جوانا ہے جو بہت کم بولنے کا عادی تھا ۔لیکن اس وقت وہ اس طرح مسلسل بولے چلا جا رہا تھا جیسے وہ زندگی میں کبھی خاموش ہی نہ رہا ہو ۔اور اسی لمحے بیرونی دروازے پر دستک سنائی دی تو جوانا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم بیٹھو میں کھولتا ہوں "..... جوزف نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔اس نے دروازہ کھولا اور پھر ایک طرف ہٹ گیا ۔دروازے پر ایک متناسب جسم رکھنے والی خوبصورت عورت کھڑی تھی جس کے پیچھے ایک نکلتے ہوئے قد لیکن بھاری جثے کا مرد کھڑا تھا ۔مرد کے جسم پر سلیٹی رنگ کا سوٹ تھا جب کہ اس عورت نے شوخ سرخ رنگ کا اسکرٹ پہن رکھی تھی اور اس نے ہاتھ میں ایک پرس پکڑا ہوا تھا۔

"آجاؤ جوانا تمہارا منتظر ہے "..... جوزف نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"شکریہ "..... اس عورت نے کہا اور بڑے اٹھلاتے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوئی ۔اس کے پیچھے مرد اندر داخل ہوا اور جوزف کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے تھے کیونکہ اسے عورت کے ساتھ آنے والے آدمی کے اس کے قریب سے گزرتے وقت جیب میں موجود اسلحہ کا ہلکا سا ابھار نظر آ گیا تھا ۔لیکن یہ بات اس قدر قابل توجہ نہ تھی کیونکہ ظاہر ہے جوانا کا ماضی میں تعلق شریف اور معزز لوگوں سے نہ رہا تھا اور ہو

www.urdukorner.com

سکتا ہے کہ اس آدمی کا تعلق جرائم پیشہ لوگوں سے ہو اور ایسے لوگ ہر وقت اسلحہ ضرور ساتھ رکھتے ہیں لیکن اصل بات یہ تھی کہ جیسے ہی یہ دونوں یکے بعد دیگرے کمرے میں داخل ہوئے تھے جوزف کو کسی نامعلوم خطرے کا احساس ہونے لگ گیا تھا۔ ایسا احساس جو جنگل میں رہنے والوں کو ایک خاص حس کی وجہ سے وقت سے پہلے ہو جایا کرتا ہے لیکن پھر جوزف نے اپنے ذہن کو جھٹک دیا کیونکہ جوانا نے اسے ساری بات بتا دی تھی اور ظاہر ہے اس سے پوری تفصیل سننے کے بعد ان دونوں سے کسی خطرے کو محسوس کرنا حماقت کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا اس لئے اس نے دروازہ بند کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ان کے ساتھ ہی سٹنگ روم میں داخل ہو گیا ..... جوانا اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"جوانا کتنے طویل عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے۔ لیکن تم میں ذرہ برابر فرق بھی نہیں پڑا"..... کوری نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری میں خواتین سے اب ہاتھ نہیں ملایا کرتا۔ مشرق میں اسے بے حیائی سمجھا جاتا ہے"..... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اپنا ہاتھ سابو کی طرف بڑھا دیا۔

"مبارک ہو سابو۔ تمہاری مراد پوری ہو گئی۔ کوری جیسی حسین خاتون کا تمہاری بیوی بن جانا واقعی تمہارے لئے خوش قسمتی ہے"..... جوانا نے کوری کو جواب دے کر خود ہی سابو کی طرف مصافحے

کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری اگر تم کوری سے مصافحہ نہیں کر سکتے تو میں بھی تم سے مصافحہ نہیں کر سکتا"..... سابو نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا کمال ہے۔ اس قدر فرمانبرداری۔ گڈ۔ اس سے ملو یہ میرا ساتھی ہے جوزف۔ اور جوزف یہ محترمہ کوری سابو اور یہ مسٹر سابو"۔ جوانا نے ہاتھ پیچھے کھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا لیکن جوزف نے اس کے چہرے کا بدلتا ہوا رنگ دیکھ لیا۔

"آپ دونوں سے مل کر مجھے خوشی ہے لیکن ....." جوزف نے بھی سرد مہرانہ لہجے میں کہا۔ اس نے سابو کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ ہی نہ بڑھایا تھا۔

"بیٹھو سابو جوانا اب مغربی نہیں مشرقی ہو چکا ہے"..... کوری نے مسکرا کر سابو سے کہا اور وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ سابو کی کرسی جوزف کے سامنے اور کوری کی کرسی جوانا کے سامنے تھی میز درمیان کی بجائے ایک سائیڈ میں موجود تھی۔

"تمہارے لئے کیا منگواؤں"..... جوانا نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ڈبل ہارس منگوا لو۔ ظاہر ہے تم تو وہی پیو گے"..... کوری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں میں نے تو شراب پینی چھوڑ دی ہے۔ تم اپنی بات کرو"۔ جوانا نے جواب دیا تو کوری اور سابو دونوں اس طرح چونک پڑے

www.urdukorner.com

جیسے انہیں الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا تم مذاق کر رہے ہو۔ تم اور شراب چھوڑ دو یہ کیسے ہو سکتا ہے"..... کوری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شراب کی تو حقیقت ہی کیا ہے۔ میں نے تو اور بھی بہت کچھ چھوڑ دیا ہے۔ اب مجھے یہ سب چیزیں انتہائی گھٹیا لگتی ہیں۔ بہر حال تمہارے لئے منگوا لیتا ہوں"..... جوانا نے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

"میرے لئے لارنس منگوانا اور وہ بھی کم از کم چار بوتلیں۔ اس سے کم میں نہیں پیا کرتا"..... سابو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔ اور جوانا نے مسکراتے ہوئے ہوٹل سروس کو چار بوتل لارنس اور ایک بوتل ڈبل ہارس بھجوانے کے لئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مسٹر جوزف بھی نہیں پیتے"..... کوری نے حیران ہو کر کہا۔

"کسی زمانے میں پیا کرتا تھا۔ شپ یارڈ کی دس بوتلیں میرا روز کا کوٹہ ہوتا تھا۔ لیکن پھر چھوڑ دی"۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ شپ یارڈ کی دس بوتلیں روزانہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس کی تو ایک بوتل آدمی کو اوندھا کر دیتی ہے"..... سابو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جوزف درست کہہ رہا ہے۔ میں نے اسے خود پیتے دیکھا ہے۔ اور دس بوتلیں پی جانے کے باوجود مجال ہے کہ جوزف کی زبان تک لڑکھڑائے"..... جوانا نے کہا اور سابو کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"تم یہاں کس لئے آئے ہو۔ کیا کوئی دھندہ ہے"..... کوری نے

ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھتے ہوئے پوچھا۔ اس طرح کرنے سے اس کی ٹانگوں سے اسکرٹ خاصا ہٹ گیا تھا۔

"ایک کام تھا ماسٹر کا"..... جوانا نے جواب دیا لیکن اب اس کے لہجے پر ہلکی سی ناگواری کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ ذرا سیدھی ہو کر بیٹھیں مسز کوری۔ مردوں کے سامنے اس طرح بیٹھنا بے حیائی ہوتی ہے"..... اچانک جوزف نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ اچھا کمال ہے۔ مشرق بھی کس قدر بیک ورڈ ہے"۔ کوری نے بھی سیدھی ہو کر بیٹھتے ہوئے ناگوار سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک سنائی دی اور جوزف ایک جھٹکے سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو ویٹر اس کے ساتھ تھا جس نے ٹرے میں بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ اس نے خاموشی سے پانچوں بوتلیں سائیڈ میز پر رکھیں اور پھر واپس مڑ گیا۔

"لو پیو"..... جوانا نے کہا اور کوری نے ڈبل ہارس بوتل اٹھائی جب کہ سابو نے جلدی سے لارنس کی بوتل اٹھا لی اور پھر کوری نے تو ہونٹ گھونٹ پینا شروع کر دیا جب کہ سابو نے بوتل کھول کر منہ پر لگائی اور غٹاغٹ مسلسل پیتا چلا گیا۔ پہلی بوتل ختم کر کے اس نے دوسری اٹھائی اور اسے بھی اسی انداز میں پینا شروع کر دیا۔ جوزف اور جوانا دونوں ہونٹ بھینچے خاموشی سے اسے ندیدوں کی طرح شراب پیتے دیکھ رہے تھے پھر جب کوری نے ایک بوتل ختم کی تو سابو چوتھی

www.urdukorner.com

بوتل ختم کر چکا تھا۔

"شکریہ"..... سابو نے مسکراتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر ہلکی سی سرخی نمایاں ہو گئی تھی لیکن بہر حال وہ نارمل ہی تھا۔

"اور سناؤ کیسی گزر رہی ہے تم دونوں کی یہاں زمبابوے میں تم کیسے آ گئے"..... جوانا نے ماحول پر چھا جانے والی سنجیدگی کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہم دونوں گزشتہ چھ سالوں سے یہیں رہ رہے ہیں۔ بڑی بڑی کمپنیوں میں شیئر خرید رکھے ہیں۔ اس لئے ٹھاٹھ سے گزر رہی ہے"۔ کوری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ اچھی خبر ہے"..... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کیسے یہاں زمبابوے میں آئے ہو"..... کوری نے ساتھ بیٹھتے ہوئے اپنے شوہر کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے جوانا سے پوچھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھا ہوا پرس اٹھا کر گود میں رکھ لیا۔

"ہم یہاں اپنے ماسٹر کے کام کے لئے آئے ہیں"..... جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا کیا مسٹر جوزف تمہارے ماسٹر ہیں"..... کوری نے ایک بار پھر اپنے شوہر کی طرف کن انکھیوں سے دیکھا۔ اور پھر گود میں رکھے ہوئے پرس کا بٹن کھولنے لگی۔ کوری نے جس انداز میں دونوں اپنے شوہر کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا تھا۔ اس پر خاموش بد

جوزف بے اختیار چونک پڑا تھا۔ کیونکہ کوری کا شوہر سابو اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اس لئے جوزف نے دیکھا کہ پہلی بار جب کوری نے اپنے شوہر کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا تھا تو اس کا ہاتھ آہستہ سے اس جیب میں رینگ گیا تھا جس جیب میں جوزف کو اسلحے کا ہلکا سا ابھار محسوس ہوا تھا۔ اس کا ہاتھ بھی لاشعوری طور پر حرکت میں آ گیا تھا لیکن وہ اب بدستور ان دونوں کی طرف ہی دیکھ رہا تھا جب کہ جوانا سامنے بیٹھی ہوئی کوری کو ہی دیکھ رہا تھا گو اس کے چہرے پر کوری کے لئے کسی خاص ٹائپ کے تاثرات نمودار نہ ہوئے تھے لیکن جوانا کی تمام تر توجہ اپنے سامنے بیٹھی ہوئی کوری پر ہی تھی اس کے شوہر سابو کو اس نے اس طرح نظر انداز کر دیا تھا جیسے اس کا وجود عدم وجود اس کے لئے ایک جیسا ہو۔

"نہیں میرا ماسٹر اور ہے۔ یہ جوزف تو میرا ساتھی ہے"..... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ یکلخت کمرہ ریوالور کے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور ان چیخوں میں سابو۔ کوری کے ساتھ جوانا کی چیخ بھی شامل تھی۔

"خبردار۔ اب اگر حرکت کی تو گولی دل پر پڑے گی"..... جوزف نے چیختے ہوئے کہا اور جوانا جس کے کاندھے پر گولی لگی تھی اور وہ کرسی سمیت نیچے جا گرا تھا ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا تکلیف اور حیرت کی ملی جلی کیفیات کی وجہ سے اس کا چہرہ بری طرح مسخ دکھائی دے رہا تھا اس نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں کندھے پر رکھا ہوا تھا جس

www.urdukorner.com

میں گولی لگی تھی جب کہ سابو گولی کھا کر الٹ کر کرسی سمیت نیچے گرا تھا اور اس کا جسم مسلسل پھڑک رہا تھا اور کوری ہاتھ پکڑی آگے کو دوہری ہوئی بیٹھی ہوئی تھی۔

"تم ٹھیک ہو جوانا۔ مجھ سے اندازے کی غلطی ہو گئی میں سمجھا کہ صرف یہ آدمی ہی فائر کرے گا۔ مجھے یہ اندازہ ہی نہ تھا کہ اس لڑکی نے بھی ریوالور نکال کر تم پر فائر کر دینا ہے۔ اس لئے صرف ایک لمحے کی دیر ہو گئی اور اس نے فائر کر دیا لیکن اس کا ہاتھ بہک گیا اس طرح تمہاری جان بچ گئی"..... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اسی لمحے کوری یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھی اور دوسرے لمحے وہ بلی کی طرح یکلخت جوانا پر جھپٹ پڑی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر کسی گیند کی طرح کئی فٹ ہوا میں اچھل کر ایک دھماکے سے فرش پر گری تھی کیونکہ جیسے ہی اس نے حملہ کیا تھا۔ جوانا کا وہ ہاتھ جو اس نے زخم پر رکھا ہوا تھا بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا تھا اور اس طرح الٹے ہاتھ کا زوردار تھپڑ کوری کے منہ پر پڑا تھا۔ یہ تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ کوری کئی فٹ فضا میں اچھل کر دور جا گری تھی کوری کا شوہر سابو اب ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔ جب کہ کوری نے نیچے گرتے ہی ایک بار اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر ایک جھٹکے سے نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

"آؤ میں تمہارے زخم پر پٹی کر دوں۔ خون مسلسل نکل رہا ہے"۔ جوزف نے کہا اور تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں

ہوٹل کی طرف سے فرسٹ ایڈ باکس موجود تھا۔ اس نے فرسٹ ایڈ باکس لا کر میز پر رکھا اور پھر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ فائرنگ اور چیخوں کے بارے میں انہیں فکر نہ تھا کیونکہ اس شاندار ہوٹل کے تمام کمرے ساؤنڈ پروف تھے اور موجودہ دور میں تمام بڑے ہوٹلوں کے کمرے خاص طور پر ساؤنڈ پروف بنائے جاتے تھے۔ اور ایسے کمرے مسافر پسند بھی کرتے تھے۔ کیونکہ اس طرح وہ ہر قسم کی ڈسٹربنس سے محفوظ ہو جاتے تھے۔ جوزف باتھ روم کی طرف بڑھتے بڑھتے اچانک مڑا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ویٹر کے شراب دے کر واپس جانے کے بعد کمرہ اندر سے بند نہ کیا گیا تھا۔ اس لئے کسی بھی لمحے کسی کے اچانک آ جانے کا خطرہ پیدا ہو سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس بات کا خیال آتے ہی وہ باتھ روم جاتے جاتے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا تھا۔ اس نے دروازہ لاک کیا اور پھر واپس جا کر اس نے باتھ روم سے پانی کا جگ بھرا اور سٹنگ روم میں آ گیا۔ جہاں جوانا کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسی کیفیت تھی جیسے وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہو۔ ایک ہاتھ مسلسل زخم پر موجود تھا۔

"کوری نے ہم پر قاتلانہ حملہ کیوں کیا ہو گا۔ اگر سابو اکیلا کرتا تو میں یہی سمجھتا کہ اس نے رقابت کی وجہ سے ایسا کیا ہو گا کیونکہ یہ شروع سے ہی کوری کے معاملے میں انتہائی مشتعل مزاج واقع ہوا تھا لیکن مجھ پر فائر تو کوری نے کیا ہے اس کی وجہ سمجھ میں ہمارے متعلق

www.urdukorner.com

کوئی جانتا بھی نہیں "..... جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سب معلوم ہو جائے گا۔ شکر کرو کہ اس بار ہماری کوئی نیکی کام آ گئی ہے ورنہ جس اعتماد بھرے انداز میں یہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے ہم کسی صورت بھی ان کی فائرنگ سے نہ بچ سکتے۔ لیکن ایک تو میرے اندر موجود جنگلی حس نے مجھے خطرے کا احساس دلا دیا تھا اور دوسرا میں ان دونوں کے درمیان ہونے والے آنکھوں کے اشارے سے چوکنا ہو گیا تھا اس کے باوجود کوری فائر کر لینے میں کامیاب ہو گئی ہے اگر سیری طرف سے سابو پر ہونے والے فائر کے اچانک دھماکے کی وجہ سے اس کا ہاتھ ذرا سا نہ لرزتا تو تم اب تک مر چکے ہوتے "۔ جوزف نے اس کا زخم پانی سے صاف کر کے اس کی پینڈیج کرتے ہوئے کہا اور جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"واقعی اس بار میں مکمل طور پر مار کھا گیا ہوں۔ مجھے دراصل خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ اچانک ملنے والی کوری اس طرح کی حرکت بھی کر سکتی ہے۔ بہر حال تمہارا شکریہ جوزف کہ تم نے آج مجھے موت کے بھیانک جبڑے سے باہر نکالا ہے "..... جوانا نے کہا اور جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ دیوتا تاناکا کے سائے کی وجہ سے ہوا ہے وہ جنگلوں اور شکاریوں کا دیوتا ہے اور وہ شکاریوں اور جنگلوں میں رہنے والوں کے اندر خطرے کا وقت سے بہت پہلے احساس کرنے کی حس پیدا کر دیتا ہے۔ اگر تاناکا دیوتا ایسا نہ کرے تو جنگلوں میں رہنے والا ایک آدمی

بھی درندوں اور دوسرے انتہائی زہریلے حشرات الارض سے محفوظ نہ رہ سکے "..... جوزف نے کہا اور جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب لباس بدل لو تاکہ زخم چھپ جائے اور خون کے داغ بھی میں اس کوری کو باندھنے کے لئے کوئی پردہ اتار لوں۔ رسی تو یہاں ملے گی نہیں "..... جوزف نے پینڈیج کرنے کے بعد سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے بیگ میں نائیلون کی باریک رسی کا بنڈل موجود ہے وہ نکال لو۔ اور اس سابو کی لاش بھی اٹھا کر باہر والے باتھ روم میں ڈال دو۔ میں بیڈ روم کے باتھ روم میں لباس بدل لیتا ہوں "..... جوانا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا "..... جوزف نے کہا اور جوانا کے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کا سامان پڑا ہوا تھا۔ اس کے بیگ سے رسی نکال کر اس نے کوری کو ایک کرسی پر بٹھایا اور باقی رسی سے اس نے اس کا جسم کرسی سے جکڑ دیا۔ اس کام سے فراغ ہو کر وہ فرش پر مردہ پڑے سابو کی طرف بڑھا۔ اس نے پہلے تو سابو کی جیبوں کی تلاشی لی۔ لیکن اس کی جیبوں میں کچھ بھی نہ تھا۔ تمام جیبیں یکسر خالی تھیں اس نے اسے بازو سے پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا باتھ روم میں لے جا کر ایک طرف ڈال دیا۔ اسی لمحے اسے باتھ روم کے ایک کونے میں پڑا ہوا جدید کارپٹ کلینر نظر آ گیا۔ جس کے ساتھ ہی ایک بڑا ڈبہ اس کیمیکل کا بھی تھا جس کے ذریعے کلین پر پڑ جانے والے شراب

www.urdukorner.com

اور دوسرے دھبوں کو صاف کیا جاتا تھا اس نے کارپٹ کلیز اٹھایا اور آدھے سے زیادہ ڈبہ اس نے اس کے مخصوص خانے میں ڈال کر اسے بند کیا اور پھر کلیز کو باہر لے آکر اس نے اس کا کنکشن بجلی کے پلگ سے لگایا اور اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ وہ اس کو قالین پر وہاں وہاں چلا رہا تھا جہاں سابو کے خون کے دھبے تھے۔ چند لمحوں بعد قالین پر موجود خون کے تمام دھبے صاف ہو گئے تو اس نے ایک بار پورے قالین پر اسے پھیر کر واپس جا کر باتھ روم میں رکھ دیا۔ اب اس حصے کا قالین پہلے کی طرح صاف ہو چکا تھا۔

"ارے یہ کیا یہ قالین تو بالکل صاف ہو گیا ہے۔ جوانا نے لباس بدل کر سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی چونک کر کہا۔

"میں نے کارپٹ کلیز سے صاف کر دیا ہے۔ ورنہ ہم پولیس کے چکر میں پھنس سکتے تھے"..... جوزف نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اس کوری کو ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے اصل حقیقت کا علم ہو سکے۔ جب تک بات صاف نہ ہو گی میرے ذہن میں اسی طرح آندھیاں چلتی رہیں گی"..... جوانا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک بات بتا دوں پہلے کی طرح اب جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے"..... جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے نہیں جوزف نہ میں پہلے جذباتی تھا نہ اب ہوں گا۔ اصل میں طویل عرصے کے بعد اچانک جب ماضی سامنے آیا تو میں ماضی میں

کھو گیا تھا"..... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا کرسی پر بندھی بیٹھی کوری کی طرف بڑھا اس نے ایک ہاتھ سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کوری کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جوزف پیچھے ہٹ کر جوانا کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کوری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو چند لمحے وہ خالی خالی نظروں سے جوزف اور جوانا کو دیکھتی رہی۔ پھر اچانک ایک جھٹکے سے اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کرسی پر جکڑی ہوئی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا ہی سکی۔

"مم۔ مم۔ میں مجبور تھی جوانا۔ یقین کرو میں مجبور تھی۔ سابو نے جیسے ہی تمہیں یہاں ہوٹل میں دیکھا۔ وہ یہی سمجھا کہ میں نے تمہیں یہاں بلوایا ہے۔ وہ بری طرح بگڑ گیا۔ میں نے اسے بہت یقین دلایا لیکن وہ اپنی بات پر بضد رہا۔ اس نے مجھے کہا کہ اگر میں تمہیں اس کے سامنے قتل کر دوں تب وہ میری بات پر یقین کرے گا ورنہ وہ مجھے مار ڈالے گا۔ اور وہ یقیناً ایسا کر گزرتا اس لئے مجبوراً اپنے آپ کو اور اپنی شادی کو بچانے کے لئے مجھے ایسا کرنا پڑا۔ میں شرمندہ ہوں جوانا۔ یقین کرو میں شرمندہ ہوں۔ ارے اوہ سابو کہاں گیا۔ اسے تو شاید تم نے گولی مار دی تھی۔ کہیں۔ کہیں وہ۔ وہ"..... کوری نے بات کرتے کرتے چونک کر اس سمت دیکھتے ہوئے کہا جدھر اس کے ساتھ سابو کرسی پر بیٹھا تھا لیکن اب کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔

www.urdukorner.com

"ہم نے اسے ہسپتال بھجوا دیا ہے اور فوری آپریشن کی وجہ سے وہ بچ گیا ہے۔ تم اس کی طرف سے بے فکر رہو"..... جوانا نے سپاٹ لہجے میں کہا اور کوری کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"دیکھو کوری تم جوانا کی دوست رہی ہو گی۔ لیکن مجھے لڑکیوں سے کبھی دلچسپی نہیں رہی۔ اس لئے جوانا کے تمہارے متعلق جو بھی جذبات و احساسات ہوں میرے لئے تمہارا وجود دشمن کی طرح ہے اور میرا تعلق افریقہ کے جس قبیلے سے ہے ہم دشمن کو اس طرح تڑپا تڑپا کر مارنے کے عادی ہیں کہ اس کی روح قیامت تک آتشی جھیل کے کنارے پر لگنے والے سنہری سرکنڈوں کے سروں پر تڑپتی رہتی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے جو کچھ اب تک کہا ہے وہ سراسر بکواس ہے۔ میں نے تمہیں خود سابو کو اشارہ کرتے دیکھا تھا اور تمہارے ان اشاروں کی وجہ سے ہی میں چوکنا ہوا تھا ورنہ تو شاید تم دونوں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے اور اس وقت ہماری لاشوں پر کھڑے قہقہے لگا رہے ہوتے۔ اس لئے جو کچھ حقیقت ہے وہ بتا دو۔ ورنہ تمہارا جو حشر میرے ہاتھوں ہو گا تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتیں"۔ جوزف نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ مجھے جانے دو جوانا"..... کوری نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا لیکن جوانا کا چہرہ سپاٹ ہی رہا۔ اسی لمحے جوزف ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھا۔ اس نے ساتھ تپائی پر پڑی [illegible]

بوتلوں میں سے ایک بوتل کو گردن سے پکڑا اور اس کے نچلے حصے کو تپائی پر زور سے مارا تو چھناکے کے ساتھ بوتل درمیان سے ٹوٹ گئی اور اب جو حصہ جوزف کے ہاتھ میں رہ گیا تھا اس میں شیشے کی خنجر نما دو تیز نوکیں نظر آ رہی تھیں۔ جوزف ٹوٹی ہوئی بوتل اٹھائے ہونٹ بھینچے کرسی پر بندھی بیٹھی کوری کی طرف بڑھ گیا۔

"بولو سچ بولو ورنہ ایک لمحے میں شیشے کے یہ دونوں خنجر تمہاری ان آنکھوں میں گھس جائیں گے بولو"..... جوزف نے بھوکے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ سچ کہہ ہوں۔ مم۔ مم"..... کوری نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوزف نے انتہائی بے دردی سے ہاتھ گھمایا تھا اور کوری کا خوبصورت گال آدھے سے زیادہ کٹ گیا تھا۔ دو متوازی زخم اس کی ٹھوڑی سے کان تک چلے گئے تھے۔

"سچ بولو ورنہ اس بار واقعی آنکھوں میں مار دوں گا"..... جوزف کی غراہٹ اور بڑھ گئی۔ جوانا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"جوانا۔ جوانا مجھے بچا لو جوانا مجھے بچا لو۔ تمہیں میری محبت کی قسم مجھے بچا لو"..... کوری نے اس بار ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک اور کربناک چیخ نکلی اور اس کا جسم بندھے ہونے کے باوجود اس طرح تڑپنے لگا جیسے اسے رعشہ ہو گیا ہو۔ جوزف نے [illegible] کی گردن کی سائیڈ پر زخم ڈال دیئے تھے۔

www.urdukorner.com

"سچ بتا دو کوری پھر شاید میں تمہیں جوزف سے معافی دلا سکوں"۔ جوانا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"وارک۔ وارک نے مجھے یہ مشن دیا تھا۔ دس ہزار پونڈ میں۔ وارک نے۔ گرین وڈ بار کے وارک نے۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ اب میں واقعی سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے بچا لو۔ پلیز جوانا مجھے بچا لو۔ ورنہ یہ بے رحم اور سفاک آدمی واقعی میری بوٹیاں اڑا دے گا"..... کوری نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ اب یہ سچ بولنے لگ گئی ہے"..... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف ہاتھ میں ٹوٹی ہوئی بوتل پکڑے واپس اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔

"کون ہے یہ وارک اور اس نے میرے قتل کے لئے تمہیں اتنی خطیر رقم کیوں دی ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ"..... جوانا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مجھے معاف کر دو میں سب کچھ تفصیل سے بتا دیتی ہوں"۔ کوری نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وارک یہاں کا بہت بڑا بدمعاش اور غنڈہ ہے۔ بڑے بڑے جرائم میں ملوث رہتا ہے۔ اس کے پاس اپنا پورا گروپ ہے وہ منشیات اسلحہ اور ایسے کام کرتا ہے۔ قتل و غارت کا کام اس کا گروپ نہیں کرتا سابو یہاں انتہائی خوفناک پیشہ ور قاتل کے طور پر مشہور ہے اور اس کی بکنگ میں کرتی ہوں۔ جب بھی وارک کو کسی اہم آدمی کو قتل

کرانا ہو تو وہ میری معرفت سابو کی خدمات حاصل کرتا ہے اور آج تک ایسے ناکامی نہیں ہوئی۔ اس نے مجھے اپنے دفتر بلوایا اور پھر اس نے میرے سامنے تمہاری اور جوزف کی تصویریں رکھ دیں۔ یہ تصویریں تمہارے چلتے ہوئے پوز میں کھینچی گئی تھیں۔ میں تمہاری تصویر دیکھ کر چونک پڑی لیکن وارک نے اس کا خیال نہ کیا۔ اس نے مجھے کہا کہ تم دونوں پاکیشیا سے آئے ہو اور کسی علی عمران نامی شخص کے ساتھی ہو۔ وارک نے بتایا کہ کوئی بین الاقوامی تنظیم عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کر رہی ہے۔ اس کے آدمیوں نے اس عمران کو پاکیشیا میں ہلاک کر دیا ہے لیکن تم دونوں بچ کر یہاں آگئے ہو اس لئے تم دونوں کو فوری طور پر قتل ہونا چاہئے۔ چونکہ اس نے میری توقع سے زیادہ معاوضہ دے دیا تھا اس لئے میں نے مشن لے لیا کیونکہ سچی بات بھی یہی ہے کہ تمہاری یہاں آمد سے مجھے خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ اگر سابو نے تمہیں یہاں دیکھ لیا تو لامحالہ وہ یہی سمجھے گا کہ تم یہاں مجھ سے ملنے آئے ہو اور وہ تمہیں بھی ہلاک کر دے گا اور مجھے بھی اس لئے میں نے یہ مشن قبول کر لیا اور پھر جب میں نے اس بارے میں سابو کو بتایا تو وہ واقعی مجھ سے الجھ پڑا۔ اس کا یہی خیال تھا کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں اس نے مجھے بہت مارا پیٹا لیکن جب میں نے اسے دس ہزار پونڈ دکھائے تب اسے یقین آیا۔ لیکن اس نے یہ شرط لگا دی تھی کہ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی ماروں۔ جوزف کو وہ مارے گا اور چونکہ اسے تمہارے متعلق معلوم تھا کہ تم کسی صورت بھی اس

www.urdukorner.com

سے کم نہیں ہو۔اس لئے اگر تمہیں ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو تم نہ صرف بچ جاؤ گے بلکہ اسے بھی ہلاک کر دو گے اس لئے یہی طے ہوا کہ میں پہلے تم پر پورا اعتماد جماؤں اس کے بعد ہم اکٹھے ہی فائر کر دیں اور اس کی نشانی یہی رکھی گئی کہ میں پرس کھولوں گی تو وہ جیب میں موجود زیرودن ریوالور کو تھام لے گا اور پھر میں اور سابو اکٹھے ہی ریوالور نکال کر تم دونوں پر فائر کھول دیں گے۔لیکن نجانے کیا ہوا جوزف نے اچانک فائر کر دیا اور سابو کی چیخ اور جوزف کے فائر کی وجہ سے میرا ہاتھ کانپ گیا اور گولی تمہارے دل کی بجائے کاندھے میں لگی اور سابو بھی زخمی ہو گیا اور تم اور جوزف دونوں بچ گئے "..... کوری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وارک کا تعلق کس تنظیم سے ہے "..... جوانا نے پوچھا۔

"وہ زمبابوے کا کنگ کہلاتا ہے۔اس کی اپنی تنظیم ہے۔ویسے سنا یہی گیا ہے کہ اس کا تعلق دنیا کی بڑی بڑی تنظیموں سے بھی ہے "۔ کوری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے "..... جوانا نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم میں نے کبھی اسے فون نہیں کیا "..... کوری نے جواب دیا۔

"کیا ضرورت ہے۔فون وغیرہ کرنے کی وہیں چلتے ہیں۔اس سے روبرو بات ہو گی "..... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے لیکن کیا وہ اس وقت وہاں موجود ہو گا "..... جوانا نے کوری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ بار کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں رہتا ہے لیکن کوئی اجنبی اس تک نہیں پہنچ سکتا۔اور تم دونوں کا تو وہ دشمن ہے۔تمہارے وہاں پہنچتے ہی اس کے آدمی ایک لمحے میں تمہیں گولیوں سے اڑا دیں گے "..... کوری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔اس جیسے چوہے اگر شیروں کے منہ آنے لگ گئے تو پھر جنگلوں کو شیروں سے خالی ہو جانا چاہئے "..... جوزف نے غراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"دیکھو کوری ایک شرط پر تمہیں معاف کیا جا سکتا ہے۔اگر تم ہم دونوں کو اس وارک تک پہنچانے یا کسی طرح اسے یہاں بلانے کا کوئی طریقہ استعمال کر سکو "..... جوانا نے کہا اور جوزف کے بھنچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے کیونکہ جوانا کے رویے اور اس کی باتوں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اب بھی کوری کو ہلاک نہ کرنا چاہتا ہے اور اس کے لئے بہانے ڈھونڈ رہا ہے۔

"وہ یہاں تو کسی قیمت پر نہ آئے گا البتہ میں تمہیں ایک خفیہ راستے سے اندر لے جا سکتی ہوں۔لیکن راستے میں اس کے مسلح محافظ موجود ہوں گے۔ان سے نمٹنا تمہارا کام ہے "..... کوری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ان سے تو ہم نمٹ لیں گے لیکن یہ سن لو کہ یہ تمہارا آخری موقع مل رہا ہے۔اگر تم نے کوئی

www.urdukorner.com

شرارت کرنے کی کوشش کی تو پھر....." جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

" نہیں میں کوئی شرارت نہ کروں گی۔ میں اسے بتا دوں گی کہ تم بچ گئے اور پھر تم مجھے مجبور کر کے یہاں لے آئے ہو سابو کے ہسپتال جانے کی وجہ سے وہ میری بات پر یقین کر لے گا اور سچی بات یہ ہے کہ وہ مجھے پسند کرتا ہے اور جب بھی سابو زمبابوے سے باہر جاتا ہے تو وہ مجھے اپنے پاس بلا لیتا ہے"..... کوری نے کہا تو جوانا کی آنکھوں میں جیسے شعلے سے بھڑک اٹھے۔

" تو تم۔ اب طوائف بن چکی ہو۔ سابو سے شادی کے باوجود بھی تم غیر مردوں کے پاس رہتی ہو"..... جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" نو۔ نو۔ اس میں کیا حرج ہے۔ شادی کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ میں....." کوری نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہنا شروع کیا جیسے اسے جوانا کی اس بات پر حیرت ہوئی ہو مگر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا کمرہ ایک پھر ریوالور کے دھماکے اور کوری کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا کوری گولی کھا کر کرسی سمیت الٹ کر پیچھے گری اور پھر کرسی سمیت ہی قالین پر کچھ دیر تک پھڑکتی رہی پھر ساکت ہو گئی۔ جوانا کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا اور اس کی نال سے ابھی تک دھواں نکل رہا تھا اس کی آنکھوں میں اب کوری کے لئے انتہائی نفرت کے آثار نمایاں تھے۔

" گھٹیا عورت۔ طوائف"..... جوانا نے انتہائی حقارت بھرے

لہجے میں کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا جب کہ جوزف کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

" اب ان دونوں لاشوں کو یہیں چھوڑ جائیں..... یا"۔ جوزف نے کہا تو جوانا چونک پڑا۔

" اوہ یہ مسئلہ تو واقعی ہے۔ کسی بھی لمحے یہ لاشیں چیک ہو سکتی ہیں اور ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گا"..... جوانا نے کہا۔

" وہ ویٹرا نہیں ہمارے پاس بیٹھا دیکھ چکا ہے اور ہم نے ان کے لئے شراب بھی منگوائی ہے اور کوری نے کاؤنٹر سے تمہیں یہاں کمرے میں فون بھی کیا تھا۔ اس لئے اب تو جہاں بھی ان کی لاشیں ملیں گی شک ہم پر ہی کیا جائے گا اور پھر یہاں کی پولیس ہمیں بری طرح گھیر لے گی"..... جوزف نے کہا۔

" اوہ تمہارا ذہن واقعی بہت تیز چل رہا ہے۔ پھر کیا ہونا چاہئے"..... جوانا نے کہا۔ وہ شاید کوری کی وجہ سے اس وقت ذہنی طور پر بری طرح الجھا ہوا تھا۔

" تمہارا قصور نہیں ہے جوانا۔ میں تمہاری ذہنی حالت کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ ہم انہیں یہاں چھوڑ کر خاموشی سے نکل جائیں گے۔ ماسک میک اپ کا سامان خرید کر کسی پبلک باتھ میں میک اپ کریں گے اور پھر کسی اور ہوٹل میں کمرے لینے کے بعد پھر ہم وارک کے پاس جائیں گے"..... جوزف نے کہا۔

" لیکن ماسٹر نے تو ہمیں اس ہوٹل میں رہنے کے لئے کہا تھا وہ تو

www.urdukorner.com

یہیں ہمیں تلاش کریں گے"..... جوانا نے کہا۔

"باس کی فکر مت کرو وہ ہمیں تلاش کر لے گا یا ہم اسے کر لیں گے پہلے ہمیں اس وارک سے نمٹنا ہے کہ اس نے ہمارے قتل کا مشن کس تنظیم سے حاصل کیا ہے۔ ہو سکتا ہے اس کا تعلق بھی اسی تنظیم سے ہو جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں اور اگر ایسا ہے تو پھر باس اور دوسرے ساتھی بھی یہاں پہنچتے ہی شدید خطرے میں گھر جائیں گے"۔ جوزف نے کہا۔

"گڈ۔ ویری گڈ۔ تم تو ماسٹر سے بھی زیادہ ذہانت کا ثبوت دے رہے ہو۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ تمہیں سوائے دیوتاؤں کے اور کچھ نہیں آتا"..... جوانا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"جب باس ساتھ ہو تو پھر میرا ذہن اس لئے کام نہیں کرتا کہ باس کا عظیم ذہن کام کر رہا ہوتا ہے اور اس کے عظیم ذہن کے سامنے اپنا ذہن استعمال کرنا اس کے عظیم ذہن کی توہین ہے۔ لیکن جب باس موجود نہ ہو تو پھر۔ بہرحال چھوڑو یہ سب کچھ تو باس کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ میں تو وہی ہوں جو جنگلوں میں ہاتھیوں کی دمیں مروڑ کر انہیں گرانے اور شیروں کے جبڑے چیر کر پھینک دینے کے سوا اور کچھ بھی نہ کیا کرتا تھا"۔ جوزف نے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا میں اپنی رسی کھولتا ہوں تم اس دوران سامان وغیرہ پیک کر لو۔ ویسے ایک بات ہے کیا ایسا ٹھیک نہیں رہے گا کہ تم باہر جا کر ماسک میک اپ کا سامان لے آؤ اور پھر ہم اس کمرے میں ہی میک

اپ کر کے باہر نکلیں"..... جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تمہارے ذہن نے بھی کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب کوری کا اثر ختم ہو گیا ہے"..... جوزف نے کہا اور جوانا کے مسکرانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

www.urdukorner.com

عمران اور ٹائیگر زمبابوے کے ایئرپورٹ سے باہر آئے تو عمران ایئرپورٹ کے بیرونی دروازے سے ملحقہ ٹیکسی سٹینڈ پر کھڑے ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کے حبشی کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں ایکریمی میک اپ میں تھے۔ ٹائیگر کے ہاتھ میں بریف کیس تھا جبکہ عمران خالی ہاتھ تھا۔

"یہ۔ یہ لوزاگا یہاں کیسے پہنچ گیا"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر سیڑھیاں اتر کر ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

"کون باس"..... ٹائیگر نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

"یہ سامنے وہ نیلے رنگ کی ٹیکسی کے ساتھ جو آدمی کھڑا ہے اس کا نام لوزاگا ہے۔ یہ جوانا کا دوست ہے۔ ایک بار میں جوانا کے ساتھ ایکریمیا گیا تھا تو ہم اس کے گھر بھی گئے تھے۔ بڑا مخلص اور کام کا آدمی

ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی سٹینڈ کے قریب پہنچ گئے اور پھر بے شمار ٹیکسی ڈرائیوروں نے انہیں گھیر لیا۔ ہر ٹیکسی ڈرائیور انہیں اپنی ٹیکسی میں بٹھانے کا خواہش مند تھا اور عمران اس کی وجہ جانتا تھا کیونکہ وہ دونوں اس وقت ایکریمین بنے ہوئے تھے اور یہاں ٹیکسی ڈرائیور جانتے تھے کہ ایکریمین ٹپ بڑی فراخ دلی سے دیا کرتے ہیں یہی وجہ تھی کہ وہ سب مکھیوں کی طرح ان دونوں کو چمٹ گئے تھے لیکن لوزاگا اسی طرح اپنی جگہ خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسے اثرات تھے جیسے اسے اپنے ہم وطنوں کو ایکریمیوں کی خوشامد کرتے دیکھ کر بڑی نفرت سی ہو رہی تھی۔

"سنو ہمارے پاس کرایہ نہیں ہے۔ راستے میں ہمارے بٹوے کسی نے نکال لئے ہیں اس لئے اگر آپ میں سے کوئی ہمیں مفت لے بھی جائے اور ساتھ کھانا بھی کھلائے اور اپنے پاس رہائش بھی دے تو ہم تیار ہیں۔ ہم یہاں سے اپنے رشتے داروں کو خط لکھیں گے اگر پیسے آ گئے تو تمہیں مل جائیں گے۔ ورنہ اسے مہمان نوازی سمجھنا۔ بولو کون لے جائے گا"..... عمران نے ہاتھ اٹھا کر ٹیکسی ڈرائیوروں سے کہا تو سارے ٹیکسی ڈرائیور اس طرح تتر بتر ہو گئے جیسے عمران اور ٹائیگر دونوں کسی بھیانک متعدی مرض میں مبتلا ہوں اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو خطرہ ہو کہ اگر چند لمحے مزید ان کے نزدیک رہے تو وہ

www.urdukorner.com

بھی اس مرض کا شکار ہو جائیں گے۔ دیکھتے ہی دیکھتے میدان صاف ہو گیا اور عمران مسکراتا ہوا لوزاگا کی طرف بڑھ گیا۔

"اے مسٹر کیا یہاں کے لوگ مہمان نواز نہیں ہوتے"۔ عمران نے لوزاگا کے قریب جا کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مہمان نواز کیا مطلب"..... لوزاگا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہم نے تمہارے ساتھی ڈرائیوروں سے کہا ہے کہ ہمیں مہمان بنا کر ساتھ لے جاؤ۔ لیکن کوئی تیار نہیں ہوا سب واپس چلے گئے ہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور لوزاگا بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ اسی لئے یہ سب اتنی تیزی سے واپس بھاگے ہیں لیکن تم کیوں مہمان بننا چاہتے ہو۔ کیا تمہارے پاس رقم نہیں ہے"..... لوزاگا نے کہا۔

"رقم تو ہے۔ بہت ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر"..... لوزاگا نے اور زیادہ حیران ہو کر کہا۔

"ارے تو کیا تم صرف قلاش اور مفلس آدمیوں کو مہمان بناتے ہو۔ کیا یہ یہاں کا رواج ہے"..... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور لوزاگا عمران کی بات سن کر چونک پڑا۔

"تمہاری بات بھی ٹھیک ہے۔ مہمان تو مہمان ہی ہوتا ہے۔ او۔ کے آؤ بیٹھو اب تم میرے مہمان ہو"۔ لوزاگا نے کہا اور ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔

"واہ اسے کہتے ہیں مہمان نوازی کہ نہ جان نہ پہچان اور بنا لیا

مہمان"..... عمران نے ٹائیگر کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور لوزاگا بے اختیار ہنس پڑا۔

"مہمان تو مہمان ہی ہوتا ہے صاحب"۔ لوزاگا نے ہنستے ہوئے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔

"مہمانوں کی کئی قسمیں ہوتی ہیں مسٹر"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لوزاگا۔ میرا نام لوزاگا ہے"..... لوزاگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر لوزاگا میں کہہ رہا تھا کہ مہمانوں کی بھی کئی قسمیں ہوتی ہیں ایک ہوتے ہیں مہمان۔ دوسرے ہوتے ہیں بن بلائے مہمان اور تیسرے ہوتے ہیں بلائے جان۔ اور یقیناً اب تم سوچ رہے ہو گے کہ ہمارا تعلق تیسری قسم سے ہی ہے"..... عمران نے جواب دیا اور لوزاگا ایک بار پھر بے اختیار ہنس دیا۔

"ایک اور قسم بھی ہوتی ہے صاحب۔ اور وہ ہے۔ دلچسپ مہمان اور آپ کا تعلق اسی قسم سے ہے"..... لوزاگا نے فوراً جواب دیا۔ اور اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر لوزاگا نے کار جیسے ہی ایک چوک سے دائیں طرف کو موڑی۔ عمران چونک پڑا۔

"اوہ تم ہمیں کس طرف لے جا رہے ہو مسٹر لوزاگا"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اپنے گھر۔ جیسا بھی ہے۔ اب تو آپ کو قبول کرنا ہی پڑے گا"۔

www.urdukorner.com

لوزاگا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اسی قبول کرنے کے چکر میں تو اب تک کنوارے پھر رہے ہیں۔ یہی لفظ تو ابھی تک ہماری قسمت میں لکھا نہیں گیا۔ اسی لئے مسٹر لوزاگا تم پہلے ہمیں ہوٹل مباسا لے چلو۔ ہم وہاں کھانا کھائیں گے بل بے شک تم دے دینا اس کے بعد بیٹھ کر سوچیں گے کہ مہمانوں کو کہاں رہنا چاہیئے کیونکہ دانشوروں کا قول ہے کہ بھوکے پیٹ ذہن میں اچھے خیالات نہیں آتے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل مباسا۔ مم۔ مگر....." لوزاگا ہوٹل مباسا میں کھانے کا سن کر ہی پریشان ہو گیا تھا۔

"ہاں ہاں سنا ہے۔ بے حد شاندار ہوٹل ہے۔ بڑا اعلیٰ کھانا ملتا ہے اور مہنگا بھی ہے اور یہ بہت بڑی کوالٹی ہے اس دور میں کیونکہ اب اچھے اور بہتر کی پہچان اس کی قیمت سے ہوتی ہے۔ ایک چیز کی قیمت اگر ایک ہزار پونڈ ہو تو بے کار اور اگر اسی چیز کی قیمت پچاس ہزار پونڈ بنا دی جائے تو دنیا کی ساری خوبیاں اس میں خود بخود جمع ہو جاتی ہیں"۔ ..... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"لیکن صاحب میرے پاس تو اتنے پیسے نہیں ہیں کہ میں ہوٹل مباسا میں آپ کو کھانا کھلا سکوں"..... لوزاگا نے آخر کار کہہ ہی دیا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"گڈ میزبان کو ایسا ہی صاف گو ہونا چاہیئے۔ صاف گو میزبان کی بہت جلد مہمانوں سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ ویسے تم فکر نہ کرو ہمارا

ایک دوست ہے اس کا نام ہے جوانا۔ کسی زمانے میں وہ ماسٹر کلرز نامی تنظیم کا رکن تھا۔ گریٹ آدمی ہے۔ وہ ہوٹل مباسا میں رہ رہا ہے میں اس سے کہہ دوں گا وہ بل ادا کر دے گا"۔ عمران نے کہا تو لوزاگا چونک پڑا۔

"جوانا۔ ماسٹر کلرز کا جوانا اور یہاں۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ لوزاگا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں یہاں جوانوں کے آنے پر پابندی ہے پھر تو ہمیں بھی واپس بھیج دیا جائے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ۔ آپ جوانا کو کیسے جانتے ہیں۔ اوہ۔ ہاں سمجھ گیا۔ آپ بھی ایکریمین ہیں اور جوانا بھی ایکریمیا میں رہ چکا ہے مگر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ جوانا مباسا میں ہے اگر ایسا ہوتا تو کہیں نہ کہیں مجھ سے اس کا ٹکراؤ ضرور ہو جاتا"..... لوزاگا نے لاشعوری انداز میں بولتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے ایک چوک سے کار کو اس سڑک پر موڑ دیا جو مباسا ہوٹل کو جاتی تھی۔ چونکہ یہاں آنے سے پہلے عمران یہاں کا تفصیلی نقشہ اچھی طرح چیک کر چکا تھا۔ اس لئے اسے سڑکوں کے نام اور ان کی تفصیل کا اچھی طرح علم ہو چکا تھا۔

"جوانا سے کون واقف نہیں ہے۔ اب دیکھو تمہاری باتوں سے بھی یہی لگتا ہے کہ تم بھی جوانا سے واقف ہو۔ حالانکہ میرا خیال ہے کہ جوانا زندگی میں پہلی بار زمبابوے آیا ہے"..... عمران نے کہا۔

"میں بھی پہلے ایکریمیا میں ہی رہتا تھا۔ زمبابوے میرا وطن ہے

www.urdukorner.com

ایک حادثے میں میری بیوی اور دو بچے ہلاک ہو گئے تو میرا دل ایکریمیا سے اچاٹ ہو گیا اور میں یہاں واپس آ گیا مجھے یہاں آئے ہوئے چار سال ہو گئے ہیں جوانا میرا بہترین دوست تھا"..... لوزاگا نے کہا۔

"دوست تھا کیا مطلب۔ اب دوست نہیں ہے"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب بھی ہے۔ میں نے تو تھا اس لئے کہا ہے کہ طویل عرصے سے اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ میرا خیال ہے چار پانچ سال گزر گئے ہوں گے جب وہ اپنے ماسٹر کے ساتھ وہاں ایکریمیا میں میرے گھر مجھ سے ملنے آیا تھا"..... لوزاگا ایسے بول رہا تھا جیسے وہ اپنے آپ کو ماضی میں لے گیا ہو۔

"ماسٹر۔ کیا مطلب۔ کیا جوانا نے تعلیم بالغاں کے کسی سکول میں داخلہ لے لیا تھا"..... عمران نے کہا تو لوزاگا بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات نہیں۔ جوانا اپنے باس کو ماسٹر کہتا ہے۔ ویسے جوانا کا ماسٹر جس کا نام عمران تھا ہاں یاد آ گیا۔ عمران ہی تھا۔ بے حد دلچسپ آدمی تھا"..... لوزاگا نے کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تھا کا لفظ شاید تمہارا تکیہ کلام ہے۔ جوانا بھی تھا اور ماسٹر بھی تھا"۔ عمران نے کہا تو اس بار لوزاگا بے اختیار ہنس پڑا تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل ممباسا کی عظیم الشان عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔

"جا کر معلوم کرو کہ جوانا کا کمرہ کون سا ہے اور وہ کمرے میں موجود بھی ہے یا نہیں۔ تاکہ اچانک چھاپہ مارا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ

مہمانوں کا سن کر فرار ہو جائے اور پھر ہمیں کھانے پر اپنی رقم خرچ کرنی پڑ جائے"..... عمران نے لوزاگا سے کہا۔

"آپ رقم کی پرواہ نہ کریں جناب۔ اگر آپ جوانا کے دوست ہیں تو پھر آپ میرے بھی دوست ہیں مجھے چاہے اپنی یہ ٹیکسی ہی کیوں نہ بیچنی پڑی میں آپ کی خدمت ضرور کروں گا"..... لوزاگا نے کہا۔

"فکر نہ کرو اگر تمہیں ٹیکسی بیچنی بھی پڑی تو ہم خرید لیں گے اسے۔ اتنی رقم ہے ہمارے پاس۔ اور تمہاری ٹیکسی کی حالت بہترین ہے۔ سودا گھاٹے کا نہیں رہے گا"..... عمران نے جواب دیا اور لوزاگا ہونٹ بھینچے کار سے اترا اور پھر لمبے لمبے قدم اٹھاتا وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ اسے حقیقت بتا دیتے باس تو یہ اس قدر پریشان تو نہ ہوتا"۔ لوزاگا کے جانے کے بعد ٹائیگر نے کہا۔

"جوانا کا دوست ہے۔ وہ چاہے اسے حقیقت بتائے یا نہ بتائے یہ اس کا مسئلہ ہے"..... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ اور ٹائیگر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا تھوڑی دیر بعد لوزاگا تقریباً دوڑتا ہوا واپس آیا اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"غضب ہو گیا جناب۔ جوانا کے کمرے میں دو لاشیں ملی ہیں اور جوانا غائب ہے۔ پولیس اسے تلاش کر رہی ہے"..... لوزاگا نے ڈرائیونگ سیٹ پر ایک دھماکے سے بیٹھتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر اس طرح ہوائیاں اڑ رہی تھیں جیسے وہ شدید ہراساں ہو۔

www.urdukorner.com

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"..... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کاش جوانا یہ کام یہاں نہ کرتا۔ یہاں کی پولیس ایکریمیا کی طرح کی نہیں ہے۔ یہاں کی پولیس تو انتہائی خونخوار ہے۔ کھال کھینچ لیتی ہے"..... لوزاگا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہوا کیا ہے مسٹر"..... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"جوانا نے اپنے کمرے میں دو افراد کو قتل کر دیا ہے۔ جن میں ایک عورت اور ایک مرد ہے۔ اس کے ساتھ ایک دوسرا آدمی بھی تھا جس کا نام جوزف بتایا گیا ہے اور اب وہ دونوں غائب ہیں۔ پولیس انہیں تلاش کر رہی ہے اور یہاں کی پولیس انہیں بہرحال تلاش کر لے گی"..... لوزاگا نے کہا اور عمران کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"قتل کون ہوا ہے۔ کون لوگ تھے وہ"..... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ان میں ایک یہاں کا مشہور پیشہ ور قاتل ہے سابو اور دوسری اس کی بیوی ہے۔ کوری۔ ارے اوہ۔ اوہ واقعی یہی بات ہو گی۔ اوہ ویری بیڈ۔ جوانا نے یہ کام رقابت میں کیا ہے"..... لوزاگا نے بات کرتے کرتے یکلخت چونک کر کہا۔

"رقابت میں۔ کیا مطلب۔ کیسی رقابت"..... اس بار عمران واقعی حیران رہ گیا تھا۔

"اب مجھے اچانک یاد آیا ہے کہ جب جوانا ماسٹر کلرز میں تھا تو کوری اس کی فرینڈ تھی وہ اس میں بے حد دلچسپی رکھتا تھا۔ سابو کوری کا کزن تھا۔ یہ ایکریمیا میں رہتے تھے پھر جوانا پاکیشیا چلا گیا اور واپس نہ آیا تو یقیناً کوری نے اپنے کزن سابو سے شادی کر لی ہو گی اور اب اچانک وہ مل گئے ہوں گے اور کوری کو سابو کی بیوی کے روپ میں دیکھ کر وہ برداشت نہ کر سکا ہو گا۔ اس لئے اس نے دونوں کا خاتمہ کر دیا لیکن اب اسے تلاش کرنا بے حد ضروری ہے۔ اسے پولیس کے ہاتھوں سے بچانا ضروری ہے"..... لوزاگا نے تیز تیز لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا یہ کوری والی بات پہلی بار اس نے سنی تھی لیکن اس کے باوجود اس کے حلق سے یہ بات نہ اتر رہی تھی کہ جوانا ایسا بھی کر سکتا ہے اور پھر جوزف بھی اس کے ساتھ تھا اور عمران جانتا تھا کہ جوزف عورتوں کے معاملات میں کس قدر سردمہر واقع ہوا ہے لیکن اب جوزف اور جوانا کو ڈھونڈھنا واقعی ضروری ہو گیا تھا۔

"کیا تم کسی ایسے آدمی کو اندر سے لے کر آ سکتے ہو جو رقم کے بدلے ہمیں اس بارے میں کچھ معلومات مہیا کر سکے"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"واقعات تو یہی ہیں جو میں نے بتائے ہیں۔ میں نے بھی ایک ویٹر سے معلوم کیا ہے۔ وہ میرا واقف ہے۔ اسی نے مجھے ان مقتولین کے نام بتائے ہیں"..... لوزاگا نے کہا۔

www.urdukorner.com

"اسے یہاں لے آؤ"..... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر لوزاگا کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"یہ اسے دے دینا لیکن اسے یہاں ساتھ لے آؤ"..... عمران کا لہجہ انتہائی خشک تھا۔ لوزاگا نوٹ پکڑے سر ہلاتا ہوا ٹیکسی سے نیچے اترا اور ایک بار پھر ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔

"جوانا جیسا آدمی کبھی ایسی گھٹیا حرکت نہیں کر سکتا باس"۔ لوزاگا کے جانے کے بعد ٹائیگر نے کہا اور عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد لوزاگا واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک مقامی آدمی تھا جس نے ویٹر کی یونیفارم پہن رکھی تھی۔ لوزاگا نے اسے فرنٹ سیٹ پر بٹھا دیا اور ویٹر فرنٹ سیٹ پر عقبی سیٹ کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔

"اب سب کچھ صاحب لوگوں کو ٹھیک ٹھیک بتا دو"..... لوزاگا نے خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"صاحب دو دیوہیکل حبشی جن میں سے ایک کا نام جوانا اور دوسرے کا نام جوزف تھا۔ پاکیشیا سے آئے تھے انہوں نے ہوٹل میں سوٹ بک کرایا۔ پھر کوری اور اس کا شوہر سابو ہوٹل میں آئے اور انہوں نے جوانا کی بابت کاؤنٹر سے معلوم کیا میں اس وقت کاؤنٹر کے قریب ہی موجود تھا کاؤنٹر والے نے انہیں بتایا کہ وہ کہیں گئے ہوئے ہیں تو وہ دونوں ہال میں ہی بیٹھ گئے۔ پھر جوانا اور جوزف واپس آئے اور سیدھے اپنے سوٹ میں چلے گئے کوری نے کاؤنٹر پر آ کر جوانا سے

فون پر بات کی اور پھر وہ دونوں ان کے سوٹ میں چلے گئے مسٹر جوانا نے پانچ بوتل شراب منگوائی جو میں نے ہی سرد کی۔ اس وقت کوری اور سابو دونوں وہاں موجود تھے پھر کافی دیر بعد صفائی کا وقت ہوا تو صفائی کرنے والے نے اندر کوری اور سابو کی لاشیں دیکھیں لیکن جوانا اور جوزف دونوں غائب تھے ان کا سامان بھی موجود نہ تھا ہوٹل والوں نے پولیس کو اطلاع دی اور پولیس لاشیں لے گئی اور اس نے میرا تفصیلی بیان بھی لکھا"..... ویٹر نے کسی مشین کے سے انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"کوری اور اس کے شوہر سابو کو تو تم جانتے ہو گے۔ کیسے لوگ تھے یہ"..... عمران نے جیب میں سے ایک اور نوٹ نکال کر ویٹر کی مٹھی میں دیتے ہوئے کہا اور ویٹر نے جلدی سے نوٹ اپنی یونیفارم کی جیب میں ڈال لیا اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی تھی۔

"جناب کوری اور سابو میاں بیوی تھے۔ دونوں کافی عرصہ پہلے ایکریمیا سے یہاں آئے تھے۔ سابو پیشہ ور قاتل تھا اور پورے زمبابوے میں سب سے خطرناک قاتل سمجھا جاتا تھا۔ کوری اس کے کام کی بکنگ کرتی تھی اور اس کے علاوہ صاحب وہ یہاں کے سب سے مشہور غنڈے اور مجرم وارک کی بھی عورت تھی بس میں اتنا ہی جانتا ہوں صاحب"..... ویٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ وارک کون ہے"..... عمران نے لوزاگا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"ایک بار کا مالک ہے۔ انتہائی خطرناک حد تک مجرم اور غنڈہ ہے سنا ہے اس کا بڑی بڑی تنظیموں سے رابطہ ہے"..... لوزاگا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم جاؤ۔ شکریہ"..... عمران نے ویٹر سے کہا اور ویٹر سلام کر کے ٹیکسی سے نیچے اترا اور تیزی سے ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔

"لوزاگا اب اس بار کی طرف چلو جہاں وارک مل سکتا ہے"۔ عمران نے لوزاگا سے کہا۔

"پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ جوانا کے کیا ہیں۔ مجھے تو شک پڑتا ہے کہ آپ جوانا کے ماسٹر عمران ہی ہیں۔ کیونکہ جتنی بڑی رقم آپ نے اس ویٹر کو دے دی ہے اس کے بعد آپ کی ایئرپورٹ سے یہاں تک کی باتیں سن کر مجھے تو یہی شک پڑتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو آپ بتا دیں لوزاگا آپ کی خدمت میں اپنی جان بھی لڑا دے گا"۔ لوزاگا نے کہا۔

"تم چلو تو سہی جب جوانا مل جائے گا تب تعارف بھی ہو جائے گا۔ فی الحال وقت ضائع مت کرو"..... عمران نے سخت لہجے میں کہا اور لوزاگا نے خاموشی سے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ بار کی عمارت اور اس کے گرد پھیلے ہوئے خالی رقبے کے لحاظ سے تو بار اچھی خاصی شاندار تھی لیکن بار میں آنے جانے والے افراد کا تعلق واقعی زیر زمین دنیا سے لگتا تھا۔ البتہ ان میں غیر ملکی مرد اور عورتیں بھی کثیر تعداد میں شامل تھیں۔

"تم باہر ہمارا انتظار کرو گے"..... عمران نے جیب سے دو بڑے

نوٹ نکال کر لوزاگا کی جھولی میں ڈالتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ دوسری طرف سے ٹائیگر بھی نیچے اترا البتہ اس نے اپنا بریف کیس کار کے اندر ہی رہنے دیا تھا۔

"آؤ ٹائیگر اس وارک سے مل لیتے ہیں"..... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بار کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا ٹائیگر اس کے ساتھ تھا۔ وسیع و عریض بار کا ہال عورتوں اور مردوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا شراب کی تیز بو اور منشیات کے گاڑھے دھوئیں کی وجہ سے ہال میں بیٹھے ہوئے افراد کی شکلیں کچھ پراسرار سی لگ رہی تھیں ہال کے دونوں کونوں میں دو بڑے بڑے کاؤنٹر تھے جہاں چار چار مقامی لڑکیاں شراب ویٹروں کو سرو کرنے میں مصروف تھیں۔ عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا ایک لڑکی فون سامنے رکھے اسے اٹنڈ کرنے میں مصروف تھی۔

"جی فرمایئے"..... عمران اور ٹائیگر کے قریب پہنچتے ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"وارک سے کہو کہ ایکریمیا کے وارنر برادرز آئے ہیں۔ بہت بڑا سودا ہے۔ لاکھوں ڈالر کا۔ اور کام فوری نوعیت کا ہے"..... عمران نے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس تو موجود نہیں ہیں۔ آپ انتظار کر لیں"..... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جہاں بھی ہو اس سے بات کراؤ لڑکی ورنہ وارک کو پتہ چلا کہ تم

www.urdukorner.com

نے وارنر برادرز کو واپس بھیج دیا ہے تو وہ تمہیں کچا چبا جائے گا"۔ عمران کا لہجہ سخت ہو گیا تھا۔

"تو۔ تو پھر آپ ٹونی سے مل لیں۔ ادھر بائیں طرف راہداری کے آخر میں اس کا دفتر ہے وہ مینجر ہے وہ جانتا ہو گا کہ باس کہاں ہے۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے"..... لڑکی نے ایک طرف جاتی ہوئی راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔ راہداری کے آخر میں واقعی ایک دروازے کے سامنے ٹونی کے نام اور مینجر کے عہدے کی تختی نظر آ رہی تھی۔ دروازہ بند تھا عمران نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا وہ اندر سے لاک نہ تھا اور عمران کمرے میں داخل ہو گیا کمرہ واقعی دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا اور ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک گینڈے نما آدمی بیٹھا ہوا فون پر باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ عمران اور ٹائیگر کے اندر داخل ہونے پر اس نے اشارے سے ان دونوں کو صوفوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود وہ فون پر گفتگو میں مصروف رہا۔ عمران اور ٹائیگر صوفوں پر اطمینان سے بیٹھ گئے۔ دروازہ خود بخود ان کے عقب میں بند ہو چکا تھا۔

"جی فرمایئے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"..... ٹونی نے تھوڑی دیر بعد رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"وارک جہاں بھی ہو اس سے کہو کہ ایکریمیا سے وارنر برادرز آئے ہیں۔ لاکھوں ڈالر کا دھندہ ہے اور وقت ہے کہ [illegible]

سرد لہجے میں کہا۔

"لاکھوں ڈالر کا دھندہ۔ آپ فرمائیں۔ باس کا سارا کام تو میں کرتا ہوں"۔ ٹونی نے چونک کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے تم لوگوں کو واقعی اس کام سے دلچسپی نہیں ہے اوکے۔ وارک کو بس اتنا بتا دینا کہ وارنر برادرز تو اس کے پاس ہی آئے تھے لیکن، بہر حال ٹھیک ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صوفے سے اٹھ کر وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"پلیز پلیز جناب ایک منٹ جناب"۔ ٹونی نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا اور عمران واپس مڑ آیا۔

"میں بات کراتا ہوں آپ کی۔ پلیز"..... ٹونی نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔ ٹونی نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹونی بول رہا ہوں بار سے۔ باس سے بات کراؤ"۔ نمبر ڈائل کرنے کے تھوڑی دیر بعد ٹونی نے کہا۔

"کیوں فون کیا ہے ٹونی"..... دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی چونکہ عمران اب ٹونی کے قریب جا کھڑا ہوا تھا اس لئے رسیور سے آنے والی آواز اس کے کانوں تک پہنچ گئی تھی۔

"باس..... ایکریمیا سے وارنر برادرز آئے ہیں اور وہ آپ سے فوری طور پر ملنا چاہتے ہیں..... ان کا کہنا ہے کہ لاکھوں ڈالر کا دھندہ

www.urdukorner.com

ہے اور وہ فوری طور پر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے تو انہیں کہا ہے کہ مجھے بتا دیں لیکن وہ ناراض ہو کر واپس جانے لگے اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے "..... ٹونی نے جلدی جلدی ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔

" وارنر برادرز۔ اوہ وہ کیسے یہاں آ گئے۔ بہرحال بات کراؤ اور سنو لاؤڈر بھی آن رکھنا تاکہ تم بھی ساری بات سے واقف ہو سکو "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹونی نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا اور ساتھ ہی ایک بٹن دبا دیا۔

" یگ وارنر بول رہا ہوں "..... عمران کے منہ سے غراتے ہوئے انداز میں آواز نکلی۔

" اوہ اوہ تم اور یہاں زمبابوے میں۔ کیسے آنا ہوا "..... وارک کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔ اب اس کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔

" سنو وارک دھندہ معاوضے کے لحاظ سے بہت بڑا ہے۔ لیکن کام کے لحاظ سے بہت چھوٹا۔ صرف دو آدمیوں کے متعلق معلوم کرانا ہے کہ وہ کہاں ہیں اور پھر ان تک پہنچنا۔ اس کا معاوضہ منہ مانگا دیا جائے گا۔ لیکن کام انتہائی فوری نوعیت کا ہے۔ اس لئے ہمیں خود یہاں آنا پڑا ہے۔ تمہاری ٹپ ہمیں ایکریمیا میں دی گئی تھی اس لئے ہم نے یہاں پہلے تم سے رابطہ کیا ہے بولو کام کرو گے یا کسی اور سے بات کریں "۔ عمران نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا۔

" کن لوگوں کو تلاش کرانا ہے "..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" دو دیو ہیکل حبشی ہیں۔ ایک نام جوانا ہے۔ دوسرے کا نام جوزف۔ جوانا پہلے ماسٹر کلرز کا ممبر تھا۔ پھر وہ پاکیشیا میں ایک شخص علی عمران کا ملازم ہو گیا ہے اور جوزف بھی اسی علی عمران کا ہی ملازم ہے۔ یہ دونوں پاکیشیا سے یہاں آئے ہیں اور ان کے پاس ایک ایسا راز ہے جو ہم نے ان سے حاصل کرنا ہے۔ سنا تھا کہ ان کی رہائش ممباسا ہوٹل میں ہے لیکن ممباسا ہوٹل سے وہ ایک عورت اور ایک مرد کو قتل کر کے فرار ہو چکے ہیں۔ انہیں تلاش کرنا ہے "۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ان کے پاس راز ہے۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ آئے وہ پاکیشیا سے ہیں اور تمہارا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ وہ تمہارا راز کیسے یہاں لے آ سکتے ہیں "..... وارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں پھل کھانے سے مطلب ہونا چاہئے۔ وارک۔ درخت گننے سے نہیں۔ سمجھے۔ بولو کام لینا ہے نہیں۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے "۔ عمران کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا تھا۔

" ایک لاکھ ڈالر لوں گا اور وہ بھی کیش "..... دوسری طرف سے وارک نے بھی جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہمیں منظور ہے "۔ عمران نے جواب دیا۔

" او۔ کے رسیور ٹونی کو دے دیں "..... دوسرے طرف سے کہا

www.urdukorner.com

گیا اور عمران نے رسیور ٹونی کو پکڑا دیا۔

"ٹونی جب بگ وارنر صاحب رقم دے دیں تو مجھے فون کرنا"۔ دوسری طرف سے وارک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ٹونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ تمہارا باس عجیب باتیں کرتا ہے۔ اس نے تو ایسے بات کی ہے جیسے وہ ان دونوں کے متعلق جانتا ہو کہ وہ کہاں ہیں حالانکہ ہمارا خیال ہے۔ انہیں ٹریس کرنا انتہائی مشکل کام ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹونی بے اختیار ہنس پڑا۔

"جناب آپ کے لئے یہاں یہ کام مشکل ہو گا۔ باس کے لئے نہیں ہے۔ ویسے باس خوش قسمت آدمی بھی ہے کہ اسے ایسے آسان کام اکثر ملا کرتے ہیں۔ آپ رقم مجھے دیں"..... ٹونی نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے بھی لاؤڈر پر ساری باتیں سن لی تھیں۔

"رقم کی فکر مت کرو مسٹر ٹونی۔ ایک لاکھ ڈالر وارنر برادرز کے لئے ایسے ہیں جیسے دس شلنگ۔ اصل بات کام کی ہے میری تسلی نہیں ہوئی کہ واقعی یہ کام ہو بھی جائے گا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ مکمل تسلی رکھیں آپ کا کام سو فیصد ہو گا۔ بلکہ سمجھیں کہ ہو چکا ہے"۔ ٹونی نے کہا۔

"ہو بھی چکا ہے۔ کیا مطلب"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"..... ٹونی نے کہا تو عمران ٹائیگر سے مخاطب ہو گیا۔

"ٹونی کو ایک لاکھ ڈالر دے دو"۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بریف کیس باہر ٹیکسی میں پڑا ہے۔ لے آؤں"۔ ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بریف کیس موجود تھا۔ اس نے بریف کیس کو کھولا اور اس کے تہہ میں موجود خفیہ خانے کو کھول کر اس نے اس میں رکھی ہوئی بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈیاں نکال کر ٹونی کے سامنے میز پر رکھیں اور پھر خفیہ خانہ بند کر کے اس نے بریف کیس بھی بند کر دیا۔ ٹونی نے گڈیاں اٹھا کر انہیں اچھی طرح چیک کیا اور پھر عقبی الماری کھول کر اس نے گڈیاں اس کے اندر رکھیں اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے وارک کی آواز سنائی دی۔

"ٹونی بول رہا ہوں باس۔ ایک لاکھ ڈالر وصول کر لئے ہیں اور چیک کر لئے ہیں۔ او۔ کے ہیں"..... ٹونی نے جواب دیا۔

"او۔ کے وارنر برادرز کو ساتھ لے کر پوائنٹ ٹو پر آ جاؤ۔ تاکہ اب

www.urdukorner.com

ان سے تفصیل سے بات چیت ہو سکے "..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ٹونی نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آیئے جناب "..... ٹونی نے میز کی سائیڈ سے نکلتے ہوئے کہا اور عمران اور ٹائیگر اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ بار کے ایک علیحدہ راستے سے گزر کر بار سے باہر آ گئے جہاں لوزاگا کی ٹیکسی بھی کھڑی تھی۔

"میں اپنی کار منگواتا ہوں "..... ٹونی نے کہا۔

"رہنے دیجئے ہم نے ٹیکسی ایک ہفتے لئے انگیج کر رکھی ہے۔ اسی میں چلتے ہیں۔ اگر ہم نے اسے چھوڑ دیا تو پھر سے دوبارہ کنٹکٹ کرنا مشکل ہو جائے گا "..... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا لوزاگا کی ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔ لوزاگا ٹیکسی کے باہر کھڑا تھا ٹونی اور ٹائیگر بھی عمران کے پیچھے وہاں تک پہنچ گئے۔ لوزاگا نے ٹونی کو انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"لوزاگا یہ تمہاری ٹیکسی ہے۔ خیال رکھنا یہ باس کے خاص مہمان ہیں انہیں کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیئے "..... ٹونی نے بڑے تحکمانہ لہجے میں لوزاگا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر "..... لوزاگا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر ٹونی لوزاگا کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جب کہ عمران اور ٹائیگر عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔

"بیمر روڈ پر چلو "..... ٹونی نے لوزاگا سے کہا اور لوزاگا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

www.urdukorner.com

وارک اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ یہ فون ڈائریکٹ کال کے لئے تھا ۔ وارک نے رسیور اٹھالیا۔

"یس "..... وارک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس میں جیکب بول رہا ہوں ۔ ہوٹل ممباسا سے ۔ کوری اور سابو دونوں جوانا اور جوزف کے سوٹ میں گئے ہیں اور وہاں ان کے جانے کے بعد پانچ بوتل شراب بھی منگوائی گئی ہے ۔ اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی "..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

" شراب منگوائی گئی ہے ۔ کیا مطلب کیا وہ وہاں دوستی کرنے گئے ہیں یا مشن مکمل کرنے "..... وارک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی ۔

" باس کوری نے کاؤنٹر پر سے پہلے جوانا کے ساتھ فون پر بات چیت کی اور باس کوری نے جس انداز میں جوانا سے گفتگو کی ہے ۔ اس لحاظ سے تو کوری اور جوانا کے درمیان انتہائی گہرے تعلقات معلوم ہوتے ہیں ۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ ایک دوسرے سے شدید محبت کرتے رہے ہوں "..... جیکب کی آواز سنائی دی اور وارک یہ سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ اوہ ویری بیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے ۔ میں نے کوری کو اس لئے مشن دیا تھا کہ وہ سابو کو انتہائی ذہانت سے استعمال کرتی ہے اور انتہائی مشکل ترین مشن بھی اس طرح مکمل ہو جاتا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی لیکن اس بار میرا خیال ہے ہمارے ساتھ ہاتھ ہو گیا ہے ۔ کوری نے سودا کرتے وقت ایک لفظ بھی اس قسم کا منہ سے نہیں نکالا کہ وہ پہلے جوانا کو جانتی ہے ۔ بلکہ اس نے تو باقاعدہ مجھ سے ان کے فوٹو طلب کئے تھے "۔ وارک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" جو حکم ہو باس اگر آپ حکم دیں تو ہم ان دو آدمیوں کا آسانی سے خاتمہ کر سکتے ہیں "..... جیکب نے کہا۔

" نہیں ہم کسی صورت بھی سامنے نہیں آنا چاہتے ۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ترین تنظیم سے منسلک ہیں اور اگر انہیں علم ہو گیا کہ ہم نے انہیں ہلاک کیا ہے تو ہم ان کی نظروں میں آجائیں گے ۔ اس لئے پارٹی کی طرف سے یہی ہدایت دی گئی ہے کہ ان لوگوں کا خاتمہ اس

www.urdukorner.com

طرح کیا جائے کہ ہم کسی صورت میں سامنے نہ آئیں "..... وارک نے کہا۔

" یس باس "..... جیکب نے دوسری طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارے کتنے آدمی نگرانی کر رہے ہیں "..... وارک نے پوچھا۔

"چار آدمی باس "۔ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری طرح نگرانی کرو مجھے تازہ رپورٹ ملتی رہنی چاہیئے "۔ وارک نے کہا اور رسیور رکھ دیا اس کے چہرے پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کی آنکھوں میں بار بار کوری کا چہرہ آجاتا اور اس کے ہونٹ بھنچ جاتے۔

"اگر اس کوری نے کوئی دھوکہ کیا تو میں اس کی بوٹیاں دانتوں سے نوچ ڈالوں گا "۔ وارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فائل نکال کر اس کو پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ اسی دوران مختلف فون آتے رہے اور وہ انہیں اٹنڈ کرتا رہا۔ پھر اچانک جیکب کا فون آگیا۔

"جیکب بول رہا ہوں باس "۔ جیکب کے لہجے میں قدرے پریشانی کا عنصر نمایاں تھا۔

"یس کیا رپورٹ ہے "..... وارک نے پوچھا۔

" باس۔ کوری اور سابو دونوں بدستور اندر ہیں اور وہ آدمی جس کا نام جوزف بتایا گیا ہے۔ اکیلا سوٹ سے باہر آیا ہے اور ہوٹل سے باہر

نکل کر وہ مارکیٹ چلا گیا۔ میرے آدمی نے اس کا تعاقب کیا ہے۔ وہ ابھی واپس آیا ہے۔ میرے آدمی نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے ایک سپر مارکیٹ سے ایسا سامان خریدا ہے جس سے ماسک میک اپ کیا جا سکتا ہو۔ اس کے علاوہ اس نے اپنے اور جوانا کے سائز کے نئے لباس بھی خریدے ہیں۔ وہ اب دوبارہ اپنے سوٹ میں چلا گیا ہے اور ابھی تک وہیں ہے "..... جیکب نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے معاملہ واقعی مشکوک ہے۔ بہرحال نگرانی جاری رکھو۔ دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے "..... وارک نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جیکب کا فون ایک بار پھر آگیا۔

" باس غضب ہو گیا ہے۔ جوانا اور جوزف دونوں نئے لباس پہن کر اور ماسک میک کر کے اپنے سامان سمیت سوٹ سے نکلے ہیں جب کہ کوری اور سابو اندر ہی تھے۔ میرے آدمی ان دونوں کے پیچھے ہیں۔ میں نے ان کے جانے کے بعد کمرے میں جا کر چیک کیا ہے تو وہاں کوری اور سابو دونوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں "..... جیکب نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ ویری بیڈ اس کا مطلب ہے کہ ان دونوں کو ان پر شک پڑ گیا اور وہ انہیں ہلاک کر کے نکل گئے۔ اب تم ایسا کرو کہ اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دو۔ ہم نے انہیں اغوا کرنا ہے۔ وہ اس طرح قابو میں نہ آئیں گے۔ اب انہیں اغوا کر کے کسی خفیہ مقام پر موت کے گھاٹ اتارنا پڑے گا۔ لیکن یہ کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہیئے۔ ورنہ اگر انہیں ذرا

www.urdukorner.com

بھی شک پڑ گیا تو پھر کوری اور سابو کی طرح تمہارے آدمی بھی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ یہ لوگ میری توقع سے زیادہ خطرناک لوگ ہیں "..... وارک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب یہ اغوا ہو جائیں گے۔ آپ انہیں کہاں بھجوانا چاہتے ہیں "..... جیکب نے پوچھا۔

"پوائنٹ نمبر ٹو پر بھجوا دو لیکن سب کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہئے "۔ وارک نے کہا۔

"یس سر "..... جیکب نے جواب دیا اور وارک نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ کے وقفے کے بعد جیکب کی کال دوبارہ آ گئی۔

"باس یہ لوگ اغوا ہو کر پوائنٹ نمبر ٹو پر پہنچ چکے ہیں۔ یہ خوش قسمتی سے ہماری سپیشل ٹیکسی میں بیٹھ گئے تھے اور یہ آپ کے کلب ہی آ رہے تھے۔ مجھے جب اطلاع ملی تو میں نے ٹیکسی ڈرائیور کو خصوصی کوڈ میں ہدایات دے دیں اور اس نے گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کیا اور پوائنٹ نمبر ٹو پر پہنچا دیا ہے۔ میں بھی وہاں پہنچ گیا ہوں اور میں نے انہیں خصوصی فولادی کڑوں میں پابند کرا دیا ہے اور اب پوائنٹ نمبر ٹو سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اب مزید کیا حکم ہے۔ کیا انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے "..... جیکب نے کہا۔

"نہیں میں خود وہیں آ رہا ہوں۔ میرا انتظار کرو "..... وارک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر ٹونی کو اپنے پوائنٹ نمبر ٹو پر جانے کی اطلاع دے کر وہ دفتر سے نکلا اور خفیہ راستے سے گزرتا ہوا باہر سے اپنی

مخصوص کار میں آ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پوائنٹ نمبر ٹو پر پہنچ چکا تھا۔ وہاں جیکب موجود تھا۔

"گڈ جیکب تم نے واقعی کام دکھایا ہے۔ تمہیں اس کا انعام ملے گا" وارک کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس۔ ویسے میں نے ان کا ماسک میک اپ ختم کر دیا ہے۔ اب وہ اپنے اصل چہروں میں ہیں "..... جیکب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور وارک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس ہال میں پہنچ گیا۔ جہاں جوانا اور جوزف دیواروں کے ساتھ منسلک فولادی کڑوں میں جکڑے کھڑے تھے۔ لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔

"آدمی تو دونوں ہی جاندار ہیں "۔ وارک نے ان دونوں کا بغور جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"یس باس یہ جوانا تو انتہائی خطرناک قاتل بھی ہے "..... جیکب نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ یہ ماسٹر کلرز کارکن تھا جس کی دہشت کسی زمانے میں پورے ایکریمیا میں پھیلی ہوئی تھی۔ انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ میں ان سے پوچھ سکوں کہ انہوں نے کوری اور سابو کو کیسے ہلاک کیا ہے۔ سابو تو انتہائی محتاط قاتل تھا۔ وہ کیسے ان کے قابو آ گیا" وارک نے کہا اور جیکب نے سر ہلاتے ہوئے ایک طرف کھڑے ایک آدمی کو اشارے سے اپنی طرف بلایا۔

www.urdukorner.com

"یس سر"..... اس آدمی نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"روکی سپیشل انٹی گیس بوتل الماری سے نکالو اور ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ"۔ جیکب نے کہا اور وہ آدمی سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ دروازے کے ساتھ ہی دیوار میں ایک قد آدم الماری موجود تھی۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود نیلے رنگ کی ایک بڑی بوتل اٹھائی جس کی گردن کافی لمبی تھی۔ اس پر خصوصی قسم کا ڈھکن لگا ہوا تھا۔ بوتل اٹھا کر وہ دیوار سے جکڑے کھڑے جوانا اور جوزف کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور باری باری دونوں کے نتھنوں سے اس کا دہانہ چند لمحوں تک لگانے کے بعد اس نے بوتل بند کی اور واپس مڑ کر اسے دوبارہ الماری میں رکھا اور پھر ایک طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ وارک کی نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں اور تھوڑی دیر بعد چند لمحوں کے وقفے سے ان دونوں کو ہوش آگیا اور ہوش میں آتے ہی وہ حیرت سے ہال اور وارک جیکب اور روکی کو دیکھنے لگے۔ دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"تمہارا نام جوانا ہے اور تمہارا جوزف اور تم دونوں کا تعلق پاکیشیا کے علی عمران سے ہے۔ میں درست کہہ رہا ہوں ناں"..... وارک نے بات چیت کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو"..... جوانا نے درشت لہجے میں کہا۔

"میرا نام وارک ہے"۔ وارک نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تو تم ہو وارک"۔ جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم نے کوری اور سابو کو ہلاک کر دیا ہے۔ وہ کیسے تمہارے ہتھے چڑھ گئے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ تم ماسک میک اپ کر کے میرے بار کی طرف ہی آرہے تھے۔ کیا کوری اور سابو نے تمہیں میرے متعلق بتایا تھا"..... وارک نے کہا۔

"ظاہر ہے اور ہم علم نجوم تو نہیں جانتے۔ لیکن تمہیں کس نے ہمارے قتل کے لئے ہائر کیا ہے۔ ہم یہی پوچھنے تمہاری بار میں آرہے تھے۔ لیکن شاید وہ ٹیکسی ڈرائیور تمہارا خاص آدمی تھا"..... جوانا نے اسی طرح درشت لہجے میں کہا۔

"ہاں تم شروع سے ہماری نگرانی میں تھے تاکہ اگر سابو تمہیں ہلاک کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو ہم کوئی دوسرا ذریعہ اختیار کریں اور اب ہم نے دوسرا ذریعہ اختیار کر لیا ہے کہ تم یہاں بے بس کھڑے ہو اور کسی کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ تم کہاں چلے گئے ہو۔ اب تمہیں یہاں گولیوں سے بھون دیا جائے گا اور پھر تمہاری لاشوں کے سینکڑوں ٹکڑے کر کے گٹر میں بہا دیئے جائیں گے۔ اس طرح ہماری پارٹی کی یہ شرط پوری ہو جائے گی کہ تمہارے ساتھیوں کو تمہارے قاتل کا سراغ کسی صورت بھی نہ مل سکے"..... وارک نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کوئی جواب دیتا۔ اچانک ایک آدمی تیزی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"سر ٹونی کی کال ہے۔ بار سے"..... اس آدمی نے کہا اور ساتھ ہی کارڈلیس فون پیس اس نے وارک کی طرف بڑھا دیا۔

www.urdukorner.com

"ٹونی کی کال ۔ بارے ۔ اچھا"..... وارک نے کہا اور فون پیس لے کر اس نے کان سے لگالیا۔

"کیوں فون کیا ہے ٹونی"..... وارک نے بٹن دبا کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اس ایکریمیا سے وارنر برادرز آئے ہیں ۔ وہ آپ سے فوری طور پر ملنا چاہتے ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ لاکھوں ڈالر کا دھندہ ہے اور وہ فوری طور پر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں ۔ میں نے تو انہیں کہا ہے کہ مجھے بتادیں لیکن وہ ناراض ہو کر واپس جانے لگے ۔ اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے"..... دوسری طرف سے ٹونی نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

"وارنر برادرز ۔ اوہ وہ کیسے یہاں آگئے ۔ بہرحال بات کراؤ اور سنو لاؤڈر بھی آن کر لینا تاکہ تم بھی ساری بات سے واقف ہو سکو"۔ وارک نے کہا ۔ لاؤڈر کا اس نے اس لئے کہا تھا کیونکہ لاؤڈر کے ساتھ کال ٹیپ کرنے کا خفیہ سوئچ بھی منسلک تھا ۔ اس طرح کال خود بخود ٹیپ ہو جاتی تھی ۔ وارنر برادرز کا سن کر وہ واقعی حیران رہ گیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایکریمیا کے وارنر برادرز انتہائی خطرناک ترین گروپ کے سربراہ ہیں اور وہ انہیں اچھی طرح جانتا تھا۔

"بگ وارنر بول رہا ہوں"..... اسی لمحے دوسری طرف سے ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی اور مارک کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ آواز اور لہجہ واقعی بگ وارنر کا ہی تھا۔

"اوہ اوہ تم اور یہاں زمبابوے میں ۔ کیسے آنا ہوا"..... وارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو وارک دھندہ معاوضے کے لحاظ سے بڑا ہے ۔ لیکن کام کے لحاظ سے بہت چھوٹا ۔ صرف دو آدمیوں کے متعلق معلوم کرانا ہے وہ کہاں ہیں اور پھر ان تک پہنچنا ہے ۔ اس کا معاوضہ منہ مانگا دیا جائے گا ۔ لیکن کام انتہائی فوری نوعیت کا ہے ۔ اس لئے ہمیں خود یہاں آنا پڑا ہے ۔ تمہاری ٹپ ہمیں ایکریمیا میں دی گئی تھی ۔ اس لئے ہم نے یہاں پہلے تم سے رابطہ کیا ہے ۔ بولو کام کرو گے یا کسی اور سے بات کریں"۔ بگ وارنر نے کہا اور وارک کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

"کن لوگوں کو تلاش کرنا ہے"..... وارک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"دو دیو ہیکل حبشی ہیں ۔ ایک کا نام جوانا ہے اور دوسرے کا نام جوزف ۔ جوانا پہلے ماسٹر کھرز کا ممبر تھا ۔ پھر وہ پاکیشیا میں ایک شخص علی عمران کا ملازم ہو گیا ہے اور جوزف بھی اس علی عمران کا ہی ملازم ہے ۔ یہ دونوں پاکیشیا سے یہاں آئے ہیں اور ان کے پاس ایسا راز ہے جو ہم نے ان سے حاصل کرنا ہے ۔ سنا تھا کہ ان کی رہائش ممباسا ہوٹل میں ہے ۔ لیکن ممباسا ہوٹل سے وہ ایک عورت اور ایک مرد کو قتل کر کے فرار ہو چکے ہیں ۔ انہیں تلاش کرنا ہے"..... دوسری طرف سے تفصیل سے بتایا گیا اور وارک کے لبوں پر بے اختیار

www.urdukorner.com

مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"ان کے پاس راز ہے۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ آئے وہ پاکیشیا سے ہیں اور تمہارا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ وہ تمہارا راز کیسے یہاں لے آ سکتے ہیں"..... اس بار وارک نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہیں پھل کھانے سے مطلب ہونا چاہیئے۔ وارک۔ درخت گننے سے نہیں۔ سمجھے۔ بولو کام لینا ہے یا نہیں۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"..... بگ وارنر کا لہجہ یکلخت بے حد سخت ہو گیا تھا۔

"ایک لاکھ ڈالر لوں گا اور وہ بھی کیش"..... وارک نے بھی غصیلہ لہجہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں منظور ہے"..... بگ وارنر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رسیور ٹونی کو دے دیں"..... وارک نے کہا اور پھر اس نے ٹونی کو ہدایت کی کہ رقم وصول ہونے کے بعد اسے فون کرے اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا بٹن آف کیا اور پھر فون پیس اس نے ساتھ کھڑے جیکب کو دے کر اپنے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی فون بک نکالی اور اس کے صفحات دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں وہ چند لمحے اس صفحے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کی اور جیکب کے ہاتھ سے فون پیس لے کر اس پر موجود نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔

"سمرہاؤس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بگ وارنر سے بات کرائیں میں زمبابوے سے وارک بول رہا ہوں۔ ان کا دوست"..... وارک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بالکل وہی آواز سنائی دی جو ابھی چند لمحے پہلے اس سے گفتگو کر رہا تھا۔

"ہیلو بگ وارنر سپیکنگ کیسے فون کیا ہے وارک"..... بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ایک بگ وارنر میری بار میں موجود ہے اور ایک بگ وارنر سے میری بات ایکریمیا میں ہو رہی ہے۔ اب میں کسے اصلی اور کسے نقلی سمجھوں"..... وارنر نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہاری بار میں بگ وارنر۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور وارک نے اسے بتا دیا کہ کس طرح اس کی بار کے منیجر ٹونی نے فون پر اس سے کہا کہ وارنر برادرز زمبابوے آئے ہیں اور لاکھوں ڈالر کا دھندہ ہے اور پھر کس طرح ان سے فون پر بات چیت ہوئی ہے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وارک تم تو میری آواز اچھی طرح پہچانتے ہو"۔ دوسری طرف سے بگ وارنر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"اسی لئے تو میں بھی چکرا گیا ہوں بالکل ہو بہو تمہاری آواز اور لہجہ اور تمہارا ہی بولنے کا مخصوص انداز مجھے قطعی شک نہ پڑتا۔ مجھے شک اس لئے پڑا ہے کہ اس کے مجھ سے بات کرتے وقت انداز میں وہ بے تکلفی اور دوستی کا پرتو نہ تھا۔ جو تمہارے ساتھ میرا ہوتا ہے۔ وہ اس طرح بات کر رہا تھا جیسے ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہوں اور پھر اس نے اپنی بات میں خاص طور پر یہ کہا ہے کہ اسے میری ٹپ ایکریمیا سے ملی ہے اور وہ بار بار مجھے کسی دوسرے کو کام دینے کی دھمکیاں دے رہا تھا۔ حالانکہ تمہارے ساتھ میرے جس قسم کے تعلقات ہیں ان کے مطابق تمہیں زمبابوے آنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ تم فون پر بھی مجھے کام دے سکتے تھے اور میں جانتا ہوں کہ میرے علاوہ زمبابوے میں تم اور کسی کو کوئی کام دے ہی نہیں سکتے۔ پہلے بھی تمہارے کئی کام میں نے کیے ہیں"..... وارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن یہ کون لوگ ہیں جو میری آواز کی اس طرح نقل کر سکتے ہیں۔ یہ تو میرے لئے انتہائی تشویش کی بات ہے"..... بگ وارنر نے کہا۔

"انہوں نے جن لوگوں کو ٹریس کرنے کا کام مجھے دیا ہے۔ وہ پہلے ہی میرے قبضے میں ہیں اور ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران سے ہے۔ لیکن چونکہ علی عمران کو پاکیشیا میں ہلاک کیا جا چکا ہے۔ اس لئے یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ بھی اس علی

عمران کے ساتھی ہی ہوں گے"۔ وارک نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ علی عمران کو ہلاک کیا جا چکا ہے"۔ بگ وارنر نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"ہاں یہ بات تصدیق شدہ ہے۔ کیوں کیا تم اسے جانتے ہو"۔ وارک نے کہا۔

"اچھی طرح جانتا ہوں۔ سنو وارک۔ عمران جس شخصیت کا نام ہے۔ اس کا ہلاک کر دینا اتنا آسان نہیں ہے۔ جتنا تم سمجھ رہے ہو اور یہ بھی بتا دوں کہ علی عمران واحد آدمی ہے جو نہ صرف میرے متعلق جانتا ہے بلکہ وہ میری آواز کی اس طرح نقل بھی کر سکتا ہے جس طرح تم بتا رہے ہو اور اگر وہ علی عمران ہے تو پھر میرا مشورہ ہے کہ فوراً ان آدمیوں کو جنہیں تم نے قبضے میں کر رکھا ہے۔ اس کے حوالے کر دو ورنہ دوسری صورت میں وہ اگر تمہارا مخالف ہو گیا تو پھر تمہیں زمبابوے تو کیا پوری دنیا میں بھی جائے پناہ نہ ملے گی"..... بگ وارنر نے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے بگ وارنر۔ یہ بات تو طے شدہ ہے کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ بہرحال میں محتاط رہوں گا۔ گڈ بائی"۔ وارک نے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

"یہ سب کیا ہے باس"..... جیکب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ دو کم سن بچے ہیں۔ یہ یقیناً جوانا اور جوزف کے ساتھی

www.urdukorner.com

ہوں گے۔اب ہم نے انہیں بھی قابو میں کرنا ہے۔آؤ میرے ساتھ"۔ وارک نے کہا اور تیزی سے اس ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جیکب بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلا آیا جب کہ روکی وہیں کمرے میں ہی رہ گیا۔ابھی وہ راہداری میں ہی تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وارک نے بٹن دبا دیا۔ٹونی کی کال تھی۔اس نے بتایا تھا کہ اس نے ایک لاکھ ڈالر کی رقم وصول کر لی ہے تو اس نے ٹونی کو ان دونوں کو ساتھ لے کر پوائنٹ ٹو پر آنے کی ہدایات دے دیں اور پھر فون بند کر دیا۔

"یہ دونوں جو بھی ہیں۔خطرناک بہرحال ہیں۔اس لئے تم زیر وایکس فائر گن لے کر میرے ساتھ رہنا۔پھر جیسے ہی میں اشارہ کروں تم نے اچانک ان پر فائر کر دینا ہے۔اس طرح یہ فوری طور پر بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر ہم ان دونوں کو بھی جوزف اور جوانا کے ساتھ ہی فولادی کڑوں میں جکڑ کر ان سے اصلیت اگلوائیں گے۔لیکن خیال رکھنا تمہاری معمولی سی کوتاہی سے میری اور تمہاری جان خطرہ میں پڑ سکتی ہے"..... وارک نے سٹنگ روم کے انداز میں سجائے گئے کمرے میں داخل ہوتے ہی جیکب سے کہا۔

"یس باس آپ فکر نہ کریں جیسا آپ نے کہا ہے ویسا ہی ہوگا"۔ جیکب نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور وارک کو وہیں کمرے میں چھوڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"آخر تم لوگ اتنا بڑا دعویٰ کیسے کر لیتے ہو کہ ادھر ہم نے تمہیں ایک لاکھ ڈالر دیئے ادھر کام ہو گیا۔کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"۔ عمران نے عقبی سیٹ سے اچانک فرنٹ پر بیٹھے ہوئے ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا وہ اس وقت لوزاگا کی ٹیکسی میں سوار بیمر روڈ کی طرف جا رہے تھے جہاں بقول ٹونی وارک موجود تھا۔عمران نے صرف اسی بنا پر وارک کو ٹٹولنے کی کوشش کی تھی کہ ہوٹل ممباسا کے ویٹر نے کہا تھا کہ کوری وارک کے پاس رہتی ہے اور سابو کے لئے کام بک کرتی ہے اور زیادہ تر کام اسے وارک ہی دیتا ہے اور وارک کا دنیا کی بڑی بڑی تنظیموں سے رابطہ رہتا ہے۔لیکن ٹونی نے رقم لیتے وقت جس قسم کی گفتگو کی تھی اور جس مکمل اعتماد اور بھروسے سے اس نے یہ کہا تھا کہ بس رقم لیتے ہی ان کا کام بن جائے گا اس سے عمران نے اندازہ لگایا تھا کہ وہ درست راستے پر چل رہا ہے۔

www.urdukorner.com

"باس وارک زمبابوے کا کنگ ہے۔اس کے لئے یہ کام انتہائی معمولی حیثیت رکھتا ہے۔زمبابوے کا یہ دارالحکومت سالسبری تو کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔باس اگر چاہے تو پورے زمبابوے کی تلاشی لے سکتا ہے"..... ٹونی نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔تھوڑی دیر بعد کار ایک فراخ سڑک پر پہنچ گئی جہاں بیبر روڈ کا ایک بڑا سا بورڈ لگا ہوا نظر آرہا تھا۔لوزاگا نے بیبر روڈ پر پہنچتے ہی سوالیہ نظروں سے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹونی کی طرف دیکھا۔

"تھرٹی ون ایونیو تھری پلیس پر لے چلو"..... ٹونی نے کہا اور لوزاگا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک ذیلی سڑک پر موڑی اور پھر کافی آگے جا کر وہ دائیں طرف مڑا تو دور دور تک پھیلی ہوئی خوبصورت جدید انداز کی کوٹھیوں کا علاقہ آگیا۔چند لمحوں بعد لوزاگا نے کار ایک سرخ پتھروں کی بنی ہوئی کوٹھی کے بڑے سے گیٹ کے سامنے جا کر روک دی۔ٹونی کار رکتے ہی دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے ستون پر لگے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔

"کون ہے"..... ستون میں لگی ہوئی جالی میں سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"ٹونی ہوں۔بار سے آیا ہوں۔باس کے دو مہمان ساتھ ہیں"۔ ٹونی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او۔کے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ٹونی واپس آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔چند لمحوں بعد

بڑا پھاٹک کھلا اور ٹونی نے لوزاگا کو ٹیکسی اندر لے جانے کے لئے کہا۔ لوزاگا نے خاموشی سے ٹیکسی آگے بڑھا دی اور پھر اسے جا کر پورچ میں روک دیا۔جہاں پہلے ہی دو بڑی کاریں موجود تھیں۔اسی لمحے برآمدے میں موجود ایک آدمی تیزی سے سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا۔عمران اور ٹائیگر بھی ٹیکسی سے نیچے اتر گئے تھے۔

"تم ٹیکسی پر کیوں آئے ہو ٹونی"..... آنے والے نے قدرے کرخت لہجے میں کہا۔

"ان صاحبان نے اصرار کیا تھا۔اس لئے میں مجبور ہو گیا"۔ٹونی نے جواب دیا۔

"آیئے جناب میرا نام جیکب ہے اور میں باس کا فرسٹ اسسٹنٹ ہوں۔باس آپ کا انتظار کر رہے ہیں"۔اس آدمی نے عمران اور ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور واپس مڑ گیا۔

"میرے لئے کیا حکم ہے"..... ٹونی نے پوچھا۔

"تم اسی ٹیکسی میں واپس جا سکتے ہو۔باس مہمانوں کو خود ہی ڈراپ کرا دیں گے"۔جیکب نے مڑ کر ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری جناب یہ ٹیکسی ہم نے ہائر کر رکھی ہے۔یہ یہیں رہے گی اور ہم اسی میں واپس جائیں گے۔مسٹر ٹونی چاہیں تو یہیں رہیں چاہیں تو باہر سے کوئی اور ٹیکسی ہائر کر لیں"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔کے۔ٹونی تم باہر سے ٹیکسی لے لو اور ٹیکسی ڈرائیور تم

www.urdukorner.com

یہیں انتظار کرو"..... جیکب نے ٹونی اور ٹیکسی ڈرائیور لوزاگا سے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر آگے بڑھ گیا۔ عمران اور ٹائیگر اس کے پیچھے چلتے ہوئے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جو فرنیچر کی ترتیب کے لحاظ سے سٹنگ روم لگتا تھا۔ یہاں ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا آدمی موجود تھا جس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔ عمران اور ٹائیگر کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا نام وارک ہے"..... اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ عمران اس کی آواز سے ہی پہچان گیا کہ یہی وارک ہے۔

"بگ وارنر"..... عمران نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کا تعارف لٹل وارنر کے نام سے کرایا کیونکہ ایکریمیا کی جرائم پیشہ دنیا میں یہ دونوں بھائی انہی ناموں سے پہچانے جاتے تھے۔

"آپ جیسے مشہور ترین افراد سے مل کر مجھے واقعی بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ تشریف رکھیئے"..... وارک نے کہا اور پھر عمران اور ٹائیگر کے کرسیوں پر بیٹھ جانے کے بعد وہ بھی سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ٹونی سے جیسے ہی یہ اطلاع ملی کہ آپ نے رقم ادا کر دی ہے۔ میں نے پورے سالسبری میں اپنے آدمیوں کو ان دونوں کی تلاش میں لگا دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے یہاں بیٹھے بیٹھے ان دونوں کے بارے میں کہیں نہ کہیں سے بنیادی اطلاع مل جائے گی"۔ وارک نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم نے سنا ہے کہ جس عورت اور مرد کو ان دونوں نے ہوٹل ممباسا میں ہلاک کیا ہے۔ ان کا تعلق تم سے ہے۔ کیا ایسا کسی دشمنی کے تحت ہوا ہے یا کوئی اور جھگڑا تھا"..... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کوری اور سابو دونوں میاں بیوی تھے اور سابو بہترین پیشہ ور قاتل تھا اور تمہیں شاید معلوم نہ ہو کہ کوری کسی زمانے میں اس جوانا کی دوست رہی ہے اور سابو کوری کا کزن تھا۔ پھر جوانا جب ایشیا چلا گیا تو کوری اور سابو نے آپس میں شادی کر لی اور پھر وہ یہاں زمبابوے آ گئے۔ ہو سکتا ہے کہ کوری کی وجہ سے اس جوانا نے سابو کو مار ڈالا ہو اور کوری نے سابو کی حمایت کرنے کی کوشش کی ہو اس لئے وہ بھی ہلاک ہو گئی ہو"..... وارک نے کہا تو عمران نے سر ہلا دیا اسی لمحے ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جن میں شراب کی ایک بوتل اور تین جام رکھے ہوئے تھے اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بوتل اور جام درمیانی میز پر رکھے اور پھر بوتل کھول کر اس نے گلاسوں میں شراب انڈیلنی شروع کر دی۔

"سوری ہم دونوں شراب صرف مخصوص اوقات میں پیتے ہیں اور یہ ہمارا شراب نوشی کا وقت نہیں ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی۔ تم میرے مہمان ہو اور

www.urdukorner.com

ہیں ہماری خوشنودی کا خیال رکھنا میرا فرض ہے "..... وارک نے کہا مسکراتے ہوئے کہا اور شراب سے بھرا ہوا گلاس اٹھا کر اس نے منہ سے لگایا اور چسکیاں لینے لگا۔ جیکب انہیں کمرے میں بٹھا کر خود واپس چلا گیا تھا۔

" اس جوزف اور جوانا کے پاس کیا راز تھا جس کی وجہ سے تمہیں اتنی دور یہاں زمبابوے میں آنا پڑا "..... وارک نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

" یہ تمہارے مطلب کی بات نہیں ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ تم صرف پھل کھانے تک اپنے آپ کو محدود رکھو۔ درخت گننے کی کوشش نہ کرو "..... عمران نے سخت لہجے میں کہا اور وارک بے اختیار مسکرا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ نہ بتاؤ۔ مجھے واقعی اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیئے۔ مجھے تو وہ کام کرنا ہے جس کا میں نے معاوضہ لیا ہے "۔ وارک نے بڑے فراخدلانہ لہجے میں کہا اور اسی لمحے جیکب اندر داخل ہوا۔

" باس اطلاع مل گئی ہے۔ یہ دونوں ایک رہائشی کوٹھی میں چھپے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے ہوٹل ممباسا فون کر کے کہا ہے کہ اگر کوئی ان کے بارے میں پوچھنے آئے تو اسے بتا دیا جائے کہ وہ واپس ایکریمیا چلے گئے ہیں۔ اس کال کو ٹریس کر لیا گیا ہے اور اب ہمارے آدمی اس کوٹھی کی طرف تصدیق کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ ابھی حتمی اطلاع مل جائے گی "..... جیکب نے قدرے [illegible]

میں کہا اور عمران اور ٹائیگر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

" دیکھنا جناب ہم کس تیزی اور پھرتی سے کام کرتے ہیں۔ ابھی آپ مزید ہمارا کام دیکھیں گے تو بے حد خوش ہوں گے "..... وارک نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے محسوس کیا کہ عام سے لہجے میں کی گئی اس بات کی تہہ میں گہرا طنز پوشیدہ تھا۔ جیکب وارک کی کرسی کی پشت پر بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔ پھر جیسے ہی وارک کا فقرہ ختم ہوا عمران نے دیکھا کہ اس کا ہاتھ فضا میں اٹھا اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی آنکھوں میں یکلخت سرخ مرچیں ڈال دی ہوں۔ اس کے دونوں ہاتھ بے اختیار آنکھوں کی طرف اٹھے۔ یہ اس کے ذہن میں ابھرنے والا آخری احساس تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ اس کے ذہن میں کچھ نہ تھا۔ تمام احساسات حتیٰ کہ آنکھوں میں پیدا ہونے والی جلن اور تکلیف کا احساس بھی یکلخت ختم ہو گیا تھا۔ پھر جیسے درد کی تیز لہر جسم میں دوڑتی ہے اس طرح اسے اپنے جسم میں تکلیف اور درد کی ایک تیز لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر موجود سیاہ پردہ جیسے کھسک گیا۔ اس کی آنکھیں کھلیں اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک بڑے ہال کمرے میں دیوار کے ساتھ منسلک فولادی کڑوں کے ساتھ جکڑا ہوا کھڑا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اوپر دیوار میں نصب کڑوں میں پھنسے ہوئے تھے جب کہ دونوں پنڈلیوں کے گرد بھی فولادی کڑے موجود تھے اور ایک آدمی اس کے سامنے سے

www.urdukorner.com

یہیں رہ کر اب ساتھ کھڑے ٹائیگر کی طرف بڑھ رہا تھا جو اسی طرح فولادی کڑوں میں جکڑا کھڑا تھا۔ اس نے دوسری طرف گردن موڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ دوسری طرف جوزف اور جوانا بھی فولادی کڑوں سے جکڑے کھڑے تھے۔ لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ اس آدمی نے ٹائیگر کو انجکشن لگایا اور پھر پیچھے ہٹ کر ہال کے دروازے کے ساتھ رکھی ہوئی مشین گن اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ سب کیا ہے۔ ہم کس کی قید میں ہیں"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں اس آدمی سے پوچھا۔

"تم باس وارک کی قید میں ہو۔ ابھی باس آنے والا ہے"۔ اس آدمی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور عمران کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے ایک بار پھر گردن موڑ کر ٹائیگر کی طرف دیکھا جو اب کراہتا ہوا ہوش میں آ رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ چونک پڑا کیونکہ ٹائیگر اپنی اصل شکل میں تھا۔ اس کے چہرے سے میک اپ غائب تھا۔ پہلے چونکہ سامنے کھڑا ہوا آدمی ٹائیگر اور اس کے درمیان تھا اس لئے وہ ٹائیگر کی صرف سائیڈ دیکھ سکا تھا چہرہ اسے نظر نہ آیا تھا۔ اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے ..... کیونکہ ٹائیگر کا میک اپ صاف ہونے کا صاف مطلب تھا کہ اس کا میک اپ بھی ختم ہو چکا ہو گا۔

"باس باس یہ ۔ یہ۔ اوہ آپ کا میک اپ ختم ہو گیا۔ یہ کس نے

کیا ہے ایسا"..... ٹائیگر نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس آدمی نے تو یہی بتایا ہے کہ یہ سب کچھ وارک نے کیا ہے اور جوزف اور جوانا بھی یہاں موجود ہیں"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ابھی عمران کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ ہال کا دروازہ کھلا اور وارک اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جیکب تھا۔ وارک کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"میں نے کہا نہیں تھا کہ ہم اسی طرح تیزی اور پھرتی سے کام کرتے ہیں اور تم نے اب دیکھ لیا ہو گا کہ تم دونوں کے چہروں سے میک اپ بھی صاف ہو چکا ہے اور تمہارے طلب کردہ یہ دونوں افراد بھی یہاں پہنچ چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تم نے ٹونی کے ذریعے مجھ سے بات کی اس وقت بھی میں اسی کمرے میں موجود تھا اور جوزف اور جوانا اسی طرح بندھے ہوئے میرے سامنے موجود تھے۔ اگر تمہارا فون نہ آ جاتا تو اب تک یہ دونوں قبروں میں پہنچ چکے ہوتے۔ تم نے دراصل وارنر برادرز بن کر حماقت کی ہے۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ وارنر برادرز کے ساتھ میرے انتہائی قریبی اور دوستانہ تعلقات ہیں اس لئے تم نے فون پر جب اجنبیت اور غیریت کا اظہار کیا تو مجھے شک گزرا اور میں نے ایکریمیا بگ وارنر سے فون پر بات کی۔ اس طرح مجھے پتہ چل گیا کہ تم نقلی آدمی ہو۔ تمہیں یہاں بلوانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ معلوم کیا جا سکے کہ تم کون ہو۔ ورنہ تو وہیں ٹونی ہی تمہارا خاتمہ کر

www.urdukorner.com

دیتا سہاں تمہیں بے ہوش کرنے کے بعد جب تمہارا میک اپ واش کیا گیا تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ تم ایکریمی نہیں بلکہ ایشیائی ہو اس کا مطلب ہے کہ تم اس علی عمران کے ساتھی ہو جو پاکیشیا میں ہلاک ہو چکا ہے اور تمہارا تعلق یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو گا اور اب تم بتاؤ گے کہ تم لوگ یہاں زمبابوے کس مقصد کے لئے آئے ہو"۔ وارک نے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"یہ جوزف اور جوانا کو کیوں بے ہوش کر رکھا ہے تم نے۔ کیا ان سے تمہیں کوئی خطرہ ہے"..... عمران نے اس کی اتنی لمبی تقریر کے بعد بڑے اطمینان بھرے لہجے میں اس سے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے انہیں اس لئے دوبارہ بے ہوش کر دیا تھا تاکہ پہلے تم سے بات چیت ہو سکے۔ میں انہیں ہوش دلا دیتا ہوں۔ یہ میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں"..... وارک نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر وہ ساتھ کھڑے جیکب کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"جیکب ان دونوں کو بھی ہوش میں لے آؤ۔ تاکہ ان صاحبان کی شکایت دور ہو سکے"..... وارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔ جیکب نے کہا اور پھر اس آدمی سے مخاطب ہو گیا جس نے عمران اور ٹائیگر کو انجکشن لگا کر ہوش دلایا تھا۔

"روکی ان دونوں کو بھی انجکشن لگا دو"..... جیکب نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"..... روکی نے کہا اور پھر [illegible]

سرنج نکالی جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی اور تیز نیلے رنگ کا محلول پوری سرنج میں بھرا ہوا تھا اور پھر سوئی سے کیپ ہٹا کر وہ جوزف اور جوانا کی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں بھی ہوش میں آ گئے۔

"لو اب ہوش آ گیا ان دونوں کو بس۔ میں نے تمہاری یہ خواہش پوری کر دی ہے۔ اب اپنا تعارف کرا دو۔ تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ تمہارا حدود اربعہ کیا ہے"..... وارک نے بڑے نرم اور دوستانہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام پرنس ہے اور یہ میرا ساتھی ہے ٹائیگر۔ یہ تو ہوا ہمارا تعارف۔ اب تم بھی بتا دو کہ تمہیں جوزف اور جوانا کو اور پھر مجھے اور میرے ساتھی کو اس طرح اغوا کرنے اور یہاں دیواروں سے جکڑنے کے لئے کس نے کہا ہے"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ تو میرا اپنا فیصلہ ہے ورنہ مجھے تو حکم ملا تھا کہ جوزف اور جوانا دونوں کو ہلاک کرا دوں۔ میں نے سابو کو اسی کام پر تعینات بھی کیا تھا لیکن وہ الٹا ان کے ہاتھوں مارا گیا۔ اس لئے میں نے انہیں اغوا کرا لیا۔ تاکہ اب یہ کام میرا آدمی جیکب کر سکے"..... وارک نے جواب دیا۔

"کس نے حکم دیا تھا تمہیں۔ کیا ہاٹ فیلڈ نے" عمران نے کہا تو وارک چونک پڑا۔

"ہاٹ فیلڈ وہ کون ہے۔ میں تو کسی ہاٹ فیلڈ کو نہیں جانتا۔ مجھے تو لارڈ جا کیروز نے حکم دیا تھا۔ لارڈ جا کیروز مبابوے کا اصل حکمران ہے

www.urdukorner.com

زمبابوے کی حکومت تو ڈمی ہے سہاں اصل حکومت لارڈ جا کیرو کی ہے ۔زمبابوے کا آدھے سے زیادہ رقبہ اس کی ذاتی ملکیت میں ہے "۔ وارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسے جوزف اور جوانا کے بارے میں کیسے معلوم ہوا "..... عمران نے پوچھا۔

" اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں ۔یہ تو زمبابوے ہے ۔ایکریمیا میں اگر کوئی بچہ کسی کار کے نیچے آکر مرتا ہے تو لارڈ جا کیرو کو اس کا علم ہو جاتا ہے "۔وارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تم میری لارڈ جا کیرو سے بات کرا سکتے ہو "..... عمران نے کہا۔

" سوری ..... یہ کام نہیں ہو سکتا ۔لارڈ جا کیرو تو بڑے بڑے عہدے داروں کو ملاقات کا وقت نہیں دیا کرتا ۔ تم سے کیوں بات کرے گا "۔وارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا لارڈ جا کیرو کا رقبہ صرف زمبابوے میں ہے یا مالا گوسی میں بھی ہے "۔عمران نے پوچھا تو وارک چونک پڑا۔

" مالا گوسی تو سالم جزیرہ جا کیرو کی جاگیر میں شامل ہے ۔وہاں کی حکومت بھی اس کی مرضی سے بنتی ہے "..... وارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس یہ لوگ خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہیں ۔انہوں نے آپ کے کسی سوال کا جواب نہیں دیا بلکہ الٹا آپ سے [illegible]

دیا ہے "..... جیکب اچانک بول پڑا۔

" اوہ ہاں واقعی خواہ مخواہ وقت ضائع ہو رہا ہے ۔او کے فنش کر دو انہیں ۔تاکہ میں لارڈ جا کیرو کو مشن مکمل ہونے کی اطلاع دے دوں "۔وارک نے کہا اور جیکب نے سر ہلاتے ہوئے کاندھے سے لگی ہوئی مشین گن اتار کر ہاتھوں میں لے لی ۔اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھر آئی تھی ۔

" اگر جا کیرو تک یہ اطلاع پہنچ گئی کہ پرنس نے ان سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن تم لوگوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تھا تو پھر شاید تمہاری روحیں بھی صدیوں تک بلبلاتی رہ جائیں ۔جاؤ لارڈ سے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ اس سے بات کرنا چاہتا ہے "۔عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

" پرنس آف ڈھمپ "..... وارک نے یکلخت حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" چھوڑیں باس یہ آدمی خواہ مخواہ اپنا رعب جمانے کے لئے الٹی سیدھی باتیں کر رہا ہے ۔میں پہلے اس کی زبان بند کرتا ہوں "۔جیکب نے کہا اور ایک قدم آگے بڑھ کر اس نے مشین گن کا رخ عمران کے سینے کی طرف کیا اور ٹریگر پر اس کی انگلی حرکت کرنے لگی اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے ۔فولادی کڑوں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ واقعی بری طرح بے بس ہو چکا تھا ۔گو اس نے وارک کو چکر دے کر وقت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ جیکب شاید

www.urdukorner.com

وقت دینے پر رضا مند نہ تھا۔ عمران کے ساتھی بھی بے بس ہوئے کھڑے تھے۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ"..... عمران نے ایک بار پھر کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ مکمل نہ ہوا تھا کہ کمرہ یکے بعد دیگرے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور یہ چیخیں جیکب اور روکی کے حلق سے نکلی تھیں۔ وہ فرش پر پڑے بری طرح تڑپ رہے تھے۔ جب کہ وارک حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس طرح انہیں تڑپتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو اور عمران کی بھی یہی حالت تھی۔ اتنا تو اس نے چیک کر لیا تھا کہ گولیاں سائیڈ کی دیوار میں موجود روشندان سے چلائی گئی تھیں اور یہ فائرنگ ریوالور سے کی گئی تھی۔ لیکن ایسا کس نے کیا ہوگا۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ کس نے"۔ وارک نے اچانک بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے باہر سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وارک یکلخت اپنی جگہ سے اچھلا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑا اور دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔

"یہ اچانک کون یہاں ہماری مدد کے لئے آگیا ہے"..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"ماسٹر میں نے پوری کوشش کر لی ہے لیکن یہ فولادی کڑے اس قدر مضبوطی سے دیوار میں نصب ہیں کہ کسی طرح ٹوٹ ہی نہیں

رہے"..... اچانک جوانا کی آواز سنائی دی۔

"کوری سے ملنے کے بعد اب فولادی کڑے تو مضبوط لگنے ہی تھے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی بات مت کرو ماسٹر وہ گھٹیا عورت تھی۔ طوائف بن چکی تھی۔ یہ ٹھیک ہے کہ کسی زمانے میں وہ میری دوست تھی لیکن ایکریمیا میں رہتے ہوئے مجھے یہ شعور ہی نہ تھا کہ یہاں عورت کبھی کتیا بھی بن جاتی ہے اور عورت نہیں رہتی۔ لیکن پاکیشیا میں رہنے کے بعد مجھے پہلی بار احساس ہوا کہ عورت اور کتیا میں کیا فرق ہوتا ہے اور عورت کس قدر عظیم ہوتی ہے۔ سابو اور کوری نے اچانک ہم پر فائر کھول دیا تھا اور اگر جوزف چوکنا نہ ہوتا تو ہم دونوں مارے جاتے۔ جوزف کی فائرنگ سے سابو ہلاک ہو گیا جب کہ کوری کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا۔ لیکن وہ بچ گئی تھی۔ میرے دل میں پھر بھی اس کے لئے نرم گوشہ موجود تھا۔ میں اسے مارنا نہ چاہتا تھا لیکن جب اس نے بتایا کہ سابو کی عدم موجودگی میں وہ وارک کے ساتھ رہتی ہے تو مجھے اس سے شدید نفرت ہو گئی۔ میں سمجھ گیا کہ وہ عورت نہیں ہے وہ کتیا بن چکی ہے اور میں نے اس کتیا کو گولی مار دی۔ اب اس کا نام میرے سامنے نہ لو ماسٹر"..... جوانا نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"باس ہمیں کسی نہ کسی طرح یہاں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیئے ورنہ کسی بھی لمحے موت ہم پر جھپٹ سکتی ہے"..... ٹائیگر نے

www.urdukorner.com

اچانک بات کرتے ہوئے کہا۔

"جھپٹ تو پڑی تھی لیکن اس کا رخ موڑ دیا گیا۔ مگر یہ فولادی کڑے واقعی ایسے ہیں کہ ان سے کسی صورت بھی نجات حاصل کرنے کا کوئی طریقہ سمجھ میں نہیں آرہا۔ ویسے میں مسلسل اس پوائنٹ پر ہی غور کر رہا ہوں"..... عمران نے کہا اور اسی لمحے یکلخت ایک دھماکے سے دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ دروازے پر لوزاگا کھڑا مسکرا رہا تھا..... اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"لوزاگا تم اور یہاں"..... جوانا کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں جوانا۔ میں یہاں ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ میں تمہارے ماسٹر کی جان بچانے میں کامیاب ہو گیا ہوں"..... لوزاگا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ وارک کہاں ہے"..... عمران نے کہا۔

"میں نے اسے بے ہوش کر کے باندھ دیا ہے۔ میرا خیال تھا کہ شاید آپ اس سے پوچھ گچھ کریں"..... لوزاگا نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ سیدھا جوانا کے پاس پہنچ گیا۔ پھر اس نے پنجوں کے بل اٹھ کر اپنا ہاتھ اونچا کیا اور جوانا کی کلائی کے گرد موجود فولادی کڑے کی ایک سائیڈ پر موجود بٹن کو پریس کیا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی فولادی کڑا درمیان سے کھل گیا اور جوانا کا دایاں ہاتھ آزاد ہو گیا۔

"ماسٹر کو کھولو لوزاگا میں تمہارا ممنون ہوں۔ لیکن تم یہاں زمبابوے میں اور پھر یہاں کیسے آگئے۔ کیا تم بھی وارک کے ساتھی ہو"۔ جوانا نے دائیں سے بائیں ہاتھ کا کڑا خود ہی کھولتے ہوئے کہا۔

"لوزاگا ہمارے ساتھ یہاں آیا تھا ہم اس کے مہمان ہیں اور یہ ہمارا میزبان اور اس نے واقعی میزبانی کا حق ادا کر دیا ہے کہ اپنے مہمانوں کا بروقت تحفظ کیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لوزاگا بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ اگر وہاں ایئرپورٹ پر ہی بتا دیتے کہ آپ جوانا کے ماسٹر ہیں تو کیا حرج تھا۔ میں خواہ مخواہ سوچتا رہا کہ آپ کا جوانا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"..... لوزاگا نے عمران کے بازوؤں کے کڑے کھولتے ہوئے کہا۔

"میرا پروگرام تو یہی تھا کہ جوانا کے سامنے تقریب رونمائی منعقد ہو۔ لیکن جوانا صاحب تو اپنی رونمائی میں مصروف نکلے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جھک کر اس نے اپنے پیروں میں موجود کڑے کھولے اور پھر وہ قدم بڑھاتا آگے آگیا۔ جوانا اس دوران اپنے پیروں کے کڑے کھول کر جوزف کو بھی آزاد کرا چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر بھی آزاد ہو گیا۔

"اب بتاؤ کہ تم نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا۔ ویسے یہ حقیقت ہے کہ اس بار تم واقعی ہمارے لئے نیکی کا فرشتہ ثابت ہوئے ہو۔ ورنہ وہ جیکب تو ایک لمحے کی بھی مہلت دینے کے لئے تیار نہ تھا"..... عمران

www.urdukorner.com

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو لے کر جیکب اندر چلا گیا تو میں ٹیکسی کے پاس ہی کھڑا رہا تھوڑی دیر بعد جیکب واپس آیا تو مجھے لے کر عقبی طرف ایک کمرے کی طرف آیا اور پھر اس نے اچانک میرے سر پر کسی چیز کا وار کیا تو میں کمرے کی چوکھٹ پر ہی گر گیا۔ اس نے دوسرا وار کیا اور پھر مجھے ہوش نہ رہا۔ لیکن پھر اچانک مجھے ہوش آ گیا تو میں نے دیکھا کہ میں ایک چھوٹے کمرے کے اندر فرش پر پڑا ہوا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ میں نے اپنے ہوش درست کیے اور پھر میں نے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ کھل گیا۔ کمرے کی ایک الماری سے مجھے ایک ریوالور بھی مل گیا۔ جس انداز میں میرے سر پر ضربیں لگائی گئی تھیں۔ اس نے مجھے انتہائی برافروختہ کر دیا تھا۔ میں اس جیکب سے انتقام لینا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں ریوالور لے کر اس کمرے سے نکلا لیکن سامنے کے رخ آنے کی بجائے میں عقبی طرف ایک کھلی کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں سے میں ایک کمرے میں پہنچا اور اس کے بعد ایک پتلی سی راہداری میں لیکن وہاں پہنچتے ہی میں ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ اس پتلی سی راہداری میں موجود ایک روشندان سے مجھے جیکب کی آواز سنائی دے گئی تھی۔ میں نے اس روشندان سے جھانکا تو میں یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ آپ اور جوانا وہاں جکڑے ہوئے کھڑے تھے اور وہ جیکب بھی موجود تھا اور وارک بھی۔ وارک کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ کس طرح آپ لوگوں کو ان کے پنجے سے بچاؤں کہ اچانک

اس جیکب نے آپ کی طرف مشین گن کی نال کی۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر جیکب پر اور پھر اس کے ساتھی پر جس کے ہاتھ میں بھی مشین گن تھی، فائر کر دیا۔ لیکن ریوالور میں شاید دو گولیاں ہی تھیں تیسری چلی ہی نہیں۔ اس لئے وارک بچ گیا ورنہ میں اسے بھی ہلاک کر دیتا۔ چنانچہ میں ریوالور کو وہیں پھینک کر تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پھر ایک آدمی مجھے نظر آ گیا۔ وہ شاید فائرنگ کی آوازیں سن کر ادھر آ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی میں نے اچانک اس پر حملہ کیا اور اس کے منہ پر ضرب لگا کر اسے ایک طرف پھینکا اور اس کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی۔ اس کے بعد میں نے اس کے سر پر مشین گن کے بٹ کی ضرب لگا کر اس کا خاتمہ کیا اور پھر میں باہر آ گیا۔ چار اور آدمی موجود تھے وہ سب میری گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ اسی لمحے وارک اچانک کمرے میں داخل ہوا اور اس نے یکلخت مجھ پر حملہ کر دیا۔ مشین گن میرے ہاتھوں سے نکل گئی اور میں نیچے گر پڑا اس نے مشین گن اٹھانے کے لئے چھلانگ لگائی تو میں اس پر جھپٹ پڑا اور اسے اٹھا کر میں نے پوری قوت سے دیوار سے دے مارا اس کے سر پر شدید چوٹ آئی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ میں نے مشین گن اٹھا کر اس پر فائر کھولنا چاہا لیکن اچانک مجھے آپ کا خیال آ گیا۔ آپ اس سے کسی لارڈ سے بات کروانے کا کہہ رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ شاید یہ ضروری ہو اور وارک کی موت کے بعد ایسا نہ ہو سکے تو میں نے اسے ہلاک کرنے کا ارادہ ختم کر دیا اور پھر اسی کمرے سے ملنے والی ایک رسی کی مدد سے میں

www.urdukorner.com

نے اس کے ہاتھ اور پیر باندھے اور پھر مشین گن اٹھا کر میں نے پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگایا۔ آخر کار تلاش کرتے ہوئے میں یہاں پہنچ گیا۔ لوزاگا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے اسے بڑے پرخلوص انداز میں شاباش دی تو لوزاگا کے ساتھ ساتھ جوانا کا چہرہ بھی مسرت سے کھل اٹھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں وارک رسیوں سے بندھا بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"تم جانتے ہو کہ لارڈ جا کیرو کون ہے"..... عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت لوزاگا سے پوچھا۔

"نہیں جناب میں تو یہ نام ہی پہلی بار آپ سے سن رہا ہوں"۔ لوزاگا نے جواب دیا۔

"او۔ کے اب یہ وارک ہی بتائے گا۔ اسے ہوش میں لے آؤ جوانا"۔ عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جوانا نے پہلے فرش پر پڑے ہوئے وارک کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور پھر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو گئے تو جوانا پیچھے ہٹ گیا۔

"لوزاگا ادھر میرے پاس بیٹھو اور ٹائیگر تم بھی بیٹھ جاؤ۔ اب ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔ اب ذرا اس وارک سے تفصیلی مذاکرات ہوں گے"..... عمران نے کہا اور لوزاگا۔ ٹائیگر اور جوانا تینوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے وارک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"پوری طرح ہوش میں آجاؤ وارک۔ کیونکہ تم سے ذرا تفصیلی گفتگو ہونی ہے"..... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ کون ہے۔ یہ کیسے اندر آگیا"..... وارک نے عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھے ہوئے لوزاگا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ اس کے لئے نفرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ جوانا کا دوست ہے اور اس کی ٹیکسی میں ہی ہم یہاں آئے تھے۔ جیکب نے اسے بے ہوش کر کے کسی کمرے میں بند کر دیا تھا۔ لیکن پھر اسے ہوش آگیا اور جب جوانا کے دوست کو ہوش آجائے تو پھر یہی نتیجہ نکلتا ہے جو نکلا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس جیکب نے یہ کیا حماقت کی کہ غیر آدمی کو اندر آنے دیا۔ اس نے کیا حماقت کی ہے۔ کاش مجھے پہلے علم ہو جاتا تو میں اس خطرے کو پیدا ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیتا"..... وارک نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"یہ خطرہ تو آج سے چالیس سال پہلے پیدا ہو چکا تھا۔ تم اسے کیسے ختم کر سکتے تھے۔ البتہ اب تم اگر اپنے آپ کو اس کے ہاتھوں ختم نہیں کرانا چاہتے تو یہ بتا دو کہ یہ لارڈ جا کیرو کہاں رہتا ہے۔ اس کا تفصیلی حدود اربعہ کیا ہے"..... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

پوری دنیا میں کوئی ایک شخص بھی نہیں جانتا کہ وہ کہاں رہتا ہے ویسے اس کے بے شمار نام ہیں۔ میرے لئے اس کا نام لارڈ جا کیرو ہے

www.urdukorner.com

اور مجھے وہ لمبی لمبی رقمیں مسلسل دیتا رہتا ہے۔ اس لئے جب وہ کوئی کام بتاتا ہے تو میں بھی اس کام کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہوں۔ لارڈ جا کیرو مجھے فون کرتا ہے۔ میں اس کی آواز پہچانتا ہوں اور اس کا کام کر دیتا ہوں اسے خود بخود معلوم ہو جاتا ہے کہ کام ہوا ہے یا نہیں۔ مجھے رپورٹ دینے کی کبھی ضرورت نہیں پڑی اور نہ اس نے کبھی رپورٹ طلب کی ہے"۔ وارک نے تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کر دیا۔

" تم نے کہا تھا کہ مالاگاسی جزیرہ اس کی ملکیت ہے اور زمبابوے کا آدھے سے زیادہ رقبہ اس کی ملکیت ہے اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم اسے جانتے تک نہیں"..... عمران کا لہجہ درشت ہو گیا۔

" یہ سب باتیں اس نے خود بتائی ہیں۔ اس کے کہنے کے مطابق براعظم افریقہ سمیت دنیا کے دوسرے تمام براعظموں میں اس کی وسیع جاگیریں ہیں اور دنیا کی تمام بڑی بڑی حکومتیں اس کے ابرو کے اشارے پر بنتی اور بگڑتی رہتی ہیں"..... وارک نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

" دیکھو وارک تمہاری مدد کے لئے یہاں کوئی لوزاگا نہیں آئے گا اور تم اس وقت جس حالت میں ہو۔ تمہارے ساتھ وہ سلوک بھی کیا جا سکتا ہے جس کا شاید تمہارے ذہن میں تصور تک نہ ہو۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم مجھے شرافت سے اس آدمی یا تنظیم کا پتہ بتا دو جس نے تمہیں جوانا اور جوزف کی ٹپ دی اور جس نے تمہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے متعلق بتایا۔ کیونکہ تم جس

سطح کے آدمی ہو۔ اس سطح کے آدمی کو خود بخود اس بارے میں معلومات نہیں مل سکتیں اور وہ بھی اس دور افتادہ اور پس ماندہ ملک میں"..... عمران نے کہا۔

" جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے۔ اس سے زیادہ میں مزید کچھ نہیں جانتا"۔ وارک نے بھی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" او۔ کے"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ جوانا کی طرف متوجہ ہو گیا۔

" جوانا رسی کی مدد سے اسے چھت سے لٹکا دو اور اس کے پیروں کے نیچے آگ جلا دو۔ تاکہ آگ اس کے پیروں سے جلانا شروع کرے اور بالوں تک پہنچ جائے۔ چلو شروع ہو جاؤ۔ میں آج یہ تجربہ بھی کر لینا چاہتا ہوں کہ زندہ انسان کو اگر جلایا جائے تو اس کی کیا حالت ہوتی ہے"..... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" یس ماسٹر۔ آپ نے واقعی اس کے لئے بہترین سزا تجویز کی ہے"۔ جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ اٹھ کر تیزی سے وارک کی طرف بڑھا۔

" لوزاگا اور جوزف تم بھی جوانا کی مدد کرو اور ٹائیگر تم آگ کا سامان تلاش کرو"..... عمران نے لوزاگا۔ جوزف اور ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں نے یہاں ایک کمرے میں کمپریسڈ گیس کے بڑے بڑے سلنڈر دیکھے ہیں۔ آؤ میرے ساتھ وہ لے آتے ہیں"۔ لوزاگا نے کہا اور

www.urdukorner.com

پھر وہ ٹائیگر کو ساتھ لے کر کمرے سے باہر نکل گیا جب کہ جوزف جوانا کے ساتھ شامل ہو گیا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میری بات پر یقین کرو"..... وارک نے بری طرح تڑپتے ہوئے کہا۔

"ابھی سچ جھوٹ سامنے آجائے گا۔ آگ کی یہی تو صفت ہے کہ وہ خالص سونے کو کندن بنا دیتی ہے اور جھوٹ کو گلا کر ختم کر دیتی ہے"۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ پھر وارک چیختا چلاتا اور عمران کو اپنے سچ ہونے کا یقین دلاتا رہا لیکن جوزف اور جوانا نے رسی اس کے بازوؤں کے نیچے سے گزار کر اسے چھت کے ساتھ ایک آہنی کنڈے میں لٹکا ہی دیا۔ وہ اب کسی لاش کی طرح چھت سے لٹکا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں بندھے ہوئے تھے اور دونوں پیر بھی باندھ دیئے گئے تھے۔ اسی لمحے ٹائیگر اور لوزاگا اندر داخل ہوئے تو ان دونوں نے ایک ایک گیس سلنڈر اٹھایا ہوا تھا۔

"اس کے ساتھ کنٹرولر بھی ہونا چاہیئے تب ہی کام بنے گا"۔ عمران نے کہا۔

"وہ بھی موجود ہے۔ میں لے آتا ہوں"..... ٹائیگر نے گیس سلنڈر رکھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔

وارک نے اب مسلسل چیخنا شروع کر دیا تھا، لیکن عمران اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے اس کے کانوں تک اس کے چیخنے کی آوازیں ہی نہ پہنچ رہی ہوں اور تھوڑی دیر بعد وارک کے پیروں کے نیچے گیس

سلنڈر اس طرح رکھ دیا گیا کہ اس کے اوپر لگے ہوئے کنٹرولر اور اس کے ساتھ منسلک برنر اس کے پیروں کے نیچے آگیا۔

"اب لوزاگا ماچس جلائے گا اور جوانا اس کے پیر پکڑے رکھے گا"۔ عمران نے باقاعدہ ہدایت کاروں کے انداز میں ہدایات دیتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وارک کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ آگ کے شعلے نے اس کے بوٹ کے تلے کو چند لمحوں میں گلا دیا تھا اور اب شعلے کا سرا اس کے پیر کے تلوے کو چھو رہا تھا اور کمرے میں گوشت جلنے کی بدبو پھیلنا شروع ہو گئی۔

"جیسے جیسے پیر جلتے جائیں۔ کنٹرولر سے گیس کا شعلہ بلند کرتے جانا"..... عمران نے بڑے ٹھنڈے سے لہجے میں کہا۔ وارک کی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب ہوتی جا رہی تھی اس کا پورا جسم پسینے سے بھیگ گیا تھا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ وہ کئی بار بے ہوش ہوا اور خود ہی دوبارہ ہوش میں آگیا۔

"رک جاؤ رک جاؤ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں رک جاؤ"۔ یکلخت وارک نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور عمران کے اشارے پر کنٹرولر کا پینڈل آف کر کے گیس آف کر دی گئی۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو ورنہ پھر یہ آگ تمہاری کھوپڑی تک پہنچنے سے پہلے نہیں بجھے گی"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے یہ سب کچھ لارڈ جاکیرو نے ہی بتایا ہے۔ لارڈ جاکیرو

www.urdukorner.com

زمبابوے میں رہتا ہے۔اس کا شاندار محل ۔سبری کے علاقے فیونا میں ہے۔اس کا اصل نام نامیری ہے۔وہ ایکریمن ہے۔جاکیرو اس کا کوڈ نام ہے۔جاکیرو نام کی تنظیم کا چیف ہے اور اس تنظیم کے آدمی پورے براعظم افریقہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔زمبابوے میں اس کا ایجنٹ میں ہوں۔اس نے مجھے فون کر کے جوزف اور جوانا کے بارے میں تفصیلات مہیا کیں اور مجھے ہدایت کی کہ ان دونوں کو اس طرح قتل کیا جائے کہ کسی طرح بھی کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ انہیں کس نے قتل کیا ہے اور اس نے یہ بتایا تھا کہ یہ اس عمران کے ساتھی ہیں جسے پاکیشیا میں ہلاک کیا جا چکا ہے"..... وارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ"..... عمران نے کہا اور وارک نے فون نمبر بتا دیا۔

"او۔کے"۔عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر وہ اس کمرے سے باہر آ گیا۔اسے فون کی تلاش تھی اور چند لمحوں بعد وہ ایک کمرے میں موجود فون تلاش کر چکا تھا۔اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔یہ نمبر وہ زمبابوے کے تفصیلی نقشے پر لکھے ہوئے دیکھ چکا تھا۔جہاں ضروری فون نمبرز کی باقاعدہ لسٹ دی گئی تھی۔

"یس انکوائری پلیز"۔دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"لارڈ نامیری کی رہائش گاہ کا نمبر چاہیئے"..... عمران نے کہا اور

دوسری طرف سے ایک فون نمبر بتا دیا گیا۔عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا دیا یہ وہی فون نمبر تھا جو وارک نے بتایا تھا۔عمران چند لمحے سوچتا رہا۔پھر کریڈل سے ہاتھ ہٹا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔لیکن پھر نمبر گھماتے گھماتے اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔اس نے اپنا ارادہ بدل دیا تھا۔باہر برآمدے میں ٹائیگر موجود تھا۔

"لوزاگا کو بلا لاؤ ٹائیگر"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس اس کمرے کی طرف چلا گیا جہاں جوانا۔جوزف اور لوزاگا اس وارک کے ساتھ موجود تھے۔عمران کے پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا اور آنکھیں اس طرح سکڑ گئی تھیں جیسے وہ گہری سوچ میں ہو۔

"یس سر"..... چند لمحوں بعد لوزاگا نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لوزاگا تم طویل عرصے سے یہاں رہ رہے ہو۔کیا تم نے لارڈ نامیری کی کوٹھی دیکھی ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب میں نے اس کا نام ہی پہلی بار سنا ہے"..... لوزاگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ علاقہ فیونا کس قسم کا علاقہ ہے۔کیا رہائشی ہے یا کمرشل۔نقشے میں تو اس پر جنگل دکھایا گیا تھا"..... عمران نے کہا۔

"وہ جنگل ہی ہے۔جناب۔دور دور تک پھیلا ہوا جنگل لیکن اس

www.urdukorner.com

جنگل کے گرد باقاعدہ چار دیواری ہے۔ بس اتنا سنا ہوا ہے کہ یہ جنگل کسی بہت بڑے آدمی کی ملکیت ہے اور اس کی رہائش گاہ جنگل کے اندر بنی ہوئی ہے وہ کبھی کبھی یہاں آکر رہتا ہے "..... لوزاگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جسے جزیرہ مالا گوسی کے شمالی حصے کے بارے میں تفصیلی معلومات ہوں "..... عمران نے کہا۔

"جی ہاں جناب یہاں ایک ایسا آدمی رہتا ہے جو پورے مالا گوسی کے چپے چپے کو جانتا ہے۔ اب وہ بوڑھا ہو چکا ہے۔ لیکن کبھی دنیا کے تمام بڑے بڑے شکاری اسے اپنا گائیڈ بنا کر وہاں ساتھ لے جاتے تھے اس کا نام پورٹو ہے۔ مقامی آدمی ہے اور شاید مالا گوسی کے کسی قدیم قبیلے سے ہی اس کا تعلق ہے "..... لوزاگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب یہ بتاؤ کہ کیا تم ہمارے لئے فوری طور پر کسی ایسے ٹھکانے کا بندوبست کر سکتے ہو جس کا علم تمہارے علاوہ اور کسی کو نہ ہو سکے "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں کیوں نہیں یہاں ایک ایسا آدمی ہے جو صرف دولت کا نام جانتا ہے۔ اور بس۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے فون کر دوں "۔ لوزاگا نے کہا۔

"کرو فون اور اس سے پوچھو کہ وہ کتنی رقم لے گا۔ ہمیں فوری طور پر دو کاریں بھی چاہئیں "..... عمران نے کہا اور لوزاگا سر ہلاتا ہوا کمرے کے اندر چلا گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے ہی کمرے میں آگیا۔

لوزاگا نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران چونکہ اس کے قریب کھڑا تھا اس لئے دوسری طرف بجتی ہوئی گھنٹی کی آواز اسے صاف سنائی دے رہی تھی۔

"یس بزنس ڈیل "..... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لوزاگا بول رہا ہوں ٹیکسی ڈرائیور لوزاگا"۔ لوزاگا نے کہا۔

"اوہ لوزاگا تم کیا بات ہے "..... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ایک پارٹی ہے میرے پاس۔ اسے خفیہ رہائش گاہ اور دو کاریں چاہئیں۔ بولو مہیا کرتے ہو یا رہا گر سے بات کروں "۔ لوزاگا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے تمہیں کبھی میں نے انکار کیا ہے۔ کس علاقے میں چاہئے رہائش گاہ "..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"کسی مضافاتی کالونی میں "..... عمران نے آہستہ سے کہا تو عمران کی بات لوزاگا نے فون پر دوہرا دی۔

"ٹھیک ہے۔ مل جائے گی۔ کتنے دنوں کے لئے چاہئے "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے آہستہ سے ایک ہفتہ بتا دیا۔

"ایک ہفتے کے لئے "..... لوزاگا نے جواب دیا۔

"دس ہزار ڈالر ہوں گے اور وہ بھی کیش اور ایڈوانس "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا کمیشن کتنا ہو گا "..... لوزاگا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"وہی پانچ پرسنٹ کیوں ۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو میں اس پارٹی سے جو بھی طے کروں یہ میرا کام ہے ۔ تمہیں ایک ہفتے کے پانچ ہزار ڈالر ملیں گے اور ان پانچ ہزار ڈالروں میں بھی دس پرسنٹ میرا کمیشن ہو گا۔ منظور ہو تو ہاں یا نہ میں جواب دے دو ورنہ میں فون بند کر دیتا ہوں"..... لوزاگا نے خالص کاروباری لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پانچ ہزار ڈالر ۔ کیا کہہ رہے ہو لوزاگا چلو آٹھ ہزار ڈالر دے دینا۔ بس ۔ اب تو خوش ہو کمیشن بھی دس پرسنٹ دے دوں گا۔ اب تمہیں انکار تو نہیں کیا جا سکتا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رہائش گاہ کا نمبر بتا دو ۔ کیا کاریں وہیں موجود ہیں"۔ لوزاگا نے پوچھا۔

"ہاں ۔ نمبر نوٹ کر لو ۔ پانچ لارڈ کالونی ۔ تمہاری پارٹی کی مطلب کی کوٹھی ہے ۔ وہاں ایک آدمی موجود ہو گا۔ اسے تم صرف اپنا نام بتا دینا۔ وہ چلا آئے گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او ۔ کے"..... لوزاگا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"گڈ ۔ اب وارک کا خاتمہ کرو اور یہاں سے نکل چلو ۔ تمہاری ٹیکسی میں تو ہم سب پورے نہیں آئیں گے ۔ اس لئے ایک کار یہاں سے لے لیتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"یہاں سے کار نہ لیں ۔ وارک کے آدمی پورے سالسبری میں پھیلے

ہوئے ہیں ۔ وہ فوراً اسے پہچان لیں گے ۔ میں دو چکر لگا لیتا ہوں"۔ لوزاگا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdukorner.com

شاندار انداز میں سجے ہوئے بیڈ روم میں ہلکے نیلے رنگ کی ہیڈ لائٹ جل رہی تھی اور بستر پر ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی گہری نیند سوئی ہوئی تھی کہ اچانک بیڈ کے ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی مترنم آواز میں بجنے لگ گئی ۔ کچھ دیر تک وہ بجتی رہی پھر اس کی آواز یکلخت تیز اور کرخت ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس لڑکی کے جسم میں ہلکی سی کسمساہٹ کے آثار نمودار ہوئے اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھل گئیں ۔ چند لمحے تو وہ اس طرح پڑی رہی پھر اس نے چونک کر کروٹ بدلی اور رسیور اٹھالیا۔

"ہیلو"..... اس کی آواز میں نیند کا گہرا خمار ابھی تک موجود تھا۔

"یوشی ۔ فوراً میرے کمرے میں آؤ جلدی"..... دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ لڑکی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن وہ فوراً ہی بستر سے نیچے

اتری اور غسل باتھ روم کی طرف بڑھ گئی ۔ چند لمحوں بعد جب وہ باتھ روم سے باہر آئی تو اس کے جسم پر مٹیالے رنگ کا اسکرٹ تھا۔ پیروں میں اس نے جرابیں اور سٹریپ جوگر پہن رکھے تھے ۔ تیز تیز قدم اٹھاتی وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھی اور دروازہ کھول کر وہ باہر راہداری میں آئی اور پھر اسی طرح تیزی سے چلتی ہوئی وہ راہداری سے گزر کر آگے بڑھتی گئی ۔ دو راہداریوں میں گھومنے کے بعد وہ ایک بند دروازے پر رک گئی ۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر دستک دی ۔

"یس کم ان"..... اندر سے وہی کرخت آواز سنائی دی اور یوشی دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوئی ۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ ایک مشین دیوار کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک نصب نظر آ رہی تھی ۔ لیکن یہ مشین بند تھی ایک طرف ایک میز اور اس کے ساتھ دو کرسیاں موجود تھیں ۔ میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا ایکریمین بیٹھ ہوا تھا۔ جو سر سے گنجا تھا۔ آنکھوں پر قیمتی فریم پر مشتمل نظر کی عینک تھی ۔ جسم پر سلیپنگ گاؤن تھا۔

"کیا بات ہے ڈیڈی لنچ کے بعد تو آپ ہمیشہ سو جایا کرتے تھے ۔ آج آپ جاگ رہے ہیں"..... یوشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور میز کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی ۔

"ہمارا پورا سیٹ اپ اس وقت شدید خطرے میں ہے یوشی اور یہ خطرہ اس قدر بھیانک ہے کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتیں"۔

www.urdukorner.com

بوڑھے نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" سارا سیٹ اپ خطرے میں ہے ۔ کیا مطلب میں سمجھی نہیں ڈیڈی "..... یوشی نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے وارک کو فون کیا تھا کیونکہ مجھے اطلاع مل چکی تھی کہ ہوٹل ممباسا سے عمران کے ساتھی جوزف اور جوانا دونوں پراسرار طور پر غائب ہو چکے ہیں اور وارک نے جس پیشہ ور قاتل کی خدمات ان دونوں کو ختم کرنے کے لئے حاصل کی تھیں ان کی لاشیں اسی کمرے میں ملی تھیں جس میں یہ دونوں ٹھہرے ہوئے تھے ۔ لیکن مجھے یقین تھا کہ وہ وارک کے ہاتھوں سے بچ کر نہ جا سکیں گے ۔ مگر وارک کی طرف سے کوئی اطلاع ہی نہ آ رہی تھی ۔ آخر کار تنگ آ کر میں نے خود وارک کو فون کیا تو وہاں سے اطلاع ملی کہ وارک اپنے آدمی جیکب کے ساتھ پوائنٹ ٹو پر گیا ہے اور پھر اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی چنانچہ میں نے پوائنٹ ٹو کو آپریٹ کیا تاکہ وہاں دیکھ سکوں کہ وارک کیا کر رہا ہے لیکن وہاں وارک کی لاش چھت سے لٹکی ہوئی نظر آئی ۔ جیکب اور ایک اور آدمی ٹارچر روم میں گولیوں سے چھلنی ہوئے پڑے تھے ۔ اس کے علاوہ وہاں موجود باقی افراد کی لاشیں بھی پڑی دکھائی دیں ۔ چنانچہ میں نے پوائنٹ ٹو کی خفیہ فلم کو چیک کیا ۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں وہ فلم "..... بوڑھے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلے کو اٹھا کر اس پر یکے بعد دیگرے کئی بٹن دبائے اور پھر اسے واپس میز پر رکھ دیا چند لمحوں بعد

دیوار میں موجود مشین کے ایک حصے پر چھوٹے چھوٹے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور پھر ان کے درمیان ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی پہلے چند لمحے تو اس پر آڑی ترچھی لکیریں نظر آتی رہیں ۔ پھر یکلخت اس پر ایک بڑے کمرے کا منظر ابھر آیا جس میں چھت کے ساتھ وارک رسیوں سے بندھا ہوا لٹکا ہوا تھا اور اس کے پیروں کے نیچے گیس سلنڈر سے آگ کا شعلہ نکل کر اس کے پیروں کو جلا رہا تھا۔

" فلم تو کافی طویل تھی لیکن وہ میں نے ختم کر کے یہاں سے شروع کی ہے ۔ تاکہ وہ بات جو میں تمہیں دکھانا چاہتا ہوں وہ تم دیکھ سکو "۔ بوڑھے نے کہا اور یوشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کمرے میں اس وقت پانچ افراد موجود تھے جن میں تین حبشی اور دو پاکیشیائی تھے ۔

" یہ جو اونچی کرسی پر بیٹھا ہے اسے کلوز اپ میں دکھاتا ہوں اسے غور سے دیکھو "..... بوڑھے نے کہا اور ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن دبا دیئے اور سکرین پر ایک چہرہ کلوز اپ میں آ گیا۔

" اوہ اوہ یہ تو اسی علی عمران کا چہرہ ہے ۔ مگر وہ تو مر چکا ہے ۔ یہ کون اس کے میک اپ میں ہے "..... یوشی کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔

" یہ اصل چہرہ ہے ۔ اس پر ایکریلی میک اپ تھا ۔ جو وارک نے صاف کر دیا اور یہ اصل علی عمران ہے ۔ وہی علی عمران جسے ہم مردہ

www.urdukorner.com

سمجھ بیٹھے ہیں"..... بوڑھے نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے ڈیڈی ۔ وہ اخبارات ۔ اس میں اس کے جنازے کی تصویریں وہ سب کچھ پھر ہم نے سرکاری طور پر بھی اس کی موت کی تصدیق کرائی تھی ۔ پھر یہ کیسے زندہ ہو سکتا ہے"..... یوشی نے کہا۔

" یہ بالکل وہی طریقہ استعمال کیا گیا ہے جو ہم نے سائنسدان لیونارڈ پیٹرک کے ساتھ استعمال کیا تھا۔ بہرحال میں نے چیک کر لیا ہے یہ اصل عمران ہے"..... بوڑھے نے کہا اور ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن دبا کر اس نے مشین آف کر دی۔

" اب میں تمہیں مختصر طور پر یہ بتا دیتا ہوں کیونکہ فلم دیکھنے میں کافی وقت ضائع ہو گا وارک نے جیکب کے ذریعے جوزف اور جوانا کو اغوا کیا اور انہیں پوائنٹ ٹو پر لے آیا پھر بار کے مینجر ٹونی کے ذریعے دو ایکریمی پوائنٹ ٹو پر پہنچے یہ ایک مقامی ٹیکسی پر آئے ۔ ٹیکسی ڈرائیور کو وہیں روک دیا گیا اور جیکب نے انہیں بے ہوش کر کے ایک کمرے میں ڈال دیا۔ آنے والے دونوں ایکریمیوں کو بے ہوش کیا گیا اور پھر ان کا میک اپ صاف کر دیا گیا ان دونوں میں ایک عمران تھا اور دوسرے کو وہ ٹائیگر کے نام سے پکار رہا تھا۔ وارک چونکہ عمران کو نہ پہچانتا تھا اسلئے وہ سمجھ ہی نہ سکا کہ یہ کون ہے ۔ وہ اسے عمران کا کوئی ساتھی سمجھتا رہا ۔ پھر ان دونوں کو بھی جوزف اور جوانا کے ساتھ فولادی کڑوں میں جکڑ دیا گیا۔ وارک ان سے بات چیت کرتا رہا

وارک نے میرا نام لارڈ جا کیرو بھی اسے بتا دیا ۔ عمران نے اسے چکر دینے کی کوشش کی لیکن جیکب آڑے آ گیا ۔ اس نے انہیں فوری ہلاک کرنے کا کہا اور پھر اس نے عمران کی طرف مشین گن کا رخ کیا ہی تھا کہ سائیڈ روشن دان سے فائرنگ ہوئی اور جیکب اور کمرے میں موجود اس کا ساتھی ہلاک ہو گئے ۔ وارک بچ گیا وہ واپس بھاگا تو اسے بے بس کر دیا گیا اور کوٹھی میں موجود باقی افراد کا بھی خاتمہ کر دیا گیا اور یہ کام اس ٹیکسی ڈرائیور نے کیا تھا جس کا نام گفتگو کے دوران لوزاگا لیا گیا تھا۔ پھر لوزاگا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو رہا کر دیا اس کے بعد انہوں نے وارک سے پوچھ گچھ کی لیکن وارک نے انہیں کچھ نہ بتایا لیکن اس عمران نے اسے چھت سے لٹکوا کر اس کے پیروں تلے آگ جلا دی اور آخر کار وارک کی زبان کھل گئی اس نے میرا اصل نام بھی بتا دیا اور میری رہائش گاہ بھی بتا دی عمران نے اس سے میرا فون نمبر بھی پوچھ لیا ۔ پھر عمران نے فون کے ذریعے انکوائری سے میرا نمبر معلوم کیا ۔ اور پھر رسیور رکھ کر اس نے لوزاگا کو بلایا اور اس سے فیونا کے علاقے کے بارے میں پوچھتا رہا۔ اس کے بعد اس نے لوزاگا سے کوئی رہائش گاہ حاصل کرنے کے لئے کہا تو لوزاگا نے کسی کو فون کیا چونکہ فون کے آگے اس کا جسم تھا اس لئے میں وہ فون نمبر نہیں چیک کر سکا جس پر اس نے رنگ کیا تھا دوسری طرف سے آنے والی آواز بھی چیک نہیں ہو سکی بہرحال لوزاگا نے جو کچھ کہا اس سے پتہ چلا کہ اس نے کوئی رہائش گاہ حاصل کر لی ہے ۔ اس کے بعد اس نے اپنی

www.urdukorner.com

ٹیکسی میں دو چکر لگائے اور ان سب کو پوائنٹ ٹو سے لے گیا البتہ اس کی ٹیکسی کے نمبر چیک کر لئے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے آرتھر کو فون کر کے اس کو ہدایات دی کہ وہ اس ٹیکسی اور لوزاگا کو تلاش کرے اور مجھے فوراً اطلاع دے۔ ابھی تک اس کی طرف سے کوئی کال نہیں آئی اس لئے میں نے تمہیں کال کیا تھا تاکہ اس معاملے پر کھل کر گفتگو ہو سکے۔ ویسے عمران نے وارک کے ساتھ گفتگو میں جزیرہ مالا گوسی کی بات بھی کی اور لوزاگا سے بھی اس نے مالا گوسی کے شمالی حصے کے بارے میں گفتگو کی اور لوزاگا نے اسے پورٹو کے متعلق بتا دیا کہ وہ اس علاقے کو اچھی طرح جانتا ہے"..... بوڑھے نے جو لارڈ نامیری تھا، انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھر تو واقعی ڈیڈی ہمارا پورا سیٹ اپ شدید خطرے میں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران مرا بھی نہیں اور اسے یہ بھی کسی طرح معلوم ہو چکا ہے کہ ہماری مین لیبارٹری مالا گوسی میں ہے۔ لیکن وہ شمالی حصے یعنی جنگلات کی بات کر رہا تھا۔ آپ نے شمالی حصہ ہی کہا تھا ناں"..... یوشی نے کہا۔

"ہاں اس نے اسی حصے کی بات کی ہے"۔ لارڈ نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو اسے ڈاج دیا جا سکتا ہے ڈیڈی۔ اسے وہاں ٹیم کے ساتھ جانے دیجئے۔ اس خوفناک علاقے میں جا کر اول تو وہ کسی صورت بھی زندہ واپس نہ آ سکے گا اور اگر وہ زندہ بھی رہا تو ظاہر ہے اسے وہاں لیبارٹری مل ہی نہ سکے گی۔ کیونکہ لیبارٹری تو جنوبی حصے میں ہے۔ اس

طرح وہ یا تو جنگلی قبیلوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گا یا پھر دھکے کھا کر بے نیل و مرام واپس چلا جائے گا"..... یوشی نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اسے کچھ نہ کہا جائے اور اس طرح آزادی سے کام کرنے دیا جائے"..... بوڑھے نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بالکل ڈیڈی۔ یہی بہترین صورت ہے۔ ورنہ آپ نے دیکھ ہی لیا ہے کہ ہم نے کتنی کوششیں کر لی ہیں لیکن اس خطرناک آدمی کو ہلاک نہیں کیا جا سکا اور اب بھی اسے چھیڑا گیا تو یقیناً وہ ہماری راہ پر چل نکلے گا اور اگر ایک بار آپ اس کے ہاتھ لگ گئے تو پھر سمجھئے کہ ہاٹ فیلڈ اور اس کی لیبارٹری سب کچھ تباہ ہو جائے گا"..... یوشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ وارک سے میرے متعلق معلومات حاصل کر چکا ہے اور وہ لازماً یہاں آئے گا"..... لارڈ نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ آپ فوری طور پر لیبارٹری شفٹ ہو جائیں میں یہاں اکیلی رہوں گی اور اسے سنبھال لوں گی۔ آپ کے متعلق اسے یہی بتایا جائے گا کہ آپ مالا گوسی میں اپنے محل میں آرام کرنے گئے ہیں"..... یوشی نے کہا۔

"نہیں یوشی۔ تمہاری یہ تجویز قطعی نامناسب ہے۔ اس جیسے خطرناک آدمی کو اگر آزادی سے کام کرنے کی راہ مل گئی تو وہ کسی عفریت کی طرح ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر اور اس کی لیبارٹری پر جھپٹ پڑے گا اور میری سالوں کی محنت ختم ہو جائے گی۔ میں نے اس دنیا پر

www.urdukorner.com

حکومت کرنے اور تمہیں پوری دنیا کی بلاشرکت غیرے ملکہ بنانے کا جو منصوبہ بنایا ہے وہ خاک میں مل جائے گا۔ پھر میں ان لاکھوں کروڑوں یہودیوں کو کیا جواب دوں گا۔ جنہوں نے اس کے لئے کام کیا ہے۔ میں حکومت اسرائیل کو کیا جواب دوں گا۔ نہیں یوشی میں تمہاری یہ تجویز ہرگز نہیں مان سکتا"..... بوڑھے لارڈ نے سخت لہجے میں کہا تو یوشی بے اختیار مسکرا دی۔

"ڈیڈی آپ بوڑھے ہو چکے ہیں۔ اس لئے آپ کے اعصاب اب کمزور ہو گئے ہیں۔ آپ تو اس طرح گھبرا رہے ہیں جیسے لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر تنکوں کے بنے ہوئے ہیں۔ جنہیں پھونک مار کر بکھیر دیا جائے گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اگر ایکریمیا کی پوری فوجی طاقت بھی لیبارٹری کے خلاف استعمال کر دی جائے تب بھی اس لیبارٹری کی ایک اینٹ بھی اپنی جگہ سے نہیں اکھاڑی جا سکتی۔ لیبارٹری میں کام کرنے والوں کا بال تک بیکا نہیں کیا جا سکتا۔ یہی پوزیشن ہیڈ کوارٹر کی ہے۔ اس کے باوجود آپ گھبرا رہے ہیں"..... یوشی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے یوشی۔ لیکن جس شخص نے ناڈا کے سب سے طاقتور گروپ گرانڈ ماسٹر کا خاتمہ کر دیا ہو۔ جس نے وہاں کے دوسرے گروپوں کا اور ناڈا اور ایکریمیا کے ایجنٹ لارڈ اور اس کی ایجنسی ریڈ گارڈ کا خاتمہ کر دیا ہو۔ جس کا جہاز اڑا دیا گیا ہو لیکن پھر بھی وہ بچ گیا ہو۔ پاکیشیا میں جس کی کار کو تباہ کر دیا گیا ہو اور موت کے سرکاری اعلان کے باوجود آج وہ ہمارے سامنے نہ صرف زندہ سلامت

موجود ہو بلکہ ہماری شہ رگ تک بھی پہنچ چکا ہو۔ اسے ڈھیل دینا خود کشی کر لینے کے برابر ہے"۔ لارڈ نے کہا۔

"آپ نے اب تک اس کا مقابلہ طاقت سے کیا ہے۔ عقل سے کیا ہی نہیں۔ میں نے اس کی مختلف سرکاری ایجنسیوں سے حاصل شدہ فائلیں تفصیل سے پڑھی ہیں اور ان فائلوں کو پڑھنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ یہ شخص طاقت سے کبھی زیر نہیں کیا جا سکتا۔ اسے اگر زیر کیا جا سکتا ہے تو عقل سے۔ میں بھی اس کی ہلاکت کی حامی ہوں مجھے بھی معلوم ہے جب تک یہ شخص ہلاک نہیں ہو گا۔ ہم تو ہم حکومت اسرائیل اور سینکڑوں یہودی تنظیمیں سکون سے کام نہ کر سکیں گی۔ لیکن جس طرح آپ اسے ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس طرح یہ کبھی بھی ہلاک نہ ہو گا بلکہ فطری طور پر یہ زنجیر کی کڑیوں سے گزرتا ہوا اس کے آخری سرے تک پہنچ جائے گا اور اب تک اس کی کامیابی کا بھی یہی راز ہے۔ میں نے اس کے لئے ایک اور تجویز سوچی ہے۔ میں اس کا اعتماد حاصل کروں گی۔ اس کے ساتھ شامل ہو جاؤں گی اور پھر جہاں مجھے موقع ملے گا میں اچانک اس کی شہ رگ کاٹ دوں گی۔ آپ مجھ پر اعتماد کریں میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ اس کی موت تقدیر نے میرے ہاتھوں ہی لکھ دی ہے"..... یوشی نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس کے ساتھ مل جاؤ گی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر تو وہ تم سے سب کچھ ایک لمحے میں اگلوا لے گا"..... بوڑھے نے دہشت زدہ ہوتے

www.urdukorner.com

ہوئے کہا۔

"کیا اگلوا لے گا"..... یوشی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کے بارے میں اور کیا"..... بوڑھے نے کہا۔

"مجھے اس بارے میں کیا معلومات حاصل ہیں"..... یوشی نے کہا تو بوڑھا بے اختیار چونک پڑا۔

"مگر تم۔ اتنا تو جانتی ہو کہ یہ لیبارٹری مالا گوسی کے جنوبی حصے میں ہے۔ اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے"..... بوڑھے نے کہا تو یوشی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ڈیڈی آپ کو تو معلوم ہے کہ میں کبھی نہ ہی ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر گئی ہوں اور نہ ہی لیبارٹری میں، اس کے متعلق جتنا کچھ مجھے معلوم ہے وہ بھی صرف آپ کا بتایا ہوا ہے۔ میں تو آج تک مالا گوسی میں آپ کے محل میں بھی نہیں گئی۔ مجھے تو ان سائنسی تجربوں سے شروع سے ہی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میری دلچسپی تو ایکشن اور تھرل سے ہے۔ میں تو ہاٹ فیلڈ کو ایسی تنظیم بنانا چاہتی ہوں جو صرف اسلحے کے زور پر نہیں بلکہ اپنی قوت کار کی طاقت سے دنیا پر حکومت کرے۔ جس کے ایجنٹ حشرات الارض کی طرح پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہوں اور میرے ایک اشارے پر وہ اس طرح حرکت میں آجائیں جیسے بٹن دبنے سے روبوٹ حرکت میں آجاتے ہیں۔ میں بلیک میلنگ سے حاصل ہونے والی طاقت کے خلاف ہوں۔ یہ سوچ آپ کی ہے۔ میری

نہیں۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں مجھ سے اسے اس بارے میں کوئی معلومات اسے نہ مل سکیں گی۔ لیکن میں اس کی موت کا باعث ضرور بن جاؤں گی اور اسے ہلاک کر کے مجھے جتنی خوشی ہو گی اتنی شاید پوری دنیا کی ملکہ بن کر بھی نہ ہو۔ کیونکہ اسے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا ہے اور میں اسے تسخیر کرنا چاہتی ہوں ایک چیلنج کے ساتھ" یوشی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن میں مالا گوسی نہیں جاؤں گا۔ میں ایسی جگہ جاؤں گا جس کا علم تمہیں بھی نہ ہو گا۔ تاکہ وہ تمہارے ذریعے مجھ تک نہ پہنچ سکے"..... بوڑھے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ڈیڈی آپ بے فکر رہیں آپ کو اس کی نہ صرف ہلاکت کی مصدقہ اطلاع ملے گی بلکہ میں آپ کی خدمت میں اس کی لاش بھی پیش کروں گی"..... یوشی نے کہا۔

"تو پھر میں آرتھر کو روک دوں"..... بوڑھے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں آپ اسے صرف اتنا کہہ دیں کہ وہ اس جگہ کو تلاش کرے جہاں یہ لوگ رہ رہے ہیں اور پھر مجھے بتا دے۔ میں خود وہاں جاؤں گی اور آپ خفیہ جگہ روانہ ہو جائیں۔ اس کے بعد ساری سرگرمیاں بند کرا دیں۔ عمران اور اس کے ساتھی جو بھی کرنا چاہتے ہیں انہیں کرنے دیں"..... یوشی نے کہا۔

"ایک بار پھر سوچ لو یوشی وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے"۔ بوڑھے نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"اگر وہ انتہائی خطرناک ہے تو میں انتہائی خطرناک ترین ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔البتہ آپ کے اطمینان کے لئے ایک کام ہو سکتا ہے کہ میں ایس وی نگل لیتی ہوں۔اس طرح آپ کو میرے متعلق معلومات ملتی رہیں گی کہ میں کیا کر رہی ہوں اور آپ کو تسلی رہے گی" یوشی نے کہا۔

"ایس وی اوہ۔ویری گڈ۔اوہ یہ بہترین آئیڈیا ہے۔تم ایسا کرو ایس۔وی کی بجائے ایس۔ایکس کو اپنے معدے میں پہنچا دو۔اس طرح نہ صرف تم بلکہ تمہارے ارد گرد کا ماحول اور وہاں پیدا ہونے والی آوازیں سب مجھ تک پہنچتی رہیں گی اور اس عمران کی کارکردگی بھی اس طرح ہم انہیں کسی بھی وقت آسانی سے مار گرائیں گے"۔بوڑھے لارڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تو آپ اس عمران کی خاطر اپنی اکلوتی بیٹی کو بھی ہلاک کر دینا چاہتے ہیں"..... یوشی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اکلوتی بیٹی کو۔کیا مطلب میں سمجھا نہیں"۔بوڑھے نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کو معلوم تو ہے کہ ایس۔ایکس کس قدر خطرناک چیز ہے۔ یہ اگر بیس گھنٹے تک معدے میں رہے تو آدمی مر جاتا ہے اور آپ مجھے یہ خطرناک چیز لامحدود مدت کے لئے اپنے معدے میں رکھنے کے لئے کہہ رہے ہیں"..... یوشی نے کہا

"اوہ اوہ ویری بیڈ۔واقعی مجھے اس کا خیال نہیں آیا۔ٹھیک ہے تم

ایس۔وی ہی رکھو۔بلکہ سنو یہ بھی مت رکھو اس کی جگہ صرف ایس رکھو۔وہ قطعی بے ضرر ہے۔اس سے تم کاشن دے سکو گی اور ہم تمہاری مدد کو پہنچ جائیں گے۔میں تمہارے لئے کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"..... بوڑھے نے بڑے محبت بھرے لہجے میں کہا اور یوشی مسکرا دی۔

"آپ فکر نہ کریں ڈیڈی سب ٹھیک ہو جائے گا"..... یوشی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی..... لارڈ نے چونک کر فون کو دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس لارڈ بول رہا ہوں"..... لارڈ کا لہجہ خشک تھا۔

"سر میں نے لوزاگا اور اس کی ٹیکسی کا سراغ لگا لیا ہے۔وہ لارڈ کالونی کی کوٹھی نمبر پانچ میں موجود ہے۔اور سر وہاں چار دوسرے افراد بھی موجود ہیں جن میں دو ایکریبی ہیں اور دو حبشی"..... آرتھر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے کس طرح چیکنگ کی"۔لارڈ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"باس میں نے زیرو الیون استعمال کیا اس طرح کوٹھی کے اندر موجود افراد سکرین پر نمودار ہو گئے۔وہ دونوں ایکریبی ایک کمرے میں ہیں جب کہ تینوں حبشی دوسرے کمرے میں ہیں"۔دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو"۔لارڈ نے پوچھا۔

www.urdukorner.com

"کوٹھی کے قریب موجود ہوں"..... آرتھر نے جواب دیا۔

"کتنے افراد ہیں تمہارے ساتھ"۔ لارڈ نے پوچھا

"چار"..... آرتھر نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی کو بموں سے اڑا دو سپر میگا بم استعمال کرو۔ اینٹ سے اینٹ بجا دو کوٹھی کی۔ فوراً ابھی اسی وقت"..... لارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"مگر اس وقت تو ہمارے پاس کوئی بم نہیں ہے۔ اڈے سے منگوانے پڑیں گے"..... دوسری طرف سے آرتھر نے جواب دیا۔

"اوہ فوراً منگواؤ۔ جلدی اور سنو اس دوران سختی سے نگرانی کرنا جو بھی باہر نکلے اسے گولیوں سے بھون ڈالنا اور مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کروں گا"..... لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا اس کا چہرہ جوش کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔ جب کہ یوشی نے اس طرح ہونٹ بھینچ رکھے تھے جیسے اسے لارڈ کا یہ فیصلہ پسند نہ آیا ہو۔ لیکن اس نے کوئی مداخلت نہ کی تھی خاموش بیٹھی رہی تھی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لارڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس لارڈ سپیکنگ"..... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"آرتھر بول رہا ہوں جناب حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ کوٹھی کو بموں سے اڑا دیا گیا ہے۔ مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ اب کیا حکم ہے"۔ آرتھر نے کہا۔

"اندر موجود کوئی آدمی بچ کر تو نہیں نکل گیا یا کوئی ہلاک ہونے سے بچ گیا ہو"..... لارڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"اوہ۔ نو جناب ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اس کوٹھی کے چاروں طرف سے اس پر بم مارے گئے ہیں اور جس انداز میں کوٹھی تباہ ہوئی ہے اس کے بعد کسی کے بچ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ان کے جسم تو ہزاروں لاکھوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئے ہوں گے۔ ویسے اب وہاں خوفناک آگ بھڑک رہی ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس فائر بم بھی تھے جو ہم نے ساتھ ہی مار دیئے تھے"..... آرتھر نے جواب دیا۔

"اوکے اب تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس جا سکتے ہو"۔ لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب آپ کی تسلی ہو گئی ہے ڈیڈی"..... یوشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یوشی اب میں مطمئن ہوں۔ آرتھر انتہائی ہوشیار اور سمجھ دار آدمی ہے اور جو کچھ اس نے بتایا ہے اس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھیوں کا یقیناً خاتمہ ہو چکا ہو گا۔ اب ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر اور ایجنسی کو کوئی خطرہ نہ ہو گا"..... لارڈ نے جواب دیا۔

"اب مجھے اجازت ہے میں جا کر اپنی نیند پوری کر لوں"۔ یوشی نے کہا اور لارڈ کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے نکل کر دوبارہ راہداری میں آئی اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنے بیڈ روم میں پہنچ چکی تھی جہاں ابھی تک نیلے رنگ کا نائٹ بلب

www.urdukorner.com

جل رہا تھا۔ یوشی نے مین لائٹ جلائی اور پھر ایک الماری کی طرف بڑھ گئی اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک فائل نکالی اور الماری بند کر کے بیڈ پر آکر لیٹ گئی لیٹ کر اس نے فائل کھولی۔ پہلے ہی صفحے پر عمران کا بڑا سا فوٹو تھا۔ جس میں عمران کار سے باہر نکل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی معصومیت تھی۔ حماقت آمیز معصومیت۔

"کاش تم زندہ رہتے عمران میری خواہش تھی کہ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرتی لیکن تم تو آرتھر جیسے عام کارکن کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔ واقعی تمہاری قسمت میں یہ اعزاز نہ تھا کہ تم یوشی کے ہاتھوں مرتے"۔ یوشی نے عمران کی تصویر کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر فائل بند کر کے اسے بڑے حقارت آمیز انداز میں ایک طرف اچھال دیا اور خود تکیئے پر سر رکھ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ سونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن نجانے کیا بات تھی کہ جیسے ہی وہ آنکھیں بند کرتی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے عمران کا معصومیت بھرا مسکراتا ہوا چہرہ آجاتا اور وہ بے اختیار جھنجھلا کر آنکھیں کھول دیتی۔

"کیا مصیبت ہے۔ کیا یہ شخص مرنے کے بعد روح بن کر یہاں آ گیا ہے"۔ یوشی نے جھنجھلاتے ہوئے انداز میں کہا اور پھر اٹھ کر بیٹھ گئی۔ نیچے فرش پر فائل کھلی ہوئی پڑی تھی اور عمران کی تصویر سامنے تھی۔ جس کا مسکراتا ہوا چہرہ اسے واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔

"اسے اب جلانا پڑے گا تب ہی اس کی روح یہاں سے دفع ہو گی"..... یوشی نے ایک جھٹکے سے بیڈ سے نیچے اتر کر فائل اٹھائی۔ ایک

پر سگریٹ کیس اور لائٹر پڑا ہوا تھا۔ کیونکہ یوشی سگریٹ نوشی کی تھی۔ اس نے لائٹر بھی اٹھایا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ چند بعد وہ لائٹر کی مدد سے فائل کو آگ لگا چکی تھی پھر وہ اس وقت تک فائل کو جلتے ہوئے دیکھتی رہی جب تک وہ مکمل طور پر راکھ میں ں نہ ہو گئی۔ پھر اس نے پانی کھولا اور راکھ فلش میں بہہ گئی۔ اب کچھ نہ تھا۔ یوشی نے ایک طویل سانس لیا اور پانی بند کر کے وہ اور باتھ روم سے نکل کر واپس اپنے بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔ اور پھر پھل کر اوندھے منہ بیڈ پر گری اور تکیے میں منہ ڈال کر اس نے ، بار پھر آنکھیں بند کر لیں اس بار عمران کا چہرہ اس کی آنکھوں کے نے نہ آیا اور چند لمحوں بعد ہی وہ گہری نیند سو چکی تھی۔

www.urdukorner.com

لارڈ کالونی کی کوٹھی نمبر پانچ خاصی بڑی اور جدید انداز کی بنی ہوئی تھی ۔یہاں ضرورت کا سب سامان بھی موجود تھا اور گیراجوں میں دو نئی کاریں بھی انہیں نظر آ گئی تھیں ۔

"سب سے پہلے میک اپ کر لیں"..... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد اس نے ماسک میک اپ کا ایک بڑا ڈبہ ایک الماری سے تلاش کر ہی لیا اور چند لمحوں بعد وہ اور ٹائیگر ایک بار پھر پاکیشیائی سے ایکریمی بن چکے تھے ۔

"ٹائیگر لوزاگا کو رقم دے دو تاکہ یہ اسے کوٹھی کے مالک تک پہنچا دے"..... عمران نے میک اپ سے فارغ ہوتے ہی کہا ۔

"ارے نہیں جناب اتنی جلدی کی ضرورت نہیں ہے ۔میری یہاں خاصی ساکھ ہے میں رات کو گھر واپس جاتے ہوئے اسے دے دوں گا" لوزاگا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"تو کیا رات تک تمہارا یہیں ٹھہرنے کا ارادہ ہے"..... عمران نے چونک کر پوچھا ۔

"جوانا سے بڑے طویل عرصے بعد ملاقات ہوئی ہے ۔اس لئے ذرا اس سے گپ شپ لگاؤں گا"..... لوزاگا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"تو یہ ذرا گپ شپ آٹھ دس گھنٹوں پر محیط ہو گی ۔پھر تو بغیر ذرا کے جو گپ شپ ہوتی ہو گی وہ کئی دنوں بلکہ کئی مہینوں تک پھیل جاتی ہو گی"..... عمران نے کہا اور لوزاگا مسکرا دیا ۔جوزف اور جوانا علیحدہ کمرے میں تھے ۔اس لئے لوزاگا اٹھ کر ادھر چلا گیا ۔عمران نے چونکہ میک اپ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ فیصلہ بھی سنا دیا تھا کہ لارڈ جاکیرو کی جنگل والی رہائش گاہ پر رات کو چھاپہ مارا جائے گا ۔اس لئے وہ سب مطمئن ہو گئے تھے ۔

"آؤ ٹائیگر کوٹھی کا ذرا تفصیلی سروے کر لیں ۔کوئی تہہ خانہ کوئی خفیہ راستہ اگر ہو تو ہمیں معلوم ہونا چاہئے"..... لوزاگا کے جانے کے بعد عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے باس ۔ایک الماری میں کوٹھی کے تفصیلی نقشے کی فائل موجود ہے ۔میں لے آتا ہوں"..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔

"اللہ ایسے سعادت مند شاگرد سب استادوں کو دے لیکن اگر تمہاری یہ سعادت مندی اور تیز ہو گئی تو میں اکھاڑے کے خلیفہ کی طرح صرف شاگردوں کو زور کرتے دیکھ کر ہی خوش ہو لیا کروں گا"۔

www.urdukorner.com

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بھی مسکراتا ہوا تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فائل موجود تھی۔ عمران نے فائل اس کے ہاتھ سے لے کر کھولی۔ فائل میں واقعی کوٹھی کا تفصیلی نقشہ موجود تھا۔

"ارے واہ ویری گڈ۔ یہ آدمی تو بے حد سمجھدار ہے۔ جس نے یہ کوٹھی بنائی ہے۔ اس میں تو باقاعدہ خفیہ سرنگ موجود ہے"۔ عمران نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ایسی کوٹھیاں مجرم ہی لیا کرتے ہیں اور مجرموں کو دشمن سے بچ نکلنے کے لئے ایسے خفیہ راستوں کی ضرورت بہرحال پڑتی ہی ہے"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہاں واقعی بزرگ کہتے ہیں کہ چور پہلے اپنی واپسی کا راستہ کھولتا ہے پھر چوری کرنا شروع کرتا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا۔

"باس میرا خیال ہے۔ ہماری کوٹھی کی نگرانی کی جا رہی ہے"۔ جوزف نے کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہو نگرانی اور کوٹھی کی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ عمران نے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آیئے میرے ساتھ لوزاگا اور جوانا کو باتیں کرتے چھوڑ کر میں اوپر والی منزل چیک کرنے چلا گیا اور پھر میں نے نگرانی چیک کی ہے۔ وہ چار افراد ہیں اور ان میں دو سامنے کے رخ پر موجود ہیں اور دو عقبی

طرف ایک ایک ایکریمی ہے باقی تین مقامی اور یہ ایکریمی ہی ان کا لیڈر لگتا ہے"۔ جوزف نے جواب دیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"مگر یہ لوگ یہاں تک کیسے پہنچ گئے۔ اگر وارک کی لاش بھی انہیں مل گئی ہو تب بھی یہاں تک ان کا آ جانا انتہائی حیرت انگیز ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے باس یہ لوزاگا کی ٹیکسی کو تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں۔ ہم ٹونی کے ساتھ لوزاگا کی ٹیکسی میں ہی وارک کے اڈے میں گئے تھے اور ٹونی واپس چلا گیا ہو گا۔ اب وارک اور اڈے میں موجود دوسرے افراد کی موت اور جوزف جوانا سمیت ہماری وہاں سے عدم موجودگی پر انہوں نے یہی آئیڈیا لگایا ہو گا کہ ہم ٹیکسی میں ہی واپس گئے ہوں گے اور ٹیکسی باہر لان پر موجود ہے اور اسے باہر سے آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں واقعی یہی ایک صورت ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر دوسری منزل پر پہنچ کر جب انہوں نے بیرونی کھڑکیوں سے چیکنگ کی تو جوزف کی بات درست ثابت ہوئی لیکن اب وہ چاروں سامنے کے رخ ایک طرف اکٹھے کھڑے تھے اور وہ ایکریمی انہیں ہدایات دے رہا تھا۔

"لوزاگا کو بلا لاؤ جوزف۔ جلدی بلا لاؤ"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جوزف بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور بھاگتا ہوا نیچے جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد لوزاگا کے ساتھ جوانا بھی آ گیا۔

www.urdukorner.com

"لوزاگا وہ سامنے جو غیر ملکی کھڑا ہے تم اسے پہچانتے ہو"۔ عمران نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں یہ آرتھر ہے سہاں کا مشہور بدمعاش اور یہ باقی بھی اس کے ساتھی ہیں۔ آرتھر گروپ کو انتہائی خطرناک گروپ سمجھا جاتا ہے۔ ٹاکسن باران کا اڈہ ہے"۔ لوزاگا نے جلدی سے جواب دیا۔

"چلو آؤ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے۔ یہ کسی بھی وقت کوٹھی پر ریڈ کر سکتے ہیں۔ شاید اپنے باقی ساتھیوں کے انتظار میں ہیں"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"لیکن باس کیوں نہ انہیں پکڑ لیا جائے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ صرف ان کے پکڑنے سے بات نہیں بنے گی۔ ان کے اور ساتھیوں کو یقیناً علم ہو گا۔ ہمیں فوری طور پر نکلنا ہو گا"۔ عمران نے نیچے پہنچتے ہوئے کہا۔

"لوزاگا تمہارا ٹیکسی کا مسئلہ ہے"..... عمران نے لوزاگا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی مسئلہ نہیں ہے جناب میری ٹیکسی کو یہ لوگ ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے اسے ایک ہفتے کے لئے ہائر کر لیا تھا سہاں اکثر ایسا بھی ہوتا رہتا ہے"۔ لوزاگا نے جواب دیا۔

"او۔ کے پھر آؤ سہاں ایک خفیہ سرنگ موجود ہے اور ہم نے وہاں سے نکلنا ہے۔ اس کے بعد ہم اس کوٹھی کے گرد پھیل کر ان کی نگرانی کریں گے اور صحیح صورتحال کا اندازہ لگانے کے بعد ان پر ہاتھ

ڈالیں گے"۔ عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ سب ضروری سامان اور اسلحہ لئے اس خفیہ سرنگ میں داخل ہو گئے۔ سرنگ خاصی طویل تھی لیکن چونکہ وہ خاصی تیز رفتاری سے چل رہے تھے اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ اس کے دوسرے دہانے پر پہنچ گئے۔ یہ دہانہ درختوں کے ایک جھنڈ کے درمیان بنے ہوئے لکڑی کے کیبن میں جا نکلتا تھا اور ابھی وہ کیبن سے باہر نکل رہے تھے کہ اچانک دور سے خوفناک اور مسلسل دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر آگ اور دھوئیں کے شعلے آسمان کی طرف بلند ہونے لگے اور وہ سب حیرت سے اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ عمران کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے کیونکہ آگ اور دھواں بتا رہا تھا کہ یہ بمباری اسی کوٹھی پر ہی ہو رہی ہے جس میں سے وہ چند لمحے پہلے نکلے تھے۔

"اوہ ویری بیڈ یہ اس حد تک آگے بڑھیں گے اس کا مجھے اندازہ ہی نہ تھا"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ خفیہ سرنگ نہ ہوتی باس تو اس کوٹھی کے ساتھ ہمارے بھی پرخچے اڑ چکے ہوتے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"سرنگ ہونے کے باوجود اگر جوزف کی شکاری آنکھیں انہیں بروقت نہ چیک کر لیتیں تب بھی ہمارا یہی حشر ہوتا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لوزاگا بھی خاموش کھڑا ہوا تھا اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ عمران نے مڑ کر اس کا چہرہ دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔

www.urdukorner.com

"فکر مت کرو لوزاگا تمہاری بساکھ بحال رہے گی۔اس یہودی کو اس کوٹھی اور اس کے سامان اور کاروں کی پوری قیمت ادا کی جائے گی اور تمہاری ٹیکسی بھی یقیناً تباہ ہو چکی ہے۔اس کے معاوضے میں تمہیں ایک نہیں دو ٹیکسیوں کی رقم مل جائے گی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر جناب یہ تو بہت بڑی رقم بن جائے گی۔بہت ہی بڑی"۔ لوزاگا نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ابھی پولیس یہاں پھیل جائے گی۔اس لئے ابھی یہاں سے تو نکلو پھر مزید باتیں کریں گے"۔عمران نے کہا۔

"لیکن باس اب ہم نے جانا کہاں ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"آرتھر کی اس بار کا کیا نام بتایا تھا تم نے"۔عمران نے مڑ کر لوزاگا سے پوچھا۔

"ٹاکسن بار"..... لوزاگا نے جواب دیا۔

"ٹائیگر لوزاگا کے چہرے پر بھی ماسک چڑھا دو ورنہ اس کی وجہ سے ہم بھی پہچان لئے جائیں گے۔اس کے بعد ہم یہاں سے سیدھے ٹاکسن بار جائیں گے"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑے ہوئے بیگ کو نیچے رکھ کر کھولنا شروع کر دیا۔

"کیا آپ اس آرتھر سے ملنا چاہتے ہیں"..... لوزاگا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہم نے اس سے مل کر کیا کرنا ہے۔اس نے کوٹھی تباہ کی ہے اور

تمہاری ٹیکسی۔اسے اس کی قیمت تو ادا کرنی ہی پڑے گی"۔عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن وہاں بار میں تو بے پناہ ہجوم ہوتا ہے۔ہر قسم کا غنڈہ اور بدمعاش وہاں اکٹھا رہتا ہے۔اس آرتھر کے گھر کیوں نہ چلیں۔وہ ایک خاصی بڑی کوٹھی میں اکیلا رہتا ہے۔چند ملازموں کے ساتھ۔ وہاں اطمینان سے اس سے بات چیت ہو سکتی ہے"..... لوزاگا نے کہا۔

"ویری گڈ۔یہ بہترین تجویز ہے۔اس طرح ہمیں فوری طور پر دوسرا ٹھکانہ بھی مل جائے گا۔ایسا ٹھکانہ جس کی طرف کسی کا خیال بھی نہ جائے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب لوزاگا کا چہرہ ماسک میک اپ کی وجہ سے یکسر تبدیل ہو گیا تو وہ لوگ لوزاگا کی ہی رہنمائی میں آگے بڑھنے لگے۔

"کوئی ٹیکسی اینگیج نہ کرنا لوزاگا۔پہلے بھی ہمیں ٹیکسی میں ہی بے ہوش کیا گیا تھا"..... جوانا نے لوزاگا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بسوں سے چلتے ہیں۔اس میں ہم محفوظ رہیں گے"..... لوزاگا نے کہا اور عمران نے بھی اس کی تائید کر دی اور پھر یکے بعد دیگرے وہ دو بسوں میں سفر کر کے ایک کالونی تک پہنچ گئے۔کالونی خاصی فراخ اور جدید انداز کی بنی ہوئی کوٹھیوں پر مشتمل تھی۔

"کیا نام ہے اس کالونی کا"..... عمران نے لوزاگا سے پوچھا۔

"ڈارسن کالونی"..... لوزاگا نے جواب دیا اور عمران نے اثبات

www.urdukorner.com

میں سر ہلا دیا۔ وہ فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر لوزاگا نے دور سے ایک کوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ یہی آرتھر کی رہائش گاہ ہے۔

"کتنے افراد ہوں گے اس کے اندر"..... عمران نے پوچھا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے جناب میں کوٹھی کے اندر کبھی نہیں گیا" لوزاگا نے جواب دیا۔

"مگر تم نے تو کہا تھا کہ آرتھر اکیلا رہتا ہے۔ کیسے معلوم ہوئی یہ بات"۔ عمران نے پوچھا۔

"یہ تو سارے سالسبری کو معلوم ہے کہ اس نے شادی نہیں کی۔ ویسے وہ بدفطرت آدمی ہے اکثر رات کو جب وہ یہاں آتا ہے تو کوئی نہ کوئی لڑکی اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ ایک بار اس کی کار خراب تھی تو وہ میری ٹیکسی میں بیٹھ کر یہاں آیا تھا تب سے مجھے معلوم ہے اور ظاہر ہے ملازم تو رکھتا ہی ہوگا۔ خاصا امیر آدمی ہے"..... لوزاگا نے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے آؤ۔ براہ راست چلتے ہیں۔ میں بات کروں گا"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب سڑک کراس کر کے اس کوٹھی کی طرف بڑھ گئے عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک مقامی آدمی سائیڈ پھاٹک کھول کر باہر آ گیا اس کے لباس اور انداز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ملازم ہے۔

"آرتھر ہے"..... عمران نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جی۔ جی صاحب تو رات کو آئیں گے۔ وہ تو بار میں ہوں گے جناب"۔ ملازم عمران کے لہجے سے ہی مرعوب ہو گیا تھا۔

"لیکن اب لارڈ ٹسکی اس غنڈوں سے بھری بار میں تو نہیں جا سکتا۔ ہٹو سامنے سے ہم اس کا انتظار یہیں کریں گے"..... عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جی۔ جی۔ اچھا۔ آ جائیں جی"..... ملازم لارڈ کا نام سن کر اور گھبرا گیا تھا اور پھر وہ جلدی سے ایک طرف ہٹ گیا اور عمران بڑے فاخرانہ انداز میں چلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر اور اس کے پیچھے لوزاگا سمیت جوانا اور جوزف بھی اندر داخل ہو گئے۔ ملازم نے پھاٹک بند کیا اور پھر دوڑتا ہوا ان کے ساتھ برآمدے کی طرف چلنے لگا۔

"کتنے ملازم ہو تم یہاں"..... عمران نے ایک بار پھر پوچھا۔

"جی ایک باورچی ہے۔ ایک مالی ہے اور ایک میں ہوں جناب"۔ ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"..... عمران نے پوچھا۔

"مگاسو جناب"..... ملازم نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مگاسو انہیں ایک بڑے سے ڈرائنگ روم میں لے آیا۔

"جوزف اور جوانا تم اس کے ساتھ جاؤ اور باقی ملازموں کو بھی دیکھو کیا وہ ہمارے معیار پر اس کی طرح پورے اترتے ہیں یا نہیں۔ ہم انہیں انعام دینا چاہتے ہیں"..... عمران نے ڈرائنگ روم میں

www.urdukorner.com

داخل ہوتے ہی جوزف اور جوانا سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے مڑے۔

"آؤ مگاسولار ڈ صاحب تم سے خوش ہو گئے ہیں۔ بھاری انعام ملے گا"۔ جوانا نے ملازم کو بازو سے پکڑ کر واپس کھینچتے ہوئے کہا۔ اور عمران باقی ساتھیوں سمیت ڈرائنگ روم میں صوفوں پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا اور جوزف واپس آ گئے۔

"تینوں کو بے ہوش کر کے باندھ دیا ہے۔ اور منہ میں کپڑے بھی ٹھونس دیئے ہیں"..... جوانا نے اندر داخل ہوتے ہی رپورٹ دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ڈرائنگ روم میں موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"..... دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ٹاکسن بار کا نمبر دو"..... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹاکسن بار"..... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ پس منظر میں کافی شور بھی سنائی دے رہا تھا۔

"آرتھر سے بات کراؤ"..... عمران نے کرخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اس کے نمبر پر بات کرو"..... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کئے اور اس سے خصوصی طور پر ٹاکسن بار کے آرتھر کا نمبر پوچھا۔ آپریٹر نے نمبر بتا دیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور آرتھر کا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر آرتھر سے بات کرائیں میں جبوش بول رہا ہوں"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں آرتھر بول رہا ہوں۔ لیکن جبوش کیا مطلب یہ کیا نام ہے"..... آرتھر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مسٹر آرتھر ڈبل ہارس کے پچاس ٹرک اس وقت میرے پاس موجود ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ ان پچاس ٹرکوں کو میں فوری طور پر ٹھکانے لگانا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ موزنبیق پولیس کو ان کے بارے میں مخبری ہو چکی ہے۔ میرا دھندہ موزنبیق کے آر۔ آر گروپ کے ساتھ ہے لیکن اب ان پچاس ٹرکوں کو وہاں لے جانا خطرے سے خالی نہیں ہے اور تمہاری ٹپ مجھے موزنبیق سے ہی ملی تھی۔ میں موجودہ حالات میں آدھی قیمت پر انہیں فروخت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بولو۔ تیار ہو موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے یا کسی اور سے بات کروں"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کہاں ہیں یہ ٹرک"۔ آرتھر نے پوچھا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ

www.urdukorner.com

سودے میں دلچسپی لے رہا ہے۔

"ٹرک یہیں سالسبری میں ہی ہیں۔ تم پہلے بات کرو۔ لیکن سودا نقد ہو گا اور فوری"..... عمران نے جواب دیا۔

"آدھی قیمت تو مجھے منظور ہے لیکن جب تک میں مال نہ دیکھ لوں پیمنٹ نہیں کر سکتا"۔ آرتھر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اصول بھی یہی ہے۔ میں تمہیں مال دکھا دیتا ہوں لیکن شرط وہی ہے کہ رقم تمہارے ساتھ ہو"..... عمران نے کہا۔

"او۔کے تو پھر آجاؤ میری بار میں۔ ابھی بات طے کر لیتے ہیں"۔ آرتھر نے کہا۔

"نہیں میں پبلک پلیس پر سودا نہیں کر سکتا ورنہ آر۔آر گروپ میں میری پوزیشن خراب ہو جائے گی۔ تمہاری رہائش گاہ پر بات ہو سکتی ہے۔ تم ایسا کرو کہ رقم لے کر اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جاؤ اور مجھے وہاں کا پتہ بتا دو میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ وہاں پہنچ جاتا ہوں پھر میں تمہارے پاس رہوں گا جب کہ میرا ساتھی تمہارے کسی آدمی کے ساتھ جا کر اسے مال دکھا لائے گا۔ اس طرح بات طے ہو جائے گی۔ جلدی بولو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میری رہائش گاہ ڈارسن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک ہے۔ میں دس منٹ میں وہاں پہنچ جاؤں گا تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو"..... آرتھر نے کہا۔

"ڈارسن کالونی تک مجھے پہنچنے میں پندرہ منٹ لگ جائیں گے لیکن

تم اتنی جلدی رقم کا بندوبست کیسے کرو گے"..... عمران نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ رقم کا بندوبست میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے"..... آرتھر نے جواب دیا۔

"او۔کے پھر میں پندرہ منٹ بعد تمہاری رہائش گاہ پر پہنچ جاؤں گا۔ لیکن سنو اپنے ایک دو خاص ساتھیوں کے علاوہ اس سودے کے بارے میں اور کسی کو نہ بتانا ورنہ میری ساکھ خراب ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو تمہیں مجھ سے کوئی شکایت نہ ہو گی"۔ دوسری طرف سے آرتھر نے کہا اور عمران نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب وہ دوڑتا ہوا آئے گا۔ یہاں پچاس ٹرک ڈبل ہارس کے آدھی قیمت پر اسے مل جائیں تو اس سے بڑا منافع بخش دھندہ اور کیا ہو سکتا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ صاحب آپ نے واقعی اس سے کوٹھی کی رقم نکلوالی ہے"..... لوزاگا نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا۔

"رقم میرے خیال میں اس کوٹھی میں موجود ہے۔ کسی خفیہ سیف میں وہ وہاں بار میں اتنی بڑی رقم فوری ضرورت کے لئے نہیں رکھ سکتا"..... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے معنی خیز نظروں سے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو"..... عمران کے منہ سے مگاسو جیسی آواز نکلی۔

www.urdukorner.com

"مگاسو میں آرتھر بول رہا ہوں میں ابھی کوٹھی پہنچ رہا ہوں۔ مجھ سے پہلے اگر کوئی آئے تو اسے ڈرائنگ روم میں بٹھا دینا"۔ دوسری طرف سے آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"بہتر صاحب"..... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"باس آپ نے خاص طور پر صاحب کا لفظ کیوں کہا ہے۔ باس یا جناب بھی تو استعمال ہو سکتا تھا"..... ایک طرف بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"ملازم اپنے مالک کو ایک خاص لفظ سے مخاطب کرتا ہے اور یہی اس کی پہچان ہوتی ہے۔ جب میں نے پھاٹک پر مگاسو سے آرتھر کا پوچھا تھا تو اس نے جواب دیا تھا کہ صاحب موجود نہیں ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ وہ آرتھر کو صاحب کہتا ہے اور اسی لئے میں نے بھی جواب میں اسے صاحب کہا ہے۔ اگر میں جناب یا باس یا کوئی اور لفظ کہتا تو لازماً آرتھر چونک پڑتا"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اس نے یہ نکتہ اپنے پلے باندھ لیا ہو

"اب اس آرتھر کو قابو میں بھی تو کرنا ہو گا"..... جوانا نے کہا۔

"ہاں آؤ باہر چلیں۔ وہ کال بیل دے تو تم نے پھاٹک کھول دینا ہے اور خود پھاٹک کی اوٹ میں چلے جانا۔ لیکن چونکہ پھاٹک کے دو پٹ ہیں اس لئے ایک طرف جوانا اور دوسری طرف جوزف کھولے گا میں اور ٹائیگر یہاں اوٹ میں کھڑے ہو جائیں گے۔ لوزاگا اندر رہے گا

اس کے بعد اسے آسانی سے قابو کر لیا جائے گا"..... عمران نے کہا۔

"باس میرے پاس سائلنسر لگا ریوالور ہے میں نے اس تباہ ہو جانے والی کوٹھی سے اسے اٹھایا تھا۔ آرتھر کے ساتھیوں کو اس سے اڑایا جا سکتا ہے۔ پھر آرتھر اکیلے کو قابو کرنا کوئی مسئلہ نہ ہو گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"او۔ کے"..... عمران نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جوزف اور جوانا تو پھاٹک کی سائیڈوں میں پہنچ گئے جب کہ عمران اور ٹائیگر برآمدے کے چوڑے ستونوں کی اوٹ میں کھڑے ہو گئے۔

"خیال رکھنا کہیں اس آتھر کو ہی نہ گولی مار دینا"۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

"نہیں باس میں نے اسے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے پہچان لوں گا"۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر واقعی بارہ پندرہ منٹ بعد کال بیل کی آواز سنائی دی اور وہ سب چوکنا ہو گئے۔ جوزف اور جوانا چند لمحے خاموش کھڑے رہے تاکہ اتنا وقت دیا جا سکے کہ مگاسو لان کراس کر کے پھاٹک تک پہنچ سکے اور پھر انہوں نے پھاٹک کے دونوں پٹ کھول دیئے۔ عمران نے دیکھا کہ باہر سیاہ رنگ کی بڑی سی کار موجود تھی۔ جس میں ڈرائیور سمیت چار افراد موجود تھے جن میں ایک آرتھر موجود تھا۔ پھاٹک کھلتے ہی کار تیزی سے آگے بڑھی اور پورچ میں آکر رک گئی اس کے ساتھ ہی کار کے دروازے کھلے اور ڈرائیور سمیت چاروں افراد

www.urdukorner.com

نیچے اتر آئے۔

"ارے یہ کون ہیں"..... آرتھر نے مڑ کر پھاٹک بند کر کے آتے ہوئے جوزف اور جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ ٹائیگر نے فائر کھول دیا اور پھر ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی پورچ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ڈرائیور سمیت آرتھر کے تینوں ساتھی ڈھیر ہو چکے تھے۔

"کیا۔ کیا۔ یہ۔ کیا"..... آرتھر نے چونک کر مڑتے ہوئے کہا۔

"خبردار ہاتھ اٹھا دو آرتھر ورنہ"..... عمران نے ستون کی اوٹ سے باہر آتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں بھی ریوالور موجود تھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے"..... آرتھر ابھی تک حیرت کے دھچکے سے سنبھل نہ سکا تھا کہ یکلخت جوانا نے عقب سے اس پر چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے آرتھر فضا میں اٹھتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گرا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ دوسرے لمحے جوانا نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے فضا میں اٹھا کر ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو فضا میں لٹکا ہوا آرتھر کا تڑپتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔

"اسے اندر لے آؤ"..... عمران نے مطمئن انداز میں ہاتھ میں موجود ریوالور کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"۔ جوانا نے کہا اور آرتھر کو اچھال کر اس نے دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور کاندھے پر ڈال لیا۔

"اس کا کوٹ عقب سے نیچے کر دو"..... عمران نے ڈرائنگ روم میں پہنچ کر کہا اور جوانا نے اسے صوفے پر پھینک کر جوزف کی مدد سے اسے اٹھا کر بٹھایا اور پھر اس کا کوٹ عقب سے آدھے سے زیادہ پیچھے کر دیا۔ اب آرتھر بازوؤں کو حرکت نہ دے سکتا تھا۔

"اب پہلے اس کے کوٹ کی تلاشی لو اور ٹائیگر تم جا کر اس کی کار کی تلاشی لو۔ شاید یہ رقم ساتھ ہی لے آیا ہو"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باہر کی طرف مڑ گیا جب کہ جوانا نے آرتھر کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔

"کوئی رقم نہیں ہے۔ صرف یہ مشین پسٹل ہے"۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے مشین پسٹل اس کی جیب سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو تمہارے دوست لوزاگا کو رقم مل جائے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا اور لوزاگا بھی مسکرا دیا۔

"کار میں بھی کوئی رقم نہیں ہے"..... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے اندر داخل ہو کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر صوفے پر پہلو کے بل پڑے آرتھر کا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر گھمایا اور پھر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد آرتھر کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اور ٹائیگر نے اسے بازو سے پکڑا اور سیدھا کر کے بٹھا

www.urdukorner.com

دیا۔

"تم۔ تم کون ہو"..... آرتھر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے وعدہ خلافی کی تھی آرتھر۔ تم بغیر رقم کے آئے ہو"۔ عمران کے منہ سے وہی آواز نکلی جس میں اس نے جبوش کے نام سے آرتھر سے فون پر گفتگو کی تھی۔

"کیا۔ کیا مطلب تم جبوش ہو۔ مگر تم تو ایکریمی ہو"..... آرتھر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جبوش میرا کوڈ نام ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے میرے ساتھیوں کو کیوں ہلاک کیا ہے"..... آرتھر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ تم بغیر رقم کے آرہے ہو"۔ عمران نے جواب دیا۔

"رقم تمہیں مل جاتی۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ ایسا ہوتا ہے۔ اب تم میرا کوٹ اونچا کرو"۔ آرتھر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پہلے بتاؤ کہ رقم کہاں ہے۔ اگر رقم نہ ملی تو پھر تمہیں بھی ہلاک کرنا ہوگا۔ کیونکہ اگر تمہیں ہلاک نہ کیا گیا تو بات کھل جائے گی۔ ہاں رقم مل جائے تو پھر تمہیں ساتھ لے جاکر بھی ٹرک دکھائے جاسکتے ہیں اور تمہارے آدمیوں کی جانوں کا معاوضہ بھی دیا جاسکتا ہے"۔ عمران

نے جواب دیا۔

"رقم یہیں کوٹھی میں ہے۔ میرے ملازم مگاسو کو بلاؤ۔ کیا تم نے اسے تو نہیں مار دیا"..... آرتھر نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"جاؤ مگاسو کو لے آؤ"۔ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تم نے جس انداز میں یہ قتل و غارت کی ہے۔ تم مجھے صرف شراب کے سمگلر نہیں لگتے"..... آرتھر نے کہا۔

"وقت پڑنے پر سب کچھ کرنا پڑتا ہے آرتھر"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور آرتھر نے ہونٹ بھینچ لئے تھوڑی دیر بعد جوانا مگاسو کے ساتھ اندر داخل ہوا مگاسو کی حالت خوف کی وجہ سے خاصی خراب ہو رہی تھی۔

"مگاسو ان صاحب کے ساتھ جاؤ اور سپیشل سیف سے دس لاکھ ڈالر نکال لاؤ"..... آرتھر نے مگاسو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی صاحب"۔ مگاسو نے اسی طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ساتھ جاؤ اور دیکھو پورے دس لاکھ ڈالر لے آنا کم نہ ہوں"۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا جوانا اور مگاسو کے ساتھ باہر چلا گیا۔

"اب تم بتا دو آرتھر کہ تم نے کس کے کہنے پر لارڈ کالونی کی کوٹھی پر بمباری کی تھی"..... عمران نے یکلخت بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو آرتھر بے اختیار جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح

www.urdukorner.com

چیختا ہوا دھڑام سے نیچے گرا۔ ساتھ کھڑے جوزف نے اس کے اٹھتے ہی اس کے منہ پر زوردار پنچ مار کر اسے واپس صوفے پر دھکیل دیا تھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"..... آرتھر نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہم وہی ہیں جنہیں ہلاک کرنے کے لئے تم نے کوٹھی تباہ کی تھی ہم نے تمہیں پہلے ہی چیک کر لیا تھا اور جس وقت تم نے بمباری کی ہم اس وقت کوٹھی کی ایک خفیہ سرنگ سے کافی دور پہنچ چکے تھے۔ یہ شراب والا چکر تو تمہیں یہاں کوٹھی پر بلانے کے لئے ڈالا گیا ہے"۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ مگر پھر تم نے رقم کے لئے کیوں اصرار کیا ہے"۔ آرتھر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کوٹھی کی قیمت تم سے وصول نہیں کرنی۔ اس کے اندر دو کاریں بھی تھیں اور ایک ٹیکسی بھی وہ بھی تباہ ہو گئی ہیں اس کے علاوہ کوٹھی کا سامان بھی تباہ ہوا ہے۔ اس کی ادائیگی کون کرے گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسے بھی ہو سکتا ہے"۔ آرتھر نے کہا۔

"تم جیسے لوگ جب سوچنے کے قابل ہو گئے تب شاید ہمارے لئے مسئل پیدا ہو جائے۔ بہر حال میں نے تم سے ایک سوال کیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے کسی کے کہنے پر ایسا نہیں کیا۔ میں وارک کا انتقام لینا

چاہتا تھا وہ میرا دوست تھا"..... آرتھر نے کہا۔

"جوزف آرتھر کی ایک آنکھ نکال دو۔ اس جیسے آدمی کو دو آنکھوں کی کیا ضرورت ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جوزف سے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ آرتھر کے حلق سے نکلنے والی چیخ کے بعد دیگرے چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوزف نے انتہائی پھرتی سے انگلی کسی نیزے کی طرح اس کی ایک آنکھ میں مار دی تھی۔ آرتھر چیختا ہوا پہلے صوفے پر گرا اور پھر لڑھک کر نیچے آگرا اور پھر ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اسے اٹھا کر بٹھاؤ اور ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جوزف نے اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے صوفے پر ڈال کر اس کا ناک اور منہ ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی آرتھر ہوش میں آگیا اور جیسے ہی جوزف نے ہاتھ ہٹایا اس نے پھر چیخنا شروع کر دیا۔ اس کی آنکھ گڑھے میں تبدیل ہو چکی تھی جس میں سے خون اور رقیق مادہ مل کر اس کے گال پر بہتا ہوا گردن تک چلا گیا تھا۔ اس کا چہرہ اس گڑھے کی وجہ سے انتہائی بھیانک لگ رہا تھا۔ جوزف نے اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا بٹھا دیا۔

"اب اگر تم چیخے تو دوسری آنکھ کا بھی یہی حشر ہو گا"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو چیختا ہوا آرتھر اس طرح ساکت ہو گیا جیسے اس کے منہ میں زبان نام کی کوئی چیز ہی نہ ہو۔ اس کے چہرے پر اب دہشت اور شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

www.urdukorner.com

"اب بولو۔ کس کے کہنے پر بمباری کی تھی"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"لارڈ۔ لارڈ جا کیرو کے حکم پر"..... آرتھر نے اس بار جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوانا اور ٹائیگر اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے ایک کپڑے کا بڑا سا تھیلا اٹھایا ہوا تھا جس میں نوٹوں کی گڈیاں بھری ہوئی تھیں۔ مگاسو البتہ ان کے ساتھ نہ تھا۔

"ماسٹر اس کے سیف میں تو بڑی دولت بھری پڑی تھی اور باقاعدہ اس نے مشین لگا رکھی تھی۔ مگاسو نے اسے آپریٹ کیا اور دس لاکھ ڈالر ٹائپ کیا تو ایک خانے سے گڈیاں باہر نکلنے لگیں لیکن پھر ٹائیگر نے اس مشین پر فائر کر کے اسے ناکارہ کیا اور اسے توڑ کر اندر موجود ساری رقم اس تھیلے میں بھر لی۔ یہ کم از کم ساٹھ ستر لاکھ ڈالر تو ضرور ہو گے۔ مگاسو کو میں نے دوبارہ بے ہوش کر کے باندھ دیا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"یہ لوزاگا کو دے دو"..... عمران نے کہا اور جوانا نے نوٹوں کی گڈیوں سے بھرا ہوا تھیلا لوزاگا کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ تو بہت رقم ہے"..... لوزاگا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اتنی بڑی رقم بھی نہیں ہے۔ رکھ لو"..... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا اور پھر آرتھر کی طرف متوجہ ہوا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ آرتھر کی ایک آنکھ اس تھیلے پر جمی ہوئی تھی اور اس کا رنگ تیزی سے زرد پڑتا جا رہا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا

جسم کانپا اور اوندھے منہ نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"دیکھو مر گیا ہے یا زندہ ہے"..... عمران نے کہا اور جوزف نے آگے بڑھ کر اسے سیدھا کیا۔

"یہ تو مر چکا ہے۔ مگر اچانک کیسے مر گیا"..... جوزف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے آنکھ ضائع ہونے کا اتنا دکھ نہیں ہوا جتنا رقم جانے کا ہوا ہے ہارٹ اٹیک سے مرا ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جوزف اور دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے وہ شاید سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ کوئی شخص صرف دولت جاتی دیکھ کر بھی مر سکتا ہے لیکن آرتھر کی لاش ان کے سامنے پڑی تھی۔

"شکر ہے۔ تم ذرا دیر سے آئے ہو اور اس دوران یہ لارڈ کا نام بتا بیٹھا ہے۔ ورنہ تو ساری محنت ہی ضائع ہو جاتی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب لارڈ کی رہائش گاہ پر ریڈ کر ہی دینا چاہیئے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"میرے خیال میں اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ یقیناً آرتھر نے لارڈ کو رپورٹ دے دی ہو گی کہ ہم کوٹھی کی تباہی کے ساتھ ہی ختم ہو چکے ہیں اس لئے وہ مطمئن ہو گیا ہو گا اس لئے اب ہم آسانی سے مالا گوسی جا سکتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"لیکن باس اس لارڈ سے ہمیں اپنے مشن کے بارے میں مزید معلومات بھی تو حاصل ہو سکتی ہیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

www.urdukorner.com

"یہ بھی ناڈا کے لارڈ کی طرح لارڈ ہوگا۔ جو یہاں زمبابوے کا انچارج ہوگا۔ بہر حال تمہاری بات درست ہے۔ یہ شخص چونکہ مالا گوسی کے بہت قریب رہتا ہے۔ اس لئے اس سے ملاقات ضروری ہے"۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ یہ سیاہ کار موجود ہے ہم لوزاکا کو راستے میں اس کے گھر ڈراپ کر دیں گے اور پھر اس لارڈ کی طرف چل پڑیں گے"..... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہٹ

ہاٹ سپاٹ (حصّہ دوم)

مصنف ـــ مظہر کلیم ایم اے

لارڈ نامیری ـــ ہاٹ فیلڈ کا چیئرمین۔ جس نے اپنی ذاتی رہائش گاہ کو بھی ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا رکھا تھا۔

لارڈ نامیری ـــ جس کی رہائش گاہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی زندگیاں بچانے کیلئے انتہائی خوفناک جدوجہد کرنا پڑی۔

لارڈ نامیری ـــ عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان انتہائی ہولناک ٹکراؤ۔ انجام کیا ہوا ـــــ؟

مادام یوشی ـــ لارڈ نامیری کی اکلوتی لڑکی جو مسلمان ہو چکی تھی اور عمران نے اسے اپنا ساتھی بنا لیا۔ کیا واقعی مادام یوشی مسلمان ہو چکی تھی یا ـــــ؟

مادام یوشی ـــ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ایک ایسی بھیانک سازش کی کہ عمران اور اس کے ساتھی یقینی موت کا شکار ہو گئے۔

ہاٹ سپاٹ ـــ وہ جگہ جہاں دراصل ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ کیا عمران ہاٹ سپاٹ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا یا ناکامی اور موت اس کا مقدر ٹھہری۔

• ۔ لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے خونی واقعات۔ تیز ترین ایکشن۔ اعصاب کو چٹخانے والا سسپنس۔

شائع ہو چکا

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

عمران سیریز

ہاٹ سپاٹ

حصّہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

www.urdukorner.com

محترمہ غزل احسان صاحبہ ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ جہاں تک عمران کا آپ کے شہر میں آنے کا تعلق ہے تو آپ جانتی ہیں کہ عمران دوسرے ممالک میں صرف مجرموں کی تلاش میں ہی جاتا ہے اور ان سے ہی ملاقات بھی کرتا ہے ۔ اب مجھے اس بات کا تو علم نہیں ہے کہ آپ کے شہر کی کیا صورت حال ہے آپ بہتر جانتی ہوں گی ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

لارڈ اپنے کمرے میں بیٹھا ٹی ۔ وی سکرین پر چلنے والی ایک ایڈونچر فلم دیکھنے میں مصروف تھا ۔ یہ اس کی ہابی تھی کہ وہ دنیا بھر میں تیار ہونے والی ایڈونچر فلمیں خرید تا اور انہیں بار بار دیکھتا رہتا تھا ۔ ایڈونچر فلمیں اسے اس حد تک پسند تھیں کہ وہ فلم دیکھتے ہوئے معمولی سی ڈسٹربنس بھی برداشت نہ کر سکتا تھا ۔ اس وقت بھی وہ فلم دیکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک کمرے میں سیٹی کی تیز آواز گونج اٹھی اور لارڈ یہ آواز سنتے ہی بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا ۔ سیٹی کی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی چند لمحوں تک تو لارڈ اس طرح منہ اٹھائے بیٹھا رہا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا ہو کہ وہ واقعی سیٹی کی آواز سن رہا ہے ۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے کرسی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا ایک سائیڈ میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے دروازے کے ساتھ دیوار میں لگے ہوئے سوئچ پینل پر ایک

www.urdukorner.com

بٹن دبایا تو سیٹی کی آواز سنائی دینی بند ہو گئی پھر دروازہ کھول کر وہ ایک دوسرے کمرے میں آیا اور پھر اس کمرے کی شمالی دیوار کی جز میں ایک مخصوص جگہ پر اس نے پیر مارا تو دیوار درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر سمٹ گئی اور ایک لمحہ پہلے جہاں سپاٹ دیوار تھی وہاں اب ایک خلا نظر آ رہا تھا۔ دوسری طرف سیڑھیاں تھیں جو نیچے جا رہی تھیں لارڈ انتہائی تیز رفتاری سے سیڑھیاں اترتا ہوا ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں چاروں طرف دیواروں کے ساتھ عجیب و غریب مشینیں نصب تھیں۔ درمیان میں شفاف شیشے کا بنا ہوا ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی مستطیل شکل کی مشین ایک لمبی سی میز پر رکھی ہوئی تھی میز کے سامنے کرسی تھی لارڈ اسی کرسی پر بیٹھا اور بڑے بے چین سے انداز میں اس نے مشین کے مختلف بٹن آن کرنے شروع کر دیئے مشین میں سے ہلکی سی سائیں سائیں کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس پر مختلف چھوٹے بڑے بلب جلنے بجھنے لگے اور ڈائلوں پر موجود سوئیاں بھی حرکت میں آ گئیں۔ اس کے ساتھ ہی ایک بڑی سی سکرین بھی ایک جھماکے سے روشن ہو گئی لارڈ نے ایک بٹن دبایا تو سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ منظر کسی جنگل کا تھا۔ لارڈ نے اس بٹن کے اوپر لگی ہوئی ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا اور جیسے جیسے وہ ناب گھماتا جا رہا تھا اسی طرح جنگل کے مناظر تبدیل ہوتے جا رہے تھے۔ پھر اچانک وہ رک گیا اس بار جو منظر ابھرا تھا۔ اس میں چار افراد جن میں دو دیو ہیکل حبشی اور دو ایکریمی تھے۔ ہاتھوں میں مشین گنیں

سنبھالے بڑے محتاط انداز میں جنگل کے اندر چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے آ رہے تھے۔ وہ بڑے محتاط اور چوکنا انداز میں چل رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر لارڈ کے ہونٹوں سے سیٹی جیسی آواز نکلی۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں اور یہاں کیوں آئے ہیں"..... لارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تیزی سے مشین کے ایک دوسرے حصے پر موجود کئی بٹن یکے بعد دیگرے دبائے اور پھر ایک بڑے سے سرخ بٹن پر ہاتھ رکھ کر وہ بیٹھ گیا۔ سکرین پر اب جیسے جیسے یہ لوگ چل رہے تھے ویسے ہی مناظر خود بخود بدلتے چلے جا رہے تھے۔ پھر اچانک سکرین پر ایک سرخ رنگ کی لائن اوپر سے نیچے نظر آنے لگی اور یہ چاروں افراد قدم بڑھاتے اس سرخ لائن کی طرف ہی بڑھے چلے جا رہے تھے اور چند لمحوں بعد وہ اس سرخ لائن کو کراس کر گئے جیسے ہی ان سب نے سرخ لائن کراس کی لارڈ نے وہ سرخ بٹن جس پر وہ کافی دیر سے انگلی رکھے بیٹھا ہوا تھا ایک جھٹکے سے پریس کر دیا اور دوسرے لمحے اس نے سکرین پر ان چاروں افراد کو اس طرح فضا میں اچھلتے اور ہاتھ پیر مارتے ہوئے دیکھا جیسے کسی نادیدہ جال میں جکڑے ہوئے فضا میں اٹھے ہوئے ہوں اور اپنا توازن درست کرنے کے لئے ہاتھ پیر مار رہے ہوں لیکن یہ سب کچھ صرف ایک لمحے کے لئے ہوا پھر وہ سب ایک ایک کر کے نیچے زمین پر گرے اور ساکت ہو گئے۔ لارڈ چند لمحوں تک غور سے انہیں دیکھتا رہا پھر اس نے تیزی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ سکرین پر وہ منظر اب ساکت ہو چکا

www.urdukorner.com

تھا جس پر جنگل کے اندر وہ چاروں افراد ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین پر ساکت پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ لارڈ نے ایک سائیڈ پر لگا ہوا مائیک اتارا اور مشین کے ایک اور حصے پر موجود بٹن دبا کر اس نے مائیک کے ساتھ لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبا دیا۔

"یس لارڈ"..... ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"سیکشن ون میں چار افراد ٹی۔ٹی کا شکار ہوئے پڑے ہیں انہیں جا کر گولیوں سے بھون ڈالو اور پھر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دو"..... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ"..... دوسری طرف سے وہی مشینی آواز سنائی دی اور لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے پھر وہ کرسی سے اٹھا اور اس شفاف شیشے والے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک ٹھٹھک گیا اس نے سیڑھیاں اتر کر یوشی کو نیچے آتے دیکھا تھا۔ وہ تیزی سے دروازے سے باہر آ گیا اس کے چہرے پر جوش کے آثار نمایاں تھے۔

"خیریت ڈیڈی آپ آج یہاں آپریشن روم میں۔ مجھے ریڈ لائٹ کاشن ملا تو میں فوراً یہاں آ گئی"۔ یوشی نے سیڑھیاں اتر کر ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"چار آدمی جنگل میں گھسے تھے انہیں ختم کرنے آیا تھا۔ سیکشن ون میں ریڈ گیس ایٹیک کی وجہ سے تمہارے کمرے میں کاشن ہوا ہو گا"۔ لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چار آدمی کون تھے وہ"..... یوشی نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی شکاری ہوں گے۔ اکثر آتے رہتے ہیں"۔ لارڈ نے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"ان میں دیو ہیکل حبشی تو نہ تھے"..... یوشی نے پوچھا تو لارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا"۔ لارڈ کے چہرے پر بے پناہ حیرت تھی۔

"آپ بتائیں تو سہی"..... یوشی نے پوچھا۔

"ہاں دو دیو ہیکل حبشی اور دو ایکیری تھے کیوں"۔ لارڈ نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے"..... یوشی نے جواب دیا تو لارڈ اس طرح اچھلا کہ اگر وہ فوراً ہی اپنے آپ کو نہ سنبھال لیتا تو یقیناً عدم توازن کی وجہ سے فرش پر جا گرتا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو تم۔ عمران اور اس کے ساتھی مگر وہ تو اس کوٹھی میں ختم ہو چکے ہیں۔ کیا اب تمہیں دن میں بھی خواب نظر آنے لگے ہیں"..... لارڈ نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آپ تو آرتھر کی رپورٹ سن کر مطمئن ہو گئے ہیں۔ میں بھی وقتی طور پر ضرور مطمئن ہو گئی تھی لیکن جب میں دوبارہ سونے لگی تو اس عمران کی تصویر بار بار میری نظروں کے سامنے آتی رہی۔ میں نے اس کی فائل جس میں اس کی تصویر تھی جلا دی اور پھر سو گئی لیکن پھر میں

www.urdukorner.com

نے خواب میں دیکھا کہ عمران نہ صرف زندہ ہے بلکہ وہ آپ اور مجھے بے بس کر کے ہمارے سامنے کھڑا قہقہے لگا رہا ہے ۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد گو مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے لیکن نجانے کیا بات تھی کہ مجھے اب اس کی موت پر یقین نہ آ رہا تھا چنانچہ میں نے پولیس چیف کو فون کر کے ایک صحافی کے طور پر لارڈ کالونی کی اس کوٹھی کی تباہی کی رپورٹ لی تو مجھے پتہ چلا کہ کوٹھی کے ملبے سے نہ ہی کوئی لاش ملی ہے اور نہ ہی کسی انسانی اعضا کا کوئی حصہ ۔ پولیس کے مطابق کوٹھی خالی تھی ۔ اس پر میں مزید پریشان ہوئی اور پھر میں نے آرتھر کو فون کیا تو معلوم ہوا کہ آرتھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ کسی پارٹی سے ملنے کے لئے اچانک اور خلاف معمول اپنی رہائش گاہ پر گیا ہے میں نے اس کی رہائش گاہ کا نمبر لے کر وہاں فون کیا تو وہاں سے جب کسی نے فون نہ اٹھایا تو میں نے دوبارہ آرتھر کی بار میں فون کیا اور اس کے اسسٹنٹ کو حکم دیا کہ وہ فوراً جا کر آرتھر کی رہائش گاہ چیک کر کے اور وہاں سے مجھے فون کر کے رپورٹ دے کہ وہاں سے فون کیوں اٹنڈ نہیں کیا جا رہا اور پھر جب وہاں سے آرتھر کے اسسٹنٹ الیگزینڈر کی کال آئی تو پتہ چلا کہ وہاں آرتھر اور اس کے تین ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور تینوں ملازموں کو بے ہوش کر کے باندھ کر ڈالا گیا ہے ۔ الیگزینڈر نے آرتھر کے خاص ملازم مگاسو کو ہوش دلایا تب تفصیل معلوم ہوئی کہ دو ایکریمی ایک مقامی آدمی اور دو دیو ہیکل حبشی گیٹ پر پہنچے ان کے کال بیل بجانے پر مگاسو باہر آ گیا تو ایک

ایکریمی نے بتایا کہ وہ لارڈ ہے اور آرتھر کی بار میں جانا اس کے وقار کے خلاف ہے اس لئے وہ ہمیں آرتھر کی واپسی کا انتظار کرے گا ۔ مگاسو نے انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا پھر اچانک مگاسو کے سر پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کر دیا گیا ۔ اس کے بعد جب اسے ہوش آیا تو اسے پکڑ کر ڈرائنگ روم میں لے جایا گیا جہاں آرتھر موجود تھا ۔ آرتھر نے اسے حکم دیا کہ ان کے آدمیوں کے ساتھ جا کر سپیشل سیف سے دس لاکھ ڈالر نکال کر ان کے حوالے کر دوں اس نے ایسا ہی کیا لیکن پھر اسے بے ہوش کر دیا گیا اور اب اسے ہوش آیا ہے تو الیگزینڈر اس کے سامنے ہے ۔ پھر مگاسو کے ساتھ جا کر الیگزینڈر نے آرتھر کا سپیشل سیف چیک کیا اس کی مشینری ٹوٹی پڑی تھی اور سیف میں موجود تمام دولت جو الیگزینڈر کے مطابق لاکھوں ڈالر تھی غائب تھی اور آرتھر جس کار میں ساتھیوں سمیت کوٹھی گیا تھا وہ کار بھی موجود نہ تھی اس رپورٹ کے ملنے پر میں سمجھ گئی کہ یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے ۔ انہوں نے آرتھر کو کوٹھی تباہ کرتے چیک کر لیا اور پھر اس سے انتقام لے کر اسے ہلاک کیا اور اس کی دولت بھی لوٹ لی اس کے بعد یہ بات یقینی تھی کہ وہ یہاں آئیں گے کیونکہ لامحالہ آرتھر سے انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ کوٹھی کی تباہی کا حکم اسے آپ نے دیا ہے ۔ اس لئے اب جبکہ آپ نے چار افراد کے گروپ کا کہا تو میرے ذہن میں عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں اور دو دیو ہیکل حبشی چونکہ ان کے گروپ کی مخصوص نشانی ہے اس لئے میں نے پوچھا تھا" ..... یوشی :

www.urdukorner.com

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آرتھر کی کوٹھی میں تو پانچ افراد تھے۔ تم بتا رہی ہو۔ لیکن یہ تو چار ہیں۔ اوہ کہیں ایک آدمی باہر نہ رہ گیا ہو۔ میں معلوم کرتا ہوں"۔ لارڈ نے کہا اور تیزی سے واپس اس شفاف کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے مشین کے ایک حصے کے کئی بٹن دبائے اور مائیک اتار کر اس کا سلسلہ آن کر دیا۔

"یس لارڈ"..... دوسری طرف سے وہی مشینی آواز سنائی دی۔

"ان چار افراد کا کیا ہوا جنہیں سیکشن دن میں ٹی۔ ٹی سے شکار کیا گیا تھا"۔ لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل کی جا چکی ہے۔ لارڈ"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"گڈ۔ وانڈراؤنڈ مشین آن کر کے سیکشن کے بیرونی حصے کو چیک کرو اور اگر ان کا کوئی ساتھی باہر ہو تو اسے بھی گولیوں سے اڑا دو"۔ لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور لارڈ نے او۔ کے کہہ کر مشین کے بٹن آف کر دیئے۔

"بہر حال وہ جو کوئی بھی تھے۔ اب ختم ہو چکے ہیں ویسے مجھے حیرت ہے کہ یہ عمران آخر کس مٹی کا بنا ہوا ہے"..... لارڈ نے شفاف شیشے والے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے یوشی سے مخاطب ہو کر کہا اور یوشی مختصر ہنس پڑی۔

"اگر واقعی اس نے آب حیات پی رکھا ہے تو پھر آپ کے آپریشنل سیکشن کی رپورٹ بھی غلط ہو گی"۔ یوشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں بے ہوش پڑے افراد پر گولیاں چلانے سے کون انہیں روک سکتا ہے"..... لارڈ نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ اس طرح باتیں کرتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد وہ جیسے ہی اس کمرے میں پہنچے۔ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے لارڈ اور یوشی دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے سورج عین ان کی کھوپڑی کے اندر طلوع ہو گیا ہو۔

"کیا۔ کیا۔ کیا۔ تم۔ تم"..... لارڈ کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی لارڈ کا ذہن ہر قسم کے احساسات سے عاری ہوتا چلا گیا۔

www.urdukorner.com

اوزاگا کو اس کے گھر پر چھوڑ کر عمران نے کار موڑی اور پھر وہ سالسبری کی اس مارکیٹ میں پہنچ گئے جسے یہاں لکی مارکیٹ کہا جاتا تھا۔ یہاں بہت بڑی بڑی دکانیں تھیں جو سب کی سب دنیا بھر میں ملنے والی ہر بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی چیز سے بھری ہوئی تھیں۔ زیادہ تر سامان الیکٹرونکس کا تھا اور اس کے بعد اسلحہ کا نمبر تھا۔

"جوزف اور جوانا کار میں رکیں گے ٹائیگر میرے ساتھ جائے گا"۔ عمران نے پارکنگ میں کار روکتے ہوئے کہا اور پھر وہ کار سے نیچے اتر آیا فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا ٹائیگر بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"آؤ ٹائیگر یقیناً اس لارڈ نے اپنے اس جنگل میں جدید ترین الیکٹرونکس کی مدد سے حفاظتی اقدامات کر رکھے ہوں گے۔ اگر ہمیں یہاں الیکٹرونکس کی دنیا کی نئی ایجاد ڈبل زیرو مل جائے تو پھر کام بن جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"ڈبل زیرو۔ وہ کیا ہوتا ہے"۔ ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"ڈبل زیرو ایک ایسی مشین کا نام ہے جو اینٹی توانائی سے چلتی ہے اور اس میں نو دریافت شدہ ریز جنہیں سامو تھریس کہا جاتا ہے اور اس کا کوڈ نام ایس۔ ٹی ہے۔ پہلی بار استعمال کی گئی ہیں۔ سامو تھریس ریز کے بارے میں تم نے پڑھا ہو گا اس لئے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے"..... عمران نے ایک دکان میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"..... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم سرتاپا زیر زمین دنیا میں غرق ہو چکے ہو۔ اور مطالعہ نہیں کیا کرتے"..... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"کوشش تو کرتا ہوں باس لیکن اس زیر زمین دنیا میں چکر ہی ایسا چل جاتا ہے کہ مطالعے کی فرصت نہیں ملتی"۔ ٹائیگر نے انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا۔

"بعد میں بات کریں گے"..... عمران نے اسی طرح ناخوشگوار لہجے میں کہا اور ایک طرف بنے ہوئے بڑے سے کاؤنٹر پر کھڑے سیلز مین کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا آپ کے پاس نو ایجاد شدہ الیکٹرونکس مشین ڈبل زیرو بھی ہو گی"..... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

www.urdukorner.com

"ڈبل زیرو نہیں صاحب"..... سلیز مین نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں دکان میں تو بے شمار نئی سے نئی چیزیں نظر آ رہی ہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہاں اس کا کوئی گاہک نہیں ہے جناب۔ اور وہ مہنگی بھی ہے اس لئے ہم نہیں رکھتے"۔ سلیز مین نے جواب دیا۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ خود مارکیٹ سے معلوم کر لیں اور اگر وہ کہیں دستیاب ہو تو آپ ہمیں منگوا دیں۔ اس کی قیمت اور آپ کا کمیشن دونوں ہی آپ کو مل جائے گا"..... عمران نے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں۔ آپ کو کس رینج کی مشین چاہئے"۔ سلیز مین نے کہا۔

"جتنی بڑی سے بڑی رینج کی مل سکے۔ میرا خیال ہے ابھی مارکیٹ میں زیادہ سے زیادہ تھری کلو میٹر رینج کی ہی مشین آئی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ ادھر ریسٹ روم میں تشریف رکھیں میں معلوم کرتا ہوں"۔ سلیز مین نے کہا اور عمران اور ٹائیگر ایک سائیڈ پر بنے ہوئے بڑے سے کیبن میں داخل ہو گئے جہاں صوفے موجود تھے تاکہ شاپنگ کرنے کے لئے آنے والے اگر تھک جائیں تو وہاں آرام کر سکیں۔

"سنو ٹائیگر تمہاری یہ بات سن کر مجھے شدید ذہنی کوفت ہوئی ہے کہ تم مطالعہ نہیں کرتے۔ اگر آئندہ تم نے یہ جواب دیا تو جانتے ہو کیا

ہو گا"۔ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں معافی چاہتا ہوں باس آئندہ آپ کو شکایت نہ ہو گی"۔ ٹائیگر نے انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا۔

"یہ فرسٹ اینڈ لاسٹ وارننگ ہے۔ ٹائیگر اس بات کو ذہن میں بٹھا لو کیونکہ میرے پاس کبھی دوسری وارننگ کی گنجائش نہیں ہوا کرتی۔ دوسری بار جو شخص مجھے شکائت کا موقع دے تو پھر وہ دوسرا سانس نہیں لیا کرتا"..... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے انتہائی شرمندگی سے اپنا منہ جھکا لیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی وہی سلیز مین اندر داخل ہوا۔

"جناب مارکیٹ میں ایک ڈبل زیرو مشین دستیاب ہے لیکن اس کی رینج بے حد کم ہے صرف ہنڈرڈ یارڈ"..... سلیز مین نے کہا۔

"ساری مارکیٹ چیک کر لی ہے آپ نے"۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سر"..... سلیز مین نے جواب دیا۔

"او۔ کے وہی منگوا لیجئے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس کی قیمت ایک لاکھ ڈالر ہے جناب"..... سلیز مین نے کہا۔

"کوئی بات نہیں آپ منگوا لیں پیمنٹ ہو جائے گی"۔ عمران نے کہا اور سلیز مین سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"جا کر کار سے رقم لے آؤ"..... عمران نے سلیز مین کے واپس جاتے ہی ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ایک لاکھ ڈالر ہی لے آنے ہیں یا....." ٹائیگر نے پوچھا۔

www.urdukorner.com

"نہیں ساری رقم لے آؤ۔ کچھ ضروری اسلحہ بھی خریدنا ہے"۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ریسٹ روم سے باہر نکل گیا۔

"آیئے جناب مشین آ گئی ہے"..... تھوڑی دیر بعد سلیز مین نے ریسٹ روم میں آ کر کہا اور عمران اٹھ کر اس کے ساتھ کاؤنٹر پر چلا گیا۔ اسی لمحے سلیز مین نے نیچے سے ایک سگریٹ کیس جتنا گتے کا کارٹن اٹھا کر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔ مشین اس کارٹن میں بند تھی کارٹن پر صرف دو بڑے بڑے زیرو چھپے ہوئے تھے عمران نے ڈبہ اٹھا کر اسے غور سے دیکھا۔ مشین ایکریمیا کی ایک کمپنی کی ہی بنی ہوئی تھی۔ عمران نے ڈبہ کھولا اور اس میں موجود سیاہ رنگ کا چھوٹا سا سگریٹ کیس جتنا مگر پتلا سا باکس اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے کے بعد اس نے اسے ایک طرف رکھا اور پھر کارٹن کے اندر موجود کاغذ نکال کر اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔

"ٹھیک"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین اور کاغذ کو دوبارہ کارٹن میں رکھتے ہوئے کہا۔

"رقم دے دو"..... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ کاؤنٹر پر رکھا اور اسے کھول کر اس میں موجود بڑے بڑے نوٹوں کی گڈیاں نکال کر اس نے سلیز مین کی طرف بڑھا دیں۔ سلیز مین نے ایک ایک گڈی کو غور سے دیکھا اور پھر ساری گڈیاں اٹھا کر وہ ایک طرف لگی ہوئی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کا ایک خانہ کھول کر ساری گڈیاں اس کے اندر ڈالیں اور ایک بٹن دبا

دیا۔ مشین پر ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی چند لمحوں بعد سکرین پر ایک لاکھ کا ہندسہ اور او۔ کے کے الفاظ آ گئے تو سلیز مین نے مشین آف کر دی۔ مشین آف ہوتے ہی ایک چٹ باہر آ گئی۔ سلیز مین نے وہ چٹ اٹھائی اور لا کر عمران کو دے دی۔

"آپ کا بے حد شکریہ جناب اور کوئی خدمت ہو تو بتائیں"۔ سلیز مین نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کچھ خاص اسلحہ بھی لینا تھا"..... عمران نے کہا۔

"اوہ مل جائے گا۔ آپ لسٹ دے دیں"۔ سلیز مین نے چونک کر کہا۔

"کاغذ دے دیجئے"..... عمران نے کہا اور سلیز مین نے ایک پیڈ اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے اس پر ایک لسٹ بنائی اور پیڈ لسٹ سلیز مین کی طرف بڑھا دی۔

"جی دس منٹ لگیں گے"۔ سلیز مین نے لسٹ لیتے ہوئے کہا۔

"تم لے کر آ جانا"..... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور پھر مشین کا کارٹن اٹھائے وہ واپس مڑ گیا تھوڑی دیر بعد وہ کار میں پہنچ گیا۔ جوزف وہ جوانا وہاں موجود تھے۔ عمران نے کار میں بیٹھ کر ڈبل زیرو مشین کارٹن سے باہر نکالی اور پھر اس کی سائیڈ پر لگے ہوئے دو چھوٹے چھوٹے بٹن آن کر دیئے۔ بٹن آن ہوتے ہی مشین کی ایک سائیڈ پر سرخ رنگ کا نقطہ جل اٹھا۔ عمران نے مشین کو سائیڈ سیٹ پر رکھ دیا اور ٹائیگر کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ تقریباً بیس منٹ بعد ٹائیگر واپس آیا

www.urdukorner.com

تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا شاپنگ بیگ تھا اس نے وہ عقبی طرف بیٹھے جوزف اور جوانا کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے سائیڈ سیٹ پر پڑی ہوئی ڈبل زیرو مشین اٹھائی تو وہ سرخ رنگ کا نقطہ اب سبز رنگ میں تبدیل ہو چکا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے مشین کو کار کے اوپر رکھا اور پھر انجن سٹارٹ کرنے لگا لیکن انگنیشن میں چابی گھومنے کے باوجود انجن کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنائی دی یوں لگتا تھا جیسے کار میں سرے سے انجن ہی نہ ہو۔

"یہ کیا ہوا کار کو"..... ساتھ بیٹھے ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے ڈبل زیرو اٹھائی اس کے بٹن آف کئے اور اسے جیب میں رکھ لیا۔

"ڈبل زیرو ہو گیا تھا انجن"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار جب اس نے چابی گھمائی تو انجن بغیر کسی توقف کے سٹارٹ ہو گیا۔

"کمال ہے۔ اس کا مطلب ہے یہ مشینری کو بھی معطل کر دیتی ہے"۔ ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہر قسم کی مشینری کو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کار آگے بڑھا دی۔

"باس میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ اس پسماندہ ملک میں اس قدر بڑی اور شاندار دکانیں کیوں بنی ہوئی ہیں۔ یہاں تو میرے خیال میں ہر وہ چیز مل جاتی ہے جو شاید ایکریمیا میں بھی نہ مل سکتی ہو"۔

ٹائیگر نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"یہاں خریداری والا کھاتہ تو صرف حکومت کو دکھانے کے لئے ہوتا ہے۔ اصل میں یہاں سے مال پورے براعظم افریقہ میں سمگل کیا جاتا ہے یہاں چونکہ ڈیوٹی وغیرہ کا چکر نہیں ہے اس لئے یہاں کوئی بھی چیز لے آؤ اسے سمگلنگ نہیں کہا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ سالسبری اس وقت سمگلنگ کے مال کا سب سے بڑا اڈہ بن چکا ہے۔ اب یہ مشین شاید ہمیں ایکریمیا میں بھی مشکل سے ملتی کیونکہ وہاں اس کو رکھنا جرم سمجھا جاتا ہے لیکن یہاں دیکھو عام سی دکان سے مل گئی ہے گو اس کی رینج بے حد کم ہے لیکن اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ ہم چار افراد کے گرد ایک ایسا حفاظتی خول قائم ہو جائے گا جس پر دنیا کی کوئی ریڈیائی نہ کر سکے گی اور سو گز کی رینج میں ہر قسم کی مشینری آف ہو جائے گی"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد جب وہ فیونا پہنچے جو ایک چھوٹا سا قصبہ تھا تو شام کے سائے کافی گہرے پڑ چکے تھے عمران نے وہاں سے لارڈ کی رہائش گاہ کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر وہ ان معلومات کے مطابق آگے بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کا واسطہ ایک چار دیواری سے پڑ گیا۔ چار دیواری کافی اونچی تھی اور اس پر خار دار تاریں لگی ہوئی تھیں لیکن دور دور تک صرف دیوار ہی دیوار اور اس کے اندر گھنا جنگل ہی نظر آ رہا تھا لیکن کوئی گیٹ یا دروازہ نہ تھا۔ دیوار کے باہر بھی جنگل ہی تھا لیکن یہ جنگل اس قدر گھنا نہ تھا ہر طرف

www.urdukorner.com

خاموشی چھائی ہوئی تھی عمران نے کار روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔
عمران نے غور سے دیوار کے اوپر موجود خار دار تاروں کو دیکھنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی اس کی نظر ان خار دار تاروں کے درمیان ایک سیاہی مائل تار پر پڑی تو بے اختیار اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اسلحے والا تھیلا نکالو۔ اب ہم نے دیوار پھاند کر اندر جانا ہے"۔
عمران نے کہا اور جوزف نے تھیلا باہر نکالا تو عمران نے اس میں موجود ایک ریموٹ کنٹرول آلہ نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور باقی اسلحہ جو بے ہوش کر دینے والی گیس گنوں اور انتہائی جدید قسم کی مشین گنوں اور مشین پسٹلز اور انتہائی طاقت ور بموں پر مشتمل تھا اس نے سب میں تقسیم کر دیا تھیلے میں ایک جدید انداز کی نائیلون کی بنی ہوئی سیڑھی بھی موجود تھی جو پیک تھی۔ عمران نے اسے نکالا اور پھر اسے کھول کر اس نے اس کے ایک سرے پر لگے ہوئے فولادی آنکڑے کے بازوؤں کو مخصوص انداز میں سیٹ کیا اور پھر جوانا کی طرف بڑھا دیا۔

"لو اسے اندر کی طرف پھینکو"..... عمران نے کہا اور جوزف نے اس کا دوسرا سرا پکڑ کر آنکڑے والا سرا اس نے گھما کر دیوار کی دوسری طرف پھینک دیا۔ چند لمحوں بعد آنکڑا دوسری طرف دیوار میں پھنس چکا تھا اور جوانا نے جھٹکا دے کر سیڑھی کی مضبوطی کا اندازہ لگایا۔

"اب کیا کرنا ہے ماسٹر"..... جوانا نے کہا۔

"چلو تم ہی بسم اللہ کر دو"..... عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا

سیڑھی کی مدد سے دیوار کے اوپر والے سرے پر پہنچا اور پھر خار دار تار سے پیر بچا کر اس نے اندر چھلانگ لگا دی اور پھر ایک ایک کر کے سب اندر پہنچ گئے تو آخر میں عمران اس سیڑھی کی مدد سے اندر کود گیا۔ اندر بھی دور دور تک پھیلا ہوا جنگل نظر آ رہا تھا۔ چونکہ شام گہری ہو چکی تھی اس لئے جنگل میں تاریکی تھی عمران نے جیب سے ڈبل زیرو نکال کر اسے آن کیا اور پھر اسے دوبارہ جیب میں ڈال کر اس نے ریموٹ کنٹرول نما آلہ ہاتھ میں لیا اور آگے بڑھنا شروع کر دیا۔

"باس کیا ڈبل زیرو کی موجودگی میں یہ آلہ کام کرے گا"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں اس کے اندر کی تمام مشینری پلاسٹک کی بنی ہوئی ہے۔ دھات استعمال نہیں کی گئی اس لئے ایس۔ ٹی ریز اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتیں۔ ویسے بھی یہ صرف ریز کا کاشنر ہے۔ مطلب کہ بیس گز دور سے یہ کسی قسم کی ریز کو ڈیٹکٹ کر کے کاشن دے دیتا ہے اور بس"۔ عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سب تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اچانک عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے پر ایک چھوٹا سا نکتہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ عمران نے اس پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو نقطہ بجھ گیا۔

"ہمیں چیک کیا جا رہا ہے"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس نے قدم نہ روکے تھے اور پھر اچانک عمران کے ہاتھ میں موجود آلے سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور عمران چونک پڑا۔

www.urdukorner.com

"سنو محتاط ہو جاؤ بیس گز دور ٹی ایکس ریز کا دائرہ موجود ہے اور اس کے بعد شاید ہم پر اٹیک کیا جائے۔ اس لئے جیسے ہی میں منہ سے لفظ آف نکالوں تم سب نے اس طرح ہوا میں اچھل کر اور ہاتھ پیر مارتے ہوئے نیچے گر کر ساکت ہونا ہے جیسے کسی ریز اٹیک کی وجہ سے تم بے ہوش ہو گئے ہو"..... عمران نے جوزف جوانا اور ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے کہا۔ عمران نے یہ بات چلتے چلتے کہی تھی وہ رکے نہ تھے اور پھر کچھ دیر چلنے کے بعد اچانک عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے پر نیلے رنگ کا نقطہ جل اٹھا تو عمران نے بٹن پریس کر دیا اور آلے کو جیب میں رکھ کر اس نے زور سے آف کا لفظ کہا اور دوسرے لمحے عمران سمیت اس کے سارے ساتھی فضا میں اچھل کر بری طرح ہوا میں ہاتھ پیر مارتے ہوئے نیچے گھاس پر گرے اور ساکت ہو گئے۔ ان سب نے واقعی انتہائی خوبصورت اداکاری کی تھی۔ عمران اس انداز میں لیٹا ہوا تھا کہ اس کی نظریں سامنے دیکھ رہی تھیں اور تھوڑی دیر بعد اس نے ایک جیپ کو دور سے درختوں کے درمیان دوڑ کر اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔

"ہوشیار۔ ہم نے اس جیپ میں موجود ایک آدمی کو زندہ پکڑنا ہے باقیوں کو مشین پسٹل سے اڑا دینا مشین پسٹل ہاتھ میں لے لو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے ہاتھ موڑ کر اسے جیب میں ڈالا اور مشین پسٹل نکال لیا۔ سائیلنسر لگے مشین پسٹل

عمران کے ساتھ ساتھ سب کے ہاتھوں میں نظر آنے لگ گئے تھے لیکن لمبی گھاس کی وجہ سے وہ دور سے نظر نہ آسکتے تھے۔ جیپ ان سے تقریباً سو گز دور رک گئی اور پھر جیپ میں سے تین افراد باہر کود ے۔ ان میں سے دو کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں جب کہ ایک خالی ہاتھ تھا۔ ان دونے تو کاندھوں سے مشین گنیں اتاریں جب کہ تیسرا ویسے ہی خالی ہاتھ آگے بڑھتا رہا۔ عمران نے جب دیکھا کہ جیپ میں اور کوئی آدمی نہیں ہے تو اس نے مشین پسٹل والا ہاتھ اونچا کیا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی دونوں کی چیخیں فضا میں گونجیں اور مشین گن بردار چیختے ہوئے اچھل کر پشت کے بل گرے۔

"خبردار ہاتھ اٹھا دو"..... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی عمران کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ آدمی جو خالی ہاتھ حیرت سے بت بنا کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات تھے۔

"تم۔ تم۔ بے ہوش نہیں ہوئے۔ ٹی۔ ٹی۔ ریز کے باوجود"۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب پہنچتے ہی اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹی۔ ٹی ریز اب بے اثر ہو چکی ہیں مسٹر۔ زمانہ ان ٹی۔ ٹی۔ ریز سے بہت آگے نکل چکا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اوہ"..... اس آدمی نے ہونٹ

www.urdukorner.com

بھینچتے ہوئے کہا۔

" اس کو کوٹ کڑی لگا دو "..... عمران نے کہا اور جوانا نے جھپٹ کر ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے اس نے ایک جھٹکے سے اس کا کوٹ عقب سے کافی نیچے تک کر دیا۔

" کیا نام ہے تمہارا "..... عمران نے اس بار سرد لہجے میں پوچھا۔

" میرا نام رچرڈ ہے۔ رچرڈ۔ مگر تم تو ٹی۔ ٹی۔ ریز سے بے ہوش ہو چکے تھے پھر "..... رچرڈ کی ذہنی حالت ابھی تک درست نہ ہوئی تھی۔ شاید اسے یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ ٹی۔ ٹی۔ ریز فائر ہونے کے باوجود کوئی آدمی خود بخود ہوش میں آ سکتا ہے لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر دو فٹ دور گھاس میں جا گرا۔ عمران نے یکلخت اس کے گال پر تھپڑ جڑ دیا تھا۔

" اب تمہاری حیرت دور ہو گئی ہو گی۔ اٹھا کر کھڑا کرو اسے "۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور جوانا نے ایک بار پھر جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور کھڑا کر دیا۔

" کہاں ہے لارڈ نامیری۔ جلدی بتاؤ ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" لارڈ۔ لارڈ تو سپیشل ونگ میں ہوتے ہیں "۔ رچرڈ نے خوف زدہ سے لہجے میں ہکلاتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے وہ سپیشل ونگ تفصیل سے بتاؤ اور کس طرح اس میں داخل ہوا جا سکتا ہے "..... عمران نے کہا۔

" اس میں کوئی لارڈ کی مرضی کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کا کوئی دروازہ نہیں ہے۔ سپاٹ دیوار ہے۔ ریڈ بلاک دیوار جسے ایٹم بم سے بھی نہیں توڑا جا سکتا "..... رچرڈ نے جواب دیا۔

" چلو بٹھاؤ اسے جیپ میں "..... عمران نے کہا اور خود جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا نے اسے بازو سے پکڑا اور چند لمحوں بعد وہ سب جیپ میں سوار ہو چکے تھے۔

" بولو کدھر ہے سپیشل ونگ ورنہ ایک لمحے میں کھوپڑی میں گولی اتار دوں گا "..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" سیدھے چلو۔ ایک کلو میٹر کے بعد رہائش گاہ آئے گی۔ اس کے بائیں طرف سپیشل ونگ ہے اور دائیں طرف اوپن ونگ "..... رچرڈ نے جواب دیا اور عمران نے جیپ سٹارٹ کی اور پھر اسے موڑ کر اس نے پوری رفتار سے اسے دوڑانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں جنگل کے اندر ایک عظیم الشان عمارت نظر آنے لگ گئی۔ جس کے گرد واقعی اونچی دیوار تھی اور دیوار بھی ریڈ بلاکس کی بنی ہوئی تھی اور پھر قریب پہنچنے پر بائیں طرف دیوار میں ایک خلا نظر آ رہا تھا جب کہ دائیں ہاتھ پر دیوار سپاٹ تھی۔

" جب لارڈ کوئی دروازہ نمودار کرنا چاہتا ہے تو کہاں ہوتا ہے یہ نمودار "..... عمران نے کہا۔

" وہ جہاں دیوار میں سرخ رنگ کا بٹن لگا ہوا ہے۔ لیکن یہ اندر سے کھلتا ہے۔ باہر سے نہیں "..... رچرڈ نے جواب دیا اور عمران نے

www.urdukorner.com

جیپ اس طرف کو بڑھا دی ۔چند لمحوں بعد جیپ دیوار پر بنے ہوئے اس چوکھٹے کے سامنے پہنچ کر رک گئی اور عمران اچھل کر نیچے اترا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ ڈبل زیرو باکس نکالا اور پھر جیسے ہی وہ دیوار کے قریب گیا۔ اچانک گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ دیوار کا وہ حصہ درمیان سے سمٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گیا اب وہاں ایک دروازہ نظر آرہا تھا۔

"اس کی گردن توڑ کر پھینک دو اور سب آجاؤ"..... عمران نے مڑ کر کہا اور دوسرے لمحے رچرڈ کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور پھر اس کی لاش اٹھا کر جیپ سے نیچے پھینک دی گئی اور اس کے ساتھ ہی سارے ساتھی نیچے اترآئے ۔رچرڈ کا خاتمہ جوانا نے اس کی گردن توڑ کر کیا تھا۔ اس خلا سے گزر کر وہ دوسری طرف پہنچے تو ایک راہداری دور تک جاتی ہوئی دکھائی دی ۔راہداری خالی پڑی ہوئی تھی ۔وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ وہ سب ہاتھوں میں مشین پسٹل پکڑے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ پھر جیسے ہی وہ تقریباً اس خلا سے سو گز دور پہنچے ۔ان کے عقب میں گڑگڑاہٹ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دیوار خود بخود برابر ہو گئی ۔راہداری آگے جا کر مڑی اور پھر ایک کمرے کا دروازہ عمران کو نظر آیا ۔ عمران نے دروازہ کھول کر کمرے کے اندر جھانکا اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا ۔ کیونکہ کمرے کی ایک دیوار میں بنا ہوا خلا اسے نظر آرہا تھا اور اس خلا کی دوسری طرف سے باتیں کرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی ۔عمران نے جلدی سے مڑ کر دروازہ بند کر دیا اور سب ساتھیوں کو خاموش رہنے کا

بوڑھے کا"..... یوشی نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

خاموش رہو لڑکی ورنہ ایک لمحے میں گولیوں سے چھلنی کر دوں گا"

عمران کا لہجہ بے پناہ سرد ہو گیا تھا اور یوشی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی ۔ٹائیگر باتھ روم سے پانی کا جگ بھر کر لے آیا اور جیسے ہی بوڑھے کے حلق میں پانی انڈیلا گیا اور منہ پر پانی کے چھینٹے مارے گئے بوڑھا کراہتا ہوا ہوش میں آگیا۔

"ٹائیگر تم اس خلا سے گزر کر سیڑھیاں اتر کر دیکھو کہ نیچے کیا ہے ۔رجوزف اور جوانا تم باقی عمارت چیک کرو اور جو کوئی بھی نظر آئے گولیوں سے اڑا دو"..... عمران نے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے خلا کی طرف بڑھ گیا جب کہ جوزف اور جوانا بجلی کی سی تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"تم ۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے ۔ تم اندر کیسے آگئے ۔اندر تو کسی کی روح بھی میری اجازت کے بغیر نہیں آسکتی ۔اور تمہیں تو ٹی ۔ٹی سے بے ہوش کر دیا گیا تھا اور گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔ پھر تم زندہ کیسے ہو گئے"..... بوڑھا انتہائی حیرت کی وجہ سے بوکھلاہٹ بھرے انداز میں بولے چلا جا رہا تھا۔

"تمہارا نام لارڈ نامیری ہے اور تم ہاٹ فیلڈ کے ایجنٹ ہو ۔ کیا عہدہ ہے تمہارا ہاٹ فیلڈ میں"..... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ہاٹ فیلڈ ۔ کون ہاٹ فیلڈ ۔ میں تو کسی ہاٹ فیلڈ کو نہیں جانتا"

www.urdukorner.com

بوڑھے نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم تو وارک کو بھی نہ جانتے ہوگے اور نہ ہی آرتھر کو۔ کیوں میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں"..... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"وارک۔ آرتھر۔ ہاں میں انہیں جانتا ہوں۔ وہ میرے ماتحت تھے لیکن میں کسی ہاٹ فیلڈ کو نہیں جانتا"۔ بوڑھے نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"پاس نیچے ایک بڑا ہال ہے جو مکمل طور پر مشین روم ہے۔ انتہائی جدید قسم کی مشینری ہے"۔ ٹائیگر نے خلا سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کا خیال رکھنا اگر یہ کوئی بھی غلط حرکت کریں تو میری طرف سے اجازت ہے۔ بلا کسی تکلف کے گولیوں سے اڑا دینا"۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا وہ خلا کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ خلا کی دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ سیڑھیاں اتر کر وہ جب ایک بڑے ہال میں پہنچا تو وہاں موجود مشینری دیکھ کر اسے خود بھی بے حد حیرت ہوئی اس نے قریب سے اس مشینری کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس شفاف شیشے والے کمرے میں داخل ہوا اور اس نے کرسی پر بیٹھ کر آپریٹنگ مشین کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت مشین کی ایک سائیڈ پر چند بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور مشین سے ایک مشینی سی آواز ابھری۔

"ہیلو لارڈ۔ ہیلو لارڈ۔ آپریشنل ہیڈ کالنگ یو"..... مشینی آواز

مسلسل کال دیئے چلی جا رہی تھی۔ عمران نے غور سے اس حصے کو دیکھا اور پھر سائیڈ بک سے لٹکا ہوا مائیک اتار کر اس نے ایک بٹن پریس کیا اور پھر مائیک کی سائیڈ سے لگا بٹن پریس کر دیا۔

"لارڈ اٹنڈنگ یو"..... عمران کے منہ سے لارڈ جیسی آواز نکلی۔

"کون ہو تم۔ تم لارڈ نہیں ہو۔ کون ہو تم"..... دوسری طرف سے اسی مشینی آواز میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین کے ایک کونے میں سرخ رنگ کا خانہ روشن ہو گیا۔ عمران نے اس خانے کے روشن ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر چھلانگ لگائی اور تقریباً اڑتا ہوا اس شفاف شیشے والے کمرے کے اندرونی کونے میں جا کھڑا ہوا اور وہ واقعی بال بال بچا تھا۔ اس سرخ خانے سے نکلنے والی سرخ شعاع نے اس کرسی کو جس پر ایک لمحہ پہلے عمران موجود تھا۔ اس طرح جلا کر راکھ کر دیا تھا جیسے کسی نے لوہے کی اس کرسی کو کسی دہکتی ہوئی بڑی سی بھٹی میں ڈال دیا ہو اگر عمران کو چھلانگ لگانے میں ایک لمحہ بھی دیر ہو جاتی تو یقیناً عمران کا بھی یہی حشر ہوتا۔ دوسرے لمحے اس نے مشین کے اس حصے کا خانہ سرخ ہوتے دیکھا جس حصے کی طرف عمران موجود تھا اور عمران یکلخت فضا میں اچھلا اور مشین کے اوپر سے ہوتا ہوا مشین کے عقبی کونے میں جا کھڑا ہوا۔ اسی لمحے کڑاک کڑاک کی تیز آوازوں کے ساتھ کمرے کا وہ حصہ جہاں ایک لمحہ پہلے عمران موجود تھا میں لگے ہوئے شیشوں کی کرچیاں اڑ گئیں۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے اس نے مشین پر

www.urdukorner.com

فائر کھول دیا۔ گولیاں تڑتڑاہٹ کے ساتھ مشین میں گھستی چلی گئیں۔ مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگ گئی اور عمران نے ایک بار پھر جمپ لگایا اور دوسرے لمحے وہ اس کمرے سے باہر جا کھڑا ہوا تھا۔ اسی لمحے اس نے ہال کمرے میں موجود مشینری کو خود بخود زندہ ہوتے دیکھا تو وہ واقعی اس طرح سیڑھیوں کی طرف دوڑ پڑا۔ جیسے محاورے میں سر پر پیر رکھ کر دوڑنا کہتے ہیں۔ لیکن ابھی وہ سیڑھیوں کے قریب ہی پہنچا تھا کہ یکلخت سیڑھیوں کے اوپر موجود خلا خود بخود بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے کونے میں پڑے ہوئے ایک بڑے سے ڈرم کے پیچھے چھلانگ لگا دی۔ لیکن ابھی وہ ڈرم کے عقب میں پہنچا ہی تھا کہ ایک مشین میں سے سرخ رنگ کی لہر نکل کر اس ڈرم پر پڑی اور فولاد کا بنا ہوا یہ ڈرم پگھل کر پانی کی طرح فرش پر بہنے لگ گیا۔ عمران کو بھی یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے جلتی آگ کے الاؤ میں پھینک دیا ہو۔ ڈرم کے پگھلتے ہی عمران نے ایک بار پھر چھلانگ لگائی اور وہ فضا میں کسی پرندے کی طرح اٹھتا چلا گیا۔ اسی لمحے سرخ شعاع اس کے پیٹ کے نیچے سے نکل گئی اور عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے انتہائی گرم ہوا اس کے پیٹ سے چھوتی ہوئی نکل گئی ہو مگر دوسرے لمحے اس کے پیر مشین کی اوپر والی سطح پر لگے اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر جمپ لیا اور کافی اوپر موجود ایک روشن دان میں لگی ہوئی سلاخوں پر اس کا ہاتھ پڑ گیا۔ دوسرے لمحے وہ اس سلاخ سے لٹکا ہوا تھا۔ لیکن اس کا جسم مشین کے بالکل اوپر تھا اور باقی

مشینیں سائیڈوں پر تھیں البتہ سامنے والے رخ پر موجود مشینیں اس کے بالکل سامنے تھیں۔ عمران نے دوسرے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل سیدھا کیا اور پھر تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چار مشینوں پر گولیاں برسنے لگیں۔ خوفناک دھماکے ہوئے اور چاروں مشینوں کے پرزے فضا میں بکھرتے چلے گئے۔ اسی لمحے عمران نے ایک اور حیرت انگیز منظر دیکھا۔ سائیڈ پر موجود ایک مشین بجلی کی سی تیزی سے کھسکتی ہوئی آگے کی طرف بڑھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ٹرالی پر چل رہی ہو۔ پھر وہ تیزی سے مڑی اور اس کا رخ عمران کی طرف ہو گیا۔ مگر اس کے مڑتے ہی عمران نے فائر کھول دیا اور اس مشین کے بھی پرخچے اڑ گئے۔ مگر اسی لمحے دوسری مشین بھی اسی طرح حرکت میں آ گئی۔

"یہ تو مکمل ونڈر لینڈ بنا ہوا ہے۔ اب تو پسٹل میں بھی میگزین ختم ہونے والا ہو گا اور مشینیں ابھی کئی ہیں"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی تیز نظریں مشین کی حرکت کے ساتھ ساتھ پورے ہال کا بھی جائزہ لے رہی تھیں اور پھر اس کی نظریں ایک کونے میں چھت کی طرف جاتے ہوئے ایک کافی بڑے پائپ پر جم گئیں۔ یہ پائپ اس ٹائپ کا تھا جس میں سے بجلی کی تاروں کے گچھے گذارے جاتے ہیں۔ مشین کی حرکت اب رک چکی تھی اور وہ مڑنے ہی والی تھی اس لئے عمران نے اپنی توجہ اسی طرف کر دی اور پھر جیسے ہی مشین ذرا سی مڑی۔ اس سے پہلے کہ عمران اس پر فائر کھولتا۔ مشین

www.urdukorner.com

میں سے سرخ شعاع نکلی اور عمران نے پلک جھپکنے میں ہاتھ چھوڑا اور اس کا جسم ایک دھماکے سے نیچے موجود مشین کے اوپر آگرا۔ دوسرے لمحے عمران نے جمپ لگایا اور وہ ہوا میں اڑتا ہوا سیڑھیوں کے ساتھ جا کھڑا ہوا۔ مشین نے اس دوران دو فائر کر دیئے تھے۔ ایک اس روشن دان پر اور دوسرا اس مشین کے اوپر والی سطح پر جس پر عمران آکر گرا تھا اور دونوں بار ہی عمران بس اپنی پھرتی کی وجہ سے بال بال بچ گیا تھا۔ لیکن اب جس جگہ عمران پہنچا تھا وہاں فائر کرنے کے لئے مشین کو گھومنا پڑتا تھا اور مشین گھوم رہی تھی۔ عمران نے جمپ لگایا اور اڑتا ہوا سیڑھیوں کی دوسری طرف جا کھڑا ہوا۔ تاکہ مشین کو فائر کرنے کے لئے پوری طرح گھومنا پڑے اس طرح اسے چند لمحے مل سکتے تھے اور پھر اس نے مشین پسٹل کا رخ اس پائپ کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ گولیاں تواتر سے اس پائپ پر پڑیں اور دوسرے لمحے اس جگہ سے آگ کے شعلے اور چنگاریاں نکلیں اور اس کے ساتھ ہی گھومتی ہوئی مشین نہ صرف ساکت ہو گئی بلکہ اس کے تمام بلب بھی بجھ گئے۔ باقی مشینیں بھی اب ساکت ہو چکی تھیں کمرے میں جلنے والی لائٹ بھی بجھ گئی تھی اور اب کمرے میں صرف ان تاروں کے گچھوں سے نکلنے والے شعلے اور چنگاریوں کی روشنیاں ہی نظر آ رہی تھیں اور عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اس بار وہ واقعی بری طرح پھنس گیا تھا اور اس کے خیال کے مطابق شاید اس بار قسمت کی یاوری کی وجہ سے وہ زندہ بچ گیا تھا ورنہ اس کے زندہ بچ جانے کا چانس نہ ہونے کے

برابر تھے۔ وہ تیزی سے اچھل کر سیڑھیوں پر آیا اور اوپر چڑھتا چلا گیا۔ خلا ایک بار پھر کھل چکا تھا۔ جیسے ہی تاروں کے گچھے کو آگ لگی تھی نہ صرف مشینیں ساکت ہو گئی تھیں بلکہ سیڑھیوں کے اوپر خود بخود بند ہو جانے والا خلا بھی دوبارہ نمودار ہو گیا تھا۔ شاید پورا سسٹم ہی آف ہو گیا تھا۔ عمران اس خلا سے باہر نکلا تو وہاں اس کے ساتھی بھی موجود تھے اور لارڈ اور اس کی بیٹی یوشی بھی۔ یوشی اب قالین پر بیٹھ چکی تھی۔

"آپ نے بہت دیر لگا دی تھی باس اور خلا بند ہو گیا تھا پھر کھل گیا تو۔" ٹائیگر نے کہا۔

"میں ذرا مشینوں کی تفصیلی چیکنگ کر رہا تھا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے جوزف اور جوانا کی طرف سرسری نظروں سے دیکھا۔

"اس پورے حصے میں اور کوئی آدمی نہیں ہے"..... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کے ان دونوں کو لے کر کسی ایسے کمرے میں چلو جہاں اطمینان سے بیٹھ کر ان سے گفتگو ہو سکے"..... عمران نے کہا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جوزف کی رہنمائی میں ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جیسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ عمران کے کہنے پر لارڈ اور یوشی کو دو کرسیوں پر بٹھا دیا گیا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور وہ ڈبل زیرو باکس باہر نکال لیا۔ اسے دیکھ کر اچانک خیال آیا تھا کہ اس کی جیب میں تو ڈبل زیرو موجود

www.urdukorner.com

تھا پھر یہ مشینیں کس طرف آن ہوئیں اور کس طرح اس پر ریز فائر ہوتے رہے۔ انہیں تو ایس۔ٹی ریز کی وجہ سے آف ہو جانا چاہئے تھا۔ یقیناً وہ اس سارے عرصے میں اسے یکسر بھول گیا تھا۔ لیکن جیسے ہی اس نے جیب سے ڈبل زیرو باہر نکالا اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ ڈبل زیرو آف تھا اس کے کونے میں چمکتا ہوا سبز بلب اب بجھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں بٹن پریس کیے لیکن نہ ہی سرخ بلب جلا اور نہ سبز اور عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اسے واپس جیب میں ڈال لیا وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کی بیٹری ختم ہو چکی ہے۔ حالانکہ اس نے کمپنی کی سلپ میں پڑھا تھا کہ اس میں ایٹمک بیٹری ہے جو سالہا سال تک کام دے سکتی ہے۔ لیکن سالہا سال کی بجائے یہ بیٹری صرف چند گھنٹے ہی چل سکی تھی۔ اب اس کی دو وجوہات ہو سکتی تھیں یا تو یہ بیٹری اس قدر کمزور تھی کہ زیادہ عرصہ تک چل ہی نہ سکتی تھی یا پھر ریڈ بلاک دیوار میں دروازہ کھلوانے کی وجہ سے اس کی ساری طاقت یکدم خرچ ہو گئی اس لئے وہ ختم ہو گئی۔ بہرحال وجہ جو بھی ہو اب یہ بیکار ہو چکی تھی۔ ویسے عمران اپنے مقدر پر اب خود حیران رہ گیا تھا۔ اگر اسے ڈبل زیرو کا خیال وہاں مشین روم میں پہنچتے ہی آ جاتا تو وہ یقیناً مطمئن ہو جاتا کہ آپریشنل مشین کے سرخ خانے سے نکلنے والی شعاع اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اور وہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھا رہتا جس کا نتیجہ ظاہر ہے یہی نکلتا کہ وہ بھی کرسی کے ساتھ ہی راکھ کا ڈھیر بن چکا ہوتا۔ شاید قدرت کی طرف سے اس کی مدد اس طرح کی گئی تھی

کہ اس کے ذہن سے اس مشین کا خیال یکسر غائب کر دیا گیا تھا۔

"واقعی مشینوں پر بھروسہ کرنا دنیا کی سب سے بڑی حماقت ہے۔ یہ کسی بھی وقت جواب دے سکتی ہیں"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا باس کن مشینوں کی بات کر رہے ہیں آپ"۔ ٹائیگر نے چونک کر پوچھا اور عمران نے اسے مشین روم میں ہونے والے واقعات مختصر طور پر بتا دیئے اور ساتھ ہی ڈبل زیرو کے اچانک بے کار ہو جانے کی بات بھی بتا دی۔

"تو۔ تو۔ تم ایس ون کے حملوں سے بچ نکلے اور تم نے سرکٹ آف کر دیا۔ اوہ ویری بیڈ تم تو میرے تصور سے بھی زیادہ خطرناک ہو لیکن ایک بات بتا دوں اب تم کسی صورت بھی اس عمارت سے باہر نکل کر زندہ سلامت نہیں رہ سکتے۔ یہ صرف میری ذات ہے جو تمہیں بچا سکتی ہے اور اگر تم ہم باپ بیٹی کو کچھ نہ کہو تو میرا وعدہ ہے کہ میں تم سب کو یہاں سے زندہ سلامت جنگل سے باہر پہنچوا دوں گا"۔ لارڈ نے زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بیٹی مجھے جانتی ہے۔ کس طرح جانتی ہے۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ لیکن اس نے مجھے دیکھتے ہی میرا نام لیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم سے زیادہ تمہاری بیٹی مجھ سے باخبر ہے۔ اگر میں اس ریڈ بلاکس دیوار میں خلا پیدا کر کے اندر آ سکتا ہوں تو یہاں سے باہر جانا اور زندہ سلامت جانا بھی میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور

www.urdukorner.com

یہ بھی بتادوں کہ مجھے معلوم ہے کہ تم ہاٹ فیلڈ کے ایجنٹ ہو پہلے بھی ناڈا کے ایک ایسے لارڈ سے میں ٹکر چکا ہوں۔ جو ناڈا اور ایگریمیا کے لئے ہاٹ فیلڈ کا ایجنٹ تھا اور چونکہ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ہاٹ فیلڈ کی لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر مالا گوسی میں ہیں اور مالا گوسی یہاں سے بے حد نزدیک ہے۔ اس لئے تمہاری اہمیت یقیناً ہاٹ فیلڈ میں ایک عام ایجنٹ سے بہرحال زیادہ ہوگی۔ اس لئے اب تم مجھے ہاٹ فیلڈ کے اس ہیڈ کوارٹر اور اس لیبارٹری کے بارے میں پوری تفصیلات بتاؤ گے"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"سنو علی عمران میرا باپ لارڈ واقعی صرف ایک ایجنٹ ہے۔ چونکہ یہ بوڑھے ہو چکے ہیں۔ اس لئے انہیں صرف نگرانی اور کنٹرول کا کام سونپا گیا ہے۔ وارک اور آرتھر کے گروپ اور اس جیسے کئی گروپ یہاں زمبابوے اور موزنبیق میں ہاٹ فیلڈ کے لئے کام کرتے ہیں یہ صرف ان کی حد تک جانتے ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتے لیکن میں جانتی ہوں کہ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ گو میں وہاں کبھی گئی نہیں لیکن ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج کرنل ڈارسن میرا دوست ہے۔ وہ جب بھی یہاں آتا ہے تو میرے پاس ہی ٹھہرتا ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ ہیڈ کوارٹر مالا گوسی کے شمالی حصے میں موجود انتہائی خطرناک ترین جنگلوں کے اندر ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ تم میرے ڈیڈی کو کچھ نہ کہو گے تو میں اس سلسلہ میں تمہاری ہر طرح سے مدد کرنے کے لئے تیار ہوں"..... یوشی نے اچانک بولتے ہوئے کہا۔

[illegible] لہجے میں ٹھہراؤ تھا جیسے وہ جو کچھ کہہ رہی ہے انتہائی اعتماد کے [illegible] کہہ رہی ہے۔

"تم کیا مدد کر سکتی ہو۔ کیا تم ہمیں وہاں تک پہنچا سکتی ہو"۔ [illegible] نے پوچھا۔

"تم اگر چاہو تو میں تمہارے سامنے کرنل ڈارسن سے بات کر کے [illegible] بات پر آمادہ کر سکتی ہوں کہ میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ [illegible] جنگلات میں شکار کے لئے آرہی ہوں وہ ہمارے لئے انتظامات [illegible] وہ یقیناً ایسا کرے گا اور مجھے معلوم ہے کہ تم جس پائے کے [illegible] باقی کام تم خود کر لو گے"..... یوشی نے جواب دیا۔

"تم میرے متعلق کیسے جانتی ہو"..... عمران نے ہونٹ [illegible] ہوئے پوچھا۔

"[illegible] کے لارڈ نے تمہارے متعلق ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی تھی اور [illegible] نے تمہیں پاکیشیا میں ختم کرنے کے آرڈر دے دیئے تھے۔ [illegible] سن ان دنوں یہاں آیا ہوا تھا اور اسے ہیڈ کوارٹر سے [illegible] ملے تھے کی اطلاع یہیں دی گئی تھی۔ میں اس وقت اس کے [illegible] تھی۔ میرے پوچھنے پر اس نے تمہارے متعلق پوری تفصیل [illegible] سن دو قوی ہیکل حبشیوں کے متعلق بھی اس نے مجھے بتایا [illegible] سے ایک جوانا ہے اور دوسرا جوزف۔ اس نے مجھے بتایا تھا [illegible] ایگریمیا کی ایک انتہائی خطرناک تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن [illegible] تمہارا ملازم ہو گیا اسی طرح اس نے جوزف کے متعلق بھی

www.urdukorner.com

بتایا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیڈی کو یہ کہہ دیا تھا کہ وہ یہاں
پوری طرح چوکنا رہیں۔ اس کا خیال تھا کہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس
جو اس کے نقطہ نظر سے انتہائی خطرناک ترین تنظیم ہے اور جس سے
لئے تم کام کرتے ہو۔ تمہارا انتقام لینے کے لئے ہاٹ فیلڈ کے خلاف
کام کرے گی۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ کسی طرح یہ معلوم کر لیں کہ
ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس کا خیال تھا کہ اگر ایسا ہو گیا تو
یقیناً وہ جوزف اور جوانا کو ساتھ لے آئیں گے۔ کیونکہ جنگلوں میں
دونوں آدمی ان کے لئے بے حد کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں اور اپنے آقا
انتقام کے لئے بھی وہ بے چین ہوں گے۔ چنانچہ یہی دو آدمی ہی بھ
نشانی چیک ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے ڈیڈی کو پورے براعظم افریقہ
چوکنا رہنے کا کہا گیا تھا۔ پھر جوانا کا فوٹو بھی ہمیں بھیجا کر دیا گیا
ڈیڈی نے یہ فوٹو پورے براعظم میں اپنے تمام ایجنٹوں تک پہنچا دیا
پھر وارک نے اطلاع دی کہ جوانا اور جوزف کو یہاں زمبابوے
ایک ہوٹل میں دیکھا گیا ہے۔ اس پر ڈیڈی نے ان کی ہلاکت کا
دے دیا۔ اس کے بعد کے حالات تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہ
لیکن یہ بتا دوں کہ تم جب وارک کے اڈے پر اسے اور اس
ساتھیوں کو ہلاک کر کے نکل گئے تو ڈیڈی نے ایک خفیہ مشین
ذریعے وہاں سے لنک کیا۔ اس اڈے میں انتہائی جدید قسم کے
کیمرے نصب ہیں جو وہاں کی فلم اتارتے رہتے ہیں اور وہاں پیدا ہو
والی ہر آواز بھی ریکارڈ کی جاتی ہے۔ سسٹم تمام اڈوں میں سے اور

ں کے انچارجوں کو ان کا علم نہیں ہے۔ لیکن ڈیڈی یہاں بیٹھے
ں بننے والی فلم اور ٹیپ یہاں منگوا لیتے ہیں اور پھر تمہاری اصل
یل سامنے آ گئی۔ اس طرح ہم سمجھ گئے کہ ہیڈ کوارٹر کو ملنے والی
تمہاری ہلاکت کی رپورٹ غلط ہے اور تم زندہ ہو۔ پھر آرتھر نے ٹیکسی
ں وجہ سے تمہارا کھوج نکالا اور اس کو ٹھی کو بموں سے اڑا دیا گیا اور
ڈیڈی مطمئن ہو گئے کہ تم ہلاک ہو گئے ہو۔ لیکن پھر اچانک ڈیڈی کو
یشن ملا کہ کچھ افراد ہمارے جنگل کی حدود میں داخل ہوئے ہیں۔
چنانچہ ڈیڈی یہاں مشین روم میں پہنچے انہوں نے مشین پر تمہیں
جیک کیا اور کسی ریزفائر کی مدد سے تمہیں بے ہوش کر دیا اور دوسرے
حصے میں موجود مشینی روبوٹ کو حکم دیا کہ تمہیں گولیوں سے اڑا کر
تمہاری لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی جائیں۔ میں جب یہاں مشین
روم میں پہنچی تو ڈیڈی یہ حکم دے چکے تھے۔ میں سمجھ گئی کہ آرتھر کی
پورٹ بھی غلط تھی اور یہ تم لوگ ہی ہو سکتے ہو۔ چنانچہ میں نے
تمہاری فلم دیکھی اور دو ایکریمیوں کے ساتھ دو قوی ہیکل عشیوں کو
دیکھ کر میرا شک یقین میں بدل گیا لیکن چونکہ روبوٹ کو حکم دیا جا چکا
تھا اور اب اسے واپس نہ لیا جا سکتا تھا اس لئے میں خاموش ہو گئی۔ پھر
تم واپس آ رہے تھے کہ اچانک تم آدھمکے اور اس لئے میں نے تمہیں
دیکھتے ہی تمہارا نام لے دیا تھا۔ یہ ہے ساری حقیقت۔ اب فیصلہ
تمہارے ہاتھ میں ہے۔ تم چاہو تو مجھے اور ڈیڈی کو ہلاک کر دو۔ چاہو
تو ہمیں چھوڑ دو۔ میں اس کے بدلے اپنے ضمیر کی قسم کھا کر کہتی ہوں

www.urdukorner.com

کہ میں تمہاری سچے دل سے مدد کروں گی "..... یوشی نے اسی طر
ٹھہرے ہوئے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کرنل ڈارسن کون ہے۔اس کا پورا حدود اربعہ بتاؤ"۔عمرا
نے اس کی بات نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈارسن اسرائیلی-یہودی ہے۔ایکریمیا اور اسرائیل کی خفیہ
ایجنسیوں میں طویل عرصے تک خدمات سرانجام دے چکا ہے۔اس کو
انہی خصوصیات کی وجہ سے اسے ہیڈ کوارٹر کا انچارج بنایا گیا ہے"۔
یوشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیہ بھی بتا دیا۔حلیے کے
مطابق کرنل ڈارسن ادھیڑ عمر آدمی تھا اور حلیہ سن کر عمران کو یاد آگیا
کہ کرنل ڈارسن سے وہ ایک بار ٹکرا بھی چکا ہے۔وہ اسرائیل کی ریڈ
آرمی کے پہلے سربراہ کرنل ہیمرخ کے ساتھ تھا۔اس وقت شاید وہ
کیپٹن تھا۔گو بعد میں بھی عمران اسرائیل میں ریڈ آرمی سے ٹکراتا رہا
لیکن کرنل ڈارسن پھر نظر نہ آیا تھا۔شاید وہ ایکریمیا شفٹ ہو گیا تھا۔
بہرحال اب اسے یاد آگیا تھا کہ یہ شخص کون ہے۔

"تم اپنے قول کے مطابق کرنل ڈارسن کی دوست ہو۔اس کے
باوجود تم اس کے خلاف ہماری مدد کرنے پر تیار ہو۔کیا تم اس کی
وضاحت کر سکتی ہو"..... عمران نے کہا۔

"ہاں کر سکتی ہوں۔جس قسم کی دوستی کا خیال تمہارے ذہن میں
ہے۔میری دوستی اس قسم کی نہیں ہے۔کرنل ڈارسن کا بچپن ڈیڈی
کے پاس گزرا ہے۔اس کا باپ ڈیڈی کا ملازم تھا۔ہم اس وقت

ایکریمیا میں رہتے تھے۔کرنل ڈارسن ہماری حویلی میں ہی پیدا ہوا۔
لیکن وہ مجھ سے عمر میں کافی بڑا ہے۔میں اسے انکل نہیں کہہ سکتی
کیونکہ وہ ہمارا ملازم رہا ہے۔اس لئے میں اسے فرینڈ کہتی ہوں اور
دوسری وجہ ایسی ہے کہ جو میں تمہیں علیحدگی میں بتا سکتی ہوں"
یوشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔آؤ میرے ساتھ"..... عمران نے اثبات میں سر
ہلاتے ہوئے کہا اور یوشی کو ساتھ لے کر وہ اس سٹنگ روم سے باہر آ
گیا۔

"اب بتاؤ کیا بات ہے۔جو تم اپنے ڈیڈی کے سامنے نہ بتانا چاہتی
تھی"..... عمران نے ایک سائیڈ پر اسے لے جا کر کہا۔

"تم یقین کر دیانہ کرو۔میں آج سے دو سال قبل مسلمان ہو چکی
ہوں"۔یوشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باقاعدہ کلمہ طیبہ
پڑھ کر سنا دیا اور عمران اس کی زبان سے کلمہ سن کر حیران رہ گیا۔

"تم چاہو تو زمبابوے کے ایک مسلمان عالم دین سوکوٹا سے اس
کی تصدیق کر سکتے ہو۔محترم سوکوٹا زمبابوے کی سب سے بڑی مسجد
کے امام ہیں اور انہوں نے باقاعدہ تبلیغی جماعت بھی بنائی ہوئی ہے
جس کا نام فلاح ہے اور میں اس کی ممبر بھی ہوں لیکن مجبوری یہ ہے کہ
ڈیڈی انتہائی کٹر اور متعصب-یہودی ہیں اور میں ان کی اکلوتی بیٹی
ہوں۔میں ان کے سامنے یہ بات نہیں کر سکتی ورنہ وہ یقیناً غم سے ہی
ہلاک ہو جائیں گے اور اس طرح میرے ضمیر پر ساری عمر اس بات کا

www.urdukorner.com

بوجھ رہے گا کہ میری وجہ سے ڈیڈی ہلاک ہوئے ہیں ۔ میں ان کی قدرتی موت تک یہ بات سامنے نہیں لا سکتی ۔یہی وجہ ہے کہ مجھے یہودیوں کی اس لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر سے کوئی دلچسپی نہیں ہے "۔ یوشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اب ہم تمہارے ڈیڈی کو زندہ نہیں چھوڑ سکتے ۔وہ یقیناً اس کی اطلاع ہیڈ کوارٹر کو دے دیں گے "..... عمران نے کہا۔

" تم نے جو کچھ بتایا ہے ۔ میرا مطلب ہے اس مشین روم کے سرکٹ آف کرنے کے متعلق تو اب تک تمہارے متعلق اطلاع ہیڈ کوارٹر پہنچ بھی چکی ہو گی ۔روبوٹ مشین کو یہ بات باقاعدہ فیڈ شدہ ہے کہ ڈیڈی کی رہائش گاہ میں اگر کوئی خلاف معمول بات ہو تو ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع دے دی جائے ۔ اس لئے اب ڈیڈی کے اطلاع دینے یا نہ دینے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا "..... یوشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایسی صورت میں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم ہمارے ساتھ ہو ۔جب کہ تھوڑی دیر پہلے تم نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ تم کرنل ڈارسن کو کال کر کے اسے کہو گی کہ تم شکار کھیلنے آنا چاہتی ہو ۔ دوستوں کے ساتھ "..... عمران نے کہا اور یوشی بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑی ۔

" تمہاری ذہانت واقعی قابل داد ہے ۔ میں تم سے بے حد متاثر ہوئی ہوں ۔ میں یہاں نہیں رہتی ۔ میں تو دو روز پہلے ڈیڈی سے ملنے آئی تھی

میں شہر میں رہتی ہوں ۔ علیحدہ کوٹھی میں ۔اپنے ملازموں کے ساتھ اور باقاعدہ بزنس کرتی ہوں ایکسپورٹ امپورٹ کا وسیع کاروبار ہے ۔ لیکن میں نے یہ کاروبار ذاتی نفع کے لئے نہیں کیا کیونکہ مجھے اپنی ذات کے لئے کسی چیز کی ضرورت نہیں ۔ ڈیڈی کی وسیع جاگیریں میرے لئے کافی ہیں ۔ یہ کاروبار میں نے اس تنظیم فلاح کی خاطر کیا ہوا ہے ۔اس کا تمام تر منافع خفیہ طور پر فلاح کو منتقل ہو جاتا ہے تاکہ فلاح مسلمانوں کے لئے بھرپور طریقہ سے کام کر سکے ۔ ڈیڈی یہاں اکیلے رہتے ہیں ۔ کیونکہ وہ اکیلے رہنے کے عادی ہیں ۔ میں کبھی کبھار ان سے ملنے آ جاتی ہوں ۔اس کا علم کرنل ڈارسن کو بھی ہے ۔ وہ وہاں میری کوٹھی پر آتا ہے اور پھر وہاں سے ہم اکٹھے ڈیڈی کے پاس آ جاتے ہیں یہاں ایک ایسا خفیہ راستہ ہے جہاں سے میں آتی جاتی ہوں اور اب بھی میں تمہیں اس خفیہ راستے سے ہی نکال کر لے جاؤں گی ۔ ورنہ واقعی وہ روبوٹ مشین کسی صورت بھی تمہیں یا تمہارے ساتھیوں کو زندہ باہر نہ جانے دے گی ۔اس کا کنٹرولنگ سیکشن وہی مشین روم ہی تھا جس کا تم نے سرکٹ ہی ختم کر دیا ہے ۔اب یہاں سے بھی اسے کنٹرول نہیں کیا جا سکتا "..... یوشی نے جواب دیا۔

" او ۔کے ٹھیک ہے ۔ چل کر میرے سامنے کرنل ڈارسن کو فون کرو اور اس سے معلوم کرو کہ ہمارے متعلق اس تک کیا معلومات پہنچی ہیں "..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یہاں سے میں اسے کال نہیں کر سکتی ورنہ اس روبوٹ مشین کو

www.urdukorner.com

میری یہاں موجودگی کا علم ہو جائے گا۔ اس طرح کرنل ڈارسن شک میں پڑ جائے گا۔ تم یہاں سے میری رہائش گاہ پر چلو میں وہاں سے تمہارے سامنے کال کروں گی اور یقین کرو میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں سچے دل سے تمہاری مدد کروں گی جہاں تک مجھ سے ممکن ہو سکا۔" یوشی نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ خلوص تھا۔

"لیکن تمہارے ڈیڈی کو تو تمہاری یہاں موجودگی کا علم ہے۔ وہ تو ہمارے جانے کے فوراً بعد کرنل ڈارسن کو سب کچھ بتا دے گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں ایسا ممکن ہے لیکن اس کا بھی ایک حل ہے۔ وہ یہ کہ تم یہاں سے مجھے زبردستی لے جاؤ اور ڈیڈی کو دھمکی دے دو کہ اگر انہوں نے تمہارے متعلق ہیڈ کوارٹر کو کوئی کال کی تو تم مجھے ہلاک کر دو گے چونکہ میں ڈیڈی کی اکلوتی اولاد ہوں۔ اس لئے ڈیڈی مجھ سے بے پناہ محبت کرتے ہیں وہ یقیناً میری زندگی کی خاطر خاموش ہو جائیں گے"۔ یوشی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"او۔ کے میں تم پر اعتماد کر لیتا ہوں۔ لیکن میری بات سن لو اگر تم نے میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی تو پھر تمہارا انجام انتہائی عبرتناک ہو گا"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم مجھ پر اعتماد کرو عمران۔ میں تمہارے اعتماد پر پورا اتروں گی"۔ یوشی نے کہا اور عمران اسے لے کر واپس اسی کمرے میں آ گیا جہاں اس کے ساتھی اور لارڈ موجود تھے۔

"دیکھو..... لارڈ تمہاری بیٹی نے تمہاری جان بخشنے کی درخواست کی ہے اور حالانکہ تم نے ہمیں ہلاک کرنے کی پوری کوشش کی تھی لیکن اس کے باوجود میں فی الحال تمہیں زندہ چھوڑ کر واپس جا رہا ہوں تمہاری بیٹی ہمیں باہر چھوڑنے کے لئے ہمارے ساتھ جائے گی۔ لیکن اب اگر تم نے ہمارے خلاف کوئی سازش کی یا ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو ہمارے بارے میں کوئی اطلاع دینے کی کوشش کی تو پھر یقین کرو تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے میں یہاں ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے تمہاری یہ جدید ترین مشینری بھی چیک نہ کر سکے گی لیکن میں جب بھی چاہوں دنیا کے دوسرے کونے سے بھی صرف ایک اشارہ کروں تو تمہارا یہ پورا محل راکھ کا ڈھیر بن کر رہ جائے گا۔ اس لئے تمہاری بہتری یہی ہے کہ تم اپنا بڑھاپا خراب نہ کرو"..... عمران نے لارڈ سے کہا اور جوانا کو سہلا کر مخصوص اشارہ کیا تو جوانا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور لارڈ چیختا ہوا اچھل کر کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا..... یوشی بھی اپنے باپ کو ضرب کھا کر چیختے دیکھ کر چیخ پڑی۔

"مت مارو۔ میں کہہ رہی ہوں مت مارو"..... یوشی نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہم مار نہیں رہے اسے۔ صرف بے ہوش کیا ہے اور ایسا کرنا ضروری تھا"..... عمران نے کہا تو یوشی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ لارڈ زمین پر گر کر ایک لمحہ تڑپا پھر ساکت ہو گیا۔

www.urdukorner.com

"ٹائیگر اس کی ہتھکڑی کھول دو"۔عمران نے فرش پر پڑے لارڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر لارڈ کے ہاتھوں سے ہتھکڑی کھول لی۔

"چلو اب کہاں ہے تمہارا وہ خفیہ راستہ"..... عمران نے مڑ کر یوشی سے کہا۔

"میری ہتھکڑی کھولو میرے بازو اتنی دیر تک مڑے رہنے کی وجہ سے بری طرح تھک گئے ہیں"..... یوشی نے کہا۔

"سوری جب تک تم ہمیں یہاں سے باہر نہیں لے جاؤ گی اس وقت تک تمہارے ہاتھ آزاد نہیں کیے جا سکتے"۔عمران نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے جیسے تمہاری مرضی۔آؤ میرے ساتھ"۔یوشی نے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر اس کمرے سے نکلی اور راہداری میں آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر واقعی آدھے گھنٹے تک ایک خفیہ اور طویل سرنگ میں سے گزرنے کے بعد جب وہ سرنگ سے باہر آئے تو وہ اس چار دیواری سے باہر تھے جسے پھلانگ کر وہ اندر داخل ہوئے تھے۔تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار تک پہنچ گئے۔عمران نے باہر آنے کے بعد یوشی کی ہتھکڑی بھی کھول دی اور پھر وہ سب کار میں بیٹھ گئے۔

"یہ تو آرتھر کی کار ہے"۔یوشی نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب تم بتاؤ کہ تمہاری رہائش گاہ کہاں ہے"..... عمران نے خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتی یوشی سے

مخاطب ہو کر کہا۔ٹائیگر۔جوزف اور جوانا عقبی سیٹ پر پھنس کر بیٹھ گئے تھے۔

"سافٹ کالونی میں ہے۔مین مارکیٹ کے عقب میں"۔یوشی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کار کو سٹارٹ کیا اور پھر ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔

www.urdukorner.com

لارڈ کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔ اس نے بازوؤں کو حرکت دی اور جب اسے احساس ہوا کہ اس کے بازوؤں میں ہتھکڑی نہیں ہے تو وہ سر میں ہونے والا درد بھول کر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ کمرے میں اس وقت کوئی آدمی بھی نہ تھا۔ لارڈ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور آنکھوں سے شعلے سے نکلتے محسوس ہو رہے تھے۔ وہ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد ایک ایسی راہداری میں پہنچ گیا جس کے آخر میں ایک ٹھوس دیوار تھی۔ اس نے دیوار کے درمیانی حصے پر اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھ کر اسے ذرا سا دبایا تو چند لمحوں بعد ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے بعد دیوار درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہوتی چلی گئی۔ دوسری طرف بھی ایسی ہی راہداری تھی۔ وہ تیزی سے اس راہداری سے گزرتا ہوا اس کے آخر میں موجود

دروازے پر جا کر رک گیا۔ دروازہ فولادی تھا اور اس کے اوپر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ لارڈ نے سائیڈ پر موجود ایک چھوٹا سا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"..... اس بٹن کے اوپر لگی ہوئی جالی میں سے مشینی آواز نکلی۔

"سپرون"..... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سپیشل کوڈ"..... وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ٹو ہنڈرڈ۔ کراس شارٹ"..... لارڈ نے دوبارہ اسی طرح تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے"..... مشینی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازے پر جلتا ہوا بلب بجھ گیا اور پھر دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور لارڈ اندر داخل ہو گیا۔ اس درمیانے سائز کے کمرے میں چاروں دیواروں کے ساتھ ایک ہی مشین نصب تھی جب کہ درمیان میں ایک بڑی سی مشین تھی جس پر بے شمار بلب جل بجھ رہے تھے۔ یہی وہ مشینی روبوٹ تھا جس کے اندر ایسا کمپیوٹر نصب تھا جو انسانوں کی طرح سوچ بھی سکتا تھا اور ان مشینوں سے کام بھی لے سکتا تھا۔

"کتنے آدمی ختم ہوئے ہیں"..... لارڈ نے اس مشین کے سامنے جا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"آدمی سب ہی باہر ختم کر دیئے گئے ہیں"..... اس مشین میں سے وہی مشینی آواز سنائی دی۔

www.urdukorner.com

"یہ گروپ سپیشل پورشن میں کیسے داخل ہوا"..... لارڈ نے دوسرا سوال کیا۔

"ڈور سسٹم آف ہو گیا تھا۔ ان کے پاس ڈبل زیرو مشین تھی۔ جب مجھے اس مشین کے بارے میں کاشن ملا تو میں نے آپ کو کال کرنا شروع کیا۔ لیکن پھر مجھے ایک اجنبی سکرین پر نظر آیا۔ وہ آپریشنل سسٹم کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس ڈبل زیرو مشین بھی تھی میں نے اس ڈبل زیرو مشین کی بیٹری کو آف کر دیا اور اس پر ریڈ فائر کھول دیا لیکن وہ انتہائی پھرتیلا اور تیز آدمی تھا ہم مشینری سے بھی زیادہ تیز اور اس نے یکے بعد دیگرے ساری مشینیں آف کر دیں اور آخر کار اس نے کنکشنگ سسٹم ہی ختم کر دیا۔ اسی طرح میرا لنک ہی سپیشل پورشن سے ختم ہو گیا"..... روبوٹ نے باقاعدہ رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈارسن سے بات کراؤ"..... لارڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یس لارڈ"..... مشین نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی مشین کے نچلے حصے سے ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ لوہے کی کرسی کھسک کر باہر آ گئی۔ لارڈ نے کرسی کھینچی اور پھر اس پر بیٹھ گیا۔ مشین کے نچلے حصے سے سائیں سائیں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ تھوڑی دیر بعد مشینی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو سپرون کالنگ کرنل ڈارسن اوور"..... مشین میں سے

بار بار آواز نکلتی رہی۔

"یس کرنل ڈارسن اٹنڈنگ اوور"۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور آواز سنائی دی لہجہ کرخت تھا۔

"سپیشل کو ڈاوور"..... مشینی آواز سنائی دی۔

"سپیشل کو ڈون ہنڈرڈ کراس شارٹ۔ ٹوٹل کراس اوور"۔ وہی کرخت آواز سنائی دی۔

"سپرون لارڈ سے بات کرو"..... مشینی آواز سنائی دی۔

"ہیلو کرنل ڈارسن میں لارڈ بول رہا ہوں"۔ اس بار لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ کرنل ڈارسن اٹنڈنگ یو"..... وہی کرخت آواز سنائی دی لیکن لہجہ نرم تھا۔

"کرنل ڈارسن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تم کیا جانتے ہو"۔ لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی خطرناک ترین سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی علی عمران انتہائی خطرناک ہے"..... کرنل ڈارسن نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارا انکراؤ اس سے ہوا ہے"..... لارڈ نے پوچھا۔

"یس سر میں جب اسرائیل کی ریڈ آرمی میں کیپٹن تھا۔ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہماری تنظیم کا سابقہ پڑا تھا۔ ان لوگوں

www.urdukorner.com

نے اسرائیل کو بے پناہ نقصانات پہنچائے تھے اور اسرائیل کی ریڈ آرمی اور جی ۔ پی فائیو بے پناہ طاقتور ہونے کے باوجود ان کے سامنے بے بس ہو کر رہ گئی تھی ۔ اس کے بعد میں ایکریمیا شفٹ ہو گیا تھا ۔ گو میں وہاں فیلڈ میں تو نہیں رہا لیکن مجھے ان کے بارے میں اطلاعات بہرحال ملتی رہی تھیں لیکن آپ ان کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں "..... کرنل ڈارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ہاٹ فیلڈ کے خلاف یہ لوگ کام کر رہے ہیں ۔ اب تک میں انہیں ختم کرنے کے لئے کام کرتا رہا ہوں ۔ لیکن اب یہ میرے بس سے بھی باہر ہو چکے ہیں "..... لارڈ نے کہا ۔

" کیا ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔ ہاٹ فیلڈ کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے وہ کیسے ۔ اسے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں کیسے علم ہوا "..... کرنل ڈارسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی ۔

" ناڈا میں ہماری ذیلی تنظیم گرانڈ ماسٹر کے چیف نے پاکیشیا میں ایک مشن مکمل کرنا چاہا اور ہاٹ فیلڈ کے ایک ڈائریکٹر نے ایکریمی گروپ کو وہاں بھیجا ناڈا کا ایجنٹ لارڈ اسے ڈیل کرتا رہا مجھے اس کی اطلاع نہ ملی پھر جب مجھے رپورٹ ملی تو وہ مشن ناکام ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہاٹ فیلڈ کے بارے میں علم ہو گیا تھا لیکن میں مطمئن تھا کہ ناڈا اور ایکریمیا کا ایجنٹ انہیں خود ہی سنبھال لے گا ۔ لیکن جب رزلٹ سامنے آیا تو اسکے برعکس تھا ناڈا میں گرانڈ ماسٹر اور دوسرے بہت سے گروپ عمران اور

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں ختم ہو گئے ۔ لارڈ نے انہیں ختم کرنے کے لئے بے حد کوششیں کیں لیکن کوئی کوشش بھی حتمی طور پر کامیاب نہ ہو سکی اور آخر کار وہ لارڈ تنگ پہنچ گئے اور پھر لارڈ نے مجھے آگاہ کیا پھر لارڈ بھی ختم ہو گیا اور میں نے ان کے خلاف براہ راست کام شروع کر دیا ۔ میں نے اس عمران کو ٹارگٹ بنایا اور اسے ہلاک کرنے کے لئے خصوصی ایجنٹ بھیجے اور پھر مجھے رپورٹ مل گئی کہ اسے ختم کر دیا گیا ہے ۔ سرکاری طور پر بھی اس کی تصدیق ہو گئی اور میں مطمئن ہو گیا پھر اچانک مجھے رپورٹ ملی کہ عمران کے دو ساتھی صفشیوں کو زمبابوے میں دیکھا گیا ہے ۔ میں اس پر چونک پڑا اور میں نے ان دونوں کے خاتمے کا حکم دے دیا پھر ان کے ساتھ دو ایکریمی بھی شامل ہو گئے اور ان پر تابڑ توڑ حملے کیے گئے لیکن رزلٹ سوائے میرے آدمیوں کے مرنے اور کچھ نہ نکلا ۔ پھر اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ مجھے ملنے والی پہلی رپورٹ غلط تھی ۔ عمران ہلاک نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے اور اپنے ایک پاکیشیائی اور دو حبشی ساتھیوں کے ساتھ زمبابوے آیا ہوا ہے ۔ میں نے اپنے طور پر اس کے خاتمے کی کوششیں کیں لیکن وہ ہلاک ہونے کی بجائے الٹا میرے آدمیوں کو ہلاک کر کے آخر کار یہاں سپرون ایریے میں داخل ہو گیا اور اس نے مجھے اور یوشی دونوں کو بے بس کر لیا ۔ سپرون روبوٹ نے اسے ہلاک کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ اس سے ہلاک نہ ہو سکا ۔ آخر کار یوشی نے اسے چکر دیا اور اس کی ساتھی بن گئی ۔ عمران کو کسی طرح یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ہاٹ فیلڈ

www.urdukorner.com

کا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری مالا گوسی میں ہے۔لیکن وہ مالا گوسی کے شمالی حصے میں سمجھ رہا ہے اور یوشی نے اس آئیڈیے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس کے خاتمے کی پلاننگ کی ہے۔یوشی کو میری جان بچانے کے لئے مجبوراً اسے بتانا پڑا کہ ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر کا انچارج کرنل ڈارسن ہے اور اب وہ یقیناً تمہارے خلاف کام کرے گا۔میں نے تمہیں یہ سارے حالات اس لئے بتائے ہیں کہ اب معاملہ میرے بس سے باہر ہو چکا ہے اب اس سے تم نے خود نمٹنا ہے"..... لارڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اچھا کیا لارڈ کہ مجھے اس بارے میں بریف کر دیا ہے۔ میں اس عمران کو اچھی طرح جانتا ہوں یہ خالی خولی سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہے۔یہ ایک عفریت ہے اور یہ نا سمجھ آنے والے انداز میں کام کرتے ہوئے آخر کار اپنے مشن کے انجام تک پہنچ جاتا ہے۔اس لئے اس سے ٹکرانا دراصل اس کو فائدہ پہنچانا ہے۔اس لئے اس کے خاتمے کے لئے خاص حکمت عملی سے کام لینا پڑے گا۔یوشی کو میں جانتا ہوں وہ بے حد ذہین لڑکی ہے اور ذہانت میں وہ اس عمران سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہے۔آپ بے فکر رہیں یوشی اور میں مل کر اس عفریت کو آخر کار ٹھکانے لگانے میں کامیاب ہو ہی جائیں گے"..... کرنل ڈارسن نے جواب دیا۔

"ہمارے لئے بنیادی نکتہ یہی ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کو مالا گوسی کے شمالی حصے میں سمجھ رہا ہے اور اس نکتے کو اگر ذہانت سے

استعمال کیا جائے تو اسے مات دی جا سکتی ہے۔بہرحال جو کچھ بھی ہو۔ ہاٹ فیلڈ کو تباہ نہیں ہونا چاہئے۔تمہیں معلوم تو ہے کہ یہ اب تکمیل کے قریب پہنچ چکا ہے اور اس پر پوری دنیا کے یہودیوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔اسے ہر صورت میں کامیاب ہونا چاہئے"۔لارڈ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں لارڈ ایسا ہی ہوگا۔آپ نے اچھا کیا کہ گیند میرے کورٹ تک پہنچا دی ہے۔کیونکہ اس میچ کا جیتنا میرے ہی مقدر میں ہے"..... کرنل ڈارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے رپورٹ بھی دیتے رہنا اور سنو یوشی کی حفاظت بھی کرنا۔وہ جذباتی لڑکی ہے۔اس لئے مجھے خوف آتا ہے کہ کہیں وہ اس عمران کے ہاتھ سے نقصان نہ اٹھائے"..... لارڈ نے کہا۔

"یوشی کی آپ فکر نہ کریں۔آپ سے زیادہ میں اسے جانتا ہوں وہ عمران سے بھی دو جوتے آگے ہی رہے گی۔ویسے میں خیال رکھوں گا"۔ کرنل ڈارسن نے جواب دیا اور لارڈ نے گڈ بائی کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سپیشل انجینئر طلب کرا لو اور جو مشینری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔وہ بھی نئی طلب کر لو اور پورے سیٹ آپ کو نئے سرے سے مکمل کراؤ"۔لارڈ نے اٹھ کر مشین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ"..... مشین میں سے جواب سنائی دیا اور لارڈ تیزی سے مڑا اور واپس اسی فولادی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔لیکن جیسے ہی وہ

www.urdukorner.com

اس فولادی دروازے سے باہر آیا۔ یکلخت اس کی آنکھیں تیزی سے پھیلتی چلی گئیں۔ سامنے عمران اور جوانا کھڑے ہوئے تھے۔ لارڈ نے تیزی سے واپس مڑنا ہی چاہا تھا کہ دوسرے لمحے جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے راہداری میں اچھال دیا اور لارڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن فضا میں اڑتا ہوا کہیں دور نکل گیا ہو اور پھر اس کے احساسات فنا ہو کر رہ گئے۔

"ٹائیگر اور جوزف تم دونوں مس یوشی کے پاس یہاں رہو۔ میں جوانا کے ساتھ ایک ضروری کام نمٹا کر ابھی واپس آرہا ہوں"۔ عمران نے یوشی کی رہائش گاہ کے گیٹ پر کار روکتے ہی کہا۔

"تم کہاں جارہے ہو"..... یوشی نے چونک کر پوچھا۔

"میں یہاں صرف ہنی مون منانے نہیں آیا۔ میں نے مالا گوسی کے شمالی علاقوں میں جانے کے لئے انتظامات بھی کرنے ہیں۔ میں آرہا ہوں"..... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور یوشی خاموشی سے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر گئی۔ ٹائیگر اور جوزف بھی کار سے اتر گئے تو عمران نے کار بیک کی اور اسے موڑ کر تیزی سے آگے بڑھا دیا۔ جوانا خاموشی سے عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کی پیشانی پر شکنیں تھیں اور چہرے کے عضلات سکڑے ہوئے سے محسوس ہو رہے تھے۔

"ماسٹر یہ لڑکی کسی بھی وقت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے"۔

www.urdukorner.com

اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے کہا۔

"لڑکیاں کسی وقت نہیں بلکہ ہر وقت ہی خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں۔ بس ہم مردوں سے بنیادی غلطی ہی یہی ہوتی ہے کہ ہم اس غلط فہمی میں رہتے ہیں کہ لڑکیاں کسی وقت خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اس کی پیشانی صاف ہو گئی تھی اور چہرہ بھی اس طرح کھل اٹھا تھا جیسے کسی نے اس کی پیشانی اور چہرے کے عضلات پر استری پھیر دی ہو۔

"تو پھر ماسٹر آپ نے اس پر اعتماد کیوں کر لیا ہے"..... جوانا نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"یہ دوسری بنیادی غلطی ہے کہ ہم اس کے باوجود لڑکیوں پر اعتماد کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مخلوق ہی ایسی پیدا کی ہے کہ نہ چاہنے کے باوجود اعتماد کرنے پر آدمی مجبور ہو جاتا ہے"..... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے ماسٹر کہ آپ نے کسی خاص مقصد کے لئے اس پر اعتماد کیا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"ہاں اور اسی مقصد کے حصول کے لئے ہم واپس اس لارڈ کی رہائش گاہ پر جا رہے ہیں۔ اگر اس وقت میں یوشی پر اعتماد نہ کرتا تو پھر اس جنگل سے باہر نکلنا ہمارے لئے ناممکن ہو جاتا۔ وہ مشین اس بار یقیناً ہمیں زندہ نہ چھوڑتی اور اس خفیہ سرنگ کا پتہ یوشی یا لارڈ کبھی نہ بتاتے۔ چاہے ہم ان کی بوٹیاں کیوں نہ اڑا دیتے"..... عمران نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ تو آپ اس لارڈ کا خاتمہ کرنے واپس جا رہے ہیں"..... جوانا نے چونک کر کہا۔

"خاتمہ نہیں بلکہ کچھ وضاحتیں حاصل کرنی ہیں"..... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار دوبارہ اس جنگل کے قریب پہنچ گئی جس کے گرد چار دیواری موجود تھی عمران نے کار ایک مخصوص جگہ پر روکی اور پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا جوانا بھی کار سے اتر آیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس درخت کی طرف بڑھ گئے جس کے قریب اونچی جھاڑیوں کے نیچے اس سرنگ کا دہانہ تھا جس سے یوشی انہیں سپیشل حصے سے باہر لے آئی تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس سرنگ سے گذرتے ہوئے واپس اس خصوصی حصے کے اندر پہنچ گئے جہاں لارڈ رہتا تھا۔

"ارے اسے میری توقع سے پہلے ہوش آ گیا"..... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی چونک کر کہا کیونکہ لارڈ وہاں موجود نہ تھا۔

"آپ لارڈ کی بات کر رہے ہیں"..... جوانا نے پوچھا۔

"ہاں میرا اندازہ تھا کہ بھی وہ ہوش میں نہ آیا ہو گا۔ لیکن لگتا ہے۔ خاصا جاندار آدمی ہے۔ بہر حال اب اسے تلاش کرنا پڑے گا"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور سٹنگ روم سے باہر آ گیا۔ اور پھر مختلف راہداریوں میں گھومتے ہوئے وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں راہداری بند تھی

www.urdukorner.com

لیکن درمیان میں ایک خلا موجود تھا۔ وہ دوسری طرف آ گئے۔ اور آخر کار وہ اس فولادی دروازے تک پہنچ ہی گئے جو کھلا ہوا تھا عمران نے اندر جھانکا اور پھر اسے لارڈ ایک مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آ گیا۔ وہ کسی سے باتیں کر رہا تھا۔ کمرے میں چاروں طرف مشینیں نصب نظر آ رہی تھیں عمران نے جوانا کو اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں سائیڈ میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ مشین روم میں لارڈ کی آواز کی گونج پیدا ہونے کی وجہ سے اس کی باتیں یہاں باہر آسانی سے سمجھ آ رہی تھیں اور چند لمحوں بعد ہی عمران کو معلوم ہو گیا کہ لارڈ کرنل ڈارسن سے بات چیت کر رہا ہے اور بات چیت کا موضوع اس کی ذات ہے۔ وہ خاموشی سے کھڑا سنتا رہا اور پھر اس نے لارڈ کو اس مشین کو ہدایات دیتے ہوئے سنا تو وہ سمجھ گیا کہ اب لارڈ باہر آئے گا۔

"اسے واپس اندر نہ جانے دینا"..... عمران نے ساتھ کھڑے جوانا سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی لارڈ کے قدموں کی آواز دروازے کی طرف آتی سنائی دی اور وہ دونوں چوکنا ہو گئے اور پھر لارڈ دروازے سے باہر آ گیا لیکن انہیں اپنے سامنے کھڑے دیکھ کر وہ ٹھٹکا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں لیکن دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑنے ہی لگا تھا کہ جوانا نے پھرتی سے ہاتھ بڑھایا اور لارڈ کو گردن سے پکڑ کر ایک مخصوص جھٹکے کے ساتھ اس نے اپنی طرف اس طرح کھینچ لیا کہ لارڈ کی گردن تو اس کے ہاتھ میں رہی لیکن لارڈ کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ فولادی دروازہ بند

ہونے لگا تھا کہ عمران نے پھرتی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر وہ تیزی سے بند ہوتے دروازے کے سامنے آیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بازو گھما دیا۔ دوسرے لمحے ایک گیند نما چیز اس کے ہاتھ سے نکل کر فضا میں اڑتی ہوئی سیدھی اس ہال نما کمرے کے درمیان میں موجود مشین سے جا ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا۔

"لے آؤ اسے"..... عمران نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور واپس راہداری کے اس خلا کی طرف بھاگ پڑا۔ جہاں سے گذر کر وہ اس حصے میں آیا تھا۔ جوانا بھی لارڈ کو کاندھے پر اٹھائے اس کے پیچھے بھاگ پڑا۔ اور چند لمحوں میں ہی وہ اس خلا کو پار کر گئے۔ اس کے ساتھ ہی تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے خلا کے پاس انتہائی شدید زلزلہ آ گیا ہو۔ پھر یکے بعد دیگرے خوفناک دھماکے ہونے شروع ہو گئے اور دوسری طرف موجود پوری عمارت فضا میں تنکوں کی طرح بکھرتی چلی گئی۔ لیکن یہ خصوصی حصہ اس تباہی سے محفوظ تھا۔ جس میں اس وقت عمران اور جوانا موجود تھے۔

"اسے وہاں سٹنگ روم میں لے جاؤ۔ اور کسی رسی سے باندھ دو" عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ عمران اسی جگہ کھڑا رہا۔ خلا کے پار دھواں۔ شعلے اور فضا میں اڑتے ہوئے پتھروں کے سوا اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ لیکن اب ان دھماکوں کی شدت آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی جا رہی تھی۔ مشین کی تباہی سے یہ پورا حصہ پوری

www.urdukorner.com

عمارت مکمل طور پر تباہ ہو گئی تھی ۔ جب یہ دھماکے ختم ہو گئے تو عمران اس ادھ کھلے دروازے سے دوسری طرف مڑ گیا اور چند لمحے وہاں رک کر وہ جائزہ لیتا رہا ۔ ہر طرف عمارت کے ملبے کے ساتھ ساتھ مشینوں کے پرزے بکھرے پڑے نظر آ رہے تھے ۔ لیکن باہر موجود جنگل اس آگ سے محفوظ تھا ۔ کیونکہ جنگل کی حدود اس عمارت سے کچھ دور تھی ۔ درمیان میں خالی حصہ تھا اور عمران کے واپس یہاں آنے کی وجہ یہی تھی کہ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کہیں اس جنگل کو آگ نہ لگ جائے ورنہ وہ جانتا تھا کہ جنگل میں لگی ہوئی آگ ان سے بجھائی بھی نہ جا سکے گی اور اگر یہ آگ ہر طرف پھیل گئی تو پھر ان کا بھی اس آگ کو پار کر کے باہر جانا ناممکن ہو جائے گا ۔ کیونکہ اس چار دیواری کے باہر بھی دور دور تک گھنا جنگل پھیلا ہوا تھا ۔ اس کا خیال تھا کہ اگر جنگل کو آگ لگ جاتی ہے تو پھر وہ یہاں رکنے کی بجائے اس لارڈ کو لے کر فوراً اس سرنگ کے راستے باہر نکل جائے گا اور اگر جنگل آگ سے محفوظ رہتا ہے تو پھر وہ اطمینان سے لارڈ کے اس خصوصی حصے میں رک کر لارڈ سے مزید پوچھ گچھ کرے گا اور جب اسے اطمینان ہو گیا کہ جنگل آگ سے محفوظ رہ گیا ہے تو وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا واپس مڑا اور مختلف راہداریوں سے گذرتے ہوئے وہ واپس سٹنگ روم میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ جوانا نے رسی کی مدد سے لارڈ کو ایک کرسی سے باندھ رکھا تھا ۔ لیکن لارڈ ابھی تک بے ہوش تھا ۔

" اب اسے ہوش میں لے آؤ " ..... عمران نے لارڈ کے سامنے

یک کرسی پر بیٹھتے ہوئے جوانا سے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ لارڈ کے سر پر رکھا اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے سر کو ایک مخصوص انداز میں ہلکا سا جھٹکا دے کر گھمایا اور پھر کاندھے پر رکھا ہوا ہاتھ اٹھا کر اس نے اس ہاتھ سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا ۔ چند لمحوں بعد لارڈ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جوانا پیچھے ہٹ گیا ۔ اور دوسرے لمحے لارڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔

" تم ۔ تم دوبارہ آ گئے ۔ اوہ کاش میں نے اس خفیہ راستے کو پہلے ہلاک کر دیا ہوتا ۔ یوشی کا کیا کیا تم نے " ..... لارڈ نے بری طرح ہراساں ہوتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" یوشی ابھی تک تو محفوظ ہے ۔ لیکن میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ ہمارے متعلق اطلاع کرنل ڈارسن کو نہ دینا ۔ لیکن تم نے میرے انتباہ کی کوئی پرواہ نہیں کی " ..... عمران کا لہجہ خشک تھا ۔

" مم ۔ مم ۔ میں تو کرنل ڈارسن کو یوشی کے متعلق بتا رہا تھا " ۔ لارڈ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ رینگنے لگی ۔

" میں نے تمہاری اور کرنل ڈارسن کی جو گفتگو سنی ہے ۔ اس نے مجھے بہت کچھ بتا دیا ہے ۔ تم ہی اس ہاٹ فیلڈ کے اصل چیئرمین ہو ۔ اس لئے اب تم ہی بتاؤ گے کہ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر اور وہ لیبارٹری کہاں ہے اور مین لیبارٹری میں کونسا ہتھیار تیار ہو رہا ہے ۔ اور یہ بھی

www.urdukorner.com

سن لو کہ اس وقت یہاں تمہارا کوئی حمایتی موجود نہیں ہے ۔ تمہارا وہ مشین سیکشن اس عمارت سمیت مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے ۔ اس لئے اب وہ روبوٹ نما مشین بھی تمہاری مدد کو یہاں نہ آسکے گی " ۔ عمران نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

" کیا ۔ کیا تم نے روبوٹ کو بھی ختم کر دیا یہ کیسے ممکن ہے " ۔ لارڈ کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا ۔

" جوانا اسے کرسی سمیت اٹھا کر وہاں اس راہداری والے خلا کے باہر لے جاؤ تا کہ یہ اپنی آنکھوں سے اس تباہی کا نظارہ دیکھ لے اور پھر اسے واپس لے آؤ ۔ لیکن خیال رکھنا اسے مرنا نہیں چاہیئے " ۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" یس ماسٹر " ..... جوانا نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ سے کرسی کا بازو پکڑا اور لارڈ کو اس کرسی سمیت اس طرح فضا میں اٹھا لیا جیسے لارڈ اور کرسی دونوں کا سرے سے کوئی وزن ہی نہ ہو ۔ جوانا کے باہر جانے کے بعد عمران بھی اس سٹنگ روم سے اٹھا اور ایک راہداری کی طرف بڑھ گیا ۔ اسے لارڈ کے کسی ایسے کمرے کی تلاش تھی جسے لارڈ دفتر کے اندر میں استعمال کرتا ہو ۔ اسے یقین تھا کہ اس کمرے میں سے اسے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں تفصیلات مل جائیں گی ۔ اور پھر تھوڑی سی تگ و دو کے بعد آخر کار وہ لارڈ کا دفتر ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو ہی گیا ۔ دفتر انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا ۔ عمران نے اس دفتر کی تلاشی لینی شروع کر دی ۔ اور پھر کافی تگ و دو کے بعد وہ

آخر کار ایک ایسی سیف تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا ۔ جس میں بے پناہ دولت کے ساتھ ساتھ ایک سرخ رنگ کی فائل بھی موجود تھی ۔ عمران نے سیف سے وہ فائل نکالی اور کرسی پر بیٹھ کر اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا ۔ جیسے جیسے وہ فائل کو پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر سختی کے اثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے ۔ فائل میں صرف چار ٹائپ شدہ صفحات تھے اور ایک نقشہ تھا ۔ ٹائپ شدہ صفحات میں ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات درج تھیں جب کہ نقشہ کسی لیبارٹری کا تھا ۔ لیکن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو تفصیلات درج تھیں وہ اس کے اندرونی حفاظتی انتظامات کے بارے میں تھی ۔ اس میں کہیں یہ درج نہ تھا کہ یہ ہیڈ کوارٹر کہاں واقع ہے ۔ اسی طرح لیبارٹری کا نقشہ بھی لیبارٹری کا اندرونی نقشہ تھا ۔ اس سے بھی یہ واضح نہ ہوتا تھا کہ کیا اس لیبارٹری کو ہی ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے یا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری علیحدہ علیحدہ ہیں ۔ ویسے جس قدر تفصیلات درج تھیں انہیں دیکھتے ہوئے تو یہ ہیڈ کوارٹر ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر لگتا تھا ۔ اس قدر جامع ، سخت اور انتہائی جدید ترین حفاظتی انتظامات تو اس نے پہلے کبھی کسی ہیڈ کوارٹر یا لیبارٹری کے نہ دیکھے تھے لیکن پھر اس نے فائل کو موڑ کر کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالا اور کرسی سے اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ سٹنگ روم میں پہنچ چکا تھا ۔ لارڈ کرسی سمیت واپس سٹنگ روم میں پہنچ چکا تھا ۔ لیکن اب اس کا چہرہ بری طرح اترا ہوا تھا اور آنکھیں ویران سی لگ رہی

www.urdukorner.com

تھیں۔

"تم نے بے حد ظلم کیا ہے۔ میں نے کروڑوں اربوں ڈالر اس مشین پر خرچ کئے تھے۔ تم نے ایک لمحے میں سب کچھ تباہ کر دیا ہے۔ کاش تم ایسا نہ کرتے"..... لارڈ نے عمران کو دیکھتے ہی انتہائی افسردہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم اس مشین سے کرنل ڈارسن کو میرے متعلق اطلاع فراہم نہ کرتے تو مجھے اسے تباہ کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ ویسے اس وقت تمہارا کیا حشر ہو گا جب ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری تباہ جائے گی جہاں تم نے اس سے بھی کروڑوں اربوں گنا زیادہ دولت خرچ کر رکھی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا اس سے صرف اتنا تعلق ہے کہ میں اس کا ایجنٹ ہوں اور بحیثیت ایجنٹ میرا یہ فرض تھا کہ میں تمہارے متعلق کرنل ڈارسن کو بتا دیتا۔ باقی میرا اس ہیڈ کوارٹر سے مزید کوئی تعلق نہیں ہے۔ کرنل ڈارسن جانے اور اس کا ہیڈ کوارٹر یا پھر حکومت اسرائیل جانے اور پوری دنیا کے یہودی جانیں جنہوں نے اس پر دولت خرچ کی ہے"..... لارڈ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اس سے واقعی تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ یہ ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر مالا گوسی میں ہے۔ اور گھنے

جنگلات کے اندر ہے۔ باقی میں آج تک وہاں کبھی نہیں گیا۔ اس لئے مزید تفصیل نہیں بتا سکتا"..... لارڈ نے جواب دیا۔

"جوانا لارڈ بوڑھا آدمی ہے۔ اس لئے خیال رکھا کہ یہ مر نہ جائے لیکن اس کی یادداشت بھی ذرا تیز کرنی ہے۔ تاکہ بحیثیت چیئرمین اسے یاد آ جائے کہ ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کہاں واقع ہے"..... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"..... جوانا نے جواب دیا اور دوسرے لمحے اس کا بازو گھوما اور لارڈ چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ جوانا نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اسے کرسی سمیت اٹھایا اور ایک بار پھر کرسی سمیت قالین پر دے مارا۔ لارڈ کے حلق سے کربناک چیخیں نکل رہی تھیں اور پھر وہ اسی طرح تڑپتے ہوئے یکلخت ساکت ہو گیا وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"ماسٹر میں اسے کھول نہ دوں۔ یہ بھاگ کر کہاں جائے گا۔ اس طرح اس کے بندھے ہونے کی وجہ سے مجھے الجھن ہو رہی ہے۔ میں اس کی ٹانگوں اور بازوؤں کی ہڈیاں توڑنا چاہتا ہوں"..... جوانا نے منہ بناتے ہوئے مڑ کر عمران سے کہا۔

"یہ بوڑھا ضرور ہے لیکن پرانے زمانے کا تربیت یافتہ آدمی ہے۔ اور پھر یہ یہودی کاز کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس لئے یہ مرنا تو قبول کر لے گا لیکن اس کی زبان کھلنی مشکل ہے۔ تم سٹور سے خنجر اور تیزاب کی بوتل لے آؤ خنجر سے زخم ڈال کر تیزاب ڈالو گے تو یہ دہشت زدہ ہو کر

www.urdukorner.com

بتادے ورنہ خاصا مشکل ہے "..... عمران نے کہا۔

"میں ابھی لے کر آتا ہوں۔ سٹور میں نے دیکھا ہے "..... جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر بھی تھا اور تیزاب کی ایک بوتل بھی اس نے پکڑی ہوئی تھی اس نے خنجر جیب میں اور بوتل نیچے رکھ کر اس نے لارڈ کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ دیئے۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی لارڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو جوانا پیچھے ہٹا۔ اس نے جیب سے خنجر نکالا اور پھر تیزاب کی بوتل اٹھا کر اس نے اس کا ڈھکن کھول کر اسے بھی ہاتھ میں لے لیا۔ اسی لمحے لارڈ چیخ مار کر ہوش میں آگیا اور ہوش میں آتے ہی اس نے بے طرح چیخنا شروع کر دیا لیکن دوسرے لمحے جوانا کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور کمرہ لارڈ کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے انتہائی بے دردی سے اس کی ران میں خنجر اس طرح دستے تک اتار دیا تھا کہ خنجر سے اس کی ہڈی نہ کٹ سکے۔ لارڈ کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں اور اس کا جسم بندھے ہونے کے باوجود اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا ہو۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ جوانا نے ایک جھٹکے سے خنجر کھینچا اور پھر دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تیزاب کی بوتل اس نے اس کے زخم پر انڈیل دی۔ جیسے ہی تیزاب کی دھار لارڈ کی ران کے زخم پر پڑی۔ لارڈ کی حالت یکلخت انتہائی تباہ ہو گئی۔ اس

کے زخم سے دھواں اٹھنے لگا تھا۔ وہ خوفناک انداز میں چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا تھا لیکن دوسرے لمحے جوانا نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ مارا اور لارڈ کے منہ سے ایک ہی تھپڑ کھا کر خون کی دھار سی نکلنے لگی اور وہ ایک بار پھر بری طرح چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔

"تم ظالم ہو۔ تم سفاک ہو۔ مجھ بوڑھے پر ظلم کرتے ہوئے۔ تم تم ....." لارڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"جوانا دوسرا زخم ڈالو ابھی لارڈ صاحب کے جسم میں جان باقی ہے" عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جوانا نے برق کی سی تیزی سے دوسری ران میں خنجر گھونپ دیا۔ اور لارڈ ایک بار پھر چیختا ہوا بے ہوش ہو گیا

"اب پہلے اس کے حلق میں پانی ڈالو ورنہ یہ مر جائے گا"۔ عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا جگ تھا۔ اس نے ایک ہاتھ سے لارڈ کا منہ کھولا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے پانی اس کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی ایک دو گھونٹ لارڈ کے حلق سے اترے اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے اور جوانا پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے جگ ایک طرف رکھا اور جھٹکے سے زخم میں موجود خون آلود خنجر واپس کھینچ لیا۔ اسی لمحے لارڈ بری طرح چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔ اس کی حالت واقعی انتہائی خستہ ہو چکی تھی۔

"اب اس کے دوسرے زخم پر تیزاب ڈال دو "..... عمران نے

www.urdukorner.com

سرد لہجے میں کہا تو جوانا ایک طرف رکھی ہوئی تیزاب کی بوتل کی طرف جھکا۔ رک جاؤ رک جاؤ میں بتاتا ہوں رک جاؤ پلیز رک جاؤ۔ اوہ گاڈ۔ اوہ۔ اس قدر ظلم۔ اوہ۔ اوہ "..... لارڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"یہ بتانے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اب اس کے زخم پر پانی ڈال دو تا کہ اس کی تکلیف کم ہو سکے "..... عمران نے کہا اور جوانا نے ایک بار پھر پانی سے بھرا ہوا جگ اٹھایا اور لارڈ کے زخم سے نکلتے ہوئے خون پر پانی انڈیلنا شروع کر دیا ..... لارڈ کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں لیکن آہستہ آہستہ اس کی چیخیں مدھم پڑتی چلی گئیں۔ اس کا انتہائی حد تک مسخ ہو جانے والا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا تھا۔

"ہاں اب بولو لارڈ۔ تم نے محسوس کر لیا کہ دوسروں کو کیسے تکلیف ہوتی ہے "..... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ دونوں مالا گوسی کے شمالی علاقے میں گھنے جنگلوں کے اندر قبیلہ بمبولا کی حدود میں ہیں۔ قبیلہ بمبولا افریقہ کا انتہائی طاقتور۔ مضبوط اور وحشی قبیلہ ہے۔ اسے ہم نے سائنسی طور پر مختلف شعبدے دکھا کر اپنے قابو میں کیا ہوا ہے۔ اس کا خاص پجاری ہمارا غلام بن چکا ہے اس لئے قبیلہ بمبولا اب ہمارا غلام ہے۔ وہ ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری جو کہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں، کی حفاظت کرتا ہے۔ ہمارے آدمی زیر زمین رہتے ہیں۔ اوپر قبیلہ بمبولا رہتا ہے۔ وہاں پجاری کی اجازت کے

بغیر جو بھی داخل ہوتا ہے اسے ختم کر دیا جاتا ہے اور ہم نے اب قبیلے کے تمام مردوں کو جدید گنیں چلانے کی تربیت بھی دے دی ہے اور انہیں کثیر تعداد میں اسلحہ بھی دے دیا ہے۔ ان کے قبضے میں وسیع رقبہ ہے اور ویسے بھی دوسرے وحشی قبائل ان کی حدود میں داخل نہیں ہوا کرتے اور اب تو ویسے بھی نہیں ہو سکتے۔ اس کے علاوہ وہاں درختوں میں ایسے آلات بھی نصب ہیں کہ اگر کوئی اجنبی اس حدود میں داخل ہوتا ہے تو لیبارٹری کے انتظامی حصے میں موجود کرنل ڈارسن کو اس کی اطلاع مل جاتی ہے۔ اور وہ پجاری کو یہ اطلاع دے دیتا ہے اور اس اجنبی کو یہ لوگ پکڑ کر ہلاک کر دیتے ہیں "..... لارڈ نے جلدی جلدی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس علاقے کی خاص نشانی کیا ہے "..... عمران نے پوچھا۔

"وہ شمالی ساحل سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اور تقریباً آدھے سے زیادہ شمالی علاقے تک پھیل جاتا ہے۔ جنوبی جنگلات میں ایک پہاڑی سلسلہ ہے جسے یہ افریقی اپنی زبان میں ڈمپو کہتے ہیں۔ بس ان تک ان کی حد ہے۔ اس کے بعد دوسرے قبائل کی حد شروع ہو جاتی ہے "..... لارڈ اب شرافت سے جواب دیئے چلا جا رہا تھا۔

"کرنل ڈارسن یہاں کیسے آتا جاتا ہے "..... عمران نے کہا۔

"اس نے ایک خصوصی ہیلی کاپٹر رکھا ہوا ہے۔ اس کی مدد سے آتا ہے "..... لارڈ نے جواب دیا۔

"اوکے "..... عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے

www.urdukorner.com

مشین پسٹل نکالا اور لارڈ نے مشین پسٹل دیکھتے ہی کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور دو گولیاں سیدھی لارڈ کے دل میں گھستی چلی گئیں۔ وہ ایک جھٹکے سے کرسی سمیت پیچھے جا گرا۔

"اب مجھے اس کی بیٹی کو یہاں سے فون کرنا پڑے گا تاکہ میں اسے لارڈ کے لہجے میں بتا سکوں کہ میں ایکریمیا جا رہا ہوں"..... عمران نے کہا اور پھر ایک طرف پڑے ہوئے ٹیلی فون سیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران چونک پڑا۔ بے اختیار اس کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔ بہرحال اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ڈیڈی میں یوشی بول رہی ہوں۔ آپ کو ہوش آ گیا ہے"۔ دوسری طرف سے یوشی کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں ابھی آیا ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ تمہیں کہاں تلاش کروں تاکہ تمہیں بتا سکوں کہ میں ایکریمیا شفٹ ہو رہا ہوں۔ جب تک یہ مسئلہ ختم نہیں ہو جاتا۔ مجھے تو ان لوگوں کے تصور سے ہی خوف آتا ہے"..... عمران نے لارڈ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا یہ فیصلہ درست ہے ڈیڈی"..... دوسری طرف سے یوشی نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بھی خیال رکھنا یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ویسے میں نے کرنل ڈارسن کو کال کر کے ان کے متعلق بتا دیا ہے"..... عمران نے جان بوجھ کر یہ بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اسے کیا بتایا ہے ڈیڈی"..... دوسری طرف سے چونک پوچھا گیا۔

"یہی کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور کیا بتانا تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے اس عمران کا نام بھی لیا تھا اس کے سامنے"..... یوشی نے پوچھا۔

"ہاں کیوں"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ویسے ہی پوچھا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے"..... یوشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر کوئی خاص بات ہے تو بتا دو"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ڈیڈی کیا خاص بات ہو سکتی ہے"..... یوشی نے جواب دیا اور عمران نے اس کے لہجے سے ہی محسوس کر لیا کہ وہ کچھ چھپا رہی ہے۔ شاید وہاں موجود عمران کے ساتھیوں کی وجہ سے وہ کھل کر بات نہیں کر رہی تھی۔

"میں محسوس کر رہا ہوں کہ تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں ڈیڈی آپ سے میں کیسے کچھ چھپا سکتی ہوں۔ میں نے ویسے ہی پوچھ لیا تھا۔ تاکہ کرنل ڈارسن سے بات کرتے وقت مجھے معلوم ہو۔ آپ نے انہیں کیا بتایا ہے اور کیا نہیں"۔ یوشی نے جواب دیا۔

"لیکن تم ان کے ساتھ گئی ہو۔ تمہارا آخر پروگرام کیا ہے"۔ عمران

www.urdukorner.com

نے کہا۔

"فی الحال تو کوئی پروگرام نہیں ہے۔ میں تو آپ کی اور اپنی جان بچانے کے لئے ان کے ساتھ ہوں۔ پھر جیسے حالات ہوں گے ویسے ہی کام کروں گی"..... یوشی نے جواب دیا۔

"لیکن..... اگر یہ لوگ تمہاری مدد سے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ گئے تو پھر"۔ عمران نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا تاکہ یوشی کی اصلیت سامنے آسکے۔

"جب مجھے ہی تفصیل کا علم نہیں ہے ڈیڈی تو وہ میری مدد سے کیسے وہاں تک پہنچ سکتے ہیں۔ میں تو زیادہ سے زیادہ کرنل ڈارسن سے ان کی بات کرا سکتی ہوں"..... یوشی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان کی بات کرنل ڈارسن سے کرا دو وہ انہیں خود ہی سنبھال لے گا۔ لیکن تم ان کے ساتھ مالا گوسی مت جانا"۔ عمران نے کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ مجھے زبردستی ساتھ لے جائیں۔ بہرحال میری کوشش یہی ہو گی کہ میں ان کے ساتھ نہ جاؤں"..... یوشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ بہرحال ہر طرح سے محتاط رہنا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس عورت کا لہجہ بتا رہا ہے کہ اس کی نیت صاف نہیں ہے۔ بہرحال دیکھو جلد ہی یہ کھل کر سامنے آجائے گی"..... عمران نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر جوانا کی طرف مڑ گیا۔

"جوانا اس لارڈ کی لاش کو اٹھا کر باہر لے آؤ۔ ہم اس کا چہرہ مسخ کر کے لاش کسی ایسی جھاڑی میں پھینک دیں گے جہاں جانور اسے کھا جائیں۔ اس طرح یوشی یہی سمجھے گی کہ اس کا باپ ایکریمیا گیا ہوا ہے"۔ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdukorner.com

کرنل ڈارسن ادھیڑ عمر آدمی تھا لیکن جسمانی لحاظ سے وہ جوانوں سے بھی زیادہ صحت مند لگتا تھا۔ اس کا جسم بھاری مگر ٹھوس اور ورزشی تھا۔ چہرہ لمبوترا تھا۔ اور سر کے بال کو برے کے پھن کی طرح اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھوں میں بھی کوبرے جیسی ہی چمک تھی۔ فراخ پیشانی سے ذہانت جھلکتی تھی۔ وہ اس وقت ایک دفتر نما کمرے میں بڑی سی دفتری میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر البتہ فکر مندی اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحوں بعد کمرے کا بند دروازہ کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ دبلا پتلا اور چھریرے بدن کا نوجوان تھا۔ اس کا نام جمی تھا۔ یہ کرنل ڈارسن کا اسسٹنٹ بھی تھا اور گہرا رازدار دوست بھی۔ ذہانت اور کارکردگی میں یہ بھی کرنل سے کسی طرح کم نہ تھا۔ اس لئے دونوں کی جوڑی خوب نبھتی تھی۔ دونوں ہی ایک دوسرے سے بڑھ کر عیاش فطرت تھے۔

اس لئے دونوں مالا گوسی میں بنے ہوئے ایک محل نما مکان میں لارڈز کی طرح رہتے تھے۔ ان دونوں کا انتہائی وسیع پیمانے پر لکڑی کا کاروبار تھا۔ مالا گوسی کے جنگلات کے وہ سب سے بڑے ٹھیکیدار تھے اور لکڑی بحری جہازوں میں بھر کر ناڈا اور ایکریمیا کو سپلائی کی جاتی تھی مالا گوسی حکومت نے جنگلات کے تحفظ کے لئے باقاعدہ اقوام متحدہ کے تحت قانون بنایا ہوا تھا۔ عام لکڑی کاٹنا یہاں جرم تھا تاکہ جنگلات ضائع نہ ہو جائیں۔ صرف خاص قسم کی قیمتی لکڑی ہی ان جنوبی جنگلات سے کاٹی جاتی تھی۔ شمالی جنگلات سے ایسی لکڑی بھی کاٹنے کا حکم نہ تھا۔ اس کمپنی کا چیئرمین کرنل ڈارسن تھا لیکن وہ یہاں آرتھر کے نام سے مشہور تھا جبکہ جمی مینیجنگ ڈائریکٹر تھا۔ اور اس کاروباری دفتر کو ہی وہ ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ اس کے نیچے تہہ خانے میں علیحدہ دفتر تھا۔ جسے سب سے خفیہ رکھا جاتا تھا۔ صرف جمی اس دفتر سے واقف تھا اور اس وقت کرنل ڈارسن اس خاص دفتر میں ہی موجود تھا۔ اس دفتر میں وہ کرنل ڈارسن ہی کہلاتا تھا۔

"کیا بات ہے کرنل۔ آج بڑے عرصے بعد اس دفتر میں نظر آرہے ہو"..... جمی نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"ہاں میں اوپر اپنے دفتر میں تھا کہ لارڈ کی کال آگئی اور کال سننے کے لئے مجھے یہاں آنا پڑا۔ ایک بھیانک ترین خطرہ ہاٹ فیلڈ کی طرف بڑھ رہا ہے"..... کرنل ڈارسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جمی بے اختیار چونک پڑا۔

www.urdukorner.com

"بھیانک ترین خطرہ کیا مطلب ۔ کیسا خطرہ" ..... جی نے حیران ہو کر پوچھا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران ہاٹ فیلڈ کے خاتمے کے لئے زمبابوے تک پہنچ چکا ہے اور اسے معلوم ہو چکا ہے کہ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر مالا گوسی میں ہے ۔ صرف ایک پوائنٹ ہماری فیور میں جاتا ہے کہ وہ یہی سمجھ رہا ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری شمالی گھنے جنگلات میں ہے ۔ لارڈ نے اسی لئے ہمیں کال کیا تھا ۔ لارڈ کی بیٹی یوشی بھی اس عمران کے ساتھ ہے" ..... کرنل ڈارسن نے کہا تو جی بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ۔ یوشی دشمنوں کے ساتھ ہے ۔ کیوں ۔ کیا اس نے باپ سے غداری کی ہے" ..... جی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں جو تم سمجھ رہے ہو ۔ یوشی انتہائی ذہین لڑکی ہے ۔ موقع محل دیکھ کر کام کرتی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ اس لئے شامل ہو گئی ہو گی کہ ان کی ہمدردیاں حاصل کر کے انہیں کسی ایسے جال میں پھنسا دے کہ جہاں سے یہ کسی صورت بھی نہ بچ سکیں" ..... کرنل ڈارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ لارڈ صاحب کا تو زمبابوے میں بہت بڑا سیٹ اپ ہے ۔ کیا وہ ان چند افراد کا خاتمہ وہاں نہیں کر سکتے" ..... جی نے کہا اور کرنل ڈارسن بے اختیار ہنس

پڑا۔

"لارڈ نے پوری کوشش کر لی ہے لیکن سوائے اس کے کہ اس کا سارا سیٹ اپ ختم ہو گیا ہے بلکہ وہ خود بھی ان کے ہاتھ چڑھ گیا تھا لیکن یوشی اسے بچا لینے میں کامیاب رہی ہے ۔ ورنہ لارڈ اب تک اس عمران کے ہاتھوں ختم ہو گئے ہوتے ۔ تم جنہیں چند افراد کہہ رہے ہو ۔ یہ لوگ پوری فوج سے بھی بھاری ہیں ۔ اور لارڈ نے مجھے جو تفصیل بتائی ہے ۔ اس کے مطابق پہلے ناڈا اور ایکریمیا میں ہاٹ فیلڈ کی ساری تنظیمیں اور گروپ ان لوگوں کے ہاتھوں ختم ہوئے ہیں ۔ پھر مالا گوسی کے اور اب ان کا رخ زمبابوے کی طرف ہے" ..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"تو اب تم کیا کرو گے" ..... جی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایک پوائنٹ ہماری فیور میں جا رہا ہے کہ انہیں یہ یقین ہے کہ لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر شمالی جنگلات میں ہے ۔ اور تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے بمبولا قبیلے میں ایک خفیہ مواصلاتی رسیونگ سسٹم بھی قائم کر رکھا ہے ۔ کوئی بھی کال کہیں سے بھی کی جائے وہ اس مواصلاتی سسٹم تک پہنچتی ہے اور پھر ہم تک اور مجھے یقین ہے کہ اس عمران کا یہ یقین کہ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر شمالی علاقوں میں ہے ۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے کسی خاص ذرائع سے کال کا رسیونگ پوائنٹ ہی چیک کیا ہے ۔ چنانچہ اب اس کا خاتمہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اسے وہاں بمبولا قبیلے میں جانے پر مجبور کرایا جائے ۔ پھر اس کا خاتمہ

www.urdukorner.com

یقینی طور پر ہو سکے گا ورنہ نہیں "..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"لیکن کس طرح۔ کیا پروگرام بنایا ہے تم نے "۔ جی نے کہا۔

"میں خصوصی ہیلی کاپٹر پر وہاں شفٹ ہو جاتا ہوں۔ اسے میرے متعلق لارڈ نے بتا دیا ہے کہ میں ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہوں اور جب میری بات چیت اس سے وہیں سے ہو گی تو وہ لا محالہ وہیں آئے گا لیکن اگر میں اسے یہاں مل گیا تو پھر وہ سمجھ جائے گا کہ یہ سب کچھ فراڈ ہے۔ اس لئے یہاں کا سارا انتظام تم نے سنبھالنا ہے۔ ہو سکتا ہے یوشی ان کی ساتھی بن کر ساتھ آئے "..... کرنل ڈارسن نے کہا اور ابھی اس کا فقرہ مکمل نہ ہوا تھا کہ کمرہ ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز سے گونج اٹھا اور کرنل ڈارسن چونک کر اٹھا اور تیزی سے عقبی دیوار میں موجود ایک الماری اس نے کھولی اور اس میں موجود ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو یوشی کالنگ کرنل ڈارسن اوور "..... بٹن آن ہوتے ہی ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی اور کرنل ڈارسن نے ساتھ بیٹھے ہوئے جی کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"یس کرنل ڈارسن اٹنڈنگ یو اوور "..... کرنل ڈارسن نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈارسن ڈیڈی نے تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق کال کر کے بتایا تھا۔ میں بھی اسی سلسلہ میں بات کرنا چاہتی ہوں اوور"

دوسری طرف سے یوشی کی آواز سنائی دی اور کرنل ڈارسن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا بات کرنا چاہتی ہیں آپ اوور "..... کرنل ڈارسن نے پہلے سے زیادہ سپاٹ لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی جن کی تعداد چار ہے۔ مجھے یہاں چھوڑ کر مالا گوسی کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ ڈیڈی ایکریمیا چلے گئے ہیں۔ میں نے کوشش کی تھی کہ میں ان کے ساتھ جاؤں لیکن انہوں نے مجھے ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ میں بھی تمہارے پاس مالا گوسی آ جاؤں۔ اور پھر دیکھوں کہ تم ان لوگوں سے کس طرح نمٹتے ہو اوور "..... دوسری طرف سے یوشی نے کہا۔

"اوہ یہ کیسے ممکن ہے یوشی۔ بمبولا قبیلے میں تم کیسے داخل ہو سکتی ہو اوور "..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"تم مجھے آ کر ساتھ لے جاؤ اوور "..... یوشی نے کہا۔

"نہیں یوشی وہاں کوئی اجنبی داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ تم مجھے ان کے حلیے وغیرہ بتا دو میں خود ہی ان سے نمٹ لوں گا اوور "..... کرنل ڈارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ میک اپ کرنے کے ماہر ہیں۔ اس لئے ان کے حلیے بتانا فضول ہے اوور "..... یوشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے بھی بمبولا قبیلے کی حدود میں کوئی بھی اجنبی داخل ہو موت نے تو بہر حال اس کا استقبال کرنا ہی ہے۔ چاہے وہ

www.urdukorner.com

کسی بھی میک اپ میں آئے۔اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ویسے تم بے فکر رہو یوشی۔عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں ان کی موت ہی لے کر آ رہی ہے اوور "..... کرنل ڈارسن نے کہا اور دوسری طرف سے یوشی کے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ اس عمران نے یوشی کو مجبور کر کے یہ کام کرایا ہے۔اور ہو سکتا ہے کہ وہ مزید تسلی کے لئے اب ایک بار پھر کسی مشین کے ذریعے اس کے رسیونگ پوائنٹ کو چیک کر رہا ہو۔اور جب یہ پوائنٹ مالاگوسی کے شمالی علاقے میں ظاہر ہو گا تو اسے مکمل یقین ہو جائے گا کہ ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری واقعی شمالی علاقے میں ہے اس طرح اب وہ لازماً بمبولا علاقے میں پہنچنے کی کوشش کرے گا اور وہاں اس کی موت یقینی ہے "..... کرنل ڈارسن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"تو کیا تم ابھی جا رہے ہو "..... جی نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ابھی اور اسی وقت۔یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں نجانے یہ وہاں پہنچنے کے لئے کیا ترکیب استعمال کریں۔ہو سکتا ہے یہ ہیلی کاپٹر ہی سے وہاں پہنچیں اس لئے میری وہاں موجودگی اشد ضروری ہے "۔ کرنل ڈارسن نے کہا اور جی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے یہاں کا خیال رکھنا ہے۔ہو سکتا ہے۔یوشی یہاں آئے تو

نے اسے میرے متعلق یہی بتانا ہے کہ میں اب مستقل طور پر علاقے میں ہی رہتا ہوں "..... کرنل ڈارسن نے کہا اور جی نے ت میں سر ہلا دیا تو کرنل ڈارسن تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف نے لگا۔

www.urdukorner.com

عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا کرسی پر بیٹھی ہوئی یوشی بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی

"میں تو سمجھی تھی کہ تم اب واپس نہ آؤ گے"..... یوشی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم جیسی خوبصورت خاتون کو چھوڑ کر کون بد ذوق جا سکتا ہے۔ میں تو مالا گوسی جانے کے انتظامات کرنے میں مصروف تھا۔ اس لئے دیر ہو گئی ہے"..... مسکراتے ہوئے جواب دیا اور یوشی کے چہرے پر ایسی مسکراہٹ رینگنے لگی جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ عمران اس کے حسن کا اسیر ہو چکا ہے۔

"میں نے ڈیڈی کو فون کیا تھا۔ ڈیڈی تمہارے خوف کی وجہ سے ایکریمیا چلے گئے ہیں"..... یوشی نے کہا۔

"اچھا۔ کیا تم نے معلوم کیا تھا۔ کہیں انہوں نے اس کرنل ڈارسن کو میرے متعلق تو اطلاع نہیں دے دی"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں انہوں نے اطلاع دے دی ہے۔ حالانکہ تم انہیں منع کر گئے تھے۔ لیکن وہ ایسے ہی آدمی ہیں وہ باز آ ہی نہ سکتے تھے۔ لیکن تمہیں کوئی فکر نہیں ہونی چاہئے۔ میں تمہارے ساتھ جو ہوں"..... یوشی نے کہا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ اس جواب کا صاف مطلب تھا کہ یوشی نے اسے درست جواب دیا ہے۔ اس کے باوجود نجانے کیا بات تھی اس کا ذہن یا دوسرے لفظوں میں اس کی چھٹی حس یوشی سے مطمئن نہ ہو رہی تھی۔

"تمہیں کرنل ڈارسن کی فریکونسی کا تو علم ہو گا"۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہاں کیوں"..... یوشی نے چونک کر پوچھا۔

"اسے کال کرو۔ اور اسے بتاؤ کہ ہم لوگ تمہیں چھوڑ کر اپنے طور پر مالا گوسی آ رہے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ ایسا کیوں۔ میں تو تمہارے ساتھ جا رہی ہوں"۔ یوشی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بات تو کرو پھر دیکھو وہ کیا کہتا ہے"..... عمران نے کہا اور یوشی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے وہیں ایک الماری سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے درمیانی میز پر رکھ

www.urdukorner.com

کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی ۔ عمران غور سے اس فریکونسی کو دیکھتا رہا اور جب فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد یوشی نے ٹرانسمیٹر آن کیا تو عمران کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ یہ وہی فریکونسی تھی جس کو بنیاد بنا کر اس نے ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ لارڈ نے اسے ہیڈ کوارٹر کے متعلق جو کچھ بتایا تھا وہ واقعی درست تھا۔ اور اس کی اپنی کوشش بھی درست تھی۔ ہیڈ کوارٹر یا لیبارٹری انہی گھنے جنگلات میں ہی ہے ۔ جہاں بمبولا قبیلہ رہتا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد یوشی اور کرنل ڈارسن کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی اور جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھتی رہی عمران کے لبوں پر مزید یقین آمیز مسکراہٹ رینگتی چلی گئی ۔ کیونکہ کرنل ڈارسن نے بھی بمبولا قبیلے کا ہی ذکر کیا تھا۔ یوشی نے آخر کار گفتگو بند کر دی اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ شکریہ ۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ ہمیں اس بمبولا قبیلے کی حدود میں ہی جانا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ سن لو عمران میں ہر صورت میں تمہارے ساتھ جاؤں گی" یوشی نے کہا۔

"بالکل تمہیں تو ساتھ لے جانا ضروری ہے ۔ لارڈ کی بیٹی ساتھ ہو گی تو کرنل ڈارسن کو ہم پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے سو بار سوچنا پڑے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور یوشی نے مسرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"لیکن باس وہاں جانے کے لئے ہم کون سا ذریعہ استعمال کریں گے"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ذریعے تو بے شمار ہیں ۔ لیکن ان میں وقت بے حد ضائع ہو گا ۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں براہ راست وہاں جانے کے لئے ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرنا پڑے گا"..... عمران نے کہا۔

"بندوبست کی فکر نہ کرو بس حکم کرو کہ تمہیں کیا چاہیئے ۔ ایک کی بجائے ایک ہزار ہیلی کاپٹر مہیا ہو جائیں گے"..... یوشی نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے بمبولا قبیلے میں برات تو نہیں لے جانی ۔ ایک ہزار ہیلی کاپٹروں میں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور یوشی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

"میرا مطلب تھا کہ تمہیں کسی چیز کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"..... یوشی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر ذرا جوزف کو بلا لاؤ ۔ وہ جنگلوں کا شہزادہ ہے ۔ اس لئے اس سے مشورہ انتہائی ضروری ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"میری سمجھ میں ایک بات نہیں آ رہی عمران صاحب کہ لیبارٹری یا ہیڈ کوارٹر وہاں آپ کے ہاتھوں تباہ کرنے کے لئے خود تو کرنل ڈارسن پیش نہ کر دے گا ۔ ڈیڈی کے مطابق تو وہاں انتہائی زبردست حفاظتی انتظامات ہیں ۔ پھر آپ وہاں جا کر کس طرح ان کو تباہ کریں

www.urdukorner.com

گے "۔یوشی نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میں یہ لیبارٹری تباہ کرنے وہاں جا رہا ہوں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو یوشی بے اختیار چونک پڑی۔

"تو۔تو اور کس لئے جا رہے ہو "..... یوشی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں جو ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے مجھے اس کا فارمولا چاہئے تاکہ ایسے ہی ہتھیار پاکیشیا میں بھی تیار کیا جا سکے۔میرے ملک کو اس لیبارٹری سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔خطرہ ہو گا تو ایکریمیا۔یورپ۔روسیاہ یا شوگران۔گریٹ لینڈ۔ویسٹرن یا ایسی ہی بڑی چھوٹی سپر پاورز کو ہو گا جو اس وقت ایک لحاظ سے دنیا پر حکومت کر رہی ہیں۔پاکیشیا ایک چھوٹا ترقی پذیر ملک ہے۔اس کے لئے اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ اقوام متحدہ پر قبضہ ایکریمیا کی بجائے لارڈ نامیری یا اس کی بیٹی یوشی کا ہے "۔عمران نے جواب دیا اور یوشی کے چہرے پر سنجیدگی اور فکر مندی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اگر میں کرنل ڈارسن کو کہہ کر تمہیں اس کا فارمولا یہاں مہیا کرا دوں تو کیا تم واقعی اس لیبارٹری کو تباہ نہ کرو گے "۔یوشی نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھر مجھے کیا ضرورت ہے افریقہ کے ان انتہائی خوفناک جنگلات میں جا کر دھکے کھانے کی "..... عمران نے جواب دیا تو یوشی کرسی پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں

ہے۔وہ کسی ایسے مسئلے پر سوچ رہی ہے جس کا فیصلہ اس سے نہیں ہو رہا۔اسی لمحے جوزف اور جوانا اندر داخل ہوئے۔

"یس باس "..... جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ادھر بیٹھو "..... عمران نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جوزف کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے صرف عمران کے حکم کی تعمیل کے لئے بیٹھ گیا ہو۔ورنہ اس کا جی نہ چاہ رہا ہو کہ عمران کے سامنے کرسی پر بیٹھے۔

"مالاگوسی کے شمالی علاقے میں انتہائی گھنے جنگلات ہیں۔وہاں ایک بمبولا قبیلہ رہتا ہے۔کیا تم اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو "۔عمران نے کہا۔

"یس باس اچھی طرح جانتا ہوں۔وچ ڈاکٹر چنگا بمبولا ہی تھا۔وہ میرا استاد تھا اور میں اس کے ساتھ کئی بار بمبولا گیا ہوں "..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور یوشی جوزف کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑی وہ اب حیرت سے جوزف کو دیکھ رہی تھی۔

"وہاں خفیہ طور پر لیبارٹری بنائی گئی ہے اور ہم نے اس لیبارٹری کو تلاش کرنا ہے۔کیا اس سلسلے میں تمہارے ذہن میں کوئی تجویز ہے "..... عمران نے کہا۔

"باس کسی نے آپ کو غلط کہا ہے کہ وہاں لیبارٹری ہے۔وہاں کسی صورت بھی لیبارٹری نہیں بن سکتی "..... جوزف نے انتہائی پر یقین لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"کیوں ۔ تم نے اتنا بڑا دعویٰ کس بنیاد پر کر دیا ہے "۔ عمران چونک کر پوچھا۔

"اس لئے باس کہ بمبولا قبیلے کا علاقہ تمام تر دلدلی ہے ۔ وہاں اس قدر دلدلیں ہیں اور وہ بھی زہریلی کہ بمبولا کو رہنے کے لئے زمین پر کبھی اتنی جگہ نہیں مل سکی کہ وہ اکٹھے رہیں اس لئے وہ علیحدہ علیحدہ جہاں جہاں تھوڑی تھوڑی خشک زمین ملتی ہے رہتے ہیں ۔ وہاں لیبارٹری کیسے بن سکتی ہے "..... جوزف نے جواب دیا اور عمران کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے وہ کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"کیا۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو "..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس مجھ سے بہتر ان جنگلوں کو اور کون جان سکتا ہے ۔ ہاں اگر آپ کورنگا قبیلے کی بات کرتے تو میں مان جاتا ۔ لیکن بمبولا کے علاقے میں ایسا ممکن ہی نہیں ہے ۔ یہ تو باس ایسے ہے جیسے کوئی کہے کہ شیر کے دانت ہی نہیں ہوتے "۔ جوزف نے جواب دیا۔

"تم غلط کہہ رہے ہو ۔ ڈیڈی نے بھی مجھے بتایا تھا کہ بمبولا قبیلے کی حدود میں ہیڈ کوارٹر ہے "..... یوشی یکلخت بول پڑی ۔

"لیکن تم نے یہ بات پہلی بار کی ہے ۔ پہلے تو تم کہتی تھیں کہ تمہیں سرے سے علم ہی نہیں ہے "..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس قبیلے کا نام یاد نہ آ رہا تھا ۔ اب ڈاکٹر ڈارسن سے بات

چیت کے دوران یاد آیا ہے "۔ یوشی نے نظریں چراتے ہوئے کہا اور عمران کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔

"بمبولا کیسے لوگ ہیں "..... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"وحشی اور طاقتور قبیلہ ہے ۔ آدم خور بھی ہیں "۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا دیوتا کون ہے ۔ اور وہ کس قسم کے آدمی کو پجاری بناتے ہیں "۔ عمران نے پوچھا۔

"باس بمبولا کا کوئی معبد نہیں ہے ۔ اور نہ ہی کوئی پجاری ہوتا ہے وہ زندہ شیر کی پوجا کرتے ہیں ۔ سنہری شیر کی ۔ اور بس "..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زندہ شیر کی ۔ کیا مطلب "..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"باس وہ طاقت کو دیوتا مانتے ہیں اور ان کے خیال کے مطابق طاقت وہی ہے جو متحرک ہے ۔ سنہری شیر سینکڑوں ہزاروں سالوں میں ایک پیدا ہوتا ہے ۔ اور وہ انتہائی طاقتور شیر ہوتا ہے ۔ اس کے جسم میں سینکڑوں شیروں کی طاقت ہوتی ہے ۔ اور بمبولا سنہری شیر کی پوجا کرتے ہیں وہ کہیں نہ کہیں سے سنہری شیر کو پکڑ لاتے ہیں اور پھر اسے باقاعدہ پالتے ہیں اور اسے سجدہ کرتے ہیں ۔ بس "..... جوزف نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی ان کا کوئی نہ کوئی پجاری تو ہوتا ہی ہو گا "..... عمران

www.urdukorner.com

نے پوچھا۔

"پجاری کی ضرورت ہی انہیں کبھی محسوس نہیں ہوتی۔ وچ ڈاکٹر ہوتے ہیں جو ان کا علاج کرتے ہیں۔ یہ واحد قبیلہ ہے جس کا کوئی معبد نہیں ہے۔ اور جب معبد نہ ہو تو پجاری بھی نہیں ہوتا"۔ جوزف نے ایسے کہا جیسے کوئی استاد کسی کند ذہن بچے کو سمجھاتا ہو۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں دانستہ غلط راستے پر ڈالا جا رہا ہے"۔ عمران نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

"غلط راستے پر کیا مطلب"..... اس بار یوشی بول اٹھی۔

"جوزف کی معلومات کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا یوشی۔ یہ وہاں کا کیڑا ہے۔ وہاں واقعی لیبارٹری بنائی ہی نہیں جا سکتی۔ اس لئے وہاں لیبارٹری ہی نہیں ہے"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پھر کہاں ہے"..... یوشی نے چونک کر پوچھا۔

"اسے مالا گوسی جا کر تلاش کرنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مالا گوسی میں کہاں"..... یوشی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"جہاں بھی یہ موجود ہو گی"..... عمران نے گول مول سا جواب دیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر انہیں فوری طور پر مالا گوسی جانے کے لئے تیار ہونے کی ہدایات دینے لگا۔

"اگر تم چاہو تو میں بڑا ہیلی کاپٹر بک کرا سکتی ہوں۔ اس کی مدد سے ہم جلد ہی مالا گوسی پہنچ سکتے ہیں۔ ورنہ وہاں ایئر سروس تو ہے نہیں

ہمیں لازماً کسی لانچ سے جانا ہو گا اور اس میں کئی روز لگ جائیں گے"۔ یوشی نے کہا۔

"بڑا ہیلی کاپٹر کہاں سے بک کراؤ گی"..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"یہاں ایک آدمی ہے جو سمگلروں کو خفیہ طور پر ہیلی کاپٹر سروس مہیا کرتا ہے۔ ویسے بظاہر یہ ایک سیاحتی کمپنی کے نام سے مشہور ہے"۔ یوشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ یہ سب سے بہترین تجویز ہے۔ فوراً طلب کراؤ ہم اب مالا گوسی کے مرکزی شہر بابین جائیں گے"..... عمران نے کہا اور یوشی نے سر ہلاتے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈریک سپیکنگ"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یوشی بول رہی ہوں ڈریک"..... یوشی نے کہا۔

"اوہ مادام یوشی آپ خیریت"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ مالا گوسی جانا چاہتی ہوں۔ میرے علاوہ چار آدمی ہوں گے۔ کوئی بڑا ہیلی کاپٹر بھجوا دو اور اس میں بابین پہنچنے کا پٹرول بھروا دینا۔ تاکہ ہم اطمینان سے وہاں پہنچ سکیں"..... یوشی نے کہا۔

www.urdukorner.com

"یس مادام کہاں بھجوانا ہے۔ ہیلی کاپٹر"..... ڈریک نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"میری رہائش گاہ پر بھجوادو اور سنو پائلٹ آرتھر یا جمی میں سے ایک ہونا چاہیئے۔ کسی اور کو نہ بھجوادینا کہ کہیں وہ ہمیں راستے میں ہی گرا دے"..... یوشی نے کہا۔

"یس مادام"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور یوشی نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ابھی ہیلی کاپٹر پہنچ جائے گا۔ یہاں باقاعدہ ہیلی پیڈ موجود ہے اور ہم اطمینان سے بابین پہنچ جائیں گے۔ میں اس دوران لباس تبدیل کر لوں"..... یوشی نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور یوشی تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد یوشی عمران اور اس کے ساتھی ایک بڑے سے ہیلی کاپٹر میں سوار زمبابوے سے پرواز کر کے موزنبیق کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر کا رخ موزنبیق کی اس پتلی سی پٹی کی طرف تھا۔ جہاں سے زمبابوے اور سمندر سب سے قریب پڑتے تھے۔ موزنبیق کی یہ پتلی سی پٹی جلد ہی کراس کی جا سکتی تھی اور اس کے بعد وہ آبنائے موزنبیق پر پرواز کرتے ہوئے مالا گوسی جزیرے تک پہنچ سکتے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی نشستوں پر اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ یوشی پائلٹ کے ساتھ والی سیٹ پر موجود تھی۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی چمک تھی۔ وہ بار بار مڑ

کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتی اور ایک بار پھر مسکرا دیتی۔ جیسے کہہ رہی ہو کہ دیکھا میرے انتظامات کی وجہ سے تم کتنی آسانی سے مالا گوسی کی طرف پرواز کر رہے ہو۔ لیکن عمران آنکھیں بند کئے نشست سے سر لٹکائے اس طرح بیٹھا تھا ہوا تھا جیسے گہری نیند سو رہا ہو۔ ٹائیگر عمران کے ساتھ والی سیٹ پر موجود تھا جب کہ جوزف اور جوانا دونوں عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیلی کاپٹر تیز رفتاری سے مسلسل پرواز کرتا ہوا آخر کار زمبابوے کی سرحد کراس کر کے موزنبیق کی حدود میں داخل ہو گیا۔

"ہم کتنی دیر میں موزنبیق کی یہ پٹی کراس کر لیں گے پائلٹ"۔ یوشی نے پائلٹ سے پوچھا۔

"صرف ایک گھنٹہ لگے گا مادام"..... پائلٹ نے جواب دیا اور یوشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران وہاں بابین میں تم آخر کس طرح ہیڈ کوارٹر تلاش کرو گے کیا پلاننگ ہے تمہارے ذہن میں"..... یوشی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"علم نجوم کی مدد سے زائچہ بناؤں گا اور لیبارٹری کو ٹریس کر لوں گا"۔ عمران نے آنکھیں بند کئے کئے جواب دیا اور یوشی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن عمران چونکہ مسلسل آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا اس لئے وہ یوشی کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات دیکھ ہی نہ سکا تھا لیکن

www.urdukorner.com

عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کی تیز نظروں سے یہ تاثرات پوشیدہ نہ رہ سکے۔

" مادام آپ باس کی باتوں کا تاثر نہ لیا کریں۔ باس ایسی باتیں مذاق میں کرتے ہیں "۔ ٹائیگر نے کہا۔

کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مذاق میں کیوں میرا سکوپ ختم کرانا چاہتے ہو " ..... عمران نے چونک کر آنکھیں کھولتے ہوئے کہا اور یوشی چونک پڑی۔

" سکوپ کیسا سکوپ "۔ یوشی نے چونک کر حیرت سے پوچھا۔

" جوزف۔ پرنس جوزف " ..... عمران نے یکلخت پیچھے مڑ کر جوزف کو پکارتے ہوئے کہا۔

" یس باس " ..... جوزف نے انتہائی مستعد سے لہجے میں پوچھا۔

" یوشی کو سکوپ کا مطلب سمجھاؤ۔ ہم اس وقت افریقہ میں ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے یہاں کی لڑکیاں افریقی سکوپ کے بارے میں ہی جانتی ہوں گی اور افریقی سکوپ کے بارے میں تم ہی بہتر سمجھ سکتے ہو "۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" افریقی سکوپ تو بہت خطرناک ہوتا ہے باس۔ افریقی عورتوں کو شادی سے پہلے اپنی ایک آنکھ نکال کر مردوں کو پیش کرنا پڑتی ہے۔ اس لئے تاکہ وہ اپنے ہونے والے شوہروں کو بتا سکیں کہ وہ ان کی ہمیشہ وفادار رہیں گی "۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ پھر تو پورے افریقہ میں یک چشم بیویاں رہتی ہوں گی اور

واقعی وہ اپنے شوہر اور دوسرے مردوں کو ایک آنکھ سے دیکھتی ہوں گی " ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف نے اختیار مسکرا دیا۔

" یہ بات نہیں باس ..... یہ تو میں سکوپ بتا رہا ہوں۔ اگر دونوں شادی پر رضامند ہوں تو پھر ایسا نہیں کیا جاتا "۔ جوزف نے جواب دیا اور عمران اس کے خوبصورت اور گہرے جواب پر بے اختیار ہنس دیا۔

" اس فضول اور بے معنی گفتگو کا آخر مقصد کیا ہے " ..... یوشی نے منہ بناتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

" بے مقصد کو بامقصد بنانے کا نام ہی تو سکوپ ہے "۔ عمران نے جواب دیا۔

" مادام ہم موزنبیق کو کراس کر کے اب آبنائے موزنبیق پر پہنچ گئے آپ نے چونکہ پوچھا تھا اس لئے میں نے بتا دیا ہے " ..... اچانک پائلٹ نے درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ..... اسی لئے مجھے کچھ عجیب سی بے چینی محسوس ہو رہی تھی شاید سمندر کی ہوا نسبتاً زیادہ بوجھل ہوتی ہے " ..... یوشی نے بے اختیار سکرٹ کو دونوں ہاتھوں سے ڈھیلا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" یس مادام " ..... پائلٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اگر موسم اچھا رہا تو کتنی دیر میں پہنچ جائیں گے " ..... یوشی نے

www.urdukorner.com

پائلٹ سے پوچھا۔

"تقریباً دو گھنٹے لگ جائیں گے مادام"۔ پائلٹ نے جواب دیا۔

"اوہ تو ایسی بوجھل فضا میں دو گھنٹے مزید گزارنے پڑیں گے"۔ یوشی نے قدرے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ ہوا اس قدر بوجھل تو نہیں ہے جس قدر تم بے چینی کا اظہار کر رہی ہو"..... عمران نے کہا۔

"نجانے کیا بات ہے بچپن سے ہی یہ میری عادت میں شامل ہے۔ سمندر کی اوپر کی فضا میں مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میرے جسم پر "ونو دلباس بھی انتہائی بوجھل ہو چکا ہو"..... یوشی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری سے اڑا چلا جا رہا تھا۔ اور اب تو یوشی نے ہک سے لگی ہوئی دوربین اتاری اور اسے آنکھوں سے لگا کر اس نے نیچے کا جائزہ لینا شروع کر دیا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ اس بوجھل پن کے احساس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اپنا ذہن دوسری طرف تبدیل کر رہی ہے۔ کیونکہ نیچے سوائے دور دور تک پھیلے ہوئے سمندر کے اور کچھ بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

"اگر کوئی جل پری نظر آ جائے تو مجھے بتا دینا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور یوشی بے اختیار ہنس دی۔

"ضرور بتاؤں گی بلکہ دکھا بھی دوں گی"..... یوشی نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس نے دوربین آنکھوں سے نہ ہٹائی تھی۔ ہیلی کاپٹر مسلسل

اڑتا رہا۔

"اوہ اب دوربین سے جزیرہ مالا گوسی نظر آنے لگ گیا ہے۔ اب تو جہاز اور لانچیں بھی نظر آنے لگ گئی ہیں۔ اس کا مطلب ہے جلد ہی ہیلی کاپٹر سمندر کراس کر جائے گا"..... یوشی نے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر پائلٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام پندرہ منٹ بعد ہم سمندر کو کراس کر جائیں گے"۔ پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہاں تو تم جل پری دیکھنا چاہتے ہو عمران"۔ یوشی نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو نیک پری دیکھ رہا ہوں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھی طرح دیکھ لو نیک پری کو۔ شاید پھر تمہیں دوبارہ یہ موقع نہ مل سکے"..... اچانک یوشی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں"..... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ نیک پریاں کبھی کبھی ہی جلوہ دکھایا کرتی ہیں"۔ یوشی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر وہ یکلخت سیٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے اچانک یوشی نے پلک جھپکنے میں ہیلی کاپٹر کی کھلی کھڑکی سے باہر فضا میں چھلانگ لگا دی۔

"یہ یہ یہ کیا"..... عمران اور دوسرے ساتھی بے اختیار اچھل

www.urdukorner.com

کر کھڑے ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر بھی بری طرح ڈول گیا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات پھیل گئے جب اس نے کسی چٹان کی طرح نیچے سمندر میں گرتی ہوئی یوشی کے جسم کے گرد لہرا کر ایک رنگین چھتری کو فضا میں ابھرتے ہوئے دیکھا۔ یہ پیراشوٹ تھا۔ اسی لمحے ہیلی کافی آگے نکل چکا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی یوشی کی اس اچانک اور خلاف موقع حرکت سے سنبھلتے اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر فضا میں کئی پٹخنیاں دی ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکلخت تاریک ہوتا چلا گیا۔ البتہ ذہن کی تاریکی سے پہلے یہ احساس البتہ اس کے ذہن میں راسخ ہو چکا تھا کہ ہیلی کاپٹر دھماکے سے فضا میں پھٹ گیا ہے اور وہ اور اس کے ساتھی موت کی عمیق دلدل میں اترتے چلے جا رہے ہیں۔

مالا گوسی کے ساحل سے کچھ دور ایک بڑی سی جدید قسم کی لانچ میں
س وقت جی اور کرنل ڈارسن دونوں کھڑے تھے ان دونوں کی
نکھوں سے دور بین لگی ہوئی تھی اور ان کا رخ موزنبیق کی طرف تھا۔
"وہ وہ ہیلی کاپٹر نظر آنے لگ گیا ہے"..... یکلخت جی نے کہا۔
"ہاں میں نے بھی چیک کر لیا ہے۔ لیکن یہ تو خاصی بلندی پر ہے"
کرنل ڈارسن نے کہا۔
"اس بار یوشی نے انتہائی حیرت انگیز پلان بنایا ہے۔ مجھے تو ابھی
تک یقین نہیں آ رہا کہ یوشی اس پر عمل بھی کر سکے گی یا نہیں"۔ جی
نے کہا۔
"وہ بے حد بہادر اور ایڈونچر پسند لڑکی ہے اور اسے معلوم ہے کہ
عمران جیسے شخص کو دھوکہ دینا تقریباً ناممکن ہے اس لئے اس نے ایسا
پلان بنایا ہے۔ اگر اس نے اس پر کامیابی سے عمل کر لیا تو پھر یقیناً

www.urdukorner.com

عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہو جائے گا"..... کرنل ڈارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹر اب خاصا بڑا ہو چکا تھا اس لئے انہوں نے دوربینیں آنکھوں سے ہٹا کر گلے میں لٹکا لیں اب وہ ویسے ہی دور سے آتے ہوئے اس ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہے تھے جو خاصی تیز رفتاری سے اڑا چلا آ رہا تھا۔

"وہ۔۔وہ یوشی کود گئی ہے۔اوہ خدایا اس قدر رسک"۔اچانک جی نے چیختے ہوئے کہا اور کرنل ڈارسن نے بھی بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے پہلے تو ایک ہیولہ سا ہیلی کاپٹر سے گر کر کسی بھاری چٹان کی طرح نیچے گرتا چلا گیا اور پھر اچانک پیراشوٹ لہرا کر کھل گیا۔اور جی اور کرنل ڈارسن دونوں نے بے اختیار طویل سانس لئے۔اس کے ساتھ ہی دور ہلکے سے دھماکے کی آواز فضا میں سنائی دی اور پھر تیزی سے آگے بڑھتا ہوا ہیلی کاپٹر ایک لمحے کے لئے فضا میں شعلہ بنا نظر آیا اور پھر اس کے پرزے اور انسانی ہیولے فضا میں اڑتے ہوئے چاروں طرف بکھرے اور پھر وہ سب تیزی سے نیچے ایک دوسرے کے پیچھے سمندر میں گرنے لگے اور چند لمحوں بعد سطح سے غائب ہو گئے۔جبکہ یوشی کا پیراشوٹ ابھی فضا میں ہی موجود تھا۔

"وہ مارا۔ویل ڈن یوشی ویل ڈن۔آج تم پوری دنیا کے یہودیوں کی ہیروئن بن گئی ہو"..... کرنل ڈارسن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا

"کرنل کہیں یہ لوگ زندہ نہ ہوں"..... جی نے کہا۔

"زندہ بھی ہوں تب بھی نہ بچ سکیں گے۔جہاں یہ گرے ہیں وہاں

سمندر طوفانی ہے۔اس لئے ویسے ہی ان کے جسموں کے پرخچے اڑ جائیں گے"..... کرنل ڈارسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔پیراشوٹ کا رخ اب مالاگوسی جزیرے کی طرف ہی تھا اور وہ فضا میں تیزی سے اڑتا ہوا انہی کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا ان دونوں کی نظریں اس پیراشوٹ پر جمی ہوئی تھیں۔پیراشوٹ کی بلندی آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی جا رہی تھی اور پھر وہ ان سے کافی قریب پہنچ گیا اور اسی لمحے پیراشوٹ سے لٹکی ہوئی یوشی نے فضا میں ہاتھ لہرایا اور انہوں نے بھی بے اختیار ہاتھ ہلا دیئے۔یوشی اب کافی قریب آ چکی تھی۔اور ان دونوں نے دیکھا کہ اس کے جسم پر پورا لباس تھا البتہ پیراشوٹ کی رسی اس کی گردن کے عقبی حصے سے باہر کو نکلی ہوئی تھی۔

"اس نے پیراشوٹ لباس کے اندر چھپایا ہوا ہو گا۔مگر پھر پیراشوٹ باہر کیسے آیا"۔جی نے یوشی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کوئی خاص قسم کا پیراشوٹ استعمال کیا ہو گا اس نے"۔کرنل ڈارسن نے کہا اور جی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد یوشی ان سے کچھ فاصلے پر سمندر میں ایک چھپاکے سے گری اور پھر اس کا جسم پانی کے اندر غائب ہو گیا جب کہ پیراشوٹ کا کھلا حصہ سمندر کی سطح پر تیرنے لگا۔چند لمحوں بعد یوشی کا سر پانی سے باہر نکلا اور اس نے دونوں انگلیاں اٹھا کر وکٹری کا نشان بنایا اور پھر تیزی سے لانچ کی طرف بڑھنے لگی۔ان دونوں نے بھی وکٹری کا نشان بنایا اور چند لمحوں بعد جب یوشی قریب پہنچی تو ان دونوں نے جھک کر اسے بازوؤں سے پکڑا اور کھینچ کر

www.urdukorner.com

لانچ پر چڑھا لیا۔ یوشی کے چہرے پر مسرت کے گلاب کھلے ہوئے تھے۔ اس کے پورے جسم سے پانی آبشار کی طرح گر رہا تھا اور اس وقت وہ واقعی ایک جل پری لگ رہی تھی۔

"ویل ڈن یوشی ویل ڈن۔ میں تمہاری جرأت۔ بہادری اور حوصلے کو سلام کرتا ہوں۔ تم نے وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے جسے آج تک بڑی بڑی فوجیں بھی سرانجام نہیں دے سکیں۔ اس عفریت کو موت کے گھاٹ اتارنا تمہارا ہی کام تھا"..... کرنل ڈارسن نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا اور یوشی کے کاندھے پر اس طرح تھپکی دی جیسے اسے دل کی گہرائیوں سے شاباش دے رہا ہو۔

"میں تمہارے ہاتھ چومنا چاہتا ہوں یوشی۔ تم واقعی پوری دنیا کے یہودیوں کے لئے دیوی کا درجہ اختیار کر گئی ہو"..... جمی نے جھک کر یوشی کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے۔ انہیں ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

"کاش اس وقت وہ عمران زندہ ہوتا تو دیکھتا کہ جل پری کیسی ہوتی ہے۔ اس نے اس وقت جب میں دوربین سے جزیرے کے ساحل کو دیکھ رہی تھی یہی فرمائش کی تھی کہ اگر مجھے سمندر میں جل پری نظر آئے تو وہ اسے دکھا دے"..... یوشی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ان کو چیک تو کر لینا چاہئے اور اگر اس عمران کی لاش مل سکے تو اس لاش کی پوری دنیا کے یہودیوں میں نمائش بھی کی جا سکتی ہے"۔ جمی نے کہا۔

"اب ان کی لاشیں بھی نہیں مل سکتیں جمی۔ نجانے طوفانی لہریں انہیں کہاں سے کہاں تک لے گئی ہوں گی۔ بہرحال چیک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تم یوشی کو دوسرا لباس دو میں لانچ سٹارٹ کرتا ہوں۔ کرنل ڈارسن نے کہا اور جمی سر ہلاتا ہوا یوشی کے ساتھ سیڑھیاں اترتا ہوا لانچ کے نیچے بنے ہوئے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ کرنل ڈارسن لانچ کے انجن کی طرف بڑھ گیا اور اس نے لانچ سٹارٹ کی اور پھر اسے ایک چکر دے کر اسے پوری رفتار سے سطح سمندر پر دوڑاتا ہوا اس طرف کو لے جانے لگا جدھر ہیلی کاپٹر کا جلتا ہوا ڈھانچہ سمندر میں گرا تھا۔ جہاں واقعی طوفانی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ لیکن کرنل ڈارسن لانچ چلاتا ہوا آگے بڑھاتا چلا گیا اور پھر وہ سمندر میں تیرتے ہوئے ہیلی کاپٹر کے ڈھانچے کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ ڈھانچہ چونکہ ایک بڑے سے تختے کی صورت میں ہو کر گرا تھا اس لئے وہ ڈوبنے کی بجائے سمندر میں طوفانی لہروں کے ساتھ ڈوب کر ابھر رہا تھا اسی لمحے یوشی اور جمی بھی اوپر پہنچ گئے یوشی نے اب اسکرٹ پہن رکھی تھی اور سر پر اس نے ایک رومال باندھ لیا تھا۔

"ان کی لاشیں تلاش کرو کرنل"..... یوشی نے کرنل کے قریب آ کر کہا۔

"لاشیں تو نجانے کہاں نکل گئی ہوں گی انہیں تو تلاش کرنا اب ناممکن ہے۔ بہرحال ہیلی کاپٹر کے ڈھانچے کو تم نے دیکھ ہی لیا ہے اس کی حالت دیکھ کر ہی پتہ چل رہا ہے کہ ان میں سے ایک بھی زندہ

www.urdukorner.com

نہ بچا ہو گا۔ کرنل ڈارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لانچ کا رخ موڑا اور تیزی سے اسے ساحل کی طرف لے جانے لگا۔

"مطلب ہے اب ہاٹ فیلڈ پر منڈلانے والا بھیانک خطرہ ختم ہو گیا"..... یوشی نے انتہائی اطمینان بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یوشی اور یہ سب کچھ تمہاری ہمت اور حوصلے کی وجہ سے ہوا ہے۔ تم نے جب مجھے کال کر کے اس بارے میں تفصیلات بتائی تھیں تو میں ڈر رہا تھا کہ کہیں عمران تمہاری اس کال سے باخبر نہ ہو جائے اور پھر تمہارے جسم پر موجود پیراشوٹ کا بھی اسے اندازہ ہو جاتا تو وہ شیطان سارا کھیل سمجھ لیتا"..... کرنل ڈارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی بے حد کایاں اور ہوشیار شخص ہے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ میں باقاعدہ زمبابوے کی مسلم جماعت میں شامل ہو چکی ہوں تاکہ مسلمانوں کے اندرونی راز حاصل کر سکوں۔ آج تک کسی کو بھی شک نہیں پڑ سکا۔ میں نے اس عمران کے سامنے کلمہ پڑھا۔ اسے یقین دلایا کہ میں خفیہ طور پر مسلمان ہو چکی ہوں۔ اور پھر وہ اپنے ایک ساتھی جوانا کے ساتھ کافی طویل وقت تک باہر رہا۔ میں سمجھ گئی تھی کہ وہ میری اس بات کی تصدیق کرنے ہی گیا ہو گا کہ کیا واقعی میں مسلمان ہو گئی ہوں یا نہیں۔ لیکن میں مطمئن تھی کہ میری بات کی ہی تصدیق ہو گی۔ پھر جب وہ واپس آیا تو خاصا مطمئن تھا اس وقت تک

پروگرام یہی تھا کہ انہیں پلان کے مطابق بمبولا قبیلے کی حدود میں لے جا کر وہاں انہیں بے دست و پا کر کے ہلاک کر دیا جائے لیکن اس کا ایک ساتھی افریقہ کے انہی علاقوں کا باشندہ تھا۔ اس نے جب حتمی طور پر یہ بات عمران کو بتا دی کہ بمبولا کے علاقے میں لیبارٹری قائم ہی نہیں ہو سکتی تو عمران مشکوک ہو گیا اور پھر اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ پہلے مالا گوسی کے مرکزی شہر بابین جائے گا اور پھر وہاں سے لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرے گا تو میں نے اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا فوری خاتمہ ضروری ہے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر بابین میں ہی ہے اور عمران جیسا عیار شخص یقیناً اسے ڈھونڈ نکالے گا۔ چنانچہ میں نے اسے ہیلی کاپٹر بک کرا دینے کی آفر کی جو اس نے مان لی۔ میں نے ہیلی کاپٹر بک کرایا۔ چونکہ اس وقت رات پڑ گئی تھی۔ اس لئے فیصلہ ہوا کہ صبح سویرے روانہ ہوں گے۔ چنانچہ میں نے اپنے کمرے کے باتھ روم میں موجود خفیہ راستے سے نیچے اپنے مخصوص کمرے میں پہنچی اور پھر وہاں میں نے تمہیں کال کر کے ساری پلاننگ بتائی وہیں میں نے ایسا پیراشوٹ منتخب کیا جسے میں اپنے لباس کے اندر اس طرح باندھ سکتی تھی کہ باہر سے اس کی موجودگی کا شک نہ پڑ سکتا تھا اور صرف پیٹ پر ایک خاص جگہ انگلی سے دبانے سے اس کے اندر مخصوص سسٹم آن ہو سکتا تھا اور وہ ایک جھٹکے سے گردن کے عقبی حصے سے باہر نکل کر فضا میں کھل جاتا اس لئے میں نے پتلون کے ساتھ کھلی گردن والی شرٹ پہن لی تھی اور اپنے

www.urdukorner.com

جوتے کی ایڑی میں تھری ایکس بم بھی فٹ کر لیا۔ صبح کو ہیلی کاپٹر پر ہم روانہ ہو گئے۔ کسی کو شک نہ پڑ سکا اور پھر میں نے ایڑی میں موجود بم کو ہلکا سا جھٹکا دے کر سیٹ کے نیچے چھوڑا اور خود اچانک نیچے چھلانگ لگا دی اور پھر پیراشوٹ بھی آسانی سے کھل گیا۔ مجھے معلوم تھا کہ میرے اچانک کود جانے پر وہ سب بوکھلا کر نیچے دیکھیں گے اور انہیں خیال بھی نہ آئے گا کہ بم ان کے پیروں میں موجود ہے جو دس سیکنڈ بعد خود بخود پھٹ جائے گا اور وہی ہوا۔ دس سیکنڈ بعد بم پھٹ گیا اور ہیلی کاپٹر کے ساتھ ساتھ ان کے جسموں کے بھی پرزے اڑ گئے "۔ یوشی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم واقعی عظیم ہو یوشی۔ میرے تصور سے بھی زیادہ عظیم "۔ کرنل ڈارسن نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" اور میں سوچ رہا ہوں کہ اب لارڈ صاحب کے جا کر پیر پکڑ ہی لوں کہ اپنی عظیم صاحبزادی کو مجھ حقیر کے حوالے کر دیں "..... جمی نے یوشی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور کرنل ڈارسن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ڈیڈی کی بجائے تمہیں میرے پیر پکڑنے پڑیں گے "..... یوشی نے بڑی ادا سے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہارے پیر پکڑ کر میں نے اس عمران کی طرح بم سے اپنے جسم کے ٹکڑے تو نہیں اڑوانے۔ تمہارے پیروں میں تو خوفناک بم ہوتے ہیں "..... جمی نے کہا اور اس بار یوشی بے اختیار کھلکھلا کر

ہنس پڑی۔

" وہ بے چارہ بھی مجھ پر عاشق ہو گیا تھا اس لئے مارا بھی گیا "۔ یوشی نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار جمی اور کرنل ڈارسن دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

www.urdukorner.com

عمران کے تاریک ذہن میں ایک دھماکے سے روشنی پھیل گئی اور اس نے جیسے ہی سانس لینے کے لئے منہ کھولا اسے فوراً ہی احساس ہو گیا کہ وہ سمندر کے اندر ہے پانی اس کے پیٹ میں اتر رہا ہے۔ شاید پانی میں سر کے بل گرنے سے جو دھماکہ ہوا تھا اس کی وجہ سے اس کا تاریک ذہن روشن ہو گیا تھا۔ کافی بلندی سے گرنے کی وجہ سے انتہائی تیزی سے نیچے ہی نیچے اترا چلا جا رہا تھا۔ لیکن پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر سانس روک کر اس نے تیزی سے اپنے زادیے کو بدلا اور دوسرے لمحے وہ اسی تیز رفتاری سے اوپر کی طرف اٹھنے لگا جس تیز رفتاری سے وہ نیچے سمندر کی تہہ میں گر رہا تھا۔ پانی کی سطح پر آ کر اس نے سر جیسے ہی باہر نکالا۔ طوفانی لہروں نے اسے فضا میں اچھال کر ایک بار پھر نیچے پٹخ دیا۔ لیکن اس دوران اس نے کافی دور روشنی کا رنگین پیراشوٹ سمندر میں اترتا دیکھ لیا تھا۔ وہ ایک

کافی بڑی اور جدید لانچ بھی موجود تھی۔ عمران کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اسے دور سمندر میں ہیلی کاپٹر کا ڈھانچہ بھی تیرتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کی تیز نظروں نے ارد گرد کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اسے اپنے ساتھیوں کی فکر تھی اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ٹائیگر کا سر سطح سے اوپر ابھرتے دیکھا تو اس نے زور سے اسے آواز دی۔ اسی لمحے جوانا کا سر بھی پانی سے باہر نکلا اور پھر جوزف بھی نظر آ گیا۔ عمران کے حلق سے اطمینان بھرا سانس نکلا۔ گو طوفانی لہریں اسے مسلسل پٹخ رہی تھیں لیکن وہ لہروں پر کسی تختے کی طرح لیٹ گیا تھا اس لئے وہ ڈوب نہ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا ماہر تیراک ہیں اور پھر وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اکٹھے ہو گئے۔ البتہ ہیلی کاپٹر کا پائلٹ انہیں نظر نہ آیا تھا۔ ہم چونکہ اگلی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ اس لئے یا تو پائلٹ کے جسم کے پرخچے اڑ گئے تھے یا پھر وہ زندہ نیچے گرا بھی ہو گا تو بھاری ہیلمٹ کی وجہ سے وہ لازماً ڈوب گیا ہو گا۔

"یہ۔ یہ۔ سب کیا ہوا ہے ماسٹر"..... جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہونا کیا ہے۔ دشمنوں نے وار کیا ہے۔ لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ہم اس وار سے بچ نکلے ہیں۔ اب یہ لوگ لازماً ہماری لاشوں کی تلاش کے لئے ادھر آئیں گے۔ اس لئے ہمیں ان سے بچنے کے لئے پانی کے اندر غوطے لگانے ہوں گے۔ پوری طرح ہوشیار رہنا"..... عمران نے چیخ چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور چند لمحوں بعد انہوں نے دور سے لانچ کو خاصی تیز رفتاری سے اس

www.urdukorner.com

طرف کو جاتے ہوئے دیکھا جدھر ہیلی کاپٹر کا ملبہ تیر رہا تھا۔ چونکہ وہ وہاں سے کافی دور تھے۔ اس کے باوجود عمران نے انہیں پانی کے اندر غوطے لگانے کا کہہ دیا تھا اور وہ سب تیزی سے گھوم کر پانی کے اندر مچھلیوں کی طرف غوطے لگا گئے عمران نے سانس روکا ہوا تھا اور کافی گہرائی میں جا کر اس نے اپنے آپ کو روکا۔ تھوڑی دیر بعد اسے واپس سانس لینے کے لئے باہر آنا پڑا۔ اس نے جیسے ہی سر باہر نکالا اس نے لانچ کو تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھا تو اس نے انتہائی پھرتی سے ایک بار پھر غوطہ لگایا اور گہرائی میں اترتا چلا گیا۔ طوفانی لہریں سطح سمندر پر تھیں نیچے سمندر پر سکون تھا۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ لانچ ان طوفانی لہروں کی وجہ سے وہاں زیادہ دیر نہ رکے گی۔ اسے اپنے ساتھیوں کے ہیولے نظر آ رہے تھے وہ شاید عمران سے پہلے ہی سانس لینے کے لئے اوپر جا چکے تھے کیونکہ ان کے تیرنے کے انداز میں بے چینی کی بجائے سکون تھا اور پھر عمران کو لانچ کا ہیولہ اپنے سر کے اوپر نظر آیا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد عمران نے اوپر جا کر جب سر باہر نکالا تو اس نے لانچ کو ایک لمبا چکر کاٹ کر واپس ساحل کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تو اس کے حلق سے اطمینان بھرا سانس نکل گیا۔ اس کے ساتھی بھی چند لمحوں بعد سطح سمندر پر آ گئے۔ وہ سب لمبے لمبے سانس لے رہے تھے۔ ان کے پانی میں بھیگے ہوئے چہرے زیادہ دیر تک سانس روکنے کی وجہ سے بگڑ سے گئے تھے۔

"اب ساحل کی طرف تیرنا شروع کر دو"..... عمران نے چیخ کر کہا

اور پھر خود بھی اس نے ساحل کی طرف جانے کی جدوجہد شروع کر دی طوفانی لہریں اسے بار بار فضا میں اچھال کر پٹخ دیتیں لیکن چونکہ ساحل خاصا قریب تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ بہرحال وہ ان طوفانی لہروں کے زور سے جلد ہی اپنے آپ کو نکال لے گا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ ان طوفانی لہروں والے علاقے سے نکل کر قدرے پر سکون پانی میں پہنچ گئے۔ اگرچہ وہ انتہائی بری طرح تھک چکے تھے۔ لیکن اس کے باوجود وہ بہرحال آہستہ آہستہ تیرتے ہوئے ساحل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پھر تقریباً دو گھنٹے کی مسلسل اور جان توڑ جدوجہد کے بعد وہ ساحل تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ جس طرف آئے تھے وہاں کٹا پھٹا ساحل تھا اور یہاں ساحل پر دور دور تک جنگل پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا۔ گھاٹ وہاں سے چونکہ کافی دور تھا۔ اس لئے یہاں لوگوں کا رش بھی نہ تھا ساحل پر پہنچ کر وہ چاروں اس طرح لیٹ گئے جیسے مردہ مچھلیاں پڑی ہوں۔ ان کے جسم تھکان کی وجہ سے اس حد تک ٹوٹ رہے تھے کہ انہیں اب انگلی ہلانے کی بھی ہمت نہ ہو رہی تھی اور یہ اس مسلسل اور جان توڑ جدوجہد کا نتیجہ تھا جو انہوں نے ساحل تک پہنچنے کے لئے سرانجام دی تھی۔ ظاہر ہے اس وقت مسئلہ جان بچانے کا تھا اور اب جب کہ نفسیاتی طور پر وہ محفوظ ہو چکے تھے تو ساری تھکاوٹ بیک وقت ان پر ٹوٹ پڑی تھی۔ فضا میں چونکہ خاصی تیز دھوپ پھیلی ہوئی تھی اس لئے جلد ہی ان کے کپڑے بھی سوکھ گئے اور پھر آہستہ آہستہ وہ حرکت کرتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ سب سے

www.urdukorner.com

پہلے عمران اٹھا۔

"تم سب یہیں رہو میں گھاٹ پر جا کر اس لانچ کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں۔ ایسا نہ ہو کہ ان لوگوں نے وہاں نگران چھوڑ رکھے ہوں اور ہم سب کو اکٹھا دیکھ کر انہیں معلوم ہو جائے کہ ہم اس خوفناک حادثے سے زندہ سلامت بچ نکلے ہیں"..... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا وہ گھاٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے شاید کپڑے سوکھنے کا ہی انتظار تھا۔ سر پر پانی کی وجہ سے الجھ جانے والے بالوں کو اس نے انگلیاں پھیر کر اور ہاتھوں سے جما کر کافی حد تک سنوار لیا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ گھاٹ پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ وہاں اچھا خاصا رش تھا۔ بے شمار لانچیں آ جا رہی تھیں۔ چونکہ مالا گوسی جزیرہ تھا اس لئے یہاں رابطہ صرف سمندر کے ذریعے ہی ہو سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں بے پناہ رش رہتا تھا۔ ایسے کئی گھاٹ مالا گوسی کے چاروں طرف تھے۔ چند تو بڑے بڑے جہازوں کے لئے مخصوص تھے جب کہ یہ گھاٹ لانچ گھاٹ کہلاتا تھا اور یہاں صرف لانچیں ہی لنگر انداز ہوتی تھیں۔ عمران وہاں گھومتا رہا۔ بے شمار لانچیں وہاں ساحل کے ساتھ ساتھ لنگر انداز تھیں اور بے شمار آ جا رہی تھیں۔ عمران کے ذہن میں اس لانچ کا رنگ اور اس پر لکھا ہوا بڑا سا نام روز میری موجود تھا اس لئے وہ روز میری نام کی اس لانچ کو ہی تلاش کر رہا تھا لیکن یہ لانچ اسے کہیں نظر نہ آ رہی تھی۔ پھر گھومتے پھرتے وہ ایک دفتر میں پہنچ گیا۔ یہاں سے لانچیں موز نبیق

کے لئے بک کی جاتی تھیں۔ دس مختلف کاؤنٹر بنے ہوئے تھے۔ جن پر دس لڑکیاں کام کر رہی تھیں۔ عمران ایک کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا روز میری نام کی لانچ بھی بک کرائی جا سکتی ہے۔ میرے ایک دوست نے بتایا ہے کہ یہ انتہائی جدید ترین لانچ ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"روز میری اوہ نہیں جناب آپ کے دوست نے آپ کو غلط بتایا ہے۔ روز میری کمرشل لانچ نہیں ہے۔ یہ تو پرائیویٹ لانچ ہے۔ سافٹ وڈ ٹریڈنگ کارپوریشن کی ملکیت ہے"..... لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو واقعی ایسا نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ نے کہاں کے لئے لانچ بک کرانی ہے۔ میں آپ کے لئے اس سے بھی زیادہ جدید اور محفوظ لانچ بک کر سکتی ہوں"..... لڑکی نے کاروباری انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں شکریہ"۔ عمران نے کہا اور پھر واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ ایک بار پھر لڑکی سے مخاطب ہو گیا۔

"اس سافٹ وڈ کارپوریشن کا ہیڈ آفس کہاں ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"سافٹ روڈ پر چار منزلہ عظیم الشان عمارت ہے اور ساری منزلوں پر کارپوریشن کے ہی دفاتر ہیں"..... لڑکی نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس دفتر سے باہر آ گیا۔ اس نے کوٹ

www.urdukorner.com

کے اندر سے ایک خفیہ جیب کی زپ کھولی اور جب اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں بڑے نوٹوں کی ایک گڈی موجود تھی جو پانی سے بھیگ تو ضرور گئی تھی لیکن بہرحال موجود تھی ۔ عمران حفظ ماتقدم کے طور پر ایسی گڈی ضرور رکھا کرتا تھا۔ اس نے اس میں سے ایک نوٹ نکالا ۔ باقی گڈی کو جیب میں رکھا اور پھر ایک بڑی دکان کی طرف بڑھ گیا۔ اس دکان میں ہر قسم کا مال بھرا ہوا تھا۔ یہ سپر سٹور تھا۔ عمران سٹور کے اس سیکشن کی طرف بڑھ گیا جہاں ریڈی میڈ ملبوسات برائے فروخت موجود تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنے سارے ساتھیوں کے لئے نئے لباس خرید چکا تھا ۔ پھر اس نے دوسرے شعبے سے ایک ایک کر کے ایسا سامان خریدا جس سے وہ میک اپ کر سکتا تھا ۔ تیسرے اسلحے والے شعبے سے اس نے سائیلنسر لگا ایک مشین پسٹل اور چار عام سے مشین پسٹل اور ان کا میگزین بھی کافی تعداد میں خرید لیا۔ یہاں چونکہ اسلحے کی خرید و فروخت پر کوئی پابندی نہ تھی اس لئے اسلحہ خریدنا عام سی بات تھی ۔ کافی دیر بعد وہ شاپنگ بیگوں سے لدا پھندا واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"باس آپ تو باقاعدہ شاپنگ کرتے رہے ہیں"..... ٹائیگر نے عمران کو اس طرح لدا پھندا آتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یوشی لارڈ کی بیٹی ہے ۔ چھوٹی موٹی شاپنگ سے تو مطمئن نہیں ہو سکتی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر بھی مسکرا دیا۔

"تو یہ شاپنگ آپ نے یوشی کے لئے کی ہے"..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں کی ہے ۔ صرف ریہرسل کر رہا ہوں ۔ تاکہ شادی کے بعد آسانی سے وہ سارا سامان اٹھا کر چل سکوں جو بیگم صاحبہ شاپنگ کر کر کے اپنے شوہر نامدار کے حوالے کرتی چلی جاتی ہے اور شوہر نامدار کی جیبیں خالی اور کاندھے بھاری ہوتے چلے جاتے ہیں"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے بیگ کھول کھول کر سامان نکالنا شروع کر دیا۔

"سب ادھر جنگل میں جا کر لباس پہن لیں ۔ میں اس دوران اپنا میک اپ کر لوں ۔ پھر تمہارا میک اپ بھی کر دوں گا"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر جوزف اور جوانا تینوں نے اپنے اپنے سائز کے لباس اٹھائے اور قریب موجود جنگل کی طرف بڑھ گئے ۔ عمران نے میک اپ والا بیگ کھولا اور مختلف چیزوں کو مکس کرنے میں مصروف ہو گیا اس کا انداز ایسا تھا جیسے تصویر پینٹ کرنے والا اپنے رنگوں کو مکس کر کے تیار کرتا ہے اور تھوڑی دیر بعد اس نے اپنے چہرے پر چند کریمیں لگائیں اور پھر اٹھ کر وہ ساحل کی طرف بڑھ گیا۔ ایک کھاڑی میں پہنچ کر اس نے پانی سے منہ دھویا تو چہرے پر موجود پہلے والا میک اپ صاف ہوتا چلا گیا۔ اچھی طرح چہرہ صاف کرنے کے بعد وہ واپس لوٹا اور پھر اس نے اپنے چہرے پر نیا میک اپ شروع کر دیا پہلے بھی اس کے چہرے پر ایکریمی میک اپ تھا اور اب بھی وہ ایکریمی میک اپ ہی

www.urdukorner.com

کر رہا تھا لیکن ظاہر ہے شکل پہلے کی نسبت قطعی مختلف ہی ہوئی تھی۔
تھوڑی دیر بعد ٹائیگر بھی لباس تبدیل کر کے وہاں پہنچ گیا۔

"آپ دوبارہ ایکریمی میک اپ کر رہے ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ایکریمی یقیناً یہاں کی مقامی لڑکیوں کو زیادہ پسند آتے ہوں گے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بھی ہنس دیا۔ جوزف اور جوانا بھی لباس تبدیل کر کے واپس آ گئے تھے۔ عمران نے تھوڑی دیر میں اپنے سمیت ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کے میک اپ کر کے ان کے چہرے یکسر بدل دیئے اور پھر اس کام سے فارغ ہو کر اپنے نئے لباس والا بنڈل اٹھایا اور جنگل کی طرف بڑھ گیا۔ پھر ایک جھاڑی کی آڑ لے کر اس نے لباس تبدیل کیا اور اپنے پہلے والے لباس کی جیبوں میں موجود کرنسی نوٹ اور دوسرا سامان نئے لباس کی جیبوں میں منتقل کر کے اس نے لباس کو لپیٹ کر اسی شاپنگ بیگ میں ڈالا اور جھاڑیوں کے نیچے چھپا کر وہ واپس اپنے ساتھیوں کی طرف آ گیا۔ اسلحے والا بیگ کھول کر اس نے ایک سائیلنسر لگا مشین پسٹل اور ایک سادہ مشین پسٹل اپنی کوٹ کی جیبوں میں رکھا اور ایک ایک مشین پسٹل اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا دیا۔

"اپنے اترے ہوئے لباس تم اچھی طرح چھپا آئے ہو ناں"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اوکے۔ سنو میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ وہ لانچ جس نے ہمیں چیک کیا اور جس میں یوشی پیراشوٹ سے اتر کر داخل ہوئی تھی۔

ـ کا نام روز میری ہے اور وہ یہاں کی ایک مشہور کمپنی سافٹ وڈ
یـنگ کارپوریشن کی ملکیت ہے اور سافٹ وڈ کا دفتر سافٹ روڈ پر ہی
ـ۔ اب ہم سب سے پہلے تو یہاں کوئی رہائش گاہ حاصل کریں گے
یک کار۔ اس کے بعد ہم سافٹ وڈ کارپوریشن کا راؤنڈ لگائیں گے
ـ یوشی اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چلا سکیں"..... عمران نے
ـٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"باس میرا خیال ہے۔ یوشی کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
ـی یقیناً ہماری طرف سے پوری طرح مطمئن ہو جائے گی اور جس
ـپ کی وہ لڑکی ہے وہ یقیناً شام کو یہاں کے کسی مشہور ہوٹل میں
ـ ہی جائے گی"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ فوری طور پر واپس زمبابوے چلی جائے اس لئے
ـ تک کا انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر وہ چلی گئی تو پھر ہمیں معلوم نہ
سکے گا کہ یہاں اس کے حمایتی کون تھے"..... عمران نے جواب
ـور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ماسٹر۔ پہلے یہاں کے ایک بار ہائی ٹین چلتے ہیں۔ میں جب
ـریمیا میں تھا تو میرا ایک دوست یہاں زمبابوے میں آ گیا تھا کیونکہ
ـں ایکریمیا میں اس کی جان کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا اور پھر ایک بار
ـ سے ملاقات ہوئی تو اس نے بتایا تھا کہ اس نے مالا گوسی میں ہائی
ـن نام کی بار خرید لی ہے۔ اس کے خیال کے مطابق مالا گوسی چونکہ
ـں سیاحوں کی جنت سمجھا جاتا ہے اس لئے یہاں بار کا دھندہ بہت

www.urdukorner.com

عروج پر رہتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ اب بھی وہیں ہو۔ اس سے کافی مدد
سکتی ہے"۔ ..... جوانا نے کہا۔

"کیا نام ہے۔ تمہارے اس دوست کا"۔ عمران نے پوچھا۔

"رالف۔ باس خاصا دلیر اور مخلص آدمی ہے"۔ ..... جوانا۔
جواب دیا۔

"لیکن ظاہر ہے وہ تمہیں تو اب اس میک اپ میں نہ پہچان سکے
اور یہ بھی معلوم کرنا پڑے گا کہ کہیں اس کا تعلق ہاٹ فیلڈ سے نہ ہو
بہرحال اسے چیک کیا جا سکتا ہے"۔ ..... عمران نے کہا اور پھر ا
خالی ٹیکسی کو اس نے روک کر اسے ہائی ٹین بار چلنے کا کہہ کر وہ سب
ٹیکسی میں سوار ہو گئے۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔

"ہائی ٹین بار کا مالک رالف کیا اس وقت بار میں مل جائے گا
عمران نے مسکراتے ہوئے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا اور ڈرائ
چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"آپ باہر سے آئے ہیں"۔ ..... ڈرائیور نے پوچھا۔

"ہاں ہمارا تعلق ایکریمیا سے ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اور آپ یقیناً پہلی بار مالا گوسی آئے ہیں"۔ ..... ڈرائیور۔
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم کرایہ مزید نہ بڑھانے کا وعدہ کر لو تو میں بتا دیتا ہوں کہ
واقعی پہلی بار ہی آئے ہیں"۔ ..... عمران نے جواب دیا اور ڈرائ
بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے جناب میں نے آپ سے یہ باتیں اس
لئے پوچھی تھیں کہ اگر آپ یہاں رہنے والے ہوتے یا یہاں اکثر آتے
رہتے ہوتے تو یقیناً آپ کو معلوم ہوتا کہ رالف ہائی ٹین بار جیسی تھرڈ
کلاس بار فروخت کر کے اب رالف کمپلکس کا مالک ہے اور مالا گوسی کا
سب سے معروف آدمی ہے"۔ ..... ڈرائیور نے جواب دیا۔

"رالف کمپلکس۔ کیا مطلب"۔ عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے
میں پوچھا۔

"اس نے اسے یہی نام دیا ہوا ہے۔ اس کمپلکس میں ایک شاندار
ہوٹل۔ ایک گیم ہاؤس۔ ایک بار اور ایک کلب شامل ہے"۔ ڈرائیور
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ گڈ لیکن ان سب مقامات میں سے وہ ملتا کہاں ہے"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس کا اپنا دفتر رالف کلب میں ہے"۔ ڈرائیور نے جواب دیا۔

"کیا یہ سب ایک ہی عمارت میں واقع ہیں"۔ ..... عمران نے
پوچھا۔

"عمارتیں علیحدہ علیحدہ ہیں لیکن احاطہ ایک ہی ہے"۔ ڈرائیور نے
جواب دیا۔

"او۔ کے پھر ہمیں رالف کلب ہی لے چلو"۔ ..... عمران نے کہا
اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک
خوبصورت اور جدید انداز میں بنی ہوئی مختلف عمارتوں کے قریب پہنچ

www.urdukorner.com

گئے جن کے گرد واقعی ایک ہی چار دیواری تھی ۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے ٹیکسی اندر داخل ہوتے ہی ایک طرف بنی ہوئی خوبصورت عمارت کی طرف بڑھ گئی جس پر رالف کلب کا نیون سائن چمک رہا تھا ۔ لیکن عمران نے دیکھ لیا تھا کہ بار میں آنے جانے والے افراد کا تعلق ہائی کلاس کی بجائے زیرزمین دنیا کے افراد سے ہی تھا اور ایسا ہونا بھی چاہیئے تھا کیونکہ مالاگوسی جزیرے میں یا تو یہاں کے مقامی افراد رہتے تھے جو محنت مزدوری کر کے گزارہ کرتے تھے یا پھر سمگلر اور ان کے آدمی رہتے تھے اور سمگلر بھی وہ جو کارندے کہلاتے ہیں کیونکہ مالاگوسی کو صرف مال سٹاک کرنے کے لئے ہی کام میں لایا جاتا تھا ۔ ٹیکسی کلب کے سامنے رک گئی تو عمران نے ڈرائیور کو کرائے کے ساتھ ساتھ بھاری ٹپ بھی دی اور ڈرائیور نے انہیں بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور ٹیکسی آگے بڑھا کر لے گیا ۔ کلب کا ہال خاصا وسیع ہونے کے باوجود اس وقت بھی عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوا تھا اور وہاں ہر طرف میزوں پر قیمتی شرابیں نظر آ رہی تھیں ۔ ایک طرف بہت بڑا کاؤنٹر تھا جس پر چار لڑکیاں ویٹرز کو شرابیں سپلائی کرنے میں مصروف تھیں جب کہ ایک لڑکی فون سامنے رکھے فون کرنے میں مصروف نظر آ رہی تھی ۔

"ماسٹر میں بات کروں گا ورنہ یہ جتنا بڑا آدمی بن چکا ہے ۔ اس نے آسانی سے نہیں ملنا"..... جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"نہیں ابھی تم نے اپنی شناخت ظاہر نہیں کرنی ۔ پہلے رالف کے

بارے میں حتمی طور پر معلوم ہو جائے کہ اس کا تعلق ہاٹ فیلڈ سے تو نہیں ۔ میں خود بات کروں گا"..... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

"مس عالمی مقابلہ حسن جیتنے کے باوجود آپ اس کلب میں ہیں آپ کو تو ہالی وڈ میں ہونا چاہیئے تھا"..... عمران نے قریب جا کر اس فون والی ایکریمی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا جو اب جھکی ہوئی ایک رجسٹر پر اندراجات کرنے میں مصروف تھی ۔

"جی ۔ جی کیا فرما رہے ہیں آپ"..... لڑکی نے چونک کر سر اٹھاتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی ۔

"اوہ سوری میں سمجھا آپ مس گلوریا ہیں وہی جس نے اس بار عالمی مقابلہ حسن جیتا ہے ۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ آپ نے اس مقابلے میں حصہ نہ لے کر مس گلوریا کو چانس دے دیا ہے ۔ اگر آپ اس میں حصہ لے لیتیں تو یقیناً آئندہ دس سالوں تک آپ ہی مس ورلڈ ہوتیں"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی اور لڑکی کے چہرے پر مسرت کے گلاب سے کھل اٹھے ۔

"اس خوبصورت انداز میں تعریف کا شکریہ مسٹر"..... لڑکی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"رچرڈ ۔ ویسے میں درست کہہ رہا ہوں ۔ اس لئے کہ عالمی مقابلہ حسن کی فائنل کمیٹی کا میں بھی ممبر ہوں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی کے چہرے پر اس بار مسرت کے ساتھ ساتھ عمران

www.urdukorner.com

کے لئے مرعوبیت کے آثار بھی نمایاں ہو گئے تھے۔

"اوہ بے حد شکریہ میرا نام میگی ہے فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں"..... لڑکی نے کہا۔

"مسٹر رالف سے کہہ دیں کہ ایکریمیا سے ان کے دوست ماسٹر کلرز کے جوانا کا ریفرنس ہمارے پاس ہے اور ہم فوری ملاقات چاہتے ہیں"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... لڑکی نے کہا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے بول رہی ہوں میگی چار صاحبان تشریف لائے ہیں جن میں ایک صاحب کا نام رچرڈ ہے۔ ان کا تعلق ایکریمیا سے ہے اور ان کے پاس چیف کے ایکریمیا کے دوست ماسٹر کلرز کے جوانا کا ریفرنس موجود ہے اور وہ چیف سے فوری ملاقات چاہتے ہیں"۔ لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے کچھ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"چیف بغیر پہلے وقت دیئے کسی سے ملنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن آپ نے دوست کا حوالہ دیا ہے تو شاید"..... لڑکی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی اور لڑکی نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس میگی بول رہی ہوں"۔ لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے اس نے بات سن کر کہا اور

رسیور رکھ دیا۔

"چیف نے آپ کو فوری طور پر ملاقات کا وقت دے دیا ہے"۔ میگی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے چیف کے اس طرح وقت دینے پر حیرت ہو رہی ہو اور پھر اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے ملازم کو اشارے سے بلایا۔

"ان صاحبان کو چیف کے آفس لے جاؤ۔ انہوں نے انہیں ملاقات کا وقت دے دیا ہے"۔ میگی نے اس ملازم سے کہا۔

"آیئے جناب"..... ملازم نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر ایک طرف کو مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں داخل ہو رہے تھے۔ ایک بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کا جسم موٹاپے کی طرف مائل تھا اور آنکھیں اس طرح سوجی ہوئی تھیں جیسے وہ کثرت سے شراب نوشی کا عادی ہو۔

"میرا نام رالف ہے"..... اس ادھیڑ عمر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں جوانا پر چپک سی گئی تھیں۔

"مجھے رچرڈ کہتے ہیں۔ یہ مائیکل ہیں اور یہ جوزف اور مارتھر ہیں"۔ عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں۔ آپ نے میرے دوست ماسٹر کلرز کے جوانا کا حوالہ دیا ہے۔ اس لئے میں نے آپ حضرات کو فوری وقت دے دیا

www.urdukorner.com

ہے ۔ مسٹر مارتھر کو دیکھ کر مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں جوانا کو دیکھ رہا ہوں ۔ وہی ڈیل ڈول ۔ وہی قد وقامت مجھے بے حد حیرت ہو رہی ہے ۔ بہرحال فرمایئے میں آپ حضرات کی کیا خدمت کر سکتا ہوں "۔ رالف نے سب سے باری باری مصافحہ کرنے کے بعد کہا۔

" آپ کا وقت انتہائی قیمتی ہوگا مسٹر رالف ۔ اس لئے صاف اور سیدھی بات کرنا زیادہ بہتر ہے ۔ ہمیں ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر انچارج کرنل ڈارسن سے ملنا ہے اور جوانا نے ہمیں بتا دیا تھا کہ آپ ہماری اس سلسلے میں مدد کر سکتے ہیں "..... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور غور سے رالف کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

" ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر ۔ انچارج کرنل ڈارسن ۔ کیا مطلب ۔ ہاٹ فیلڈ کون سی تنظیم ہے ۔ کیا سمگلروں کی کوئی نئی تنظیم وجود میں آئی ہے "۔ رالف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ رالف کی حیرت حقیقی تھی ۔ اس کا مطلب تھا کہ ہاٹ فیلڈ نے یہاں بھی اپنے آپ کو انتہائی خفیہ رکھا ہوا ہے ۔

" نہیں یہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے ۔ یہاں مالا گوسی میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے "۔ عمران نے جواب دیا۔

" بین الاقوامی تنظیم اور ہیڈ کوارٹر مالا گوسی میں ۔ آپ کو یقیناً غلط بتایا گیا ہے ۔ مالا گوسی تو اس قابل ہی نہیں ہے کہ یہاں کسی بین الاقوامی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر بنایا جا سکے ۔ یہاں بے شمار تنظیموں کے

سب آفس تو ہیں لیکن ہیڈ کوارٹر مختلف چیز ہوتی ہے "۔ رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کرنل ڈارسن کو جانتے ہیں "..... عمران نے پوچھا۔

" نہیں یہ نام بھی میں پہلی بار سن رہا ہوں حالانکہ مجھے یہاں رہتے ہوئے طویل عرصہ ہو گیا ہے اور شاید ہی مالا گوسی میں مستقل رہنے والا کوئی آدمی ایسا ہو جسے میں نہ جانتا ہوں "..... رالف نے جواب دیا۔

" اچھا آپ سافٹ وڈ ٹریڈنگ کارپوریشن کے بارے میں تو جانتے ہی ہوں گے "۔ عمران نے کہا۔

" ہاں اچھی طرح جانتا ہوں کیوں "..... رالف نے چونک کر پوچھا۔

" ان کے پاس ایک لانچ ہے روز میری اور یہ لانچ آج موزنبیق سائیڈ کے ساحل کی طرف سمندر میں دیکھی گئی ہے ۔ ایک ہیلی کاپٹر فضا میں تباہ ہوا ہے اور اس میں سے ایک ایکریمی لڑکی پیراشوٹ سے اتری ہے اور وہ اس لانچ میں سوار ہوئی ہے ۔ کیا آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ اس لانچ پر کون کون سوار تھا "..... عمران نے کہا۔

" معلوم تو کر سکتا ہوں لیکن کروں گا نہیں اس لئے کہ سافٹ وڈ کارپوریشن کے خلاف میں کوئی کام نہیں کرنا چاہتا ۔ اس کے ساتھ میرے مفادات وابستہ ہیں ۔ میں بھی درپردہ لکڑی کا کاروبار کرتا ہوں اور ان کے ذریعے اس بزنس میں میرا کافی پیسہ لگا ہوا ہے اس لئے ویری

www.urdukorner.com

سوری اور اب آپ تشریف لے جا سکتے ہیں "..... رالف کا لہجہ یکلخت روکھا ہو گیا۔

"کمال ہے۔ جوانا نے تمہاری بے حد تعریف کی تھی کہ بڑا مہذب اور مہمان نواز آدمی ہے اور اس کا بڑا گہرا دوست ہے اور اس کا نام سنتے ہی وہ یہ کر دے گا اور وہ کر دے گا۔ کیوں جوانا "۔ عمران نے بات کرتے کرتے اچانک ساتھ بیٹھے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کے دماغ پر دولت کی چربی چڑھ گئی ہے اور میں یہ چربی اتارنا بھی جانتا ہوں "..... جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا۔ کیا۔ تمہاری آواز۔ اوہ اوہ کہیں تم جوانا تو نہیں ہو "۔ رالف نے کہا اور بے اختیار کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"میں تو جوانا ہوں لیکن تم اب رالف نہیں رہے "۔ جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ اوہ جوانا۔ اوہ تم اس روپ میں۔ اوہ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا "..... رالف نے اچھل کر میز کے پیچھے سے باہر آتے ہوئے کہا اور پھر جیسے لوہا مقناطیس کی طرف کھنچتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح رالف دوڑتا ہوا جوانا کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح جوانا کے چوڑے سینے سے لگ گیا جیسے سالوں سے بچھڑے ہوئے دوست ملتے ہیں۔

"تم نے کیوں انکار کیا ہے رالف۔ تم نے ماسٹر کے سامنے میری

بے عزتی کرا دی ہے "..... جوانا نے اسے ایک جھٹکے سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کا غصہ دور نہیں ہوا تھا۔

"ارے مجھے کیا معلوم تھا کہ تم بذات خود یہاں ہو۔ تمہارے لئے تو میں یہ کاروبار کیا اپنی جان بھی حاضر کر سکتا ہوں۔ میں جو کچھ بھی ہوں تمہاری وجہ سے ہی ہوں۔ ورنہ اب تک تو میری ہڈیاں بھی ایک ہزار بار گل سڑ چکی ہوتیں۔ لیکن تم نے بھی تو زیادتی کی ہے۔ تمہیں کیا ضرورت تھی مجھ سے اس طرح چھپنے کی "..... رالف نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"بس اب کافی ہو گیا ہے جوانا۔ رالف واقعی تمہارا پرخلوص دوست ہے اور مجھے خوشی ہے کہ تم نے اپنے اس جنونی دور میں بھی اس جیسے مخلص دوست بنائے تھے "۔ عمران نے کہا تو جوانا نے مسکراتے ہوئے رالف کو خود کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا اور رالف کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"ہاں اب ماسٹر کے سوال کا جواب دو "۔ جوانا نے اسے علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر "..... رالف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ میرے ماسٹر ہیں۔ ان کا نام علی عمران ہے۔ یہ بھی میری طرح مسیک اپ میں ہیں اور یہ ان کے ساتھی ٹائیگر اور جوزف "۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ جناب پھر تو آپ واقعی بڑے آدمی ہیں۔ جسے جوانا ماسٹر تسلیم

www.urdukorner.com

کرے اس کی بڑائی میں کوئی شک ہی باقی نہیں رہتا "..... رالف نے اس بار عمران کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے میرا قد جوانا سے چھوٹا ہے۔ اس لئے قد کے لحاظ سے تو یہی بڑا ہے "۔ عمران نے جواب دیا اور رالف بے اختیار ہنس پڑا۔

" جوانا تمہارے لئے تو میں تمہاری پسندیدہ شراب منگواتا ہوں۔ آپ حضرات کیا پینا پسند کریں گے "..... رالف نے دوبارہ میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" میں نے شراب پینی چھوڑ دی ہے۔ رالف اور ہم میں سے کوئی بھی شراب نہیں پیتا۔ اس لئے اگر منگوانا ہی ہے تو کوئی اور مشروب منگوا لو "..... جوانا نے کہا۔

" حیرت انگیز انتہائی حیرت انگیز۔ مجھے تو یوں لگ رہا ہے کہ تمہاری شکل کے ساتھ ساتھ تمہارا مزاج اور تمہاری فطرت بھی بدل گئی ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے جیسے تم کہو میں تو بس حکم کا غلام ہوں "۔ رالف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور کسی کو لائم جوس بھیجنے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" مسٹر رالف کیا اب مجھے دوبارہ اپنے سوالات دوہرانے پڑیں گے "۔ عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب جہاں تک ہاٹ فیلڈ کا تعلق ہے۔ مجھے واقعی اس کا علم نہیں ہے۔ میں نے پہلے کبھی یہ نام نہیں سنا اور اسی طرح کرنل

ڈارسن کا نام بھی یہاں مالاگوسی میں سننے میں نہیں آیا۔ خالی ڈارسن کئی ہیں۔ لیکن کرنل ڈارسن نہیں ہے۔ باقی رہا۔ اس لانچ روز میری کے متعلق معلومات حاصل کرنا وہ میں ابھی معلوم کر دیتا ہوں "۔ رالف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ فون کے ساتھ لاؤڈر بھی تھا اس لئے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز دفتر میں واضح طور پر سنائی دے رہی تھی پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

" گراہم بول رہا ہوں۔ چیف آفیسر "..... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" رالف بول رہا ہوں گراہم رالف کیپلکس سے "..... رالف نے بڑے تحکمانہ سے لہجے میں کہا۔

" اوہ جناب آپ۔ فرمایئے سر میں کیا خدمات کر سکتا ہوں سر "۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا۔

" آج لانچ گھاٹ پر سافٹ وڈٹریڈنگ کارپوریشن سے تعلق رکھنے والی ایک لانچ روز میری کو گھومتے ہوئے دیکھا گیا ہے اور وہاں کہیں ایک ہیلی کاپٹر تباہ ہوا ہے اور اس ہیلی کاپٹر سے ایک عورت پیراشوٹ کے ذریعے اتر کر اس لانچ میں پہنچی ہے۔ مجھے اس بارے میں پوری تفصیلات چاہئیں کہ لانچ پر کون لوگ تھے اور یہ سب چکر کیا ہے "۔ رالف نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں تو سر ابھی ایک گھنٹہ پہلے ڈیوٹی پر آیا ہوں۔ میں ابھی ساری

www.urdukorner.com

کر لے ۔ معلومات حاصل کر لیتا ہوں سر"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" جلد سے جلد مکمل معلومات مہیا کرو اور سنو کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ میں نے ایسی معلومات حاصل کی ہیں ۔ معاوضہ ڈبل ملے گا ۔ کمپلیکس فون کر دینا مجھ سے رابطہ ہو جائے گا"..... رالف نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دوسری طرف کسی کو ہدایات دے کر اگر لانچ گھاٹ سے چیف آفیسر گراہم کی کال آئے تو فوری ڈائریکٹ کر دی جائے اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی دوران ایک باوردی ویٹر مشروبات کے گلاس پہنچا گیا تھا اور وہ سب لائم جوس سپ کرنے میں مصروف تھے ۔

" ویسے اس سافٹ وڈکا پوریشن کا اصل دھندہ کیا ہے "۔ عمران نے پوچھا۔

" لکڑی کا جناب بالا گوسی کے یہ سب سے بڑے ٹھیکیدار ہیں ۔ جنگلات سے انتہائی قیمتی اور نایاب لکڑی کاٹتے ہیں اور ایکریمیا اور دوسرے ممالک میں اسے سپلائی کیا جاتا ہے ۔ کروڑوں اربوں ڈالر کا دھندہ ہے ۔ میں نے بھی اس بزنس میں پیسہ لگا رکھا ہے لیکن یہ بات طے ہے کہ اس کی آڑ میں اور کوئی دھندہ نہیں ہوتا۔ لکڑی کا ہی کاروبار ہوتا ہے اور انتہائی صاف ستھرے پیمانے پر"..... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا اس نے بات کرتے ہوئے میز کی دراز کھول کر شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکال کر سامنے رکھ لی تھی اور اس میں سے گھونٹ

گھونٹ شراب پینی شروع کر دی تھی ۔

" رالف ہمیں ایک کوٹھی ۔ دو کاریں کچھ اسلحہ چاہئے ۔ لیکن سوائے تمہاری ذات کے اور کسی کو اس کے بارے میں علم نہیں ہونا چاہئے ۔ اس سلسلے میں تم جو معاوضہ کہو وہ ہم دینے کے لئے تیار ہیں "۔ عمران نے کہا۔

" جناب اب آپ مجھے مزید شرمندہ نہ کریں ۔ پہلے تو میں آپ کو پہچان نہ سکا تھا اس لئے غلطی ہو گئی تھی ۔ اب بھی آپ ایسی بات کریں تو پھر مجھے خودکشی کرنی پڑے گی"..... رالف نے ایک بار پھر انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا ۔ جوانا کا چہرہ اپنے دوست کی بات سن کر بے اختیار کھل اٹھا تھا جیسے اسے اپنے دوست کی اس بات پر انتہائی فخر ہو ۔

" شکریہ رالف ۔ تمہارے معاوضہ نہ لینے سے میرے اکاؤنٹ میں موجود رقم کم نہ ہو گی اور میرا باوجی آغا سلیمان پاشا کی آنکھوں میں موجود غصے کی سرخی قدرے کم ہو جائے گی"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور رالف بے اختیار ہنس پڑا۔

" ویسے سچ پوچھیں تو مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ آخر جوانا جیسے آدمی نے جو ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دیتا تھا آپ جیسے آدمی کو کیسے اپنا ماسٹر تسلیم کر لیا"..... رالف نے ہنستے ہوئے کہا۔

" مجھ جیسا آدمی ہی اس کے ناک پر مکھی بٹھا سکتا ہے ۔ دراصل مجھے مکھیاں پکڑنے اور دوسروں کی ناک پر بٹھانے میں بڑی مہارت حاصل

www.urdukorner.com

ہے "..... عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا اور رالف بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"رالف تم ماسٹر کو ابھی جانتے نہیں ہو۔ اگر میں ساتھ نہ ہوتا تو ماسٹر کو یہ معلومات تم سے لازماً معلوم کرنا ہوتیں تو اب تک تمہیں معلوم ہو چکا ہوتا کہ ناک پر مکھی کیسے بٹھائی جاتی ہے "..... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور رالف حیرت سے عمران کی طرف اس طرح دیکھنے لگا جیسے اسے جوانا کی بات سننے کے باوجود اس کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران جیسا معصوم اور نرم مزاج آدمی بھی کوئی خوفناک کام کر سکتا ہے۔ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور رالف نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"رالف بول رہا ہوں "..... رالف نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لانچ گھاٹ سے چیف آفیسر گراہم کا فون ہے "۔ لاؤڈر سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس بات کراؤ "..... رالف نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو جناب میں گراہم بول رہا ہوں "۔ چند لمحوں بعد لاؤڈر سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے گراہم "..... رالف نے کہا۔

"جناب روز میری لانچ پر سافٹ وڈکارپوریشن کے چیئرمین جناب آرتھر اور منیجنگ ڈائریکٹر جناب جمی سوار تھے وہ خود ہی لانچ کو چلا رہے

تھے اور جو خاتون اس لانچ میں سوار ہوئیں وہ زمبابوے کے مشہور لارڈ نامیری کی اکلوتی صاحبزادی مادام یوشی ہیں جناب "۔ دوسری طرف سے گراہم نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس ہیلی کاپٹر کی تباہی کا پولیس نے نوٹس لیا ہے "..... رالف نے پوچھا۔

"نہیں جناب آپ جانتے تو ہیں جناب۔ سافٹ وڈکارپوریشن کے مالا گوسی حکومت کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں "..... گراہم نے جواب دیا۔

"او۔ کے شکریہ۔ مگر بھی خیال رکھنا کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ میں نے یہ نے یہ معلومات حاصل کی ہیں ورنہ تمہارے مقدر میں دوسرا سانس لینا نہ رہے گا "۔ رالف نے غراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چیئرمین آرتھر اور منیجنگ ڈائریکٹر جمی جانتے ہو انہیں "۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ یہاں کلب بار روم میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ وہ عیاش ضرور ہیں لیکن بہرحال کسی غلط دھندے یا کسی مجرم تنظیم سے منسلک نہیں ہے۔ میں ذاتی طور پر ان سے واقف ہوں "..... رالف نے جواب دیا۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ اس وقت یوشی کہاں ہو گی "۔ عمران نے کہا۔

www.urdukorner.com

"جی کی رہائش گاہ پر جناب ۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ان کی منگنی بھی ہو چکی ہے "۔ رالف نے جواب دیا۔

"اس کی رہائش گاہ کہاں ہے "..... عمران نے پوچھا۔

" آرلین کالونی میں سب سے بڑی کوٹھی ان کی ہے ۔ کوٹھی نمبر سکس اے "۔ رالف نے جواب دیا۔

"کیا آرتھر بھی وہیں رہتا ہے "..... عمران نے پوچھا۔

" جی نہیں وہ زیادہ تر مالا گوسی سے باہر رہتے ہیں ۔ ویسے ان کی رہائش گاہ سلارڈ کالونی کوٹھی نمبر بارہ ہے "۔ رالف نے جواب دیا۔

" او ۔ کے اب تم ہمارے لئے کوٹھی ۔ کاروں اور اسلحے کا بندوبست کر دو اور پھر سب کچھ بھول جاؤ "..... عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" بھول جاؤ ۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں "..... رالف نے حیران ہو کر کہا۔

" ہم جس مشن پر ہیں رالف اس میں اگر ہمارے مخالفوں کے کانوں میں ذرا سی بھنک بھی پڑ گئی کہ تم نے ہماری مدد کی ہے تو پھر تمہارا یہ کمپلکس تمہاری جان سمیت راکھ کر دیا جائے گا ۔ تم جوانا کے مخلص دوست ہو ۔ اس لئے میں تمہیں انتہائی خلوص سے مشورہ دے رہا ہوں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کو یہاں میری پوزیشن کا علم نہیں ہے جناب یہاں لوگ

میرے نام سے دہشت زدہ رہتے ہیں "..... رالف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بہر حال میں تو صرف مشورہ دے سکتا تھا ۔ ماننا نہ ماننا تمہاری مرضی پر منحصر ہے "..... عمران نے اس بار خشک لہجے میں جواب دیا جیسے وہ ان سب باتوں سے اکتا سا گیا ہو۔

" ٹھیک ہے جناب میں اپنا برا بھلا جانتا ہوں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی ۔ آپ بے فکر ہو کر اپنا کام کریں ۔ میں ہر قدم پر آپ کے ساتھ رہوں گا "..... رالف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ عقبی دیوار کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے الماری کھولی اور پھر اس کے اندر ایک خفیہ خانہ کھول کر اس میں سے ایک کی رنگ نکال کر اس نے خفیہ خانہ بند کیا اور پھر الماری بند کر دی ۔

" یہ کوٹھی میرا خاص اڈہ ہے ۔ اس کا علم صرف میری ذات تک محدود ہے ۔ میں صرف ٹاپ ایمرجنسی کی صورت میں اسے ذاتی استعمال میں لے آتا ہوں ۔ ویسے وہاں چار بالکل نئی کاریں ۔ انتہائی جدید اسلحہ اور دوسرا ہر قسم کا سامان بھی موجود ہے اور یہ کوٹھی بھی آرلین کالونی میں ہے مگر بی بلاک میں ہے ۔ آیئے میں آپ کو وہاں چھوڑ آؤں "..... رالف نے کہا

" نہیں تم یہیں رہو گے سمجھے ۔ تم ہمیں پتہ بتا دو اور یہ چابی دے دو ۔ اور بس "..... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو رالف چونک کر جوانا کی طرف دیکھنے لگا۔

www.urdukorner.com

"جیسے ماسٹر کہہ رہے ہیں رالف ویسا ہی کرو۔ معاملات تمہاری توقع سے کہیں زیادہ نازک ہیں"..... جوانا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ لیں چابی۔ کوٹھی نمبر الیون سکس۔ بی بلاک۔ آرلین کالونی"۔ رالف نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا اور کی رنگ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ"۔ عمران نے کہا اور پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ایک انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود آرام کرسی پر یوشی نیم دراز تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں شراب کا جام تھا۔ اس کے جسم پر سنہرے رنگ کا تقریباً نیم عریاں قسم کا لباس تھا۔ کمرے کے ایک کونے میں جدید ترین ڈیک پر امریکی میوزک بج رہا تھا یوشی کے چہرے پر سرخی تھی اور آنکھوں میں خمار۔ وہ شراب کی چسکیاں لینے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ مسکرا بھی دیتی جیسے کسی خاص خیال سے محظوظ ہو رہی ہو۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور گہرے نیلے رنگ کے سوٹ میں ملبوس جمی اندر داخل ہوا۔ جمی کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی۔

"شکر ہے تم شادی کے اس فیصلے کے بعد خوش تو نظر آ رہی ہو۔ مجھے تو خطرہ تھا کہ کہیں لارڈ کی طرف سے رسمی اجازت آنے تک تمہارا موڈ ہی نہ بدل جائے"..... جمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک

www.urdukorner.com

سائیڈ پر موجود کرسی پر نیم دراز ہو گیا۔

"میں نے سوچا کہ جب تم پر احسان کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو پھر اس احسان کو جاری رہنا چاہیئے"..... یوشی نے مسکراتے ہوئے بڑی ادا سے جمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ خالی احسان نہیں ہے یوشی احسان عظیم ہے۔ تم سے شادی واقعی میرا خواب تھا اور آج اس خواب کی حسین تعبیر ملنے والی ہے۔ ویسے مجھے یقین نہ تھا کہ اس طرح اچانک تم شادی پر تیار بھی ہو جاؤ گی"۔ جمی نے بڑے تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"بس اس عمران کی ہلاکت نے مجھے اچانک ذہنی طور پر بے حد مطمئن کر دیا ہے۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے میں نے اپنی زندگی کا مقصد پا لیا ہو۔ ورنہ اس سے پہلے مجھے ہر وقت بے چینی سے محسوس ہوتی رہتی تھی کہ میں کوئی ایسا کارنامہ سرانجام دوں جس سے پوری دنیا میں میرا نام ہو جائے اور میرا خیال ہے اس عمران کا خاتمہ اس سے بھی بڑا کارنامہ ہے"..... یوشی نے مسکراتے ہوئے کہا اور جمی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ جمی کوئی بات کرتا۔ اچانک اس کی جیب سے ہلکی سی ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں تو اس نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا کارڈلیس فون پیس نکال لیا۔ آواز اس سے آ رہی تھی۔ یوشی بھی اب اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

"یس"..... جمی نے فون پیس کا ایک بٹن دبا کر اسے کان سے

لگاتے ہوئے کہا۔ چونکہ اس کا رسیور بے حد طاقتور تھا اس لئے اسے منہ کے بالکل قریب لے آنے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔

"کریمر بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے ایک مدھم آواز سنائی دی اور جمی چونک پڑا۔

"یہ میوزک ذرا بند کر دو۔ کوئی اہم کال لگتی ہے"۔ جمی نے یوشی سے مخاطب ہو کر کہا اور یوشی نے ہاتھ میں موجود ریموٹ کنٹرول کا بٹن آف کر دیا تو تیز آواز سے بجتا ہوا میوزک یکلخت خاموش ہو گیا۔

"کیا بات ہے کریمر۔ کیوں کال کی ہے"..... جمی نے خشک لہجے میں کہا۔

"جناب مجھے رپورٹ ملی ہے کہ لانچ گھاٹ کا چیف آفیسر گراہم روز میری لانچ کی گھاٹ پر موجودگی اور اس میں سوار افراد کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے"۔ دوسری طرف سے کریمر نے کہا تو جمی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ کیوں۔ وہ کیوں ایسا کر رہا ہے"..... جمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو اس سے پوچھنے پر ہی معلوم ہو گا باس ورنہ تو صبح جب آپ لانچ پر آئے تھے۔ اس وقت تو اس کی ڈیوٹی بھی نہ تھی۔ میرا خیال ہے اسے کسی نے خاص طور پر اس بارے میں کہا ہے۔ وہ لالچی آدمی ہے۔ یقیناً اسے بھاری معاوضہ دینے کی بات کی گئی ہو گی"۔ کریمر نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"ہونہہ تم ایسا کرو کہ اس گراہم سے فوری طور پر معلوم کرو کہ یہ معلومات کون حاصل کر رہا ہے۔ پوری تفصیل سے معلوم کرو اور جلد رقم سے بات بنے تو رقم دے دو ورنہ اس کی ہڈیاں توڑ کر معلومات حاصل کرو لیکن مجھے فوری طور پر یہ معلومات ملنی چاہئیں کہ وہ کس کی وجہ سے ایسا کر رہا ہے"۔ جی نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور جی نے بٹن دبا کر فون کا رابطہ آف کیا اور فون پیس دوبارہ جیب میں رکھ لیا۔

"کیا ہوا جی تم یکلخت پریشان نظر آنے لگے ہو"..... یوشی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جی نے اسے کریمر سے ہونے والی ساری بات چیت سے آگاہ کر دیا۔

"تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔ وہ چیف آفیسر ہے۔ سرکاری طور پر اسے کہا گیا ہو گا کہ اس ہیلی کاپٹر کی تباہی کے بارے میں انکوائری کرے اور چونکہ میں اس ہیلی کاپٹر سے اتر کر روز میری لانچ پر سوار ہوئی تھی اس لئے وہ روز میری کے بارے میں پوچھ رہا ہو گا۔ تم اوپر بات کرو۔ معاملہ ختم ہو جائے گا"..... یوشی نے کہا۔

"میں نے اوپر بات کر لی ہے۔ اوپر سے اس بارے میں کوئی ہدایت جاری ہی نہیں ہو سکتی اسی لئے تو مجھے اس اطلاع پر پریشانی ہو رہی ہے۔ یہ چیف آفیسر یقیناً کسی اور مقصد پر انکوائری کر رہا ہے"۔ جی نے کہا۔

اور مقصد کیا ہو سکتا ہے"..... یوشی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہو سکتا ہے عمران ہلاک نہ ہوا ہو۔ ہم نے تفصیلی چیکنگ تو نہیں کی تھی اور یہ فرض کر لیا تھا کہ ہیلی کاپٹر کی تباہی کے ساتھ وہ بھی ختم ہو گیا ہو گا۔ کرنل ڈارسن نے نجانے کیوں جلدی کی تھی"۔ جی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو یوشی بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ اس قدر بلندی پر ہیلی کاپٹر کے پرزے اڑ گئے۔ اس کا ڈھانچہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا پھر وہ کیسے بچ سکتے ہیں"۔ یوشی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے ایک اتفاقی بات کی ہے"..... جی یوشی کے اس طرح اچانک غصے میں آجانے کی وجہ سے سہم گیا تھا۔

"سوچ سمجھ کر بات کیا کرو۔ تم میرا کریڈٹ ختم کرنا چاہتے ہو"۔ یوشی کا غصہ اسی طرح تھا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری یوشی۔ واقعی مجھے یہ بات نہ کرنی چاہئے تھی۔ آئی۔ ایم سوری"..... جی نے بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔ اسے یوشی کے اس طرح غصے میں آجانے پر اپنی شادی خطرے میں پڑتی نظر آ رہی تھی۔

"آئندہ محتاط رہنا"..... یوشی نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ لیکن اسی لمحے اس کے ساتھ پڑے عام سے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اوہ ڈیڈی کی کال ہو گی۔ تمہارا آدمی ان تک پہنچ گیا ہو گا"۔ یوشی نے کہا اور جی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdukorner.com

"ہیلو یوشی بول رہی ہوں"..... یوشی بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"گرونی بول رہا ہوں مادام۔آپ کے لئے ایک انتہائی افسوسناک خبر ہے۔ میرا حوصلہ نہیں پڑا رہا کہ آپ کو یہ خبر سناؤں"۔ دوسری طرف سے ایک انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"افسوسناک خبر۔ کیا مطلب میں سمجھی نہیں"..... یوشی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس جی اگر آپ کے پاس ہوں تو پلیز انہیں فون دے دیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں تم مجھے بتاؤ کیا بات ہے"..... یوشی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"مادام آپ کے والد لارڈ صاحب انتقال فرما گئے ہیں"۔آخر گرونی نے کہہ ہی دیا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو"..... یوشی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔اس کے چہرے پر یکلخت شدید غم کے تاثرات ابھر آئے اور رسیور اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گرا۔جی نے جلدی سے اٹھ کر رسیور سنبھال لیا۔

"کیا بات ہے۔ کون ہو تم"..... جی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس میں گرونی بول رہا ہوں۔میں تو مادام کو یہ خبر نہ سنانا چاہتا

تھا۔لیکن انہوں نے مجھے مجبور کر دیا اور ابھی تو میں نے"..... دوسری طرف سے گرونی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے یوشی نے یکلخت جھپٹا مار کر جی کے ہاتھ سے رسیور چھین لیا۔

"کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو"..... یوشی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس مادام"..... گرونی کی آواز سنائی دی۔

"کیسے انتقال ہوا ہے ڈیڈی کا۔ کیسے۔وہ تو پوری طرح صحت مند تھے۔یہ کیسے ممکن ہے۔تفصیل بتاؤ"..... یوشی نے چیختے ہوئے کہا۔

"تفصیل آپ کو بتانے والی نہیں ہے مادام آپ فون باس کو دیں پلیز"۔گرونی نے کہا۔

"یو شٹ اپ۔نانسنس۔جی کیا لگتا ہے ڈیڈی کا۔میں ان کی بیٹی ہوں۔میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ سب کچھ تفصیل بتا دو اور سنو اگر مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ تم نے کوئی غلط بیانی کی ہے یا کوئی تفصیل مجھ سے چھپائی ہے تو تمہیں کیا تمہارے پورے خاندان کو گولیوں سے اڑا دوں گی"..... یوشی واقعی غصے اور غم سے پاگل ہو چکی تھی۔

"یس مادام تو تفصیل سن لیں۔باس نے مجھے ایکریمیا روانہ کیا تھا تاکہ میں لارڈ صاحب سے بات کروں کہ وہ آپ سے فون پر بات کریں میں یہاں سے زسبابوے گیا اور وہاں سے میں چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا لارڈ صاحب کی خفیہ رہائش گاہ پر جانا چاہتا تھا کہ اچانک مجھے خیال آ گیا کہ لارڈ صاحب کی اس خفیہ رہائش گاہ پر تو فون نہیں

www.urdukorner.com

ہے لیکن ایکریمیا میں ایک ایسا آدمی بھی موجود ہے جس کا رابطہ لارڈ صاحب سے اس رہائش گاہ پر مسلسل رہتا ہے۔چنانچہ میں نے ویسے ہی اس کو فون کر دیا تاکہ اسے بتا سکوں کہ میں لارڈ صاحب کی خدمت میں حاضری کے لئے ایکریمیا آرہا ہوں۔لیکن جب میں نے اسے فون کیا تو اس نے کہا کہ لارڈ صاحب تو ایکریمیا تشریف ہی نہیں لے آئے۔ اس خفیہ پناہ گاہ کا چارج اسی کے پاس تھا۔اگر لارڈ صاحب تشریف لے آتے تو یقیناً اسے علم ہوتا۔میں اس پر بے حد حیران ہوا۔چنانچہ ایک خیال کے تحت میں زمبابوے میں لارڈ صاحب کی رہائش گاہ پر گیا میرا خیال تھا کہ لارڈ صاحب نے ارادہ بدل دیا ہو گا۔میں وہاں چونکہ طویل عرصے تک رہ چکا ہوں۔اس لئے مجھے وہاں کی ایک ایک چیز کا علم ہے۔میں جب اندر پہنچا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ لارڈ صاحب کی رہائش گاہ مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہے۔اس کا مشینی حصہ تو زمین کے ساتھ مل چکا ہے اور ان کی رہائش گاہ کا بھی یہی حشر کر دیا گیا ہے۔میں ادھر ادھر گھومتا رہا اور پھر میں نے جنگل میں ایک جگہ ایک انسانی ڈھانچہ پڑا ہوا دیکھ لیا۔جس کا گوشت جانور کھا چکے تھے۔ لیکن لارڈ صاحب کے بائیں ہاتھ کی انگلی میں ابھی تک وہ انگوٹھی موجود تھی جسے لارڈ صاحب ہمیشہ پہنے رکھتے تھے۔اس سے میں نے پہچان لیا کہ یہ لارڈ صاحب کا ہی ڈھانچہ ہے ویسے بھی قدوقامت اور جسامت کے لحاظ سے وہ لارڈ صاحب کا ہی ڈھانچہ تھا۔چنانچہ میں فوری واپس آگیا اور اب میں آپ کو فون کر رہا ہوں"..... گرونی نے پوری تفصیل

بتاتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ تباہ ہو گیا۔ڈیڈی کو اس طرح ہلاک کیا گیا۔اوہ۔اوہ یہ یقیناً اس عمران کا کام ہو گا۔وہ مجھے میری رہائش گاہ پر چھوڑ کر یقیناً واپس گیا ہو گا اور اس نے ڈیڈی پر تشدد کر کے ان سے راز اگلوانے کی کوشش کی ہو گی۔کاش مجھے پہلے ذرا بھی اندازہ ہو جاتا تو میں اپنے دانتوں سے اس کے جسم کا ایک ایک ریشہ ادھیڑ ڈالتی۔اس کمینے نے میرے ڈیڈی کو ہلاک کیا ہے۔کاش مجھے پہلے اندازہ ہو جاتا۔کاش"۔ یوشی نے انتہائی جذباتی انداز میں ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔رسیور وہ کریڈل پر رکھ چکی تھی۔

"مجھے لارڈ صاحب کی وفات پر انتہائی دکھ ہے یوشی۔کاش ایسا نہ ہوتا"..... جمی نے انتہائی افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں کاش ایسا نہ ہوتا۔لیکن اب ایسا ہو چکا ہے اور اب میں ڈیڈی کی اکلوتی وارث بن چکی ہوں۔مجھے خوشی ہے کہ بہرحال میں نے ڈیڈی کی موت کی اطلاع ملنے سے پہلے ان کے قاتل کا خاتمہ کر دیا ہے۔بس مجھے افسوس صرف اس بات کا ہے کہ وہ آسان موت مر گیا ہے"۔یوشی نے کہا۔وہ اب خاصی حد تک سنبھل چکی تھی اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کرنل ڈارسن اندر داخل ہوا۔اس کے جسم پر بھی نیا سوٹ تھا اور چہرے پر بے پناہ شگفتگی تھی۔

"کیا ہوا تم دونوں اس موڈ میں کیوں نظر آرہے ہو۔کہیں لڑائی تو نہیں ہو گئی تم دونوں میں"۔کرنل ڈارسن نے اندر داخل ہوتے ہی

www.urdukorner.com

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لارڈ صاحب کا انتقال ہو گیا ہے ۔ کرنل "۔ جی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کس کا انتقال "۔ کرنل ڈارسن نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔

" لارڈ صاحب کا ۔ یوشی کے ڈیڈی کا "۔ جی نے کہا تو کرنل ڈارسن کا چہرہ جیسے پتھر کا ہو گیا۔

" اوہ اوہ ویری بیڈ ۔ رئیلی ویری بیڈ ۔ مگر کس طرح ۔ کس نے اطلاع دی ہے "۔ کرنل ڈارسن نے شدید افسردہ لہجے میں کہا اور جی نے اسے ساری تفصیل بتا دی ۔

" اوہ ۔ اوہ ویری بیڈ یوشی ..... مجھے بے حد افسوس ہے ۔ کاش ایسا نہ ہوتا "۔ کرنل ڈارسن نے آگے بڑھ کر یوشی کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور یوشی اٹھ کر بے اختیار کرنل ڈارسن کے کاندھے سے لگ گئی ۔ اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور وہ ہچکیاں لے لے کر رونے لگی ۔

" حوصلہ کرو یوشی ۔ لارڈ صاحب بے حد عظیم آدمی تھے ۔ تم نے اب ان کی جگہ سنبھالنی ہے ۔ ہاٹ فیلڈ کو بھی سنبھالنا ہے اور دوسری تنظیموں کو بھی ۔ پہلے لارڈ صاحب ہاٹ فیلڈ کے چیئرمین تھے اب تم چیئرمین ہو "..... کرنل ڈارسن نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

" ہاں میں اب چیئرمین ہوں ۔ میں نے آج تک اس سارے کھیل

میں کبھی دلچسپی نہیں لی تھی ۔ لیکن اب واقعی مجھے اس میں دلچسپی لینی ہو گی ۔ تم ایسا کرو کرنل ڈارسن کہ فوری طور پر مجھے ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کا دورہ کراؤ تاکہ میں اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ بھی سکوں اور سمجھ بھی سکوں ۔ اس کے بعد میں واپس جا کر ڈیڈی کی باقاعدہ تدفین کا مرحلہ مکمل کروں گی "..... یوشی نے آنسو پونچھتے ہوئے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے پہلے تدفین کا مرحلہ مکمل کر لیا جائے اس کے بعد میں خصوصی میٹنگ کال کروں گا پھر وہاں تمہارا سب سے تعارف بھی ہو جائے گا اور تمہیں سب کچھ بتا بھی دیا جائے گا "..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

" جو کچھ میں نے کہا ہے ویسے ہی ہو گا اور اسی وقت ہو گا ۔ میں پہلے سب کا دورہ کروں گی اور میٹنگ بھی آج ہی ہو گی "..... یوشی نے کہا۔

" او ۔ کے جیسے تمہارا حکم ۔ آؤ میرے ساتھ ۔ جی تم یہیں رہو گے میں یوشی کے ساتھ ہیڈ کوارٹر جا رہا ہوں ۔ وہاں میٹنگ کر کے ہم لیبارٹری چلے "..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے "..... جی نے جواب دیا اور یوشی کرنل ڈارسن کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ جب کہ جی بھی ایک طویل سانس لیتا ہوا ان کے پیچھے چلتا ہوا اس کمرے سے باہر آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے خاص دفتر میں پہنچ چکا تھا ۔ ابھی وہ دفتر میں پہنچا ہی تھا کہ اس کی

www.urdukorner.com

جیب میں موجود خصوصی کارڈلیس فون کی ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"یس"..... جمی نے فون باہر نکال کر اسے کان سے لگاتے ہوئے بٹن دبا کر کہا۔

"گرونی بول رہا ہوں باس۔ گراہم کو ہم نے سیکشن تھری میں لے جا کر اس کی زبان کھلوائی ہے۔ ورنہ وہ پروں پر پانی ہی نہ پڑنے دے رہا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ کام اسے رالف کمپلکس کے رالف نے دیا تھا۔ میں نے اس اطلاع پر رالف بار میں موجود اپنے آدمیوں سے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ اس کے مطابق بار میں چار ایکریمی آئے اور انہوں نے کاؤنٹر گرل سے مل کر رالف سے ملنے کی بات کی اور رالف کے ایکریمیا میں کسی دوست ماسٹر کلرز کے جوانا کا حوالہ دیا تو رالف نے جو ویسے کسی سے بھی نہیں ملتا انہیں فوراً اپنے خاص دفتر میں بلا لیا وہ وہاں کافی دیر تک رہے اور اسی دوران گراہم کو رالف نے خود فون کر کے یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا اور جب گراہم نے اسے معلومات مہیا کر دیں تو یہ چاروں ایکریمی بار سے واپس چلے گئے"۔ گرونی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گراہم نے رالف کو کیا معلومات مہیا کی تھیں"..... جمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"گراہم نے بتایا ہے کہ اس نے رالف کو رپورٹ دی ہے کہ روز میری لانچ پر سافٹ وڈکارپوریشن کا چیئرمین آرتھر اور مینجنگ ڈائریکٹر جمی

موجود تھا اور وہ لڑکی کی جو پیراشوٹ کے ذریعے سمندر میں اتر کر لانچ پر سوار ہوئی تھی لارڈ نامیری کی صاحبزادی مادام یوشی تھی"۔ گرونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ رالف اس وقت کہاں ہوگا"..... جمی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میں نے معلوم کیا ہے۔ وہ اپنے دفتر میں ہے۔ رالف بار والے دفتر میں"۔ گرونی نے جواب دیا۔

"اسے نمبر تھری پر بلا لو۔ میں وہیں آ رہا ہوں۔ اب رالف کو بتانا ہوگا کہ اس نے کس کے کہنے پر یہ معلومات گراہم کو حاصل کرنے کے لئے کہا تھا اور وہ چار ایکریمی کون تھے"..... جمی نے کہا۔

"یس باس"..... گرونی نے کہا اور جمی نے فون آف کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر وہ کمرے سے باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی تھوڑی دیر بعد اس کی کار اپنی رہائش گاہ سے نکل کر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پھر شہر ختم ہو گیا اور چھدرے جنگلات کا علاقہ شروع ہو گیا لیکن وہ آگے بڑھتا ہی چلا گیا۔ پھر ایک بائی روڈ سے ہوتا ہوا وہ جنگل کے اندر بنی ہوئی لکڑی کی ایک خوبصورت عمارت کے سامنے پہنچ گیا۔ جس پر سافٹ وڈکارپوریشن کے ذیلی آفس کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ وہ کار اس عمارت کے عقبی طرف لے گیا اور پھر جیسے ہی وہ نیچے اترا تو ایک مسلح آدمی عقبی طرف موجود برآمدے میں سے اتر کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

www.urdukorner.com

"کار گیراج میں پہنچا دو"۔جی نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ برآمدے میں داخل ہوا اور پھر ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی گھنٹی بجائی تو ایک مسلح آدمی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"یس باس"..... اس مسلح آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"گرونی جس وقت آئے اسے یہاں بھیج دینا"..... جی نے کہا۔

"یس باس"..... اس مسلح آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر باہر نکل گیا۔

"یوشی تو ناراض ہو گئی تھی۔لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے اور یقیناً یہ چاروں ایکریمی جو رالف سے ملے ہوں گے وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہوں گے"۔ اس مسلح آدمی کے جانے کے بعد جی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ ایک طرف موجود شراب کی بوتلوں سے بھرے ہوئے ریک کی طرف بڑھ گیا۔اس نے ریک سے ایک بوتل اٹھائی اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔چند لمحوں بعد وہ گھونٹ گھونٹ شراب پینے میں مصروف ہو گیا۔ابھی آدھی بوتل ختم ہوئی تھی کہ دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا جس کے چہرے پر کرختگی جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔

"کیا ہوا گرونی وہ رالف آ گیا"..... جی نے چونک کر آنے والے سے پوچھا۔

"یس باس میں نے انسپکٹر جنرل پولیس سے اسے فون کرایا تھا کہ وہ اس سے فوری طور پر اپنے دفتر میں ملنا چاہتا ہے۔چنانچہ رالف اس کے دفتر کے لئے روانہ ہو گیا۔ہم کمپلکس کے باہر تیار تھے۔چنانچہ اس کی کار پر گیس فائر کیا گیا اور اسے اس کے ڈرائیور سمیت اغوا کر کے پہلے ریڈ ہاؤس پہنچایا جہاں اس کے ڈرائیور کو گولی مار دی گئی اور رالف کے چہرے پر میک اپ کر کے اسے ہم یہاں لے آئے ہیں تاکہ اس کے آدمیوں کو اگر اس کے اغوا کا علم ہو بھی جائے تو وہ اسے پہچان نہ سکیں"۔گرونی نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔اچھا طریقہ ہے۔ورنہ رالف کے آدمی لازماً مزاحمت کرتے"۔ جی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"باس اگر آپ نے اپنی اصل حیثیت سے اس کے سامنے آنا ہے تو پھر اسے زندہ واپس نہیں جانا چاہئے۔ورنہ اس کا گروپ انتہائی طاقتور ہے۔وہ لازماً انتقامی کارروائی کرے گا"..... گرونی نے کہا۔

"میں اسے عام حالات میں ہلاک نہیں کرنا چاہتا۔وہ ہمارا حلیف بھی ہے اور بزنس پارٹنر بھی۔ہاں اگر کوئی ایسی صورت حال سامنے آ گئی کہ اس کی ہلاکت ہمارے مفادات کے لئے ضروری ہوئی تو پھر بات دوسری ہے"..... جی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میرا مشورہ ہے کہ آپ بھی میک اپ کر لیں اور میں بھی۔ اگر اسے زندہ رکھنا ہوا تو اسے بے ہوش کر کے یہاں سے بھجوایا جا سکتا ہے اور ہم پر کوئی صرف نہیں آئے گا"..... گرونی نے کہا۔

www.urdukorner.com

"او۔کے آؤ تمہاری یہ تجویز بہتر ہے"..... جی نے کہا اور واپس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ تشریف رکھیں میں میک اپ مین کو بلاتا ہوں"۔گرونی نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر بڑھ گیا۔جی واپس اسی کمرے میں آکر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر بعد گرونی ایک آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔یہ اس خفیہ اڈے کا میک اپ مین تھا۔

"میرا چہرہ اس طرح تبدیل کر دو کہ قریب سے دیکھنے سے بھی پہچانا نہ جا سکے"۔جی نے کہا۔

"یس باس"..... میک اپ مین نے جواب دیا اور پھر بیگ میز پر رکھ کر اس نے اسے کھولا اور اس میں سے ایک ماسک نکال کر اس نے جی کے سر اور چہرے پر چڑھایا اور پھر اسے اچھی طرح ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے دونوں ہاتھوں سے اس طرح تھپتھپانا شروع کر دیا کہ ماسک چہرے کے ساتھ یک جان ہو گیا۔گردن پر ماسک کا آخری حصہ ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بیگ میں سے چند بوتلیں نکالیں اور پھر اس نے گردن پر باقاعدہ میک اپ کرنا شروع کر دیا تاکہ ماسک لائن کا معمولی سا شبہ بھی نہ ہو سکے پھر آنکھوں کے گرد چند لائنیں لگا کر اس نے بیگ سے آئینہ نکالا اور جی کو اس کا چہرہ دکھانے لگا۔

"اسے ذرا خوفناک بناؤ جیسے ایک سفاک مجرم کا ہوتا ہے"۔جی نے کہا۔

"یس باس"..... میک اپ مین نے کہا اور پھر اس نے جی کے

چہرے پر مندمل شدہ زخموں کے کئی نشانات دو بڑے مسے اور دو کٹ لگانے کے بعد ایک بار پھر آئینہ دکھایا تو جی مطمئن ہو گیا۔

"ٹھیک ہے"..... جی نے کہا۔

"میرا بھی میک اپ کر دو"۔گرونی نے کہا۔

"یس سر"..... میک اپ مین نے کہا اور اس کی طرف مڑ گیا۔

تھوڑی بعد گرونی کا چہرہ بھی بدل گیا۔

"تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے آواز بھاری اور خوفناک ہو جائے"۔جی نے میک اپ مین سے کہا۔

"یس سر"..... میک اپ مین نے کہا اور بیگ میں سے ایک شیشی نکالی۔

"اس محلول کو اگر حلق میں لگا دیا جائے تو دو گھنٹوں تک آپ کی آواز بھرائی ہوئی اور بھاری سی نکلے گی"..... میک اپ مین نے کہا۔

"او۔کے"۔جی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور میک اپ مین نے جی کے حلق میں وہ محلول لگا دیا۔

"اب ٹھیک ہے گرونی"..... جی نے گرونی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس کی آواز واقعی یکسر بدل گئی تھی۔آواز بھاری اور خشت بن گئی تھی۔

"یس باس"۔گرونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی آواز پہلے ہی بھاری ہے۔اس لئے آپ یہ گولی منہ میں رکھ لیں۔اس کا لعاب آپ کے حلق میں پہنچ کر خود بخود لیپ کرتا رہے اور

www.urdukorner.com

اس طرح آپ کی بھاری آواز باریک ہو جائے گی "..... مسیک اپ مین نے ایک گولی گرونی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور گرونی نے اس کے ہاتھ سے گولی لے کر منہ میں رکھی اور پھر اسے جانے کا اشارہ کرتے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں جب ایک بڑے سے کمرے میں پہنچے تو وہاں ایک کرسی پر بے ہوش رالف رسی کی مدد سے بندھا بیٹھا تھا۔ اس کمرے میں ایک سخت گیر چہرے والا آدمی پہلے سے موجود تھا۔ جس نے چونک کر ان دونوں کی طرف دیکھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"..... جی نے اصل لہجے میں کہا تو اس آدمی نے اثبات میں گردن ہلائی اور پھر گرونی کے اشارے پر اس نے ایک الماری کھول کر اس میں سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے اس کا دہانہ رالف کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے شیشی واپس الماری میں رکھ دی اور خاموش کھڑا ہو گیا۔ جی رالف کے سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا جب کہ گرونی اس کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد رالف کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور پہلے تو چند لمحوں تک وہ لاشعوری انداز میں دیکھتا رہا پھر اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"یہ میں کہاں ہوں۔ کون ہو تم لوگ"..... رالف کے منہ سے

آواز نکلی۔ وہ انتہائی حیرت بھرے انداز میں کمرے اور سامنے بیٹھے ہوئے جی اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے گرونی کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہارا نام رالف ہے۔ اور تم رالف کمپلکس کے مالک ہو۔ تمہارے پاس چار ایکریمی آئے۔ جنہوں نے تمہارے ایک پرانے دوست ماسٹر کلرز کے جوانا کا حوالے دے کر ملاقات کا وقت چاہا اور تم نے ان سے فوری ملاقات کی۔ پھر تم نے لانچ گھاٹ کے چیف آفیسر گراہم کو فون کیا اور اسے کہا کہ وہ سافٹ وڈ کارپوریشن کی لانچ روز میری کے بارے میں معلومات حاصل کر کے دے۔ اس نے یہ معلومات حاصل کر کے تمہیں دیں اور اس کے بعد وہ چاروں ایکریمی واپس چلے گئے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"..... جی نے خشک لہجے میں کہا اور رالف کے چہرے پر پہلے سے موجود حیرت کے تاثرات میں تیزی سے اضافہ ہوتا چلا گیا۔

"پہلے تم اپنے متعلق بتاؤ۔ تم کون ہو اور تمہیں اس سب سلسلے کا کیسے پتہ چلا"..... رالف نے کہا۔

"میں ایک بین الاقوامی تنظیم کا نمائندہ ہوں اور ہم بھی سافٹ وڈ کارپوریشن کی اس لانچ کے سلسلے میں معلومات حاصل کر رہے تھے وہ چار ایکریمی ہمارے مخالف گروپ سے تعلق رکھتے ہیں۔ میرا نام جانسن ہے"..... جی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ویسے اس کا اصل نام بھی جانسن ہی تھا لیکن وہ جی کے نام سے اس طرح مشہور ہو چکا تھا کہ اب اس کے اصل نام کے بارے میں سوائے چند افراد کے اور کسی کو

www.urdukorner.com

معلوم نہ تھا۔

"اوہ کہیں تم ہاٹ فیلڈ کے آدمی تو نہیں ہو"..... رالف کے منہ سے بے اختیار نکلا اور جمی چونک پڑا۔ اس بار اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں میرا تعلق ہاٹ فیلڈ سے ہی ہے۔ لیکن تمہیں کیسے علم ہوا"۔ جمی نے جواب دیا۔

"کیا تم باہر سے یہاں آئے ہو"..... رالف نے پوچھا۔

"نہیں ہم یہیں رہتے ہیں اور سنو رالف سب کچھ سچ سچ بتا دو تو ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہم تمہیں آزاد کر دیں گے۔ لیکن اگر تم نے کسی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا تو پھر تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دی جائے گی"..... جمی کا لہجہ اور زیادہ بھاری ہو گیا تھا۔

"جو کچھ تم نے خود بتایا ہے۔ مجھے بھی اتنا ہی معلوم ہے۔ واقعی چار ایکریمی میرے پاس آئے۔ انہوں نے میرے ایک پرانے دوست ماسٹر کلرز کے جوانا کا ریفرنس دیا تو میں نے انہیں کال کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے روز میری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی بات کی تو میں نے گراہم کو فون کر دیا۔ جب گراہم نے یہ معلومات مہیا کر دیں تو میں نے انہیں بتا دیا اور وہ شکریہ ادا کر کے چلے گئے"۔ رالف نے کہا۔

"پھر تم نے ہاٹ فیلڈ کا نام کیسے لے دیا تھا"..... جمی نے پوچھا۔

"انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کیا میں ہاٹ فیلڈ کے بارے میں

کچھ جانتا ہوں تو میں نے انکار کر دیا لیکن ان کا اصرار تھا کہ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر یہاں مالا گوسی میں ہے لیکن میں نے انہیں یقین دلایا کہ اگر ایسا ہوتا تو مجھے یقیناً علم ہوتا۔ آپ نے مخالف گروپ اور بین الاقوامی تنظیم کی بات کی تو مجھے خیال آ گیا اس لئے میں نے پوچھ لیا"..... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان غیر ملکیوں کے نام کیا تھے"..... جمی نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ان کے لیڈر کا نام رچرڈ تھا۔ دوسرے کا نام مائیکل اور دو قوی ہیکل ایکریمیوں میں ایک کا نام جوزف اور دوسرے کا نام مارتھر تھا"۔ رالف نے جواب دیا تو جمی بے اختیار چونک پڑا۔

"قوی ہیکل کا کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"..... جمی نے چونک کر کہا۔

"وہ دونوں دیو جیسے قد و قامت کے حامل تھے۔ جب کہ باقی دو نارمل ٹائپ کے تھے"..... رالف نے جواب دیا۔

"باس یہ آدمی درست کہہ رہا ہے۔ میں نے بھی ان چاروں کے بارے میں یہی معلومات حاصل کی ہیں"..... اچانک ساتھ کھڑا گروفی بول پڑا اور رالف چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ گروفی کے منہ سے باریک سی آواز نکلی تھی۔

"یہ دیو ہیکل بلیک کلر کے تھے"..... جمی نے پوچھا۔

"نہیں دونوں ہی گورے تھے"..... رالف نے جواب دیا اور جمی

www.urdukorner.com

نے گرونی کی طرف دیکھا تو گرونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہ لوگ کون تھے اور اب کہاں ہیں"۔ جی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"آئے تو وہ ایکریمیا سے تھے اور بقول ان کے ان کا تعلق بھی کسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے۔ باقی مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ مجھ سے مل کر کہاں گئے ہیں"۔ رالف نے جواب دیا۔

"حالانکہ میرے پاس مصدقہ اطلاع موجود ہے کہ تمہیں اس بات کا علم ہے"..... جی نے کہا تو رالف چونک پڑا۔

"نہیں میں سچ کہہ رہا ہوں"۔ رالف نے جواب دیا اور جی نے اس طرح آہستہ سے سر ہلایا جیسے بات اب اس کی سمجھ میں آئی ہو۔ اس نے تو ویسے ہی اندھیرے میں تیر چلایا تھا لیکن رالف کے ردعمل سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا تیر نشانے پر لگا ہے۔

"جیکب"..... اچانک جی نے مڑ کر اس آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو پہلے سے اس کمرے میں موجود تھا۔

"یس باس"..... اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"الماری سے خاردار کوڑا نکالو اور اس وقت تک رالف کے جسم پر برساتے رہو جب تک یہ مر نہ جائے یا زبان نہ کھول دے۔ اگر تمہارا ہاتھ ایک لمحے کے لئے بھی سست ہوا تو میں تمہیں گولی سے اڑا دوں گا"۔ جی کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"یس باس"..... جیکب نے کہا اور تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں سے اس نے ہوش میں لے آنے والی شیشی نکالی تھی۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے معلوم نہیں ہے"..... رالف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سچ جھوٹ ابھی سامنے آجائے گا گھبراؤ نہیں۔ جب تم نے اپنی بوٹیاں اڑوانے کی نیت کر لی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں"..... جی نے منہ بناتے ہوئے کہا اسی دوران جیکب خاردار کوڑا نکال کر واپس مڑ چکا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے اسے فضا میں جھٹکا دیا تو شڑاپ کی تیز آواز نکلی۔

"رک جاؤ میں بتاتا ہوں رک جاؤ۔ مجھے کیا فائدہ میں خواہ مخواہ اپنی جان عذاب میں ڈالو۔ اصول بھی اسی وقت کام دیتے ہیں جب تک زندگی ہے۔ اگر زندگی ہی نہ رہی تو اصولوں کو میں نے چاٹنا ہے۔ سنو مسٹر جانسن ان لوگوں نے مجھے میرے پرانے دوست جوانا کا حوالہ دے کر مجھ سے ملاقات کی اور انہوں نے واقعی وہی کچھ معلوم کیا جو میں نے بتایا ہے۔ اس کے لئے میں نے ان سے بھاری رقم وصول کی اس کے بعد انہوں نے مجھ سے ایک کوٹھی۔ کاریں اور اسلحہ ڈیمانڈ کیا جس کا میں نے ان سے معاوضہ وصول کیا اور پھر انہیں کوٹھی نمبر ایون سکس بی بلاک آرلین کالونی کی چابی دے دی انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں اس بارے میں کسی کو نہ بتاؤں۔ میں نے اسے جواب دیا تھا کہ

www.urdukorner.com

میرا اصول ہے کہ میں بزنس سیکرٹ اوپن نہیں کیا کرتا اور واقعی یہ میرا اصول ہے لیکن اب جس طرح آپ مجھ پر تشدد کرنا چاہتے تھے۔ اس سے مجھے اصول پسندی قائم رکھ کر کوئی فائدہ نہ مل سکتا تھا۔ اس لئے میں نے درست بتا دیا ہے۔ البتہ آپ سے بھی درخواست ہے کہ آپ یہ بات سامنے نہ آنے دیں کہ آپ کو مجھ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے"..... رالف نے جواب دیا اور جمی مسکرا دیا۔

"تم واقعی سمجھدار آدمی ہو لیکن مجھے چیک کرنا ہو گا کہ کیا واقعی تم نے درست بتایا ہے یا نہیں اور اگر تم نے واقعی درست بتایا ہے تو پھر تمہیں آزاد کر دیا جائے گا اور تمہارا نام بھی درمیان میں نہ آئے گا لیکن اگر تم نے کوئی غلط بیانی کی ہے تو پھر تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا انجام کیا ہو گا"..... جمی نے کہا۔

"آپ چیکنگ کر سکتے ہیں۔ ان حالات میں غلط بیان تو خود کشی کرنے کے مترادف ہے"..... رالف نے جواب دیا۔

"او۔ کے"..... جمی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس نے آنکھ سے گرونی کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا جب کہ وہ جیکب وہیں موجود تھا۔

"فوراً اس کوٹھی پر ریڈ کرو اور ان چاروں یا ان میں سے کوئی ایک بھی اگر مل جائے تو اسے اغوا کر کے یہاں لے آؤ"..... جمی نے دوبارہ اسی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں سے وہ رالف کے پاس گئے تھے۔

"یس باس میں ابھی انتظامات کرتا ہوں۔ اس رالف کا کیا کرنا ہے"۔ گرونی نے کہا۔

"اس کا انداز بتا رہا ہے کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ ویسے ہمیں اس سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ معاوضہ لے کر وہ اگر کام نہ کرتا تو کوئی اور کر دیتا۔ لیکن اس کے باوجود جب تک چیکنگ نہ ہو جائے اسے یہیں رہنے دو"۔ جمی نے کہا اور گرونی سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ جمی ایک طویل سانس لے کر اٹھا اور اس نے ایک الماری کھول کر اس میں سے شراب کی ایک بوتل اٹھائی اور واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

www.urdukorner.com

آرلین کالونی کوٹھی نمبر سکس اے واقعی بہت بڑی اور شاندار کوٹھی تھی اس کا رقبہ بھی خاصا وسیع تھا اس کوٹھی کے بالکل سامنے ایک خوبصورت باغ تھا جس کے کنارے پر کئی کاریں موجود تھیں اور باغ میں اس وقت عورتوں، بچوں اور مردوں کا خاصا ہجوم تھا۔ عمران کرنے سے ذرا دور ان کے پاس روکی اور پھر وہ چاروں کار سے نیچے اتر کر

"او۔ کے"..... نے آنکھ سے گردنی تو یقیناً ملازم بھی کافی ہوں گے"..... عمران کمرے سے باہر آ گیا جیسوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اس سے

"فوراً اس کوٹھی ہوتی اچانک اس کوٹھی کا عظیم الشان پھاٹک بھی اگر مل جائے گا کی بڑی سی کار کوٹھی سے باہر آ کر بائیں طرف دوبارہ اسی کمرنگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا وہ کار میں اکیلا پاس گئے تھ

"اوہ اوہ یہی جمی ہے۔ مینجنگ ڈائریکٹر۔ چلو کار میں بیٹھو جلدی کرو" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب مڑ کر تیزی سے کار میں سوار ہو گئے۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اس نے تیزی سے کار بیک کر کے موڑی اور پھر اس نے اسے اس سیاہ رنگ کی کار کے پیچھے ڈال دیا۔

"سیلف ڈیٹکٹر لے آئے تھے ٹائیگر"۔ عمران نے پوچھا۔

"یس باس بیگ میں موجود ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"اسے ٹکالو میں سپیڈ دے کر اس کے قریب جاتا ہوں۔ تم کار کے عقبی بمپر پر اسے فائر کر دو۔ پھر ہم اطمینان سے اسے تلاش کر لیں گے۔ ورنہ یہاں زیادہ ٹریفک نہیں ہے اس لئے تعاقب کا لازماً اسے علم ہو جائے گا"..... عمران نے کہا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے کہا اور جلدی سے اپنے پیروں میں پڑے ہوئے بیگ کو جھک کر کھولنے لگا چند لمحوں بعد اس کے ہاتھوں میں ایک چھوٹی اور چپٹی سی نالی کا پستول موجود تھا۔ اس نے بیگ میں موجود ایک ڈبہ نکال کر اسے کھولا اور اس میں موجود ایک چھوٹا سا گول پیکٹ نکال کر اس نے اس پستول کے عقبی حصے کو کھول کر اس نے وہ گول پیکٹ اس کے اندر ڈال کر اسے ہاتھ مار کر آگے دھکیلا اور پھر اس کا کھلا ہوا حصہ بند کر دیا۔

"ماسٹر کیوں نہ اسے راستے میں ہی گھیر لیں"۔ پیچھے بیٹھے ہوئے جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ ان لوگوں کا تعلق واقعی

www.urdukorner.com

"ہاٹ فیلڈ سے ہے یا یہ اس یوشی کے ذاتی دوست ہیں"..... عمران نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سیلف ڈیٹکٹر کام کرنے کے لئے تیار ہے باس"۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار خاصی تیز کر دی تھوڑی دیر بعد کار اس سیاہ کار کے پیچھے پہنچ گئی۔ یہاں چونکہ موڑ قریب آ رہا تھا اس لئے سڑک کے درمیان باقاعدہ ایک چھوٹی سی دیوار ڈال دی گئی تھی تاکہ کوئی کار اوور ٹیکنگ نہ کر سکے۔ ٹائیگر نے پستول کو ہتھیلی میں چھپایا اور ہاتھ باہر نکال کر اس طرح لٹکا لیا جیسے تھک جانے کی وجہ سے ایسا کر رہا ہو۔ دوسرے لمحے ہلکی سی ٹھک کی آواز سنائی دی اور پستول میں سے ایک سیاہ رنگ کا نقطہ سا نکل کر تیزی سے سیاہ کار کے بمپر کے نچلے حصے میں جا کر چپک گیا اور ٹائیگر نے ہاتھ واپس اندر کر لیا اس کے فوراً بعد موڑ آیا تو عمران نے کار کو سیاہ کار کے مخالف سمت میں موڑ دیا۔ جب کہ سیاہ رنگ کی کار دوسری طرف مڑ گئی تھی۔ عمران اب اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کافی دور جا کر اس نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔

"اب نقشہ بھی نکالو اور سیلف ڈیٹکٹر کا کاشنز بھی تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ جمی کہاں جا رہا ہے"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے بیگ میں سے ایک چھوٹا سا کمپیوٹر کارڈ نکال کر اسے اس باکس کی ایک سائیڈ سے اندر داخل کر کے اس نے باکس کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے باکس کے اوپر والی پوری سطح کسی سکرین کی طرح روشن

ہو گئی۔ اس پر لکیروں کا جال سا پھیل گیا اور ہر لکیر پر باریک باریک الفاظ بھی درج تھے جو غور کرنے سے آسانی سے پڑھے جا سکتے تھے۔ ٹائیگر نے باکس کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو سکرین پر ایک لائن پر سبز رنگ کا ایک نقطہ چلنے بجھنے لگا۔ وہ مسلسل حرکت کر رہا تھا عمران بھی خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ یہ سیلف ڈیٹکٹر اسے رالف کی دی ہوئی کوٹھی سے ملا تھا اور ساتھ ہی مالا گوسی کے کمپیوٹر کے نقشے کا پیکٹ بھی۔ عمران نے ٹائیگر سے کہہ دیا تھا کہ دوسرے اسلحے کے ساتھ وہ اسے بھی بیگ میں رکھ لے اور اس وقت واقعی یہ بے حد کام آ رہا تھا نقطہ مسلسل حرکت کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر وہ مڑ کر ایک دوسری لکیر پر پہنچ گیا کافی دیر بعد نقطہ ایک جگہ جا کر ساکت ہو گیا چند لمحوں بعد اس نے پھر حرکت کی اور تھوڑا سا آگے بڑھ کر وہ پھر ساکت ہو گیا اور جب کافی دیر تک اس نے حرکت نہ کی تو عمران سمجھ گیا کہ جمی یہاں رک گیا ہے۔

"دیکھو کون سی سڑک ہے۔ اور اسے بڑے نقشے میں مارک کرو"۔ عمران نے کہا۔

"زارس روڈ لکھا ہوا ہے۔ بائی روڈ ہے"..... ٹائیگر نے غور سے لکیر پر درج الفاظ پڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے گود میں رکھ کر کھول دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ زارس روڈ کو مارک کر چکے تھے۔

"ہم یہاں ہیں"..... عمران نے ایک اور جگہ پر انگلی رکھتے ہوئے

www.urdukorner.com

کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران نے انگلی کی مدد سے زارس روڈ تک راستے کو چیک کیا اور پھر مڑ کر اس نے کار سٹارٹ کر کے اسے بیک کیا اور دوبارہ اسی چوک کی طرف مڑ گیا جہاں سے وہ اس سیاہ کار کی مخالف سمت میں گھوما تھا۔ چوک پر پہنچ کر اس نے کار کو اس سڑک پر ڈال دیا جس سڑک پر سیاہ رنگ کی کار گئی تھی چونکہ وہ اچھی طرح نقشے کو چیک کر چکا تھا اس لئے اب اسے زارس روڈ تک پہنچنے میں کوئی دقت پیش نہ آ سکتی تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ زارس روڈ پر پہنچ گئے۔ چوک سے نقطے کے فاصلے کو ذہن پر رکھ کر وہ جب آگے بڑھے تو انہیں دور سے ایک لکڑی کی بنی ہوئی شاندار عمارت نظر آ گئی۔ یہ عمارت اس پورے روڈ پر اکیلی تھی اور پھر عمارت پر موجود سافٹ وڈ کارپوریشن کا بورڈ بھی اسے نظر آیا تو وہ سمجھ گیا کہ جمی کار میں اس عمارت میں آیا ہے۔ اس نے کار آگے بڑھائی اور پھر اس عمارت کو کراس کر کے وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمارت کے باہر کوئی آدمی موجود تھا البتہ کار عقبی طرف کھڑی تھی لیکن یہ وہ سیاہ کار نہ تھی۔ یہ نیلے رنگ کی کار تھی۔ عمران کار آگے بڑھا لے گیا اور پھر کچھ دور جا کر اس نے اسے سڑک سے اتارا اور جنگل کے اندر ایک جگہ روک دیا۔

"آؤ اب نیچے ہم نے اس عمارت کے اندر جانا ہے۔ مشین گنیں اور دوسرا اسلحہ لے لو"..... عمران نے کہا اور کار سے نیچے اتر آیا چند لمحوں بعد وہ چاروں نیچے اتر آئے۔ انہوں نے مشین گنیں ہاتھ میں لے لی تھیں عمران بجائے عمارت کی طرف جانے کے ایک لمبا چکر کاٹ کر

اس کے دوسری طرف سے آگے بڑھنے لگا اور ابھی وہ عمارت سے کچھ دور تھے کہ اچانک انہوں نے عقبی طرف برآمدے میں سے ایک آدمی کو نکل کر نیلے رنگ کی کار کی طرف بڑھتے دیکھا تو وہ سب جھپٹ کر درختوں کی اوٹ میں ہو گئے لیکن اس آدمی نے باہر نکلتے ہوئے ادھر ادھر نہ دیکھا تھا بلکہ وہ کار میں بیٹھ کر اسے ٹرن دے کر سڑک کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"برآمدے میں ایک اور مسلح آدمی بھی موجود ہے۔ اس لئے احتیاط سے آگے بڑھو"..... عمران نے کہا اور وہ سب درختوں کے تنوں اور جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے۔

"باس اگر آپ کہیں تو میں اس اکیلے آدمی کو اٹھا کر یہاں لے آؤں"۔ جوزف نے کہا۔

"وہ کس طرح۔ برآمدہ دونوں طرف سے کھلا ہے جیسے ہی تم کھلی جگہ پر آئے وہ تمہیں دیکھ لے گا"..... عمران نے کہا۔

"اس کے ساتھ اونچے درخت بھی ہیں۔ ان کے ذریعے چھت پر چڑھ جاؤں گا اور پھر اچانک اس برآمدے کے سامنے کود پڑوں گا"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ ایک پتھر ساتھ لے جاؤ۔ چھت پر چڑھ کر تم جب برآمدے کے اوپر پہنچ جاؤ تو پتھر آگے کی طرف مارنا۔ یہ آدمی لازماً پتھر کو دیکھ کر برآمدے سے باہر آئے گا تو تم اس پر کود پڑنا اور پھر اس طرح اسے بے ہوش کر کے ادھر لے آنا کہ اس کی آواز نہ نکل سکے۔ لیکن

www.urdukorner.com

اسے مرنا بھی نہیں چاہیئے"..... عمران نے کہا۔

"یس باس"..... جوزف نے کہا اور پھر وہ تیزی سے جھک کر جھاڑیوں کی آڑ لیتا ہوا عمارت کی سائیڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا جب کہ عمران اور اس کے ساتھی وہیں درختوں کی اوٹ میں ہی رک گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اس عمارت کی سائیڈ پر پہنچ گیا اور پھر جیسے کوئی بندر انتہائی تیزی سے درخت پر چڑھتا ہے۔ اس طرح جوزف بھی درخت پر چڑھتا ہوا نظر آیا۔ حالانکہ وہ خاصے بھاری جسم کا مالک تھا۔ لیکن اس وقت اسے دیکھ کر یوں لگ رہا تھا جیسے یہ جسم نمائشی ہو اور اس کا سرے سے وزن ہی نہ ہو۔

"جنگل میں داخل ہوتے ہی جوزف کے جسم میں بجلیاں بھر جاتی ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اور جوانا دونوں نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیئے اور پھر انہوں نے جوزف کو جمپ لگا کر چھت پر پہنچتے اور لیٹ کر آہستہ آہستہ آگے کی طرف کھسکتے دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس برآمدے کی ڈھلان پر پہنچ کر رک گیا جس کے نیچے وہ مسلح آدمی اب بھی دیوار سے پشت لگائے کھڑا ہوا نظر آ رہا تھا اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی اور وہ گھونٹ گھونٹ اس میں سے شراب پی رہا تھا۔ جوزف آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا نیچے اترتا آیا اس کا انداز اس بلی کی طرح تھا جو اپنے شکار پر جھپٹنے کے لئے پیٹ کے بل لیٹ کر آگے بڑھتی ہے پھر کنارے پر پہنچ کر وہ رکا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور انہوں نے اس مسلح آدمی کو بری طرح چونکتے دیکھا دوسرے

لمحے وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ بوتل ابھی تک اس کے ہاتھ میں ہی تھی پھر جیسے ہی وہ برآمدے کی اوٹ سے باہر آیا۔ جوزف نے اس پر چھلانگ لگا دی اور اسے رگیدتا ہوا سڑک کے دوسرے کنارے پر موجود جھاڑیوں تک لے گیا۔ بوتل اس آدمی کے ہاتھ سے چھوٹ کر اسی سڑک پر ہی گر کر ٹوٹ گئی تھی ..... چند لمحوں تک وہ دونوں جھاڑیوں میں گتھم گتھا ہوتے نظر آئے پھر وہ مسلح آدمی ساکت ہو گیا اور جوزف اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر برآمدے کی طرف دیکھا اور پھر جھک کر اس نے اس ساکت آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور جھاڑیوں میں دوڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھ آیا۔

"گڈ جوزف۔ اب اسے نیچے لٹا کر اس کا منہ اور ناک بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کہا اور جوزف نے اس آدمی کو جھاڑیوں میں پشت کے بل پٹخا اور پھر جھک کر اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے۔ جوزف پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران نے پیر اٹھا کر اس کی گردن پر رکھ دیا اور پھر جیسے ہی اس آدمی کی آنکھیں کھلیں عمران نے پیر کو ذرا سا موڑ دیا۔ اس آدمی کا جسم تیزی سے پھڑکنے لگا تو عمران نے مزید پیر کو موڑ دیا اور اس کا پھڑکتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہونے لگ گیا۔ آنکھیں اوپر کو چڑھنے لگ گئیں اور حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ دیا تو اس کا چہرہ بھی اسی رفتار سے نارمل ہونے لگ گیا لیکن

www.urdukorner.com

اب اس کی آنکھوں میں خوف اور دہشت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مکاشو۔ میرا نام مکاشو ہے"۔ اس آدمی نے رک رک کر جواب دیا۔ وہ مقامی آدمی تھا۔

"سنو اگر میرے سوالوں کے صحیح جواب دو گے تو زندگی بچ جائے گی ورنہ"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پیر کو ذرا سا موڑ دیا۔

"دوں گا۔ دوں گا۔ یہ عذاب ختم کرو یہ یہ ..."..... مکاشو نے خرخراتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے پیر کو واپس موڑا تو مکاشو بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

"عمارت کے اندر کتنے آدمی ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"اس وقت چار آدمی ہیں"..... مکاشو نے جواب دیا۔

"اتنے بڑے دفتر میں چار آدمی۔ جھوٹ بول رہے ہو"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"آج مقامی تعطیل ہے۔ اس لئے دفتر بند ہے۔ ورنہ تو یہاں چالیس پچاس آدمی ہوتے"۔ مکاشو نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون کون ہے اندر تفصیل بتاؤ"..... عمران نے پوچھا۔

"بڑا صاحب ہے جمی جیکب ہے۔ آرنلڈ مسیک اپ مین ہے اور ایک قیدی ہے"۔ مکاشو نے جواب دیا۔

"قیدی۔ وہ کون ہے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ چھوٹا باس اسے لے آیا تھا اور پھر وہ اسے چھوڑ کر ابھی واپس چلا گیا ہے"..... مکاشو نے جواب دیا۔

"وہ کون ہے چھوٹا باس"..... عمران نے پوچھا۔

"گرونی۔ گرونی چھوٹا باس ہے"..... مکاشو نے جواب دیا۔

"اندر کی تفصیل بتاؤ۔ راستے۔ کمرے سب کے متعلق بتاؤ"۔ عمران نے پوچھا اور مکاشو نے جلدی سے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"اب بتاؤ کہ وہ جمی کس کمرے میں ہے۔ جیکب اور آرنلڈ کہاں ہیں اور قیدی کہاں ہے"..... عمران نے کہا اور مکاشو نے یہ بھی بتا دیا۔

دوسرے لمحے عمران نے ایک جھٹکے سے پیر کو پوری طرح موڑ دیا۔ اور مکاشو کا جسم ایک بار پھر تیزی سے پھڑکا اور پھر ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

"اندر کا نقشہ تم نے سن لیا ہے۔ میں اس جمی کو کور کروں گا۔ چونکہ وہ قیدی اور جیکب ایک ہی کمرے میں ہیں اس لئے تانیگرا انہیں کور کرے گا۔ جوانا اس مسیک اپ مین کو اور جوزف باہر پہرہ دے گا تاکہ اگر کوئی اچانک آ جائے تو اسے کور کیا جا سکے"..... عمران نے مکاشو کی گردن سے پیر ہٹاتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر وہ سب محتاط انداز میں دوڑتے ہوئے عقبی برآمدے تک پہنچ گئے۔ جوزف برآمدے کے ایک ستون کی آڑ میں رک گیا جب کہ عمران اور دوسرے ساتھی برآمدے میں موجود اکلوتے

www.urdukorner.com

دروازے کو آہستہ سے کھول کر اندر داخل ہوئے اور پھر دبے پاؤں راہداری میں سے گزرتے ہوئے ایک چوک نما جگہ پر پہنچ گئے۔ عمران انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر وہ ایک بند دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ مکاشو کے مطابق وہ جمی اس کمرے میں موجود تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر آہستہ سے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"..... اندر سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی لیکن لہجہ بھاری اور کرخت تھا۔

"مکاشو ہوں باس"..... عمران نے مکاشو کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ آجاؤ"..... اندر سے جواب دیا گیا اس بار لہجہ نارمل تھا اور عمران نے دروازے کو دھکیلا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔

"کک کک کون ہو تم"..... کرسی پر بیٹھا شراب پیتا ہوا آدمی یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اس کا دوسرا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ عمران نے ریوالور کا رخ اس کی طرف کر دیا۔

"خبردار اگر حرکت کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس آدمی کا ہاتھ رک گیا۔

"ادھر دیوار کی طرف منہ کر لو جلدی کرو"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے ہٹا اور اس آدمی کے ہاتھ سے نکلی ہوئی شراب کی بوتل عمران کے کان کے قریب سے نکل کر آگے چلی گئی۔ اسی لمحے ریوالور کا دھماکہ ہوا اور وہ آدمی چیختا ہوا

اچھل کر ایک طرف ہٹا ہی تھا کہ عمران نے جمپ لگایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور وہ آدمی بری طرح چیختا ہوا اچھل فرش پر جا کر گرا ہی تھا کہ عمران نے دوسری لات چلائی اور اس بار ضرب اس کی کنپٹی پر پڑی اور اس کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی۔ اس نے ایک بار پھر پھڑک کر اٹھنا چاہا مگر اس سے پہلے کہ وہ مزید حرکت کرتا عمران نے لات کی تیسری ضرب لگائی اور ایک بار پھر وہ چیختا ہوا تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا وہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ یہ آدمی کتنی دیر کے لئے بے ہوش ہوا ہے لیکن ہاتھ رکھنے کے لئے جھکتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا دوسرے لمحے اس نے ہاتھ بڑھایا اور پھر دو زوردار اور مخصوص انداز کے جھٹکوں کے بعد اس کے چہرے اور سر پر موجود مخصوص ماسک اتار دینے میں کامیاب ہو گیا۔ جھکنے کی وجہ سے اسے گردن پر موجود وہ مخصوص لکیر نظر آ گئی تھی۔ جسے چھپانے کی کوشش تو کی گئی تھی لیکن قریب سے وہ بہرحال نظر آ رہی تھی اور عمران نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب وہ جمی کو پہچان گیا تھا۔ ورنہ پہلے کمرے میں داخل ہوتے وقت اسے یہی الجھن محسوس ہوئی تھی کہ مکاشو کے مطابق تو اس کمرے میں جمی کو ہونا چاہیئے تھا لیکن یہاں کوئی اور آدمی تھا۔

"لیکن اس کو اپنے ہی اڈے میں میک اپ کی کیا ضرورت تھی"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر جمی کو گردن سے پکڑا اور کھینچ کر اسے کرسی پر ڈال دیا۔ اسی لمحے باہر سے قدموں کی آواز

www.urdukorner.com

اجبری اور عمران تیزی سے دروازے کی طرف مڑا مگر دروازے سے جوانا کو اندر آتا دیکھ کر اس کا تنا ہوا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

"ماسٹر وہ قیدی رالف ہے۔ اسے یہ لوگ اغوا کر کے لے آئے ہیں اور اس سے ہمارے متعلق پوچھ گچھ کرتے رہے ہیں"..... جوانا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا رالف اصل شکل میں تھا"..... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں باس وہ میک اپ میں تھا، لیکن وہ ہوش میں تھا اور کرسی سے بندھا ہوا تھا۔ میں جیسے ہی اندر داخل ہوا۔ اس نے مجھے پہچان کر آواز دی کیونکہ ہم اس میک اپ میں ہیں جس میں اس سے ملنے گئے تھے اس طرح اس کی اصلیت سامنے آئی ویسے اس جیکب کو میں نے نہ صرف بے ہوش کر دیا ہے بلکہ اسے رسی سے باندھ بھی دیا ہے۔ ٹائیگر آرنلڈ کو بھی بے ہوش کر کے وہیں لے آیا تھا اسے بھی باندھ دیا گیا ہے"..... جوانا نے کہا۔

"تم نے رالف کو آزاد کر دیا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں اسی رسی سے تو ان دونوں کو باندھا ہے۔ لیکن میں نے اسے وہیں اسی کمرے میں رکنے کے لئے کہا ہے اور خود آپ کے پاس آیا ہوں"..... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اسے اٹھاؤ اور اسی کمرے میں چلو"..... عمران نے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر کرسی پر بے ہوش پڑے جی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور عمران کے پیچھے دروازے کی طرف چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد

عمران اس کمرے میں داخل ہوا جہاں ٹائیگر موجود تھا۔ رالف ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر میک اپ تھا لیکن یہ میک اپ خاصے بھونڈے انداز میں کیا گیا تھا۔ عمران کے پیچھے جوانا اندر داخل ہوا اور عمران کو دیکھ کر رالف اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہمیں فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ ورنہ کسی بھی وقت یہ لوگ یہاں دوبارہ آسکتے ہیں"..... رالف نے کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ رالف۔ جو آئے گا اس سے نمٹ لیا جائے گا"..... عمران نے کہا اور اسی لمحے جوانا نے کاندھے پر لدے ہوئے جی کو نیچے لٹایا تو رالف اس بری طرح اچھلا جیسے اسے انتہائی طاقتور الیکٹرک شاک لگا ہو۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا۔ یہ جی۔ یہ۔ یہ یہاں کیسے آگیا"۔ رالف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میک اپ میں تھا۔ میں نے اس کا میک اپ اتار دیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو رالف کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"اوہ تو یہ لوگ تھے جنہوں نے مجھے اغوا کیا تھا"..... رالف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور اس کا ساتھی گردنی تھا کیا تم گردنی کو جانتے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"گردنی۔ اوہ تو وہ گردنی تھا مگر اس کی آواز تو یکسر مختلف تھی"۔

www.urdukorner.com

رالف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آرہا ہو

"آواز کی بات چھوڑو مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم گرونی کو جانتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ مالا گوسی کا خاصا معروف بدمعاش ہے لیکن اس کا اس جی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"۔ رالف نے کہا

"جوانا جی کو کرسی پر بٹھا کر باندھ دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ" ..... عمران نے کہا

"عمران صاحب۔ کیا آپ مجھے اجازت نہیں دیں گے۔ میرے ساتھی میرے لئے بے حد پریشان ہوں گے"..... رالف نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر رالف کو باہر چھوڑ آؤ"..... عمران نے کہا اور رالف شکریہ ادا کرتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ جوانا اس دوران جی کو کرسی پر باندھنے میں مصروف رہا۔ اسے رسی کی مدد سے کرسی سے اچھی طرح جکڑنے کے بعد جوانا نے ہاتھ سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا اور چند لمحوں بعد جی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور وہ تھوڑی دیر تک تو لاشعوری کیفیت میں رہا پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تم۔ تم کون ہو"..... جی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یوشی کہاں ہے جی"۔ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا تو جی بے

اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تو یہ تم تھے جو رالف کے پاس گئے تھے۔ کون ہو تم"۔ جی نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ یوشی تمہارے ساتھ لانچ میں سوار ہو کر گئی تھی۔ اب کہاں ہے وہ"..... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"وہ واپس زمبابوے چلی گئی ہے"۔ جی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر اور اس کی لیبارٹری کہاں ہے"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہاٹ فیلڈ۔ کون ہاٹ فیلڈ۔ کس ہاٹ فیلڈ کی بات کر رہے ہو تم"۔ جی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا لیکن عمران اس کے لہجے اور چہرے پر موجود مصنوعی حیرت کو فوراً ہی پہچان گیا۔

"تم اتنے اچھے اداکار نہیں ہو جی کہ مجھے ڈاج دے سکو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ میرے سوالوں کے جواب دے دو ورنہ پھر شاید تمہیں بولنے کا بھی موقع نہ ملے"..... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"جس سوال کا جواب میں جانتا تھا وہ میں نے دے دیا ہے جس کا میں جواب ہی نہ جانتا ہوں اس کا جواب کیسے دوں"۔ جی نے کہا۔

"جوانا دیکھو یہاں کون کون سے تشدد کے آلات موجود ہیں مسٹر جی نے اگر رالف کو یہاں باندھا تھا تو لازماً یہاں ٹارچر آلات بھی

www.urdukorner.com

موجود ہوں گے "..... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا دیوار میں موجود الماری کی طرف مڑ گیا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے کسی ہاٹ فیلڈ کا علم نہیں ہے "..... جی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

"الماری ہر قسم کے آلات سے بھری پڑی ہے ماسٹر "..... جوانا نے کہا۔

"او۔ کے جس آلے سے چاہو مدد لو۔ مجھے میرے سوال کا جواب چاہئے "..... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا مڑا۔ اب اس کے ہاتھ میں ایک لمبا سا تیز دھار خنجر تھا۔

"جب تمہیں جواب یاد آ جائے تو بتا دینا جی "..... جوانا نے خنجر کی دھار پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جی کی طرف بڑھتا چلا آیا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ "..... جی نے کہا لیکن فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی جوانا کا ہاتھ گھوما اور کمرہ جی کی تیز اور کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے خنجر کے ایک ہی وار سے، اس کا ناک آدھے سے زیادہ کاٹ دیا تھا اور پھر ابھی اس کی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ جوانا کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور کمرہ ایک بار پھر کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس بار جی کا دایاں کان جڑ سے ہی صاف ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی جی کی گردن ڈھلک گئی لیکن جوانا کا ہاتھ تیسری بار گھوما اور خنجر جی

کے بازو میں دستے تک اترتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی جی خود بخود چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا جسم پسینے سے بھیگ گیا تھا۔ آنکھوں میں دہشت کے سائے تیرنے لگے تھے اور ناک کٹنے سے بہنے والا خون اس کے منہ اور ٹھوڑی سے بہتا ہوا اس کی گردن تک پہنچ گیا تھا

"جواب دو ماسٹر کے سوالوں کا ورنہ "..... جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ جی کی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس بار اس کا بایاں کان صاف ہو چکا تھا جی کا جسم اب تکلیف کی شدت سے بری طرح کانپنے لگ گیا تھا عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا سرے سے ان تمام باتوں سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

"جواب دو ورنہ اس بار آنکھوں میں خنجر اتار دوں گا "..... جوانا نے انتہائی دہشت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خون آلود خنجر والا ہاتھ فضا میں اٹھایا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ آرتھر کو معلوم ہے سب۔ مجھے نہیں معلوم۔ آرتھر لے کر گیا ہے یوشی کو۔ یوشی کا ڈیڈی لارڈ نامیری ہاٹ فیلڈ کا چیئرمین ہے اور اس کے ہلاک ہو جانے پر اب یوشی چیئرمین ہے آرتھر اسے ساتھ لے گیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم میں تو سافٹ وڈ کارپوریشن کا کام کرتا ہوں میں کبھی ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر نہیں گیا آرتھر کو معلوم ہے۔ وہی اس کا انچارج ہے "..... یکلخت جی نے ہذیاتی انداز میں چیختے

www.urdukorner.com

ہوئے کہا۔

" جھوٹ مت بولو جی ۔ مجھے معلوم ہے کہ انچارج کرنل ڈارسن ہے ۔ آرتھر نہیں ہے "..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" کرنل ڈارسن کو یہاں سب آرتھر کہتے ہیں ۔ ہاٹ فیلڈ میں وہ کرنل ڈارسن ہے ویسے آرتھر ہے "..... جی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا اسی دوران ٹائیگر بھی اندر آ گیا تھا۔

" ٹائیگر دیکھو یہاں اگر کوئی میڈیکل باکس ہو تو تلاش کر کے لے آؤ اور جوانا تم اس دوران پانی لا کر اس کے زخموں پر ڈالو اور اسے پلاؤ بھی ورنہ یہ مر جائے گا "..... عمران نے ٹائیگر اور جوانا دونوں سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر اور جوانا دونوں تیز تیز قدم اٹھائے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے ۔ ٹائیگر کی واپسی سے پہلے جوانا جگ میں پانی لے آیا اور اس نے پانی جی کے زخموں پر بھی ڈالا اور اس کے حلق میں بھی انڈیل دیا اور جی ہوش میں آ گیا لیکن وہ مسلسل کراہ رہا تھا تھوڑی دیر بعد ٹائیگر میڈیکل باکس سمیت اندر آیا اور پھر اس نے جی کے زخموں پر باقاعدہ بینڈیج کر دی اور جی کے چہرے پر موجود انتہائی تکلیف کے تاثرات میں نمایاں کمی آ گئی۔

" دیکھو جی آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سچ سچ سب کچھ بتا دو ۔ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ تم کرنل ڈارسن کے ساتھ کام کرتے ہوئے ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری سے واقف ہی نہ ہو اگر تم سچ سچ بتا دو تو یقین کرو کہ تم اپنی زندگی بچا لینے میں کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ یہ

جوانا انسانی جسم کو اس طرح کاٹتا ہے کہ آدمی مرتا بھی نہیں اور جی بھی نہیں سکتا"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے نہیں معلوم ۔ میں نے کبھی اس سلسلے میں دلچسپی نہیں لی ۔ آرتھر ہی سب کچھ کرتا ہے ۔ میں جرائم کی دنیا کا آدمی ہی نہیں ہوں "..... جی نے کراہتے ہوئے جواب دیا۔

" آرتھر اس وقت کہاں ہو گا "..... عمران نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔ میری اور یوشی کی منگنی ہو چکی تھی اب یوشی آئی تو اس نے شادی کا فیصلہ کیا اور آج رات ہماری شادی ہونی تھی مگر پھر اطلاع ملی کہ لارڈ کو ہلاک کر دیا گیا ہے اس خبر کے ملتے ہی یوشی نے شادی ملتوی کر دی اور آرتھر کے ساتھ چلی گئی آرتھر کو ہی اطلاع ملی تھی کہ روز میری لانچ کے متعلق لانچ گھاٹ کا آفیسر گراہم پوچھ گچھ کرتا پھر رہا ہے اس نے معلومات حاصل کیں تو رالف کا نام سامنے آیا اس کا آدمی گرونی رالف کو اغوا کر کے یہاں لے آیا ۔ آرتھر نے مجھے کہا کہ میں رالف سے معلومات حاصل کروں چنانچہ میں یہاں آ گیا اور پھر رالف نے بتایا کہ چار ایکریمی آئے تھے اور اس نے معاوضہ لے کر انہیں معلومات مہیا کی ہیں اور معاوضہ لے کر اس نے انہیں رہائش گاہ مہیا کی ہے اور وہ چاروں ایکریمی آرلین کالونی میں اس کی رہائش گاہ ایسون سکس بی بلاک میں موجود ہیں چنانچہ گرونی تصدیق کے لئے وہاں چلا گیا اسی دوران تم آ گئے اور تم نے شاید رالف کو چھوڑ دیا ہے ۔ بس یہ ہے ساری بات "..... جی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"رالف سے معلومات حاصل کرنے کے بعد تمہاری ملاقات آرتھر سے کہاں طے تھی"..... عمران نے پوچھا۔

"اس نے کہا تھا کہ اسے تین چار روز لگ جائیں گے۔ وہ یوشی کو ہیڈ کوارٹر کا دورہ کرانے گیا ہے۔ معلومات بھی ظاہر ہے تین چار روز بعد وہ آکر بتاتا یا ہو سکتا ہے اس دوران وہ فون کرے"..... جمی نے کہا۔

"وہ فون کہاں کرے گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"میری رہائش گاہ پر وہ بھی آرلین کالونی میں ہی ہے"..... جمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر میں فون ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم میں نے کبھی نہیں کیا"..... جمی نے جواب دیا۔

"کرنل ڈارسن کی رہائش کہاں ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"سلارڈ کالونی کو ٹھی نمبر بارہ میں اس کی رہائش ہے۔ لیکن کبھی کبھی وہ وہاں رہتا ہے۔ اکثر غائب رہتا ہے"..... جمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا میرا خیال ہے۔ مسٹر جمی کی تکلیف میں کافی کمی ہو گئی ہے۔ اس لئے مسٹر جمی کا ذہن پھر غلط پٹڑی پر چڑھ گیا ہے"..... عمران نے اچانک جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جمی بیس سے دوبارہ درست پٹڑی پر ڈال [illegible]

نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا خون آلود خنجر اٹھا کر ایک بار پھر کرسی پر بندھے ہوئے جمی کی طرف بڑھنے لگا اور جمی نے بے اختیار اس طرح چیخیں مارنی شروع کر دیں جیسے کوئی بچہ کسی بھوت کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر چیخنا شروع کر دیتا ہے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ رک جاؤ۔ آرتھر ہاٹ سپاٹ پر گیا ہے۔ آرتھر ہاٹ سپاٹ پر گیا ہے۔ آرتھر ہاٹ سپاٹ پر گیا ہے۔ رک جاؤ مت مارو مجھے رک جاؤ"..... جمی کی حالت یکلخت تباہ سی ہونے لگ گئی تھی وہ مسلسل ہذیاتی انداز میں چیختا چلا جا رہا تھا اور پھر اچانک اس نے ایک ہچکی لی اور دوسرے لمحے اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔ عمران نے جلدی سے اٹھ کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور دوسرے لمحے بے اختیار اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔

"یہ مر گیا ہے۔ انتہائی خوف کی وجہ سے اس کا دل بند ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا اور جوانا نے اس طرح منہ بناتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا ہوا خون آلود خنجر ایک طرف پھینک دیا جیسے جمی کے اس طرح اچانک مر جانے کی وجہ سے اسے شدید مایوسی ہوئی ہو۔

"ان میں سے جیکب کون ہے اور وہ مسیک اپ مین آرنلڈ کون ہے"۔ عمران نے سائیڈ پر بے ہوش پڑے ہوئے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جوانا اور ٹائیگر سے پوچھا۔

"یہی جیکب ہو گا۔ یہ یہاں رالف کے ساتھ موجود تھا"..... جوانا

www.urdukorner.com

نے کہا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر اس جیکب کو گردن سے پکڑ کر اٹھایا اور ایک کرسی پر ڈال کر اس نے اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش شروع کر دی تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر جیکب کو ہوش آیا تو وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں ہے اور اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

"تمہارا نام جیکب ہے"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں مگر۔ مگر تم کون ہو۔ اور یہ سب کیا ہے۔ یہ باس کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ۔ یہ آرنلڈ۔ اسے کیا ہوا ہے۔ یہ سب کیا ہے"۔ جیکب نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا باس ہلاک ہو چکا ہے۔ اور آرنلڈ ابھی بے ہوش ہے۔ تمہیں اس لئے ہوش میں لایا گیا ہے تاکہ تم میرے ایک سوال کا جواب دے دو ورنہ تمہارا جسم بتا رہا ہے کہ تم آج تک یہاں دوسروں پر تشدد کرتے رہے ہو۔ اس لئے تم پر کوئی تشدد نہ ہو گا بلکہ میرے آدمی کا بازو بہرائے گا اور تمہارا گلہ اس طرح کٹ جائے گا جس طرح تار سے صابن کٹ جاتا ہے۔ بتاؤ ہاٹ سپاٹ کہاں ہے"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاٹ سپاٹ کیا مطلب۔ کیا تم اس جزیرے کے بارے میں پوچھ رہے ہو جسے ہاٹ سپاٹ بھی کہا جاتا ہے اور بلیک آئی لینڈ بھی اور جہاں

سیاہ موت کا راج ہے۔ اسی ہاٹ سپاٹ کی بات کر رہے ہو تم"..... جیکب نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ جزیرہ کہاں ہے"..... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"مالا گوسی سے ایک سو کلو میٹر دور طوفانی سمندر کے اندر جزیرہ ہے مگر وہ تو شیطانی جزیرہ ہے۔ موت کا جزیرہ۔ وہاں تو کوئی نہیں جا سکتا۔ وہاں تو صرف موت ہے صرف موت"..... جیکب نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس جزیرے کا نام تو نقشے میں کسی طرف بھی ظاہر نہیں کیا گیا"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا کیونکہ واقعی جغرافیائی نقشے میں اس نام کا کوئی جزیرہ نہ تھا۔

"ہو بھی نہیں سکتا۔ وہاں اگر زندہ انسان پہنچ گا تو اس کا نقشہ بھی بنائے گا۔ اس کے ارد گرد اس قدر مسلسل طوفان اٹھتے رہتے ہیں کہ بڑے بڑے جہازوں کے پرخچے اڑ جاتے ہیں اور یہ طوفان سمندر کی تہہ سے اس کی سطح اور پھر سطح سے آسمان تک بلند ہوتے ہیں اس لئے آبدوزیں بھی ادھر کا رخ نہیں کرتیں ورنہ ان کے بھی پرخچے اڑ جاتے ہیں"..... جیکب نے کہا۔

"تمہیں یہ سب تفصیل کیسے معلوم ہوئی ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاٹ سپاٹ سے کافی دور ایک اور جزیرہ ہے جسے زارا کا کہتے ہیں۔ چیف آرتھر کا ہیڈ کوارٹر وہاں ہے میں پہلے وہاں رہتا تھا۔ پھر چیف نے

www.urdukorner.com

مجھے یہاں بھجوا دیا وہاں سب کو معلوم ہے کہ ہاٹ سپاٹ بلیک آئی لینڈ کو کہتے ہیں اور وہ موت کا جزیرہ ہے "..... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس جزیرے پر کوئی آبادی ہے "..... عمران نے پوچھا۔

"ہاں وہاں شیطان بستے ہیں۔ موت کا رقص ہوتا ہے۔ سیاہ سائے پھرتے ہیں۔ وہاں بھوتوں کی آبادی ہے۔ خونی آشاموں کی آبادی ہے موت کی آبادی ہے "۔ جیکب نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"زارا کا پر کتنے آدمی رہتے ہیں "۔ عمران نے پوچھا۔

"زارا کا چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اس میں ایک بڑی عمارت ہے۔ جس میں ڈیڑھ سو افراد رہتے ہیں۔ چیف آرتھر وہیں رہتا ہے۔ اس عمارت کے علاوہ وہاں زیر زمین بڑے بڑے سٹور ہیں جس میں عجیب و غریب قسم کی مشینری اور معدنیات بھری رہتی ہیں "۔ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا اسے اور اس کے ساتھی کو آف کر دو "۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ کھڑے جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی جیکب بری طرح چیختا ہوا اچھل کر کرسی سے فرش پر گرا ہی تھا کہ جوانا کی لات گھومی اور کمرہ جیکب کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا اور وہ چند لمحے فرش پر پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ دوسرے لمحے جوانا نے جیب سے ریوالور نکالا اور جیکب اور

آرنلڈ دونوں پر فائر کھول دیا۔

"اب آکر بات واضح ہوئی ہے۔ زارا کا جزیرے میں یقیناً ہیڈ کوارٹر ہو گا اور بلیک آئی لینڈ جسے ہاٹ سپاٹ کہا جاتا ہے۔ اس میں خفیہ لیبارٹری ہو گی اور اب ہم نے ان دونوں کا خاتمہ کرنا ہے "۔ عمران نے کرسی سے اٹھ کر واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر اور جوانا بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

"اب واپس اسی رہائش گاہ پر جانا ہو گا "۔ ٹائیگر نے پوچھا وہ کمرے سے باہر آ گئے تھے۔

"نہیں رالف نے انہیں اس رہائش گاہ کے بارے میں بتا دیا ہے اور اب وہاں گروفی اور اس کے ساتھی ہمارے منتظر ہوں گے "۔ عمران نے جواب دیا تو عمران کے پیچھے چلتا ہوا جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ماسٹر۔ کیا رالف نے غداری کی ہے "۔ جوانا کے لہجے میں بھیڑیئے کی سی غراہٹ تھی۔

"اس نے اپنی جان بچائی ہے جوانا۔ ہم اسے غداری نہیں کہہ سکتے اسی لئے تو جی کی ہوش میں آنے سے پہلے رالف نے واپس جانے کی بات کی تھی اور میں اسے مزید شرمندہ نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اسے واپس جانے کی اجازت دے دی تھی "۔ عمران نے جواب دیا جوانا کے چہرے پر یکلخت آگ کا الاؤ سا بھڑک اٹھا۔

"ابھی وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ ہی رہے تھے کہ ایک

www.urdukorner.com

کمرے سے انہیں فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے مڑا اور اس نے کمرے میں داخل ہو کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔ عمران نے جمی کے لہجے میں کہا۔

"رالف بول رہا ہوں۔ جوانا کے ماسٹر سے بات کرائیں"۔ دوسری طرف سے رالف کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا میں جوانا کا ماسٹر علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ کو جمی نے بتا دیا ہو گا کہ میں نے انہیں آپ کے بارے میں بتا دیا تھا اس وقت پوزیشن ہی ایسی تھی کہ"۔ رالف نے معذرت آمیز لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے رالف۔ جمی کے بتانے سے پہلے ہی مجھے اس بات کا علم ہو چکا تھا اور تم نے جس انداز میں واپس جانے کی بات کی تھی اس سے ہی میں سمجھ گیا تھا کہ تم کیوں ایسی بات کر رہے ہو اور میں نے تمہیں شرمندگی سے بچانے کے لئے واپس جانے کی اجازت دے دی تھی تمہاری مجبوری کو میں سمجھتا ہوں اس لئے تمہیں کسی معذرت کی ضرورت نہیں ہے"..... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ واقعی عظیم انسان ہیں عمران صاحب اور اب مجھے احساس ہوا ہے کہ جوانا جیسا آدمی آپ کو ماسٹر کیوں کہتا ہے۔ بہرحال میں نے فون یہ اطلاع دینے کے لئے کیا ہے کہ آپ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے واپس اسی رہائش گاہ پر جا سکتے ہیں میں نے گرونی اور اس کے پورے گروپ کا

خاتمہ کر دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ جمی آپ کے ہاتھوں زندہ نہ بچا ہو گا اس لئے اب وہ رہائش گاہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے اور پلیز آپ یہ بات جوانا کو نہ بتا دینا کہ میں نے کیا کیا تھا ورنہ جوانا ساری عمر مجھ سے ناراض رہے گا"..... رالف نے کہا۔

"جوانا کو بھی اس بات کا علم ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے یہ خطرہ دور کر دیا ہے لیکن ہمیں ایک بار پھر تمہاری امداد کی ضرورت ہے اگر تم ہماری امداد کر سکتے ہو تو فوری طور پر اسی رہائش گاہ پر آ جاؤ ہم وہیں جا رہے تھے کہ تمہارا فون آ گیا تھا"..... عمران نے کہا۔

"میں اپنا خون بھی دینے کے لئے تیار ہوں۔ آپ امداد کی بات کر رہے ہیں میں پہنچ رہا ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ رالف تھا۔ آپ مجھے بات کرنے دیتے اس شخص نے میری دوستی کا اعتماد مجروح کیا ہے۔ ایسے آدمی کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے"..... جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اپنے ذہن کو قابو میں رکھو جوانا۔ ہم اس وقت انتہائی نازک پوزیشن میں ہیں۔ یہ درست ہے کہ رالف نے اپنی جان بچانے کے لئے رہائش گاہ کے متعلق جمی اور گرونی کو بتا دیا تھا لیکن اس نے اس کی تلافی بھی کر دی ہے کہ یہاں سے جاتے ہی اس نے گرونی اور اس کے گروپ کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ اس طرح رہائش گاہ ایک بار پھر محفوظ ہو گئی ہے ورنہ ہمیں خواہ مخواہ اس گرونی اور اس گروپ سے لڑنے

www.urdukorner.com

ہیں وقت ضائع کرنا پڑتا اور ابھی یوشی اور کرنل ڈارسن دونوں اس لئے مطمئن ہیں کہ ان کے نقطہ نظر سے ہم ہلاک ہو چکے ہیں لیکن جیسے ہی انہیں معلوم ہو گا کہ ہم زندہ ہیں تو پھر وہ پوری قوت سے ہمارے مقابلے پر اتر آئیں گے اور ایسے موقع پر رالف کی دوستی ہمارے خاصے کام آسکتی ہے "..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مگر ماسٹر رالف اگر ایک بار غداری کر سکتا ہے تو وہ دوسری بار بھی تو کر سکتا ہے "..... جوانا کے لہجے میں ابھی تک غصے کی جھلک موجود تھی۔

"نہیں میں رالف کی فطرت کو سمجھ گیا ہوں اگر وہ فطرتاً ایسا ہوتا تو پھر میں اسے زندہ واپس جانے کی اجازت نہ دیتا۔ ہنگامی اور وقتی حالات کی بنا پر وہ مجبور ہو گیا تھا اور اب وہ پوری طرح چوکنا ہو گا۔ اس لئے اب اس کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے "..... عمران نے کہا اور جوانا اس بار خاموش ہو گیا۔ باہر جوزف موجود تھا اور پھر وہ سب وہاں سے نکلے اور جنگل میں سے ہوتے ہوئے واپس اپنی کار تک پہنچ گئے۔

کرنل ڈارسن اور یوشی دونوں ہاٹ فیلڈ کی خصوصی میٹنگ اٹنڈ کرنے کے بعد کرنل ڈارسن کے مین دفتر میں آکر بیٹھے ہی تھے کہ میز پر موجود خصوصی ساخت کے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور کرنل ڈارسن نے چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی ہلکی سی سیٹی کی آواز ختم ہو گئی اور اس کی جگہ ایک انسانی آواز نے لے لی۔

"ہیلو ہیلو بلومر کالنگ ہیڈ کوارٹر اوور "..... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو سپیشل کوڈ دوہراؤ "..... کرنل ڈارسن نے ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ اس بٹن کے دبنے کے بعد اس کی آواز خود بخود مشینی آواز میں تبدیل ہو جائے گی۔

"سپیشل کوڈ۔ سٹار فائیو اوور "..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

www.urdukorner.com

"یس کیا بات ہے ۔ اوور"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں
وچھا۔

"باس جمی کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور باس کا سپیشل گروپ گرونی
ور اس کے سارے ساتھی ختم کر دیئے گئے ہیں ۔ اوور"..... دوسری
طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈارسن تو کرنل ڈارسن یوشی بھی بے اختیار
رسیوں سے اچھل کر کھڑے ہو گئے ۔ ان دونوں کے چہروں پر حیرت
کے ساتھ ساتھ بے یقینی کے تاثرات نمایاں تھے اور وہ دونوں ایک
دوسرے کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے ایک دوسرے کو یقین دلانا
چاہتے ہوں کہ جو کچھ بتایا جا رہا ہے وہ غلط ہے ۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو تم ۔ اوور"..... آخر کار کرنل ڈارسن نے
اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"مجھے میرے آدمیوں نے اطلاع دی کہ گرونی کے ہیڈ کوارٹر پر
نامعلوم افراد نے ریڈ کیا ہے اور پورا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے ۔ میں
فوراً وہاں پہنچا تو واقعی یہ رپورٹ درست تھی ۔ گرونی کے ہیڈ کوارٹر کو
مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا تھا اور اندر سے پولیس کو گرونی اور اس کے
چودہ ساتھیوں کی لاشیں بھی ملی ہیں ۔ لیکن گرونی اور اس کے چار
ساتھیوں کی لاشوں سے ملنے والے شواہد کے مطابق پولیس اس نتیجے پر
پہنچی ہے کہ انہیں کسی اور جگہ ہلاک کیا گیا اور پھر انہیں تباہ شدہ
ہیڈ کوارٹر میں لا کر رکھ دیا گیا ہے کیونکہ گرونی اور اس کے چار
ساتھیوں کی لاشیں ایک تباہ شدہ کار کے اندر سے دستیاب ہوئی ہیں

لیکن اس تباہ شدہ کار میں خون کا ایک دھبہ بھی نہیں ہے ۔ گرونی کے
ہیڈ کوارٹر کا سب سے خفیہ کمرہ قدرے محفوظ رہا ۔ وہاں سے فون ٹیپ
پولیس کو مل گیا ۔ جس کے مطابق گرونی نے فون پر اپنے ہیڈ کوارٹر
سے چار مسلح افراد کو آرلین کالونی فوری طور پر بھجوائے جانے کا حکم دیا
تھا اور ساتھ ہی اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر کے انچارج سے بھی گفتگو کی
تھی ۔ اس کے مطابق چار ایکریمیوں کے گروپ کو چیف باس جمی کے
حکم پر چیک کرنا ہے اور چیف باس جمی پوائنٹ تھری پر موجود ہے ۔
اس گفتگو کا علم ہوتے ہی میں نے پوائنٹ تھری پر فون کر کے باس جمی
کو رپورٹ دینے کی کوشش کی لیکن جب وہاں سے فون اٹنڈ نہ کیا گیا
تو میں خود پوائنٹ تھری پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ مسلح نگران کی لاش
پوائنٹ تھری سے کچھ دور جنگل میں پڑی تھی اس کے جسم پر کسی قسم
کے تشدد کا کوئی نشان نہ تھا ۔ البتہ اس کا چہرہ بہت بری طرح مسخ تھا
اور گردن پر بھی عجیب سے نشانات تھے ۔ اندر باس جمی کی لاش ایک
کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی تھی اور ان کا ناک اور دونوں کان کٹے
ہوئے تھے ۔ لیکن ان پر باقاعدہ ہینڈ ٹیج بھی کی گئی تھی لیکن باس جمی
ہلاک ہو چکے تھے ۔ ان کا چہرہ دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ان پر بے پناہ
تشدد کیا گیا اور وہ خوف اور دہشت کی زیادتی کی بنا پر ہلاک ہو گئے ہیں
اسی کمرے میں جیک اور میک اپ مین آرنلڈ کی لاشیں بھی ملی ہیں ۔
انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے ۔ پوائنٹ تھری کا خفیہ آپریشن
روم البتہ محفوظ ہے اوور"۔ بلومر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"یہ سب کن لوگوں نے کیا ہے اور وہ چار ایکریمی کون ہیں جن کا تم نے پہلے ذکر کیا ہے۔اوور"..... کرنل ڈارسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے۔گرونی یا باس جی کو علم ہو گا۔لیکن وہ تو ختم ہو چکے ہیں اوور"..... بلومر نے جواب دیا۔

"تم معلوم کرو کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے۔جی اور گرونی کے بعد اب تم مالا گوسی کے انچارج ہو اوور اینڈ آل"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"جی ہلاک ہو گیا ہے۔آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔پہلے ڈیڈی ہلاک ہو گئے ہیں اور اب جی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔یہ کون ہے جو میرے پیچھے لگ گیا ہے"..... یوشی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"صورت حال انتہائی خراب ہے۔ہمیں فوری طور پر اس بارے میں کچھ سوچنا ہو گا۔جی کی ہلاکت بہت بڑا سانحہ ہے لیکن پوائنٹ تھری کا آپریشن روم محفوظ ہے تو پھر ہمیں پتہ لگ سکتا ہے"..... کرنل ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس مین آپریشن روم"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈارسن بول رہا ہوں۔مالا گوسی میں پوائنٹ تھری کے آپریشن روم سے رابطہ کر کے معلوم کرو کہ وہاں کیا ہوتا رہا ہے اور مجھے

فوری رپورٹ دو"..... کرنل ڈارسن نے تیز مگر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈارسن نے رسیور رکھ دیا۔یوشی خاموشی بیٹھی ہوئی تھی۔اس کے چہرے پر شدید افسردگی طاری تھی۔یوں معلوم ہوتا تھا جیسے اس پر ڈپریشن کا دورہ پڑ گیا ہو اور ایسا ہونا بھی چاہیئے تھا کیونکہ پہلے اسے باپ کی ہلاکت کی ہولناک خبر ملی اور اب چند گھنٹوں بعد جی کی ہلاکت کی خبر مل گئی۔جو اسے بے حد پسند تھا جو اس کا منگیتر تھا اور اگر اسے باپ کی ہلاکت کی خبر نہ ملتی تو شاید اب تک اس سے وہ شادی بھی کر چکی ہوتی۔لیکن اب وہ یوں بیٹھی ہوئی تھی جیسے اس بھری دنیا میں اکیلی ہو حالانکہ وہ دنیا کی سب سے طاقتور تنظیم ہاٹ فیلڈ کی چیئرمین تھی۔وہ ہاٹ فیلڈ جو پوری دنیا پر اقتدار حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی تھی۔پھر آدھے گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈارسن جو اس دوران خود بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا بے اختیار چونک پڑا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یس کرنل ڈارسن سپیکنگ"۔کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔پوائنٹ تھری کی ریکارڈنگ ہم نے حاصل کر لی ہے۔وہاں جو کارروائی ہوئی ہے۔اس میں تین افراد نے حصہ لیا ہے جن میں سے ایک کا نام علی عمران لیا گیا ہے۔دوسرے کا نام ٹائیگر اور تیسرے کا نام جوانا لیا گیا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔علی عمران"..... کرنل ڈارسن نے بے

www.urdukorner.com

اختیار حیرت سے چیختے ہوئے کہا اور سر جھکائے خاموش بیٹھی ہوئی یوشی بھی بے اختیار چونک پڑی۔

"یس چیف اگر آپ کہیں تو میں ٹیپ اور فلم آپ کے دفتر پہنچا دوں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں فوراً بھجوا دو"..... کرنل ڈارسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا کہہ رہا تھا۔ یہ علی عمران کے متعلق کیا کہہ رہا تھا۔ کیا اس کی لاش سمندر سے ملی ہے"..... یوشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل ڈارسن نے ایک طویل سانس لیا۔

"لاش نہیں ملی۔ بلکہ جی کو ہلاک علی عمران نے کیا ہے"۔ کرنل ڈارسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جی کو ہلاک کیا ہے۔ کیا مطلب۔ لاش کسی کو کیسے ہلاک کر سکتی ہے۔ کیا یہ سب پاگل ہو گئے ہیں"..... یوشی نے کہا اور کرنل ڈارسن نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"کم ان"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا اس نے کرنل ڈارسن اور یوشی دونوں کو سلام کیا اور پھر بیگ اس نے کرنل ڈارسن کے سامنے میز پر رکھا اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ کرنل ڈارسن نے بیگ کھولا اس کے اندر ایک مشین موجود تھی۔ اس نے مشین بیگ سے باہر نکالی اور پھر اسے میز پر رکھ کر اس نے اس کے

مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد سامنے والی دیوار پر جھماکے سے ایک چوڑی سی سکرین روشن ہو گئی اور پھر اس پر ایک منظر ابھر آیا یہ منظر ایک کمرے کا تھا۔ جس میں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور دروازہ کھلنے پر ایک ایکریمی اندر داخل ہوا۔ وہ آدمی بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ پھر ان دونوں کے درمیان لڑائی ہوئی اور اس ایکریمین نے انتہائی ماہرانہ انداز میں کمرے میں پہلے سے موجود آدمی کو بے بس کر کے بے ہوش کر دیا۔ کرنل ڈارسن اور یوشی دونوں حیرت سے یہ سب ہوتا دیکھ رہے تھے۔ پھر اس ایکریمین نے جب کمرے میں موجود بے ہوش آدمی کے چہرے سے ماسک اتارا تب وہ دونوں چونکے کیونکہ ماسک اترنے کے بعد اب جی ان کی نظروں کے سامنے تھا۔ اس کے بعد ایک دیو ہیکل ایکریمین کمرے میں داخل ہوا اور پھر اس نے بے ہوش جی کو کاندھے پر اٹھایا اور پہلے ایکریمین کے پیچھے چلتا ہوا اس کمرے سے باہر آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر جھماکا ہوا اور پھر منظر بدل گیا۔ اب ایک اور کمرے میں جی رسیوں سے بندھا کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے وہ ایکریمین بیٹھا تھا۔ جب کہ دیو ہیکل ایکریمین اور ایک اور ایکریمین کمرے میں موجود تھے۔ ایک طرف دو آدمی بے ہوش پڑے ہوئے تھے لیکن ان کے چہرے سکرین پر واضح نہ تھے۔ اس کے بعد جی کو ہوش میں لایا گیا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت مشین سے آواز نکلنے لگی۔ اب ان کے درمیان ہونے والی بات چیت کرنل اور یوشی بھی سن رہے تھے۔ پھر جب اس دیو ہیکل حبشی نے

www.urdukorner.com

انتہائی بے رحمانہ انداز میں جی پر تشدد شروع کیا تو یوشی بے اختیار چیخیں مارنے لگی ۔ کرنل ڈارسن کے چہرے پر بھی غصے کی شدت سے الاؤ سا دہک اٹھا تھا۔ لیکن وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر جی ان کی نظروں کے سامنے ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد انہوں نے ایک طرف پڑے ہوئے ایک اور آدمی کو اٹھا کر کرسی پر بٹھایا اور اسے ہوش میں لے آئے اور پھر انہوں نے اس سے پوچھ گچھ شروع کر دی اور جی نے تو مرنے سے پہلے صرف ہاٹ سپاٹ کا لفظ کہا تھا لیکن اس آدمی جس کا نام جیکب تھا ۔ اس نے ہاٹ سپاٹ اور زارا کا جزیرے کے متعلق تفصیل سے بتانا شروع کر دیا اور کرنل ڈارسن کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار پیدا ہونے لگ گئے ۔ ادھر ایکریمین کے اس دیو ہیکل ساتھی نے جیکب اور آرنلڈ دونوں پر گولیاں برسا کر ان کا خاتمہ کر دیا اور پھر وہ تینوں اس کمرے سے باہر آ گئے ۔ اس کے ساتھ ہی ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سن کر یوشی کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ اب اس ایکریمین کو جو ان کا لیڈر نظر آ رہا تھا ۔ عمران کہہ کر پکارا جا رہا تھا اور یوشی نے اب اس کے قد و قامت پر غور کیا تو اسے یقین آ گیا کہ یہ واقعی علی عمران ہے ۔ اس کے ساتھ ہی سکرین آف ہو گئی اور کرنل ڈارسن نے ہاتھ بڑھا کر مشین آف کر دی ۔

" یہ علی عمران نہ صرف زندہ ہے بلکہ اس کے ساتھی بھی زندہ ہیں اور اس نے جی کو بھی ہلاک کیا ہے اور ڈیڈی کو بھی "..... یوشی نے تیز لہجے میں کہا ۔ اس کا چہرہ غصے ۔ جوش اور انتقام کی شدت سے تیزی

سے بگڑتا چلا جا رہا تھا ۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اور اس نے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کر دیئے ۔

" میں یوشی عہد کرتی ہوں کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے ڈیڈی کا اور جی کا عبرتناک انتقام لوں گی ۔ میں عہد کرتی ہوں کہ میں اس عمران کا خون پیوں گی اور میں عہد کرتی ہوں کہ میں اس عمران کا کلیجہ اپنے دانتوں سے چباؤں گی اور میں یوشی عہد کرتی ہوں کہ میں اس عمران کی دونوں آنکھیں نکال کر انہیں اپنے پیروں کے نیچے مسلوں گی اور میں یوشی عہد کرتی ہوں کہ میں اس عمران کا دل نکال کر کتوں کو کھلاؤں گی اور میں یوشی عہد کرتی ہوں کہ میں عمران کی لاش کو اپنے ہاتھوں سے قیمہ کر کے جانوروں کو کھلاؤں گی اور میں یوشی عہد کرتی ہوں کہ میں اس عمران کی ہڈیاں اپنے ہاتھوں سے توڑ کر انہیں آگ میں جلاؤں گی "..... یوشی نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا اور کرنل ڈارسن حیرت سے یوشی کو دیکھنے لگا ۔ اس وقت یوشی کے چہرے پر ایسی کیفیت تھی کہ کرنل ڈارسن کو بے اختیار خوف سے جھرجھری سی آ گئی ۔

ختم شد

www.urdukorner.com

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور قطعی منفرد کہانی

سیکرٹ ہارٹ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- سیکرٹ ہارٹ ۔ ایک ایسا منصوبہ جسے ایکریمیا اور اسرائیل نے مسلمانوں سے خفیہ رکھنے کے لئے سرتوڑ کوششیں کیں۔ مگر ——— ؟
- آفندی ——— سیکرٹ سروس کے رکن نعمانی کا بہنوئی ۔ جس کے ہاتھ سیکرٹ ہارٹ کا منصوبہ لگ گیا اور ایکریمیا کی سپیشل ایجنسیاں اور یہودی آفندی کی جان کے دشمن بن گئے ۔
- آفندی ۔ جسے روسیاہی ایجنٹ کے طور پر گرفتار کر لیا گیا اور اس نے اقرارِ جرم بھی کر لیا ——— کیا آفندی واقعی روسیاہی ایجنٹ تھا ؟
- آفندی ——— جس کی گرفتاری کی اجازت پاکیشیا کے صدر نے ایکریمین حکام کو دے دی۔ مگر ایکسٹو نے صدر کا حکم منسوخ کر دیا۔ کیوں ؟
- آفندی ——— جس سے سیکرٹ ہارٹ کا منصوبہ حاصل کرنے کے لئے ایکریمین حکام نے اس پر تشدد کی انتہا کر دی مگر آفندی نے انتہائی تشدد برداشت کر لینے کے باوجود زبان نہ کھولی ——— کیوں ——— ؟
- نعمانی ——— جو اپنے بہنوئی کو ایکریمین حکام کے قبضے سے برآمد کرنے کے لئے موت کے منہ میں کود پڑا۔ مگر شکست اس کا مقدر بن چکی تھی۔ کیا نعمانی واقعی موت کا شکار ہو گیا ؟
- آفندی ——— جسے منصوبے کی حفاظت کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی جانوں کی حفاظت بھی کرنی پڑی۔ حیرت انگیز سچوئشن ۔
- راسکو ——— ایکریمیا کی انتہائی خطرناک ایجنسی کا سپر ایجنٹ جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں دعویٰ سے اترا ——— اور وہ اپنے دعویٰ میں اپنی حیرت انگیز کارکردگی کی بنا پر کامیاب بھی ہو گیا ——— کیسے ——— ؟
- سیکرٹ ہارٹ جس لیبارٹری میں تکمیل پذیر ہو رہا تھا اُسے ہر لحاظ سے ناقابلِ تسخیر بنا دیا گیا اور عمران نے بھی اس میں داخلے کو ناممکن قرار دے دیا ——— پھر ——— ؟
- عمران ——— جس نے دعویٰ کیا کہ وہ ٹیلیفون کال کے ذریعے اس ناقابلِ تسخیر لیبارٹری کو تباہ کر سکتا ہے ——— کیا عمران اپنے اس دعویٰ میں کامیاب رہا ——— یا ——— ؟

بے پناہ تیز رفتار ایکشن
عروج پر پہنچا ہوا سسپنس

ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت اور زندگی کی کشمکش کا لمحہ بن گیا

قریبی بکسٹال سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

عمران سیریز میں ایک منفرد اور انتہائی دلچسپ ناول

ریڈ ڈاٹ

مصنف: منظر کلیم ایم اے

- ریڈ ڈاٹ ـــــ ایک ایسی تنظیم، جس نے سر رحمان کو استعفےٰ دینے پر مجبور کر دیا ـــــ کیوں ـــــ؟
- ریڈ ڈاٹ ـــــ ایک ایسی تنظیم، جس نے پاکیشیا کو مرکز بنا کر پوری دنیا کے کروڑوں عوام کو جیتے جی موت کے گھاٹ اتار دینے کا پلان بنایا لیکن اس کے باوجود ایکسٹو اس خوفناک پلان سے بے خبر رہا۔ کیوں؟
- ریڈ ڈاٹ ـــــ روسیاہ کے خوفناک ایجنٹوں پر مشتمل تنظیم ـــــ جو بظاہر منشیات کی سمگلنگ کرتی تھی۔ مگر ـــــ؟
- ریڈ ڈاٹ ـــــ جس نے عمران اور پوری سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر بے بس کر کے رکھ دیا ـــــ اور پھر عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران زندہ لاشوں میں تبدیل ہوتے گئے ـــــ انتہائی حیرت انگیز واقعات ـــــ؟
- ریڈ ڈاٹ ـــــ جس کی وجہ سے جولیا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے غداری پر آمادہ ہو گئی ـــــ کیا واقعی جولیا نے غداری کرتے ہوئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو انجام تک پہنچا دیا ـــــ؟
- وہ لمحہ ـــــ جب عمران سمیت ساری سیکرٹ سروس زندہ لاشوں میں تبدیل ہو چکی تھی اور جولیا روسیاہی ایجنٹ کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہی تھی ـــــ کیا واقعی جولیا اس حد تک چلی گئی تھی ـــــ؟
- وہ لمحہ ـــــ جب عمران اور پوری سیکرٹ سروس کے سامنے ایکسٹو نے جولیا کے سر پر سہرا باندھ دیا ـــــ جی ہاں! سہرا ـــــ انتہائی حیرت انگیز اور ناقابل یقین لمحہ ـــــ؟
- کیا ریڈ ڈاٹ اپنے خوفناک مشن میں کامیاب ہو گئی یا ـــــ؟ انتہائی حیرت انگیز انجام۔

لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات

روح کو منجمد کر دینے والا سسپنس، ناقابل یقین ایکشن سے بھرپور

ایک ایسی منفرد کہانی، جو آپ کو یقیناً چونکا دے گی

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com


رات سیریز
ٹ فائٹ
www.urdukorner.com
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ "ہاٹ فائٹ" آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ "ہاٹ فیلڈ" سے شروع ہونے والی طویل، صبر آزما اور جان لیوا جدوجہد اس ناول میں اپنے انجام کو پہنچ رہی ہے ۔ یہودیوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف استعمال کئے جانے والے اپنے مخصوص ہتھیار کو ساری دنیا کے مسلمانوں اور خصوصاً عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خفیہ رکھنے کے لئے نہ صرف ہاٹ فیلڈ تنظیم کو خفیہ رکھا بلکہ ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کو بھی انتہائی خفیہ رکھا گیا اور خفیہ رکھنے کے ساتھ ساتھ انہیں اس قدر محفوظ بنا دیا گیا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جب طویل اور جان لیوا جدوجہد کے بعد آخر کار ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کا سراغ لگا ہی لیا تب بھی عمران کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے استعمال اور اپنی بے پناہ جدوجہد کے باوجود ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کو تباہ کرنے میں مسلسل ناکامی کا ہی سامنا کرنا پڑا ۔ وہ عمران جو اپنی بے پناہ ذہنی صلاحیتوں سے صرف ایک فون کال کے ذریعے انتہائی محفوظ اور ناقابل تسخیر لیبارٹریوں کو تباہ کر دیا کرتا تھا ہاٹ فیلڈ کی لیبارٹری کی تباہی تو ایک طرف اس میں داخل ہونے سے بھی باوجود انتہائی کوشش کے ناکام رہ گیا اور اس لیبارٹری کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کو جس طرح ہر لمحہ موت سے

www.urdukorner.com

جنگ لڑنا پڑی اور جس طرح انہیں موت کے خوفناک جبڑوں سے اپنی زندگی کو واپس حاصل کرنے کے لئے بے پناہ اور اعصاب شکن جدوجہد کرنی پڑی ۔اس قدر جان ۔واجدوجہد شاید پہلے انہوں نے کبھی نہ کی تھی یہ جنگ واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے " ہاٹ فائٹ " ہی ثابت ہوئی ۔ لیکن جب اس خوفناک اور جان لیوا " ہاٹ فائٹ " کا ہر لمحہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ناکامی کی طرف ہی دھکیلتا چلا گیا تو کیا عمران اور اس کے ساتھی ہمت چھوڑ بیٹھے ۔کیا واقعی " ہاٹ فائٹ " کا انجام عمران اور اس کے ساتھیوں کی ناکامی کی صورت میں رونما ہوا یا عمران اور اس کے ساتھی اس مسلسل اور یقینی ناکامی کو آخر کار کامیابی میں بدلنے پر قادر ہو گئے ۔مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے شاہکار ناول ثابت ہو گا اور قارئین کے اعلیٰ معیار پر یقیناً پورا اترے گا ۔مجھے آپ کی آرا کا انتظار رہے گا ۔لیکن اس شاہکار ناول کے آخری حصے کے مطالعے سے پہلے حسب دستور اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے ۔

راولپنڈی سے اسلم حیات صاحب لکھتے ہیں ۔" ہاٹ فیلڈ " کا سلسلہ بے حد دلچسپ ۔منفرد اور ہنگامہ خیز ثابت ہو رہا ہے " ہاٹ فیلڈ " کے بعد " ہاٹ سپاٹ " ناول میں ایکشن ، سسپنس اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی جدوجہد واقعی اپنے عروج پر پہنچ گئی ہے ۔" ہاٹ فیلڈ " نے واقعی آکٹوپس کی طرح ہر طرف اپنی ٹانگیں پھیلا رکھی ہیں ۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے جس بے جگری اور [illegible] شاندار

میں ایک اعلیٰ مقصد کے لئے جدوجہد کی ہے ۔وہ واقعی قابل داد ہے اور واقعی اس سے یہی سبق ملتا ہے کہ شر بظاہر جس قدر بھی مضبوط اور ناقابل شکست نظر آ رہا ہو ۔اس کے خلاف اگر ہمت اور حوصلے سے بھرپور انداز میں جدوجہد کی جائے تو اسے شکست دی جا سکتی ہے ۔ ہمیں یقین ہے کہ اس سلسلے کا آخری ناول " ہاٹ فائٹ " بھی ایسی ہی بے مثال جدوجہد کا حامل ہو گا ۔ہم امید کرتے ہیں کہ آپ آئندہ بھی ایسے بے مثال ناول لکھتے رہیں گے ۔

محترم اسلم حیات صاحب ۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔آپ نے واقعی درست لکھا ہے کہ اعلیٰ مقاصد اور خیر کے لئے جدوجہد کرنے والے شر کی بظاہر مضبوطی اور پھیلاؤ سے متاثر نہیں ہوا کرتے ۔شرط صرف حوصلے اور جذبے کی ہوتی ہے اور ہم مسلمانوں کو تو سبق ہی یہی دیا گیا ہے کہ ہم اپنی ساری زندگی شر کے خلاف اور خیر کی برتری کے لئے جدوجہد کرتے رہیں اگر ہم اپنے ماحول پر بھی نظر ڈالیں تو ہمیں اپنے اردگرد شر کی قوتیں بظاہر بہت مضبوط نظر آئیں گی لیکن جب ہم جذبے اور حوصلے سے ان کے خلاف جدوجہد کا آغاز کریں گے تو یقیناً یہ شر حرف ناپائیدار کی طرح مٹ جانے والا ثابت ہو گا ۔ اپنے معاشرے میں موجود تمام برائیوں اور شر کی قوتوں کے خلاف جدوجہد کرنا ہمارا اولین فرض ہے اور مجھے یقین ہے کہ قارئین اس فرض کو نبھانے کے لئے ان برائیوں کے خلاف ہر سطح پر جدوجہد کرتے رہیں گے ۔

www.urdukorner.com

کراچی کیماڑی روڈ سے زرین شاہ صاحب لکھتے ہیں ۔" طویل عرصہ سے آپ کے شاہکار ناول پڑھ رہا ہوں یہ ناول اس قدر دلچسپ اور شاندار ہوتے ہیں کہ صحیح معنوں میں ان کی تعریف کے لئے تو میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں ۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے شاندار ناول لکھنے کی توفیق دیتا رہے البتہ آپ سے ایک فرمائش ہے کہ " بلیک تھنڈر " کے سلسلے میں کوئی ایسا ناول لکھیں جس میں عمران کے ساتھ ساتھ کرنل فریدی اور میجر پرمود بھی کام کریں اس طرح یقیناً یہ عظیم ناول کا روپ اختیار کر جائے گا ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری اور میرے دوستوں کی اس فرمائش کو ضرور پورا کریں گے ۔

محترم زرین شاہ صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ آپ کی اور آپ کے دوستوں کی فرمائش سر آنکھوں پر ۔ لیکن اس کا انحصار تو " بلیک تھنڈر " پر ہے کہ وہ کب ایسا موقع پیدا کرتی ہے کہ یہ تینوں عظیم جاسوس مشترکہ طور پر اس کے خلاف جدوجہد کر سکیں بہرحال مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مایوسی گناہ ہے ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

تین منزلہ عمارت کی پیشانی پر ایک پرانا سا بورڈ موجود تھا جس پر افریقن جغرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ کے الفاظ لکھے ہوئے نظر آ رہے تھے لیکن یہ الفاظ کسی زمانے میں تو ضرور شوخ رنگوں میں لکھے گئے ہوں گے لیکن اب تو سرے سے غائب ہو چکے تھے البتہ الفاظ کی ساخت ضرور قائم تھی اور اس ساخت کی بناء پر ہی الفاظ پڑھے بھی جا سکتے تھے ۔ عمران نے کار اس دفتر کے سامنے جا کر روکی اور پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا ۔ اس وقت وہ ایک قدرے ادھیڑ عمر ایکریمی کے روپ میں تھا اس کے جسم پر براؤن رنگ کا قدرے ڈھیلا ڈھالا سا سوٹ تھا ۔ آنکھوں پر سیاہ فریم کی عینک تھی ۔ دوسری طرف سے ٹائیگر بھی کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا ۔ ٹائیگر کے چہرے پر بھی ایکریمی میک اپ تھا لیکن وہ اپنے چہرے مہرے سے کوئی کھلنڈرا سا طالب علم لگتا تھا ۔

www.urdukorner.com

"کار کو لاک کر دو مائی بوائے ۔یہاں مالا گوسی میں سنا ہے سب سے قیمتی چیز ہی کار ہوتی ہے"..... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازے کی طرف مڑ گیا جہاں کھڑا ہوا ایک مقامی دربان عمران کی بات سن کر زیر لب مسکرا رہا تھا۔ اس نے عمران کے قریب پہنچنے پر بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔

"خاصے مہذب لگتے ہو ورنہ یہاں مالا گوسی میں تو تمہارے ہم وطن دوسروں کو دیکھ کر اس طرح دانت نکال دیتے ہیں جیسے بتا رہے ہوں کہ دیکھو ہمارے خوفناک دانت ہم نے ابھی تک آدم خوری نہیں چھوڑی"..... عمران نے دربان کے پاس رک کر کہا اور دربان عمران کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے ارے تم نے بھی بڑی جلدی تہذیب کا لبادہ اتار دیا اور دانت دکھانے لگے ۔بہر حال فکر نہ کرو ہم ایکریمیز کا گوشت انتہائی بے لذت ہوتا ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب کسی زمانے میں مقامی قبائل آدم خوری کرتے ہوں گے لیکن اب ایسا نہیں ہے ۔آپ بے فکر رہیں"..... دربان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔اچھا یعنی کسی زمانے میں ۔واہ یہ کسی زمانہ بھی خوب ہے ۔ہمیں تو یونیورسٹیوں میں یہی پڑھایا جاتا ہے کہ زمانہ بعید یا زمانہ قریب کہلاتا ہے ۔یا زمانہ حال ۔لیکن کسی زمانے کے الفاظ نجانے کون سی یونیورسٹی میں پڑھائے جاتے ہیں کیا تم بتا سکتے ہو"۔ عمران

نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کار لاک کر دی ہے پروفیسر"..... اس سے پہلے کہ وہ دربان کچھ کہتا ٹائیگر نے عمران کے قریب آ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"خواہ مخواہ وقت اور انرجی ضائع کی ہے تم نے مائیکل ۔کیا ضرورت تھی کار کو لاک کرنے کی ۔اس میں کون سے ہیرے جواہرات پڑے تھے ۔بہر حال اب کر دی ہے تو ٹھیک ہے ۔آؤ کہیں وہ مادام آشارے ہمارا انتظار کرتے کرتے چھوہارے میں نہ بدل جائے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا ۔ٹائیگر دربان کو دیکھ کر مسکراتا ہوا عمران کے پیچھے چل پڑا ۔اس نے اس انداز میں دربان کو دیکھا جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کہہ رہا ہو کہ بھائی خیال نہ کرنا پروفیسر صاحب ذہنی طور پر کھسکے ہوئے ہیں ۔

"یہ مادام ٹائپ کی خواتین نجانے اتنے اندرونی کمروں میں کیوں چھپ کر بیٹھتی ہیں کہ آدمی کی ان تک پہنچتے پہنچتے آدھی عمر ہی گزر جاتی ہے"۔ عمران نے طویل راہداری میں سے گزرتے ہوئے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا ۔طویل راہداری کے آخر میں موڑ مڑتے ہی ایک دروازہ آ گیا جس کے باہر بھی ایک مقامی دربان موجود تھا ۔دروازے پر مادام آشارے کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔

"یس سر"..... دربان نے عمران اور ٹائیگر کو دیکھتے ہی چونک

www.urdukorner.com

کر کہا۔

"پروفیسر آسکر اور اس کا شاگرد مائیکل"..... عمران نے باقاعدہ اپنا اور ٹائیگر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر۔ مادام آپ کی منتظر ہیں جناب تشریف لے جایئے"..... دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔

"کاش یہ انتظار اس قدر طویل ثابت نہ ہوتا۔ اس انتظار میں ہی جوانی کسی سٹاپ پر گم ہو گئی ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا مگر دوسرے لمحے وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عینک کے پیچھے سے دفتری میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی خاتون کو دیکھنے لگا جیسے زندگی میں پہلی بار اس نے یہ مخلوق دیکھی ہو۔ وہ خاتون عمران اور اس کے پیچھے اندر داخل ہوتے ہوئے ٹائیگر کو دیکھ کر مسکراتی ہوئی کرسی سے اٹھی اور پھر میز کی سائیڈ سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی ان کی طرف بڑھنے لگی اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"میرا نام آشارے ہے"..... خاتون نے قریب آ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مائیکل میری طرف سے بھی مصافحہ کر لو اس خوبصورت خاتون کے ساتھ۔ ورنہ اگر میں نے مصافحہ کر لیا تو پھر مجھے معانقہ بھی کرنا پڑے گا اور شاگرد کے معانقہ کرتے ہوئے پروفیسر آسکر کو شرم آ جائے

گی اور اسی شرم نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے"..... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام پروفیسر کے ہاتھوں میں الرجی ہے۔ اس لئے یہ کسی سے مصافحہ نہیں کر سکتے۔ آپ ناراض نہ ہوں پلیز"..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا۔ ویسے آپ جیسے معروف اسکالر سے ملاقات کر کے مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے"..... خاتون نے ہاتھ واپس کھینچتے ہوئے چھینپے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ اب معانقے کا مطلب تو نہ سمجھی تھی اس لئے معانقے والی بات اس کے سر سے گزر گئی تھی۔

"اسکالر۔ اوہ نہیں خوبصورت خاتون میرا نام اسکالر نہیں ہے۔ آسکر ہے کاش خوبصورت خواتین کی یادداشت اچھی ہوتی تو میں اب تک کنوارہ نہ پھر رہا ہوتا"..... عمران نے کہا اور آشارے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آہ..... کس قدر خوبصورت اور مترنم ہنسی ہے کاش تم سے ملاقات آج سے چالیس برس پہلے ہو جاتی تو مجھے جغرافیے جیسے خشک مضمون میں سر تو نہ کھپانا پڑتا"..... عمران نے کہا اور آشارے ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"آپ بے حد دلچسپ شخصیت کے مالک ہیں پروفیسر تشریف لایئے"۔ آشارے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شکریہ کسی خوبصورت خاتون کے منہ سے تعریف سن کر مجھ جیسے

www.urdukorner.com

بوڑھے کے جسم میں بھی الیکٹرک کرنٹ سا دوڑ جاتا ہے ۔ نجانے جوانوں کا کیا حال ہوتا ہو گا ۔ کیوں مائیکل تم کچھ روشنی ڈال سکتے ہو اس موضوع پر"..... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر صاحب مادام کی وجہ سے یہاں پہلے ہی اس قدر روشنی ہے کہ مزید روشنی کی گنجائش نہیں رہی"..... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا ۔ واقعی اب گنجائش نہیں رہی"..... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور آشارے بے اختیار ہنس پڑی ۔

"پروفیسر آسکر آپ نے فون پر پوچھا تھا کہ زاراکا جزیرے کے بارے میں ہمارے پاس کیا معلومات ہیں ۔ یہی پوچھا تھا ناں آپ نے"۔ مادام آشارے نے میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا وہ یکلخت سنجیدہ ہو گئی تھی ۔

"ہاں"..... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس وقت تو آپ کو یہی کہا تھا کہ اس بارے میں ہمارے پاس معلومات موجود ہیں اور اسی لئے آپ یہاں تشریف بھی لائے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ کا فون ملنے کے بعد جب میں نے ریکارڈ روم سے اس بارے میں فائل طلب کی تو معلوم ہوا کہ اس بارے میں فائل طویل عرصہ سے گم ہو چکی ہے ۔ اور اب کوئی معلومات موجود نہیں ہے ۔ اس لئے آپ کو خواہ مخواہ یہاں آنے کی تکلیف اٹھانی پڑی"۔ مادام آشارے نے کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس

لیا۔

"کتنا عرصہ ہوا ہے اسے گم ہوئے"..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یہ تو نہیں پوچھا ۔ بہرحال وہ گم ہے اور دستیاب نہیں ہو سکی"۔ مادام آشارے نے جواب دیا۔

"ریکارڈ روم کا انچارج کون ہے"..... عمران نے ایک بار پھر پوچھا۔

"ایک صاحب ہیں ڈسمنڈ لیکن وہ چھٹی پر چلے گئے ہیں ۔ ان کے بھائی کی شادی تھی اور ان کی چھٹی پہلے ہی منظور ہو چکی تھی ۔ ایک ماہ بعد ان کی واپسی ہو گی"۔ مادام آشارے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او ۔ کے پھر اجازت دیں"..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور مادام بھی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی ۔

"آپ کو میری وجہ سے تکلیف ہوئی پروفیسر ۔ آئی ایم سوری"۔ مادام نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں ۔ اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے ۔ ویسے آپ جیسی خوبصورت خاتون سے ملاقات ہو گئی یہی میرے لئے کافی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا مادام آشارے انہیں دروازے تک چھوڑنے آئی اور پھر عمران اور ٹائیگر اس کے دفتر سے باہر آ گئے تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے [illegible] آگے بڑھ رہے تھے ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جب

www.urdukorner.com

کہ عقبی سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔

" دائیں طرف کار موڑ کر روک لو "..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار دائیں طرف کو موڑی اور پھر کچھ آگے جا کر اس نے کار کو سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ عمران دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر آگے فرنٹ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ڈیش بورڈ کھول کر اس کے اندر سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور پھر اس پر موجود ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مادام آشارے کی آواز اس آلے میں سے نکلنے لگی۔ ساتھ ہی ایسی آواز بھی تھی جیسے ٹیپ چل رہا ہو اور تھا بھی ایسا اس آلے میں ڈکٹافون سے پیدا ہونے والی آواز خود بخود ٹیپ ہو جاتی تھی۔

" وہ واقعی پروفیسر تھا بلومر۔ میں نے اس کا اچھی طرح جائزہ لیا ہے اور تم جانتے ہو کہ میری نظریں دھوکہ نہیں کھا سکتیں "..... مادام آشارے کسی بلومر سے بات کر رہی تھی۔

" لیکن کسی ایکریمین پروفیسر کو اچانک اس جزیرے سے کیوں دلچسپی پیدا ہو گئی۔ تم نے مجھے اس کی آمد پر کاشن کیوں نہیں دیا "۔ ایک ہلکی سی آواز سنائی دی لہجہ بے حد کرخت تھا۔

" میرا ارادہ تو یہی تھا لیکن جب میں نے پروفیسر کو دیکھا تو میں سمجھ گئی کہ وہ واقعی ایک سیدھا سادہ معصوم سا پروفیسر ہے بحر ہند میں واقع جزیروں پر ریسرچ کے سلسلے میں یہاں آیا ہوا ہے اس سے تمہیں کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے کاشن [illegible] "

آشارے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے اس فائل کا کیا کیا تم نے "..... بلومر نے پوچھا۔

" فائل میرے پاس موجود ہے۔ اب تم جیسے کہو "..... مادام آشارے نے کہا۔

" تم ایسا کرو اس فائل کو لے کر رات کو میرے کلب آ جاؤ۔ میں اس میں اصل معلومات کی جگہ جعلی معلومات لکھوا دوں گا اور کسی کو اس کی کانوں کان خبر تک نہ ہو گی۔ اس طرح یہ خدشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور یہ فائل ریکارڈ میں بھی موجود رہے گی ورنہ کسی بھی وقت سرکاری طور پر اس کی گمشدگی کی انکوائری کرائی جا سکتی ہے اور پھر مسئلہ خراب ہو جائے گا اور دوسری فائل کو بھی تلاش کرو وہ بھی یقیناً اس کی طرح مل جائے گی "..... بلومر کی آواز سنائی دی۔

" ٹھیک ہے میں فائل لے کر آ جاؤں گی لیکن کس وقت آؤں تمہارے بلومر کلب میں تو غنڈے اور بدمعاش بھرے رہتے ہیں۔ پہلے کی طرح رات کو تمہاری رہائش گاہ پر نہ آ جاؤں "..... مادام آشارے نے کہا۔

" وہاں اس کے مندرجات کو کون تبدیل کرے گا۔ یہ کام کلب میں ہی ہو سکتا ہے۔ تم ایسا کرو ابھی آ جاؤ۔ اس وقت کلب میں رش نہیں ہوتا۔ تم کاؤنٹر پر اپنا نام بتا دینا تمہیں فوراً مجھ تک پہنچا دیا جائے گا اور جب تک تم اور میں لنچ کریں گے اس وقت تک کام بھی مکمل ہو جائے گا اگر کہو تو میں کار اور آدمی بھجوا دوں "..... بلومر نے کہا۔

www.urdukorner.com

"نہیں اس طرح معاملہ خراب ہو جائے گا۔ میں سرکاری کار میں خود پہنچ جاؤں گی۔ تھوڑی دیر بعد لنچ آف ہونا ہے۔ لیکن خیال رکھنا کہ صرف لنچ پر نہ ٹرخا دینا۔ مجھے کچھ رقم بھی چاہیئے"..... مادام آشارے نے کہا۔

"بے فکر رہو بہت کچھ ملے گا تمہیں"..... بلومر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی اور پھر کرسی کھسکنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی قدموں کی آواز ابھری اور پھر مدھم ہوتے ہوئے معدوم ہو گئی عمران نے ایک طویل سانس لے کر آلے پر موجود بٹن آف کیا اور آلے کو واپس ڈیش بورڈ میں رکھ کر اس نے ڈیش بورڈ بند کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ بلومر گردنی کی طرح ہاٹ فیلڈ کا ایجنٹ ہے تب ہی اس فائل کے لئے پریشان ہے"..... عمران نے کہا

"اب آشارے کا کیا کرنا ہے باس۔ کیا فائل یہیں اس سے حاصل نہ کر لی جائے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ سرکاری دفتر ہے یہاں گڑبڑ کا مطلب پولیس کو ہوشیار کرنا ہے۔ اس لئے ہمیں باہر واردات کرنی پڑے گی"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چہرے اور سر پر چڑھا ہوا ماسک اتارنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ ماسک اتار کر اسے ڈیش بورڈ میں منتقل کر چکا تھا۔ ماسک کے ساتھ عینک بھی اس کے چہرے سے اتر چکی تھی اور اب وہ ادھیڑ عمر پروفیسر کی بجائے ایک نوجوان کی صورت میں نظر آنے لگا

گیا تھا۔

"کار کسی ایسی جگہ روک لو جہاں سے مادام آشارے کو ہم دفتر سے نکلتے چیک کر سکیں"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کار سٹارٹ کی اور پھر اسے کچھ آگے لے جا کر اس نے ٹرن دیا اور ایک بار پھر مین روڈ پر آ گیا۔ اب آشارے کے دفتر کی عمارت نظر آنے لگ گئی تھی۔ ٹائیگر کار آگے بڑھا لے گیا اور پھر ایک پارک کے کنارے پر اس نے کار روک دی یہاں سے دفتر کا صدر دروازہ صاف نظر آ رہا تھا۔ پھر واقعی آدھے گھنٹے بعد سائیڈ سے ایک سرخ رنگ کی کار نکل کر صدر دروازے کے سامنے آ کر رکی اور پھر کچھ دیر بعد مادام آشارے صدر دروازے سے باہر آتی دکھائی دی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا دروازے پر موجود دربان نے اسے سلام کیا اور وہ صرف سر ہلاتی ہوئی سیڑھیاں اتر کر سرخ رنگ کی کار تک پہنچ گئی۔ کار کے ساتھ کھڑے باوردی ڈرائیور نے کار کا عقبی دروازہ کھولا لیکن پھر مادام آشارے کی بات سن کر اس نے دروازہ بند کیا اور دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ مادام آشارے نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد کار سٹارٹ ہوئی اور تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگی جدھر عمران کی کار موجود تھی۔ اور پھر خاصی تیز رفتاری کے ساتھ اس نے انہیں کراس کیا اور آگے بڑھی چلی گئی کار میں آشارے اکیلی تھی۔ ٹائیگر نے مناسب فاصلہ دے کر کار آگے بڑھا دی اور پھر ایک سڑک گزرنے کے بعد دور سے ایک چوک نظر آنے لگا

www.urdukorner.com

جس پر باقاعدہ ٹریفک سگنلز لگے ہوئے تھے۔

" میرا اندازہ ہے کہ آشارے کی کار جب چوک پر پہنچے گی تو سگنل سرخ ہو گا اس لئے تم نے کار اس کے ساتھ جا کر روکنی ہے میں اس میں سوار ہو جاؤں گا۔۔ تم پیچھے آجانا"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کی رفتار تیز کر دی اور دونوں کاروں کے درمیان موجود فاصلہ تیزی سے کم ہونا شروع ہو گیا چوک بھی اب نزدیک ہوتا جا رہا تھا اور پھر عمران کا اندازہ درست ثابت ہوا جیسے ہی آشارے کی کار چوک پر پہنچی سگنل سرخ ہو گیا اور آشارے نے کار روک دی۔ اسی لمحے عمران کی کار بھی اس کے پاس جا کر ایک دھچکے سے رکی تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا اور نیچے اتر کر اس نے مادام آشارے کی کار کا عقبی دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر بیٹھ گیا۔

" کیا۔ کیا کون ہو تم "۔ مادام آشارے نے چونک کر مڑتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات تھے۔

" اطمینان سے کار چلاتی رہو ورنہ کھوپڑی میں گولی اتار دوں گا "۔ عمران نے جیب سے ہاتھ نکال کر ریوالور کی جھلک آشارے کو دکھاتے ہوئے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سگنل زرد ہو کر سبز ہو گیا اور ٹائیگر کی کار نے ہارن دینے شروع کر دیئے کیونکہ عمران کے نیچے اترتے ہی اس نے تیزی سے کار بیک کر کے آشارے کی کار کے پیچھے لگا دی تھی۔

" چلو آگے "..... عمران کا لہجہ اور سرد پڑ گیا تو آشارے نے جھٹکے

سے کار آگے بڑھا دی لیکن بیک مرر میں اس کا دہشت زدہ چہرہ صاف نظر آ رہا تھا اور سٹیرنگ پر اس کے ہاتھ بری طرح کانپنے لگ گئے تھے۔

" اطمینان سے کار چلاؤ۔ اگر گھبراہٹ ظاہر کی یا کسی کو اشارہ کرنے کی کوشش کی تو خوبصورت جسم لاش میں تبدیل ہو جائے گا "۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم کون ہو۔ کیا ڈاکو ہو "..... آشارے نے انتہائی گھبراہٹ آمیز لہجے میں ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

" خاموشی سے کار چلاؤ۔ اب اگر زبان سے ایک لفظ بھی نکالا تو گولی مار دوں گا"..... عمران نے کہا اور آشارے ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

" اب کار کو دائیں ہاتھ جانے والی سڑک پر موڑ دو "..... عمران نے کہا اور آشارے نے خاموشی سے کار کو دائیں ہاتھ پر جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔ کچھ دور جانے کے بعد جب کار درختوں کے ایک گھنے جھنڈ کے پاس پہنچی تو عمران نے اسے کار جھنڈ کے اندر لے جانے کے لئے کہا اور چند لمحوں بعد جب کار اندر پہنچ گئی تو عمران نے کار رکوائی اور پھر آشارے کو نیچے اترنے کا حکم دیا۔

" تم۔ تم چاہتے کیا ہو۔ تم جو حکم کرو میں تعمیل کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن مجھے مارو مت "..... آشارے نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اسی دوران ٹائیگر بھی کار لے کر جھنڈ میں پہنچ گیا تھا۔ اس نے کار روکی اور نیچے اتر کر آیا تو آشارے بے اختیار چونک پڑی کیونکہ ٹائیگر

www.urdukorner.com

ابھی تک اسی میک اپ میں تھا جس میں وہ پروفیسر کے سٹوڈنٹ مائیکل کے روپ میں اس سے ملا تھا اور پھر آشارے کی حیرت بھری نظریں عمران کے لباس پر جم گئیں اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم وہی مائیکل ہو۔ اور یہ لباس تو پروفیسر آسکر نے پہن رکھا تھا"..... آشارے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا بریف کیس اٹھا کر اپنی کار میں رکھ لو"..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پاکیشیائی زبان میں کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"مادام آشارے تم ایک ذمہ دار سرکاری آفیسر ہو۔ اس کے باوجود تم نے ایک غنڈے اور بدمعاش مجرم بلومر کے ساتھ ساز باز کر رکھی ہے۔ تمہارے پاس پروفیسر بن کر میں ہی گیا تھا ویسے میرا نام آسکر ہے اور میرے ساتھی کا نام مائیکل ہے اور ہم دونوں کا تعلق اقوام متحدہ کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے جس کا کام ہی تم جیسی عورتوں کو پکڑنا ہے جو تنخواہیں تو اقوام متحدہ سے حاصل کرتی ہیں اور کام غنڈوں اور بدمعاشوں کے لئے کرتی ہیں اور یہ بھی سن لو کہ ہم تمہیں یہیں گولی مار کر ہلاک بھی کر سکتے ہیں۔ بس ہمیں اتنا کرنا پڑے گا کہ ہم تمہارے پرس سے رقم اڑا لیں گے۔ تمہارا لباس پھاڑ دیں گے۔ اس طرح یہ کارروائی کسی لٹیرے اور بدمعاش کی خیال کی جائے گی"۔ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"اوہ اوہ۔ میں۔ میں معافی چاہتی ہوں۔ مجھے معاف کر دو۔ میں لالچ میں اندھی ہو گئی تھی۔ میرا شوہر بیمار ہے اور اسے ایک ہزار ڈالر کی دوا کی اشد ضرورت ہے لیکن مجھے گزشتہ دو ماہ سے تنخواہ نہیں مل رہی کیونکہ میں چھ ماہ کی تنخواہ ایڈوانس لے کر اپنے شوہر کی بیماری پر خرچ کر چکی ہوں اس لئے میں مجبور تھی"..... آشارے نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ اداکاری بند کرو آشارے۔ ہمیں تمہارے حالات کا اچھی طرح علم ہے تم پہلے تھیٹر میں کام کرتی رہی ہو۔ پھر جب تم وہاں ناکام ہو گئیں تو تم نے سروس جوائن کر لی اور تمہارا کوئی شوہر نہیں ہے۔ اور تم یہاں ایک فلیٹ میں اکیلی رہتی ہو۔ بتاؤ بلومر سے تمہارا کیسے رابطہ ہوا۔ بولو"۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں آشارے کی اداکاری کی داد دینے پر مجبور ہو گیا تھا اگر آشارے سے ملنے سے پہلے وہ رالف کی مدد سے آشارے کے بارے میں معلومات حاصل نہ کر چکا ہوتا تو یقیناً اس کی اداکاری سے متاثر ہو جاتا۔

"تم چاہتے کیا ہو۔ کھل کر بات کرو"..... اچانک آشارے نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے پروفیسر آسکر کے روپ میں تم سے فون پر زارا کا اور بلیک آئی لینڈ کی فائل دیکھنے کی بات کی تھی اور تم نے ہمیں بلوا لیا تھا اور فون کرنے کے بعد ہم زیادہ سے زیادہ بیس منٹ بعد تم تک پہنچ گئے تھے لیکن تم نے فائل کی گمشدگی کا بہانہ کر دیا اور پھر ہمارے

www.urdukorner.com

جانے کے بعد تم نے فون پر بلومر سے بات کی اور اب تم وہ فائل لے کر بلومر کلب جا رہی تھیں تاکہ بلومر اس میں سے اصل کاغذات نکال کر اس کی جگہ جعلی معلومات پر مبنی کاغذات لگا دے اور تم نے اس سے رقم کی بات بھی کی تھی ۔ تمہاری تمام گفتگو ہمارے پاس ٹیپ شدہ موجود ہے ۔ بتاؤ تم نے اس سے کیوں اور کیسے رابطہ کیا تھا"۔ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"تمہارا فون ملنے کے بعد اس کا فون آیا تھا ۔ اس نے کہا تھا کہ پروفیسر اور اس کا ساتھی آئے تو میں اسے فون کر کے اشارہ کر دوں تاکہ وہ تم دونوں کو ہلاک کر دے ۔ اس کے لئے اس نے مجھے پانچ سو ڈالر رقم دینے کی آفر کی تھی لیکن میں نے تمہیں واقعی ایک سیدھا سادہ پروفیسر سمجھا اور اسے کاشن نہ دیا ۔ ورنہ اب تک تم قبروں میں پہنچ چکے ہوتے"..... آشارے نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔ ٹائیگر اس دوران واپس آ چکا تھا۔

"مادام آشارے نے ہم پر احسان کیا ہے مائیکل اس لئے اسے آسان موت مرنا چاہیئے ۔ ورنہ میں تو اسے انتہائی عبرتناک موت مارنے کا فیصلہ کر چکا تھا"..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اوہ نہیں ۔ مجھے مت مارو میں بے قصور ہوں"۔ آشارے نے یکلخت انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ چیختی ہوئی اچھل کر پہلے کار سے ٹکرائی اور پھر نیچے گر پڑی ۔ ٹائیگر نے عمران کا اشارہ ملتے ہی اس پر چھلانگ لگا دی تھی اور پھر

جیسے ہی آشارے نیچے گری ، ٹائیگر کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی آشارے ایک اور چیخ مار کر چند لمحوں کے لئے تڑپی اور پھر ساکت ہو گئی۔

"کار کی ڈگی میں رسی کا بنڈل موجود ہے ۔ اسے درخت کے تنے کے ساتھ اچھی طرح باندھ دو"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر خاموشی سے مڑا اور واپس اپنی کار کی طرف بڑھا ۔ تھوڑی دیر بعد آشارے کا جسم ایک درخت کے تنے سے جکڑا جا چکا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے دبا کر بند کر دیئے ۔ چند لمحوں بعد ہی آشارے کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا ۔ عمران نے ریوالور جیب میں رکھا اور پھر اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر وہ آشارے کے قریب آ کر رک گیا ۔ اسی لمحے آشارے کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے تڑپ کر آگے بڑھنا چاہا لیکن جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی لیکن اس کے چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تم یہ خنجر دیکھ رہی ہو آشارے ۔ اب اگر تم نے غلط بیانی کی تو ایک لمحے میں اس کی نوک سے تمہاری آنکھ نکال دوں گا اور اس طرح جب تمہاری دونوں آنکھیں نکل جائیں گی ۔ دونوں ٹانگوں کی ہڈیاں توڑ دی جائیں گی ۔ دونوں بازو کاٹ دیئے جائیں گے اور پھر تمہارا خون سے لتھڑا جسم کسی چوراہے پر پھینک دیا جائے گا ۔ پھر تمہیں

www.urdukorner.com

احساس ہو گا کہ اداکاری اور غلط بیانی کسے کہتے ہیں۔ آخری بار پوچھ رہا ہوں اس سوال کا صحیح جواب دو کہ بلومر کو کیسے ہماری آمد کا پتہ چلا"۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کی نوک آشارے کی دائیں آنکھ کے نیچے رکھ دی۔

"بب بب بتاتی ہوں۔ سب کچھ بتاتی ہوں۔ اسے ہٹا لو۔ فار گاڈ سیک اسے ہٹا لو"..... آشارے نے انتہائی دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"بولو ورنہ"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی خنجر کی نوک پر ذرا سا دباؤ ڈالا تو خون کی لکیر سی بہہ نکلی اور آشارے کے چہرے پر خوف کے ساتھ ساتھ شدید تکلیف کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"بولو سب بتا دو"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بلومر میرا پرانا فرینڈ ہے۔ اس نے مجھے اس دفتر میں لگوایا تھا۔ اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ مجھے یہاں سروس کئے ابھی صرف ایک ہفتہ ہوا ہے۔ بلومر نے مجھے یہاں اس لئے لگوایا تھا کہ میں یہاں کے ریکارڈ روم میں جو انبار کی صورت میں پڑا ہوا تھا۔ اس میں سے زارا کا جزیرے اور بلیک آئی لینڈ کے بارے میں فائلیں تلاش کروں اور اگر ایسی فائلیں ہوں تو میں انہیں وہاں سے نکال کر اسے دے دوں۔ میں نے کوششیں شروع کر دیں لیکن ایسی کوئی فائل یہاں موجود نہیں تھی۔ مجھے شک پڑا کہ ریکارڈ انچارج ڈسمنڈ جو کہ ایک بوڑھا آدمی تھا وہ کچھ چھپا رہا ہے۔ میں نے اسے شیشے میں اتارا۔ میں نے کئی [illegible]

بوڑھے کے ساتھ گزاریں۔ تب جا کر وہ کھلا اور اس نے بتایا کہ یہ دونوں فائلیں اس نے ایک بین الاقوامی تنظیم کے ہاتھ فروخت کر دی تھیں۔ اس لئے یہ ریکارڈ میں موجود نہیں ہیں۔ میں نے اسے بتایا کہ اگر یہ فائلیں نہ ملیں تو میری نوکری چلی جائے گی اور میں پھر اس کے ساتھ مستقل نہ رہ سکوں گی تو اس نے مجھے بتایا کہ اس نے دونوں فائلوں کی ایک ایک اضافی کاپی چھپا کر رکھی ہوئی ہے تاکہ اگر موقع ملے تو اس تنظیم کو بلیک میل کر کے مزید رقم اینٹھی جا سکے۔ میں نے اسے بہلا پھسلا کر اس سے دونوں کاپیاں حاصل کر لیں اور پھر ڈسمنڈ کو میں نے بلومر کے آدمیوں کے ذریعے ہلاک کرا دیا اور یہ مشہور کر دیا کہ وہ طویل رخصت لے کر ایکریمیا چلا گیا ہے۔ یہ کل رات کا واقعہ ہے۔ آج میں نے دفتر آ کر ان کاپیوں کی مدد سے باقاعدہ فائلیں تیار کرائیں تاکہ بلومر سے ڈسمنڈ کی طرح بھاری رقم بھی اینٹھی جا سکے۔ اور پھر میں نے بلومر سے بھاری رقم اینٹھنے کے لئے فون کرنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ تمہارا فون آ گیا اور تم نے زارا کا جزیرے والی فائل دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو میرے ذہن میں ایک اور خیال آ گیا کہ کیوں نہ اس فائل کی ایک کاپی تمہیں دے کر تم سے بھی بھاری رقم اینٹھی جائے۔ چنانچہ میں نے تمہیں بلا لیا۔ اسی لمحے بلومر کا فون آ گیا وہ فائل کے متعلق ہی پوچھ رہا تھا۔ میں نے اسے تمہارے متعلق بتایا تو اس نے مجھے کہا کہ جیسے ہی پروفیسر آئے وہ اسے کاشن دے دے۔ عمارت کے [illegible] وہیں۔ وہ تمہیں ہلاک کر دیں گے۔ لیکن جب

www.urdukorner.com

تم آئے تو مجھے تم سے مل کر بے حد مایوسی ہوئی تم تو سیدھے سادے پروفیسر تھے جس سے کوئی رقم ملنے کی سرے سے توقع ہی نہ تھی۔ چنانچہ میں نے فائل گم ہونے کا بہانہ کر کے تمہیں واپس بھجوا دیا۔ پھر میں نے بلومر کو فون کیا اور تمہارے متعلق بتایا کہ تم سیدھے سادے آدمی ہو۔ اس نے مجھے فوری طور پر بلا لیا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ کنجوس آدمی ہے اس لئے میں نے اس سے رقم کی بات بھی کی تھی چنانچہ میں فائل لے کر چل پڑی کہ راستے میں تم نے مجھے گھیر لیا"..... آشارے نے جلدی جلدی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"دوسری فائل کہاں ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"وہ وہ میری رہائش گاہ پر ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ بلومر کو پہلے ایک فائل دوں گی پھر دوسری۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ رقم اس سے حاصل کی جا سکے"..... آشارے نے جواب دیا۔

"دوسری فائل تمہاری رہائش گاہ میں کس جگہ موجود ہے"۔ عمران نے خنجر کی نوک کو اور دباتے ہوئے کہا تو آشارے کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں۔

"بولو ورنہ ایک لمحے میں آنکھ نکال دوں گا"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ اس بریف کیس میں ہے۔ اس کے خفیہ خانے ہیں میرے بریف کیس میں"..... آشارے نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ تو تم اب بھی غلط بیانی سے باز نہیں آئی تھیں۔ مائیکل جا کر وہ بریف کیس یہاں لے آؤ"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پھر ٹائیگر سے مخاطب ہو گیا۔ اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا مڑ کر تیزی سے باہر کی طرف چل پڑا۔ عمران نے خنجر ہٹا لیا تھا۔ آشارے اب سسکیاں لے کر رو رہی تھی۔

"مجھے معاف کر دو۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک مجھے معاف کر دو"۔ آشارے نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر واپس آیا۔ اس کے ہاتھ میں مادام آشارے والا بریف کیس تھا۔

"اسے کھولو اور دونوں فائلیں باہر نکالو"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے بریف کیس کھولا۔ ایک فائل تو اوپر ہی موجود تھی لیکن اس کے علاوہ بریف کیس میں اور کچھ نہ تھا لیکن آشارے نے عمران کے پوچھنے سے پہلے اس خفیہ خانے کے متعلق بتا دیا اور چند لمحوں بعد دوسری فائل بھی برآمد ہو گئی۔ عمران نے ٹائیگر کے ہاتھ سے فائلیں لیں اور انہیں کھول کر دیکھنے لگا۔ فائلوں میں صرف چار پانچ کاغذ ہی تھے۔ عمران غور سے انہیں پڑھتا رہا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس نے دونوں فائلیں پڑھ لیں اور پھر فائلیں بند کر کے اس نے ٹائیگر کے حوالے کر دیں۔

"انہیں پہلے کی طرح دوبارہ بریف کیس میں رکھ دو اور بریف کیس واپس مادام آشارے کی کار میں رکھ دو"۔ عمران نے ٹائیگر سے

www.urdukorner.com

کہا اور ٹائیگر نے فائلیں بریف کیس میں رکھیں اور بریف کیس اٹھا کر وہ مادام آشارے کی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"سنو میں چاہوں تو ایک لمحے میں تمہاری گردن کٹ سکتی ہے لیکن تم نوجوان ہو اور تم نے ہمارے متعلق بلومر کو کاشن نہ دے کر ایک اچھا کام کیا تھا۔ اس لئے میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔ تم اپنی کار میں بیٹھو اور بلومر کے پاس چلی جاؤ۔ آنکھ کے نیچے اس زخم کے بارے میں کوئی بھی بہانا بنا دیا۔ لیکن تم نے ہمارے متعلق اسے کچھ نہیں بتانا۔ اگر تم نے ہمارے متعلق منہ سے بھاپ بھی نکالی تو تمہارا انجام عبرت ناک ہو گا۔ میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ تمہارے جسم میں ہم نے ایک ایسا آلہ لگا دیا ہے جو تمہاری حرکات و سکنات کے ساتھ ساتھ تمہاری گفتگو بھی ہم تک پہنچاتا رہے گا۔ اس آلے کی مدد سے ہم نے تمہاری بلومر کے ساتھ فون پر ہونے والی گفتگو طویل فاصلے سے ریکارڈ کر لی تھی۔ اس لئے جیسے ہی تم اسے ہمارے متعلق بتاؤ گی ہمیں اس کا علم ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد تمہارا کیا حشر ہو گا۔ اس کا اندازہ تم خود آسانی سے کر سکتی ہو"..... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ بالکل کچھ نہیں کہوں گی۔ بالکل کچھ نہیں کہوں گی"۔ آشارے نے کہا۔

"اگر کچھ کہو گی تو اپنا ہی نقصان کرو گی ہمارا تو کچھ نہیں بگڑے گا۔ تمہارا بریف کیس فائلوں سمیت تمہاری کار میں موجود ہے تم بلومر کے ساتھ ان کے متعلق جو سودا چاہے کرتی رہو ہمیں اس سے کوئی

مطلب نہیں ہے"..... عمران نے کہا اور خنجر کی مدد سے اس نے اس کے جسم کے گرد موجود رسی کاٹ دی۔

"شکریہ۔ میں تمہارا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھوں گی"۔ آشارے نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جاؤ اب روانہ ہو جاؤ"..... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور آشارے جلدی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اس طرح مڑ کر عمران اور ٹائیگر کو دیکھ رہی تھی جیسے اسے خطرہ ہو کہ کہیں اسے عقب سے گولی نہ مار دی جائے لیکن جب وہ کار میں بیٹھ گئی تو اس کے خوفزدہ چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"جو کچھ میں نے کہا ہے اس کا خیال رکھنا"..... عمران نے کہا اور آشارے نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے کار چلاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

"یہ رسی سمیٹ لو اور اب ہم بھی چلیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس آپ نے فائلیں بھی واپس کر دیں اور آشارے کو بھی جانے دیا"..... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے میں نے ایسا کیوں کیا ہے"۔ عمران نے کار کا سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا اس نے رسی کا گچھا عقبی سیٹ پر پھینک دیا تھا۔

"میرا تو خیال ہے باس کہ فائلیں جعلی تھیں اس لئے آپ نے ایسا

www.urdukorner.com

کیا ہے "..... ٹائیگر نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

" نہیں فائلیں اصل تھیں اور ان میں دونوں جریروں کے متعلق انتہائی بنیادی اور حقیقی معلومات موجود تھیں۔ جو ہمیں ویسے کہیں سے بھی نہ مل سکتیں "..... عمران نے جواب دیا۔

" پھر یقیناً آپ کو آشارے پر رحم آگیا ہے "..... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہمارے پیشے میں غیر ضروری رحم اپنے آپ پر ظلم کے مترادف ہوتا ہے "..... عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" پھر باس آپ ہی بتائیں میری تو سمجھ میں اور کوئی وجہ نہیں آرہی " ٹائیگر نے آخر کار ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

" ذرا ذہن پر زور بھی ڈالا کرو۔ اچھا سیکرٹ ایجنٹ وہی ہوتا ہے جو سچوئیشن کو صرف جذبات سے نہیں بلکہ ذہن سے ڈیل کر سکے۔ تم نے آشارے کی بات سنی تھی کہ دونوں فائلیں ڈسمنڈ سے کسی بین الاقوامی تنظیم نے خریدی تھیں تاکہ ان جریروں کے متعلق بنیادی معلومات حاصل نہ ہو سکیں لیکن پھر اچانک بلومر نے ان فائلوں کی تلاش شروع کرا دی تو اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں فائلیں لارڈ نامیری کے پاس پہنچی ہوں گی اور اس نے انہیں ضائع کر دیا ہو گا لیکن کرنل ڈارسن اور یوشی کو اس کا علم نہ ہو گا اب جب کہ اسے جمی کی ہلاکت کے اطلاع ملی ہو گی اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ

گردنی اور اس کے گروپ کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور یہ سارا چکر اسی " روز میری " لانچ کی وجہ سے چلا ہے تو کرنل ڈارسن لازماً سمجھ گیا ہو گا کہ یہ ساری کارروائی ہم نے کی ہے اور انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم اس ہیلی کاپٹر کے تباہ ہونے سے مرے نہیں ہیں بلکہ بچ گئے ہیں اور چونکہ جمی کو ان جریروں کے متعلق معلوم ہو گا اور جمی کی لاش انہیں جس حالت میں ملی ہو گی اس سے وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ ہم نے جمی سے یا اس جیکب سے ان جریروں کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ ان جریروں کے متعلق کسی نقشے یا اٹلس میں کوئی اشارہ تک موجود نہیں ہے لیکن ظاہر ہے اقوام متحدہ کے تحت تو لازماً ان کی نشاندہی کی گئی ہو گی۔ لارڈ نامیری نے نجانے کتنی رقم خرچ کر کے انہیں نقشوں سے غائب کرایا ہو گا اب کرنل ڈارسن کو یقین ہو گا کہ ہم لازماً ان جریروں پر ریڈ کریں گے اور ان کے متعلق بنیادی معلومات ہمیں اقوام متحدہ کے اس دفتر سے ہی مل سکیں گی چنانچہ اس نے بلومر کے ذمے یہ بات لگائی ہو گی کہ یہ دونوں فائلیں اس دفتر سے ہٹا دی جائیں تاکہ ہمیں ان کے متعلق بنیادی معلومات نہ مل سکیں اور یہ بات درست ہے کہ ان بنیادی معلومات کے بغیر وہاں جانا خودکشی کرنے کے مترادف ہے اب آگے کہانی تم سمجھ گئے ہو گے کہ بلومر یہ کام مادام آشارے کے ذریعے کرا رہا ہے۔ اب اگر میں آشارے کو ہلاک کرا دیتا اور فائلیں غائب ہو جائیں تو لازماً بلومر اور اس کے ذریعے کرنل ڈارسن یہ سمجھ جاتا کہ یہ ہمارا کام ہے اور ہم نے ان جریروں کے متعلق

www.urdukorner.com

بنیادی معلومات حاصل کر لی ہیں اس طرح وہ اور زیادہ محتاط اور چوکنے ہو جاتے لیکن اب جب فائلیں ان کو مل جائیں گی تو وہ مطمئن ہو جائیں گے اور ہمیں وہاں ریڈ کرنے میں قدرے آسانی ہو جائے گی اس لئے میں نے آشارے کو فائلوں سمیت واپس بھیج دیا ہے "..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہیں باس۔ لیکن معلومات تو پھر بھی نہ ملیں "..... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ میرے ذہن میں محفوظ ہیں۔ سات آٹھ صفحوں میں درج ضروری معلومات اتنی جلدی میرے ذہن سے غائب نہیں ہو سکتیں۔ اب رہائش گاہ پر جا کر میں ضروری نوٹس تحریر کر لوں گا اور پھر ان معلومات کے مطابق ہم ان جزیروں پر جانے کی باقاعدہ تیاری کریں گے"۔ عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کرنل ڈارسن ہمیں واپس مالا گوسی جانا چاہیے۔ عمران زندہ ہے اور تم یہاں فضول وقت گزار رہے ہو "..... یوشی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یوشی ڈیئر ہمیں عمران کے معاملے میں ٹھنڈے ذہن سے کام کرنا ہو گا۔ جذباتیت کا نتیجہ ہمارے خلاف ہی نکلے گا اور نتیجہ یہ ہو گا کہ ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری دونوں ہی تباہ ہو جائیں گے۔ وہ انتہائی خوفناک حد تک ذہین اور شاطر ہے۔ تم نے دیکھا کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہونے کے باوجود نہ صرف وہ زندہ رہا بلکہ وہ جی تک بھی پہنچ گیا اور اس نے ان دونوں جزیروں کے متعلق بھی معلومات حاصل کر لیں اور اس وقت ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کو اس کے ہاتھوں سے بچانا ہے اور یہ جگہ ہمارے لئے انتہائی محفوظ بھی ہے۔ وہ لازماً یہاں آئے گا۔ اس لئے اگر ہم وہاں چلے گئے تو پھر یہ دونوں جگہیں

www.urdukorner.com

اس کے لئے خالی ہو جائیں گی اور یہاں رہنے والوں میں اتنی ذہانت نہیں ہے کہ اس جیسے آدمی کا مقابلہ کر سکیں"..... کرنل ڈارسن نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں یوشی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ڈارسن لیکن جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے ویسے میرا دل بے چین ہوتا جا رہا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ خود اس عمران کی گردن اپنے دانتوں سے بھنبھوڑ ڈالوں"..... یوشی نے کہا۔

"تمہیں اس کا موقع ضرور ملے گا لیکن لارڈ کی ساری محنت ضائع مت کرو اور پھر جیسے ہی لیبارٹری میں تیار ہونے والا خصوصی ہتھیار مکمل ہو گا اس کے بعد اس پوری دنیا کی ملکہ بھی تو تم نے ہی بننا ہے۔ پھر ایک عمران کیا لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کی گردنیں تمہارے دانتوں کی زد میں ہوں گی"..... کرنل ڈارسن نے جواب دیا اور یوشی کا چہرہ اندرونی مسرت سے بے اختیار جگمگا اٹھا۔

"ہاں تم نے ٹھیک کہا ہے۔ واقعی مجھے ڈیڈی کے اس عظیم مقصد کو سامنے رکھنا ہو گا۔ او۔کے ٹھیک ہے۔ اب میں نارمل ہوں۔ لیکن تم نے اب تک کیا کارروائی کی ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ آج ایک ہفتہ ہو گیا ہے جمی کو ہلاک ہوئے"..... یوشی نے کہا۔

"میں نے اس دوران ایک بنیادی کام کر لیا ہے۔ مالا گوسی میں اقوام متحدہ کا ایک ایسا دفتر موجود ہے جس میں افریقہ کے جغرافیائی نقشے موجود ہیں۔ ان میں ان دو جزیروں کے متعلق بھی فائلیں موجود تھیں۔ مجھے خطرہ تھا کہ اگر یہ فائلیں عمران کے ہاتھ لگ گئیں تو اسے

یہاں تک پہنچنے میں کافی آسانی ہو جائے گی اس لئے میں نے بلومر سے کہہ کر وہ فائلیں اس دفتر سے اٹھوالیں اور پھر انہیں ضائع کرا دیا ہے۔ اس طرح عمران کو اب ان جزیروں کے متعلق بنیادی معلومات حاصل نہ ہو سکیں گی اس کے علاوہ بلومر اور اس کا پورا گروپ مالا گوسی میں نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر رہا ہے بلکہ وہ لوگ ایسی جگہوں کی بھی نگرانی کر رہے ہیں جہاں سے عمران ہیلی کاپٹر یا آبدوز حاصل کر سکے یا کسی خصوصی لانچ میں یہاں آسکے جیسے ہی اس بارے میں اطلاع ملی ہم خصوصی لائن آن کر دیں گے اور پھر ان جزیروں کے گرد تقریباً پچاس کلو میٹر تک کا علاقہ ہماری نگرانی میں آ جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ ایکس ڈی آر کو بھی استعمال کیا جا سکے گا اس طرح عمران چاہے سمندر کے راستے آئے یا فضائی راستے سے، اسے یہاں سے انتہائی آسانی سے ہٹ کیا جا سکے گا"..... کرنل ڈارسن نے جواب دیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں زاراکا میں بیٹھے اس کا انتظار کرتے رہیں اور وہ لیبارٹری پہنچ جائے"..... یوشی نے کہا۔

"نہیں یوشی ایسا ہونا ناممکن ہے۔ بلیک آئی لینڈ اس پوری دنیا میں واحد ایسا جزیرہ ہے جس کے گرد بیس کلو میٹر تک سمندر کی تہہ سے سطح اور پھر سطح سے بھی کافی بلندی تک مسلسل اور انتہائی ہولناک طوفان برپا رہتا ہے۔ کوئی لانچ۔ کوئی آبدوز کوئی بحری جہاز اس طوفان سے نہیں گزر سکتا۔ یہ اس قدر خوفناک طوفان ہے کہ

www.urdukorner.com

ایک لمحے میں آبدوز تک کے پرخچے اڑا دیتا ہے اور اس جزیرے کی اس صفت کے پیش نظر لارڈ نے یہاں لیبارٹری قائم کی ہے ۔ اس تک پہنچنے کے لئے لارڈ نے انتہائی زر کثیر خرچ کر کے ایک مخصوص لچک دار سمندری ٹنل تیار کرائی ہے اس ٹنل کا کنٹرول زاراکا میں ہے جب بھی وہاں کسی کو جانا ہوتا ہے تو یہاں سے ٹنل کھول دی جاتی ہے اور ٹنل بلیک آئی لینڈ تک پہنچ جاتی ہے چونکہ یہ لچک دار ہے اور ایسی خصوصی دھات سے بنائی گئی ہے جو اس طوفان سے ٹوٹ نہیں سکتی ۔ اس لئے یہ ٹنل محفوظ رہتی ہے ۔ اس میں خصوصی شٹل چلتی ہے اس کے ذریعے وہاں تک آمدورفت رہتی ہے ۔ اس لئے بلیک آئی لینڈ تک جانے کا راستہ صرف زاراکا سے ہی ممکن ہے عمران چاہے کچھ ہی کیوں نہ کرے وہ براہ راست وہاں نہیں پہنچ سکتا "..... کرنل ڈارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور اگر وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں پہنچ جائے تو ہیلی کاپٹر کو تو سمندری طوفان کچھ نہیں کہہ سکتے "..... یوشی نے کہا۔

" مادام جب لیبارٹری تیار ہو گئی اور وہاں ساری مشینری سیٹ ہو گئی تو لارڈ نے زر کثیر خرچ کر کے اس جزیرے کے اوپر موجود تقریباً ہر درخت میں ایسی مشینری فٹ کرا دی ہے کہ اب اس جزیرے سے بیس کلو میٹر دور اوپر آسمان تک ایسی ریز کا احاطہ ہے کہ کوئی ہیلی کاپٹر کوئی جہاز اس دائرے میں داخل ہوتے ہی مکمل طور پر جل کر راکھ ہو جاتا ہے اب تک نجانے کتنے جہازوں کے ساتھ ایسا ہو چکا ہے اس لئے

اس بارے میں تم بے فکر رہو "..... کرنل ڈارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور یوشی کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے ۔

" گڈ واقعی ڈیڈی نے اس پروجیکٹ پر بے حد محنت کی ہے ۔ کاش وہ زندہ رہتے اور اسے مکمل ہوتا بھی دیکھ سکتے "..... یوشی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اگر یہ پروجیکٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں بچ گیا تو پھر یہ یقیناً مکمل بھی ہو جائے گا اور تمہارے ڈیڈی کی روح کو بھی سکون مل جائے گا لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر نہ صرف یہ کہ ہم سب مارے جائیں گے بلکہ لارڈ کی روح بھی قیامت تک بے سکون رہے گی اور اس کے ساتھ ہی ان لاکھوں یہودیوں کا سرمایہ بھی ڈوب جائے گا جنہوں نے مسلمانوں کے اجتماعی خاتمے کے لئے اس پروجیکٹ کو فنانس کیا ہے ۔ اور پھر اسرائیل کی عظیم سلطنت کے قیام کا خواب بھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا اس لئے ہمیں جذبات کی بجائے ذہن سے کام لینا چاہئے "..... کرنل ڈارسن نے جواب دیا اور یوشی نے اس انداز میں اپنا سر ہلایا جیسے بات اب پوری طرح سمجھ میں آ گئی ہو ۔

" اب تم بے فکر رہو کرنل ڈارسن ۔ اب میں پوری طرح سمجھ گئی ہوں ۔ اور سنو آج سے تم ہی اس پراجیکٹ کے چیئرمین ہو ۔ میں تمہاری اسسٹنٹ رہوں گی ۔ میری طرف سے اجازت ہے کہ تم جس طرح چاہو کام کرو "..... یوشی نے کہا۔

www.urdukorner.com

"شکریہ یوشی ۔ تمہارے اس ایثار نے مجھے بے حد حوصلہ دیا ہے لیکن اس کے لئے باقاعدہ آرڈر ہونے چاہئیں تاکہ دونوں جزیروں میں موجود افراد میرے احکامات کی بلاچوں چرا تعمیل کر سکیں "۔ کرنل ڈارسن نے کہا۔

"میں ابھی آرڈر کر دیتی ہوں "..... یوشی نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس پرسنل سیکرٹری ٹو چیئرمین "..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریگا میں یوشی بول رہی ہوں ۔ میری طرف سے ایک آرڈر ٹائپ کرو کہ میں چیئرمین کے عہدے سے کرنل ڈارسن کے حق میں دستبردار ہو گئی ہوں اور آج سے کرنل ڈارسن ہی ہاٹ فیلڈ کا چیئرمین ہو گا۔ سمجھ گئی ہو "..... یوشی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام "..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ابھی ٹائپ کر کے لے آؤ میں کرنل ڈارسن کے آفس میں موجود ہوں "..... یوشی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا تم یہاں اکیلے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرو گے "..... یوشی نے رسیور رکھ کر کرنل ڈارسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تو صرف احکامات دوں گا یہاں ریڈ گروپ موجود ہے ان کی تعداد گو صرف دس ہے لیکن وہ انتہائی منجھے ہوئے ایجنٹ ہیں ۔ اس

جزیرے کے گرد دور تک بہترین سائنسی انتظامات موجود ہیں ۔ سائنسی ریز کا نظام بھی موجود ہے اس لئے عمران اور اس کے ساتھی کچھ بھی کر لیں یہاں تک کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے "..... کرنل ڈارسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور یوشی نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دفتر کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی ہاتھ میں فائل اٹھائے اندر داخل ہوئی یہ چیئرمین کی پرسنل سیکرٹری ریگا تھی جو پہلے زاراکا میں لارڈ کی پرسنل سیکرٹری تھی اور اب یوشی کی بن گئی تھی۔

"لے آئی ہو "..... یوشی نے پوچھا۔

"یس مادام "..... ریگا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں فائل کھول کر اس میں موجود وہ کاغذ یوشی کے سامنے رکھ دیا۔ یوشی کاغذ پر ٹائپ شدہ تحریر پڑھتی رہی اور پھر اس نے ریگا سے قلم لے کر اس کے نیچے دستخط کر دیئے۔

"اسے ہیڈ کوارٹر۔ لیبارٹری اور پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہاٹ فیلڈ کی تمام ذیلی تنظیموں تک پہنچا دو "..... یوشی نے کہا۔

"یس مادام "..... ریگا نے کہا اور فائل بند کر کے وہ تیزی سے واپس چلی گئی۔

"مبارک ہو کرنل ڈارسن اب تم ہاٹ فیلڈ کے چیئرمین ہو "۔ یوشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ یوشی میں تمہارے اعتماد پر ضرور پورا اتروں گا "۔ کرنل

www.urdukorner.com

ڈارسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہوا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈارسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس کرنل ڈارسن بول رہا ہوں"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"مالا گوسی سے آپ کے لئے سپیشل کال ہے جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا لنک کر دو"..... کرنل ڈارسن نے چونک کر کہا۔

"ہیلو بلومر بول رہا ہوں چیف اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو"..... کرنل ڈارسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا چونکہ سپیشل ٹرانسمیٹر کا لنک فون سے کر دیا گیا تھا اس لئے کرنل ڈارسن کو اب اوور کہنے کی ضرورت نہ تھی۔

"چیف عمران اور اس کے ساتھیوں کا کہیں پتہ نہیں چل رہا۔ البتہ ایک رپورٹ ایسی ملی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مالا گوسی کے پولیس چیف کے خصوصی ہیلی کاپٹر میں موزنبیق واپس چلے گئے ہیں"۔ دوسری طرف سے بلومر نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے تفصیل بتاؤ"..... کرنل ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"پولیس چیف ایک سرکاری دورے پر موزنبیق گئے ہیں اور سپیشل ایئرپورٹ پر موجود میرے آدمی نے بتایا ہے کہ پولیس چیف

کے ساتھ کار میں چار ایکریمین بھی تھے۔ جن میں سے دو عام قد کے تھے اور دو دیو ہیکل قد و قامت کے تھے مجھے رپورٹ اس وقت ملی جب ہیلی کاپٹر موزنبیق پہنچ چکا تھا ورنہ میں پولیس چیف سمیت اس ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے سے بھی دریغ نہ کرتا۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ اسی لئے دستیاب نہ ہو رہے تھے کہ یہ پولیس چیف کی رہائش گاہ میں چھپے رہے ہوں گے"۔ بلومر نے جواب دیتے ہوئے کہا

"قد و قامت کے لحاظ سے تو یہی لگتے ہیں۔ بہرحال جب پولیس چیف واپس آئے تو تم نے اس سے ساری بات اگلوانی ہے اور سنو اس کے باوجود تم نے اور تمہارے آدمیوں نے ہر طرح سے محتاط رہنا ہے کیونکہ یہ عمران انتہائی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے یہ ایسے ڈرامے اسٹیج کرتا رہتا ہے تاکہ ہم اس کی طرف سے مطمئن ہو جائیں اور وہ اپنا کام کر سکے۔ سمجھ گئے ہو"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف میں پوری طرح محتاط رہوں گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈارسن نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

www.urdukorner.com

موزنبیق کے دارالحکومت مارکس کی ایک شاہراہ پر سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے مضافات کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی کار میں اس وقت عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے ۔ البتہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی نوجوان سمبورا موجود تھا ۔ وہ خاصے مضبوط جسم کا مالک تھا ۔ لیکن اس وقت وہ اصل چہرے میں نہ تھا بلکہ عمران نے روانگی سے پہلے خود اس کے چہرے پر میک اپ کر دیا تھا لیکن میک اپ کے باوجود وہ مقامی ہی تھا ۔ البتہ اس کی آنکھوں میں موجود چمک بتا رہی تھی کہ وہ خاصا ذہین نوجوان ہے ۔ عمران رالف کی مدد سے پولیس چیف کے خصوصی ہیلی کاپٹر پر مالا گوسی سے موزنبیق پہنچ گیا تھا کیونکہ رالف کے مطابق موزنبیق کے نواح میں ایک ایسا آدمی رہتا تھا جو لارڈ نامیری کا ذاتی دوست تھا اور پیشے کے لحاظ سے انجنیئر تھا اور طویل عرصے تک ان جزیروں پر رہنے کے بعد اب چار پانچ سال

سے مستقل طور پر موزنبیق میں رہائش پذیر ہو گیا تھا اس کا نام ایڈورڈ تھا ۔ ایڈورڈ کا والد پیکر یورپی باشندہ تھا لیکن وہ طویل عرصے سے موزنبیق میں رہ رہا تھا کیونکہ وہ یہاں لکڑی کا بہت بڑا تاجر تھا ۔ ایڈورڈ کو البتہ اس نے یورپ کی یونیورسٹیوں میں سول انجنیئرنگ کی تعلیم دلائی تھی لیکن پھر والد کی اچانک وفات پر ایڈورڈ نے موزنبیق میں اپنے والد کے کاروبار کو سنبھال لیا تھا اور ساتھ ہی اس نے یہاں سول انجنیئرنگ کی ایک کافی بڑی فرم بھی بنائی تھی جس کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں تھا ۔ ایڈورڈ نے البتہ شادی ایک مقامی لڑکی سے کی تھی اور اس کی دوستی لارڈ نامیری سے تھی اور جب لارڈ نامیری نے یہ دونوں جزیرے حکومت مالا گوسی سے خرید لئے تو وہ لارڈ کے ساتھ طویل عرصے تک ان جزیروں میں رہا تھا اور پھر واپس آ گیا تھا رالف نے یہ معلومات حاصل کرنے کے بعد جب اس کی تفصیل عمران کو بتائی تو عمران نے فوراً ایڈورڈ سے ملنے کا فیصلہ کر لیا تھا ویسے بھی اسے معلوم تھا کہ بلومر کے آدمی مالا گوسی میں انہیں انتہائی سرگرمی سے تلاش کر رہے ہیں ۔ وہ اگر چاہتا تو بلومر کو آسانی سے ٹھکانے لگا سکتا تھا لیکن اس نے جان بوجھ کر ایسا نہ کیا تھا تاکہ کرنل ڈارسن کو یہی رپورٹیں ملتی رہیں کہ بلومر اور اس کے آدمی کام کر رہے ہیں ۔ ورنہ بلومر کی جگہ کوئی اور گروپ بھی میدان میں آ سکتا تھا اور ظاہر ہے عمران یا رالف ان سے واقف نہ ہو سکتے تھے اس لئے عمران نے اسے نہ چھیڑا تھا ۔ فائلوں سے اسے ان جزیروں کے متعلق جو بنیادی معلومات حاصل ہوئی تھیں ان

www.urdukorner.com

کے مطابق بلیک آئی لینڈ میں تو صرف ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہی اترا جا سکتا تھا اور کسی ذریعے سے وہاں جانا ممکن ہی نہ تھا جب کہ زاراکا پر سمندر کے راستے پہنچا جا سکتا تھا لیکن اس کے لئے انہیں طویل چکر کاٹنا پڑتا اور پھر جس طرح کی یہ تنظیم ہاٹ فیلڈ تھی اس سے عمران کو مکمل یقین تھا کہ دونوں جزیروں اور اس کے اردگرد کے علاقے میں لازماً اس نے موت کا جال بچھا رکھا ہو گا اس لئے اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش تھی جو ان جزیروں میں رہ چکا ہو تاکہ اس سے وہ اپنے مطلب کی مزید معلومات حاصل کر سکے اور اس نے یہی بات رالف کے ذمے لگائی تھی کہ وہ ایسے آدمی کو تلاش کرے اور آخر کار رالف نے موزنبیق میں ایڈورڈ کو تلاش کر لیا تھا اور اب وہ ایڈورڈ کے پاس جا رہے تھے۔ سمبورا بھی رالف کا ہی آدمی تھا اور موزنبیق میں اس کے لئے کام کرتا تھا۔ ایڈورڈ کے متعلق معلومات بھی رالف نے سمبورا کے ذریعے ہی حاصل کی تھیں اس لئے اس نے سمبورا کو ہی یہ حکم دیا تھا کہ وہ موزنبیق میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کرے۔ پولیس چیف رالف کا دوست بھی تھا اور اس کی کئی کمزوریاں بھی رالف کے پاس تھیں اس لئے رالف نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو محفوظ طریقے سے نکالنے کے لئے پولیس چیف کی ہی مدد حاصل کی تھی لیکن اس پولیس چیف کو یہ علم نہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی دراصل کون ہیں پولیس چیف نے انہیں ایک ہوٹل تک پہنچا دیا تھا اور وہاں سمبورا موجود تھا۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس ہوٹل

سے لیا اور انہیں ایک خصوصی رہائش گاہ میں لے گیا یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک بار پھر میک اپ تبدیل کئے لیکن اب عمران اور ٹائیگر دونوں یورپین میک اپ میں تھے۔ جب کہ جوانا اور جوزف دونوں اپنے اصل حلیوں میں تھے۔ سمبورا کا بھی میک اپ کیا گیا اور پھر عمران کے کہنے پر سمبورا نے ایڈورڈ سے فون پر ملاقات کا وقت لیا اور اب وہ کار میں سوار ایڈورڈ کی رہائش گاہ کی طرف ہی جا رہے تھے جو مارکس کے نواح میں تھی۔

"ایڈورڈ سے تمہاری واقفیت کتنی پرانی ہے سمبورا"..... عمران نے سمبورا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"دو سال سے ملاقات ہے جناب۔ ایڈورڈ لکڑی کا کام کرتا ہے اور اس کے کام میں اکثر گروپوں کے درمیان گڑبڑ ہو جاتی ہے اس لئے ایڈورڈ اکثر اپنے کسی کام کے لئے میری خدمات کثیر معاوضے پر حاصل کرتا رہتا ہے"..... سمبورا نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد سمبورا نے کار ایک بائی روڈ پر موڑی اور اسے آگے بڑھائے لئے گیا۔ مین روڈ سے تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ ایک وسیع و عریض حویلی تک پہنچ گئے۔ جس کا طرز تعمیر قدیم یورپین حویلیوں جیسا تھا۔ گیٹ پر دو مقامی مسلح افراد موجود تھے۔

[illegible] ایک دربان نے گیٹ کے سامنے کار رکتے ہی

www.urdukorner.com

ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود سمبورا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ سمبورا کے مہمان ہیں ۔ میں سمبورا کا ڈرائیور ہوں ۔ باس سمبورا نے تمہارے باس سے ملاقات کا وقت لیا ہوا ہے" ..... سمبورا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور دربان سر ہلاتا ہوا گیٹ کے ساتھ بنے ہوئے کیبن کی طرف بڑھ گیا عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد گیٹ خود بخود کھل گیا اور سمبورا نے کار آگے بڑھائی اور پھر ایک طویل لان کراس کرنے کے بعد کار ایک وسیع و عریض پورچ میں جا کر رک گئی وہاں ایک کار پہلے سے موجود تھی ۔ سمبورا کے اشارے پر عمران اور اس کے ساتھی باہر آ گئے ۔ اسی لمحے ایک مقامی نوجوان تیزی سے برآمدے میں ظاہر ہوا اور سیڑھیاں اتر کر ان کی طرف بڑھ آیا۔

"آیئے جناب" ..... اس نوجوان نے کہا اور پھر واپس مڑ گیا ۔ سمبورا عمران اور اس کے ساتھی اس کی رہنمائی میں چلتے ہوئے ایک وسیع و عریض ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے ۔ جسے انتہائی شاندار اور جدید فرنیچر سے آراستہ کیا گیا تھا ۔ وہ ملازم انہیں وہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور ملازم ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا ۔ ٹرے میں شراب کی دو بوتلیں اور جام رکھے ہوئے تھے ۔ اس نے شراب اور جام درمیانی میز پر رکھے اور پھر واپس چلا گیا۔

"تم اگر پینا چاہتے ہو تو پیو ہم میں سے کوئی بھی شراب نہیں پیتا" ۔ عمران نے سمبورا سے کہا تو سمبورا حیرت سے [illegible]

"اس میں اتنی حیرت کی کیا بات ہے" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین نہیں آ رہا کہ اس دنیا میں کوئی ایسا شخص بھی ہو سکتا ہے کہ جو شراب نہ پیتا ہو" ..... سمبورا نے کہا اور عمران اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا ایک لمبا تڑنگا اور بھاری جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس کے جسم پر سلیٹی رنگ کا تھری پیس سوٹ تھا اس کے ایک ہاتھ میں چھڑی تھی اور وہ اس چھڑی کے سہارے قدرے لنگڑا کر چلتا ہوا اندر داخل ہوا تو سمبورا اٹھ کھڑا ہوا ۔ سمبورا کے اٹھتے ہی عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے ۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی ایڈورڈ ہے ۔

"تشریف رکھیئے ۔ میرا نام ایڈورڈ ہے" ..... ایڈورڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ صاحبان یورپ سے تشریف لائے ہیں اور باس سمبورا کے پاس اس کے کسی دوست کی ٹپ لے کر آئے ہیں آپ سے ملاقات چاہتے ہیں ۔ اس لئے باس نے آپ سے ملاقات کا وقت لیا ہے ۔ باس ایک انتہائی ضروری کام میں پھنس جانے کی وجہ سے خود ساتھ نہیں آ سکے ۔ انہوں نے اس کے لئے معذرت کی ہے" ..... سمبورا نے بدلے ہوئے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھ جیسے آدمی سے ملنے کے لئے ٹپ کی کیا ضرورت تھی" ۔ ایڈورڈ

www.urdukornet.com

نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مجھے رچرڈ کہتے ہیں۔ یہ میرا ساتھی ہے مائیکل اور یہ جوزف اور جوانا ہیں۔ ہم بغیر اطلاع کے آپ کے پاس براہ راست آنے پر معذرت خواہ ہیں"..... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ سے ملاقات کر کے مجھے مسرت ہوئی ہے"..... ایڈورڈ نے بھی اخلاق بھرے لہجے میں کہا اور پھر باری باری سب سے مصافحہ کر کے وہ ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ نے شراب نہیں پی"..... ایڈورڈ نے کہا۔

"سوری ہم شراب نہیں پیتے"..... عمران نے کہا۔

"اوہ تو پھر آپ کے لئے کوئی اور مشروب منگوایا جائے"۔ ایڈورڈ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے آہستہ سے تالی بجائی تو دوسرے لمحے کمرے میں ایک ملازم آگیا۔

"بارلے جوس لے آؤ مہمانوں کے لئے"۔ ایڈورڈ نے کہا اور ملازم سر جھکا کر واپس چلا گیا۔

"آپ سے ملاقات ایک خاص مقصد کے لئے ہو رہی ہے جناب۔ دراصل ہمارا تعلق یورپ کی ایک ایسی علمی تنظیم سے ہے جو پوری دنیا کے جزیروں پر ریسرچ کر رہی ہے۔ اور ہماری تنظیم کو معلوم ہوا ہے کہ مالا گوسی کے پاس دو ایسے جزیرے ہیں جو ابھی تک نقشے پر ظاہر نہیں کئے گئے لیکن یہ دونوں جزیرے انتہائی خوفناک طوفانوں میں

گھرے رہتے ہیں اور وہاں تک پہنچنا محال ہے۔ مزید معلومات پر پتہ چلا کہ یہ دونوں جزیرے کسی لارڈ نامیری کی ملکیت ہیں لیکن پھر اطلاع ملی کہ لارڈ نامیری وفات پا چکے ہیں اور ان کی اکلوتی بیٹی یوشی بھی حادثے میں موجود نہیں ہے۔ چنانچہ ہماری تنظیم نے کسی ایسے آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کیں جو ان جزیروں میں رہ چکا ہو اور اس سلسلے میں آپ کا نام سامنے آیا۔ اور اسی وجہ سے ہم نے آپ کو ملاقات کی زحمت دی ہے"..... عمران نے بڑے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ دونوں جزیرے تو لارڈ صاحب کی پرائیویٹ ملکیت ہیں اور پرائیویٹ ملکیت کے سلسلے میں تو کسی قسم کی پوچھ گچھ جرم بن جاتی ہے"..... ایڈورڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم نے ان کی ملکیت کو تو چیلنج نہیں کیا اور نہ ہم ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر لارڈ صاحب حیات ہوتے تو ہم براہ راست ان سے ہی بات کرتے۔ ہم تو ان جزیروں پر جا کر وہاں کے بارے میں جغرافیائی۔ ارضیاتی اور ایسی ہی دوسری معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور بس"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آپ کا نقطہ نظر درست ہو گا لیکن میں اس سلسلے میں معذرت خواہ ہوں۔ میں نے لارڈ صاحب کو مقدس حلف دیا ہوا ہے کہ میں ان جزیروں کے بارے میں کسی قسم کی کوئی معلومات کسی کو مہیا نہ کروں گا۔ اس لئے مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کی کوئی مدد نہیں

www.urdukorner.com

کر سکتا"..... ایڈورڈ نے سرد لہجے میں صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔
اسی لمحے دروازہ کھلا اور ملازم ٹرے میں جوس کے گلاس رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے سب کے سامنے جوس کا ایک ایک گلاس رکھا اور پھر شراب کی بوتلیں اور جام خالی ٹرے میں رکھ کر وہ واپس چلا گیا۔
"آپ میرے مہمان ہیں۔ جوس لیجئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں حلف کی وجہ سے مجبور ہوں۔ ورنہ مجھے آپ کی خدمت کر کے یقیناً مسرت ہوتی"۔ ملازم کے جانے کے بعد ایڈورڈ نے بڑے با اخلاق لہجے میں کہا۔
"شکریہ"..... عمران نے کہا اور گلاس اٹھا لیا اور اس کے ساتھیوں نے بھی اس کے گلاس اٹھاتے ہی اپنے اپنے گلاس اٹھا لئے۔
"بے حد لذیذ مشروب ہے۔ ہم آپ کے مشکور ہیں ایڈورڈ صاحب بہر حال یہ بات تو آپ تسلیم کرتے ہیں کہ آپ ان جزیروں پر رہے ہیں اور اس بارے میں تفصیلی معلومات رکھتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"جی ہاں اس سلسلے میں کیا شک ہے۔ میں وہاں ڈیڑھ سال تک مقیم رہا ہوں۔ ان دونوں جزیروں کا ایک ایک چپہ میرا دیکھا بھالا ہوا ہے"..... ایڈورڈ نے بھی اپنے سامنے پڑے ہوئے جوس کے گلاس کو اٹھاتے ہوئے کہا۔
"آپ پیشے کے لحاظ سے سول انجینئر ہیں"..... عمران نے کہا۔
"جی ہاں اور میں نے ایک بین الاقوامی سول انجینئرنگ فرم بھی

بنائی ہوئی ہے جو دنیا بھر میں بڑے بڑے تعمیراتی ٹھیکے لیتی ہے اس کا ہیڈ آفس ایکریمیا میں ہے"۔ ایڈورڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔
"گڈ آپ تو انتہائی معزز ترین افراد میں سے ہیں۔ آپ سے مل کر واقعی مجھے دلی مسرت ہو رہی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"شکریہ"..... ایڈورڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا البتہ اس کا چہرہ عمران کی تعریف سے مسرت سے تمتما اٹھا تھا۔
"آپ کی اس فرم کا نام کیا ہے"..... عمران نے پوچھا۔
"ایڈورڈ انجینئرنگ کارپوریشن"..... ایڈورڈ نے جواب دیا۔
"اوہ اچھا تو وہ آپ کی فرم ہے۔ میرا خیال ہے میں نے اقوام متحدہ کے اس شعبے میں اس فرم کا نام بہت اچھے ریکارڈ پر سنا ہے۔ جو شعبہ انتہائی وسیع اور قیمتی سائنسی لیبارٹریاں تیار کراتا ہے"..... عمران نے چونک کر کہا۔
"جی ہاں سائنسی لیبارٹریوں کی تیاری میں تو ہماری فرم خصوصی مہارت رکھتی ہے۔ حکومت ایکریمیا اور دوسری بڑی حکومتوں کے تحت ہم نے بے شمار انتہائی شاندار سائنسی لیبارٹریاں تعمیر کی ہیں اور آج تک کسی کی طرف سے بھی اس بارے میں کوئی شکایت نہیں آئی"۔ ایڈورڈ نے کھل کر مسکراتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں فخر تھا۔
"کیا آپ ان لیبارٹریوں کی فیزیبلٹی رپورٹ بھی خود تیار کرتے ہیں یا کسی اور سے کراتے ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

www.urdukorner.com

"ہم خود تیار کرتے ہیں۔ ہمارے پاس اس سلسلے میں علیحدہ شعبہ موجود ہے"..... ایڈورڈ نے جواب دی۔

"آپ سول انجنیئر ہیں اس لئے لازماً آپ جن لیبارٹریوں کو انتہائی منفرد اور شاندار سمجھتے ہوں گے ان کی فزیبلٹی رپورٹ اور نقشے تو ریکارڈ میں رکھتے ہوں گے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ویسے ریکارڈ تو فرم کے ریکارڈ آفس میں رکھا جاتا ہے لیکن جن لیبارٹریوں میں میری ذاتی دلچسپی ہوتی ہے ان کا ریکارڈ میں خود بھی رکھتا ہوں"..... ایڈورڈ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"یہاں یا ایکریمیا میں"۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں اپنی رہائش گاہ پر۔ میں نے یہاں اپنا ذاتی دفتر بنایا ہوا ہے۔ میں ایکریمیا تو کبھی کبھار ہی جاتا ہوں۔ یہاں رہ کر بھی فرم کے معاملات کو کنٹرول کرتا رہتا ہوں"..... ایڈورڈ نے جواب دیا۔

"یہاں آپ کی رہائش گاہ میں مجھے بے شمار ملازم نظر آئے ہیں بلکہ ایسے جیسے پرانے دور کے بادشاہوں کے محلوں میں ہوتے تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایڈورڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں۔ اب بادشاہوں کی طرح ملازموں کی فوج تو میں افورڈ نہیں کر سکتا پھر بھی بیس ملازم تو کام کرتے ہی ہیں یہاں"..... ایڈورڈ نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کی وائف سنا ہے مقامی ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایڈورڈ چونک پڑا۔

"ہاں مقامی تھیں۔ وہ پچھلے سال وفات پا گئی ہیں"..... ایڈورڈ نے قدرے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری بہت افسوس ہوا۔ آپ کے بچے تو ایکریمیا میں رہتے ہوں گے"..... عمران نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"ایک لڑکا ہے ٹونی۔ وہ ایکریمیا میں رہتا ہے۔ وہ بھی سول انجنیئر ہے اور ہیڈ آفس کو وہی کنٹرول کرتا ہے"..... ایڈورڈ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اچھا آپ کا کافی وقت لیا ہے۔ آپ بور تو ہو رہے ہوں گے۔ بس آخری سوال ہے کہ لیبارٹری زاراکا میں ہے یا بلیک آئی لینڈ میں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بلیک آئی لینڈ میں ہے۔ مم۔ مم۔ مگر کیا مطلب۔ کیسی لیبارٹری کس لیبارٹری کی بات کر رہے ہیں آپ"..... ایڈورڈ پہلے تو روانی میں جواب دے گیا لیکن پھر چونک کر سنبھلا اور اس کا لہجہ سرد پڑ گیا۔

"گھبرائیں نہیں آپ کا حلف قائم رہے گا۔ آپ صرف اتنا کریں کہ اس لیبارٹری کا نقشہ مجھے عنایت کر دیں۔ بے شک زبان سے ایک لفظ ادا نہ کریں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کیسی لیبارٹری کیسا نقشہ اور آپ پلیز واپس چلے جائیں۔ آئی ایم سوری میں آپ کو مزید وقت نہیں دے سکتا"..... ایڈورڈ نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر

www.urdukorner.com

کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں اتنی بھی کیا بے مروتی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں آپ جا سکتے ہیں۔ پلیز چلے جائیں"..... ایڈورڈ نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور واپس جانے کے لئے مڑنے ہی لگا تھا۔

"ٹائیگر ایڈورڈ صاحب کو بٹھا دو۔ ان کو چلنے میں تکلیف ہو رہی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔ اور پھر جس طرح کوئی عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ اس طرح ٹائیگر نے یکلخت چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے ایڈورڈ چیختا ہوا فضا میں اچھل کر گھومتا ہوا واپس ایک دھماکے سے صوفے پر آ گرا۔ چھڑی اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ ٹائیگر نے اسے گردن سے پکڑ کر مخصوص انداز میں گھما کر صوفے پر پٹخ دیا تھا۔ اور ایڈورڈ چیختا ہوا صوفے پر گرا اور پھر الٹ کر دھڑام سے نیچے قالین پر گر کر ساکت ہو گیا۔

"اب جا کر اس کے ملازمین کو بھی وقتی طور پر آف کر دو۔ مارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بے گناہ لوگ ہیں"..... عمران نے جوزف۔ جوانا اور ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ تینوں تیزی سے دوڑتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گئے۔ جب کہ سمبورا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے اس ساری کارروائی پر کسی رد عمل کا اظہار نہ کیا تھا۔

"سمبورا ایڈورڈ صاحب کو اٹھا کر صوفے پر ڈال دو"..... عمران

نے سمبورا سے مخاطب ہو کر کہا اور سمبورا سر ہلاتے ہوئے اٹھا اور اس نے قالین پر پڑے ہوئے ایڈورڈ کو اٹھا کر صوفے پر لٹا دیا۔

"آپ کے آدمی نے کون سا داؤ لگایا ہے کہ یہ اس طرح اچانک بیہوش ہو گیا ہے۔ یہ تو خاصا مضبوط آدمی ہے"..... سمبورا نے واپس اپنے صوفے کی طرف آتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کی گردن بھی ٹوٹ سکتی تھی۔ لیکن ہم اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتے"..... عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا اور سمبورا سر ہلاتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔ پھر تقریباً پچیس تیس منٹ بعد ٹائیگر اور جوانا کمرے میں داخل ہوئے۔

"سب کو ہاف آف کر دیا گیا ہے"..... جوانا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"واہ اچھا کوڈ ہے۔ ہاف آف۔ بلکہ ہاف بوائل زیادہ اچھا رہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بھی ہنس پڑا

"ٹائیگر اس نے دفتر بنایا ہوا ہے۔ اسے جا کر تلاش کرو اور پھر مجھے بتاؤ۔ اور جوانا جب تک ٹائیگر واپس نہ آئے تم بھی جوزف کے ساتھ باہر ٹھہرو۔ کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے"..... عمران نے کہا اور جوانا اور ٹائیگر دونوں تیزی سے مڑے اور واپس چلے گئے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹائیگر واپس آیا۔

"بہت شاندار دفتر بنایا ہوا ہے باس اس نے"..... ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

www.urdukorner.com

"او۔ کے اسے اٹھاؤ اور اس دفتر میں لے چلو۔ سمبورا تم جوزف اور جوانا کے پاس ٹھہرو گے"..... عمران نے کہا اور سمبورا سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ جب کہ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر صوفے پر پڑے ہوئے ایڈورڈ کو اٹھایا اور کھینچ کر اپنے کاندھے پر لاد لیا۔

"زیادہ وزن ہو تو جوانا کو بلاؤں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں باس اتنا وزن میں آسانی سے اٹھا لیتا ہوں"..... ٹائیگر نے کہا اور عمران مسکراتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ ٹائیگر ایڈورڈ کو اٹھائے اس کے آگے آگے چلتا ہوا ایک خاصے وسیع و عریض کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ واقعی انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے ایڈورڈ کو ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

"رسی تلاش کر لاؤ اور اسے کرسی سے جکڑ دو"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا جب کہ عمران نے دفتر کی تلاشی کا آغاز کر دیا کچھ دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل تھا۔ اس نے رسی کی مدد سے بے ہوش ایڈورڈ کو کرسی سے جکڑ دیا۔ اور پھر وہ بھی عمران کے ساتھ دفتر کی تلاشی میں لگ گیا۔ لیکن ایک گھنٹے کی شدید جدوجہد کے باوجود وہ کوئی ایسا سیف یا الماری تلاش نہ کر سکے جس میں انہیں لیبارٹری کا نقشہ مل سکے۔ دفتر لکڑی کے کاروبار اور انجینئرنگ کمپنی کے کاغذات سے بھرا ہوا تھا۔

"میرا خیال تھا کہ شاید ایڈورڈ کو تکلیف دینے پر نقشہ

کر لوں گا لیکن اب مجبوری ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔ اب یہ خود ہی بتائے گا"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ ایڈورڈ کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ ایڈورڈ کے کاندھے پر اور دوسرا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور پھر اس نے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ایڈورڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔ عمران خاموش بیٹھا ایڈورڈ کو ہوش میں آتے دیکھ رہا تھا۔ اور پھر جیسے ہی ایڈورڈ کی آنکھیں کھلیں اس کے منہ سے کراہ نکل گئی اور اس نے لاشعوری طور پر حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن بندھے ہوئے جسم کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"تم۔ تم نے مجھے باندھ رکھا ہے۔ کون ہو تم"..... ایڈورڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سامنے بیٹھے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بلیک آئی لینڈ میں لارڈ نامیری نے جو لیبارٹری بنوائی ہے۔ اس کا نقشہ مجھے چاہیئے"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ میرے پاس کوئی نقشہ نہیں ہے"۔ ایڈورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ایڈورڈ لارڈ ہلاک ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کی موت کے ساتھ ہی اس حلف کا بھی خاتمہ ہو گیا ہے۔ ہمیں تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم خاموشی

www.urdukorner.com

سے وہ نقشہ ہمارے حوالے کر دو۔ اس طرح تمہاری جان بھی اور تمہارے جسم کے اعضا۔ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے بچ جائیں گے۔ ورنہ دوسری صورت میں یہاں تمہاری مدد کو کوئی بھی نہ آئے گا اور تمہیں بہر حال نقشہ تو دینا ہی پڑے گا"..... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"جب میں نے کہا ہے کہ میرے پاس کوئی نقشہ نہیں ہے۔ تو تم خواہ مخواہ میرے گلے کیوں پڑ رہے ہو"..... ایڈورڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر خنجر تو ہو گا تمہارے پاس"۔ عمران نے ٹائیگر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔ ٹائیگر نے کوٹ کی جیب سے ایک پتلی لیکن انتہائی تیز دھار کا خنجر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"ایڈورڈ کی دائیں آنکھ نکال دو۔ یہ ایک آنکھ سے بھی دیکھ سکتا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔ ٹائیگر نے بھی سرد لہجے میں جواب دیا اور کرسی پر جکڑے ہوئے ایڈورڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

"میں کہہ رہا ہوں میرے پاس کوئی نقشہ نہیں ہے۔ جب میں"۔ ایڈورڈ نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا لیکن دوسرے لمحے اس کا فقرہ اس کے حلق سے نکلنے والی ایک کربناک مگر طویل چیخ میں ڈوبتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے انتہائی سرد مہرانہ انداز میں خنجر [illegible] ایڈورڈ

کی دائیں آنکھ کا ڈھیلا خنجر کی نوک سے کٹ کر باہر نکل آیا تھا۔ ایڈورڈ کے حلق سے مسلسل چیخیں نکلنے لگیں اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی گردن ڈھلک گئی۔ بے پناہ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بری طرح مسخ اور جسم پسینے میں شرابور ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھ کے خلا میں سے خون اور دوسرا مواد اس کے چہرے پر بہہ رہا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو اس بار ٹائیگر نے اس کے بائیں گال پر یکے بعد دیگرے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے کیونکہ دائیں گال پر خون اور مواد بہہ رہا تھا اور تیسرے تھپڑ پر ایڈورڈ چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کی اکلوتی بائیں آنکھ تکلیف کی شدت سے سرخ ہو گئی تھی۔ ہوش میں آتے ہی اس نے چیخنا شروع کر دیا۔

"جس قدر جی چاہے اونچی آواز میں چیخ لو۔ تمہارے ملازم تمہاری مدد کو نہیں آ سکتے کیونکہ وہ سب لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں"۔ عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"کیا۔ کیا۔ اوہ۔ کیا تم نے سب کو ہلاک کر دیا۔ سب کو۔ اوہ۔ اوہ تم۔ تم اس قدر ظالم ہو گے اوہ کاش مجھے پہلے معلوم ہو جاتا کہ۔ اوہ اوہ"..... ایڈورڈ نے دائیں بائیں سر پٹکتے ہوئے کراہتے ہوئے کہنا شروع کر دیا۔

"کیا خیال ہے۔ تمہارا ایک کان کاٹ دیا جائے۔ پھر ناک۔ پھر [illegible] پھر ایک ٹانگ۔ میرا خیال ہے اس طرح بھی تم زندہ تو رہ جاؤ

www.urdukorner.com

گے۔بولو۔شروع کریں کام"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔تم ظالم ہو۔تم کمینے ہو۔تم۔تم ....." ایڈورڈ نے بے اختیار اونچی آواز میں گالیاں دینی شروع کر دیں۔

"چلو شروع ہو جاؤ ٹائیگر۔سب سے آخر میں زبان کاٹ دینا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے جواب دیا اور کمرہ ایک بار پھر ایڈورڈ کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ٹائیگر نے خنجر کے ایک ہی وار سے ایڈورڈ کا دایاں کان جڑ سے ہی کاٹ دیا تھا۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔میں بتاتا ہوں رک جاؤ"..... یکلخت ایڈورڈ نے ہذیاتی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"اب پانی لے آؤ اور اس کے زخموں پر بھی ڈال دو اور اسے تھوڑا سا پلا بھی دو۔ورنہ اب یہ مر جائے گا"..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خون آلود خنجر ایک طرف میز پر رکھا اور ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا ایک بڑا سا جگ تھا اس نے ایڈورڈ کی آنکھ اور کان کے زخموں پر پانی انڈیلنا شروع کر دیا۔چند لمحوں بعد ایڈورڈ پانی پڑنے کی وجہ سے ایک بار پھر چیختا ہوا ہوش میں آ گیا اور ٹائیگر نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کا منہ اوپر اٹھایا اور پانی اس کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا۔جب چند گھونٹ ایڈورڈ کے حلق

سے نیچے اتر گئے تو ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔ایڈورڈ اب چیخنے کی بجائے لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔گو تکلیف کی شدت کی وجہ سے اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا لیکن زخموں پر پانی پڑنے اور حلق میں چند گھونٹ جانے کی وجہ سے اس کے چہرہ پر موجود تکلیف کے آثار میں پہلے کی نسبت قدرے کمی آ گئی تھی۔ٹائیگر نے پانی کا جگ رکھ کر دوبارہ میز پر رکھا ہوا خون آلود خنجر اٹھا لیا۔

"ہاں بتاؤ کہاں ہے نقشہ ورنہ....." عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ سیف میں ہے۔میز کے پائے کے نچلے حصے میں ٹھوکر مارو تو میز کی نچلی دراز کے اندر ایک خفیہ خانہ کھل جائے گا۔اس کے اندر ایک آلہ موجود ہے۔اسے باہر نکال کر اس کا بٹن دباؤ گے تو دائیں ہاتھ کی دیوار میں موجود خفیہ سیف نمودار ہو جائے گا۔نقشہ اسی سیف میں ہے"۔ ایڈورڈ نے کراہتے ہوئے کہا اور عمران خود اٹھ کر میز کی طرف بڑھ گیا۔اس نے میز کے پائے کا پہلے بغور جائزہ لیا اور پھر اس نے مڑی ہوئی انگلی کے ہک کو پائے پر مارا تو ہلکی سی کھٹاک کی آواز میز کے اندرونی طرف سنائی دی عمران نے میز کی نچلی دراز کھولی اور اس میں موجود فائلیں نکال کر اس نے میز پر رکھنی شروع کر دیں۔چند لمحوں بعد جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک ریموٹ کنٹرول جتنا آلہ پکڑا ہوا تھا۔عمران نے اس پر لکھی ہوئی تحریر کو غور سے پڑھنا شروع کر دیا [illegible] کہیں اس آلے کا بٹن دبتے ہی وہ کسی سائنسی

www.urdukomer.com

حربے کا شکار نہ ہو جائیں لیکن اس آلے پر موجود تحریر پڑھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے اس پر موجود بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دیوار کے سامنے ایک بڑا سا چوکھٹا نمودار ہوا اور پھر دیوار کا وہ حصہ درمیان سے پھٹ کر دونوں اطراف میں غائب ہو گیا۔ اب وہاں واقعی ایک بڑا سا سیف نمودار ہو گیا تھا۔

" یہ نمبروں والا سیف ہے۔ کیا نمبر ہے اس کا "..... عمران نے ایڈورڈ سے مخاطب ہو کر پوچھا اور ایڈورڈ نے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر وہ نمبر ڈائل کئے اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سیف کھل گیا عمران نے سیف کھولا تو اس کے ایک خانے میں تو انتہائی بڑی مالیت کے کرنسی نوٹوں کی گڈیاں بھری ہوئی تھیں جب کہ دوسرے خانے میں جواہرات کے بڑے بڑے پیکٹ رکھے ہوئے تھے۔ البتہ سب سے نچلے خانے میں دس بارہ فائلیں موجود تھیں۔ عمران نے ان فائلوں کو باہر نکالا اور پھر ایک ایک کر کے اس نے انہیں چیک کرنا شروع کر دیا چند لمحوں بعد ایک فائل پر اس کی نظریں جم گئیں اس میں ایک بڑا سا نقشہ تہہ کر کے رکھا گیا تھا۔ اور اس کے علاوہ کافی ٹائپ شدہ کاغذات بھی موجود تھے۔ عمران نے اس نقشے کو غور سے دیکھا اور پھر ان کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے فائل بند کر کے اسے علیحدہ رکھا اور دوسری فائلیں چیک کرنی شروع کر دیں ایک اور فائل کھولتے ہی اس کے ہاتھ رک گئے اور اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس فائل کو بھی پہلی فائل کے ساتھ علیحدہ رکھ کر باقی فائلوں کو

واپس خانے میں رکھا اور سیف بند کر دیا پھر دونوں فائلیں اٹھا کر وہ واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور اس نے ایک فائل کھول کر اس میں موجود کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا۔ ایڈورڈ مسلسل آہستہ آہستہ کراہ رہا تھا جب کہ ٹائیگر ہاتھ میں خنجر پکڑے خاموش کھڑا ہوا تھا۔ کافی دیر بعد عمران نے ایک فائل بند کی اور پھر دوسری فائل اٹھا کر پڑھنا شروع کر دی جب دوسری فائل بھی اس نے پڑھ ڈالی تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دونوں فائلیں بند کر کے اپنے کوٹ کی سائیڈ جیب میں ڈال لیں۔

" کیا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری میں سائنسی انتظامات تمہاری موجودگی میں کئے گئے تھے "..... عمران نے ایڈورڈ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" سائنسی انتظامات تمہارا مطلب ہے۔ مشینری۔ نہیں۔ میں تو تعمیر کے بعد واپس چلا آیا تھا۔ مشینری تو اس فیلڈ کے ماہر لوگوں نے سیٹ کی ہو گی "..... ایڈورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ ایڈورڈ نے صرف تعمیرات کی ہوں گی۔ اس کے بعد اسے واپس بھیج دیا گیا ہو گا۔

" او۔ کے اب مجھے بتاؤ کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے یا زندہ چھوڑ دیا جائے "..... عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" مجھ پر رحم کرو مجھے مت مارو۔۔ تم نے پہلے ہی مجھے کافی تکلیف پہنچائی ہے "..... ایڈورڈ نے کہا۔

www.urdukorner.com

"اب وعدہ کہ تکلیف نہ ہو گی"..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بائیں جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ ایڈورڈ کچھ کہتا یا چیختا۔ ایک دھماکہ ہوا اور گولی کرسی پر بندھے بیٹھے ایڈورڈ کے دل میں گھس گئی ایڈورڈ کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی۔ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا پھر اس کی گردن ڈھلک گئی اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ دل میں گولی کھا کر اسے بولنے کی بھی مہلت نہ ملی اور وہ ختم ہو گیا۔

"میرا دل تو یہی چاہ رہا تھا کہ اسے زندہ چھوڑ دوں لیکن اس نے لازماً اپنے بیٹے کو بتا دینا تھا اور ہو سکتا ہے اس کا رابطہ یوشی یا کرنل ڈارسن سے ہو۔ اس لئے مجبوری تھی"..... عمران نے ریوالور واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"باس ان ملازموں کا کیا کرنا ہو گا۔ وہ تو پولیس کو سمبورا کا نام بتا دیں گے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"اتنے بے گناہ افراد کا خاتمہ زیادتی ہے۔ اسی لئے تو میں سمبورا کو میک اپ میں لے آیا تھا۔ سمبورا کے ہاتھ لمبے ہیں وہ خود ہی پولیس کو سنبھال لے گا۔ اور آسانی سے مکر بھی سکتا ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کی رسیاں کھول دو اور اسے گھسیٹ کر باہر لے جاؤ میں یہ سیف دیوار میں غائب کر دوں تاکہ کسی کو یہ شک نہ پڑ سکے کہ ہم نے اس سے کیا حاصل کیا ہے"..... عمران نے کہا اور دروازے کی

طرف مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار واپس پھاٹک پر پہنچے۔ اور پھر پھاٹک کھلتے ہی سمبورا نے کار آگے بڑھا دی۔

"یہ کار تمہارے نام رجسٹرڈ ہے"..... فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے سمبورا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں جناب یہ چوری شدہ کار ہے۔ آپ نے جس خدشے کے پیش نظر میرے چہرے پر میک اپ کیا تھا۔ اس خدشے کو مدنظر رکھ کر میں نے اپنے ایک ساتھی کی مدد سے چوری شدہ کار حاصل کر لی تھی"۔ سمبورا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسا نہ ہو کہ اب واپسی کے وقت پولیس ہمیں گھیر لے"۔ عمران نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ یہ کار جہاں سے اڑائی گئی ہے وہاں آدھی رات سے پہلے کوئی واپس نہیں آتا"..... سمبورا نے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ سمبورا عمران اور اس کے ساتھیوں کو چھوڑ کر کار واپس چھوڑنے چلا گیا اور عمران نے کمرے میں پہنچ کر جیب سے فائلیں نکالیں اور ایک بار پھر اس نے ان میں موجود نقشوں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا..... اس کے چہرے پر تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

"باس نقشے مل جانے کے بعد تو وہاں خاصی سہولت ہو جائے گی"۔

www.urdukorner.com

..... ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"یہ نقشے تو وہاں پہنچنے کے بعد کام دیں گے۔ اصل مسئلہ وہاں پہنچنے کا ہے۔ اس بلیک آئی لینڈ پر سوائے ہیلی کاپٹر کے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ جب کہ ہیلی کاپٹر کو فضاء میں تباہ کرنے کا سسٹم لازماً انہوں نے قائم کر رکھا ہو گا اور وہ ہر طرف سے پوری طرح ہوشیار بھی ہوں گے"۔ عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر پہلے اس زاراکا جزیرے پر چلے جاتے ہیں اس کے گرد طوفانی لہریں موجود نہیں ہیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"اس نقشے اور رپورٹ سے ایک اہم ترین بات یہ سامنے آئی ہے کہ زاراکا اور بلیک آئی لینڈ کے درمیان ایک خاص قسم کی ٹنل تیار کی گئی ہے لیکن اس ٹنل کا کنٹرول زاراکا میں ہے۔ اس لئے کرنل ڈارسن اور یوشی دونوں یقیناً زاراکا پر ہی ہمارے منتظر ہوں گے۔ اس لئے اگر ہم براہ راست بلیک آئی لینڈ پر پہنچ جائیں تو ہم آسانی سے اس لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہیں۔ لیکن وہاں تک پہنچنے کی کوئی قابل عمل ترکیب سمجھ میں نہیں آ رہی"..... عمران نے کہا۔

"اگر ہم کوئی آبدوز حاصل کر لیں تو پھر تو وہاں پہنچ جائیں گے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں یہ انتہائی خوفناک قسم کے طوفان ہیں۔ عام آبدوز کے بھی پرخچے اڑ جائیں گے۔ ویسے بھی اس پس ماندہ علاقے میں آبدوز فوج کے پاس بھی موجود نہیں ہو گی اور اس کے لئے ہمیں ایک بیماجانا پڑے گا

وہاں سے آبدوز پر یہاں تک کا سفر ناممکن ہے۔ راستے میں ایکریمیا کے بے شمار نیول چیکنگ اڈے موجود ہیں"..... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں..... اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ کافی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور ایک بار پھر نقشوں پر جھک گیا۔

"تم باہر جاؤ اور جیسے ہی سمبورا آئے اسے میرے پاس لے آنا"۔ عمران نے نقشے سے سر اٹھاتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر خاموشی سے اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو سمبورا کے ساتھ تھا۔

"سمبورا کیا کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جو ان بلیک آئی لینڈ اور زاراکا جزیروں کے اطراف کے سمندری حصے سے اچھی طرح واقف ہو"۔ عمران نے سمبورا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک بحری قزاق کو تو جانتا ہوں۔ اب تو وہ کافی بوڑھا ہو چکا ہے لیکن کسی زمانے میں اس کی اس علاقے پر بڑی دہشت تھی"۔ سمبورا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں رہتا ہے وہ۔ ہودی تو نہیں ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"دارالحکومت میں ہی رہتا ہے۔ ہودی نہیں۔ عیسائی ہے۔ ساری دولت اس نے نشے میں لٹا دی ہے۔ اب صرف چند مکانات اس کی ملکیت میں ہیں جن کے کرایوں سے گزر بسر کرتا ہے۔ اکیلا آدمی ہے۔

www.urdukorner.com

شادی اس نے کی ہی نہیں "۔ سمبورا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کے پاس جانا پڑے گا یا وہ یہاں آسکتا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"یہاں آجائے گا۔ اگر چند ڈالروں کا اسے لالچ دے دیا جائے تو"۔ سمبورا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اسے یہاں بلا لو۔ اگر اس نے ہمیں کوئی کام کی بات بتائی تو اسے چند کیا کافی ڈالر مل جائیں گے"..... عمران نے کہا تو سمبورا سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ابھی جا کر اسے ساتھ لے آتا ہوں۔ لیکن مجھے یہ میک اپ ختم کرنا پڑے گا"..... سمبورا نے کہا تو عمران نے ٹائیگر کو بلا کر سمبورا کا میک اپ صاف کرنے کا کہہ دیا۔ پھر تقریباً پون گھنٹے بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک لحیم شحیم آدمی تھا۔ لیکن اب اس کا صرف ڈھانچہ ہی لحیم شحیم باقی رہ گیا تھا۔ ورنہ اس کی جسمانی حالت خاصی خراب اور خستہ نظر آرہی تھی۔ داڑھی اور سر کے بال برف کی طرح سفید تھے اور آنکھیں بھی مسلسل نشہ کرنے کی وجہ سے دھندلائی ہوئی سی تھیں لیکن اس کا بھاری چہرہ اور اس پر موجود بے شمار زخموں کے نشانات بتا رہے تھے کہ اس نے اپنی جوانی انتہائی بھرپور انداز میں گزاری ہے۔

"یہ فادر ٹنگولا ہے۔ جناب میں نے اسے بتا دیا ہے کہ اگر یہ آپ کے کام آسکا تو اسے ایک بڑا نوٹ مل سکتا ہے"..... سمبورا نے کہا اور

بوڑھے نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

"بیٹھو ٹنگولا۔ ایک نہیں کئی نوٹ مل سکتے ہیں۔ بلکہ ایک نوٹ تو تم صرف یہاں آنے کی تکلیف کے معاوضے میں لے لو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے ٹنگولا کے ہاتھ پر رکھ دیا اور ٹنگولا چند لمحوں تک تو اس طرح نوٹ کو دیکھتا رہا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو کہ واقعی اس کے ہاتھ میں بڑا نوٹ ہے پھر اس نے جلدی سے نوٹ اپنی جیب میں رکھا اور ایک جھٹکے سے کھڑا ہو کر وہ عمران کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا

"آپ نے ٹنگولا کو خرید لیا ہے جناب آپ حکم کریں ٹنگولا آپ کے لئے جان لڑا دے گا"..... ٹنگولا نے انتہائی ممنون لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری جان نہیں چاہئے ٹنگولا۔ صرف چند معلومات چاہئیں بیٹھو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹنگولا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ تم نے مالا گوسی کے ارد گرد سمندروں میں کافی وقت گزارا ہے"..... عمران نے کہا۔

"جناب کسی وقت پورے بحر ہند پر ٹنگولا کا پرچم لہراتا تھا۔ ٹنگولا ان دنوں سمندروں کا کنگ تھا۔ جناب"..... ٹنگولا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا کبھی بلیک آئی لینڈ بھی گئے ہو"..... عمران نے پوچھا۔

"یہ کا علاقہ جزیرے سے ہے"..... ٹنگولا نے چونک کر

www.urdukorner.com

پوچھا۔

"ہاں وہی"..... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو میرا خاص اڈہ تھا جناب"..... ٹیگولا نے جواب دیا۔

"مگر کیسے اس کے ارد گرد تو انتہائی خوفناک طوفان مسلسل برپا رہتے ہیں۔ ایسے طوفان جنہیں کسی طرح بھی کراس نہیں کیا جا سکتا" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"واقعی ایسا ہے جناب لیکن میں اور میرے ساتھی وہاں آسانی سے پہنچ جاتے تھے۔ ہم نے وہاں جانے کے لئے خصوصی طور پر دوما جہاز تیار کیا ہوا تھا"۔ ٹیگولا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دوما جہاز وہ کیا ہوتا ہے"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مالا گوسی کے جنگلوں میں ایک خاص درخت ہے۔ جسے دوما کہتے ہیں۔ بہت کم ملتا ہے۔ لیکن بہر حال مل جاتا ہے۔ اس درخت کی لکڑی اس قدر مضبوط ہوتی ہے کہ ایسی مضبوط لکڑی پوری دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ اس لکڑی کی مدد سے ایک خاص قسم کا جہاز بنایا جاتا ہے۔ اس کے دونوں اطراف میں دوما لکڑیوں کی مدد سے خاص قسم کے سہارے بنائے جاتے ہیں اور پھر دوما کا ہی مستول موجود ہوتا ہے جس پر اڑسیکا درخت کی چھال کا بادبان لگا دیا جاتا تھا یہ جہاز اس طوفان میں پہنچ کر لہروں کے ساتھ اچھل کر نیچے گرتا ضرور تھا لیکن ان سہاروں کی وجہ سے یہ الٹتا نہ تھا اور نہ ہی یہ طوفانی لہریں دوما لکڑی کا کچھ بگاڑ سکتی

تھیں۔ اڑسیکا کی چھال پتلی ضرور ہوتی ہے لیکن یہ بھی طوفانی لہروں اور ہواؤں میں پھٹتی نہیں ہے اس لئے یہ جہاز طوفانی لہروں پر ناچتا ہوا آگے بڑھتا چلا جاتا تھا اور پھر ہم اطمینان سے طوفانی جزیرے پر پہنچ جاتے تھے۔ اسی طرح ہماری واپسی ہوتی تھی۔ ہمارا عام سا جہاز زاراکا جزیرے پر ہوتا تھا۔ البتہ ہم لوٹ کا مال طوفانی جزیرے پر ہی رکھتے تھے کیونکہ وہاں تک ہمارے علاوہ اور کوئی نہ جا سکتا تھا"۔ ٹیگولا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اگر تمہیں دوما جہاز بنانے کا آرڈر دیا جائے تو کیا بنا دو گے۔ کتنا عرصہ لگے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں تو جناب اب بوڑھا ہو گیا ہوں خود تو کام نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر مجھے کاریگر اور لکڑی مہیا کر دی جائے تو جہاز بنوا سکتا ہوں ایک ہفتہ تو بہر حال لگ ہی جائے گا۔ لیکن جناب آپ وہاں اس طرح کیوں جانا چاہتے ہیں۔ اب تو ہیلی کاپٹر کی مدد سے آسانی سے وہاں پہنچا جا سکتا ہے۔ ہمارے وقت میں تو یہ چیز موجود ہی نہ ہوا کرتی تھی"۔ ٹیگولا نے کہا۔

"تم آخری بار کب گئے تھے وہاں"..... عمران نے پوچھا۔

"بارہ سال تو ہو ہی گئے ہوں گے۔ میرے سارے ساتھی فوج کے ساتھ تصادم میں مارے گئے تھے۔ میں اس وقت چند ساتھیوں کے ساتھ ایک اور جزیرے میں تھا سارے ساتھیوں کو موت پر میرا دل ٹوٹ گیا اور میں نے قزاقی چھوڑ دی اور پھر دوما جہاز کے ذریعے میں چھپی

www.urdukorner.com

ہوئی ساری دولت لے آیا اور باقی ماندہ ساتھیوں میں کچھ دولت بانٹ کر میں یہاں چھپ گیا پھر سب لوگ جب مجھے بھول گئے تو میں ظاہر ہوا لیکن بس کیا کہوں لوٹ کا مال اتنی جلدی خرچ ہو گیا کہ مجھے اس کے اتنی جلدی خرچ ہونے کا اندازہ ہی نہ تھا۔ تب سے بس زندگی کی کشتی دھکیل رہا ہوں۔ اب تو مجھے وہ دن یاد آتے ہیں تو میں خوفزدہ ہو جاتا ہوں۔ نجانے کتنے لوگ میرے ہاتھوں قتل ہو گئے۔ کاش میں اس کا کفارہ ادا کر سکتا"..... ٹیگولا نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"اگر تم چاہو تو اپنے گناہوں کا کفارہ بھی ادا کر سکتے ہو اور دوبارہ دولت مند بھی بن سکتے ہو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کس طرح جناب"..... ٹیگولا نے چونک کر پوچھا۔

"تم نے زیادہ سے زیادہ دو سو آدمیوں کو ہلاک کیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"ہزار دو ہزار کہیے جناب۔ بلکہ ہو سکتا ہے اس سے بھی زیادہ ہوں میں جس جہاز کو لوٹا کرتا تھا۔ اس جہاز کے سارے افراد کو ہلاک کر دیا کرتا تھا"..... ٹیگولا نے جواب دیا۔

"چلو چار پانچ ہزار سمجھ لیتے ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش میں ایسا نہ کرتا۔ اس وقت تو یہ سب کچھ میرے لئے ایک کھیل سے زیادہ حیثیت نہ رکھتا تھا لیکن اب مجھے احساس ہوتا ہے کہ میں نے ظلم کیا ہے۔ لیکن اب سوائے پچھتاوے کے اور ہو بھی کیا سکتا

ہے"..... ٹیگولا نے بڑے مایوس سے انداز میں کہا۔

"دیکھو ٹیگولا اگر کچھ لوگ خفیہ طور پر ایسا ہتھیار تیار کر رہے ہوں جس کی مدد سے وہ دنیا میں کروڑوں انسانوں کو ایک ہی وقت میں ہلاک کر سکیں تو کیا ان کروڑوں بے گناہ اور معصوم لوگوں کو اگر بچا لیا جائے تو تمہارے اعمال کا کفارہ ادا نہ ہو جائے گا"..... عمران نے کہا۔

"کروڑوں اوہ تو کیا کوئی خوفناک بم بنا رہے ہیں۔ لیکن ایسی چیز تو بڑی حکومتیں تیار کرتی ہیں"..... ٹیگولا کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"لارڈ نامیری کو جانتے ہو۔ جو موزنبیق میں رہتا تھا"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب میں تو نہیں جانتا"..... ٹیگولا نے جواب دیا۔

"اس نے طوفانی جزیرہ اور زارا کا جزیرہ دونوں بھاری قیمت دے کر حکومت مالاگوسی سے خرید لئے تھے پھر اس نے پوری دنیا کے یہودیوں سے دولت اکٹھی کی اور اس طوفانی جزیرے میں زیر زمین ایک خفیہ لیبارٹری بنا لی اور وہاں وہ ایک ایسا ہتھیار تیار کر رہا ہے جو مکمل ہونے کے بعد اس قدر خوفناک ہو گا کہ پلک جھپکنے میں پورے کے پورے براعظم کو تباہ و برباد کر سکتا ہے اور اس کا مقصد اس ہتھیار کی مدد سے پوری دنیا پر قبضہ کر کے پوری دنیا میں رہنے والے اربوں مسلمانوں اور مسلم ممالک کا خاتمہ ہے۔ تاکہ پوری دنیا پر یہودی

www.urdukorner.com

سلطنت قائم کی جاسکے اور مسلمانوں کے بعد عیسائیوں کا خاتمہ بھی کر دیا جائے تاکہ اس دنیا میں سوائے یہودیوں کے اور کسی مذہب کا کوئی آدمی باقی نہ رہے۔ زاراکا جزیرے میں اس نے ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے۔ یہ ہتھیار تیار ہونے والا ہے۔ ہمارا تعلق براعظم ایشیا سے ہے۔ ہم مسیک اپ میں ہیں۔ ہمارا مقصد اپنی جانوں پر کھیل کر اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے تاکہ دنیا کے اربوں کھربوں معصوم اور بے گناہ انسانوں کو ان بھیڑیوں سے بچایا جاسکے۔ اس لارڈ نے ایکریمیا، ناڈا، موزنبیق، مالا گوسی ہر جگہ جرائم پیشہ تنظیمیں قائم کر رکھی تھیں تاکہ کوئی ان جزیروں تک نہ پہنچ سکے۔ لیکن ہم ان تمام تنظیموں کا خاتمہ کر کے لارڈ تک پہنچ گئے۔ اور پھر لارڈ کو بھی ہم نے ہلاک کر دیا۔ اس وقت ہمیں یہی معلوم تھا کہ یہ لیبارٹری مالا گوسی کے گھنے جنگلات میں ہے لیکن اب صحیح طور پر معلوم ہوا ہے کہ یہ اس طوفانی جزیرے میں ہے۔ اس نے اس جزیرے پر ایسے سائنسی آلات لگا رکھے ہیں کہ ہیلی کاپٹر کو فضاء میں تباہ کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے ہم ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں نہیں جا سکتے اور کوئی طریقہ ہمیں سمجھ میں نہ آرہا تھا اس لئے سمبورا کے کہنے پر تمہیں بلوایا ہے۔ اگر تم اس جزیرے تک پہنچنے میں ہماری مدد کر سکو تو تم اربوں انسانوں کی زندگیاں بچا کر اپنے گناہوں کا کفارہ بھی ادا کر سکتے ہو اور میں تمہیں کثیر دولت بھی دے سکتا ہوں "۔ عمران نے کہا تو بوڑھے ٹنگولا کی آنکھیں حیرت سے اس قدر پھیل گئیں کہ ان کے کنارے تقریباً اس کے بڑے بڑے کانوں تک جا پہنچے۔

" جناب یہ لیجئے اپنا نوٹ "..... ٹنگولا نے جیب سے وہ بڑا نوٹ نکال کر واپس عمران کے ہاتھوں میں رکھتے ہوئے کہا اور عمران کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ ٹنگولا کی طرف سے اس طرح نوٹ کی واپسی کا مطلب ہو سکتا تھا کہ وہ سرے سے تعاون کرنے سے ہی انکاری ہے۔

" میں کوئی چیز دے کر واپس نہیں لیا کرتا۔ تم تعاون نہیں کرنا چاہتے تو نہ کرو۔ اور یہ نوٹ لے کر واپس چلے جاؤ "..... عمران نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم میں یہ اس لئے واپس نہیں کر رہا کہ میں تعاون سے انکاری ہوں بلکہ اس لئے واپس کر رہا ہوں کہ جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس لحاظ سے اگر میں اربوں بے گناہ افراد کی جانیں بچا کر اپنا کفارہ ادا کر سکوں تو یہ میرے لئے انتہائی خوش نصیبی ہے اور میں رقم لے کر اس شفاف خوش نصیبی کو گدلا نہیں کرنا چاہتا۔ آپ یہ رکھ لیں میری زندگی تو بہر حال گزر رہی ہے۔ مزید بھی جتنی ہے گزر جائے گی لیکن میں اب تن من کے ساتھ آپ سے مکمل تعاون کروں گا۔ دھن میرے پاس ہے ہی نہیں اس لئے میں نے صرف تن من کہا ہے "..... ٹنگولا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تمہارا ضمیر نہ صرف زندہ ہے بلکہ انتہائی توانا بھی ہے ٹنگولا۔ مجھے خوشی ہے کہ میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہو گئی ہے جو اس قدر توانا ضمیر کا مالک ہے۔ ویل ڈن ٹنگولا ویل ڈن "..... عمران نے

www.urdukorner.com

مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ایک ہاتھ سے اس کے کاندھے کو بڑی محبت سے تھپکانے لگا اس کی آنکھوں میں ٹیگولا کے لئے واقعی انتہائی تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ حکم کریں میں کیا کر سکتا ہوں"..... ٹیگولا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے اس جزیرے پر پہنچنا ہے۔ اپنے سامان سمیت اور اس کے لئے میں تمہارے اس دوما جہاز کا آئیڈیا استعمال کرنا چاہتا ہوں لیکن ہو سکتا ہے کہ اس جزیرے کے گرد خصوصی ریز پھیلائی گئی ہوں لیکن بہر حال ان کا دائرہ محدود ہو گا۔ تم یہ دوما جہاز تیار کراؤ۔ میں ان ریز کا توڑ حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتا ہوں۔ رقم کی فکر مت کرو بس جس قدر جلد ہو سکے یہ جہاز تیار ہو جانا چاہئے"..... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بالکل ہو گا۔ جلد سے جلد ہو گا"..... ٹیگولا نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا اور عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر نوٹوں کی ایک گڈی ٹیگولا کی جیب میں ڈال دی۔

"یہ رقم میری طرف سے دوستانہ تحفہ ہے۔ تمہاری اپنی ذات کے لئے۔ اپنا حلیہ لباس وغیرہ ٹھیک کرو اور سنو جب تک یہ مردم کش لیبارٹری تباہ نہیں ہو جاتی تم نے شراب نہیں پینی۔ یہ میرا حکم ہے"۔ عمران نے ٹیگولا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے انتہائی باوقار اور ٹھوس لہجے میں کہا۔

"وعدہ۔ نہیں پیوں گا۔ بلکہ اب ساری زندگی نہیں پیوں گا"۔ ٹیگولا نے یکلخت انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور عمران مسکراتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سمبورا تم میرے ساتھ آؤ۔ تم سے ایک بات کرنی ہے"۔ عمران نے دروازے کے قریب پہنچ کر مڑ کر سمبورا سے کہا۔

"یس سر"..... سمبورا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا وہ عمران کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

www.urdukorner.com

کرنل ڈارسن ایک آرام دہ کرسی میں دھنسا ہوا سامنے رکھے ٹی وی پر چلنے والی ایک ایڈونچر فلم دیکھنے میں محو تھا کہ ساتھ رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈارسن نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... کرنل ڈارسن نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"فلپس بول رہا ہوں چیف۔ مین آپریشن روم سے۔ آپ فوراً یہاں آجائیں آپ کو ایک عجیب چیز دکھانی ہے"..... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"او کے۔ میں آرہا ہوں"..... کرنل ڈارسن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا آگے بڑھ کر اس نے ٹی وی بند کیا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بڑے سے ہال کمرے میں داخل ہوا اور

چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ ہال میں دیواروں کے ساتھ مختلف سائزوں کی عجیب و غریب مشینیں نصب تھیں جو سب چل رہی تھیں لیکن ان کے سامنے ایک بھی آدمی نہ تھا البتہ اس ہال کے درمیان میں ایک بڑی سی میز کے سامنے ایک اونچی الماری کی طرح کی ایک مشین موجود تھی جس کا میز سے اوپر والا حصہ سکرین پر مشتمل تھا لیکن اس سکرین پر بے شمار خانے بنے ہوئے تھے نچلے حصے میں بٹن اور ڈائل تھے۔ مشین چونکہ میز سے کچھ ہٹ کر فرش پر کھڑی تھی اس لئے میز کی دوسری طرف آخری حد تک ہر چیز نظر آرہی تھی اس مشین کے تمام تقریباً سارے بلب روشن تھے اور ڈائلوں میں سوئیاں متحرک تھیں میز کی دوسری طرف دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن میں سے ایک پر نیلی شرٹ اور سفید پتلون پہنے ایک مضبوط جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا اس کی پیشانی فراخ تھی اور چہرے کے نقوش ایسے تھے جیسے وہ یونانی دیو مالا کا کوئی کردار ہو۔ اس کے سر پر موجود بال سنہرے بھی تھے اور گھنگھریالے بھی اور لچھوں کی صورت میں اس کے کاندھوں تک پڑے ہوئے تھے۔ قلمیں لمبی اور بڑی بڑی تھیں وہ اپنے جسم لباس اور چہرے مہرے سے کوئی فلمی ایکٹر لگ رہا تھا کرنل ڈارسن کے اندر داخل ہوتے ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہیلو فلپس کیا چیز ہے جو تم مجھے دکھانا چاہتے ہو"..... کرنل ڈارسن نے آگے بڑھ کر اس کے ساتھ پڑی ہوئی دوسری کرسی سنبھالتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"سکرین آٹھ کو دیکھئے چیف "..... فلپس نے کہا اور کرنل ڈارسن کی نظریں سکرین کے اس خانے پر جم گئیں جس پر آٹھ کا ہندسہ روشن تھا۔ سکرین پر انتہائی مسلاطم خیز طوفانی لہریں چھائی ہوئی تھیں یوں لگ رہا تھا جیسے سطح سمندر سے آسمان تک مسلسل طوفانی لہریں اٹھ رہی ہوں چکرا رہی ہوں اور گر کر پھر اٹھ رہی ہوں۔ عجیب وحشت انگیز منظر تھا جسے دیکھ کر ہی خوف سے بے اختیار پھریری سی آجاتی تھی۔

"یہ تو بلیک آئی لینڈ کے ارد گرد طوفانی لہروں کا منظر ہے۔ کیا ہے اس میں "..... کرنل ڈارسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"چند منٹ توقف کیجئے چیف ابھی آپ کو کچھ نظر آجائے گا"۔ فلپس نے کہا اور پھر واقعی چند لمحوں بعد کرنل ڈارسن بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ان طوفانی لہروں میں ایک بہت بڑے بیضوی سے ڈبے کو دیکھا جو ان خوفناک لہروں کے ساتھ اوپر کو اٹھتا گھومتا اور پھر نیچے گر جاتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ حیرت انگیز طور پر متوازن رہتا تھا۔ اس کے نچلے حصے کی دونوں سائیڈوں پر لمبے لمبے اور قدرے نیچے کو جھکے ہوئے بڑے تختے سے نظر آرہے تھے۔ اوپر والے حصے پر ایک چھوٹا سا مستول بھی نظر آرہا تھا جس کا اوپر کا حصہ دو شاخوں میں تقسیم تھا اور اس کے درمیان ایک عجیب سا شفاف سا پردہ نظر آرہا تھا چند لمحوں کے لئے یہ منظر نظر آیا پھر لہروں میں گم ہو گیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ ان خوفناک طوفانی لہروں میں تو بڑے بڑے جہازوں کے پرزے اڑ جاتے ہیں یہ ڈبہ کیسا ہے "..... کرنل ڈارسن

نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دوما جہاز ہے چیف "..... فلپس نے جواب دیا تو کرنل ڈارسن بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگا

"دوما جہاز وہ کیا ہوتا ہے "..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"چیف مجھے سمندری جہازوں کے متعلق کتابیں پڑھنے کا شوق ہے ایک کتاب کے مطالعے کے دوران اس جہاز کی تصویر بھی میں نے دیکھی تھی جسے کسی آرٹسٹ نے قلمی تیار کیا تھا اور اس کی تفصیل بھی پڑھی تھی۔ جہاں تک مجھے یاد ہے کہ قدیم زمانے کے بحری قزاق طوفانی لہروں کا مقابلہ کرنے کے لئے اس قسم کے جہاز تیار کیا کرتے تھے۔ اس جہاز میں کسی دوما درخت کی لکڑی استعمال کی جاتی ہے اور یہ لکڑی ایسی ہے کہ انتہائی لچکدار ہوتی ہے۔ اسے توڑا نہیں جا سکتا اور اسے متوازن کرنے کے لئے اس کی سائیڈوں پر لمبے لمبے مخصوص انداز کے تختے لگائے جاتے ہیں۔ یہ مکمل طور پر بند ہوتا ہے لیکن اس کے اندر چھوٹے چھوٹے سوراخ کئے جاتے ہیں جن پر کسی اور درخت کی چھال لگائی جاتی ہے جو اس قدر شفاف ہوتی ہے کہ جیسے شیشہ اور اس پر پانی کا دباؤ بھی اثر نہیں کرتا۔ اس درخت کی چھال سے بادبان بنایا جاتا ہے اور مستول کو کنٹرول کر کے جہاز کو آگے بڑھایا جاتا ہے اور تصویر کے مطابق یہ بالکل دوما جہاز ہے اور بلیک آئی لینڈ کی طرف بڑھ رہا ہے"..... فلپس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور کرنل ڈارسن کے [illegible] حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

www.urdukorner.com

"یہ کیسے ممکن ہے فلپس کی اس قدر خوفناک طوفانی لہروں میں کسی لکڑی کا بنا ہوا جہاز صحیح سلامت رہ سکتے"۔ کرنل ڈارسن نے کہا۔

"آپ کی ٹنل تو دھات کی بنی ہوئی ہے وہ بھی تو اس طوفانی لہروں سے نہیں ٹوٹتی۔ ہو سکتا ہے یہ اس لکڑی کی خاصیت ہو کہ دباؤ کو سہار لیتی ہو"..... فلپس نے جواب دیا اور کرنل ڈارسن کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو بے حد برا ہوا۔ یقیناً اس جہاز میں عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس باد بانی جہاز کے ذریعے بھی بلیک آئی لینڈ تک کوئی پہنچ سکتا ہے۔ ویری بیڈ"۔ کرنل ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس اس میں گھبرانے کی کوئی بات نہیں..... بلیک آئی لینڈ پر ایگم وائی تھری ریز کا دائرہ موجود ہے جیسے ہی یہ جہاز ان ریز کے سرکل میں پہنچے گا۔ اسے راکھ ہونے سے کوئی بھی نہ بچا سکے گا"..... فلپس نے کہا۔

"کہیں یہ ریز بھی اس پر بے اثر نہ ہو جائیں"..... کرنل ڈارسن نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں باس ایسا ہونا تو ممکن ہی نہیں"..... فلپس نے کہا۔

"نہیں فلپس میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملات بگڑ رہے ہیں۔ ہمیں فوری طور پر اس کا کوئی تدارک کرنا چاہیئے"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"آپ جو حکم فرمائیں"..... فلپس نے کہا۔

"ہمیں خود اس ٹنل کے ذریعے بلیک آئی لینڈ پہنچنا چاہیئے۔ اس کے پریشنل سیکشن کے ذریعے ہم مکمل حفاظتی مشینری کو استعمال کر سکتے ہیں۔ ورنہ یہ عفریت جو اس دوما جہاز کے ذریعے بلیک آئی لینڈ تک پہنچ سکتے ہیں وہ اسے تباہ بھی کر سکتے ہیں"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس جیسے آپ حکم دیں۔ یہاں کا کنٹرول آٹو میٹک کر دیتے ہیں اور وہاں چلے چلتے ہیں"..... فلپس نے رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اس جہاز کو بلیک آئی لینڈ تک پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا"۔ کرنل ڈارسن نے پوچھا۔

"ابھی بہت دیر ہے باس۔ ابھی تو یہ طوفانی دائرے کے ابتدائی حصے میں ہیں اور ان طوفانی لہروں میں رفتار نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ نہیں میرے خیال میں آٹھ دس گھنٹے تو بہرحال لگ ہی جائیں گے۔ اس سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں کم بہرحال نہیں ہو سکتے"..... فلپس نے کہا۔

"اوکے کافی ہیں"..... کرنل ڈارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"..... دوسری طرف سے یوشی کی آواز سنائی دی۔

"یوشیا میں کرنل ڈارسن بول رہا ہوں۔ ایک عجیب و غریب

www.urdukorner.com

بادبانی قسم کا بحری جہاز بلیک آئی لینڈ کی طرف بڑھ رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس میں عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے اور میں ان کے حتمی مقابلے کے لئے فوری طور پر خود بلیک آئی لینڈ جانے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ اگر تم ساتھ جانا چاہو تو ابھی مجھے بتا دو "..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"میں ساتھ جاؤں گی کرنل "۔ یوشی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"او۔ کے پھر تیار ہو کر ٹنل روم میں پہنچ جاؤ۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے کے اندر "..... کرنل ڈارسن نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس زیرو روم سر"۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈارسن بول رہا ہوں "۔ کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف "..... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"سنو ہم فوری طور پر بلیک آئی لینڈ جا رہے ہیں ٹنل کو اوپن کرو اور لیبارٹری کے آپریشنل انچارج شیکل کو الرٹ کر کے ہماری آمد کے متعلق بتا دو۔ ہم آدھے گھنٹے بعد سفر شروع کریں گے "۔ کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف "..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈارسن نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس آرنلڈ بول رہا ہوں "..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈارسن فرام دس اینڈ "..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف "۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ خاصا نرم تھا۔

"اپنے پورے گروپ کو لے کر زیرو روم پہنچ جاؤ۔ تمام ایمرجنسی ہتھیار تمہارے پاس ہونے چاہئیں۔ ہم نے بلیک آئی لینڈ پہنچنا ہے اور وہاں کارروائی کرنی ہے "..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"یس چیف "..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈارسن نے رسیور رکھ دیا۔

"تم اسے آٹو میٹک کر کے زیرو روم پہنچ جاؤ۔ تمہاری وہاں موجودگی بے حد ضروری ہے "۔ کرنل ڈارسن نے فلپس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف میں پہنچ جاؤں گا "..... فلپس نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور کرنل ڈارسن سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

www.urdukorner.com

ایک بیضوی طرز کے لکڑی کے کمرے کے اندر لکڑی کی ایسی کرسیاں موجود تھیں جن کے اندر باقاعدہ ٹانگیں گزارنے کے لئے سوراخ بنے ہوئے تھے۔ یہ کرسیاں اس کمرے کی دیواروں کے ساتھ دونوں قطاروں میں بنائی گئی تھیں۔ ان کی چوڑائی کافی تھی۔ ان کرسیوں کی دو قطاروں کے سامنے لکڑی کی دیوار کے ساتھ ایک چھوٹی سی سکرین اس طرح لگائی گئی تھی کہ یہ کمرہ چاہے جس طرح بھی ہچکولے کھائے وہ سکرین خود بخود حرکت کر کے سیدھی ہو جاتی تھی۔ اس سکرین کے نیچے اس لکڑی کے ایک کھلے منہ والے باکس میں ایک مشین موجود تھی جس کے گرد اس لکڑی کا برادہ چاروں طرف بھر دیا گیا تھا۔ کرسیوں کی پہلی قطار میں دائیں طرف ٹیگولا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں ان سوراخوں کے اندر سے گزر کر نیچے لٹک رہی تھیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبا سا گول ڈنڈا تھا جس کا دوسرا موٹا سرا

اس کمرے کے ایک کونے میں جا کر دیوار میں غائب ہو جاتا تھا۔ اس کے ساتھ والی کرسی پر عمران بھی اسی طرح سوراخوں میں سے ٹانگیں گزار کر بیٹھا تھا۔ ان کی پشت پر تختے تھے جو خود بخود نیچے اور اوپر ہو جاتے تھے۔ اس کے ساتھ تیسری کرسی پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی رو میں دو کرسیاں تھیں۔ جو پہلے والی قطار میں موجود کرسیوں کی نشست سے زیادہ چوڑی بھی تھیں اور ان کو ڈبل تختوں کی مدد سے بنایا گیا تھا۔ ان پر جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاز میں موجود پانچوں افراد کے جسموں پر ایک خصوصی ساخت کا غوطہ خوری کا لباس تھا۔ سر پر ہیلمٹ تھا جس کا شیشہ سب نے اوپر کو اٹھایا ہوا تھا۔ ان سب کی پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے تھے جو لباس کے ساتھ ہی سلے ہوئے تھے اور تھیلے بھرے ہوئے لگ رہے تھے۔ عمران کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول آلہ تھا۔ سکرین روشن تھی اور اس پر دور دور تک پرسکون سمندر نظر آ رہا تھا اور یہ کمرہ دوما جہاز کا اندرونی حصہ تھا دوما جہاز خاصی تیز رفتاری سے سمندر پر تیرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور وہ سب اطمینان اور سکون سے بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران۔ ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا چاروں اپنی اصل شکلوں میں تھے۔ اس کمرے کے فرش پر پانچ مصنوعی انسانی لاشیں بھی پڑی ہوئی تھیں۔ جن پر باقاعدہ لباس تھے اور ان کے جسم کٹے پھٹے سے تھے۔ کسی کا سر غائب تھا تو کسی کا دھڑ کٹا ہوا تھا۔ یہ لاشیں پلاسٹک کی بنی ہوئی تھیں۔

"دو گھنٹوں بعد ہم طوفانی لہروں کے دائرے میں داخل ہو جائیں

www.urdukorner.com

گے عمران صاحب اور جیسے جیسے آگے بڑھتے چلے جائیں گے طوفانی لہروں کا زور شور بھی اسی طرح بڑھتا چلا جائے گا"..... ٹیگولا نے کہا اس وقت وہ انتہائی تازہ دم اور تروتازہ سا نظر آرہا تھا۔ اس کے چہرے پر سرخی بھی نظر آرہی تھی اور مدھم آنکھیں چمکیلی اور جوان دکھائی دے رہی تھیں۔ اس وقت وہ اس ٹیگولا سے قطعی مختلف شخصیت نظر آرہی تھی۔ جب اس کی عمران سے پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ وہ اس وقت دوما جہاز پر موجود تھے اور ٹیگولا نے واقعی سمبورا کی مدد سے اس جہاز کو تیار کرنے میں دن رات ایک کر دیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ یہ جہاز چند دنوں میں تیار ہو گیا تھا۔ لیکن اسے تیار مالا گوسی میں لا کر کیا گیا تھا۔ موزنبیق سے مالا گوسی لکڑی کو ایک بحری جہاز کے ذریعے لایا گیا تھا اور پھر اسے جوڑ کر اور اس کو فائنل ٹچ دینے کے بعد وہ سب اس میں سوار ہو گئے تھے اور اسے سمندر میں دھکیل دیا گیا تھا۔ جو راڈ ٹیگولا کے ہاتھ میں تھا یہ اس جہاز کا سٹیرنگ تھا۔ اس کی مدد سے اوپر لگے ہوئے بادبان کو اس طرح گھمایا اور ایڈجسٹ کیا جا سکتا تھا کہ جہاز ہوا کی مدد سے تیزی سے آگے بڑھ سکے۔ اسی انداز کی کرسیاں اور ان کی فٹنگ سب ٹیگولا نے کی تھی اور عمران نے اس میں کوئی دخل نہ دیا تھا۔ البتہ ان کی فٹنگ کے دوران اس نے مشورے ضرور دیئے تھے۔ سامنے دیوار سے ٹنگی ہوئی مخصوص قسم کی سکرین اور نیچے کھلے ہوئے باکس میں موجود مشین عمران نے زمبابوے جا کر حاصل کی تھی۔ اس کے علاوہ بھی وہ اور بہت سے خاص قسم کے آلات لے کر آیا تھا اور

آلات کے ساتھ ساتھ ضروری اسلحہ بھی تھا جو سب اس سیاہ بیگ میں بند تھا جو جوزف کے ساتھ والی کرسی پر موجود تھا۔ انہیں سمندر میں سفر کرتے تقریباً بارہ گھنٹے گزر چکے تھے۔ ٹیگولا کے سامنے دیوار میں ایک بڑا سا سوراخ تھا۔ جس پر شفاف چھال کا ٹکڑا لکڑی میں مخصوص انداز میں فکس کر دیا گیا تھا۔ ٹیگولا اس بیرونی فضا کو دیکھتے ہوئے سٹیرنگ کو حرکت دے رہا تھا۔

"جب جہاز طوفانی لہروں میں پہنچ جائے گا پھر تم کس طرح اس کی سمت صحیح رکھو گے"..... عمران نے ٹیگولا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بڑی آسان بات ہے۔ مجھے ان لہروں کے پورے چکر کا بخوبی علم ہے کہ لہریں کس سمت سے اٹھتی ہیں اور کس سمت پر گھوم کر واپس سمندر میں گرتی ہیں۔ میری تو پوری عمر انہی طوفانی لہروں سے گزرتے ہوئے گزری ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں ہم جزیرے پر پہنچ جائیں گے"..... ٹیگولا نے مسکراتے ہوئے جواب اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس جزیرے پر یقیناً ایسا نظام موجود ہو گا کہ وہ ہمیں ان طوفانی لہروں میں سے گزرتے ہوئے چیک کر لیں گے۔ اور لازماً وہ کوشش کریں گے کہ اس جہاز کو تباہ کر دیا جائے"..... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا یہ میرے لئے نئی اطلاع ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار جھینپ سا گیا اس کے چہرے پر شرمندگی

www.urdukorner.com

کے تاثرات ابھر آئے۔

"باس میں نے تو ایک امکانی بات کی تھی"..... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ مشین جو سامنے باکس میں موجود ہے یہ میں نے زمبابوے کی ایک پارٹی کو خصوصی آرڈر دے کر ایمرجنسی طور پر ایکریمیا سے منگوائی ہے۔ یہ مشین صرف فلمیں دکھانے کے کام نہیں آتی۔ اس مشین کی خصوصیت ہے کہ یہ ہر قسم کے شعاعی ہتھیاروں کو بے کار کر دیتی ہے اور موجودہ جدید دور کا یہی ایک فائدہ ہے کہ اب دشمن کے خلاف انتہائی جدید شعاعی ہتھیار استعمال کئے جاتے ہیں۔ ورنہ اب اگر وہ لوگ توپیں اور منجنیقیں استعمال کریں تو ایک لمحہ بھی دشمن پر صحیح سلامت نہ رہ سکے گا"..... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سکرین پر آسمان تک جاتی ہوئی طوفانی لہریں نظر آنے لگیں اور وہ سب سنبھل کر بیٹھ گئے کیونکہ یہ دراصل ان کے لئے اصل امتحان تھا۔ اور ان طوفانی لہروں میں سے گزرتے ہوئے ان کی موت اور زندگی کے چانس ففٹی ففٹی تھے۔ ٹیگولا کے ذہن کا تو عمران کو علم نہ تھا لیکن اس کے ذہن میں بہرحال یہ خدشہ موجود تھا کہ یہ جہاز ان طوفانی لہروں کا مقابلہ بھی کر سکے گا یا نہیں۔ عمران نے یہ رسک صرف آخری چارہ کار کے طور پر لیا تھا کیونکہ اس کے علاوہ اس جزیرے پر پہنچنے کا اور کوئی ذریعہ نہ رہا تھا۔

"باس اگر اس مشین کو ہم ہیلی کاپٹر میں رکھ لیتے تو پھر بھی تو ان کے شعاعی ہتھیار بے کار ہو جاتے"..... تھوڑی دیر بعد جوزف

رہنے کے بعد ٹائیگر نے ایک بار پھر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کو وہ لوگ میزائل سے تباہ کر دیتے۔ لیکن ان طوفانی لہروں میں وہ میزائل کو نشانے پر نہیں مار سکتے۔ ویسے یہ الگ بات ہے کہ ہماری قسمت خراب ہو اور ان طوفانی لہروں میں ان کا نشانہ ٹھیک پڑ جائے۔ ایسی صورت میں سوائے اناللہ پڑھنے کے اور کیا ہو سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ عقب میں بیٹھے ہوئے جوزف اور جوانا دونوں خاموش تھے۔

"جوزف کیا تمہیں بھی ٹائیگر کی طرح ان طوفانی لہروں سے خوف آ رہا ہے"..... عمران نے مڑ کر جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں باس مجھے کوئی خوف نہیں ہے کیونکہ طوفانی لہروں کا دیوتا زامارا سب سے اونچے درخت کی چوٹی پر بیٹھا دھوپ سینکنے میں مصروف ہے۔ اس لئے یہ طوفانی لہریں ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتیں"۔ جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا اسے ملیریا بخار ہو گیا ہے"..... عمران نے پوچھا اور اس کی بات پر جوزف کے ساتھ بیٹھا ہوا جوانا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"باس دیوتاؤں کو بخار نہیں ہوا کرتا۔ آج کل بارشوں کا موسم ہے اور جنگل سب گیلے ہو گئے ہیں اس لئے اس موسم میں دیوقامت درختوں کی چوٹیوں پر چڑھ جاتے ہیں اور دھوپ سینکتے ہیں"..... جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

www.urdukorner.com

"کمال ہے۔جب موسم بارش کا ہو تو سورج کیسے نکل سکتا ہے کہ دیوتا دھوپ سینک سکیں"..... اس بار جوانا نے کہا۔

"تمہیں کیا معلوم جوانا کہ دیوتا کیا ہوتے ہیں اور وہ کیسے دھوپ سینکتے ہیں۔ تم سمجھتے ہو کہ یہ دھوپ اور بارش جنگلوں پر بھی اسی طرح ہوتی ہے جس طرح شہروں پر ہوتی ہے۔یہ بات نہیں ہے جنگلوں پر ہونے والی بارش ہمیشہ بہت اونچے درختوں کی چوٹیوں سے نیچے ہوتی ہے گھنے بادل نیچے اتر آتے ہیں اور چوٹیوں پر دھوپ ہوتی ہے۔چمکتی ہوئی دھوپ"..... جوزف نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جوزف درست کہہ رہا ہے جوانا تم نے اکثر پہاڑی مقامات پر دیکھا ہو گا کہ اوپر چوٹی پر دھوپ ہوتی ہے اور نیچے وادی میں زوردار بارش ہو رہی ہوتی ہے۔ایسا ہی افریقہ کے انتہائی بلند جنگلات میں ہوتا ہے"۔ عمران نے تشریح کرتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا۔لیکن دوسرے لمحے جہاز میں ایک زوردار دھماکہ ہوا اور سوائے ٹیگولا کے باقی سب کے حلق سے بے اختیار ہلکی ہلکی چیخیں نکل گئیں۔جہاز انتہائی خوفناک انداز میں یکلخت اس طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا جیسے پتنگ کی ڈور کو تیزی سے کھینچنے کی وجہ سے پتنگ یکلخت اوپر کو اٹھتا ہے۔اس کے ساتھ ہی وہ خاصی حد تک ٹیڑھا ہو گیا تھا اور وہ سب اس طرح ایک طرف کو جھک گئے تھے جیسے ان کا توازن خراب ہو گیا ہو۔دوسرے لمحے جہاز کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ سب تیزی سے مخالف سمت میں تقریباً اوندھے سے ہو گئے۔اور پھر جہاز ایک بار گھوما

اور پھر یکلخت نیچے گرنے لگ گیا اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے آنتیں ان کے گلے میں آ رہی ہوں پھر ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ وہ سیدھا ہوا ہی تھا کہ پھر ایک اور جھٹکے سے اوپر کو اٹھنے لگا۔اگر ان کی ٹانگیں کرسیوں میں بنے ہوئے سوراخوں کے اندر پھنسی ہوئی نہ ہوتیں تو یقیناً وہ نیچے گر جاتے۔اب سکرین پر ہر طرف انتہائی خوفناک طوفانی لہریں ہی نظر آ رہی تھیں اور چند لمحوں بعد جہاز کی یہ حرکت اس قدر تیز ہو گئی کہ ان کے لئے ایک دوسرے کو دیکھنے تک کی مہلت نہ مل رہی تھی ان سب کو بالکل اس طرح محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی انتہائی تیز رفتار برقی جھولے میں بیٹھے ہوئے ہوں ان کے جسم بری طرح الٹ پلٹ سے ہو رہے تھے ٹیگولا اور عمران دونوں کے چہروں پر البتہ اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔عمران کی نظریں مسلسل دیوار پر ٹنگی ہوئی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جو تیزی سے گھومنے کے باوجود اپنی جگہ پر اس طرح آ جاتی تھی کہ نظریں نہ ہٹتی تھیں جب کہ ٹیگولا کے ہاتھ اب پہلے کی نسبت زیادہ تیزی سے چلنے لگ گئے تھے۔

"باس یہ تو انتہائی خوفناک صورتحال ہے۔مجھے تو یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں کسی انتہائی خوفناک زلزلے کی زد میں آ گیا ہوں۔یہ صورت حال کب ختم ہو گی"..... اچانک ٹائیگر نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"مفت کا جھولا مل گیا ہے۔عیش کرو"..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور ٹائیگر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

www.urdukorner.com

"فکر نہ کریں مسٹر ٹائیگر تھوڑی دیر بعد آپ کا جسم خود بخود اس صورتحال سے مطابقت پیدا کر لے گا اس کے بعد آپ کو اس قدر پریشانی نہ ہو گی جتنی اب ہو رہی ہے"..... ٹیگولا نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تقریباً آدھے گھنٹے کی انتہائی خوفناک صورتحال کے بعد آہستہ آہستہ وہ سب نارمل ہوتے چلے گئے گو اب بھی ان کے جسم مسلسل ٹیڑھے میڑھے ہو رہے تھے وہ اوپر نیچے بھی ہو رہے تھے اور جہاز کے ساتھ ساتھ کسی لٹو کی طرح گھومتے بھی جا رہے تھے لیکن اب ان کے چہروں پر وہ پہلے جیسی پریشانی نہ تھی۔ پھر اچانک سکرین پر سفید رنگ کی تیز لہریں سی نمودار ہوئیں اور سکرین پر آڑے ترچھے انداز میں پھیلتی چلی گئیں اور عمران اس لہر کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"ہمیں چیک کیا جا رہا ہے۔ ہم چیکنگ ریز رینج میں داخل ہو گئے ہیں"..... عمران نے کہا لیکن کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ جہاز واقعی کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوم رہا تھا۔ اور اب تو دھماکوں کی شدت اس قدر ہو گئی تھی کہ انہیں ہر لمحے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے ایک دھماکے سے جہاز کے پرخچے اڑ جائیں گے لیکن واقعی دوما لکڑی دنیا کی سب سے لچکدار لکڑی ثابت ہو رہی تھی۔ جہاز صحیح سالم تھا اور مسلسل آگے بڑھا چلا جا رہا تھا سکرین پر لہریں اسی طرح موجود تھیں۔

"ابھی کتنا سفر باقی ہو گا جزیرے تک پہنچنے کے لئے"..... ٹائیگر

نے ٹیگولا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"تقریباً دس گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے"..... ٹیگولا نے جواب دیا اور عمران سمیت سب کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ مزید دس گھنٹے مسلسل اس خوفناک حالت میں رہنے کا تصور ہی ان کے لئے انتہائی تکلیف دہ تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ اسے برداشت کرنے کے لئے مجبور تھے۔ اور پھر اس طرح قیامت خیز انداز میں نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ اچانک عمران بری طرح چونک پڑا۔ اس نے سکرین پر ایک سرخ رنگ کے شعلے کو انتہائی تیز رفتاری سے جہاز کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا اس کے ہونٹ بھنچ گئے لیکن شعلہ اچانک غائب ہو گیا۔

"یہ کیا تھا باس"..... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ریکٹ میزائل۔ جو پانی میں کام کرتا ہے۔ طوفانی لہروں کی وجہ سے جہاز اس کی زد سے بچ نکلا ہے لیکن دیکھو کب تک"..... عمران نے جواب دیا۔

"یہاں کسی قسم کا کوئی نشانہ نہیں لگ سکتا۔ وہ چاہے کچھ بھی کر لیں۔ جہاز کو تباہ نہیں کر سکتے"..... ٹیگولا نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر سکرین پر بار بار شعلے آتے دکھائی دیئے۔ لیکن واقعی کوئی بھی جہاز کو نہ چھو سکا۔ عمران اس کی وجہ جانتا تھا اس قدر خوفناک طوفانی لہروں میں جہاز کسی حقیر تنکے کی طرح انتہائی تیز رفتاری سے اوپر نیچے اور دائیں بائیں مسلسل گھوم رہا تھا اس لئے واقعی نشانہ تقریباً ناممکن تھا۔ اس حالت میں سفر کرتے

www.urdukorner.com

ہوئے انہیں تقریباً دس گھنٹے گزر گئے اور پھر سکرین پر ان طوفانی لہروں کے پس منظر میں کبھی کبھی ایک جزیرے کی جھلک نظر آنے لگ گئی۔ طوفانی لہروں کا زور بھی اب خاصا کم ہو گیا تھا۔

"ہم ایک گھنٹے بعد ان طوفانی لہروں سے نکل جائیں گے"۔ ٹیگولا نے کہا۔

"وہ جگہ تم نے بتانی ہے ٹیگولا جہاں سے ہم سمندر کے اندر تیر کر جزیرے تک پہنچ سکیں۔ اگر تم سے ذرا بھی غلطی ہو گئی تو کوئی میزائل جہاز کو لگ جائے گا اور پھر ہماری لاشوں کے ٹکڑے بھی دستیاب نہ ہوں گے"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ٹیگولا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب مجھے معلوم ہے"..... ٹیگولا نے اسی طرح اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس وقت پوزیشن ایسی تھی کہ عمران جیسے شخص کو بھی ٹیگولا کا محتاج ہونا پڑ رہا تھا۔ اور جو پلاننگ عمران نے بنائی تھی اس میں مرکزی کردار ٹیگولا ہی تھا۔ عمران کی پلاننگ کے مطابق طوفانی لہروں کے آخری حصے میں پہنچ کر وہ جہاز کے ایک خفیہ خانے سے سمندر میں اتر جاتے اور جہاز آگے بڑھتا رہتا اور یقیناً جہاز جیسے ہی پرسکون سمندر میں پہنچتا اسے آسانی سے تباہ کیا جا سکتا تھا اس طرح اسے یقین تھا کہ جزیرے پر موجود لوگ جہاز کو تباہ کر کے مطمئن ہو جائیں گے اور وہ آسانی سے سمندر میں تیرتے ہوئے [illegible]

کامیاب ہو جائیں گے۔ جہاز میں شعاعی ہتھیاروں کو بے کار کرنے کی جو مشین موجود تھی وہ اتنی بڑی تھی کہ اسے ساتھ نہ لے جایا جا سکتا تھا اس لئے عمران نے یہ خصوصی ساخت کے لباس منگوائے تھے جن کے اندر باقاعدہ سائنسی آلات موجود تھے جن کی مدد سے وہ شعاعی ہتھیاروں سے کافی حد تک محفوظ رہ سکتے تھے لیکن وہ کون سی جگہ ہو سکتی تھی جہاں انہوں نے جہاز کو چھوڑ کر سمندر میں اترنا تھا۔ اس کا فیصلہ ٹیگولا نے کرنا تھا اور یہی مرکزی نقطہ تھا۔ اگر ٹیگولا سے غلطی ہو جاتی ہے اور وہ ذرا پہلے سمندر میں اترتے ہیں تو طوفانی لہریں انہیں چند لمحوں میں توڑ پھوڑ سکتی تھیں اور اگر ٹیگولا کی غلطی کی وجہ سے انہیں سمندر میں اترنے میں دیر ہو جاتی تو پھر یقیناً اس جہاز کے ساتھ ان کے جسموں کے بھی پرخچے اڑ سکتے تھے۔ لیکن جہاں تک عمران نے ٹیگولا کو ریڈ کیا تھا اسے یقین تھا کہ ٹیگولا اپنے تجربے کی بنا پر صحیح جگہ کا انتخاب کرے گا اور اس طرح ان کی پلاننگ کامیاب ہو جائے گی۔ لیکن یہ صرف آئیڈیا ہی تھا۔ اس لئے ففٹی ففٹی رسک بہرحال موجود تھا۔

"تیار ہو جائیں ہم دس منٹ بعد سمندر میں کود جائیں گے"۔ اچانک ٹیگولا نے کہا اور وہ سب تن کر بیٹھ گئے انہوں نے ہیلمٹ کے شیشے چہرے کے آگے کر لئے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کرسیوں کے سوراخوں سے اپنی ٹانگیں باہر نکالنے اور اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ جہاز ابھی چکرا رہا تھا لیکن اب اس کا یہ انداز شدید ہچکولوں جیسا ہو چکا تھا وہ پہلے والی صورتحال نہ تھی۔ کرسیوں

www.urdukorner.com

سے نکل کر وہ نیچے فرش پر آ گئے اور پھر ٹیگولا نے سٹیئرنگ نما راڈ کو کرسی کے ساتھ موجود رسی کے ساتھ باندھا اور پھر کسی بندر کی طرح پھدک کر وہ کرسی سے باہر آیا اور تیزی سے جہاز کے عقبی کونے کی طرف بڑھ گیا اس نے وہاں موجود لکڑی کے ایک ہینڈل کو ایک جھٹکے سے نیچے کھینچا تو جہاز کا ایک تختہ تیزی سے اندر کی طرف سے اوپر کو اٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی تھوڑا سا پانی اندر آیا مگر پھر اندرونی ہوا کے دباؤ کی وجہ سے پانی اندر آنے سے رک گیا۔ دوسرے لمحے عمران اچھل کر اس کھلے ہوئے تختے سے باہر نکل گیا اس کے پیچھے ٹائیگر پھر جوزف اور جوانا اور آخر میں ٹیگولا باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر باہر موجود ایک لکڑی پر اپنے جسم کا دباؤ ڈالا تو تختہ خود بخود بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی جہاز کافی آگے بڑھ گیا جب کہ وہ پانچوں تیزی سے سمندر کی اندرونی سطح کی طرف غوطہ لگا گئے۔ گو ان کے جسم ابھی تک طوفانی لہروں کی وجہ سے اس مچھلی کی طرح الٹ پلٹ سے ہو رہے تھے جسے پانی سے باہر نکال دیا ہو لیکن بہر حال یہ الٹ پلٹ اس قدر تیز نہ تھی کہ وہ اپنے آپ کو سنبھال ہی نہ سکتے۔ ان سب کے لباسوں کے ساتھ ایک رسی بھی منسلک تھی جس سے وہ سب بندھے ہوئے تھے۔ یہ رسی اس لئے باندھی گئی تھی کہ طوفانی موجوں کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے بچھڑ کر کہیں دور نہ نکل جائیں۔ وہ سب تیزی سے تیرتے ہوئے اس طرف کو جا رہے تھے جس طرف ہچکولے کھاتا ہوا جہاز جا رہا تھا اور ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک ایک سرخ شعلہ

طوفانی موجوں کے درمیان تیرتا ہوا بجلی کی سی رفتار سے دوما جہاز سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی دوما جہاز کے پرخچے اڑ گئے۔ جہاز کی لکڑیاں لاکھوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر لہروں کے ساتھ ابھرنے اور ڈوبنے لگیں عمران اور اس کے ساتھی یہ سب منظر دیکھ رہے تھے لیکن وہ سب اپنی اپنی جگہ پوری طرح مطمئن تھے کیونکہ انہیں اس بات کا خدشہ پہلے سے ہی تھا کیونکہ اب طوفانی لہروں میں وہ پہلے جیسا زور نہ رہا تھا اور اب جہاز کو آسانی سے کسی بھی میزائل کا نشانہ بنایا جا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ طوفانی لہروں کا پوری طرح زور ختم ہونے سے پہلے ہی وہ جہاز سے باہر آ گئے تھے۔

"باس کیا ہم انہیں نظر آ رہے ہوں گے"..... ٹائیگر کی آواز عمران کے کانوں سے ٹکرائی۔

"جب بھی نظر آئے تو ایسے ہی میزائل ہماری طرف بھی رخ کر لیں گے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"باس اگر جہاز میں میزائل کے خلاف کام کرنے والی کوئی مشین ہوتی تو یہ اس طرح تباہ نہ ہو سکتا۔ کم از کم واپسی کے کام آ جاتا"۔ ٹائیگر نے جو عمران کے برابر ہی تیر رہا تھا۔ قدرے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"اس عظیم مسلمان سپہ سالار کے بارے میں تو تم جانتے ہو جس نے دشمن کی سرزمین پر پہنچ کر اپنی کشتیاں خود جلا دی تھیں تاکہ اس کے لشکر کا کوئی سپاہی واپسی کے بارے میں سوچ ہی نہ سکے"۔ عمران

www.urdukorner.com

نے کہا۔

"یس باس میں سمجھ گیا"..... ٹائیگر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ویسے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر زندہ رہے تو واپسی ہیلی کاپٹر سے بھی ہو سکتی ہے۔ اور اگر مر گئے تو ایسی صورت میں واپسی کی فکر فضول ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار ٹائیگر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اب سمندر کے اندر خاصی گہرائی میں تیرتے ہوئے جزیرے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ان کے پاس روایتی طور پر آکسیجن سلنڈر موجود نہ تھے۔ بلکہ غوطہ خوری نے ان جدید لباسوں کے ہیلمٹ کے اندر ایسا کمپیوٹرائزڈ نظام موجود تھا جو سمندر کے پانی میں سے خود بخود مطلوبہ مقدار میں آکسیجن علیحدہ کر کے انہیں مہیا کرتا رہتا تھا اس طرح اس لباس کو پہننے کے بعد وہ سمندر کے اندر بالکل اس طرح سانس لے رہے تھے جیسے باہر فضا میں سانس لیتے ہیں۔ چونکہ ان لباسوں کے اندر ریز کے خلاف کام کرنے والا نظام بھی موجود تھا اس لئے وہ بے فکری سے تیرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ٹیگولا سب سے آگے تھا اور اب ان کے اوپر سمندر خاصا پر سکون ہو چکا تھا۔ اور پھر آہستہ آہستہ وہ جزیرے کے قریب پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ ٹیگولا انہیں جزیرے کے مشرقی حصے کی طرف لے آیا تھا۔ یہاں موجود زیر زمین ایسی کھاڑیاں موجود تھیں جن میں وہ پناہ بھی لے سکتے تھے اور ان کے اندر موجود قدرتی

کریکوں سے گزر کر سطح پر بھی پہنچ سکتے تھے۔ عمران کو چونکہ جزیرے میں بنائی گئی زیر زمین لیبارٹری کے محل وقوع اور اس کے اندرونی نقشے کا علم تھا۔ اس لئے اس نے بھی جزیرے کے مشرقی حصے کا ہی انتخاب کیا تھا نقشے کے مطابق یہ لیبارٹری جزیرے کے مغربی حصے میں بنائی گئی تھی۔ وہ حصہ جس کا رخ زارا کا جزیرے کی طرف تھا۔ اوپر پورا جزیرہ انتہائی گھنے جنگلات سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن ٹیگولا کے بقول ان جنگلات میں درندے موجود نہ تھے صرف چھوٹے چھوٹے جانور اور مخصوص نسل کے آبی پرندے رہتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی ٹیگولا کی رہنمائی میں تیرتے ہوئے ایک کھاڑی میں گھس گئے اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک چوڑے مگر قدرتی کریک جس میں سمندر کا پانی بھرا ہوا تھا۔ اوپر کو چڑھتے چلے گئے۔ پانی کی مقدار آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کریک کے ایسے حصے میں پہنچ گئے جہاں کیچڑ تھا اور اوپر سے تازہ ہوا آ رہی تھی عمران اور اس کے ساتھیوں نے سر پر موجود ہیلمٹ کا شیشہ اوپر کر دیا اس طرح ہیلمٹ کا خودکار نظام خود بخود آف ہو گیا پیروں میں موجود مخصوص قسم کے لمبے جوتے بھی اتار دیئے گئے اور پھر وہ اوپر چڑھتے چلے آئے اور تھوڑی دیر بعد وہ جزیرے کی سطح پر پہنچ گئے تھے۔ یہاں دور دور تک درخت اور جھاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ انہیں یوں لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کسی گھنے جنگل میں پہنچ گئے ہوں جوزف کے چہرے پر اندرونی مسرت کے تاثرات نمایاں اوپر نظر آ رہے تھے اس کی آنکھوں میں چمک ابھر

www.urdukorner.com

آئی تھی۔

"لباس اتار کر تھیلے علیحدہ کر لو اور لباس کو کھاڑی کے قریب بڑی جھاڑی میں چھپا دو ہو سکتا ہے۔ ہمیں کسی بھی وقت ان کی ضرورت پڑ جائے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھیوں نے اس کی پیروی کی اور تھوڑی دیر بعد وہ سیاہ رنگ کے چست لباسوں میں ملبوس کھڑے تھے ان کے ان لباسوں کے ساتھ عقب میں خالی تھیلے موجود تھے۔ اس لئے غوطہ خوری والے لباس کے تھیلوں میں موجود تمام سامان انہوں نے نکال کر نئے تھیلوں میں ڈال لیا۔ ہاتھوں میں انہوں نے صرف مشین گنیں پکڑ رکھی تھیں جب کہ عمران کے دونوں ہاتھ خالی تھے۔

"باس میں اجنبی انسانوں کی بو سونگھ رہا ہوں"..... اچانک جوزف نے کہا تو عمران سمیت سب ساتھی چونک پڑے۔

"کس طرف سے"..... عمران نے اس طرح پوچھا جیسے اسے جوزف کی بات پر مکمل یقین ہو۔

"دائیں ہاتھ پر۔ کچھ دور۔ اور ان کی تعداد بھی کافی ہے۔ چھ یا سات تو لازمی ہیں اور رہنے والے بھی اس جنگل کے ہیں"..... جوزف نے کسی نجومی کی طرح جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جنگل کے رہنے والے کیا مطلب"..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"باس جنگل کے رہنے والے اور شہر کے رہنے والوں کی بو میں کافی فرق ہوتا ہے"..... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا وہ بھی ہماری بو سونگھ چکے ہوں گے"..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں باس ہوا کا رخ ان کی طرف سے ہماری طرف ہے"۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر چلو پہلے ان کے بارے میں معلوم کرتے ہیں"..... عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ وہ بالکل اس چیتے کے انداز میں چل رہا تھا جو شکار کو دیکھ کر اس کے قریب جانے کے لئے اس طرح چلتا ہے کہ شکار کو آخر تک اس کے چلنے کی ذرا سی آہٹ بھی محسوس نہیں ہوتی عمران اور اس کے ساتھی بھی محتاط انداز میں اس کے پیچھے چلتے رہے اور پھر تقریباً دو سو گز کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اچانک جوزف رک گیا اور اس نے ہاتھ کے اشارے سے ان سب کو بھی رکنے کا اشارہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کسی بندر کی سی تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اس کا انداز اس قدر پھرتیلا تھا کہ وہ واقعی اس وقت کوئی انتہائی پھرتیلا بندر ہی لگ رہا تھا یہ جوزف کی فطرت تھی کہ جیسے ہی جنگل کی مخصوص ہوا اس کے نتھنوں میں پہنچتی اس کی تمام حسیات یکلخت انتہائی تیز ہو جاتی تھیں اور وہ بالکل ایک مختلف آدمی نظر آنے لگتا تھا یہی وجہ تھی کہ ٹیگولا اور جوانا دونوں انتہائی حیرت سے اس کی پھرتی کو دیکھ رہے تھے لیکن عمران کے لبوں

www.urdukorner.com

پر مسکراہٹ تھی چند لمحوں بعد جوزف جس تیز رفتاری سے اوپر چڑھا تھا اسی تیز رفتاری سے نیچے اتر آیا۔

" پانچ چار آدمی اور دو عورتیں ہیں "..... مقامی لوگ ہیں اور گھاس پھوس کی ایک بڑی سی جھونپڑی کے باہر بیٹھے کھا پی رہے ہیں۔ مجھے تو کسی قدیم قبیلے کے افراد لگتے ہیں "..... جوزف نے نیچے آکر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ وہ یقیناً انکوما قبیلے کے لوگ ہوں گے۔ میرے زمانے میں یہاں ان کی تعداد کافی تھی۔ انتہائی صلح جو قسم کے لوگ ہیں "۔ ٹیگولا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ لوگ تمہیں کچھ نہ کہتے تھے "..... عمران نے پوچھا۔

" انکوما قبیلہ آگ کی پرستش کرتا ہے۔ اور میں نے انہیں پہلی بار پتھروں سے آگ نکالنے کی طریقہ بتایا تھا جس کی وجہ سے وہ مجھے دیوتا ماننے لگ گئے تھے اور میری پوجا کیا کرتے تھے میں بھی انہیں اس لئے کچھ نہ کہتا تھا کہ اس طرح میرے خزانے اور مال و دولت کی حفاظت ہوتی رہتی تھی۔ ویسے بھی یہ لوگ لڑنے بھڑنے والے نہیں ہیں "۔ ٹیگولا نے جواب دیا۔

" کیا ایک ہی جھونپڑی ہے یا اور جھونپڑیاں بھی ہیں "..... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" یہاں تو ایک ہی نظر آ رہی ہے "۔ جوزف نے جواب دیا۔

" ان میں کوئی بوڑھا آدمی بھی ہے "..... ٹیگولا نے پوچھا۔

" دو آدمی بوڑھے ہیں جب کہ دو جوان ہیں عورتیں دونوں جوان ہیں "..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو میں پہلے اکیلا ان کے پاس جاتا ہوں۔ میں ان کی زبان بھی اچھی طرح بول لیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بوڑھے مجھے ضرور پہچان لیں گے اور پھر وہ ہمارے ساتھ مکمل تعاون کریں گے "..... ٹیگولا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے جاؤ "..... عمران نے کہا اور ٹیگولا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران نے جوزف کو اس کے پیچھے جانے کا اشارہ کیا اور جوزف بھی کچھ فاصلہ دے کر اس کے پیچھے روانہ ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں درختوں کی اوٹ میں آنے کی وجہ سے ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

" آؤ اب ہم بھی ان کے پیچھے چل پڑیں "..... عمران نے ٹائیگر اور جوانا سے کہا اور پھر وہ تینوں بھی محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے کچھ دور جانے کے بعد انہیں واقعی دور سے ایک گھاس پھونس کی بنی ہوئی مخروطی ساخت کی جھونپڑی نظر آنے لگ گئی۔ عمران اور آگے بڑھا اور پھر اس نے جھونپڑی کے سامنے بیٹھے ہوئے مردوں اور عورتوں کو دیکھ لیا۔ وہ سب واقعی کسی جانور کا گوشت کھانے میں مصروف تھے اور آپس میں باتیں بھی کر رہے تھے۔ جوزف انہیں ایک درخت کی اوٹ میں چھپا ہوا نظر آ گیا۔ جب کہ ٹیگولا غائب تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک جھاڑی کی اوٹ میں دبک گئے۔ اچانک انہوں نے

www.urdukorner.com

جھونپڑی کے دائیں طرف ایک عجیب سی چیختی ہوئی آواز سنی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی بڑے غصیلے انداز میں چیخ رہا ہو اور اس آواز کے سنتے ہی جھونپڑی کے سامنے بیٹھے ہوئے چھ کے چھ افراد یکلخت ہڑبڑا کر اس طرح اٹھ کھڑے ہوئے جیسے ان کے جسموں میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں اسی لمحے ایک درخت کی اوٹ سے ٹیگولا باہر نکلا اس نے اپنا دایاں ہاتھ سر سے اوپر اٹھا رکھا تھا۔ اس کی مٹھی بھنچی ہوئی تھی۔

"دیوتا ٹیگولا۔ دیوتا ٹیگولا"..... ایک بوڑھے نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ چھ کے چھ ٹیگولا کے سامنے اس طرح سجدہ ریز ہو گئے کہ عمران کو ان کا یہ انداز دیکھ کر شدید حیرت ہونے لگی۔ ٹیگولا نے قدیم افریقی زبان میں انہیں اٹھنے کے لئے کہا تو وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"میں ٹیگولا دیوتا۔ خاص طور پر تمہارے پاس آیا ہوں۔ تاکہ تمہیں برکتوں سے نواز سکوں۔ میرے ساتھ کچھ لوگ ہیں وہ میرے ساتھی ہیں۔ تم نے ان کی عزت بھی میری طرح کرنی ہے۔ ان کا حکم بھی اس طرح ماننا ہے جس طرح تم میرا حکم مانتے ہو۔ بولو کیا کہتے ہو"۔ ٹیگولا نے قدیم افریقی زبان میں چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ عمران چونکہ یہ زبان اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اس لئے وہ ٹیگولا کے منہ سے نکلنے والا ایک ایک لفظ سمجھ گیا تھا۔

"دیوتا اور اس کے ساتھیوں کے احکامات کی تعمیل ہم پر فرض ہے"

سب افراد نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آجاؤ جوزف"..... ٹیگولا نے اس بار چیخ کر اس درخت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کے پیچھے جوزف موجود تھا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ ٹیگولا بھی حسیات کے معاملے میں جوزف سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔ یقیناً جوزف نے اپنے آپ کو ٹیگولا کی نظروں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی ہو گی لیکن ٹیگولا نے جس انداز میں اس درخت کی طرف دیکھتے ہوئے جوزف کا نام لیا تھا اس سے عمران سمجھ گیا تھا کہ اسے معلوم ہے کہ جوزف اس درخت کے پیچھے موجود ہے۔ جوزف اس درخت کی اوٹ سے نکلا اور تیزی سے ٹیگولا کی طرف بڑھنے لگا۔

"آؤ اب ہمیں بھی چلنا چاہئے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ تینوں بھی جھاڑیوں کی اوٹ سے نکل کر جھونپڑی کی طرف بڑھنے لگے۔

"اوہ آپ تو یہاں موجود ہیں۔ میں تو جوزف کو آپ کو بلوانے کے لئے جانے کا کہنے ہی والا تھا"..... ٹیگولا نے عمران اور ساتھیوں کو آتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ تمہیں جوزف کی یہاں آمد اور موجودگی کا تو علم ہو گیا ہمارا پتہ نہیں چلا۔ حالانکہ میرا خیال ہے کہ جوزف نے ہم سے بھی زیادہ احتیاط کی ہو گی"..... عمران نے قریب پہنچ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

یقیناً یہاں موجود ہو گا۔ کیونکہ جوزف صاحب کی فطرت کا میں کچھ
اندازہ لگا چکا ہوں "..... ٹیگولا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمر
مسکرا دیا۔ انکوما قبیلے کے افراد اب حیرت بھری نظروں سے عمران
اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔

"تمہارا سردار کون ہے"۔ ٹیگولا نے پوچھا۔

"میں ہوں، دیوتا۔ میرا نام آسوما ہے "..... دونوں بوڑھوں
سے ایک جو سب سے زیادہ بوڑھا تھا انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جوا
دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں تم لوگ اکیلے رہتے ہو یا تمہارے قبیلے کے اور لوگ بھ
رہتے ہیں"۔ اچانک عمران نے قدیم افریقی زبان میں بات کر
ہوئے کہا اور ٹیگولا اس طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے
اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ الفاظ واقعی عمران کے منہ سے نکلے ہیں۔

"اوہ آپ بھی دیوتا کی طرح ہماری زبان جانتے ہیں "..... آسو
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیوتا کا ساتھی جو ہوں۔ بہرحال جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم یہاں اکیلے رہتے ہیں لیکن ہمارا قبیلہ یہاں سے کچھ دور آباد
ہے۔ ہمیں جو جو سزا ملی ہوئی ہے "..... آسوما نے جواب دیا اور
عمران جوجو سزا کا سن کر چونک پڑا۔ کیونکہ قدیم افریقی زبان میں جوجو
بغاوت کو کہتے ہیں۔

"کس کے خلاف تم نے جوجو کی تھی"..... عمران نے پوچھا۔

"قبیلے کا بڑا سردار زکوش ہے۔ وہ میری بیٹی شامبھو کو سفید فاموں
کے پاس بھیجنا چاہتا تھا۔ لیکن میں نے اس کے خلاف ہتھیار اٹھا لئے۔
میں سردار ہوں اس لئے اس نے اپنا ارادہ تو بدل دیا لیکن پجاری کو کہہ
کر مجھے جوجو کی سزا دلا دی اور میں اپنے خاندان کے ساتھ یہاں جوجو کی
سزا کاٹ رہا ہوں"..... آسوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سفید فام کہاں ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"وہ زمین کے اندر جادو کے محل میں رہتے ہیں کبھی کبھار باہر آتے
ہیں اور پھر جس کو چاہیں پکڑ کر ساتھ لے جاتے ہیں لیکن وہ انتہائی
مضبوط مردوں کو لے جاتے ہیں اور پھر وہ مرد واپس نہیں آتے۔ ویسے
کبھی کبھار وہ زکوش کو کسی طرح کہہ دیتے ہیں کہ وہ ان کے لئے مرد
بھیجے اور کبھی کسی عورت کی فرمائش کرتے ہیں۔ بارہ سورج پہلے
انہوں نے خوبصورت لڑکی بھیجنے کے لئے کہا تو زکوش جو شامبھو کو اپنی
بیوی بنانا چاہتا تھا لیکن شامبھو اس سے نفرت کرتی ہے اس لئے اس
نے اس کی بیوی بننے سے انکار کر دیا تھا۔ اس لئے زکوش کو موقع مل
گیا اور اس نے سفید فاموں کے پاس بھیجنے کے لئے شامبھو کا انتخاب کر
لیا تین میں نے انکار کر دیا اور اس کے خلاف جوجو کا اعلان کر دیا"۔
آسوما نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ تمہارے جوجو کے اعلان کو قبول کر لیتا تو تمہارے ساتھ
وہاں کتنے ساتھی تھے"..... عمران نے پوچھا۔

www.urdukorner.com

"سارا قبیلہ سوائے زکوش کے سرخ بھیڑیوں کے میرے سا
ہوتے۔ لیکن پجاری اور سرخ بھیڑیئے زکوش کے ساتھ ہیں اور ان
وجہ سے وہ بڑا سردار بنا ہوا ہے"۔ آسوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا زکوش سفید فاموں کے پاس آتا جاتا ہے"..... عمران
پوچھا۔

"نہیں وہ سفید فام آتے ہیں۔ وہ نہیں جاتا البتہ اسے اطلاع
جاتی ہے اور وہ اطلاع دے دیتا ہے"..... آسوما نے جواب دیا۔

"اس وقت تمہارے اس قبیلے میں کتنے افراد ہیں"..... عمران
پوچھا۔

"ایک سو جھونپڑیاں ہیں قبیلے کی۔ جن میں سے دس جھونپڑیوں
میں سردار ہوں"..... آسوما نے جواب دیا اور عمران نے اثبات م
سر ہلا دیا۔

"یہ سرخ بھیڑیئے کون ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"یہ بھیڑیئے سردار زکوش کے خاص آدمی ہیں۔ سرخ بھیڑیوں
کھالیں پہنتے ہیں۔ یہ جس جھونپڑی پر چاہیں قبضہ کر لیں جس کو چاہیں
مار ڈالیں۔ پجاری کہتا ہے۔ یہ دیوتا رد گو کے بھیجے ہوئے ہیں ان کے
پاس سفید فاموں والے ہتھیار بھی ہیں"..... آسوما نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب۔ انٹرویو لمبا ہو گیا ہے۔ کیوں نہ
بیٹھ جایا جائے"..... ٹیگولا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ سب نیچے گھاس پر بیٹھ گئے

البتہ ٹیگولا کو دیوتا ہونے کی وجہ سے مجبوراً ایک اونچے پتھر پر بیٹھنا پڑا۔

"عمران صاحب آپ محسوس نہ کریں میں مجبور ہوں۔ یہ لوگ
دیوتا کا عام آدمیوں کے ساتھ بیٹھنے کا سوچ بھی نہیں سکتے"..... پتھر
بیٹھتے ہوئے ٹیگولا نے بڑے معذرت خواہانہ لہجے میں عمران سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"شکر کرو ابھی پتھر پر ہی بٹھایا ہے۔ ورنہ میرا تو خیال تھا یہ لوگ
تمہیں کسی اونچے درخت کی چوٹی سے نیچے ہی نہ اترنے دیں گے اور تم
دیوتا بنے وہیں ٹنگے رہ جاؤ گے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا اور ٹیگولا بے اختیار ہنس پڑا۔ آسوما اور اس کے گھر والے
خاموش اور مؤدب بیٹھے ہوئے تھے۔

"یہ سرخ بھیڑیئے سفید فام ہیں یا انکوما ہیں"..... عمران نے آسوما
سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"انکوما ہیں جناب پہلے زکوش نے ان سرخ بھیڑیوں کو سفید فاموں
کے پاس بھجوایا تھا۔ اس وقت یہ عام انکوما تھے۔ پھر جب یہ واپس آئے
تو سرخ بھیڑیئے بن چکے تھے۔ صرف سردار۔ پجاری اور چھوٹے
سرداروں اور ان کے گھر والوں کو یہ کچھ نہیں کہتے باقی کوئی بھی ان
کے ظلم سے محفوظ نہیں ہے"..... آسوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سرخ بھیڑیئے کہاں رہتے ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"زکوش کی بڑی جھونپڑی کے گرد ان سرخ بھیڑیوں کی جھونپڑیاں
بنائی گئی ہیں"..... آسوما نے جواب دیا۔

www.urdukorner.com

"زکوش کب سے تمہارا بڑا سردار ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"بہت سورجوں سے۔پہلے یہ اچھا آدمی تھا، لیکن جب سے سفید فاموں نے جزیرے پر قبضہ کیا ہے تب سے وہ ظالم بن گیا ہے"۔آسو مانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سفید فام جو زمین کے اندر رہتے ہیں یہ پینے کا پانی کہاں سے لیتے ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"سورج غروب ہونے کی طرف انہوں نے دیوتا کا سرخ معبد تعمیر کیا ہوا ہے۔یہاں پہلے چشمہ تھا انہوں نے اس چشمے کے گرد معبد تعمیر کر دیا اور یہ معبد چاروں طرف سے بند ہے اس کے اندر کوئی نہیں جا سکتا۔پہلے انکو ماوہیں سے پانی لیتے تھے لیکن اب انہیں دوسرے چھوٹے چھوٹے چشموں پر گزارا کرنا پڑ رہا ہے"..... آسو مانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کب تک یہاں رہو گے سب سے علیحدہ"..... عمران نے پوچھا۔

"بیس سورجوں کی سزا ہوتی ہے جو جو کی۔دس سورج گزر چکے ہیں"۔ آسو مانے جواب دیا۔

"کیا تم یا تمہارا کوئی ساتھی ہمارے ساتھ جا کر ہمیں اس زکوش کی جھونپڑی کی نشاندہی کرا سکتا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب اگر ہم بستی کی سرحد میں داخل ہوئے تو ہماری سزا خود بخود بڑھ جائے گی"..... آسو مانے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا کسی درخت کی چوٹی سے وہ جھونپڑی نظر آ جائے گی"۔عمران نے پوچھا۔

"نہیں دیوتا کے ساتھی۔جھونپڑی انتہائی گھنے درختوں کے اندر ہے"۔ آسو مانے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس کی کوئی خاص نشانی"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاں اس کے اوپر سورجی دیوتا کا خاص نشان لگا ہوا ہے۔تین مختلف رنگوں کے پروں والا نشان"..... آسو مانے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"جوزف اور جوانا تم میرے ساتھ چلو گے۔ہم نے وہاں سے اس زکوش اور سرخ بھیڑیئے کو اغوا کر کے لے آنا ہے"..... عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا جو عمران کے اٹھتے ہی ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"میں بھی ساتھ جاؤں گا باس"..... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں زیادہ بھیڑ بھاڑ اچھی نہیں رہے گی۔تم ٹیگولا کے ساتھ یہیں رہو گے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ انہیں کہاں لے آئیں گے۔یہاں نہ لے آئیں ورنہ یہ لوگ خوفزدہ ہو جائیں گے۔یہ اپنے سرداروں اور پجاریوں سے اندھی عقیدت رکھتے ہیں۔آپ نے دیکھا ہے کہ آسو مانے گو بڑے سردار سے بغاوت کر دی لیکن چونکہ یہ چھوٹا سردار تھا اس لئے اسے صرف بستی سے باہر نکالنے کی سزا ملی ہے۔اس کی جگہ کوئی اور آدمی ہوتا

www.urdukorner.com

تو اس کی کھال اتار لی جاتی "..... ٹیگولا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا وہ چونکہ اس وقت انگریزی میں بات کر رہے تھے اس لئے آسوما اور اس کے ساتھیوں کو اس کی سمجھ نہ آ رہی تھی۔ وہ خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

" پھر ہمیں پہلے کوئی اڈہ تلاش کر لینا چاہیئے اور ان کو بھی بتا دو کہ اگر کوئی ہمارے متعلق پوچھنے آئے تو اسے کچھ نہ بتائیں "..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے یہاں سے کچھ دور ایک غار ہے۔ جو زمین کے اندر کافی چوڑا ہے میں اس میں اپنا مال رکھا کرتا تھا۔ وہ ہر لحاظ سے ہمارے لئے بہترین جگہ ہو گی "..... ٹیگولا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" سنو آسوما اور اس کے گھر والو۔ میں دیوتا تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اگر میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں تم سے کوئی بھی پوچھنے آئے تو تم نے ہمارے متعلق ہرگز زبان نہیں کھولنی۔ ایسے بن جاؤ کہ جیسے ہم آئے ہی نہیں۔ بولو کیا تم میرے حکم کی تعمیل کرو گے "۔ ٹیگولا نے کھڑے ہو کر ایک بار پھر ہاتھ سر سے اوپر اٹھا کر اور مٹھی بھینچ کر چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

" دیوتا کے حکم کی تعمیل ہم پر فرض ہے "..... آسوما اور اس کے گھر والوں نے ایک بار پھر ٹیگولا کے سامنے سجدے میں گرتے ہوئے کہا۔

" بس اٹھ کر بیٹھ جاؤ اور یقین کر دو دیوتا عنقریب تم پر اپنی برکتیں نازل کرے گا "..... ٹیگولا نے کہا اور آسوما اور اس کے گھر والوں کے چہروں پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" آیئے جناب اب اگر ان کے جسم سے خون کا ایک ایک قطرہ بھی نہ نکال لیا جائے یہ کسی کو کچھ نہ بتائیں گے "..... ٹیگولا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" چلو اب اپنی اس پناہ گاہ کی طرف "..... عمران نے کہا اور ٹیگولا سر ہلاتا ہوا بائیں طرف کو مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے اور پھر تقریباً چار فرلانگ کا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ واقعی ایک زیر زمین قدرتی غار میں پہنچ گئے جس کا راستہ جھاڑیوں سے ڈھکا ہوا تھا اور عام حالات میں کسی صورت بھی نظر نہ آ سکتا تھا۔ غار خاصا وسیع بھی تھا اور اس میں ہوا کے لئے ایسے قدرتی سوراخ موجود تھے کہ وہاں قطعی گھٹن کا احساس بھی نہ ہوتا تھا اور ہلکی ہلکی روشنی بھی آتی رہتی تھی۔

" ویری گڈ ٹیگولا یہ واقعی بہترین جگہ ہے "..... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور ٹیگولا مسکرا دیا۔

" کبھی یہ غار انتہائی قیمتی چیزوں سے بھرا رہتا تھا عمران صاحب "۔ ٹیگولا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" وہ لوٹ کا مال تھا ٹیگولا اور دوسروں کا مال جس تیزی سے آتا ہے۔ اتنی ہی تیزی سے چلا بھی جاتا ہے "..... عمران نے جواب دیا اور

www.urdukorner.com

ٹیگولا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ انکوما کس قسم کے ہتھیار استعمال کرتے ہیں"..... عمران نے ٹیگولا سے پوچھا۔

"پہلے تو تیر کمان۔ نیزے اور خنجر استعمال کرتے تھے۔ اب کا علم نہیں ہے ہو سکتا ہے سفید فاموں نے انہیں جدید اسلحہ دے دیا ہو"۔ ٹیگولا نے جواب دیا

"سب کو نہ دیا ہو گا اگر ایسا ہوتا تو یقیناً آسوما اور اس کے گھر والوں کے پاس بھی اسلحہ موجود ہوتا۔ میرا خیال ہے زکوش کے میک اپ میں ان کا اپنا آدمی ہو گا اور یہ سرخ بھیڑیئے بھی سفید فام ہی ہوں گے۔ انہوں نے میک اپ کر رکھے ہوں گے۔ اسی لئے میں اس زکوش اور کم از کم ایک سرخ بھیڑیئے کو یہاں اٹھا کر لے آنا چاہتا ہوں۔ تاکہ ان سے صحیح معلومات حاصل کی جا سکیں"..... عمران نے کہا۔

"ان کے اغوا کے بارے میں جیسے ہی پتہ چلا۔ باقی سرخ بھیڑیئے اور سفید فام سب چوکنا ہو جائیں گے"..... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں واقعی اس بات کا تو مجھے بھی خیال نہ آیا تھا"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر سوچ کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"میرے خیال میں انہیں اغوا کرنے کی بجائے اگر وہیں ان سے پوچھ گچھ کر لی جائے تو زیادہ بہتر ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"باس آپ کسی کو نہ پکڑیں۔ اس پجاری کو پکڑ لیں۔ اسے سب کچھ معلوم ہو گا اور پجاری کیونکہ علیحدہ رہتے ہیں اس لئے اس کی گمشدگی کسی کو آسانی سے علم بھی نہ ہو گا اور اگر ہو بھی جائے تو سب یہی سمجھیں گے کہ وہ کہیں گیا ہو گا کیونکہ پجاری کے اغوا کا تو قبیلے والے تصور بھی نہیں کر سکتے"..... جوزف نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں تمہاری یہ تجویز موجودہ حالات میں بہترین ہے۔ لیکن پجاری تو بستی میں نہ رہتا ہو گا اس کے بارے میں تو آسوما کے پاس جا کر پھر پوچھنا پڑے گا"..... عمران نے کہا۔

"کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے باس۔ آپ مجھے حکم دیں میں پجاری کی بو سونگھ کر اس تک پہنچ جاؤں گا اور پھر اسے یہاں اس طرح لے آؤں گا کہ کسی کو ذرا بھی خبر نہ ہو سکے گی"..... جوزف نے جوش بااعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن اگر یہ پجاری بھی وچ ڈاکٹر ہوا اور اس نے پرنس آف افریقہ کو بچہ بنا دیا تو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس پرنس کبھی بچہ نہیں بن سکتا۔ پرنس پرنس ہی ہوتا ہے اور وچ ڈاکٹروں کا جادو تو پرنس پر اثر ہی نہیں کرتا۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں ویسے میں راستے سے آلو کا بوٹی توڑ کر اس کا رس کانوں میں ڈال لوں گا۔ پھر تو دنیا کا کوئی بڑے سا بڑا وچ ڈاکٹر بھی میرا کچھ نہ بگاڑ سکے گا"۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اس کو ساتھ لے جانا تو زیادہ بہتر نہیں ہے"..... عمران نے

www.urdukorner.com

کہا۔

" اوہ نہیں باس جو کام میں اکیلا کر سکتا ہوں وہ جوانا کے ساتھ ہونے سے مشکل ہو جائے گا "..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم ایسا کرو زیرون کو اپنے پاس رکھ لو تاکہ اگر کسی بھی مشکل میں پھنس جاؤ تو ہمیں کاشن تو دے سکو۔ ایسا تو نہ ہو کہ ہم تمہارا انتظار کرتے رہ جائیں اور تم اس جنگل میں کسی جگہ شاہ بلوط کا درخت بنے کھڑے رہ جاؤ "..... عمران نے کہا اور جوزف نے اس طرح منہ بنالیا جیسے عمران نے یہ فقرہ کہہ کر اس کی انا کو مجروح کر دیا ہو۔

" باس تم یہ بات نہ کہتے اور کوئی کہتا تو اب تک اس کی بتیسی بتیس بار اس کے حلق سے باہر آچکی ہوتی "..... جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" او۔ کے جاؤ پھر۔ ہم تمہارا یہیں انتظار کریں گے "..... عمران نے کہا اور جوزف تیزی سے مڑا اور غار کے بیرونی راستے کی طرف بڑھ گیا۔

ایک چھوٹے سے کمرے میں دیوار پر ایک بڑی سی سکرین روشن نظر آرہی تھی دیوار کے ساتھ دو بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں جن کے سامنے دو آدمی موجود تھے۔ جب کہ کرنل ڈارسن۔ یوشی اور فلپس سکرین کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے کرنل ڈارسن اور فلپس کی نظریں تو سکرین پر تھیں جب کہ یوشی کی نظریں بار بار فلپس کے چہرے کا طواف کرنے میں مصروف ہو جاتی تھیں یوشی کی آنکھوں میں فلپس کے لئے عجیب سے جذبات انگڑائیاں لیتے صاف دکھائی دے رہے تھے فلپس بھی کسی وقت مڑ کر یوشی کی طرف دیکھتا اور پھر وہ دونوں مسکرا دیتے۔ سکرین پر صرف طوفانی لہروں کا منظر نظر آرہا تھا۔ مسلسل ایک جیسا ہی منظر تھا جس میں کوئی تبدیلی نہ آرہی تھی۔ دیو ہیکل سمندری لہریں سمندر سے اٹھ کر ایک مخصوص انداز میں کافی بلندی تک جاتیں اور پھر گھوم کر سمندر میں جا گرتی تھیں۔ پھر اچانک

www.urdukorner.com

انہیں سکرین پر دوما جہاز ایک لہر کے ساتھ فضا میں اٹھتا اور پھر گھوم کر نیچے جاتا دکھائی دیا۔ اور اسی لمحے ایک مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان نے بجلی کی سی تیزی سے ایک بٹن دبا دیا ..... دوسرے لمحے سکرین کے ایک کنارے سے سرخ رنگ کا شعلہ نمودار ہوا اور پلک جھپکنے میں وہ جہاز کے اوپر سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر نظروں سے غائب ہو گیا اور کرنل ڈارسن کے بھنچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔

"اتنے بڑے جہاز کو تم نشانہ نہیں بنا سکے شیکل"۔ کرنل ڈارسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف طوفانی لہروں کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے"۔ مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے اس نوجوان نے آہستہ سے جواب دیتے ہوئے کہا جس نے بٹن دبایا تھا۔

"تم نشانہ لگاؤ فلپس"۔ یوشی نے فلپس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شیکل درست کہہ رہا ہے۔ ان طوفانی لہروں میں نشانہ لگانا تقریباً ناممکن ہے ویسے اس میں اتنی فکر کی کوئی بات نہیں ہے ایگم وائی تھری ریز کا سرکل اب قریب ہے جیسے ہی جہاز اس سرکل میں داخل ہوا ان ریز کا شکار ہو کر خود بخود تباہ ہو جائے گا"..... فلپس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم عمران کو نہیں جانتے فلپس۔ اب دیکھو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ شخص ان طوفانی لہروں کو اس عجوبۃ الخلقت [illegible]

ے گا اس نے یقیناً ان ریز کا بندوبست کر لیا ہو گا اسے معلوم ہے کہ یسی لیبارٹریوں کے اردگرد کس قسم کے سائنسی انتظامات کئے جاتے یں"..... کرنل ڈارسن نے جواب دیا۔

"پھر بھی چیف فکر کی ضرورت نہیں ہے آخر کار جہاز جزیرے تک پہنچنے سے پہلے بہرحال پرسکون سمندر میں تو پہنچے گا ہی اس وقت آسانی سے میزائل کا نشانہ لگ جائے گا"..... فلپس نے جواب دیا اور رنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن اگر یہ لوگ پرسکون سمندر میں پہنچتے ہی جہاز سے اتر کر علیحدہ ہو گئے تو پھر"..... یوشی نے کہا اور کرنل ڈارسن اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"میں انتہائی پرسکون سمندر کی بات نہیں کر رہا۔ انتہائی خوفناک طوفانی لہروں کے بعد ایک پوائنٹ ایسا بھی آتا ہے جب ان کا زور ہلکا پڑ جاتا ہے۔ لیکن اتنا بھی ہلکا نہیں پڑتا کہ انسان اس میں اپنے آپ کو کنٹرول کر سکے لیکن اس پوائنٹ پر جہاز کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے"۔ فلپس نے جواب دیا۔

"شیکل..... تم کوششیں جاری رکھو میں کسی قسم کا کوئی رسک بہرحال نہیں لینا چاہتا۔ زیادہ سے زیادہ چند میزائل ہی ضائع ہوں گے لیکن کوئی بھی میزائل کسی وقت بھی نشانے پر لگ گیا تو مسئلہ حل ہو جائے گا"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"یس چیف"..... شیکل نے کہا اور پھر جب بھی سکرین پر اسے دوما

www.urdukorner.com

جہاز نظر آجاتا وہ اس پر میزائل فائر کر دیتا لیکن ہر بار نشانہ خطا ہو جا
اور کرنل ڈارسن کے ہونٹ مزید بھنچ جاتے۔ لیکن شیکل نے بہر حال
وقفے وقفے سے میزائلوں کی بارش جاری رکھی جب بھی میزائل فائر کر
جاتا ان سب کے چہروں پر جوش کے آثار نمایاں ہو جاتے لیکن جب
میزائل نشانے پر نہ لگتا تو ان کے ہونٹ سکڑ جاتے اور چہرے لٹک
جاتے لیکن پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد جب اچانک ایک میزائل نشانے
لگ گیا اور دوما جہاز کے ایک لمحے میں پرخچے اڑ گئے تو وہ سب ایک لمحے
تک اس طرح ساکت وصامت بیٹھے رہے جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر
یقین ہی نہ آرہا ہو۔ لیکن دوسرے لمحے وہ سب بے اختیار چیختے ہوئے
کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تباہ ہو گیا جہاز۔ واقعی تباہ ہو گیا۔ فنا ہو گئے یہ سب"۔ یوشی،
فلپس اور شیکل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا جب کہ کرنل ڈارسن کے
چہرے پر بھی شدید مسرت کے تاثرات نمایاں تھے لیکن وہ بہر حال ان
کی طرح چیخا نہ تھا۔ سمندری لہروں پر اب جہاز کے پرزے ہر طرف
تیرتے پھرتے نظر آرہے تھے۔

"ان کی لاشیں تلاش کرو..... میں ان کی لاش کا کوئی نہ کوئی
ٹکڑا اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے
میں کہا۔

"ابھی نظر آجائے گا چیف"..... شیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا
اور وہ سب ایک بار پھر اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے اور ایک بار پھر ان

کی نظریں سکرین پر اونچی اٹھتی ہوئی لہروں پر جم گئیں اور تھوڑی دیر بعد
جب سکرین پر لہروں پر اچھلتی ہوئی ایک کٹی پھٹی انسانی لاش نظر آئی
تو اس بار مسرت بھری چیخ کرنل ڈارسن کے منہ سے نکلی۔ لاش بری
طرح کٹی پھٹی تھی اور لہروں کے ساتھ ساتھ اچھل رہی تھی اور چند
لمحوں بعد ان کی نظروں سے غائب ہو گئی لیکن تھوڑی دیر بعد ایک اور
لاش نظر آئی اس کا سر غائب تھا اور جسم بھی ٹوٹا پھوٹا سا تھا اور دیکھتے
ہی دیکھتے انہوں نے ان لہروں میں اچھلتی ہوئی پانچ مختلف لاشیں دیکھ
لیں اور جب آخر کار لہروں پر تیرتے ہوئے جہاز کے ٹکڑے لاشیں اور
کٹے پھٹے انسانی اعضا سب غائب ہو گئے تو کرنل ڈارسن کے منہ سے
اطمینان بھرا طویل سانس نکلا۔

"ہاں اب تو انسانی لاشیں بھی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے
اب تو اس میں کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی"۔ یوشی
نے کہا۔

"او۔ کے اب واپس چلیں اب یہاں ہمارا کام ختم ہو گیا"۔ کرنل
ڈارسن نے کہا۔

"کرنل آپ جائیں۔ میں اور فلپس ابھی یہیں رہیں گے۔ ہم بعد
میں آجائیں گے"..... یوشی نے فلپس کا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے
کہا۔

"یوشی وہاں فلپس نے کنٹرول کرنا ہے یہاں یہ بیکار رہ کر کیا
کرے گا"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

www.urdukorner.com

"نہیں کرنل ۔ ابھی یہ یہیں رہے گا بس میں نے کہہ دیا ہے" یوشی نے کہا اور کرنل نے مسکراتے ہوئے کاندھے اچکائے۔

"او۔کے میں سمجھ گیا۔ مبارک ہو فلپس"..... کرنل ڈارسن نے کہا اور مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ فلپس یوشی کی طرف دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"شیکل ادھر آؤ"..... کرنل کے جانے کے بعد یوشی نے شیکل کو اپنی طرف بلاتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"۔ شیکل نے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوپر جزیرے پر کوئی اچھا پوائنٹ بھی بنایا ہوا ہے تم نے سمہاں انڈر گراؤنڈ رہتے رہتے تو مجھے شدید گھٹن کا احساس ہو رہا ہے"۔ یوشی نے کہا۔

"یس مادام اوپر ایک بہترین جگہ ہے ہمارے پاس۔ آپ کو وہ یقیناً بے حد پسند آئے گی"..... شیکل نے جواب دیا۔

"لیکن میں نے سنا ہے اوپر جزیرے میں کوئی وحشی قبیلہ بھی رہتا ہے"..... فلپس نے کہا تو یوشی چونک کر شیکل کی طرف دیکھنے لگی۔

"قبیلہ تو واقعی رہتا ہے جناب۔ لیکن وہ وحشی نہیں ہے صلح جو قسم کا قبیلہ ہے اور اس کے علاوہ وہ اب ہمارے کنٹرول میں ہے"۔ شیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کنٹرول میں وہ کیسے"..... یوشی نے چونک کر پوچھا۔

"اس کا بڑا سردار زکوش ہمارا غلام بن چکا ہے اور اس کے

خاص آدمی خاص طور پر ہمارے زیر اثر ہیں اور پجاری بھی ہمارا آدمی ہے اس لئے اوپر کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے"۔ شیکل نے کہا۔

"کیا میں اس قبیلے میں جا سکتی ہوں"..... یوشی نے انتہائی دلچسپی سے پوچھا۔

"یس مادام آپ مالک ہیں اس پورے جزیرے کی۔ ہم سب تو آپ کے غلام ہیں"..... شیکل نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ مجھے بے حد شوق تھا کسی قدیم وحشی قبیلے میں جانے کا۔ مجھے تو ڈیڈی نے کبھی اس قبیلے کے متعلق بتایا ہی نہیں تھا۔ ورنہ تو میں ضرور آتی یہاں"۔ یوشی نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"کیا ضرورت ہے ان وحشی لوگوں میں جانے کی"۔ فلپس نے قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں فلپس اس میں بے حد تھرل ہے۔ ان کے رسم و رواجات۔ ان کا رہن سہن۔ ان کی عورتیں۔ ان کے مرد سب کچھ عجیب ہو گا"..... یوشی نے کہا۔

"او۔کے جیسے تم کہو۔ ظاہر ہے اب میں کم از کم تمہیں تو ناراض نہیں کر سکتا"۔ فلپس نے کاندھے اچکاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"پھر میں آپ کے وہاں جانے کی اطلاع بھجوا دوں مادام"۔ شیکل نے کہا۔

"کس کو اطلاع دو گے"..... یوشی نے پوچھا۔

www.urdukorner.com

"قبیلے کے پجاری کو جو ہمارا خاص آدمی ہے اور پورا قبیلہ اس کے زیر اثر ہے"..... شیکل نے کہا۔

"لیکن ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ بڑا سردار بھی تمہارے زیر اثر ہے اور وہ دس آدمی بھی"..... فلپس نے کہا۔

"یس سر وہ ہمارے زیر اثر ضرور ہیں۔ لیکن بہر حال وہ سب مقامی افراد ہیں جب کہ پجاری بھی گو مقامی ہے۔ لیکن وہ اس قبیلے کا نہیں ہے۔ اس کا تعلق کسی اور قبیلے سے ہے آپ کے ڈیڈی نے اسے کسی وحشی قبیلے سے بلوایا تھا اور پھر اسے یہاں اس قبیلے کا پجاری بنوا دیا۔ وہ تب سے اس قبیلے کا پجاری بنا ہوا ہے لیکن وہ بہر حال ہمارا آدمی ہے اور صرف وہی ہے جو ہماری زبان بھی جانتا ہے اور بول سکتا ہے۔ ورنہ وہ مقامی افراد تو نہ ہماری زبان سمجھتے ہیں اور نہ بول سکتے ہیں اور یہ پجاری ہی قبیلے میں آپ کو لے جا کر آپ کا صحیح تعارف بھی کرائے گا۔ ورنہ تو وہ لوگ نہ آپ کی زبان سمجھ سکیں گے اور نہ ہی آپ ان کی"۔ شیکل نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن کیا تم یہاں سے اس سے رابطہ کر سکتے ہو"۔ یوشی نے پوچھا۔

"یس مادام"..... شیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کرو رابطہ بلکہ ہمارے سامنے کرو"..... یوشی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی فلپس بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا شیکل ایک مشین کی طرف بڑھ گیا اس نے مشین کے نچلے حصے میں موجود

بٹن دبائے اور پھر ایک سائیڈ پر لٹکا ہوا مائیک اٹھا کر اس نے ہاتھ میں لے لیا۔ مائیک کی سائیڈ پر بھی ایک بٹن لگا ہوا تھا۔ شیکل نے وہ بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو کاجو۔ شیکل کالنگ یو"..... شیکل نے بار بار کال کرنا شروع کر دی اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد اچانک مشین سے ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کاجو بول رہا ہوں جناب"..... بولنے والے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عام حالات میں بھی اسی طرح چیخ چیخ کر بولتا ہو۔

"کاجو۔ لارڈ نامیری کی بیٹی مادام یوشی جو اب اس جزیرے کی مالک ہیں اپنے دوست فلپس کے ساتھ قبیلے میں جانا چاہتی ہیں تم فوراً سرخ عمارت میں پہنچ جاؤ اور پھر انہیں ساتھ لے کر قبیلے میں جاؤ اور ان کا تعارف انکو ما قبیلے سے کرا دو۔ وہ اس قبیلے میں کچھ دن گزارنا چاہتی ہیں تم سنو۔ انہیں کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔ زکوش اور سرخ بندروں کو بتا دینا"۔ شیکل نے تحکمانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی جناب"..... دوسری طرف سے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آدھے گھنٹے بعد سرخ عمارت کے باہر پہنچ جانا"۔ شیکل نے کہا اور مائیک کا بٹن آف کر کے اس نے مائیک کو مشین کی سائیڈ میں ہک پر لٹکا دیا اور پھر مشین کے بٹن بند کرنے میں مصروف ہو گیا۔

www.urdukorner.com

"آیئے اب میں آپ کو زیرو پوائنٹ پر پہنچا دوں ۔ جہاں کاجو پجارو نے آنا ہے"..... شیکل نے کہا اور یوشی نے سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اس کے پیچھے چلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھنے لگے ۔

"جوزف کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہے ماسٹر ۔ وہ ابھی تک واپس نہیں آیا"..... جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اس کے لہجے میں بالکل اس ماں جیسی بے چینی تھی جو اپنے بچے کو دیر لگانے پر پریشان ہو جاتی ہے اور عمران اس کے اس انداز پر بے حد مسکرا دیا ۔

"فکر مت کرو ۔ شہر میں تو جوزف کے بھٹک جانے کا خدشہ ہو سکتا ہے ۔ جنگل میں نہیں ۔ جنگل "اس کا گھر ہے ۔ جب بھی وہ کسی حقیقی جنگل میں پہنچتا ہے ۔ وہ دراصل گھر میں پہنچ جاتا ہے" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"جوانا درست کہہ رہا ہے باس ۔ جوزف کو واقعی کافی دیر ہو گئی ہے" ٹائیگر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا ۔ غار کے بیرونی راستے پر قدموں کی آواز ابھری اور وہ تینوں چونک پڑے ۔ شیلا کو انہوں نے باہر بھیجا ہوا تھا تاکہ وہ نگرانی کر سکے اس لئے یہ

www.urdukorner.com

ٹیگولا بھی ہو سکتا تھا لیکن جب قدموں کی آواز قریب آئی تو وہ سب سمجھ گئے کہ آنے والا جوزف ہی ہے کیونکہ ایسے بھاری قدم ٹیگولا کے نہیں ہو سکتے اور چند لمحوں بعد جوزف غار میں داخل ہو گیا..... لیکن وہ خالی ہاتھ تھا۔

"کیا ہوا جوزف تم خالی ہاتھ آ رہے ہو"..... عمران کے لہجے میں تلخی تھی۔

"یس باس میں مزید احکامات لے آیا ہوں"..... جوزف نے جواب دیا۔

"کیسے احکامات"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"پجاری کو میں نے تلاش کر لیا تھا وہ بستی سے نکل کر مغرب کی طرف گھنے جنگل میں تیزی سے جا رہا تھا اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے کہیں پہنچنے کی جلدی ہو میں اس کے پیچھے گیا۔ وہ بے حد تیز ہوشیار اور چالاک آدمی ہے اور باس میں نے دیکھا ہے کہ وہ انکوما قبیلے کا بھی نہیں ہے بلکہ افریقہ کے گھنے جنگلوں میں رہنے والے ایک قبیلے زٹھانی کا آدمی ہے اس کا انداز اس قدر پراسرار تھا کہ میں نے اسے اغوا کرنے کی بجائے پہلے اس کا تعاقب ضروری سمجھا۔ اور پھر باس وہ ایک سرخ رنگ کی گول گنبد نما عمارت کے پاس جا کر رک گیا۔ یہ بالکل گول عمارت تھی اس میں نہ کوئی کھڑکی تھی نہ کوئی دروازہ لیکن اس کی گولائی کافی وسیع تھی وہ پجاری وہاں جا کر رک گیا۔ کافی دیر بعد اس عمارت کی ایک سائیڈ پر خود بخود دروازہ نمودار ہوا اور وہ پجاری اندر چلا گیا اس

کے اندر جاتے ہی وہ دروازہ خود بخود بند ہو گیا اور دیوار صاف ہو گئی۔ سرخ رنگ کے بڑے بڑے بلاکوں سے یہ عمارت بنی ہوئی تھی۔ میں وہیں چھپ کر اس کی واپسی کا انتظار کرتا رہا۔ اور تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر وہ دروازہ کھلا اور وہ پجاری باہر آ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا اس کے پیچھے لارڈ نامیری کی بیٹی یوشی برآمد ہوئی اور اس کے پیچھے ایک نوجوان تھا۔ ان کے باہر آتے ہی وہ دروازہ دوبارہ بند ہو گیا پھر یہ تینوں واپس چل پڑے۔ جب میں نے محسوس کیا کہ ان کا رخ بستی کی طرف ہے اور اگر یہ بستی میں پہنچ گئے تو پھر انہیں وہاں سے نکالنا مشکل ہو جائے گا تو میں نے ان پر حملہ کرنے کا سوچ لیا۔ پجاری کو پکڑنے کے لئے میں ٹریپ پہلے ہی بنا چکا تھا لیکن اب یہ تین ہو گئے تھے۔ اس لئے میں نے واپسی کے دوران فوری طور پر دو ٹریپ اور تیار کر لئے اور اس کے بعد میں لمبا چکر کاٹ کر ان سے آگے پہنچا اور میں نے تینوں ٹریپ راستے میں نصب کر دیئے اور پھر درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ تینوں وہاں پہنچے اور تینوں ہی اس ٹریپ میں پھنس گئے۔ میں نے نیچے اتر کر انہیں بے ہوش کر دیا اور اب میں پوچھنے آیا ہوں کہ ان تینوں کو لے آؤں یا باقی دو کا خاتمہ کر کے صرف اس پجاری کو اٹھا لاؤں"..... جوزف نے بڑے مطمئن لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم تینوں کو اٹھا کر نہیں لا سکتے تھے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"لا سکتا تھا باس لیکن آپ نے صرف پجاری کا کہا تھا۔ اس لئے میں تینوں کو کیسے لا سکتا تھا۔ جب تک آپ اجازت نہ دیتے"۔ جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"جوانا۔ اور ٹائیگر تم دونوں جوزف کے ساتھ جاؤ اور ان تینوں کو اٹھا کر یہاں لے آؤ انہیں راستے میں ہوش نہیں آنا چاہیئے۔ سمجھے۔ جاؤ فوراً کہیں بستی والے ادھر نہ پہنچ جائیں"..... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اس کی فکر مت کریں باس میں نے انہیں ایسی جگہوں پر چھپا دیا ہے کہ اب دیوتا بھی انہیں تلاش نہیں کر سکتے"..... جوزف نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"بہر حال جا کر ان تینوں کو لے آؤ فوراً۔ اور ٹیگولا کو جاتے ہوئے میرے پاس بھیج دو"..... عمران نے کہا اور جوزف کے ساتھ جوانا اور ٹائیگر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔ جب کہ عمران اٹھ کر غار میں ٹہلنے لگا۔ یوشی کی یہاں اس طرح کھلے عام موجودگی سے مطلب یہی نکالا جا سکتا تھا کہ انہیں جہاز کی تباہی کے ساتھ ان کی موت کا یقین ہو گیا ہے اور اس نے جو مصنوعی انسانی لاشوں کا ڈرامہ کھیلا تھا وہ سو فیصد کامیاب رہا ہے لیکن یوشی کا یوں اچانک باہر آ جانا اس کے ذہن میں کھٹک رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ٹیگولا غار میں آ گیا۔

"ٹیگولا کیا تم کبھی اس پجاری سے ملے ہو"..... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں کئی بار ملاقات ہوئی تھی۔ اسی نے تو سب سے پہلے مجھے دیوتا تسلیم کیا تھا"..... ٹیگولا نے جواب دیتے ہوئے کہا

"کیا وہ انکوما قبیلے کا تھا یا کسی اور قبیلے سے اس کا تعلق تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"انکوما قبیلے کا تھا اور خاصا بوڑھا آدمی تھا"..... ٹیگولا نے کہا۔

"اس قبیلے کے پجاری شناخت کے لئے کوئی نشان رکھتے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں وہ ہر وقت لومڑی کی کھال کی مخصوص انداز کی ٹوپی اپنے سر پر پہنے رہتے ہیں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"..... ٹیگولا نے جواب دیا۔

"لومڑی کی کھال والی ٹوپی تو پورے افریقہ میں رہنے والے پجاریوں کی مشترکہ نشانی ہے لیکن جوزف نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے جس پجاری کو دیکھا ہے اس کا تعلق انکوما قبیلے سے نہیں ہے بلکہ وہ افریقہ کے کسی اور قبیلے کا فرد ہے"..... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ پہلا پجاری مر گیا ہو اور اس کی جگہ یہ باہر سے آیا ہو"۔ ٹیگولا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں افریقہ کا کوئی قبیلہ اپنے علاوہ دوسرے کسی قبیلے کے پجاری کو کبھی تسلیم ہی نہیں کرتا"..... عمران نے جواب دیا تو ٹیگولا خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے وہ کیا جواب دے سکتا تھا

"جوزف بتا رہا تھا کہ اس نے پجاری کو بے ہوش کر دیا ہے لیکن وہ

www.urdukorner.com

اسے لے آنے کی بجائے آپ سے کسی بات کی اجازت لینے آیا ہے"۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ٹیگولا نے پوچھا اور عمران نے جوزف کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

"لارڈ نامیری کی بیٹی یوشی۔ اوہ پھر تو یہ کارنامہ ہو گیا۔ اب اس کے بدلے میں یہ لوگ لازماً سودا بازی کریں گے"..... ٹیگولا نے کہا۔

"کیسی سودا بازی"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ اس کے بدلے میں وہ لیبارٹری تباہ کرا دیں"۔ ٹیگولا نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"یہ تمہاری بھول ہے ٹیگولا۔ جو لوگ پوری دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے اتنی بڑی تنظیم بناتے ہیں۔ لاکھوں افراد کو کنٹرول کرتے ہیں اور اربوں کھربوں روپے خرچ کر کے اس قسم کی خفیہ لیبارٹریاں بناتے ہیں وہ لوگ صرف ایک لڑکی کی خاطر اس سارے سیٹ اپ سے کیسے پیچھے ہٹ سکتے ہیں"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب یوشی عام لڑکی نہیں ہے۔ لارڈ نامیری کی بیٹی ہے۔ اور آپ کے کہنے کے مطابق یہ تنظیم ہاٹ فیلڈ لارڈ نامیری کی قائم کردہ ہے"..... ٹیگولا نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

"لارڈ نامیری تو ایک مہرہ تھا ٹیگولا۔ اس کے پیچھے پوری دنیا کے بڑے بڑے یہودی ہیں بہر حال انہیں آنے دو پھر دیکھو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے"..... عمران نے کہا اور ٹیگولا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تھوڑی دیر بعد جوزف جوانا اور ٹائیگر واپس آ گئے جوانا نے یوشی کو اٹھایا ہوا تھا جب کہ ایک ایکریمی نوجوان ٹائیگر کے کاندھے پر لدا ہوا تھا اور پجاری کو جوزف نے اٹھا رکھا تھا۔

"باہر سے کوئی مضبوط بیل توڑ لاؤ اور ان کے ہاتھ عقب میں باندھ دو"..... عمران نے ٹیگولا سے کہا اور ٹیگولا سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس نے ایک باریک سی بیل کا پورا بنڈل اٹھا رکھا تھا۔ سبز رنگ کی یہ بیل رسی سے بھی زیادہ مضبوط تھی تھی۔ تینوں کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے۔

"یوشی کو ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے جھک کر یوشی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے ساکت جسم میں حرکت کے آثرات ظاہر ہوئے تو ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔

"اسے اٹھا کر دیوار کے ساتھ بٹھا دو تاکہ اس سے بات چیت آسانی سے ہو سکے"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی لیکن جب تک یوشی پوری طرح ہوش میں نہ آ گئی۔ اس نے اس کا سر پکڑ کر اسے سیدھا کئے رکھا۔ جب اس کا جسم ہوش میں آ جانے کی وجہ سے خود سنبھل گیا تو ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم۔ تم کون ہو"..... یوشی نے ہوش میں آتے ہی ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنی آنکھوں اور اپنے ذہن پر یقین نہ آ رہا ہو۔

www.urdukorner.com

"تم نے ہیلی کاپٹر سے کودنے کا بے حد شاندار مظاہرہ کیا تھا یوشی مجھے ذاتی طور پر یہ مظاہرہ بے حد پسند آیا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں اس شاندار اور بے داغ کارکردگی پر باقاعدہ ایوارڈ دیا جائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور یوشی عمران کی آواز سن کر اس بری طرح اچھلی کہ یکلخت چیختی ہوئی پہلو کے بل زمین پر گر گئی۔ اس کے قریب کھڑے ٹائیگر نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے دوبارہ سیدھا کر کے دیوار کے ساتھ بٹھا دیا۔ یوشی کا چہرہ حیرت کی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں گال لرز رہے تھے۔ منہ کھلا ہوا تھا اور آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی کے ملے جلے تاثرات پوری شدت سے نمایاں تھے۔ اس کی حیرت بھری نظریں سامنے کھڑے عمران پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے اس کی آنکھوں میں ایکسرے مشین فٹ ہو گئی ہو اور وہ عمران کا اندرونی جائزہ لینے میں مصروف ہو۔

"تم۔ تم۔ علی عمران۔ تم زندہ ہو۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ پھر۔ پھر اس پراسرار جہاز میں کون تھا"..... چند لمحوں بعد یوشی کے منہ سے اٹک اٹک کر لفظ نکلنے لگے۔

"اس پراسرار جہاز میں بھی ہم ہی تھے یوشی میں اور میرے ساتھی۔ اور یہ پراسرار جہاز ہمارے اس ساتھی شیگولا کا کارنامہ تھا۔ ورنہ تمہارے اس جزیرے تک پہنچنے کا کوئی اور طریقہ کسی طرح سمجھ میں نہیں آ رہا تھا لیکن شیگولا نے واقعی ناممکن کو ممکن بنا دیا۔ ویسے یہ سب

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی ہے۔ وہ خود ہی راستے بنا دیتا ہے"۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم مگر اس جہاز کو تو میزائل سے نشانہ بنایا گیا تھا اور لاشیں بھی ہم نے دیکھی تھیں"..... یوشی ابھی تک اسی تاثر میں ڈوبی ہوئی تھی۔

"تم نے وہی کچھ دیکھا تھا یوشی جو ہم تمہیں دکھانا چاہتے تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اوہ تو یہ سب ڈرامہ تھا۔ اوہ کرنل ڈارسن بھی تمہارے اس ڈرامے سے مار کھا گیا ہے"..... یوشی نے سونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب حیرت کی بجائے پہلی بار خوف کے تاثرات نمودار ہونے لگے تھے۔

"کرنل ڈارسن تمہارے ساتھ جزیرے کی سیر کے لئے نہیں آیا اس کی وجہ"..... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ واپس چلا گیا ہے۔ میں تو فلپس کی وجہ سے رک گئی تھی۔ اب ہمیں کیا معلوم تھا کہ تم یہاں زندہ سلامت موجود ہو گے۔ آخر تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا"..... یوشی نے کہا۔

"فلپس اس لڑکے کا نام ہے شاید۔ یہ جو پجاری کے ساتھ پڑا ہوا ہے۔ یہ بھی کرنل ڈارسن کے ساتھ آیا تھا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہی فلپس ہے۔ لیکن تم اب کیا چاہتے ہو۔ کیا تم ہمیں ہلاک

www.urdukorner.com

کرنا چاہتے ہو"..... یوشی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یاد ہے تم نے کلمہ طیبہ پڑھ کر مجھے یقین دلایا تھا کہ تم مسلمان ہو چکی ہو اور میں نے تم پر اعتماد کر لیا تھا"..... عمران نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے یاد ہے اور میں اب بھی مسلمان ہوں۔ تم نے میرے ڈیڈی کو ہلاک کر دیا تھا اس لئے میں نے تم سے انتقام لینے کی کوشش کی تھی"..... یوشی نے کہا۔

"تمہیں ڈیڈی کی ہلاکت کی خبر تو مالا گوسی پہنچنے کے بعد ملی تھی۔ لیکن تم نے ہیلی کاپٹر میں بم کا دھماکہ پہلے کر دیا تھا"..... عمران نے کہا۔

"نہیں مجھے وہیں موزنبیق میں ہی اطلاع مل گئی تھی۔ اور اس اطلاع کے ملنے پر ہی میں نے انتقامی منصوبہ بنایا تھا"..... یوشی نے تیز لہجے میں کہا۔

"او۔ کے ہو گا۔ ادھر ادھر کی بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ اس لئے اب کام کی بات ہونی چاہئے۔ یہاں نیچے مشیزی کا انچارج کون ہے"۔ عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

"کون سی مشیزی کا"..... یوشی نے چونک کر پوچھا۔

"اسی مشیزی کا جس کی مدد سے تم نے ہم پر میزائل فائر کئے تھے"۔ عمران نے پوچھا۔

"شیکل۔ شیکل انچارج ہے"..... یوشی نے جواب دیا۔

"تم کرنل ڈارسن اور اس فلپس کے ساتھ زاراکا سے یہاں پہنچی تھیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں"..... یوشی نے جواب دیا۔

"کس ذریعے سے تمہاری یہاں آمد ہوئی تھی۔ جب کہ اس جزیرے کے تو چاروں طرف ایک جیسی طوفانی لہریں ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"ہم ہیلی کاپٹر کی مدد سے آئے تھے"۔ یوشی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وہ ہیلی کاپٹر کہاں اترا تھا"..... عمران نے پوچھا۔

"جزیرے پر اترا تھا اور کہاں اترتا"..... یوشی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کرنل ڈارسن واپس چلا گیا ہے یا ابھی یہیں ہے"..... عمران کا انداز بالکل وکیلوں جیسا تھا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ وہ واپس چلا گیا ہے۔ بار بار کیوں پوچھ رہے ہو۔ اور سنو تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔ ٹھیک ہے میں نے تم سے ڈیڈی کی موت کا انتقام لینے کی کوشش کی تھی اور یہ میرا حق تھا۔ لیکن کیا تم اتنے سارے مرد ایک عورت سے ڈرتے ہو جو تم نے مجھے اس طرح باندھ رکھا ہے۔ اور پھر میں مسلمان ہوں کیا تم ایک مسلمان عورت کی اس طرح تذلیل کر کے گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہیں کر رہے"..... یوشی نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

www.urdukorner.com

"اس کا فیصلہ بعد میں ہو گا کہ تم مسلمان ہو یا نہیں۔ پہلے تم بتاؤ کہ کرنل ڈارسن اسی ہیلی کاپٹر میں واپس گیا ہو گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور کیا وہ ہوا میں اڑ کر جاتا"..... اس بار یوشی نے تلخ لہجے میں کہا۔

"جوانا"..... عمران نے یکلخت ایک طرف کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے فوراً ہی جواب دیا۔

"یوشی جھوٹ بول رہی ہے۔ اور مسلمان وہ ہوتا ہے جو جھوٹ نہیں بولتا۔ اور میں اب اس کے منہ سے سچ اگلوانا چاہتا ہوں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ابھی سچ خود بخود باہر آجائے گا ماسٹر"..... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے آگے بڑھ کر یوشی کے بال مٹھی میں پکڑے اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے بالوں کی مدد سے یوشی کو فضا میں اٹھا لیا۔ یوشی کے حلق سے انتہائی کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"میں ماسٹر کی طرح عورتوں پر رحم کھانے کا عادی نہیں ہوں۔ اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ سچ ہے۔ فوراً بول ڈالو ورنہ ایک لمحے میں تمہارا یہ چہرہ کسی چڑیل سے بھی بدتر حالت میں تبدیل ہو جائے گا"..... جوانا نے اس کا چہرہ اپنے چہرے کے سامنے لے

آتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں"..... یوشی نے رک رک کر بے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا تو جوانا نے ہاتھ کو جھٹکے دینے شروع کر دیئے اور فضا میں لٹکی ہوئی یوشی کے حلق سے انتہائی کربناک چیخیں نکلنی شروع ہو گئیں۔ جوانا نے ایک جھٹکے سے اس کے بال چھوڑ دیئے اور یوشی ایک دھماکے سے نیچے گری اور پھر بری طرح تڑپنے لگی تھی۔ دوسرے لمحے جوانا نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک بار پھر فضا میں اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا زوردار تھپڑ یوشی کے چہرے پر پڑا تو یوشی کے منہ سے اس طرح دانت باہر آگرے جیسے پھلجھڑی چھوٹتی ہے اور یوشی بری طرح چیختی ہوئی یکلخت بے ہوش ہو گئی۔ اس کے منہ سے خون بہنے لگا تھا۔

"بس فی الحال اتنا ہی کافی ہے"..... عمران نے کہا اور جوانا نے انتہائی بے دردی سے اسے نیچے پھینک دیا۔

"اب فلپس کو ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا نے جھک کر فلپس کو گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے فضا میں اٹھا کر اس کے چہرے پر دو تھپڑ مارے تو فلپس کے ہونٹوں سے خون کی لکیر بہہ نکلی اور اس کے ساتھ ہی فلپس یکلخت ہوش میں آگیا۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔

"سنو تم نے اگر جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو کچا چبا جاؤں گا"۔ جوانا نے اس کے چہرے کو اپنے چہرے کے سامنے لے آتے ہوئے غرا

www.urdukorner.com

کر کہا اور دوسرے لمحے اسے زمین پر اس طرح پٹخ دیا جیسے کسی بوری کو پٹخا جاتا ہے اور کمرہ فلپس کی دہشت بھری چیخوں سے گونج اٹھا۔ فلپس کے چہرے پر بھی شدید ترین خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اور نیچے گر کر اس طرح پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان سب کو دیکھ رہا تھا جیسے کوئی بچہ کسی انتہائی دہشت ناک مخلوق کو اچانک سامنے پا کر دہشت زدہ ہو جاتا ہے۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ تم کون ہو۔ یہ۔ م۔ م میں کہاں ہوں" فلپس کے منہ سے الفاظ اس طرح نکل رہے تھے جیسے ان الفاظ کو بولنے کی وہ شعوری کوشش نہ کر رہا ہو۔ بلکہ الفاظ خود بخود اس کے منہ سے پھسل کر باہر آ رہے ہوں۔

"کرنل ڈارسن کہاں ہے۔ جواب دو"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ وہ واپس زاراکا چلا گیا ہے۔ م۔ مگر"۔ فلپس نے اسی طرح غیر شعوری انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس چیز پر گیا ہے"..... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"سپیشل ٹنل میں چلنے والی شٹل سروس سے۔ م۔ م۔ مگر"۔ فلپس ابھی تک پوری طرح سنبھل نہ سکا تھا۔

"تم بھی زاراکا سے آئے تھے یہاں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں مگر۔ تم کون ہو۔ اور یہ سب کیا ہے"۔ فلپس کا لہجہ اس بار

کسی حد تک سنبھلا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"تم وہاں زاراکا میں کام کرتے ہو"..... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے پھر سوال کر دیا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو۔ اور یہ سب کیا ہے۔ یہ یوشی اس طرح کیوں پڑی ہوئی ہے"..... اس بار فلپس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا وہ اب دہشت اور خوف کے اس پہلے شدید ترین جھٹکے سے باہر آ گیا تھا۔

"جوانا فلپس نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا"..... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور دوسرے لمحے فلپس بری طرح چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر غار کی کٹی پھٹی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا جیسے اس بار اس کی روح اس کے جسم سے باہر نکل جائے گی۔ جوانا نے اس کی پسلیوں میں اس زور سے لات جما دی تھی کہ کئی پسلیاں ٹوٹنے کی آواز فلپس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے بھی بلند سنائی دی تھی۔ ابھی فلپس تڑپ ہی رہا تھا کہ جوانا نے آگے بڑھ کر اسے گردن سے پکڑا اور فضا میں اٹھا لیا۔

"بولو جواب دو گے یا"..... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"م۔ م۔ میں جواب....." فلپس نے ایک بار پھر دہشت زدہ لہجے میں کہنا شروع کیا لیکن فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی بے ہوش ہو گیا۔ اور اس کا جسم ڈھیلا پڑتے ہی جوانا کا ہاتھ گھوما اور فلپس کے چہرے پر زوردار تھپڑ پڑا اور اس تھپڑ کا بھی وہی نتیجہ نکلا جو یوشی کے گال پر تھپڑ

www.urdukorner.com

لگنے کا نکلا تھا۔ فلپس کے دانت بھی پھلجھڑی کی طرح اس کے منہ سے باہر آگرے تھے۔ لیکن یوشی تو تھپڑ کھا کر بے ہوش ہو گئی تھی جب کہ فلپس الٹا ہوش میں آکر بری طرح چیخنے لگا تھا

"بولو جواب دو گے یا نہیں"..... جوانا نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جج۔ جج۔ جواب دوں گا"۔ فلپس کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ بے ہوش ہو گیا۔

"اسے نیچے ڈال دو مزید انکوائری بعد میں ہو گی اور جوزف اب تم اس پجاری کو ہوش میں لے آؤ اور اس سے وہ ٹرانسمیٹر بھی برآمد کرو اور وہ کوڈ بھی جو یہ شیکل سے بات کرتے ہوئے استعمال کرتا ہو گا"..... عمران نے جوانا اور جوزف دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ لیکن اس کے لئے اس کے ہاتھ کھولنے پڑیں گے"۔ جوزف نے کہا۔

"کیوں کیا اس نے تالیاں بجاتے ہوئے جواب دینا ہے"..... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں باس یہ پجاری ہے۔ اس کے ساتھ خصوصی سلوک ہو گا اور وہ خصوصی سلوک یہ ہے کہ جب یہ دیوتاؤں کی زبان میں بات کرے تو پوری طرح آزاد ہو"۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے جو تمہارا جی چاہے کرو"..... عمران نے کہا اور جوزف نے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے پجاری کو پہلے اوندھا کیا

پھر اس کی پشت پر بندھے ہوئے ہاتھ اس نے کھول کر اسے ایک پھر سیدھا کرتے ہوئے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے دبا چند لمحوں بعد پجاری کے جسم میں حرکت کے تاثرات پیدا ہوئے تو زف سیدھا ہو کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ پجاری کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور دوسرے لمحے وہ کراہتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا اس کے چہرے شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ تھا جیسے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"کیا نام ہے تمہارا"..... جوزف نے قدیم افریقی زبان میں پوچھا پجاری چونک کر جوزف کی طرف دیکھنے لگا۔

"میرا نام کاجو ہے۔ میں انکوما قبیلے کا پجاری ہوں۔ تم لوگ کون ہو۔ اور تم نے ہمارے مہمانوں کو اس طرح کیوں باندھ رکھا ہے"۔ پجاری نے تیز لہجے میں کہا اور یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کس دیوتا کے پجاری ہو تم"..... جوزف نے منہ بناتے ہوئے

"دیوتا شو شو کا بڑا پجاری ہوں۔ مگر تم کون ہو۔ اور سنو میں چاہوں تو ایک لمحے میں تم سب کو جلا کر راکھ کر دوں"..... پجاری نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن شو شو دیوتا تو گندے پانی کے جوہڑوں کا دیوتا ہوتا ہے۔ غریب اور مسکین سا دیوتا۔ وہ کسی کو کیسے جلا سکتا ہے اور یہ بھی سن کہ میرا نام جوزف ہے میں افریقہ کا شہزادہ ہوں اور عظیم وچ ڈاکٹر

www.urdukorner.com

ہاگانی کی روح کا مجھ پر سایہ ہے۔جانتے ہو عظیم وچ ڈاکٹر ہاگانی کون تھا زرتاشی معبد کا سب سے بڑا پجاری۔ تم تو اس کے مقابلے میں ایک حقیر کیڑے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے اور تم مجھے دھمکی دے رہے ہو مجھے جس پر عظیم وچ ڈاکٹر ہاگانی کا سایہ ہے۔وہ کہتا تھا جوزف تم ہم سے بھی بڑے وچ ڈاکٹر بن سکتے ہو۔ تم پر عظیم دیوتاؤں کا سایہ ہے" جوزف نے غراتے ہوئے کہا اور پجاری اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جوزف کو دیکھنے لگا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو"..... پجاری نے اس بار قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں یقین نہ آرہا ہو تو کالی جھیل کی تہہ میں رہنے والے سابورا مگر مچھ کو بلالوں۔ پھر تمہیں یقین آجائے گا۔لیکن پھر تم زندہ نہیں رہو گے کیونکہ سابورا مگر مچھ کے خوفناک جبڑے پجاریوں کا گوشت ایک لمحے میں چٹ کر جاتے ہیں"..... جوزف نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ تم واقعی پرنس ہو۔ایک پرنس ہی ایسی بات کر سکتا ہے میں تمہاری خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں"..... پجاری کے چہرے پر اچانک زلزلے کے سے آثار نمودار ہوئے اور وہ رکوع کے بل جوزف کے سامنے اس طرح جھک گیا جیسے جوزف اس کا دیوتا ہو۔

"ہم نے تمہارا سلام قبول کر لیا ہے کاجو۔ عظیم وچ ڈاکٹر ہاگانی کی روح تمہیں ضرور اس سلام کے بدلے طاقتیں دے گی۔لیکن اب تم

نے میرے باس کے سوالوں کے صحیح جواب دینے ہیں"..... جوزف نے باوقار لہجے میں کہا۔

"باس"..... پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں باس عمران اور سنو عظیم وچ ڈاکٹر ہاگانی صرف زرتاشی معبد کا پجاری تھا اور پورا براعظم افریقہ اس کی طاقت سے خوفزدہ رہتا تھا لیکن باس عمران اس سے بھی زیادہ عظیم ہے عظیم وچ ڈاکٹر ہاگانی باس عمران کے سامنے بالکل اسی طرح حقیر کیڑے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح تم عظیم وچ ڈاکٹر ہاگانی کے سامنے محض ایک حقیر کیڑے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ باس کی عظمت کو میں بھی سلام کرتا ہوں۔ میں جوزف بھی جو افریقہ کا شہزادہ ہے۔ سمجھے۔ باس عمران سے تو اندھیروں کا دیوتا بھی چھپتا پھرتا رہتا ہے۔جو افریقیوں کا عظیم دیوتا ہے۔ عظیم ترین دیوتا"..... جوزف نے انتہائی جذباتی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے کیوں خواہ مخواہ اس غریب کو ڈرانے پر کمر باندھ لی ہے تم نے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔لیکن دوسرے لمحے پجاری عمران کے سامنے بھی رکوع کے بل جھک گیا۔

"عظیم جوزف درست کہہ رہا ہے۔ عظیم دیوتا کا جواب ایسا ہی ہوتا ہے۔حکم عظیم دیوتا"..... پجاری نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"سیدھے کھڑے ہو جاؤ"..... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا اور پجاری ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔

www.urdukorner.com

"میرا نام عمران ہے سمجھے۔آئندہ مجھے دیوتا کہا تو زبان کھینچ لوں گا میں مسلمان ہوں اور مسلمان کسی دیوتا وغیرہ کے قائل نہیں ہیں"۔ عمران نے انتہائی ناگوار لہجے میں کہا۔

"عظیم عمران تو کہہ سکتا ہوں" ۔پجاری نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"صرف عمران بس"..... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"باس تم"..... جوزف نے کچھ کہنا چاہا۔

"تم خاموش رہو"..... عمران نے اسے بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا اور جوزف بری طرح سہم کر اس طرح ایک قدم پیچھے ہٹ گیا جیسے عمران کی ایک ہی گھرکی نے اس کے سارے کس بل نکال دیئے ہوں پجاری کے چہرے پر بھی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے ظاہر ہے جب افریقہ کا شہزادہ عمران کی ایک ہی گھرکی سے سہم جانے پر مجبور ہو گیا ہو تو بے چارے پجاری کی کیا حیثیت تھی۔

"کاجو ہمیں معلوم ہے کہ تمہارا تعلق انکوما قبیلے سے نہیں ہے۔ بلکہ افریقہ کے کسی اور قبیلے کے فرد ہو تمہیں یہاں کون لایا تھا اور انکوما قبیلے والوں نے تمہیں کس طرح اپنا پجاری تسلیم کر لیا"..... عمران نے پجاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب مجھے لارڈ نامیری نے پجاری بنایا ہے۔میرا تعلق زمبابوے کے ایک قدیم قبیلے زٹھانی سے ہے میں اس قبیلے کی ایک چھوٹی سی شاخ کا پجاری تھا۔ایک چھوٹا سا پجاری۔ پھر میرے منصب پر ایک بڑے پجاری نے زبردستی قبضہ کر لیا اور مجھے قبیلے سے نکال دیا گیا۔میں

بھٹکتا پھر رہا تھا کہ مجھے لارڈ نامیری کے آدمی مل گئے۔ وہ مجھے لارڈ نامیری کے پاس لے گئے۔لارڈ نامیری کو جب پتہ چلا کہ میں پجاری ہوں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اس جزیرے پر رہنے والے قبیلے انکوما کا پجاری بوڑھا ہو کر فوت ہو چکا ہے اور انہیں ایک پجاری کی خدمات چاہئیں۔ میں تیار ہو گیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ پورا جزیرہ ان کی ملکیت ہے اور اس جزیرے میں زیر زمین انہوں نے کوئی کارخانہ لگا رکھا ہے جس میں ان کے آدمی کام کرتے ہیں۔انہوں نے مجھے کہا کہ میں ان کا آدمی بن کر رہوں گا۔میں نے وعدہ کر لیا۔اور پھر لارڈ نامیری مجھے ساتھ لے کر یہاں آئے اور ان کے حکم پر انکوما قبیلے نے مجھے پجاری تسلیم کر لیا۔لارڈ نامیری نے مجھے یہاں لانے سے پہلے تقریباً دو ماہ تک اپنے پاس رکھا۔انہوں نے مجھے انگریزی زبان بولنی سکھائی۔ مشینوں سے واقفیت کرائی اور پھر مجھے ایک خصوصی قسم کا ٹرانسمیٹر دیا۔اس کے بعد مجھے یہاں پجاری بنا دیا۔نیچے ان کا جو اڈہ تھا اس کا انچارج شیکل تھا وہ مجھ سے رابطہ رکھتا تھا اور ضرورت کی چیزیں جو ہیلی کاپٹروں پر یہاں آتی تھیں وہ میں اپنی نگرانی میں انکوما قبیلے والوں کے ذریعے اس تک پہنچاتا تھا۔کوش بڑے سردار کو بھی انہوں نے خرید رکھا ہے اور سرخ بھیڑیئے بھی ان کے زیر اثر ہیں وہ کھانے پینے کا سامان شیکل تک پہنچاتے تھے جب کہ میرا کام مشینری پہنچانا تھا۔بہر حال یہ مشینری آنی بند ہو گئی۔اس طرح میں اس کام سے آزاد ہو گیا اور خالص پجاری بن کر رہ گیا۔نیچے رہنے والے سفید فام عام طور پر اوپر نہیں آتے اس طرح

www.urdukorner.com

زندگی گزرنے لگ گئی آج کافی عرصے کے بعد شیکل نے رابطہ کیا اور اس نے بتایا کہ لارڈ نامیری کی صاحبزادی مادام یوشی اور اس کا ساتھی فلپس قبیلے میں آنا چاہتے ہیں۔ میں آکر انہیں لے جاؤں۔ چنانچہ میں سرخ عمارت پر پہنچا۔ دروازہ کھلا اور میں اندر چلا گیا۔ وہاں شیکل اور یہ دونوں موجود تھے۔ شیکل نے مجھے ان کی حفاظت کا خاص طور پر خیال رکھنے کے لئے کہا اور میں انہیں لے کر باہر آگیا۔ پھر اچانک میرا پیر کسی پھندے میں پھنس گیا۔ اور نیچے گرنے کی وجہ سے میرا سر کسی پتھر سے ٹکرایا اور میں بے ہوش ہو گیا۔ اب ہوش آیا ہے "..... پجاری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہیں شیکل نے کہا تھا کہ جب یہ دونوں واپس آنا چاہیں تو تم ٹرانسمیٹر پر انہیں کال کرنا "..... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو پجاری بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر عقیدت کے تاثرات ابھر آئے۔

" اوہ اوہ جو زف درست کہہ رہا تھا آپ واقعی عظیم دیو..... مم میرا مطلب ہے۔ آپ بڑے آدمی ہیں "۔ پجاری نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا لیکن دیوتا کہتے کہتے شاید اسے عمران کی بات کا خیال آ گیا اس لئے وہ دیو کہہ کر رک گیا۔

" واہ خالی دیو بھی نہیں بلکہ عظیم دیو۔ خوب تو آج کل کے دیو بے چارے سکڑ کر مجھ سے بھی چھوٹے ہو گئے ہیں کہ اب مجھ جیسا دھان پان کا آدمی بھی عظیم دیو کہلانے لگ گیا ہے "..... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں آپ کو سلام کرتا ہوں صاحب "..... پجاری نے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

" فرصت کے وقت ایک بار نہیں سو بار کر لینا میں جواب بھی دے دوں گا۔ لیکن فی الحال تم سے جو پوچھا گیا ہے۔ اس کا جواب دو "۔ عمران نے کہا۔

" جی ہاں آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے۔ آپ کو یقیناً عظیم کائناتی روح نے بتا دیا ہو گا۔ حالانکہ اس وقت تو آپ ہمارے ساتھ نہ تھے جب شیکل نے یہ سب کچھ کہا تھا "..... پجاری نے اسی طرح عقیدت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر "..... عمران نے پوچھا اور پجاری نے سر پر پہنی ہوئی لومڑی کی کھال کی بنی ہوئی مخصوص ٹوپی اتاری اور پھر اس کے اندر ہاتھ ڈال کر اس نے کچھ ٹٹولا۔ چند لمحوں بعد اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا مگر چپٹا سا ریموٹ کنٹرول جتنا آلہ تھا جس پر دو بٹن لگے ہوئے تھے۔

" کوئی خاص فقرہ تو طے نہیں کیا تھا شیکل نے "..... عمران نے پوچھا۔

" جی نہیں۔ خاص فقرہ کیا مطلب "..... پجاری کاجو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" چلو پھر شیکل سے بات کرواؤ اسے بتا دو کہ مادام یوشی فوری طور

www.urdukorner.com

پر واپس آنا چاہتی ہے "..... عمران نے ٹرانسمیٹر پجاری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پجاری نے خاموشی سے ٹرانسمیٹر لیا اور اس کا بٹن دبا دیا۔ عمران نے پاس کھڑے ٹائیگر کو سر کی حرکت سے مخصوص اشارہ کیا تو ٹائیگر نے بھی جواب میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں کاجو بول رہا ہوں۔ کاجو پجاری۔ انکوما قبیلے کا پجاری کاجو۔ مجھ سے بات کرو"..... کاجو نے کہنا شروع کر دیا۔

"شیکل بول رہا ہوں کاجو کیوں کال کی ہے"..... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ خصوصی ٹرانسمیٹر ہونے کی وجہ سے اس میں فقرے کے آخر میں اوور کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ شاید پجاری کو اس قسم کے فقرے کہنے سے بچانے کے لئے اس خصوصی ٹرانسمیٹر کا انتخاب کیا گیا تھا۔

"مادام فوری طور پر واپس جانا چاہتی ہیں"۔ کاجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے وہ کیوں ابھی تھوڑی دیر پہلے تو وہ گئے ہیں"..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر پجاری سے ٹرانسمیٹر لے لیا اور اسی لمحے ساتھ کھڑا ہوا ٹائیگر اس پر جھپٹا اور اس نے ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر دوسرے ہاتھ سے اس کے جسم کو جکڑ لیا۔ پجاری کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یوشی بول رہی ہوں شیکل..... یہ تو انتہائی گندہ قبیلہ ہے۔ میں

فوراً واپس آنا چاہتی ہوں۔ میں نے تو سوچا تھا کہ ان میں کوئی پراسراریت ہو گی لیکن یہ تو بالکل ہی گندے لوگ ہیں"..... عمران کے منہ سے یوشی کی آواز نکلی۔

"ٹھیک ہے مادام جیسے آپ کی مرضی۔ آپ کاجو کو ساتھ لے کر سرخ عمارت میں پہنچ جائیں میں سپیشل وے کھول دوں گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے"..... عمران نے یوشی کے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"چھوڑ دو اسے"..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا جس نے پجاری کو جکڑا ہوا تھا۔ اور ٹائیگر نے پجاری کو آگے دھکیل دیا۔

"آپ۔ آپ واقعی عظیم دیوتا ہیں۔ آپ واقعی عظیم دیوتا ہیں۔ آپ عورتوں کی آواز میں بھی بول سکتے ہیں۔ آپ۔ آپ واقعی عظیم دیوتا ہیں"..... پجاری نے یکلخت عمران کے سامنے رکوع کے بل جھکتے ہوئے اس بار عظیم دیوتا کی باقاعدہ گردان ہی کر ڈالی تھی۔

"سیدھے ہو جاؤ"..... عمران نے کہا اور پجاری ایک جھٹکے سے سیدھا کھڑا ہو گیا لیکن اب اس کے چہرے پر انتہائی عقیدت کے تاثرات پوری طرح نمایاں تھے۔

"سنو میں تمہیں اس لئے زندہ چھوڑ رہا ہوں کہ تم سیدھے سادے آدمی ہو۔ واپس قبیلے میں جاؤ۔ اور ہر بات کو بھول جاؤ۔ ہمارے متعلق اور یہاں کے واقعات کے متعلق ایک لفظ بھی تمہارے منہ

www.urdukorner.com

سے نہیں نکلنا چاہیئے سمجھ گئے ہو"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی جناب"..... کاجو نے اسی طرح عقیدت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹیگولا کاجو کو وہاں تک چھوڑ آؤ۔ اگر اس نے ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو پھر اسے خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ دیوتاؤں کا قہر کیسا ہوتا ہے"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور کاجو کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔

"آؤ کاجو"..... ٹیگولا نے کہا اور پھر وہ کاجو کو لے کر باہر نکل گیا۔

"یوشی اور فلپس کو اٹھاؤ اور باہر چلو"..... عمران نے کاجو اور ٹیگولا کے باہر جاتے ہی باقی ساتھیوں سے کہا۔

"ان دونوں کا خاتمہ نہ کر دیا جائے"..... جوانا نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ ہو سکتا ہے کسی لمحے ان کی ضرورت پیش آ جائے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھی کام میں مصروف ہو گئے۔ چند لمحوں بعد یوشی اور فلپس دونوں کے پیر بھی بیل سے باندھ کر انہیں اٹھا لیا گیا۔ اور پھر وہ اپنا خاص سامان اٹھائے اس غار سے باہر نکل آئے۔ ٹیگولا باہر موجود تھا۔

"چلو جوزف اس سرخ عمارت کی طرف چلو"..... عمران نے کہا اور جوزف جس نے فلپس کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے جوانا تھا جس کے کاندھے پر یوشی لدی ہوئی تھی اس کے ساتھ ٹائیگر عمران اور ٹیگولا چل رہے تھے۔

کرنل ڈارسن اپنے مخصوص دفتر میں کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سائیڈ پر موجود لکڑی کے سٹینڈ میں رکھے ہوئے ایک خصوصی ٹائپ کے بڑے سے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں ابھرنے لگیں تو کرنل ڈارسن نے چونک کر رسیور اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو کاجو بول رہا ہوں اوور"..... ایک آواز سنائی دی اور کرنل ڈارسن یہ آواز سنتے ہی بری طرح چونک پڑا۔

"کرنل ڈارسن بول رہا ہوں۔ کیوں یہاں کال کی ہے اوور"۔ کرنل ڈارسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو ایک خصوصی رپورٹ دینی تھی اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"خصوصی رپورٹ کیا مطلب تم نے شیکل کی بجائے مجھے کال

www.urdukorner.com

کیوں کیا ہے اوور "۔ کرنل ڈارسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے مجھے کہا تھا کہ میں آپ کے دشمنوں علی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں چوکنا رہوں جو کسی بھی وقت جزیرے پر پہنچ سکتے ہیں۔ اوور "..... کاجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں مگر وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ بات تو میں نے اس وقت تمہیں کہی تھی جب ان کے جزیرے پر پہنچنے کا خطرہ تھا اوور "۔ کرنل ڈارسن نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہلاک نہیں ہوئے جناب وہ جزیرے پر موجود ہیں۔ میں ان سے مل چکا ہوں اس لئے تو آپ کو کال کر رہا ہوں اوور "..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈارسن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی قوت سماعت ختم ہو گئی ہو اور ایک لمحے کے لئے تو اس کا ذہن سن ہو کر رہ گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم کاجو۔ کیا تم ہوش میں ہو۔ کہیں تم نے کسی نشے والی جڑی بوٹی کا استعمال تو نہیں کر لیا اوور "۔ چند لمحوں بعد کرنل ڈارسن نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے جناب کہ لارڈنا میری نے میری خصوصی طور پر تربیت کی تھی تاکہ میں جزیرے کے بیرونی ماحول کو ہر طرح سے کنٹرول کر سکوں۔ اور یہی ٹریننگ میرے کام آ گئی ہے۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو گیا ہوں کہ میں ایک عام سا پجاری ہوں۔ ورنہ شاید اب تک میری لاش وہیں غار میں

پڑی سڑ رہی ہوتی اوور "..... دوسری طرف سے کاجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے خود ان کی لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں اوور "..... کرنل ڈارسن نے چیختے ہوئے کہا۔

"جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور جو کچھ میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ وہ تو میں بتا سکتا ہوں اگر آپ سن لیں ویسے آپ کی مرضی۔ میں نے اپنے آپ کو ایک عام سا پجاری ثابت کر کے ان کے چنگل سے رہائی پائی ہے اگر انہیں ذرا بھی احساس ہو جاتا کہ میں باقاعدہ تربیت یافتہ ہوں تو مجھے کبھی رہا نہ کرتے۔ اوور "..... کاجو پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ پوری تفصیل بتاؤ کاجو پوری تفصیل اوور "..... کرنل ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جواب میں کاجو نے شیکل کی طرف سے کال اور پھر سرخ عمارت میں جا کر یوشی اور فلپس کو ساتھ لے کر جزیرے میں آنے اور پھندے میں پھنسنے۔ بے ہوش ہونے اور ہوش میں آنے کے بعد سے لے کر واپس بستی میں پہنچنے تک کے سارے حالات تفصیل سے سنا دیئے اور کرنل ڈارسن کے چہرے پر جیسے تاثرات پھیلتے چلے گئے جیسے اس کی روح کسی نے بہت بڑے پتھر کے نیچے دبا دی ہو۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ۔ یہ عمران۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے

www.urdukorner.com

مجھے ایک بار پھر دھوکہ دے دیا۔ یہ لوگ یقیناً اس جہاز سے پہلے نکل چکے ہوں گے۔ جب جہاز تباہ ہوا اور انہوں نے وہاں پہلے سے انسانی لاشیں رکھ لی ہوں گی۔ اوہ ویری بیڈ۔ اب کہاں ہیں یہ لوگ اوور"..... کرنل ڈارسن نے لاشعوری انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"میں ان کے کہنے پر وہاں سے تو چلا آیا تھا لیکن پھر ایک چکر کاٹ میں اس سرخ عمارت کی طرف گیا تھا اور کیونکہ مجھے یقین تھا کہ لوگ لازماً وہاں پہنچیں گے۔ اور پھر واقعی وہ سب وہاں پہنچ گئے۔ ما یوشی اور فلپس کو انہوں نے کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا پھر عمارت کا راہ کھلا اور وہ سب اندر چلے گئے اور راستہ بند ہو گیا۔ اس کے بعد واپس آ گیا۔ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر جام پڑا ہوا تھا کیونکہ طویل عرصے مجھے اسے چالو کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑی تھی۔ بڑی مشکل سے نے اسے چالو کیا ہے اور اب آپ کو کال کر رہا ہوں۔ ویسے اس عمر نے مجھے زبان بند کرنے کے لئے کہا تھا لیکن میں تو لارڈ نامیری صاحب کا غلام ہوں میں کیسے خاموش رہ سکتا تھا۔ اوور"..... کاجو پجاری جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمارت کے اندر چلے گئے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری ویری بیڈ۔ اچھا کاجو تم نے اب پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ زکوش اور سرخ بھیڑیو کو بھی تیار رہنے کا کہہ دو۔ اگر وہ عمارت سے نکل کر بستی کی طرف آئے تو تم نے ان سب کا فوری خاتمہ کر دینا ہے۔ اوور"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا اوور"..... دوسری طرف سے کاجو نے کہا اور کرنل ڈارسن نے جلدی سے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر وہ شیکل کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے ہی لگا تھا کہ اچانک رک گیا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس آپریشنل کنٹرول"..... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈارسن بول رہا ہوں"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈیمرے بول رہا ہوں جناب"..... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"ایس۔ وی۔ ٹی۔ آئی مشین کو آن کر کے اس پر بلیک آئی لینڈ کے انتظامی سیکشن کو فکس کرو میں آ رہا ہوں"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ بھاگنے کے سے انداز میں چلتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ جلد ہی ایک بڑے ہال میں پہنچ گیا۔ جہاں مشینری نصب تھی اور کئی افراد مشینوں کے سامنے کام کرنے میں مصروف تھے کرنل ڈارسن ہال میں داخل ہو کر کسی طرف متوجہ ہوئے بغیر تیزی سے دائیں طرف جانے والی گیلری کی طرف بڑھ گیا گیلری سے گزر کر وہ ایک بڑے

www.urdukorner.com

دروازے کے سامنے پہنچا جو کھلا ہوا تھا دوسری طرف ایک بڑا کمرہ تھا جس کی ایک پوری دیوار کے ساتھ ایک دیو ہیکل مشین نصب تھی۔ اس کے سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا اور مشین پر بے شمار بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔

"دیو فکس ہو گیا ہے۔ ڈیمرے"..... کرنل نے اندر داخل ہوتے ہی مشین کے سامنے کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف۔ لیکن آپ کس کمرے کو چیک کرنا چاہتے ہیں"۔ ڈیمرے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پہلے شیکل کو تلاش کرو کہ وہ کہاں ہے"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"..... ڈیمرے نے کہا اور اس نے تیزی سے ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی مشین کے درمیان موجود سکرین پر منظر تبدیل ہونے لگ گئے اور چند لمحوں بعد جیسے ہی ایک منظر ابھرا۔ ڈیمرے نے ہاتھ روک لیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر پیچھے ہٹ گیا تھا جیسے اچانک کسی نے اسے کوڑا مار دیا ہو۔ اس کے چہرے پر انتہائی بوکھلاہٹ کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ کرنل ڈارسن بھی پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس منظر کو دیکھ رہا تھا۔ منظر میں ایک بڑا ہال نما کمرہ نظر آ رہا تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ یوشی فلپس اور شیکل بندھے کھڑے نظر آ رہے تھے۔ فلپس اور یوشی بے ہوش تھے

ب کہ شیکل ہوش میں نظر آ رہا تھا۔ کمرے میں دو ایشیائی دو دیو ہیکل
ی اور ایک مقامی آدمی موجود تھا۔

"اوہ میں پہچان گیا ہوں یہ ایک ایشیائی عمران ہے اور یہ ریڈ
کس ہال میں ہیں۔ لیکن یہ اس کے باوجود بچ نہیں سکتے۔ ڈیمرے
ے انتظامی حصے کو تباہ کر دو۔ فوراً۔ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر"۔
رنل ڈارسن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"بب بب بلاسٹ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف"..... ڈیمرے
نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو فوراً کرو"..... کرنل ڈارسن نے غصے
کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"مم۔ مگر چیف مادام یوشی۔ باس فلپس۔ شیکل"..... ڈیمرے
کی حالت اور زیادہ خراب ہو گئی تھی۔

"اس وقت پورا منصوبہ داؤ پر لگ چکا ہے۔ یہ شیطان عمران لازماً
لیبارٹری کا خصوصی راستہ معلوم کر لے گا۔ اور پھر لیبارٹری کو تباہ
ہونے سے کوئی نہیں بچا سکے گا اور لیبارٹری تباہ ہو گئی تو سب کچھ تباہ
ہو جائے گا۔ بلاسٹ کر دو ہال کو تباہ کر دو فوراً۔ دیر مت کرو۔ میں
تمہیں حکم دے رہا ہوں۔ میں چیئرمین ہاٹ فیلڈ تمہیں حکم دے رہا
ہوں"۔ کرنل ڈارسن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ریوالور نکال کر اس کا رخ ڈیمرے کی
طرف کر دیا۔

www.urdukorner.com

"یس ۔ یس چیف یس چیف "..... ڈیمرے نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے مشین کے کئی بٹن یکے بعد دیگرے دبانے شروع کر دیئے۔

"فل پاور فائر کر دو۔ فل پاور۔ ورنہ ریڈ بلاکس کمرہ تباہ نہ ہو گا۔ ابھی اس کمرے کا دروازہ کھلا ہوا ہے ابھی یہ ایئر ٹائٹ نہیں ہے۔ اس لئے ابھی یہ تباہ ہو سکتا ہے۔ جلدی کرو"..... کرنل ڈارسن نے چیختے ہوئے کہا۔

"پھر تو جزیرے کا بہت بڑا حصہ تباہ ہو جائے گا چیف "۔ ڈیمرے نے اس بار قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہونے دو لیکن میں ان شیطانوں کو ہر صورت میں ختم کرنا چاہتا ہوں جلدی کرو"..... کرنل ڈارسن نے وحشت بھرے لہجے میں کہا اور ڈیمرے ہونٹ دبائے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"فل بلاسٹنگ پاور کام کے لئے تیار ہے چیف ۔ لیکن بہتر ہے آپ پھر بھی سوچ لیں"..... ڈیمرے نے ہچکچاتے ہوئے کہا

"کون سا بٹن ہے ۔ اسے فائر کرنے کا"..... کرنل ڈارسن نے چیختے ہوئے پوچھا۔

"یہ ۔ یہ سرخ بٹن"..... ڈیمرے نے ایک سائیڈ پر موجود ایک بڑے سے سرخ رنگ کے بٹن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کرنل تیزی سے قدم بڑھاتا اس بٹن کی طرف بڑھا۔ اس نے انگلی بٹن پر رکھی اور پھر اس کی نظریں سکرین پر جم گئیں ۔ سکرین پر عمران کا

ساتھی ایشیائی نوجوان دیوار میں جکڑے ہوئے بے ہوش فلپس کی طرف بڑھ رہا تھا جب کہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

"اب کسی طرح مر بھی جاؤ بدروح شیطان"..... کرنل ڈارسن نے یکلخت غراتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے سرخ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مشین میں سے اس قدر تیز گونج نکلی کہ کرنل ڈارسن بے اختیار ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ سکرین پر ایک لمحے تک منظر نظر آتا رہا پھر یکلخت سکرین تاریک ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی مشین کے سارے بلب بجھ گئے ۔ اس کے تمام ڈائلوں پر حرکت کرتی ہوئی سوئیاں یکلخت ساکت ہو گئیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر مشین کو ساکت کر دیا ہو۔ کرنل ڈارسن کافی دیر تک کھڑا لمبے لمبے سانس لیتا رہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔ جب کہ ڈیمرے کا چہرہ اس طرح زرد پڑ گیا تھا جیسے کسی نے اس کے جسم سے سارا خون ہی نچوڑ لیا ہو۔

"اب چیک کرو کہ تباہی میری مرضی کے مطابق ہوئی ہے یا نہیں"۔ کافی دیر تک خاموش کھڑے رہنے کے بعد کرنل ڈارسن نے کہا۔

"یس چیف"..... ڈیمرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے انتہائی دائیں طرف موجود چند بٹن دبائے تو مشین کے اس حصے میں زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ کئی نابیں گھماتا رہا اور پھر اس نے ایک بٹن دبایا تو اس حصے پر

www.urdukorner.com

موجود ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اس نے تیزی سے ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ پھر صاف سکرین پر یکلخت ایک منظر ابھرا۔ یہ منظر جنگل کا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کیمرہ کسی اونچے درخت کی چوٹی پر سے نیچے کا منظر دکھا رہا ہو۔

"جزیرے کا مشرقی حصہ تو محفوظ ہے چیف۔ جب کہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں پورا جزیرہ ہی نہ تباہ ہو جائے"..... ڈیمرے نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انتظامی حصہ مغرب کی طرف ہے۔ اسے چیک کرو احمق آدمی۔ یہ مشرقی حصہ تو خالی ہے جلدی کرو"..... کرنل ڈارسن نے کہا اور ڈیمرے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک اور ناب کو آہستہ آہستہ گھمانا شروع کر دیا۔ سکرین پر منظر بدلتے چلے گئے لیکن گھنے درخت ہی نظر آ رہے تھے۔ اچانک ایک خالی جگہ سکرین پر ابھری اور ڈیمرے نے تیزی سے ناب کو گھما دیا منظر تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ اور پھر ڈیمرے پیچھے ہٹ گیا۔ منظر پر جزیرے کا ایک خاصا بڑا حصہ نظر آ رہا تھا۔ لیکن اس حصے پر موجود تمام درخت گرے پڑے تھے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہر طرف پتھروں کے ڈھیر سے نظر آ رہے تھے۔ آسمان پر گرد کے بادل پھیلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں کوئی آتش فشاں پھٹا ہو۔ لیکن اس گرد کے بادلوں میں آگ یا سرخی موجود نہ تھی۔ ہر طرف پتھروں کے ڈھیر اور درختوں کے کٹے ہوئے اور سالم تنوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔

"یہ پورا حصہ ہی تباہ شدہ نظر آ رہا ہے۔ گڈ شو۔ اب ان کے بچ جانے کے امکانات کم ہو گئے ہیں"..... کرنل ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چیف یہ تو مکمل تباہی ہے۔ ایسی صورت میں تو کوئی آدمی کیسے بچ سکتا ہے۔ یہ تو ناممکن ہے چیف"..... ڈیمرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے باجود مجھے چیکنگ کرانی ہو گی کیونکہ وہ ریڈ بلاکس ہال میں تھے"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور پھر تقریباً دوڑتا ہوا وہ اس کمرے سے نکل کر راہداری میں سے گزرتا ہوا ہال میں آیا اور پھر ہال سے نکل کر وہ اسی انداز میں دوڑتا ہوا واپس اپنے دفتر میں پہنچا اور اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف کرنل ڈارسن کالنگ اوور"..... کرنل ڈارسن نے تیز تیز لہجے میں بار بار کال دینا شروع کر دی۔ کافی دیر تک وہ کال دیتا رہا پھر اچانک ٹرانسمیٹر کا رسیونگ بلب جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے کاجو پجاری کی آواز سنائی دی۔

"جناب کاجو پجاری بول رہا ہوں جناب اوور"..... کاجو پجاری کی آواز میں خوف کی لہر نمایاں تھی۔

"کرنل ڈارسن بول رہا ہوں کاجو۔ تم نے کال سننے میں اتنی دیر کیوں لگا دی اوور"..... کرنل ڈارسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"جناب جزیرے کا مغربی حصہ جناب جہاں آپ کی عمارتیں تھیں اچانک انتہائی خوفناک دھماکوں سے تباہ ہو گیا ہے۔ جس طرح آتش فشاں پھٹتا ہے جناب اس طرح وہاں تباہی نازل ہو گئی۔ دیوتاؤں کا قہر نازل ہوا ہے جناب وہاں ہر چیز مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے۔ میں اور جزیرے کے تمام افراد دھماکے ہوتے ہی وہاں پہنچے وہاں ہر طرف تباہی ہے انسانوں کی لاشیں بکھری پڑی ہیں جناب اوور"..... کاجو نے سہمے ہوئے اور خوفزدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو کاجو یہ تباہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے میں نے خود کرائی ہے۔ سمجھے۔ اوور"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ۔ آپ نے خود چیف اوہ یہ تو آپ کا اپنا جزیرہ تھا چیف اوور"۔ کاجو نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن عمران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں ان کے خاتمے کے مقابلے میں یہ تباہی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ عمارتیں دوبارہ تعمیر ہو جائیں گی اس کی مجھے فکر نہیں ہے سنو اب تم زکوش اور سرخ بھیڑیوں کو ساتھ لے کر تباہ شدہ حصے میں جاؤ۔ اچھی طرح چھان پھٹک کر کے چیک کرو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں یا ان کے اعضا نکال کر باہر لے آؤ۔ اور انہیں اپنے قبیلے میں لا کر رکھ دو۔ اور قبیلے والوں کو بتا دو کہ ان کی یہاں موجودگی کی وجہ سے جزیرے پر دیوتاؤں نے قہر نازل کیا ہے اور پھر مجھے کال کرنا اوور"

کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف اوور"..... دوسری طرف سے کاجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا۔ جلدی یہ کام کرو جلدی اوور"

"اوکے"..... کرنل ڈارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"بچ تو کسی صورت بھی نہیں سکتے پھر بھی کچھ نہیں کہا جا سکتا"۔ کرنل ڈارسن نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز میں شدید اضطراب اور بے چینی نمایاں تھی۔ جزیرے کے اس انتظامی حصے کی تباہی ایک بہت بڑا فیصلہ تھا۔ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے اس حصے پر اربوں ڈالر خرچ کئے گئے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے وہاں پہنچ جانے سے اسے فوری طور پر یہ خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اگر انہیں ذرا سا بھی وقت مل گیا تو یہ ہر صورت میں لیبارٹری کا خفیہ راستہ تلاش کر لیں گے جسے خفیہ رکھنے کے لئے یہ سارا کھیل کھیلا گیا تھا۔ اس لئے اس نے اس انتظامی حصے کو داؤ پر لگانے سے بھی گریز نہ کیا تھا۔ اور لارڈ نامیری کی بیٹی یوشی کی بھی قربانی دے دی تھی۔ کیونکہ اب اسے بچانے کی کوئی صورت باقی نہ رہ گئی تھی۔ اس سب کے باوجود اس کا ذہن اور دل مسلسل بے چین اور اضطراب کا شکار ہو رہا تھا۔ وہ کبھی کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیتا کبھی اٹھ کر کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیتا کبھی کوئی فائل اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کر دیتا

www.urdukorner.com

لیکن یہ سب کچھ بحرانی انداز میں ہی کیا جا رہا تھا۔ سکون اور اطمینان موجود نہ تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد اچانک ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور کرنل ڈارسن اس طرح ٹرانسمیٹر کی طرف لپکا جیسے نجانے کتنے دنوں کا پیاسا پانی نظر آنے پر اس کی طرف لپکتا ہے اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا

"ہیلو ہیلو کاجو بول رہا ہوں جناب کاجو پجاری اوور"..... کاجو کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ چیف بول رہا ہوں کرنل ڈارسن۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈارسن نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"جناب زرکوش اور سرخ بھیڑیوں کے ساتھ مل کر میں نے اس سارے علاقے کو چھان لیا ہے۔ وہاں اندر ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔ قریباً پچاس آدمیوں کی لاشیں تھیں جن میں ایک بڑے تباہ شدہ کمرے ہیں۔ عمران اور اس کے سارے ساتھی۔ ٹنگیا دیوتا۔ مادام یوشی۔ ان کا ساتھی اور شیکل کی لاشیں اکٹھی پڑی ہوئی ملی ہیں۔ کمرہ تباہ ہو چکا تھا۔ ہم نے کھود کر وہاں سے انہیں نکالا ہے۔ میں نے زرکوش اور سرخ بھیڑیوں کو کہہ دیا ہے کہ وہ ان سب کو اٹھا کر قبیلے کے بڑے میدان میں لا کر ڈال دیں۔ میں خود فوری طور پر آپ کو کال کرنے کے لئے آ گیا ہوں۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ میری کال کے شدت سے منتظر ہوں گے۔ ویسے ان کا کرنا کیا ہے۔ کیونکہ قبیلے والے اس تباہی سے پہلے ہی خوفزدہ ہیں اور ان لاشوں اور خصوصاً ٹنگیا

دیوتا کی لاش دیکھ کر تو وہ اور بھی زیادہ خوفزدہ ہو جائیں گے۔ اب آپ جیسے حکم دیں اوور"..... کاجو نے کہا اور کرنل ڈارسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کیا تمہیں مکمل یقین ہے کہ یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہیں۔ اوور"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"بالکل جناب میں نے انہیں اچھی طرح دیکھا ہوا ہے۔ میری آنکھیں دھوکہ نہیں کھا سکتیں جناب۔ ویسے اگر آپ خود آ جائیں اور انہیں دیکھ لیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اوور"..... کاجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں خود نہیں آ سکتا۔ میں انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں۔ میں اپنا نمائندہ بھیج رہا ہوں وہ جب ان لاشوں کو دیکھ لے گا تو پھر تم اس کے سامنے انہیں جلا کر راکھ کر دینا۔ سمجھ گئے اوور"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں جواب دیا۔

"جیسے آپ مناسب سمجھیں جناب اوور"..... دوسری طرف سے کاجو نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"میرا نمائندہ ہیلی کاپٹر پر پہنچے گا۔ اس کے ساتھ پورا تعاون کیا جائے اوور"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کا نمائندہ ہمارا آقا ہو گا جناب اوور"..... کاجو نے جواب دیا اور کرنل ڈارسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ گو اس کے چہرے پر اب مکمل اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے اور اس

www.urdukorner.com

کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ خود جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کا چیک کرے لیکن بجانے کیا بات تھی کہ اس کے ذہن کے کسی دور افتادہ گوشے میں ایک خطرہ بہرحال موجود تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر زندہ ہوئے تو۔ اگر کاجو کو انہوں نے کسی طرح کور کر کے اس سے یہ کال کرائی ہو تب کیا ہوگا اور اسے معلوم تھا کہ اگر وہ خود عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہتھے چڑھ گیا تو پھر ہاٹ فیلڈ کی مکمل تباہی میں کوئی کسر باقی نہ رہ جائے گی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ خود ابھی وہاں نہ جانا چاہتا تھا اور بغیر پوری تسلی کئے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے مطمئن بھی نہ ہونا چاہتا تھا۔ پہلے بھی دو بار اس کے ساتھ یہی ہوا تھا۔ پہلی بار مالا گوسی میں جب ہیلی کاپٹر فضا میں پھٹ گیا تھا اور پھر اس پراسرار جہاز کی تباہی اور لاشوں کو سکرین پر دیکھنے کے بعد وہ مطمئن ہو گیا تھا لیکن دونوں بار ہی آخر کار یہی اطلاع ملی کہ وہ لوگ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس بار بھی اس کے ذہن میں یہ خدشہ موجود تھا۔ سوچتے سوچتے اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر سامنے موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈیمرے بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ڈیمرے آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈارسن بول رہا ہوں ڈیمرے۔ مشرقی حصے میں جو کیمپ

وہیں۔ کیا ان کی مدد سے انکوما قبیلے کی بستی اور خاص طور پر ان کا میدان دیکھا جا سکتا ہے"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں

انکوما قبیلے کی بستی اور بڑا میدان۔ یس باس لارڈنامیری صاحب کے لئے خصوصی انتظامات کرائے تھے ایک علیحدہ مشین ہے اور بڑے سردار کے خیمے پر جو نشان نصب ہے اس میں طاقتور خفیہ کیمرہ نصب ہے اور کیمرہ ریوالونگ بھی ہے۔ اس چاروں طرف کا منظر آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے"..... دوسری سے ڈیمرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن آج تک تو تم نے یا فلپس نے اس کے متعلق مجھے کچھ نہیں یا تھا"..... کرنل ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

چیف آج تک اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ آج آپ نے صوصی طور پر پوچھا ہے تو میں نے بتا دیا ہے"..... ڈیمرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس مشین کو آن کرو میں آرہا ہوں"..... کرنل ڈارسن نے کہا رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار اس ہال میں موجود تھا جہاں سے گزر کر وہ دوسرے ہال میں گیا تھا جہاں موجود مشین کے ذریعے اس نے جزیرے کا انتظامی حصہ تباہ کر دیا تھا۔ ڈیمرے یہاں ایک طرف موجود چھوٹی سی مشین کے سامنے

www.urdukorner.com

"آیئے چیف میں نے مشین آن کر دی ہے۔ ابھی سکرین پر
شروع ہو جائیں گے"..... ڈیمرے نے کرنل ڈارسن کے قریب
پر کہا۔

"اس بڑے میدان کو سکرین پر ایڈجسٹ کرو جو بستی کے د
میں واقع ہے"..... کرنل ڈارسن نے ایک طرف رکھی ہوئی کر
بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ ابھی پہلا منظر سکرین پر آجائے تو میں ایڈجسٹ
دوں گا"..... ڈیمرے نے کہا اور کرنل ڈارسن نے اثبات میں
ہلاتے ہوئے مشین کے درمیان موجود سکرین پر نظریں جما دیں
پر اس وقت آڑی ترچھی لکیریں سی نمودار ہو رہی تھیں ڈیمرے
مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا اور پھر جیسے ہی اس نے
بٹن دبایا سکرین پر ایک جھماکے سے ایک منظر ابھر آیا۔ منظر
صرف دور دور تک پھیلے ہوئے درختوں کا بالائی حصہ نظر آرہا
ڈیمرے نے بٹن کے نیچے لگی ہوئی ایک ناب کو آہستہ سے گھمانا
کر دیا تو منظر آہستہ آہستہ تبدیل ہوتا چلا گیا۔ اب کیمرے کا ر
سے نیچے کی طرف ہوتا چلا جا رہا تھا اور طویل القامت درختوں
حصہ نظر آنے لگ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد جب زمین نظر آنے لگی تو
دور دور تک جھونپڑیاں ہی جھونپڑیاں نظر آرہی تھیں۔ لیکن ایک
قبائلی وہاں نظر نہ آرہا تھا۔

"بڑا میدان جنوب کی طرف ناں جناب"..... ڈیمرے

ے ہاتھ ہٹا کر ساتھ موجود دوسری ناب پر ہاتھ رکھتے ہوئے مڑ کر
ڈارسن سے پوچھا۔

"ہاں"۔ کرنل ڈارسن نے جواب دیا اور ڈیمرے نے تیزی سے اس
گھمانا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر بھی بدلتا
گیا اور چند لمحوں بعد سکرین پر درختوں کے درمیان ایک چھوٹا سا
ان نظر آنے لگا جو ہر قسم کی جھاڑیوں اور گھاس سے صاف تھا اور
ہی یہ میدان سکرین پر نظر آیا۔ کرنل ڈارسن بے اختیار چیخ پڑا۔

"روک دو اس منظر کو روک دو"..... کرنل ڈارسن نے چیختے
ے کہا اور ڈیمرے نے ناب سے ہاتھ اس طرح کھینچ لیا جیسے ناب
طاقت ور الیکٹرک کرنٹ آگیا ہو۔ میدان میں اس وقت واقعی کئی
لاشیں پڑی ہوئی نظر آرہی تھیں۔ لیکن میدان کے گرد کوئی زندہ
نظر نہ آرہا تھا۔ ایک طرف بنا ہوا چبوترا بھی خالی پڑا ہوا تھا۔

"ان لاشوں کو کلوز اپ میں لے آؤ ڈیمرے"..... کرنل ڈارسن
نے کہا اور ڈیمرے نے مشین کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن
دبا دیا۔ پھر اس بٹن کے اوپر موجود ناب کو آہستہ آہستہ گھمانے لگا جیسے
وہ ناب گھماتا جا رہا تھا۔ سکرین پر منظر پھیلتا چلا جا رہا تھا اور لاشیں
واضح ہوتی چلی جا رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد لاشیں کافی واضح
ے لگ گئیں لیکن انہیں رکھا اس طرح گیا تھا کہ ان کے چہرے
طور پر نظر نہ آرہے تھے۔

"روک دو"..... کرنل ڈارسن نے کہا اور ڈیمرے نے ہاتھ ہٹا

www.urdukorner.com

لیا۔ کرنل ڈارسن اس طرح مشین کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ اس کے
گھس جانا چاہتا ہو۔ سکرین پر اس وقت سات لاشیں دکھائی دے
تھیں۔ جن میں سے ایک عورت کی لاش تھی اور پھر اس کے ہا
موجود انگوٹھی اسے نظر آ گئی اور اس نے بے اختیار ہونٹ بھ
کیونکہ اس انگوٹھی کی وجہ سے وہ بخوبی پہچان گیا تھا کہ یہ یوشی کی
ہے۔ یوشی کی لاش کافی کٹی پھٹی حالت میں نظر آ رہی تھی۔ اس
ساتھ ہی پڑی ہوئی فلپس کی لاش بھی اسی حالت میں نظر آ رہی
اس کے مخصوص بال اسے نمایاں نظر آ رہے تھے۔ اس کے علاوہ
کی لاش بھی اس نے پہچان لی۔ کیونکہ شیکل کا ایک ہاتھ نظر آ
جس پر پانچ کی بجائے چھ انگلیاں تھیں۔ شیکل کے ساتھ ایک دیو
حبشی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس کا جسم بھی شدید زخمی تھا۔ اس
ساتھ دوسرا دیو ہیکل حبشی موجود تھا اور اس کے ساتھ دو ایشیائی
کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ گو ان کے چہرے تو نظر نہ آ رہے تھے
ان کے ہاتھوں کی رنگت سے وہ انہیں پہچان گیا تھا کہ یہ ایشیائی ہ
ان سے ذرا ساہٹ کر ایک اور مقامی آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی
سمجھ گیا کہ یہ وہی ٹنگولا ہو گا جسے کاجو پجاری دیوتا کہہ رہا تھا۔ ٹنگ
متعلق وہ جانتا تھا کہ یہ سابقہ بحری قزاق تھا اور یہ جزیرہ اس کا خا
رہا تھا۔ لارڈ نامیری نے ایک بار اس کے متعلق بتایا تھا۔ ا
خیال آ رہا تھا کہ یہ دو ما جہاز جس پر بیٹھ کر عمران اور اس کے
یہاں پہنچے ہیں۔ اس ٹنگولا نے ہی تیار کیا ہو گا۔ وہ کافی دیر تک

لاشیں دیکھتا رہا اور جب اسے مکمل طور پر اطمینان ہو گیا کہ واقعی یہ
لاشیں ہیں اور لاشیں بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہیں تو اس
کے منہ سے بے اختیار ایک طویل اطمینان بھرا سانس نکل گیا۔

"او۔ کے مشین آف کر دو ڈیمرے"..... کرنل ڈارسن نے کہا
اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈیمرے نے جلدی سے مشین آف کرنی
شروع کر دی۔

"سنو ڈیمرے۔ فلپس ہلاک ہو چکا ہے۔ اس لئے اب فلپس کے بعد
تم مشینی شعبے کے انچارج ہو۔ میں باقاعدہ آرڈر کر دوں گا"۔ کرنل
ارسن نے ڈیمرے کے کاندھے پر دوستانہ انداز میں ہاتھ رکھتے ہوئے
کہا۔

"شش شکریہ چیف۔ یہ میرے لئے زندگی کا بہت بڑا اعزاز ہے"۔
ڈیمرے نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ کیونکہ مشینی
شعبے کا چیف بن جانا واقعی ایک بہت بڑا اعزاز تھا۔ مشینی شعبے کے
چیف کا عہدہ چیئرمین کے بعد آتا تھا۔ بلکہ عملی طور پر اصل اختیارات
اسی کے ہی استعمال کرتا رہتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ واقعی انتہائی بااختیار
بن گیا تھا۔

"اب ہم نے دوبارہ اس انتظامی حصے کو تعمیر کرنا ہے۔ میں آج ہی
الانڈ یمیا چلا جاؤں گا۔ تاکہ وہاں اس کی دوبارہ تعمیر کے ابتدائی
انتظامات مکمل کر سکوں اور یہ تعمیرات اور اس میں نصب ہونے والی
تمام سائنسی مشینری تمہاری ہدایات کے تحت ہی نصب ہوں گی سمجھ

www.urdukorner.com

گئے ہو تم "..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"یس باس آپ بے فکر رہیں میں اس حصے کو پہلے سے بھی
جدید مشینری سے محفوظ کر دوں گا "..... ڈیمرے نے انتہائی مسر
بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے وہاں ایک ہفتہ لگ جائے گا۔ تم اس دوران ہیڈ کوارٹر
بھی انچارج رہو گے۔ اپنے فرائض پوری فرض شناسی سے سرانجام
یہ تمہارا پہلا امتحان ہوگا اور تم جانتے ہو ہاٹ فیلڈ میں کوتاہی غلطی
غفلت کی سزا کس قدر بھیانک ہوتی ہے "۔ کرنل ڈارسن نے کہا

"میں آپ کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اتروں گا چیف "۔ ڈیمر
نے جواب دیا۔

"او۔کے میں دفتر جا کر تمہارے آرڈر کر دیتا ہوں۔ اب میری
تمہاری ملاقات ایک ہفتے بعد ہو گی۔ گڈ بائی "..... کرنل ڈارسن
مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہال سے باہر نکل آ
تھوڑی دیر بعد وہ دفتر پہنچ گیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے سا
ساتھ مسرت کے تاثرات بھی نمایاں تھے کیونکہ لاشوں کو اچھی طر
دیکھنے کے بعد اس کے ذہن میں موجود سارے خدشے اس طرح دو
گئے تھے جس طرح بارش سے درختوں کے پتے دھل کر نکھر آتے ہیں
اس نے سب سے پہلے اپنے سیکرٹری کو ڈیمرے کی ترقی کا آرڈر لکھ
اور پھر ٹرانسمیٹر پر کاجو پجاری کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے
کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کرنل ڈارسن کالنگ اوور "..... کرنل ڈارسن نے بار
بار کال دینا شروع کر دی۔

"جناب میں کاجو بول رہا ہوں جناب اوور "..... چند لمحوں بعد
کاجو کی آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

"لاشیں موجود ہیں کاجو اوور "..... کرنل ڈارسن نے پوچھا۔

"جی جناب بڑے میدان میں پڑی ہوئی ہیں اور میں آپ کے آدمی کا
انتظار کر رہا ہوں۔ قبیلے کے لوگ ان لاشوں کی وجہ سے انتہائی خوفزدہ
ہیں۔ سردار زکوش اور سرخ بھیڑیئے بھی جھونپڑیوں میں بیٹھ گئے ہیں۔
ان کو خوف ہے کہ ان لاشوں کی وجہ سے کہیں دیوتاؤں کا قہر ان پر نہ
ٹوٹ پڑے۔ خاص طور پر ٹنگولا دیوتا کی لاش دیکھ کر تو وہ انتہائی
خوفزدہ ہو گئے ہیں ان کا شدید مطالبہ ہے کہ میں جلد از جلد ان لاشوں کو
قبیلے کے رواج کے مطابق جلانے کی اجازت دے دوں مگر میں آپ کی
وجہ سے مجبور ہوں اوور "۔ کاجو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا

"میرے آدمی کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اپنا
ارادہ بدل دیا ہے۔ تم غلط تو نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے یقیناً یہ لوگ
ہلاک ہو چکے ہیں۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ قبیلے کے رواج کے
مطابق انہیں جلا دو۔ تاکہ قبیلے والوں کا خوف ختم ہو سکے۔ میں آج ہی
واپس جا رہا ہوں۔ تاکہ اس تباہ شدہ حصے کو دوبارہ تعمیر کرانے کے
لئے انتظامات کر سکوں میں ایک ہفتے بعد واپس آؤں گا۔ اس کے بعد
میں خود آؤں گا۔ تم قبیلے والوں کو خوشخبری سنا دو کہ انہیں بہت

www.urdukorner.com

سے انعامات ملیں گے "..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

" شکریہ جناب ہم انہیں ابھی جلا دیں گے ویسے چیف لارڈ نا
نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ ان کا اہم اڈہ اس جزیرے کے نیچے ہے
آپ نے وہ اڈہ بھی تباہ کرا دیا ہے کیونکہ جہاں سے ہم نے لاشیں ا
ہیں ۔ وہاں عجیب وغریب قسم کی ٹوٹی ہوئی مشینیں ہر طرف بکھ
پڑی تھیں اوور "..... کاجو نے کہا اور کرنل ڈارسن مسکرا دیا۔

" تم اس بات کی فکر مت کرو۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور
سنو میری عدم موجودگی میں ڈیمرے ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہو گا۔ ا
تمہاری فریکوئنسی کا علم ہے۔ ہو سکتا ہے اسے کوئی ضرورت پڑے تو
نے اس کے احکام کی تعمیل بالکل اسی طرح کرنی ہے جس طرح
میرے احکامات کی تعمیل کرتے ہو اوور "..... کرنل ڈارسن نے کہا
" ٹھیک ہے چیف جیسے آپ کا حکم۔ لیکن اگر مجھے ضرورت پڑے تو
ڈیمرے صاحب کو کیسے کال کروں گا اوور "..... کاجو نے پوچھا۔

" اسی فریکوئنسی پر جس پر تم مجھ سے بات کرتے ہو سمجھ گئے ہو
کے اوور اینڈ آل "..... کرنل ڈارسن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر
وہ کرسی سے اٹھا اور اطمینان بھرے انداز میں قدم بڑھاتا دروازے
طرف بڑھ گیا۔

عمارت میں داخل ہونے کے بعد اس پورے حصے پر قبضہ کرنے
میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو کوئی مشکل پیش نہ آئی تھی اور
معمولی سے ایکشن کے بعد انہوں نے اس عمارت کے تقریباً ہر حصے پر
قبضہ کر لیا تھا۔ یہاں ویسے تو بے شمار ایسی مشینیں موجود تھیں جن
کی مدد سے اس حصے کی حفاظت کی جاتی تھی، لیکن یہ سب مشینیں بند
تھیں ۔ کیونکہ کرنل ڈارسن کے جانے کے بعد وہاں موجود افراد کو
اطمینان ہو گیا تھا کہ خطرہ ختم ہو گیا ہے۔ اس حصے کا انچارج شیکل تھا
جسے عمران نے اسے زندہ پکڑ لیا تھا۔ جب کہ باقی افراد کو مزاحمت
کرنے کی وجہ سے عمران کے حکم پر گولیوں سے اڑا دیا گیا تھا۔ وہ اس
وقت ایک کمرے میں فلپس ۔ یوشی اور شیکل کے ساتھ موجود تھا۔ وہ
تینوں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے ۔ عمران نے ٹائیگر اور
اپنے ساتھیوں کو اس سارے حصے کو اچھی طرح چیک کرنے اور

www.urdukorner.com

یہاں موجود تمام مشینوں کو تباہ کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ اس
سب اس کے حکم کی تعمیل میں مصروف تھے۔ ویسے جس حد
عمران نے اس حصے کو دیکھا تھا یہ حصہ دفتری اور رہائشی یونٹ پ
تھا۔ لیبارٹری یقیناً اس حصے کے نیچے ہو گی۔

"باس یہاں انتہائی طاقتور بلاسٹنگ نظام موجود ہے۔ اس کا
کافی نیچے ایک تہہ خانے میں ہے۔ یہ نظام ریڈیو کنٹرول ہے اور
جدید ہے۔ میں نے اسے آف کرنے کی کوشش کی ہے لیکن یہ
سمجھ میں ہی نہیں آ رہا"..... ٹائیگر نے اچانک کمرے میں داخل
عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"بلاسٹنگ نظام اور ریڈیو کنٹرول اوہ ویری بیڈ۔ چلو میرے
کہاں ہے وہ"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر دوڑتا ہوا وہ
سے باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات
آئے تھے۔ ٹائیگر اس کے پیچھے کمرے سے باہر آ گیا اور پھر عمران
آگے آگے دوڑنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک چھوٹے سے
میں پہنچ گئے جو کافی گہرائی میں بنا ہوا تھا اور پھر عمران جیسے ہی
کمرے میں داخل ہوا۔ ایک لمحے کے لئے تو وہ ششدر ہو کر رہ
کمرے میں واقعی انتہائی جدید ترین بلاسٹنگ نظام کا پورا سیٹ
موجود تھا اور یہ سیٹ اپ ایسا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ نظام
پورے حصے کے نیچے پھیلا ہوا ہے۔ ایک سائیڈ پر ایک بڑی
آپریٹنگ مشین موجود تھی۔ عمران اس کی طرف بڑھا اور پھ

مشین کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ یہ تمام نظام کمپیوٹر کنٹرول ہے اور
اسے ریڈیو فریکوئنسی پر آپریٹ کیا جا سکتا ہے۔ بغیر اس ریڈیو فریکوئنسی
کو معلوم کیے اگر اسے ویسے ہی چھیڑا گیا تو یہ فوری طور پر بلاسٹ بھی
ہو جاتا ہے اور اگر یہ بلاسٹ ہو گیا تو پھر کسی کے زندہ بچ جانے کا ایک
فیصد امکان بھی باقی نہ رہے گا۔

"باس اسے کیسے آف کیا جائے گا۔ اس مشین کو تباہ نہ کر دیا
جائے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ یہ کمپیوٹرائز کنٹرول نظام ہے اور بغیر اس کی
مخصوص ریڈیو آپریٹنگ فریکوئنسی معلوم کیے اگر اسے ذرا بھی چھیڑا گیا
تو یہ فوراً بلاسٹ ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے شیکل کو اس فریکوئنسی کا
علم ہو گا۔ اب سب سے پہلے اس فریکوئنسی کا معلوم ہونا انتہائی ضروری
ہے۔ ورنہ ہم ہر لمحے شدید ترین خطرے میں گھرے رہیں گے"۔
عمران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا
اور پھر ایک راہداری کا موڑ مڑتے ہی وہ بے اختیار چونک کر رک گیا۔
یہاں راہداری میں ایک بڑا سا دروازہ تھا جو بند تھا۔ لیکن راہداری کی
دیوار کے ایک بڑے حصے پر سرخ رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا۔ جب کہ
راہداری کی دوسری دیوار آف وائٹ کلر میں تھی۔

"ریڈ بلاکس اوہ گڈ"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی
سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے پر لگے ہوئے
مخصوص انداز کے ہینڈل کو دبا کر دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا

www.urdukorner.com

گیا۔ عمران تیزی سے اندر داخل ہوا اور پھر اس کے چہرے پر قط
مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ غور سے اس بڑے ہال نما کمر
دیواروں فرش اور چھت کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ تو ٹارچنگ سیل لگتا ہے"..... ٹائیگر نے کمرے میں
ہوتے ہی کہا۔

"ہاں۔ یہ ان کا خصوصی تعمیر شدہ ٹارچنگ سیل ہے۔ تاکہ
پر قید کوئی آدمی کسی صورت فرار نہ ہو سکے۔ بہرحال یہ ہمارے
غنیمت ہے۔ ریڈ بلاکس کی وجہ سے یہ کمرہ کسی حد تک اس بلاسا
نظام سے محفوظ ہوگا"..... عمران نے قدرے اطمینان بھرے
میں کہا۔

"ریڈ بلاکس اوہ یس باس یہ تو ریڈ بلاکس سے تعمیر شدہ ہے
ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم جا کر سارے ساتھیوں کو یہیں لے آؤ اور اس فلپس۔ ما
یوشی اور شیکل کو بھی یہاں لے آؤ یہاں ان سے اطمینان سے پوچھ
ہو سکے گی۔ جلدی جاؤ"..... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے مخاطب ہو
ہوئے کہا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور
تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے کاندھے پر مادام یوشی لدی ہ
تھی۔ اس کے پیچھے جوزف اور جوانا فلپس اور شیکل کو اٹھائے ا
داخل ہوئے سب سے آخر میں ٹیگولا اندر آیا۔

"ان تینوں کو سامنے دیوار میں نصب کڑوں میں جکڑ دو اور پھر پہلے
ں شیکل کو ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کہا اور اس کے حکم کی
میل کر دی گئی۔ شیکل ہوش میں آتے ہی اس طرح ادھر ادھر دیکھنے
ا۔ جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں ہے۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے
ہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے چونکہ اس
لت سر پر ضرب لگا کر بے ہوش کیا گیا تھا جب وہ ایک مشین کے
امنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس لئے اسے معلوم ہی نہ ہو سکا تھا کہ اس کے
ساتھ کیا ہوا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ پہلی بار ہوش میں آنے کے بعد
یت سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو اور یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔ اوہ اوہ
ادام یوشی۔ باس فلپس اس حالت میں"..... شیکل نے بات کرتے
رتے جب اپنے دائیں طرف دیکھا تو وہ اور بھی زیادہ حیران ہو گیا۔

"تمہارا نام شیکل ہے اور تم یہاں کے انچارج ہو"..... عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں مگر۔ یہ سب کیسے ہو گیا"..... شیکل نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔ وہ اب حیرت کے پہلے شدید جھٹکے سے کافی حد تک باہر نکل
نے میں کامیاب ہوتا جا رہا تھا۔

"ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے شیکل۔ اس لئے اگر تم
ہمارے ساتھ تعاون کرو تو ہمارے ہاتھوں تمہاری زندگی محفوظ رہ سکتی
ہے۔ ورنہ تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو یہاں موجود تمہارے چالیس

www.urdukorner.com

پچاس ساتھیوں کا ہوا ہے"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا۔ تم نے سب لوگوں کو مار ڈالا ہے۔ اوہ اوہ ویری یہ تم نے کیا کر دیا ہے"..... شیکل نے انتہائی ہراساں اور پر ہوتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف یہاں موجود سب افراد کا خاتمہ ہو چکا ہے بلکہ یہاں م تمام مشینری بھی ہم نے تباہ کر ڈالی ہے۔ اس لئے اب تمہیں طرف سے بھی کوئی مدد حاصل نہیں ہو سکتی"..... عمران نے ج دیا۔

"تمہیں غلط فہمی ہے مسٹر۔ تم مجھے فوراً آزاد کر دو ورنہ ہیڈ کو اب تک سب کچھ معلوم ہو چکا ہو گا ورنہ تم سب کا ایک لمحے خاتمہ کر دیں گے۔ چھوڑ دو مجھے۔ میرا وعدہ کہ میں تمہیں ہیڈ کوا طرف سے آنے والی عبرتناک موت سے بچا لوں گا"..... شیکل لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کی تم فکر مت کرو۔ پہلے تم یہ بتاؤ کہ بلاسٹنگ کی ریڈیو آپریٹنگ فریکونسی کیا ہے"..... عمران نے منہ ہوئے جواب دیا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے کچھ نہیں معلوم"..... شیکل نے تم میں جواب دیا۔

"جوانا"..... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس کے جسم کی دس بارہ ہڈیاں توڑ دو"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"صرف دس بارہ ماسٹر"..... جوانا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے دس بارہ کا ہندسہ سن کر اسے بے حد مایوسی ہوئی ہو۔

"سنو۔ سنو رک جاؤ مجھے مت مارو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم ریڈیو فریکونسی کا۔ وہ ہیڈ کوارٹر والے جانتے ہوں گے۔ کرنل اارسن جانتا ہو گا"..... شیکل نے جوانا کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر ہیانی لہجے میں کہا اور عمران نے جوانا کو ہاتھ کے اشارے سے آگے بڑھنے سے روک دیا۔

"اگر ہیڈ کوارٹر کو اس کا علم ہو گا تو پھر یقیناً اس فلپس کو بھی علم ہو گا۔ یہ وہاں کا مشین انچارج ہے"..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ ہو سکتا ہے۔ علم ہو اور ہو سکتا ہے نہ ہو"..... شیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر فلپس کا منہ اور ناک بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے اپنے ساتھ کھڑے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔ ٹائیگر چونکہ اس کے اس ہاتھ پر کھڑا تھا جس طرف فلپس تھا۔ اس لئے اس نے ٹائیگر کو کہا تھا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک ایک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس قدر خوفناک کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسم خود بخود اس

www.urdukorner.com

طرح فضا میں اٹھے جیسے وہ کسی توپ کے دہانے سے فائر ہوئے
یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے ہی ان کے ذہن میں ابھ
دوسرے لمحے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ہزاروں لاکھوں ٹن وز
کے جسموں پر آن گرا ہو اور اس کے ساتھ ہی ان کے تمام احسا
بالکل اس طرح فنا ہو کر رہ گئے جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا
احساسات فنا ہونے سے پہلے عمران کے ذہن میں یہی بات آ
بلاسٹنگ نظام فائر کر دیا گیا ہے اور یہ اس قدر طاقتور ہے کہ
بلا کس سے تعمیر شدہ کمرہ بھی اس کی شدت سے نہیں بچ سکا اور
ہے کہ اس کے بعد انہیں سوائے موت کے اور کیا حاصل ہو سکتا

آسو ما جھونپڑی سے باہر ایک اونچے پتھر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے
منے اس کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے ایک جانور کو آگ میں بھوننے میں
مصروف تھے جب کہ آسو ما خاموش بیٹھا ہوا انہیں یہ سب کچھ کرتے
دیکھ رہا تھا۔ اچانک دور سے ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی
آواز گو دور سے آئی تھی لیکن اس کے باوجود یہ اس قدر خوفناک تھی
آسو ما چیختا ہوا منہ کے بل پتھر سے نیچے آگرا۔ اس کے ساتھ ہی اس
کے خاندان کے افراد کی چیخیں بھی سنائی دیں اور آسو ما تیزی سے اٹھ کر
کھڑا ہوا اور پھر اس نے جھپٹ کر اپنے ایک بیٹے کو پکڑ کر آگ سے دور
کھینچ لیا۔ اچانک خوفناک دھماکے کی وجہ سے اس کا بڑا بیٹا جو اب اس
طرح خاصا بوڑھا ہو چکا تھا۔ آگ میں جا گرا تھا۔ اس کی بیٹیوں اور
دوسرے بیٹے نے جلدی سے اس کو جھاڑیوں میں گھسیٹنا شروع کر دیا
چند لمحوں بعد وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا بازو اور چہرہ جھلس گیا تھا۔

www.urdukorner.com

لیکن بہر حال وہ زندہ بچ گیا تھا۔

"یہ یہ کیسی آواز تھی۔آسو ما یہ تو لگتا ہے۔دیو تا کی خوفناک چیخ" اس کی ایک بیٹی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں مورکی۔یہ واقعی دیو تا کی غضب ناک آواز تھی۔دیو تا جزیرے پر نازل ہوا ہے۔اوہ اوہ دیکھو وہ ادھر دور۔آسمان پر گرد ہے۔اوہ۔دیکھو دیو تا کا قہر نازل ہو رہا ہے"..... آسو ما نے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں آسو ما باپو۔ایسا کیوں ہوا ہے۔دیو تا کیو ں ناراض گیا ہے۔اگر دیو تا ناراض ہو گیا تو پھر تو پورا جزیرہ تباہ ہو جائے گا کہاں جائیں گے"..... دوسری بیٹی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیو تا ٹیگو لا تو ہم سے خوش ہو کر گیا ہے آسو ما۔یہ قہر یقیناً والوں پر پڑا ہو گا۔میں جا کر دیکھتا ہوں"..... آسو ما کے جوان نے کہا۔

"نہیں اگر تم بستی کی حدود میں گئے تو پھر ہماری سزا بڑھ جائے آسو ما نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں دور دور رہوں گا"..... اس کے بیٹے نے کہہ پھر آسو ما کی بات سنے بغیر وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پلک جھپکنے میں درختوں کی اوٹ میں غائب ہو گیا۔پھر اس کی واپسی کافی طویل و کے بعد ہوئی تو اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔یوں لگتا تھا جیسے کسی نے کے جسم سے سارا خون نچوڑ لیا ہو۔

"کیا ہوا زرساشا۔کیا ہوا تمہیں"..... آسو ما نے اس کا چہرہ دیکھتے ہی چیخ کر پوچھا۔

"آسو ما۔میرے باپ غضب ہو گیا ہے۔زکوش اور سرخ بھیڑیوں نے دیو تا ٹیگو لا اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور جزیرے کا وہ کالا حصہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ہر طرف موت ہی موت ہے"۔ زرساشا نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ٹیگو لا دیو تا کیسے مر سکتا ہے۔کیا تمہارے سر پر الو تو نہیں بیٹھ گیا"..... آسو ما اور اس کے باقی گھر والوں نے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں میرے باپ مجھے آتو ما کی قسم میں درست کہہ رہا ہوں" ..... زرساشا نے کہا تو ان سب کے چہرے خوف سے بگڑ گئے۔

"تفصیل سے بتاؤ۔تم نے کیا دیکھا ہے اور تم اتنی دیر بعد کیوں آئے ہو"..... آسو ما نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرے باپ تم نے چونکہ مجھے بستی کی طرف جانے سے منع کر دیا تھا۔اس لئے میں لمبا چکر کاٹ کر اس طرف پہنچا جہاں دیو تاؤں کا قہر نازل ہوا تھا اور پھر میں نے وہاں ہر طرف موت ہی موت دیکھی۔ہر طرف پتھروں کے اونچے اونچے ڈھیر پڑے ہوئے تھے اور درختوں کے تنے اور شاخیں پڑی ہوئی تھیں۔وہاں سفید فاموں کی لاشیں بھی پڑی نظر آ رہی تھیں اور پھر میں نے کاجو پجاری بڑے سردار زکوش اور سرخ بھیڑیوں کو بستی کی طرف سے بھاگ کر آتے ہوئے دیکھا تو میں ایک

www.urdukorner.com

جھاڑی کے پیچھے چھپ گیا وہ سب پتھروں کے ڈھیروں کو ہٹانے
پھر وہ نیچے اتر کر میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ کافی دیر بعد کا جو
باہر آیا اور ہرن سے بھی تیز دوڑتا ہوا بستی کی طرف چلا گیا۔ اس
جانے کے بعد بڑا سردار زکوش اور سرخ بھیڑیئے باہر آئے۔ تو او
کاندھوں پر ٹیگولا دیوتا کو یہ کیوں اس طرح اٹھائے ہوئے لئے جا رہے
پھر میں ایک اونچے درخت پر چڑھ کر چھپ گیا۔ انہوں نے ٹیگولا
اور اس کے ساتھی لدے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ ایک سفید
عورت اور دو سفید فام مرد بھی تھے۔ وہ سب بھی بستی کی طرف
پڑے۔ میں یہ دیکھنے کے لئے ان کے پیچھے چل پڑا کہ دیکھوں ٹیگولا
کو یہ کیوں اس طرح اٹھائے ہوئے لئے جا رہے ہیں۔ پھر میں
اونچے درخت پر چڑھ کر چھپ گیا..... انہوں نے ٹیگولا دیوتا اور
کے ساتھیوں اور اس سفید فام عورت اور دو سفید فام مردوں کو
کے بڑے میدان میں لٹا دیا اور خود وہ سب اپنی اپنی جھونپڑیوں میں
گئے۔ ساری بستی چھپ گئی۔ میں نے جب دیکھا کہ وہاں کوئی بھی
تھا تو میں درخت سے نیچے اترا اور چھپتے چھپتے اس بڑے میدان میں
گیا۔ تاکہ ٹیگولا دیوتا کے بارے میں تسلی کر لوں اور میرے باپ
نے دیکھا کہ ٹیگولا دیوتا کا سینہ پچکا ہوا تھا اس کی ایک ٹانگ ٹوٹی ہو
تھی اور وہ مر چکا تھا..... لیکن میرے باپ میں نے ٹیگولا دیوتا
ساتھیوں کو زندہ دیکھا۔ ان کے منہ اور ناک میں مٹی بھری ہوئی تھ
اس لئے وہ زندہ تھے لیکن وہ بے حد زخمی ہیں اور جلدی وہ بھی م

ہیں گے۔ وہ سفید فام عورت اور سفید فام مرد بھی مر چکے تھے۔ پھر
ں دوڑتا ہوا یہاں آ گیا"..... زرساشا نے پوری تفصیل بتاتے
ئے کہا۔
"کیا کہہ رہے ہو۔ ٹیگولا دیوتا کے ساتھی زندہ ہیں"..... آسومانے
ران ہو کر پوچھا۔
"ہاں میرے باپ میں نے ان سب کو اچھی طرح دیکھا ہے۔ وہ
ی ضرور ہیں لیکن زندہ ہیں۔ اب تک مر گئے ہوں تو میں کہہ نہیں
تا"..... زرساشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"وہ ٹیگولا دیوتا نے کہا تھا کہ اس کے ساتھی بھی اس جیسے ہیں۔
ر وہ زندہ ہیں تو انہیں بچایا جا سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ٹیگولا دیوتا
ی مقدس روح ہم پر یقیناً اپنی برکتیں نازل کرے گی۔ تم ایسا کرو
ھونپڑی میں سے شکار والی ڈوسی اٹھا لاؤ۔ جلدی کرو اور ہم سب وہاں
ہنچیں گے اگر بستی والے چھپے ہوئے ہیں تو پھر ہم انہیں اس ڈوسی میں
ٹھا کر لے آ سکتے ہیں"..... آسومانے کہا تو زرساشا اس کا بھائی اور
ہیں جلدی سے جھونپڑی میں چلے گئے۔ چند لمحوں بعد جب وہ باہر آئے
ان کے ہاتھوں میں ایک کافی بڑا سٹریچر تھا۔ لکڑیوں اور مضبوط
لوں سے بنا ہوا یہ سٹریچر بہت چوڑا تھا۔ اس کے ڈنڈوں کے ایک
رف کے سروں پر لکڑی کے بنے ہوئے پہیئے لگے ہوئے تھے۔ وہ لوگ
ے ڈوسی کہتے تھے۔ اس کی مدد سے وہ کافی بھاری شکار لے آیا کرتے
تھے اور پھر وہ سب اس ڈوسی کو اٹھائے دوڑتے ہوئے بستی کی طرف

www.urdukorner.com

بڑھنے لگے ۔ بستی پر واقعی خاموشی طاری تھی ۔ وہاں کوئی آدمی مو
تھا ۔ بڑے میدان میں واقعی ٹنگولا دیوتا اور اس کے ساتھی پڑے ہ
تھے ۔

" جلدی کرو ان سب کو اٹھا کر ڈوسی میں ڈالو ۔ اور لے چلو
کرو " ۔ آسوما نے کہا اور پھر انہوں نے مل کر ٹنگولا اور اس کے ساتھ
کو اٹھا اٹھا کر ڈوسی میں ایک دوسرے کے ساتھ ڈالنا شروع کر
صرف سفید فاموں کو انہوں نے وہیں پڑا رہنے دیا اور تھوڑی دیر ا
چاروں ڈوسی کے ایک طرف کے سروں کو پکڑے اسے تیزی
گھسیٹتے ہوئے واپس جھونپڑی کی طرف دوڑنے لگے ۔

" انہیں چھوٹے چشمے کی طرف لے چلو ۔ جلدی کرو "..... '
نے بستی کی حدود سے باہر نکلتے ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں
ڈوسی کا رخ بدل دیا اور پھر اسی طرح بھاگتے ہوئے وہ جزیرے
انتہائی مشرقی حصے میں پہنچ گئے ۔ جہاں ایک چشمہ موجود تھا اور
لمحوں بعد انہوں نے ٹنگولا کے ساتھیوں کے ناک اور منہ سے مٹی
کر پانی انڈیلنا شروع کر دیا ۔

" یہ ۔ یہ تو زندہ ہیں ۔ یہ واقعی زندہ ہیں "..... اچانک آسو
چیختے ہوئے کہا اور ان سب کے چہرے مسرت سے کھل اٹھے ۔

" اب ٹنگولا دیوتا کی مقدس روح واقعی ہم پر برکتیں نازل کر
زرساشا نے خوش ہوتے ہوئے کہا ۔

" آسوما آسوما سرخ بھیڑیئے آ رہے ہیں "..... اچانک باہر کی

ی نے چیختے ہوئے کہا اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" کیا ۔ کیا ۔ اوہ اوہ واقعی ان کی بو آ رہی ہے ۔ وہ آ
ہیں ۔ اب کیا ہوگا "..... آسوما نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا ۔

" بھاگو یہاں سے بھاگو ۔ ورنہ وہ ہم سب کو ہلاک کر دیں گے "
ما نے کہا اور دوسرے لمحے وہ سب بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف
دوڑتے چلے گئے ۔ ان کے انداز میں بے پناہ تیزی اور پھرتی تھی اور
پلٹتے ہی دیکھتے وہ وہاں سے غائب ہو گئے لیکن انہیں یہ خیال نہ آیا کہ
ما کی ڈوسی وہیں پڑی رہ گئی تھی ۔

www.urdukorner.com

"کاجو یہ تو زندہ ہیں"..... اچانک سردار زکوش کی آواز سنا
اور کاجو جو ایک اونچے پتھر پر کھڑا تھا۔ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس
چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو زکوش۔ اس تباہی کے دوران کوئی
زندہ رہ سکتا ہے"..... کاجو نے تیزی سے زکوش کی طرف
ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ یہ دو ایشیائی۔ یہ دیو ہیکل جث
چاروں زندہ ہیں"..... زکوش نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کاجو
سے زمین پر پڑے ہوئے عمران کے سینے پر جھک گیا۔ اس نے اس
سینے پر کان رکھ دیا۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا
کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات تھے۔

"ہاں یہ زندہ ہے"..... کاجو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا

"یہ عجیب بات ہے۔ کاجو پجاری کہ جو دیوتا ہے وہ مر گیا ہے اور جو
ں کے ساتھی ہیں وہ زندہ ہیں"..... بڑے سردار زکوش نے کہا۔

"دیوتا کی اپنی مرضی ہوتی ہے کہ وہ جب چاہے زندہ ہو جائے جب
اہے مر جائے اور جب چاہے کسی کے جسم میں آ جائے اور سنو مجھے
گا دیوتا کی روح کی آواز سنائی دے رہی ہے۔ رک جاؤ میں روح کی
ز سن رہا ہوں۔ رک جاؤ"..... یکلخت کاجو نے چیختے ہوئے کہا اور
ں کے ساتھ ہی اس نے اپنا ایک ہاتھ بائیں کان پر رکھا اور دوسرا
ا آسمان کی طرف اٹھا کر وہ اس طرح ساکت کھڑا ہو گیا جیسے واقعی
سمان سے کوئی آواز اس کے اٹھے ہوئے ہاتھ سے لگ کر چکر کھاتی
ئی اس کے دوسرے ہاتھ میں پہنچ کر بائیں کان میں داخل ہو رہی ہو
ں کی سرخ آنکھیں ایک جگہ پر ساکت ہو گئی تھیں۔ زکوش اور دسوں
ادھ بھیڑیئے بھی یکلخت مجسموں کی طرح ساکت ہو گئے تھے۔

"ہاں یہ زندہ رہیں گے۔ ٹیگولا دیوتا نے کہا ہے انہیں انکو ما قبیلے
رواج کے مطابق زندہ جلایا جائے گا۔ ورنہ پورے قبیلے پر قہر نازل
ہائے گا۔ اوہ انہیں اٹھاؤ اور بستی میں لے آؤ۔ مجھے خاص عبادت
نی ہو گی۔ چلو جلدی کرو اور سنو کوئی انہیں خود نہیں مارے گا ہاں
ر یہ اپنے آپ مر جائیں تو پھر دیوتا ہم پر ناراض نہیں ہوں گے"۔
ایک کاجو پجاری نے سیدھا ہوتے ہوئے چیخ کر کہا اور پھر تیزی سے
نے لگا۔

"کیا صرف ان زندہ کو لے آنا ہے یا سب کو"..... بڑے سردار

www.urdukorner.com

زکوش نے پوچھا۔

"مادام یوشی۔اس کے ساتھی۔شیکل۔ٹیگولا دیوتا کا مردہ
یہ چاروں زندہ یہ سب بستی پہنچائے جائیں گے..... تم نے انہ
کے سامنے بڑے میدان میں لٹا دینا ہے اور پھر سب اپنی اپنی جھ
میں اس وقت تک چھپے رہو گے جب تک میں عبادت پوری
باہر آکر تمہیں آواز نہ دوں۔جلدی کرو"..... کاجو نے چیختے ہ
اور پھر دوڑ پڑا۔اس تباہ شدہ علاقے سے دوڑتا ہوا وہ باہر آیا
رفتار سے دوڑتا ہوا بستی کی طرف بڑھنے لگا۔اس کے ذہن میں
کشمکش جاری تھی۔ایک بار اسے خیال آتا کہ وہ عمران اور ا
ساتھیوں کو ہلاک کرا دے۔لیکن دوسرے لمحے اس کے ذ
ایک اور خیال آجاتا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہوش میں
بات کا اعلان کر دیں کہ ٹیگولا دیوتا کی روح کاجو پجاری میں آگئی
پھر اس کا رتبہ بڑے سردار سے بھی بڑا ہو جائے گا اور پھر پورا قبی
کو سجدے کرے گا۔یہی باتیں سوچتا ہوا وہ بستی کی طرف دوڑا
تھا اور پھر اپنی جھونپڑی تک پہنچتے پہنچتے وہ یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ و
ڈارسن کو ان کے زندہ ہونے کے بارے میں کچھ نہ بتائے گا اور
وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لا کر ان سے بات کر
اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس کی مرضی کے مطابق
والوں کے سامنے اس کے دیوتا ہونے کا اعلان کر دیا تو وہ انہیں
روز تک زندہ رکھ کر بعد میں خفیہ طور پر ہلاک کرا دے گا اور اگر

ایسا کہنے سے انکار کیا تو پھر وہ واقعی انہیں سارے قبیلے والوں کے
زندہ جلا دے گا۔جھونپڑی میں پہنچ کر اس نے ایک طرف پڑے
پھونس کے ڈھیر کو ہٹایا اور اس کے نیچے موجود ایک خصوصی
کے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔چند لمحوں بعد اس کا رابطہ کرنل
سے ہو گیا اور اس نے اپنے ذہنی فیصلے کے مطابق اسے یہی بتایا
عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں لیکن جب کرنل ڈارسن
ایلنگ کے لئے اپنا آدمی پہنچنے کا کہہ دیا تو کاجو کا سارا منصوبہ
ے کا دھرا رہ گیا۔وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر کرنل ڈارسن کو
علم ہو گیا کہ اس نے ان لوگوں کے متعلق غلط بیانی کی ہے تو وہ
کو گولیوں سے چھلنی کرا دے گا۔چنانچہ اس نے یہی فیصلہ کیا کہ
کرنل ڈارسن کے آدمی کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ خود عمران اور اس کے
ساتھیوں کا خاتمہ کر دے گا۔اب اس کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہ تھا۔
اسے زکوش اور سرخ بھیڑیوں کی آمد کا انتظار تھا۔اس نے ٹرانسمیٹر
کو گھاس پھونس کے ڈھیر میں چھپا دیا کیونکہ اس ٹرانسمیٹر کے
متعلق قبیلے میں سے کسی کو کوئی علم نہ تھا اور تھوڑی دیر بعد زکوش اور
دو سرخ بھیڑیئے اس کی جھونپڑی میں داخل ہوئے۔

"تمہارے حکم کے مطابق ان سب کو بڑے میدان میں ڈال دیا گیا
ہے۔اب کیا حکم ہے"..... زکوش نے کہا۔

"سنو میری بڑے آقا سے بات ہوئی ہے۔بڑے آقا نے کہا ہے کہ وہ
اپنی بھیج رہا ہے۔جو ان لوگوں سے ملے گا اور معلوم کرے گا کہ یہ

www.urdukorner.com

تباہی کیوں ہوئی ہے اور قبیلے کو اس تباہی سے کیسے بچایا جا سکے
کیونکہ دیوتاؤں نے مجھے بتایا ہے کہ اگر آقا نے قبیلے والوں کو نہ
پھر قبیلے پر بھی اسی طرح ان کا قہر ٹوٹ پڑے گا۔ اس لئے تم سب
اپنی جھونپڑیوں میں چھپ جاؤ اور جب تک میں نہ آواز دوں تم
نہیں آنا۔ میں اس دوران بڑے آقا اور دیوتاؤں کی خوشنودی
خصوصی عبادت کروں گا"..... کاجو نے لہجے کو پراسرار بناتے
کہا۔

"جو آقا اور دیوتاؤں کا حکم"..... زکوش نے رکوع کے بل
ہوئے کہا اور اس کے جھکتے ہی سرخ بھیڑیئے بھی رکوع کے بل
چلے گئے۔

"جاؤ جلدی جاؤ اور چھپ جاؤ"..... کاجو نے چیختے ہوئے
کہا اور وہ سب ایک جھٹکے سے سیدھے ہوئے اور پھر مڑ کر اس
تیزی سے باہر نکل گئے جیسے اگر انہیں ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی
پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"اوہ اوہ اگر میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹرامبو بوٹی
پلا دوں تو کرنل ڈارسن کا آدمی یہی سمجھے گا کہ یہ مر چکے ہیں۔ لیکن
میں انہیں زندہ کر لوں گا اور خود دیوتا بن جاؤں گا"..... کاجو
کو اچانک خیال آیا اور وہ بے اختیار اچھل کر جھونپڑی کے ایک
کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں کسی درخت کی پتلی پتلی شاخوں اور پتو
بنا ہوا ایک باقاعدہ صندوق موجود تھا۔ اس نے اس کا ڈھکن ہٹا

موجود ایک مٹی کا پیالہ اٹھا لیا۔ اس پیالے میں گہرے زرد رنگ کا
ال تھا۔ یہ ٹرامبو بوٹی کا رس تھا۔ اس نے پیالہ اٹھایا اور جھونپڑی
باہر آ گیا۔ میدان میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ
ہیروشی۔ شیکل اور مادام یوشی کے ساتھی کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔
یالہ اٹھائے تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔ اس نے ایک بار پھر
ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر معلوم کیا۔ وہ زندہ تھا مگر اس کے دل کی
گن اب بے حد سست پڑ گئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی بھی
رک جائے گی۔ اس نے ایک ہاتھ سے عمران کے جبڑے بھینچے
جیسے ہی عمران کا منہ کھلا۔ اس نے پیالے میں موجود گہرے زرد
ے محلول کے دو قطرے اس کے منہ میں ٹپکائے اور پھر اس کا
جھوڑ کر وہ اس کے ساتھی کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد وہ
ان کے حلق میں زرد رنگ کے محلول کے قطرے ٹپکانے کے بعد
واپس لئے اپنی جھونپڑی میں پہنچ گیا۔ اس نے پیالہ واپس اسی
ق میں رکھا اور اسے بند کر کے وہ اطمینان سے واپس دروازے
طرف مڑا اور پھر باہر آ گیا۔ اس نے ایک نظر عمران اور اس کے
یوں پر نظر ڈالی اور پھر تیزی سے چلتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا۔
کرنل ڈارسن کا ہیلی کاپٹر اترا کرتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل
ن کا آدمی بھی ہیلی کاپٹر پر آئے گا اور اسی جگہ ہی ہیلی کاپٹر اتارے گا
بستی سے کافی دور تھی۔ اور ابھی وہ راستے میں ہی تھا کہ اسے سر پر
ہوئی ٹوپی کے اندر سرسراہٹ سی محسوس ہوئی تو وہ بے اختیار

www.urdukorner.com

اچھل پڑا اس نے جلدی سے سر سے ٹوپی اتاری اور اس کے اندر
کو نہ اس نے الٹا تو اس کے اندر موجود ایک چھوٹے سے آلے سے
آوازیں نکل رہی تھیں جیسے کوئی سانپ تیزی سے چلے تو اس
طرح چلنے سے سرسراہٹ کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ آلے کے و
ایک چھوٹا سا سبز رنگ کا نقطہ مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ وہ سمجھ
خصوصی ٹرانسمیٹر پر کال آ رہی ہے اور ظاہر ہے یہ کال کرنل ڈار
ہو گی اس لئے اس نے جلدی سے ٹوپی واپس سر پر رکھی اور مڑ کر
ہوا بستی کی طرف بڑھنے لگا تھوڑی دیر بعد وہ اپنی جھونپڑی میں پہ
اس نے جلدی سے گھاس پھونس ہٹایا اور نیچے موجود ٹرانسمیٹ
نکالا تو اس پر بھی سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا
جلدی سے اس کا بٹن آن کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کرنل
سے اس کی بات چیت شروع ہو گئی۔ مگر اس بار جب اس نے
آف کیا تو اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایا
کیونکہ کرنل ڈارسن نے اپنا آدمی عمران اور اس کے ساتھ
ہلاکت کی چیکنگ کے لئے پہنچنے کی بجائے اس کی بات پر اعتماد
اور سب سے بڑی خوشخبری یہ تھی کہ کرنل ڈارسن نے بتایا تھ
آج ہی ایکریمیا چلا جائے گا اور وہاں سے ایک ہفتے بعد اس کی و
گی اس کا مطلب تھا کہ اب آئندہ ایک ہفتے تک ہیڈ کوارٹر سے
کوئی نہ آئے گا اور کا جو اپنی کارروائی کے لئے آزاد ہو گا چنانچہ ا
ٹرانسمیٹر کو دوبارہ گھاس پھونس کے نیچے چھپایا اور پھر ایک طرف

ئی ایک جانور کی کھال اس پر ڈال کر اس نے اب آئندہ کے لئے
مل منصوبہ بندی کرنی شروع کر دی۔ اسے سب سے زیادہ فکر اس
ات کی تھی کہ عمران کو کس طرح اس بات پر وہ آمادہ کرے کہ وہ
مارے قبیلے والوں کے سامنے یہ اعلان کر دے کہ ٹیگولا کی روح اس
ے جسم میں داخل ہو گئی ہے۔ اس نے جتنا وقت عمران کے ساتھ
ارا تھا۔ اس سے ہی وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا۔ عمران بے حد ذہین اور
ہوشیار آدمی ہے اور اس ساتھ ہی خطرناک بھی کیونکہ آج سے پہلے ایسا
کبھی نہ ہوا تھا کہ کرنل ڈارسن نے صرف چند افراد کے خاتمے کے لئے
پورے کو اس طرح تباہ کر دیا ہو۔ یہی بات اس کا ثبوت تھی کہ
عمران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں وہ سوچ رہا
تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی ہوش میں آنے کے
بعد الٹا اس کے خلاف ہو جائیں۔ اس لئے کبھی اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ
انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دے لیکن پھر ایک
موہوم سی امید اسے ایسا کرنے سے باز رکھتی تھی۔ اس سوچ بچار میں
جانے کتنا وقت گزر گیا کہ آخر کار اس نے یہی فیصلہ کیا کہ اس کی یہ
سوچ غلط ہے کرنل ڈارسن کو وہ کہہ چکا ہے کہ یہ لوگ ہلاک ہو چکے
ہیں اور کرنل ڈارسن نے دوسری کال میں کہا ہے کہ وہ ایک ہفتے بعد
خود قبیلے میں آئے گا اور ظاہر ہے کہ اگر وہ خود یہاں آیا تو اسے سرخ
ہڈیوں میں سے کوئی نہ کوئی لازماً بتا دے گا کہ عمران اور اس کے
ساتھی اس تباہ شدہ حصے سے زندہ باہر نکالے گئے تھے اسے معلوم تھا کہ

www.urdukorner.com

سرخ بھیڑیوں میں سے کئی افراد اس سے مخالفت اور عناد رکھتے ہیں
اگر کرنل ڈارسن کو معلوم ہو گیا کہ اس نے اس سے ان افراد
بارے میں جھوٹ بولا ہے تو پھر اس کی موت یقینی تھی کیونکہ وہ
تھا کہ کرنل ڈارسن اس بارے میں انتہائی سخت ہے۔ اس لئے ا
رسک نہیں لینا چاہئے اور جہاں تک دیوتا بننے کی بات ہے تو وہ
اعلان کر دے گا کہ دیوتاؤں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ق
کی روایات کے مطابق جلانے کی وجہ سے اس سے خوش ہو کر ا
ٹیگولا دیوتا کی روح بخش دی ہے۔ یہ فیصلہ کر کے اس کے ذہن
جیسے سکون آ گیا۔ وہ اٹھا اور اس نے کونے میں پڑا ہوا ایک بڑا سا
اٹھایا اور جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اپنے ہاتھوں سے
نیزہ مار کر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دے اور پھر سب
قبیلے والوں کو بلا کر ان کی لاشوں کو جلانے کا اعلان کر دے لیکن جیسے
ہی وہ جھونپڑی سے نکل کر کچھ دور واقع بڑے میدان میں پہنچا وہ حیرت
کے مارے بری طرح اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں پھٹ کر اس کے کانوں
تک پہنچ گئیں نیزہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا اور بے اختیار
اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو ملا اور پھر بڑے میدان کی
طرف دیکھنے لگا لیکن جو منظر اسے پہلے نظر آیا تھا اس میں کوئی تبدیلی
ہوئی تھی۔ بڑے میدان میں مادام یوشی اس کے ساتھی اور شیکل کی
لاشیں تو موجود تھیں لیکن عمران اور اس کے تین ساتھیوں کے جسم
غائب تھے۔

"یہ۔ یہ۔ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ تو ٹرامبو بوٹی کا رس پی چکے تھے اور
جب تک انہیں پانی میں ڈالا نہ جائے یہ کسی طرح ہوش میں بھی
آ سکتے تھے۔ پھر۔ یہ۔ یہ کہاں گئے"..... کاجو نے بڑبڑاتے ہوئے
کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے زمین پر ڈوسی کے
مخصوص نشانات دیکھ کر وہ اچھلا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے
ایک زوردار آواز نکلی۔ وہ چیخ چیخ کر بڑے سردار زکوش اور سرخ
بھیڑیوں کو بلا رہا تھا اور چند لمحوں بعد ہی بڑا سردار زکوش اور دوسرے
سرخ بھیڑیئے اپنی اپنی جھونپڑیوں سے نکل کر دوڑتے ہوئے بڑے
میدان میں پہنچ گئے۔

"دیکھو دیکھو وہ چار آدمی جنہیں تم اٹھا کر لائے تھے وہ غائب ہیں اور
دیکھو یہ ڈوسی کا نشان۔ بولو کس کی ہے یہ ڈوسی کون لے گیا ہے انہیں
دیوتاؤں کا قہر ٹوٹنے والا ہے جلدی بتاؤ"..... کاجو پجاری نے چیختے
ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ یہ ڈوسی تو آسوما کی ہے میں پہچانتا ہوں اسے۔ اس کا ایک
پنجہ ذرا سا ٹیڑھا ہے۔ دیکھو یہ ٹیڑھی جاتی ہوئی لکیر"..... ایک سرخ
بھیڑ پہنے آدمی نے لکیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آسوما مگر آسوما کیوں لے گیا انہیں وہ کیوں آیا تھا بستی کی حدود میں
آنے تو سزا ملی ہوئی ہے"..... کاجو پجاری نے اس انکشاف پر انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سمجھ گیا کاجو پجاری میں سمجھ گیا"..... اچانک بڑے سردار

www.urdukorner.com

زکوش نے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا سمجھ گئے ہو۔ بولو جلدی بولو میں نے بڑی مشکل سے دیو تا
کے قہر کو روک رکھا ہے۔ جلدی بولو"۔ کاجو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ۔ ٹیگولا دیوتا کے ساتھی تھے اور آسوما ان کی مدد سے
دیوتا کی روح پر قبضہ کرنا چاہتا ہوگا۔ تاکہ وہ مجھ سے بھی بڑا سردار
جائے"۔ زکوش نے پہلے سے زیادہ جوش بھرے انداز میں چیختے ہو
کہا اور اس کی بات سن کر کاجو پجاری بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"بالکل۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ مجھے دیوتاؤں نے بتایا ہے
میرے خلاف سازش کی جا رہی ہے۔ دیوتا مجھے ٹیگولا دیوتا کی ر
سونپنا چاہتے ہیں لیکن ٹسا کا شیطان میرے خلاف سازش کر رہا ہے
لازماً آسوما ٹسا کا شیطان کا نمائندہ بن گیا ہے چلو اسے تلاش کریں
اسے سزا دیں۔ ورنہ دیوتاؤں کا قہر ٹوٹ پڑے گا پورے قبیلے پر"۔ پ
پجاری نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرف کو دوڑ
جس طرف ڈوسی کی لکڑیں جا رہی تھیں۔ سرخ بھیڑیوں نے اچانک
اپنی کھالوں کے اندر سے باقاعدہ مشین گنیں نکال کر ہاتھوں میں
لی تھیں اور وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے زکوش اور کا
پجاری سے بھی آگے بڑھ گئے تھے۔ اور چند لمحوں بعد ہی وہ درختوں
غائب ہو گئے۔

"یہ لکڑیں تو چھوٹے چشمے کی طرف جا رہی ہیں"..... دوڑ
دوڑتے اچانک کاجو نے کہا اور زکوش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کا

تک مسلسل دوڑنے کے بعد آخر کار وہ اس چھوٹے چشمے تک پہنچ گئے
ں عمران اور اس کے ساتھی تو پڑے ہوئے تھے لیکن سرخ بھیڑیے
ب تھے اور نہ ہی آسوما اور اس کے خاندان والے نظر آ رہے تھے البتہ
ن کی ڈوسی وہاں پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

"وہ بھاگ گئے دیوتاؤں کے ڈر سے بھاگ گئے لیکن سرخ بھیڑیے
نہیں بھاگنے نہ دیں گے"..... کاجو نے رک کر ہانپتے ہوئے کہا اور
کوش بھی رک گیا اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔ وہ مسلسل ہانپ
ا تھا اور تھوڑی دیر بعد آسوما اور اس کے خاندان والوں کی دور سے چیخنے
ی آوازیں سنائی دیں اور وہ دونوں چونک پڑے۔ چند لمحوں بعد
رختوں کی اوٹ سے وہ نمودار ہو گئے۔ آسوما اس کے دونوں بیٹے اور
دونوں بیٹیاں آگے آگے چل رہی تھیں جبکہ سرخ بھیڑیے ان کو
میرے ہوئے ان کے پیچھے چل رہے تھے۔ آسوما اور اس کے خاندان
الوں کے چہروں پر موت کی دہشت نمایاں تھی۔

"یہ مان گئے ہیں پجاری کہ یہ انہیں اٹھا کر لے آئے ہیں۔ حکم دو
اکہ ان کو موت کی سزا دی جائے"..... سرخ بھیڑیوں کے سردار
نے قریب آ کر چیختے ہوئے کہا۔

"رحم۔ رحم کرو ہم پر رحم کرو پجاری۔ ہم تو انہیں اس لئے اٹھا
ئے تھے کہ یہ ٹیگولا دیوتا کے ساتھی تھے اور ہمیں خطرہ تھا کہ کہیں
یگولا دیوتا کا قہر قبیلے پر نہ پڑ جائے۔ ہم تو قبیلے والوں کو اس عذاب اور
نے سے بچانا چاہتے تھے"..... آسوما نے زکوش اور پجاری کے سامنے

www.urdukorner.com

سجدے میں گر کر کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
بیٹے اور بیٹیاں بھی سجدے میں گر پڑے۔ وہ سب بھی اس وقت کا
رہے تھے۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو آسوما۔ تم انہیں یہاں اس لئے لے
ہو تاکہ ان کی منت کر کے ٹنگولا دیوتا کی روح پر خود قبضہ کر سکو
اس طرح میری جگہ بڑے سردار بن سکو"..... زکوش نے چیختے ہو
کہا۔

"نہیں نہیں میں نے یہ نہیں سوچا۔ بے شک تم انہیں ہوش
لا کر ان کی مدد سے ٹنگولا دیوتا کی روح سے پوچھ لو"..... آسوما
خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل ٹنگولا دیوتا کی روح بتائے گی اور میں ٹنگولا کی روح
آواز سن سکتا ہوں۔ میں خود پوچھ لیتا ہوں"..... کاجو پجاری نے
ہوئے کہا۔

"یہ ٹنگولا دیوتا کے ساتھی ہیں پجاری۔ اس لئے ان سے پوچھ لو
اگر یہ میری بات کی تائید کریں تو پھر آسوما اور اس کے خاندان کو
زندہ دفن ہونے کی سزا دینا۔ یہ میں کہہ رہا ہوں بڑا سردار حکم دے
ہوں"۔ زکوش نے چیختے ہوئے کہا اور کاجو نے بے اختیار ہونٹ
لئے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ زکوش ایسا کیوں کہہ رہا ہے۔ زکوش
خطرہ تھا کہ کہیں کاجو پجاری آسوما کا ساتھ نہ دے۔ کیونکہ سزا سے
کاجو پجاری اور آسوما میں خاصا گہرا دوستانہ تھا اور زکوش چونکہ بڑا

تھا۔ اس لئے جب وہ حکم کا لفظ کہہ دیتا تھا تو پھر پجاری کو بھی اس کا حکم
ماننا پڑتا تھا۔

"ٹھیک ہے ان سب کو اٹھا کر چشمے کے پانی میں ڈال دو یہ ہوش
میں آجائیں گے"..... کاجو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور
سرخ بھیڑیوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں
کو گھسیٹ کر چشمے کے ساتھ بنے ہوئے پانی کے ایک بڑے جوہڑ میں
پھینک دیا اور ان سب کے جسم ایک بار تو تیزی سے پانی کی تہہ میں
اترتے چلے گئے لیکن پھر اوپر کو ابھرے اور ایک بار پھر پانی کی تہہ میں
اترنے لگے۔

"اب یہ سطح پر آئیں تو انہیں گھسیٹ کر باہر ڈال دو پھر یہ ہوش
میں آجائیں گے۔ لیکن تم سب ہوشیار رہنا ایسا نہ ہو کہ یہ واقعی آسوما
کے ساتھی ہوں اور ہمیں نقصان پہنچا دیں"..... پجاری نے تیز لہجے
میں کہا اور سرخ بھیڑیئے سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر جوہڑ کی طرف بڑھ
گئے۔ آسوما اور اس کا خاندان ایک طرف خاموش کھڑا ہوا تھا۔ البتہ
ان کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھی تک موجود تھے۔

www.urdukorner.com

عمران کے ذہن پر چھایا ہوا تاریک پردہ آہستہ آہستہ سمٹتا
اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں روشنی سی ابھرنے لگی۔ ا
لمحوں بعد اچانک عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس
ساتھ ہی اس کے سوئے ہوئے احساسات یکلخت جاگ اٹھے
احساسات جاگتے ہی اس کے ذہن میں وہ لمحات کسی فلم کی طرح
پڑے جب وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ریڈ بلاکس روم میں موجو
کہ اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اسے
محسوس ہوا جیسے اس کا جسم فضا میں کسی گیند کی طرح اچھلا ہو۔
کے کانوں میں اپنے ساتھیوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں او
جیسے ٹنوں وزن اس پر آپڑا ہو۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا اس کا اسے ء
تھا۔ لیکن اس فلم کے ذہن میں چلتے ہی اس کا شعور بیدار ہو گیا
دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا اور پھر اس کی آنکھیں حی

پھیلتی چلی گئیں۔ اس نے تیزی سے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور
سرے لمحے اس کے منہ سے خود بخود اطمینان بھرا سانس نکل گیا اس
ٹائیگر جوزف اور جوانا تینوں کو اپنے ساتھ پڑے ہوئے دیکھا تھا اور
ان کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمایاں تھے۔ جبکہ ٹیگولا
ان نہ تھا وہ اس وقت گھنے جنگل میں موجود تھے اس کا اپنا جسم پانی
شرابور ہو رہا تھا اور یہی کیفیت اس نے اپنے ساتھیوں کی بھی دیکھا
ی۔ چشمہ اور جوہڑ بھی اس نے ایک ہی نظر میں دیکھ لئے تھے اور
منے کھڑے کاجو پجاری کو بھی اس نے دیکھ لیا تھا۔ اس کے ساتھ
یک قوی ہیکل آدمی کھڑا تھا جس کے سر پر عجیب و غریب قسم کی ٹوپی
ی۔ اس کے ساتھ دس تنومند آدمی تھے جنہوں نے گہرے سرخ رنگ
کمالیں اوڑھ رکھی تھیں اور ان کے ہاتھوں میں جدید مشین گنیں
یں ایک طرف آسوما اور اس کا خاندان کھڑا تھا۔ لیکن ان کے چہروں
خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

تمہیں ہوش آگیا عمران۔ اب میری بات غور سے سنو"۔ اچانک
پجاری نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

ایک منٹ۔ پہلے مجھے اپنے جسم کا جائزہ تو لے لینے دو۔ کم از کم
معلوم تو ہو سکے کہ میرے جسم کا کتنے فیصد حصہ ٹوٹ پھوٹ کا
ہو چکا ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسرے
وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

تم چاروں انتہائی خوش قسمت ہو۔ تمہیں چند زخموں کے علاوہ

www.urdukorner.com

اور کوئی چوٹ نہیں آئی ۔ حالانکہ تم بڑے بڑے سرخ پتھروں
درمیان دبے ہوئے تھے لیکن نجانے کیوں یہ بڑے بڑے سرخ
ٹوٹ کر انتہائی ہلکے ہو گئے تھے "۔ کاجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے ہمیں وہاں سے نکالا تھا ۔ کیوں "..... عمران نے
جسم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا ۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ وہ لوگ اس
خوفناک تباہی کے باوجود کیوں بچ گئے ہیں ورنہ تو ان کے جسم
قیمہ ہو کر رہ جاتا ۔ ریڈ بلاکس سیمنٹ اور بجری کی بجائے مخص
کیمیکلز کی مدد سے تیار کئے جاتے ہیں اس لئے جس قدر یہ مضبوط
ہیں اس قدر ہلکے بھی ہوتے ہیں اس لئے دھماکے کے ساتھ ہی وہ
کر ان پر گرے ضرور تھے لیکن انہیں زیادہ چوٹیں نہ آئی تھیں لیکن
بات ضرور سوچ رہا تھا کہ ریڈ بلاکس کو ٹوٹنا تو نہیں چاہیئے تھا
کیوں ٹوٹ گئے ۔

" بڑے آقا کرنل ڈارسن کے حکم پر ہم نے ایسا کیا تھا "۔ کاجو
نے جواب دیا ۔

" ٹیگولا کہاں ہے "..... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پو
اسی لمحے اس کے ساتھی بھی اٹھ کر بیٹھ گئے تھے اور وہ حیرت سے
آپ کو اور ماحول کو دیکھ رہے تھے ۔

" ٹیگولا دیوتا کی روح اپنے جسم کو چھوڑ کر آسمانوں پر چلی گئی "۔
کاجو نے جواب دیا ۔

" وہ یوشی ۔ فلپس اور شیکل "..... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہ

کہا ۔

" وہ بھی ہلاک ہو گئے ہیں ۔ وہ سرخ پتھروں کے ساتھ ساتھ
دوسرے پتھروں میں دبے ہوئے تھے اور ٹیگولا دیوتا بھی اسی طرح
مختلف پتھروں میں دب گیا تھا "..... کاجو نے جواب دیا اور عمران نے
اثبات میں سر ہلا دیا ۔ اب ساری بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی ۔ یوشی
فلپس اور شیکل چونکہ دیوار میں نصب کڑوں کے ساتھ جکڑے ہوئے
تھے اس لئے دیوار ٹوٹ کر دوسری طرف گری اور دوسرے کمرے کی
چھت کے پتھر ان پر گرے اور وہ ہلاک ہو گئے اور اب اسے یاد آ گیا تھا
کہ جس وقت دھماکہ ہوا اس وقت ہال کا دروازہ کھلا ہوا تھا ٹیگولا
چونکہ سب سے آخر میں اس ہال میں داخل ہوا تھا اس لئے وہ یقیناً
دھماکے کی وجہ سے اڑ کر دروازے سے باہر جا گرا ہو گا اور اس طرح
دوسرے پتھروں نے اسے کچل دیا ہو گا ۔ اور یہ دروازہ کھلے ہونے والی
بات یاد آتے ہی یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا تھا کہ بلاسٹنگ نظام فائر
ہونے کے بعد ریڈ بلاکس ہال کیوں تباہ ہوا ۔ اس کی وجہ اس کا کھلا
ہوا دروازہ تھا ۔ عمران کو یہ اندازہ ہی نہ تھا کہ اس قدر جلد بلاسٹنگ
نظام فائر کر دیا جائے گا اور نہ صرف اس قدر جلد بلکہ اسے حقیقتاً یہ تصور
نہ تھا کہ اس قدر وسیع اور قیمتی تعمیر شدہ حصے کو اس طرح بلاسٹ بھی
کر دیا جائے گا یہ تو کوئی نیکی کام آ گئی تھی کہ ٹائیگر نے بلاسٹنگ نظام
چیک کر لیا تھا اور ساتھ ہی یہ ریڈ بلاکس ہال بھی انہوں نے دیکھ لیا تھا
ورنہ اگر وہ پہلے والے کمرے میں ہوتے تو یقیناً اب تک وہ حساب

www.urdukorner.com

کتاب سے بھی فارغ ہو چکے ہوتے ۔ بہر حال اس نے دل ہی دل میں
اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا شروع کر دیا کیونکہ یہ سب کچھ واقعی اللہ تعالیٰ کی
خاص رحمت کی وجہ سے ہوا تھا ۔ ورنہ اس بار جس طرح بلاسٹنگ
نظام فائر کر دیا گیا تھا ان کے بچ جانے کا کوئی چانس باقی نہ رہ جاتا تھا۔

" ہم نے تمہیں اس لئے ہوش دلایا ہے کہ تم ٹیگو لا دیوتا کے ساتھ
ہو ۔ اور ٹیگو لا دیوتا تمہیں بتائے گا کہ اب اس کی روح کس میں داخل
ہو رہی ہے اور سنو اگر تم اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی چاہتے ہو تو
پھر ان سب کے سامنے کہہ دو کہ ٹیگو لا دیوتا کی روح کاجو پجاری کے جسم
میں داخل ہو چکی ہے اس طرح میں دیوتا بن کر تمہیں اور تمہارے
ساتھیوں کو بچا لوں گا "..... کاجو پجاری نے اپنی مقامی زبان میں
بات کرتے کرتے اچانک رواں انگریزی میں بات کرنی شروع کر دی
اور اسے اس طرح روانی سے انگریزی بولتے دیکھ کر عمران کے بے
اختیار ہونٹ بھنچ گئے اس کا مطلب تھا کہ وہ صرف ایک افریقی قبیلے کا
عام سا پجاری نہ تھا بلکہ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ تھا۔

" یہ تم آقا کی زبان میں کیوں بات کر رہے ہو کاجو پجاری "۔
اچانک اس لمبے چوڑے قبائلی نے جس نے سر پر عجیب سی ٹوپی پہنی
ہوئی تھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے ٹیگو لا دیوتا کی روح کی آواز سن لی ہے ۔ اس کا حکم ہے کہ
میں اس کے ساتھیوں کے ساتھ سفید فاموں والی زبان میں بات
کروں اس لئے میں نے دیوتا کے حکم کی تعمیل میں ایسا کہا ہے "۔ کاجو

پجاری نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یہ کون ہے "..... عمران نے اس دیو ہیکل کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے کہا۔

" یہ بڑا سردار ہے زکوش ۔ اور یہ سرخ بھیڑیئے ہیں "۔ کاجو نے
تعارف کرایا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" یہ آسوما اور اس کا خاندان یہاں کیوں کھڑا ہے ۔ اور ہمیں یہاں
کون لایا ہے ۔ مجھے تفصیل بتاؤ تاکہ میں صورتحال کو سمجھ کر تمہاری
ہدایت پر عمل کر سکوں "..... عمران نے اس بار انگریزی میں کہا اور
جواب میں کاجو نے انگریزی میں ہی اسے تفصیل بتانی شروع کر دی کہ
کس طرح اچانک دھماکہ ہوا اور جزیرے کا مغربی حصہ تباہ ہو گیا ۔ پھر
کرنل ڈارسن کی کال آئی ۔ اس نے لاشیں چیک کرنے کے لئے کہا ۔
کاجو نے یہاں تک ان کے پہنچنے کی پوری تفصیل لفظ بلفظ بتا دی ۔

" سنو زکوش اور سرخ بھیڑیو ۔ میں ٹیگو لا دیوتا کا ساتھی ہوں اور
ٹیگو لا دیوتا کی روح نے مجھے بتا دیا ہے کہ وہ کاجو پجاری کے جسم میں
داخل ہو رہی ہے "..... عمران نے اچانک مقامی زبان میں کہا ۔ اور
اسی لمحے کاجو پجاری اپنی جگہ سے اچھلا اور پھر اس کے جسم نے بری طرح
مڑنا تڑپنا شروع کر دیا ۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے عجیب و غریب
چیخوں کی آوازیں نکلنی شروع ہو گئیں ۔ چند لمحوں تک ایسا ہوتا رہا پھر
کاجو پجاری یکلخت سیدھا کھڑا ہوا ۔ اس نے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھا
دیئے۔

www.urdukorner.com

"قبیلے والو خوش ہو جاؤ۔ ٹیگولا دیوتا کی روح میرے اندر داخل ہ
کر محفوظ ہو چکی ہے۔ اب میں دیوتا ہوں۔ تم پر برکتیں نازل کر سکا
ہوں۔ سجدے میں گر جاؤ میرے سامنے"..... کاجو پجاری نے چیخ
ہوئے کہا اور دوسرے لمحے عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ آسو ما اس
خاندان بڑا سردار زکوش اور سرخ بھیڑیئے سب کاجو پجاری کے سامنے
سجدے میں گر چکے تھے۔

"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"..... کاجو پجاری نے تحکمانہ لہ
میں کہا اور وہ سب سیدھے کھڑے ہو گئے۔

"بھیڑیو میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ان چاروں کو گولیوں سے اڑا دو
"۔ اچانک کاجو پجاری نے چیختے ہوئے کہا اور بھیڑیوں نے ہاتھوں میں
پکڑی ہوئی مشین گنیں سیدھی کی ہی تھیں کہ اچانک عمران نے جمپ
لگایا اور دوسرے لمحے کاجو پجاری اس کے سینے سے لگا بری طرح چیخ رہا تھ

"خبردار اگر تم نے ہتھیار چلائے تو تمہارا یہ پجاری اور دیوتا ایک
لمحے میں مر جائے گا اور تمہارے قبیلے پر دیوتاؤں کا قہر ٹوٹ پڑے گا"۔
عمران نے چیختے ہوئے کہا اور بھیڑیئے ٹھٹک کر رک گئے۔

"کہو انہیں کہ ہتھیار پھینک دیں کہو انہیں۔ ورنہ"۔ عمران نے
کاجو کی گردن کے گرد موجود بازو کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا اور کاجو کا
سوکھا سڑا چہرہ اور زیادہ پچکتا چلا گیا۔

"پھینک دو ہتھیار پھینک دو"..... کاجو نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہ
اور سرخ بھیڑیوں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ہتھیار پھینک دیئے۔

اسرے لمحے جوزف۔ جوانا اور ٹائیگر آگے بڑھے اور انہوں نے بجلی کی
ی تیزی سے مشین گنیں سمیٹ لیں۔

"سوائے آسو ما اور اس کے خاندان کے باقی سب پر فائر کھول دو"۔
عمران نے اس بار پاکیشیائی زبان میں کہا اور دوسرے لمحے جنگل کا وہ
حصہ ریٹ ریٹ کی مخصوص آوازوں اور زکوش اور ان سرخ بھیڑیوں
کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ تین مشین گنوں کی بیک وقت
فائرنگ نے ایک لمحے میں ان کے جسموں کو چھلنی کر دیا تھا اور زکوش
اور ان سرخ بھیڑیوں کو مرتے دیکھ کر عمران کے بازوؤں میں پھنسا
کاجو پجاری یکلخت چیخ مار کر ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ جب کہ
آسو ما اور اس کا خاندان خوف سے بری طرح کانپنے لگا تھا۔

"تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے آسو ما۔ تم نے ہمیں وہاں سے
یہاں لا کر ہمارے ساتھ نیکی کی ہے۔ اور تمہیں اس نیکی کا بدلہ ضرور
ملے گا"..... عمران نے بے ہوش کاجو کو ایک طرف دھکیلتے ہوئے
کہا۔

"ہم بے گناہ ہیں۔ ہم بے گناہ ہیں۔ ہم نے تو اس لئے تمہاری مدد
کی تھی کہ تم ٹیگولا دیوتا کے ساتھی ہو"..... آسو ما نے انتہائی خوفزدہ
لہجے میں کہا۔

"کاجو کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لو جوزف۔ ہمیں ایک بار پھر اسی غار
میں جانا ہو گا۔ جہاں ٹیگولا ہمیں لے گیا تھا"..... عمران نے کہا۔

"آپ اس بڑی غار کی بات کر رہے ہیں دیوتا کے ساتھی جس کے

www.urdukorner.com

باہر نوکدار شاخوں والے درخت ہیں"۔آسو مانے چونک کر کہا۔

"ہاں لیکن سنو میرا نام عمران ہے۔اس لئے آئندہ مجھے میرے سے پکارنا۔پھر دیوتا کا ساتھی مت کہنا"..... عمران نے اثبات سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا سردار عمران"..... آسو مانے جواب دیا اور عمران مسکر اور پھر وہ سب وہاں سے روانہ ہو گئے۔

"سردار عمران زکوش کی لاش قبیلے میں لے جانی ضروری ہے۔ کوئی بھی زکوش کی موت کا یقین نہ کرے گا"..... آسو مانے کہا۔

"جوانا تم زکوش کی لاش اٹھا لو"..... عمران نے جوانا۔ اور جوانا نے آگے بڑھ کر اس قوی ہیکل زکوش کو اس طرح ا کاندھے پر ڈال لیا جیسے اس کا کوئی وزن ہی نہ ہو۔عمران کے آسو مانے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو اس ڈوسی سمیت واپس ا جھونپڑی کی طرف روانہ کر دیا اور آسو مان کی رہنمائی کرتا ہوا اس تک انہیں لے آیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کاجو کی طرف ا کرتے ہوئے کہا اور اس بار ٹائیگر نے آگے بڑھ کر کاجو کی ناک اور دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حر کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔چند لمحوں بعد کی آنکھیں کھلیں اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گ

"مم۔مم معافی چاہتا ہوں مجھے معاف کر دو۔میں مجبور تھا۔

ہی تمہیں مارنے کا حکم نہ دیتا تو بھیڑیئے مجھے مار ڈالتے"..... کاجو نے ھ کر کھڑے ہوتے ہی ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ ی طرح چیختا ہوا اچھل کر کئی گز دور جا گرا عمران کا بھرپور تھپڑ اس کے رے پر پڑا تھا۔

"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔اور سنو اب اگر مجھے چکر دینے کی شش کی تو تمہارے جسم کی ایک ایک رگ توڑ دوں گا"..... ران نے غراتے ہوئے کہا اور کاجو تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔اس ے منہ سے خون نکلنے لگا تھا اور اس کا وہ گال پھٹ گیا تھا جس پر عمران بھرپور تھپڑ پڑا تھا۔تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو ا تھا۔

"اب پہلے یہ بتاؤ کہ کرنل ڈارسن یہاں کب آئے گا"..... عمران نے پوچھا۔

"وہ ایکریمیا چلا گیا ہے۔ایک ہفتے کے لئے۔تاکہ اس تباہ شدہ ے کو دوبارہ تعمیر کرانے کا انتظام کر سکے۔اس نے خود مجھے بتایا تھا" کاجو نے اٹک اٹک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کا راستہ کہاں ہے"..... عمران نے پوچھا تو کاجو بے یار چونک پڑا۔

"لیبارٹری کون سی لیبارٹری"..... کاجو نے چونک کر پوچھا۔اور ران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے کیونکہ کاجو کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ لیبارٹری سے واقف ہے۔

www.urdukorner.com

"وہ لیبارٹری جو اس جزیرے کے نیچے بنائی گئی ہے اور جو
کسی کو پہنچنے سے روکنے کے لئے وہ حصہ بنایا گیا تھا، جو اب تبا
ہے"..... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ یہی عمارتیں
تھیں جو تباہ کر دی گئی ہیں"..... کاجو نے جواب دیا۔

"تم کرنل ڈارسن سے کیسے رابطہ کرتے ہو"..... عم
پوچھا اور کاجو نے اپنی جھونپڑی میں موجود ٹرانسمیٹر کے بارے
دیا۔

"کرنل ڈارسن کے بعد اب ہیڈ کوارٹر کا انچارج کون
عمران نے پوچھا۔

"ڈیمرے کرنل ڈارسن نے بتایا تھا کہ اس کے بعد وہی ا
گا"۔ کاجو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم یہ بتاؤ کہ آسوما کیسے قبیلے کا سردار
ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مم۔ مم میں بتا سکتا ہوں۔ سردار کے مرنے کے بعد
پجاری کو ہوتا ہے کہ وہ جس کو چاہے سردار بنا دے"..... کا
جواب دیا۔

"کیوں آسوما یہ درست کہہ رہا ہے"۔ عمران نے آسوما سے
ہو کر پوچھا۔

"ہاں سردار عمران یہ درست کہہ رہا ہے"..... آسوما

اسلئے اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو ہمارے ساتھ چل کر سارے قبیلے
کرو اور آسوما کو بڑا سردار بنانے کا اعلان کرو ورنہ دوسری
میں تمہاری لاش یہیں چھوڑ دی جائے گی"..... عمران نے
میں کہا۔

"مم میں تیار ہوں مجھے مت مارو"..... کاجو نے جواب دیا۔

"اگر تم نے وہاں جا کر کوئی چکر دینے کی کوشش کی تو ایک لمحے
یوں سے چھلنی کر دیئے جاؤ گے"..... عمران کا لہجہ بے حد سرد

"مم۔ مم۔ دیوتاؤں کی قسم کھا کر کہتا ہوں میں کوئی چکر نہ دوں گا
طرح تم کہو گے اسی طرح کروں گا۔ میں پہلے سرخ بھیڑیوں کی وجہ
ہو رہا تھا۔ اگر میں تمہیں زندہ چھوڑ دیتا تو یہ لوگ کرنل ڈارسن کو
اور پھر کرنل ڈارسن مجھے زندہ نہ چھوڑتا"۔ کاجو نے کہا اور
نے محسوس کر لیا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ چلو اب قبیلے میں چلو"..... عمران نے کہا اور پھر
نے جوانا کو اشارہ کیا کہ وہ زکوش کی لاش اٹھا لے۔ اور تھوڑی دیر
اب اس غار سے نکل کر قبیلے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔
میں پہنچ کر کاجو نے واقعی عمران کی مرضی کے مطابق کام کیا اور
قبیلے والوں نے زکوش کی لاش دیکھنے کے بعد آسوما کو اپنا بڑا
تسلیم کر لیا..... اس طرح یہ سارا مرحلہ بخیر و خوبی طے ہو گیا۔

www.urdukorner.com

عمران نے اپنے ساتھیوں کو ان سرخ بھیڑیوں کی جھونپڑیوں
کرنے کے لئے کہا اور خود وہ کاجو کے ساتھ اس کی جھونپڑی میں

" کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر نکالو اسے باہر "..... عمران
بچھی ہوئی جانور کی کھال پر بیٹھتے ہوئے کہا اور کاجو نے گھ
کے ڈھیر کے نیچے سے فلس فریکونسی کا ایک جدید ساخت کا
اور اسے لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

" اسے آن کرو اور ڈیمرے سے بات کرو۔ لیکن جب
کروں تم نے خاموش ہو جانا ہے۔ میں تمہارے لہجے میں
کروں گا اور سن لو کہ اگر تمہارے منہ سے ذرا سی بھی
دوسرے لمحے گولی تمہارے دل میں گھس چکی ہو گی ".....
سرد لہجے میں کہا۔

" مم ..... مم میرے لہجے میں ..... وہ کیسے۔ وہ....
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات کی
آئی ہو۔

" میں جو بات کیا کروں۔ اسے ایک ہی بار دھیان سے
میں اپنی بات دہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ میرے لئے یہ
بات نہیں ہے کہ میں تمہاری کنپٹی پر ضرب لگا کر تمہیں
دوں۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ تمہیں زیادہ تکلیف اٹھانی
لئے اب دھیان سے میری بات سن لو۔ تم نے ڈیمرے سے
ہے۔ اس انداز میں کہ وہ تمہیں لیبارٹری کے بارے میں

ں جہاں مناسب سمجھوں گا تمہیں خاموش ہو جانے کا اشارہ کر
اور اس کے بعد تمہارے منہ سے کوئی لفظ نہیں نکلنا چاہئے "
عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے جناب جیسے آپ کہیں "..... کاجو نے ایک طویل
لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر
انسمیٹر سے مخصوص آواز نکلنے لگی۔

ہو پجاری بول رہا ہوں اوور "..... کاجو نے بار بار کال دینا
کر دی۔

ایرے بول رہا ہوں اوور "..... چند لمحوں بعد ایک کرخت سی
ال دی۔

جناب کیا کرنل ڈارسن ایکریمیا چلے گئے ہیں اوور "..... کاجو نے
ہانہ لہجے میں پوچھا۔

ں مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو اوور "..... دوسری طرف سے
لے کا لہجہ خاصا سخت تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کاجو مزید کچھ کہتا
نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا۔

جناب میں اب اس راستے کی نگرانی کرتے کرتے تنگ آ گیا ہوں
اوور "..... عمران کے منہ سے کاجو جیسی آواز نکلی تو کاجو کی
حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ لیکن عمران کی سرد نظریں اس پر
ی تھیں اس لئے اس کے منہ سے کوئی لفظ نکلا تھا لیکن اس کے
ہوئے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ مر جانے کی حد تک حیران ہو

www.urdukorner.com

رہا ہے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس راستے کی بات کر رہے ہ
دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"لیبارٹری کے راستے کی جناب جو اس تباہ شدہ حصے
کرنل ڈارسن مجھے خاص طور پر اس کی نگرانی کا حکم دے
جناب۔ اور اب صورتحال یہ ہے کہ میں وہاں اکیلا رہتے ر
ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں رات کو جھونپڑی میں
کروں۔ یہاں کوئی ایسا آدمی ہی نہیں ہے جس سے کسی
خطرہ ہو سکے اوور"..... عمران نے کہا۔

"کیا تم نے کوئی نشہ تو نہیں کر لیا احمق آدمی۔ یا پھ
خراب ہو چکا ہے۔ لیبارٹری کا راستہ وہاں جزیرے میں کہا
اس کی نگرانی کر رہے ہو اوور"..... دوسری طرف سے ا
بھرے لہجے میں کہا گیا اور عمران کے چہرے پر بھی حیرت
ابھر آئے تھے۔

"جناب کرنل ڈارسن نے کہا تھا کہ لیبارٹری اس حصے
اور راستہ یہیں سے جاتا ہے اس لئے ان کے واپس آنے
کی نگرانی کروں۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ ایک ہفتے کے
رہے ہیں۔ اوور"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے

"احمق آدمی تم نے یقیناً کوئی خواب دیکھا ہو گا۔ نہ
اس جزیرے کے نیچے ہے اور نہ اس کا کوئی راستہ اس

ہے۔ اس لئے اطمینان سے اپنی جھونپڑی میں سو جاؤ اوور"۔ دوسری
ف سے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا گیا یہ شاید عمران کے لہجے کی
صومیت کا اثر تھا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب کرنل صاحب نے مجھے خود کہا تھا
نے خواب نہیں دیکھا۔ انہوں نے مجھے خود بتایا تھا۔ انہوں نے یہ
بتایا تھا کہ اس حصے کو اسی لئے تباہ کیا گیا ہے تاکہ وہ عمران اور
کے ساتھی جو اس حصے میں داخل ہو چکے تھے اس کا راستہ نہ تلاش
یں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ لیبارٹری یہاں جزیرے کے نیچے ہے ہی
یں۔ تو پھر یہ سب کچھ یہاں کیوں بنایا گیا تھا اوور"..... عمران
لہجے میں اور زیادہ معصومیت بھر گئی تھی۔

"خواہ مخواہ ضد کر رہے ہو۔ جب ایک بار کہہ دیا ہے کہ ایسا نہیں
ہے۔ کرنل صاحب کی بات اس وقت درست تھی جب تک یہ حصہ
تھا۔ یہاں سے ایک راستہ لیبارٹری کو جاتا تھا لیکن جب یہ حصہ
ہو گیا تو راستہ بھی ختم ہو گیا اوور"..... ڈیمرے نے اس بار
طائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ ناراض نہ ہوں جناب لارڈ نامیری مجھ پر بے حد شفقت
تے تھے وہ بھی یہی کہتے تھے کہ لیبارٹری اس جزیرے میں بنائی گئی
ہے۔ جب کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ ایسا نہیں ہے اوور"..... عمران
ایک اور پہلو سے بات کرتے ہوئے کہا

"سب کو یہی بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ لیبارٹری کی تم

www.urdukorner.com

فکر نہ کرو۔ وہ سمندر کی تہہ میں پوری طرح محفوظ ہے۔ وہاں تک
نہیں پہنچ سکتا۔ اوور اینڈ آل "..... دوسری طرف سے کہا گیا او
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا
کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ ڈ
کا یہ انکشاف کہ لیبارٹری سمندر کی تہہ میں تھی۔ اس کے لئے ا
حیرت انگیز انکشاف تھا۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک خیا
تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اب
بات واضح ہو گئی تھی۔ لارڈ نامیری نے واقعی حد درجہ چالاکی سے
تھا۔ اسے اچانک موزنبیق میں رہنے والے لارڈ نامیری کے و
انجینیر ایڈورڈ کے اس نقشے کا خیال آ گیا تھا جسے لیبارٹری کہا گیا تھا
اب اس کے ذہن میں آ رہا تھا کہ جو حصہ تباہ کیا گیا ہے وہ ہو بہ
نقشے کے مطابق تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ لارڈ نامیری نے اس جـ
تعمیر کر کے اسے باقاعدہ لیبارٹری کا نام دے دیا تھا۔ لیکن
لیبارٹری کسی اور جگہ سمندر کی تہہ میں بنائی گئی تھی۔

"جناب کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کس قبیلے کے وچ ڈاکٹر"
اچانک خاموش کھڑے ہوئے کاجو پجاری نے ڈرتے ڈرتے
کرتے ہوئے کہا تو عمران کی سوچ کا سلسلہ یکلخت ٹوٹ گیا اور اس
لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

"تم کیوں پوچھ رہے ہو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے

"جناب وچ ڈاکٹر کو ہی ایسی حیرت انگیز صلاحیتیں دیوتا بخشے

نے جس طرح میری آواز اور لہجے کی نقل کی ہے۔ ایسا کوئی وچ
اگری کر سکتا ہے"..... کاجو نے جواب دیا اور اس بار اس کے لہجے
بے پناہ عقیدت تھی۔

"اس قبیلے کا نام انسانیت ہے اور اب تم جاؤ اور ہمارے لئے
انے کا بندوبست کرو۔ میرا ساتھی جوزف تمہیں تفصیل سے بتا دے
کہ ہم کس قسم کا کھانا کھاتے ہیں اور اسے کس طرح تیار کیا جا سکتا
ہے۔ جاؤ"..... عمران نے کہا اور کاجو پجاری سر ہلاتا ہوا دروازے کی
رف مڑ گیا۔ جب کہ عمران نے ایک بار پھر اس کھال پر لیٹ کر
کھیں بند کر لیں گو وہ اس طویل جدوجہد سے جسمانی طور پر خاصا
ک گیا تھا لیکن ڈیمرے کی طرف سے ہونے والے انکشاف نے اس
ے ذہن کو جو دھچکا پہنچایا تھا اس سے اس کا ذہن مسلسل زلزلے کے
ے دھماکوں کی زد میں تھا۔ سمندر کی تہہ میں لیبارٹری اور اس
رے سے اس کا راستہ۔ یہی ایک ایسا نکتہ تھا جو اس کی سمجھ میں نہ آ
ا تھا۔ پھر ڈیمرے کا یہ کہنا کہ اس حصے کے تباہ ہوتے ہی راستہ ختم ہو
ا یہ بھی انتہائی اہم بات تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ کوئی سائنسی
تھا۔ کسی مشین کے ذریعے راستہ بنتا ہو گا۔ اس مشین کے تباہ
ے ہی راستہ بھی ختم ہو گیا۔ لیکن اب مسئلہ یہ بھی تھا کہ اگر
ا ری سمندر میں ہے تو وہاں تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے۔ جزیرے کے
گرد خوفناک طوفانی لہروں کا سرکل تھا انتہائی خوفناک سرکل۔ دوما
تباہ ہو چکا تھا۔ اب تو یہاں سے نکلنا ہی بظاہر ناممکن نظر آ رہا تھا۔

www.urdukorner.com

زیادہ سے زیادہ یہی صورت تھی کہ کرنل ڈارسن جب یہاں آ
لازماً وہ کسی ہیلی کاپٹر پر آئے گا۔ تب اس سے ہیلی کاپٹر چھینا جا
اور پھر اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے اس جزیرے سے باہر دنیا کے کہ
تک پہنچا جا سکتا ہے لیکن عمران کے نزدیک مسئلہ یہاں سے صہ
نکلنے کا نہ تھا اس کا مطمع نظر تو ہاٹ فیلڈ کی اس لیبارٹری کی تہ
اور لیبارٹری سمندر کی تہہ میں تھی۔ اس کا مطلب ہے وہا
مخصوص آبدوز کے بغیر نہیں پہنچا جا سکتا۔ لیکن دوسرے لمحے عم
ذہن میں ایک خیال برق کے کوندے کی طرح لپکا اور وہ بے اخ
کر بیٹھ گیا۔

"اگر مسئلہ صرف ایک مشین کا ہوتا تو پھر اس مشین کے
لمبی چوڑی تعمیرات کی کیا ضرورت تھی"..... عمران نے سوچا
کے ساتھ ہی اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی ایک
اس کے ذہن میں آئی تھی اور اسے یقین تھا کہ یہی بات درست
لیبارٹری یقیناً سمندر کی تہہ میں ہی ہو گی لیکن اس کا راستہ اس
سے ہی جاتا ہو گا اور یہ راستہ اتنا بڑا ہو گا کہ اس راستے سے تمام
لیبارٹری میں لے جائی جاتی ہو گی اور یقیناً اس چوڑے راستے کو
کی غرض سے یہاں لمبی چوڑی تعمیرات کی گئی ہوں گی۔ اور ا
اس راستے کو تلاش کرنا ہو گا۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور جھونپ
دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"باس کاجو پجاری نے مجھے بتایا ہے کہ آپ کی بات ڈیمر

الی ہے اور اس نے بتایا ہے کہ لیبارٹری سمندر کی تہہ میں ہے۔ کیا
لی ایسا ہی ہے"..... ٹائیگر نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

ہاں بتایا تو اس نے ایسا ہی ہے"..... عمران نے جواب دیا۔

اوہ پھر اس ہم اس لیبارٹری تک کیسے پہنچیں گے۔ میری سمجھ میں
ا بات نہیں آ رہی"..... ٹائیگر نے الجھے ہوئے اور پریشان لہجے
ا کہا۔

یہی الجھاؤ اور پریشانی لارڈ نامیری پیدا کرنا چاہتا تھا اور وہ اس میں
یاب رہا ہے۔ جوزف کیا کر رہا ہے"..... عمران نے جواب دیتے
ے اخر میں سوال کر دیا۔

وہ اور جوانا جھونپڑی میں موجود ہیں"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

ان دونوں کو بلا لاؤ"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا
ہیں مڑ گیا۔ عمران اسی کھال پر دوبارہ بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف
وہ انا اندر داخل ہوئے۔ ٹائیگر بھی ان کے ساتھ تھا۔

میں نے کاجو پجاری کو بتا دیا ہے کہ اس نے ہمارے لئے کھانا
طرح تیار کرنا ہے"۔ جوزف نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

اپنے قبیلے والا کھانا تو نہیں بتا دیا کہ پتہ چلے کہ بندروں کا سوپ
ے ا رہا ہو اور ساتھ گرگٹ کا قورمہ ہو"..... عمران نے
لاتے ہوئے کہا اور جوزف نے تو منہ بنا لیا جب کہ عمران اور
ا دونوں ہنس پڑے۔

ہاں ہمارا قبیلہ پورے افریقہ میں سب سے بہترین کھانا کھانے

www.urdukorner.com

میں مشہور تھا۔اس جیسا کھانا تو ایکریمیا کے بڑے سے بڑے ہ
میں نہیں پکایا جاتا"..... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جوانا تم جا کر آسوما کو بلا لاؤ"..... عمران نے جوزف کی
جواب دینے کی بجائے جوانا سے کہا اور جوانا واپس مڑ گیا۔

"جوزف تم اس پورے جزیرے کا راؤنڈ لگاؤ۔ اگر جزیر
کہیں پتھروں کی کوئی مصنوعی پہاڑی ہو تو مجھے آ کر بتاؤ"..... عمران
نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف کے چہرے پر حیرت
تاثرات ابھر آئے۔

"مصنوعی پہاڑی وہ کیا ہوتی ہے باس"..... جوزف نے
بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ لیبارٹری تک جانے کا انتہائی وسیع و
راستہ اس جزیرے میں ہی سے بنایا گیا ہے..... ہو سکتا ہے وہ
اس جزیرے کی تہہ تک جاتا ہو اور پھر وہاں سے گھوم کر وہ لیبا
تک پہنچ جاتا ہے جو سمندر کی تہہ میں بنائی گئی ہے اور اتنے و
عریض راستے سے لازماً پتھروں کے ڈھیر نکلے ہوں گے۔ اگر پتھرو
یہ ڈھیر سمندر میں نہیں پھینک دیئے گئے ہوں گے تو لازماً اس
ڈھیر کی وجہ سے یہاں کسی جگہ ایک مصنوعی پہاڑی وجود میں آ
گی۔ اگر وہ پہاڑی مل جائے تو لازمی بات ہے کہ وہاں سے یہ
قریب ہو گا"..... عمران نے کہا اور اس بار جوزف نے اس طر
ہلایا جیسے بات اب اس کی سمجھ میں آئی ہو۔ وہ تیزی سے مڑا اور جم

باہر نکل گیا۔

"ٹائیگر ہم جو سامان ساتھ لائے تھے۔ وہ اس تباہ شدہ حصے کے اس
ے میں موجود تھا جہاں ہم بلاسٹنگ نظام کی دریافت سے پہلے اکٹھے
ئے تھے تم جا کر اسے چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ اس سامان میں
ئی چیز تباہ ہونے سے بچ گئی ہو"..... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے اس حصے کی کھدائی کرنی ہو گی"..... ٹائیگر نے کہا
ور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ جوانا کے ساتھ آسوما
ندر داخل ہوا۔ اس کے سر پر وہی عجیب و غریب سی ٹوپی تھی جو اس
سے پہلے بڑے سردار زکوش کے سر پر تھی۔ یہ ٹوپی دراصل بڑا سردار
ہونے کی ایک نشانی تھی۔ اس لئے بڑے سردار کو اسے لازماً سر پر پہننا
پڑتا تھا۔ آسوما نے اندر داخل ہو کر جھک کر اور انتہائی عقیدت بھرے
انداز میں عمران کو سلام کیا۔

"بیٹھو آسوما"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آسوما
خاموشی سے عمران کے سامنے بیٹھ گیا۔

"میرے ساتھی ٹائیگر کو تباہ شدہ حصے میں کھدائی کے لئے
تمہارے چند آدمیوں کی ضرورت ہے۔ کیا تم ان کا بندوبست کر سکتے
ہو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سردار عمران آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے پورا قبیلہ حاضر ہے"۔
آسوما نے جواب دیا۔

"پورے قبیلے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ایسا کرو کہ صرف دس

www.urdukorner.com

تنومند آدمی ٹائیگر کے ساتھ بھجوا دو۔ باقی کام ٹائیگر خود کر۔
عمران نے کہا۔

"لیکن باس مجھے ان کی زبان تو نہیں آتی"..... ٹائیگر نے ک

"اشاروں سے کام چلا لینا۔ اشاروں کی زبان بین الاقوامی
ہے"..... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے مسکراتے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اور ہاں یہ بتاؤ کہ کیا سفید فاموں نے جب اس جزیرے
کیا اور یہاں بڑی بڑی مشینیں لائی گئی تھیں تو کیا تم اس وقت
موجود تھے"..... عمران نے آسوما سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی سردار اس بات کو زیادہ وقت تو نہیں گزرا۔ لیکن ان
ہمارے پورے قبیلے کو ایک خاص حصے تک محدود کر دیا گیا تھ
اس حصے سے باہر نکلنے کی اجازت نہ دی جاتی تھی۔ باہر ان
اگلنے والے ہتھیاروں سمیت بے شمار آدمی مسلسل دن رات پ
کرتے تھے"..... آسوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس حصے میں تمہیں رکھا گیا تھا"..... عمران نے پوچھا۔

"مشرقی حصے کی طرف سمندر کے کنارے کے بالکل قریب
ہمیں بہت بعد میں دوبارہ یہاں بستی میں آنے کی اجازت دی گئی تھ
آسوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا قبیلے میں سے کسی آدمی سے وہاں کام نہیں لیا گیا تھا"۔
نے پوچھا۔

"نہیں سردار"..... آسوما نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں
ہلا دیا۔

"جاؤ۔ جا کر پہلے ٹائیگر کے ساتھ آدمی بھیجو پھر واپس میرے پاس آ
۔ تم سے کافی باتیں کرنی ہیں"..... عمران نے کہا اور آسوما سر ہلاتا
واپس مڑا اور ٹائیگر کے ساتھ جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔

"ماسٹر اس پہاڑی کے متعلق آسوما کو بھی تو علم ہو گا"۔ جوانا نے جو
یہاں موجود تھا عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہو سکتا ہے یہاں پہلے سے پہاڑیاں موجود ہوں اور لارڈ نامیری
نے ان کے ساتھ ہی مصنوعی پہاڑی بنا دی ہو۔ یہ لوگ اس قدر
گہرائی میں نہیں سوچ سکتے۔ البتہ جوزف اسے پہچان لے گا"۔ عمران
نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا تھوڑی دیر بعد آسوما واپس آ گیا۔

"میں نے آدمی بھجوا دیئے ہیں سردار اور انہیں بتا دیا ہے کہ انہوں
نے سردار ٹائیگر کے حکم کے مطابق کھدائی کرنی ہے"..... آسوما نے
اندر داخل ہو کر سر جھکا کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹھو اور یہ بتاؤ کہ کبھی سمندر کے اندر سے اچانک
کوئی کشتی سطح پر آتی تمہیں یا قبیلے کے کسی آدمی کو دکھائی دی ہے"۔
عمران نے پوچھا۔ وہ دراصل آبدوز کے آئیڈیے کو سامنے رکھ کر بات
کر رہا تھا۔

"سمندر سے کشتی نہیں سردار۔ قبیلے میں تو کسی نے ایسی بات نہ
کی ہے لیکن اگر ایسا ہوتا تو قبیلے والے یقیناً مٹا کی مناتے"۔ آسوما

www.urdukorner.com

نے جواب دیا۔

"مٹاکی وہ کیا ہوتی ہے"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"قبیلے میں قدیم زمانے سے رواج ہے کہ جب کبھی قبیلے کا آدمی کوئی ایسی بات دیکھتا ہے جو ناممکن ہو۔ اسے قبیلے کے منحوس سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ پجاری فوراً مٹاکی منانے کا حکم دیتا۔ رات کو سارے قبیلے والے ایک مخصوص قسم کا رقص کرتے ہیں ایک جنگلی بھیڑ کو ذبح کر کے اس کا خون سب قبیلے والے اپنے چہر ملتے ہیں اس طرح نحوست ختم ہو جاتی ہے۔ سمندر کے اندر سے کشتی کا نمودار ہونا تو ایسی بات تھی کہ شاید پجاری دس راتوں مٹاکی منانے کا حکم دے دیتا"..... آسوما نے جواب دیا اور عمرا اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کاجو پجاری اندر داخل ہوا تو آسوما سے اٹھ کھڑا ہوا اور کاجو کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"سردار کھانا تیار ہو گیا ہے۔ کیا یہاں لایا جائے"..... نے کہا۔

"ابھی نہیں جب میرے سارے ساتھی اکٹھے ہو جائیں گے بیٹھ کر کھائیں گے"..... عمران نے جواب دیا اور کاجو نے ا میں سر ہلا دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد جوزف اندر داخل ہوا تو اس پسینے سے تر تھا۔

"باس پورے جزیرے میں نہ کوئی اصل پہاڑی ہے اور نہ مصنوعی۔ میں نے جزیرے کا ایک ایک چپہ کھوڈ ڈالا ہے"

کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بیٹھ جاؤ"..... عمران نے کہا اور جوزف خاموشی ایک طرف بیٹھ گیا۔ عمران کی پیشانی پر ایک بار پھر شکنیں نمودار گئی تھیں کیونکہ ہاٹ فیلڈ کی یہ لیبارٹری اس جزیرے میں پہنچ جانے باوجود ابھی تک ان سے اتنی دور تھی جتنی یہاں پہنچنے سے پہلے تھی۔ نکہ یہاں تک پہنچنے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں نے بے اہ جدوجہد کی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر بھی جھونپڑی میں داخل گیا۔

"باس سب کچھ تباہ ہو گیا ہے۔ کچھ بھی نہیں ملا"..... ٹائیگر نے ور داخل ہو کر کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آسوما۔ تم واپس جاؤ"۔ عمران نے آسوما سے کہا اور آسوما سلام کر ے جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔ البتہ کاجو پجاری وہیں بیٹھا ہوا تھا۔

"اب کھانا لے آؤں سردار۔ تمہارے سارے ساتھی یہاں موجود ..... کاجو نے کہا۔

"نہیں تم وہ ٹرانسمیٹر مجھے دو"..... عمران کا لہجہ سرد تھا۔ اور کاجو ے خاموشی سے گھاس پھونس کے ڈھیر میں پڑا ٹرانسمیٹر اٹھا کر عمران ی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر لیا اور اسے آن کر دیا چونکہ وہ اس فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر تھا اس لئے اس پر فریکوئنسی تبدیل ہی نہ ہو تی تھی۔

"یہ ہاٹ فیلڈ کا کاجو پجاری بول رہا ہوں اوور"..... عمران

www.urdukorner.com

نے بار بار کال دینی شروع کر دی اس بار کاجو پجاری نارمل بیٹھا رہا۔

" ڈیمرے بول رہا ہوں ۔ اب کیوں کال کی ہے ۔ اوور "۔ دوسری طرف سے ڈیمرے کی پھاڑ کھانے والی آواز سنائی دی

" جناب جزیرے کے ایک حصے میں اچانک ہلکی سی گڑگڑا آوازیں سنائی دیں اور پھر جناب وہاں سے ایک سفید فام باہر جناب قبیلے والے اسے میرے پاس لے آئے ہیں ۔ اس نے پوچھا ہے کہ یہ حصہ کیوں تباہ ہوا ہے اور کس نے کیا ہے ۔ اسے کرنل ڈارسن کے متعلق بتایا ہے تو اس نے کہا ہے کہ بات کرنل ڈارسن سے کرائی جائے لیکن میں نے جب اسے کرنل صاحب تو ایکریمیا گئے ہوئے ہیں اور ان کی جگہ آپ انچا تو اس نے کہا ہے کہ آپ سے بات کرائی جائے اس لئے میں نے کی ہے اوور "..... عمران نے کاجو پجاری کے لہجے میں تفصیل بات کرتے ہوئے کہا۔

" کون نکلا ہے ۔ کہاں سے نکلا ہے ۔ کیا کہہ رہے ہو تم ا دوسری طرف سے ڈیمرے کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" ہیلو میں لارک بول رہا ہوں ۔ لیبارٹری اسسٹنٹ ۔ ڈارسن صاحب جہاں بھی ہوں میری بات کرائیں اوور "۔ عمران نے ایکریمی زبان میں اور ایکریمی لہجے میں بات کرتے ہو عمران کے فوری طور پر اس طرح لہجے اور [illegible]

چہرے پر ایک بار پھر شدید حیرت کے تاثرات ابھرنے لگے لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔

" لیبارٹری اسسٹنٹ لارک ۔ کیا مطلب ۔ تم کون ہو ۔ اوور "۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" مجھے چیف سائنس دان جناب رچرڈسن نے بھیجا ہے ۔ ایک انتہائی اہم ترین پرزے کی فوری ضرورت پڑ گئی ہے لیکن جب میں باہر آیا تو ہر طرف تباہی پھیلی ہوئی تھی ۔ پھر ان وحشی قبیلے والوں نے مجھے پکڑ لیا اور اب میں ان کے پجاری کی جھونپڑی سے بول رہا ہوں اوور "۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ سائنسدان رچرڈسن کے بارے میں وہ پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا کہ لیبارٹری کا انچارج وہی ہے جسے پاگل سائنسدان کہا جاتا ہے اس لئے اس نے جان بوجھ کر یہی نام لیا تھا۔

" تم لیبارٹری کے کون سے راستے سے آئے ہو اوور "۔ دوسری طرف سے ڈیمرے نے سرد لہجے میں پوچھا۔

" ایک ہی تو راستہ ہے اور کتنے راستے ہیں اوور "..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم ایسا کرو پجاری کے ساتھ اس کی جھونپڑی سے نکل کر بستی کے درمیان بڑے میدان میں آجاؤ ۔ میں تمہیں چیک کر لوں گا ۔ اس کے بعد تم سے مزید بات ہو گی ۔ پہنچو وہاں اوور اینڈ آل "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

[illegible] موجود ہے جس سے وہ وہاں بیٹھے یہاں کی

www.urdukorner.com

چیکنگ کر سکتے ہیں ۔ویری بیڈ"..... عمران نے ٹرانسمیٹر آف ہوئے کہا۔

"باس میرا خیال ہے کہ یہ خفیہ راڈار کیمرہ یقیناً بڑے سر خیمے کے اوپر لگے ہوئے عجیب و غریب نشان میں چھپایا گیا ہو گا صرف وہی ایک جھونپڑی ایسی ہے جہاں سے میدان کو برا چیک کیا جا سکتا ہے"..... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا

"کاجو جاؤ اور آسو ما کی جھونپڑی پر موجود نشان اتار کر اس پر ڈال کر اسے یہاں لے آؤ۔جلدی کرو"..... عمران نے کا اور کاجو خاموشی سے اٹھا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"لیبارٹری کی تلاش واقعی مسئلہ بن گیا ہے۔کسی طرح یہ یا تو کوئی اشارہ دے دے یا پھر وہ ہیلی کاپٹر یہاں لینڈ کر سکتی ہے"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اس کا تھا جیسے وہ خود کلامی کر رہا ہو۔پھر تقریباً بیس پچیس منٹ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں وہ مخصوص نشان موجود تھا۔ نے سیاہ رنگ کا ایک کپڑا ڈالا ہوا تھا۔عمران نے اس سے وہ لیکن کپڑا ہٹانے کی بجائے اس نے کپڑے کے اندر ہاتھ ڈالا کو چیک کرنا شروع کر دیا چند لمحوں بعد وہ چونک پڑا اور کچھ نے کپڑا ہٹایا اور نشان کے درمیان موجود ایک انتہائی جدید راڈار کیمرہ اتار کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔اس نے اسے کپ اندر آف کر دیا تھا اس لئے اب اسے خطرہ نہ تھا کہ ڈیمرے اس

سے انہیں دیکھ لے گا۔ابھی عمران کیمرے کو دیکھ ہی رہا تھا کہ پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی اور عمران مسکرا دیا نے کیمرہ ایک طرف رکھا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ڈیمرے کالنگ اوور"..... ڈیمرے کے لہجے میں غصہ یاں تھا۔

"کاجو پجاری بول رہا ہوں جناب اوور"..... عمران نے کاجو ی کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے بڑے سردار کی جھونپڑی سے نشان کیوں اتارا ہے۔اور پر کیا ڈالا ہے۔بولو جواب دو اوور"..... ڈیمرے نے انتہائی سخت میں کہا۔

"جناب وہ تو ہم قبیلے والے مٹا کی کر رہے ہیں۔کیونکہ بڑا سردار لاش ہلاک ہو گیا ہے۔اسے پاٹو سانپ نے کاٹ لیا تھا۔اور اب اس جگہ آسو ما نیا سردار بنا ہے اور جب نیا سردار بنے تو پھر مٹا کی کی جاتی نشان اتار کر اسے سیاہ رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر بڑے میدان میں رکھا جاتا ہے اور اس کے گرد تین راتوں تک آگ جلائی جاتی ہے اور رقص کئے جاتے ہیں۔پھر مٹا کی مکمل ہو جاتی ہے اور نشان دوبارہ نئے سردار کی جھونپڑی پر لگا دیا جاتا ہے اس طرح قبیلے والوں پر دیوتا اپنی نعمتیں نازل کرتے ہیں اوور"..... عمران نے کہا۔

"لعنت بھیجو اس مٹا کی پٹا کی پر۔اور فوراً جا کر یہ نشان دوبارہ وہی پر لگا دو۔جاؤ جلدی اوور"..... دوسری طرف سے ڈیمرے نے

www.urdukorner.com

غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب ایسا تو اب ممکن ہی نہیں ہے۔ نشان اترنے مٹا کی مکمل ہوئے بغیر دوبارہ نہیں لگ سکتا۔ ورنہ تو سارا قبیلہ ہو جائے گا جناب۔ اوور"..... عمران کا لہجہ حد درجہ خوف ہوا تھا۔

"کیا مصیبت ہے۔ کس عذاب میں پھنس گیا ہوں۔ وہ آدم ہے۔ وہ لارک اوور"..... ڈیمرے کی انتہائی جھنجھلائی ہوئی آوا دی۔

"میں موجود ہوں اوور"..... عمران نے وہی پہلے والے ایک لہجے میں کہا۔

"سنو میں ہیڈ کوارٹر انچارج بول رہا ہوں۔ میں ہیلی کاپٹر پر سے ملنے آرہا ہوں۔ تم میرا انتظار کرو اوور"..... دوسری طرف کہا گیا۔

"یہ زیادہ بہتر ہے جناب۔ اس طرح میں آپ کو اس پرز بارے میں پوری تفصیل سے بتا سکوں گا۔ اوور"..... عمرا جواب دیا۔

"میں آرہا ہوں پھر تم سے بات ہو گی اوور اینڈ آل"..... و طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

ہیلی کاپٹر کہاں اتارتے ہیں کیا اس میدان میں"..... عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

نہیں جناب یہاں سے کافی دور ایک خاص جگہ بنی ہوئی ہے۔ ہیلی کاپٹر اترتا ہے"..... کاجو نے جواب دیا۔

چلو ہمیں وہاں لے چلو"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی باقی سب ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

ہم اسلحہ لے لیں"..... جوانا نے کہا اور عمران نے اثبات میں ہلا دیا۔

www.urdukorner.com

ڈیمرے نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر تیزی سے کرسی سے
ہی لگا تھا کہ میز پر پڑے ہوئے کارڈلیس فون کی گھنٹی بج اٹھ
ڈیمرے نے چونک کر فون پیس اٹھا لیا۔ کارڈلیس فون کا مطلب
کہ فارن کال تھی اور فارن کال کرنل ڈارسن ہی کر سکتا تھا۔

"ہیلو ڈیمرے بول رہا ہوں"..... ڈیمرے نے فون پیس
مائیک کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈارسن بول رہا ہوں ڈیمرے۔ کیا پوزیشن ہے۔ آل ا
کے"..... دوسری طرف سے کرنل ڈارسن کی آواز سنائی دی۔

"نہیں جناب معاملہ کچھ گڑبڑ لگتا ہے۔ آپ اپنا فون نمبر نہ دے
تھے۔ اس لئے میں آپ سے بات نہ کر سکا تھا۔ بلیک آئی لینڈ کے
انکوما کا پجاری کاجو عجیب حیرت انگیز باتیں کر رہا ہے اور جناب
ایسی ایسی باتیں وقوع پذیر ہو رہی ہیں کہ میرا تو دماغ ہی گھوم گیا

لئے میں نے ریڈ گروپ کے ساتھ وہاں خود جانے کا فیصلہ کر لیا تھا
اپ کا فون نہ آتا تو میں روانہ ہونے ہی والا تھا"..... ڈیمرے نے
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا ہوا ہے وہاں فوراً پوری تفصیل بتاؤ"۔
اری طرف سے کرنل ڈارسن نے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب اچانک کاجو پجاری کی کال آئی۔ وہ کہہ رہا تھا کہ وہ لیبارٹری
ے راستے کی نگرانی کرتے کرتے تھک گیا ہے اور یہ حکم اسے آپ نے
ا تھا۔ میں اس پر حیران ہوا۔ میں نے ایسے راستے سے انکار کر کے
ے خاموش کر دیا۔ پھر کچھ دیر بعد اس کی دوبارہ کال آئی اور اس نے
ایا کہ اس تباہ شدہ حصے سے کوئی ایکریمی نکلا ہے اور وہ کہتا ہے کہ وہ
ارٹری سے آیا ہے اور اس نے کرنل ڈارسن سے بات کرنی ہے۔ میں
یہ سن کر پاگل سا ہو گیا لیکن پھر اس ایکریمی نے ٹرانسمیٹر پر خود بات
ل وہ کہہ رہا تھا کہ وہ لیبارٹری اسسٹنٹ ہے اور چیف سائنسدان
ڈارسن نے اسے بھیجا ہے اور اسے فوری طور پر زرہ چاہئے۔ مجھے اپنے
ں پر یقین نہ آ رہا تھا چنانچہ میں نے کاجو سے کہا کہ وہ اس ایکریمی کو
ے کر بستی کے سامنے والے میدان میں پہنچ جائے۔ میں نے جب کیمرہ
ین آن کی۔ تو ایک اور حیرت انگیز منظر نظر آیا۔ کاجو پجاری جھونپڑی
چڑھ رہا تھا پھر اس نے وہ نشان اتار لیا جس میں کیمرہ نصب تھا اور
اس پر کوئی سیاہ چیز ڈال دی، اس طرح کیمرے نے کام بند کر دیا اور پھر
جناب مشین نے کاشن دیا کہ کیمرے کو وہیں سے آف کر دیا گیا ہے۔

www.urdukorner.com

میں نے کاجو کو ٹرانسمیٹر پر کال کیا تو اس نے ایک اور حیرت انگ
سنائی کہ بڑا سردار زکوش سانپ کے کاٹنے سے ہلاک ہو گیا
کوئی آسو مابڑا سردار بن گیا ہے اور یہ نشان اتار کر تین دن تک
مٹاکی مکمل کی جائے گی۔ اس پر میں بری طرح الجھ گیا کیونکہ
جانتے ہیں کہ لیبارٹری کا راستہ یا تو ہیڈ کوارٹر سے کھولا جا سکتا۔
جزیرے کے اس انتظامی حصے سے لیکن اس انتظامی حصے کے مکم
پر تباہ ہو جانے کے بعد یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ بغیر ہیڈ کو
مشین آن کئے راستہ کھل جائے اور وہ ایکریمین باہر آجائے۔ ا
میں نے سوچا کہ میں ریڈ گروپ کے ساتھ خود جا کر وہاں
تحقیقات کروں کہ آپ کا فون آگیا"..... ڈیمرے نے پوری
بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے ڈیمرے۔ اس کا مطلب ہے کہ
واقعی کوئی خاص قسم کی گڑبڑ ہو رہی ہے اور پجاری کاجو اس میں
کردار ادا کر رہا ہے اور اب مجھے یقین آرہا ہے کہ عمران اور ا
ساتھیوں کی ہلاکت کی خبر بھی غلط ہو گی۔ یہ سب کچھ وہ عمران
ہو گا"..... کرنل ڈارسن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مگر جناب ان کی لاشیں تو ہم نے سکرین پر چیک کر لی تھ
ڈیمرے نے کہا۔

"ہاں چیک تو کی تھیں لیکن انہیں اس طرح لٹایا گیا تھا کہ ا
چہرے صاف نظر نہ آرہے تھے اور ان لوگوں سے کچھ بعید نہیں کہ

کر لیں اور جس وقت بلاسٹنگ سسٹم فائر کیا گیا اس وقت وہ ریڈ
کس روم میں تھے۔ یہ درست ہے کہ اس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ لیکن
بھی ہو سکتا ہے کہ وہ بچ نکلے ہوں"..... کرنل ڈارسن نے تیز تیز
میں کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا چاہئے جناب"..... ڈیمرے نے کہا۔

"تم ایسا کرو فوراً جزیرے پر چار سو کس میزائل فائر کرا دو۔ اس
جزیرے پر موجود ہر آدمی بے ہوش ہو جائے گا۔ اس کے بعد تم
گروپ کو ساتھ لے کر وہاں پہنچو۔ گیس ماسک پہن کر جانا اور
طرح اسلحہ لے کر جانا لیکن ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں نے
لیوں جیسا میک اپ کر رکھا ہو۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ انٹی
کس انجکشنز ساتھ لے جانا اور کاجو پجاری کو ہوش میں لا کر اس پر
ت تشدد کر کے ساری بات اگلواؤ اور اگر عمران یا اس کے ساتھی
ں موجود ہوں تو انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دینا۔ میں خصوصی ہیلی
پر ابھی ہیڈ کوارٹر کے لئے روانہ ہو رہا ہوں لیکن مجھے ہیڈ کوارٹر
پہنچتے پھر بھی دو روز لگ جائیں گے۔ اس لئے تم اس دوران یہ
روائی مکمل کر لو"۔ کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

پورے قبیلے کو ہلاک نہ کر دیا جائے اس طرح سارا مسئلہ ہی ختم
جائے گا"..... ڈیمرے نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ انہیں اس لئے زندہ رکھا
رہا ہے کہ تجربہ مکمل ہونے پر ان پر سب سے پہلے اس کا تجربہ کیا

www.urdukorner.com

جائے گا۔ اگر وہ ہلاک ہو گئے تو پھر تجربے کے لئے ہم اتنے بہ
آدمی کہاں سے پکڑ کر لائیں گے۔ اس لئے تین چار ہزار افراد کی ض
پڑے گی اور پھر افراد ایسے جن میں ہر عمر اور ہر جنس کے افراد ہ
کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر میں سمجھ گیا سر آپ بے فکر رہیں سر میں ابھی انتظام
ہوں"۔ ڈیمرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انتہائی محتاط رہنا۔ وہ لوگ دنیا کے خطرناک ترین افراد ہیں
تم ان کے ہتھے لگ گئے تو پھر لیبارٹری کی تباہی یقینی ہو جائے
کرنل ڈارسن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف میں پوری طرح محتاط رہوں گا"۔ ا
نے کہا۔

"او۔ کے فوراً کارروائی کا آغاز کرا دو"..... دوسری طرف
گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈیمرے نے ایک
سانس لیتے ہوئے فون پیس آف کر کے اسے واپس میز پر رکھا
اٹھ کر دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ میزائل
میں جا کر اپنے سامنے جزیرے پر سو کس میزائل فائر کرا سکے اور ا
بعد باقی کارروائی بھی مکمل کرے۔

عمران اپنے ساتھیوں اور کاجو سمیت جزیرے کے مغربی کنارے پر
وجود تھا۔ جزیرے سے کچھ دور آسمان تک بلند ہوتی ہوئیں خوفناک
آگ کی لہریں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ یہاں کافی بڑی جگہ
درختوں سے خالی تھی اور یہاں باقاعدہ ایک ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا۔ عمران
ٹائیگر کے ساتھ ایک جھاڑی کی اوٹ میں دبکا ہوا تھا جب کہ جوزف اور
رانا ان سے کافی دور درختوں کی اوٹ میں موجود تھے۔ عمران ٹرانسمیٹر
اپنے ساتھ لے آیا تھا اور کاجو کو اس نے جھونپڑی میں رہنے کے لئے ہی
کہا تھا۔ لیکن یہاں انہیں آئے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا تھا۔ لیکن
نہ ہی ہیلی کاپٹر آتا ہوا دکھائی دیا تھا اور نہ ہی ٹرانسمیٹر کال آئی تھی۔
ایک بار تو عمران کو خیال آیا وہ خود ٹرانسمیٹر کال کر کے ڈیمرے سے
بات کرے لیکن پھر اس نے ارادہ ترک کر دیا وہ اسے مزید الجھانا نہ
چاہتا تھا۔ کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے جو کچھ اب تک ہوا تھا یہی اس

www.urdukorner.com

ڈیرے کو اٹھانے کے لئے کافی تھا اور عمران چاہتا بھی یہی تھا کہ کرنہاں آنے کا فیصلہ کرے۔ لیکن وہ اسے اس حد تک نہ اٹھا تھا کہ وہ کرنل ڈارسن سے بات کرنے پر مجبور ہو جائے کیونکہ کرنل ڈارسن کے بارے میں کسی حد تک جانتا تھا وہ خاصا ہوشیار تجربہ کار آدمی ہے اور اس نے جس طرح پورا سیٹ آپ ہی بلاسہ دیا تھا۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس سے اچھی طرح ہے۔ ورنہ کوئی بھی آدمی صرف چند افراد کے لئے اتنا بڑا سیٹ آپ کرنے پر کبھی تیار نہ ہوتا۔

"باس وہ دیکھئے وہ کیا ہے"..... اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی اور عمران نے چونک کر اس طرف دیکھا جدھر ٹائیگر نے اشارہ تھا پھر اس نے دور آسمان پر یکے بعد دیگرے چار میزائلوں کو اوپر ہوئے دیکھا۔ یہ میزائل کیپسول سے قدرے بڑے نظر آ رہے لیکن عمران سمجھتا تھا کہ فاصلہ کافی ہونے کی وجہ سے وہ اتنے چھوٹے آ رہے ہیں۔ ورنہ وہ خاصے بڑے ہوں گے کافی بلندی پر جانے کے میزائلوں کا رخ یکلخت بدلا اور عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا کہ ان کے رخ بدلتے ہی وہ سمجھ گیا کہ یہ میزائل جزیرے کی طرف آ ہیں۔

"سمندر میں کود جاؤ اور جزیرے سے دور ہٹ جاؤ جتنا ہٹ سکو عمران نے یکلخت پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی بجلی کی سی تیزی سے جزیرے کے کنارے کی طرف دوڑ پڑا۔ ٹائیگر

اس کے پیچھے دوڑا اور ادھر جوزف اور جوانا بھی دوڑ پڑے۔ ابھی وہ کنارے تک پہنچے ہی تھے کہ تیز سیٹی کی آوازیں نکالتے ہوئے یکے بعد دیگرے چاروں میزائل ان کے سروں سے کچھ بلندی پر گزرے اور عمران کے ہونٹ مزید بھنچ گئے۔ میزائلوں کی مخصوص ساخت بتا رہی تھی کہ وہ سوکس میزائل ہیں اور ایسے میزائل عام طور پر انتہائی زہریلی گیس فائر کرنے کے لئے استعمال کیے جاتے تھے۔ دوسرے لمحے جزیرے کے تقریباً وسط میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر یکے بعد دیگر دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی جزیرے کے وسط سے گہرے نیلے رنگ کے دھویں کے بادل فضا میں اٹھتے نظر آئے اور پھر وہ انتہائی تیز رفتاری سے چاروں طرف پھیلتے چلے گئے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے سمندر میں کود گیا اور اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی سمندر میں کود گئے اور پھر وہ تیزی سے غوطہ لگا کر جزیرے سے دور ہٹنے لگے۔ چند لمحوں بعد عمران نے سر پانی سے باہر نکالا تو اس نے پورے جزیرے کو اس گہرے نیلے رنگ کے دھویں کے غلاف میں لپٹا ہوا پایا۔ اب یہ دھواں سمندر کے اوپر بھی پھیلتا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی بھی پانی سے سر باہر نکالے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔

"یہ سوکس گیس ہے..... بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس اس لئے پانی کے اندر رہو۔ جب تک میں اشارہ نہ کروں سانس اپنے پھیپھڑوں میں بھر لو۔ جس قدر ہو سکے"..... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس پھیپھڑوں میں بھرا اور پانی میں

www.urdukorner.com

غوطہ لگا گیا۔ سمندر کے اندر اس کے ساتھی بھی غوطہ لگا جانے
سے اسے نظر آ رہے تھے۔ لیکن عمران کا ذہن دھماکوں کی زد میں
اسے معلوم تھا کہ آخر وہ کب تک سانس روک سکیں گے جہ
جزیرے پر پھیلا ہوا دھواں مسلسل سمندر پر پھیلتا چلا جائے گا
وقت تک جب تک جزیرہ اس دھویں سے صاف نہ ہو جائے او
ہی انہوں نے سر باہر نکال کر سانس لیا۔ گیس ان کے پھیپھڑو
پہنچ جائے گی اور اس کے بعد انہیں بے ہوش ہونے سے دنیا کی
طاقت نہ بچا سکے گی اور اگر وہ سمندر کے اندر بے ہوش ہو گئے تو
کے جسم تیرتے ہوئے طوفانی لہروں تک پہنچ جائیں گے اور نتیجہ
ان کے جسموں کے پرخچے اڑ جائیں گے۔ لیکن وہ جزیرے پر بھی
سکتے تھے کیونکہ وہاں بھی دھواں اور اس کے اثرات موجود
صورت حال ایسی ہو گئی تھی کہ کسی بھی صورت میں وہ نہ بچ سکتے
لیکن پھر عمران نے فیصلہ کر لیا کہ انہیں اگر بے ہوش ہی ہونا
پھر جزیرے پر ہی ہونا چاہیئے۔ اس طرح کم از کم ان کے جسم ان
لہروں میں پھنسنے سے تو بچ جائیں گے چنانچہ اس نے پانی کے اند
اپنے ساتھیوں کو جزیرے پر چڑھنے کے اشارے شروع کر دیئے
خود وہ تیزی سے کنارے کی طرف بڑھنے لگا لیکن کنارے کے
جانے پر اسے ویسی ہی ایک کھاڑی نظر آ گئی۔ جیسی مشرقی کنارے
تھی۔ یہاں پانی کی مقدار کم تھی اور کیچڑ زیادہ تھا۔ عمران تیز
اس کھاڑی میں داخل ہوا اور پھر سانس روکے وہ اوپر چڑھتا چلا گیا

پیچھے اس کے ساتھی بھی آ رہے تھے۔ اچانک عمران کو ایک خیال
اس نے جلدی سے کیچڑ ہاتھ سے اٹھا کر انہیں ناک کے نتھنوں
بھر دیا اور پھر مڑ کر اس نے اپنے تینوں ساتھیوں کے ساتھ بھی یہی

منہ سے سانس مت لو۔ آہستہ آہستہ ناک سے سانس لو"۔۔۔۔۔۔
ان نے انہیں اشاروں کی زبان میں سمجھایا اور پھر وہیں کھاڑی میں
کیچڑ کے اوپر ہی اوندھے منہ لیٹ کر آہستہ آہستہ سانس لینے لگا۔ اس
لیب کے باوجود اس کا ذہن تیزی سے چکرانے لگا۔ اس نے ایک بار
سانس روک لیا اور مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور دوسرے
لمحے اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔
کیونکہ ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا تینوں کیچڑ میں پڑے اس طرح ہاتھ پیر
مار رہے تھے کہ عمران سمجھ گیا کہ اس کی ترکیب ناکام رہی ہے اور
گیس نے انہیں بے ہوش کر دینے کی کارروائی شروع کر دی ہے اور
یہی ہوا۔ چند لمحوں بعد وہ تینوں ساکت ہو گئے۔ عمران کا اپنا ذہن بھی
مسلسل چکرا رہا تھا۔ لیکن اس نے سانس کو روکا ہوا تھا۔ اس لئے
صورت حال ابھی تک اس کے کنٹرول میں تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ آخر
کب تک ایسا ہو سکے گا۔ کیونکہ اس گیس کے اثرات کے متعلق اسے
اچھی طرح معلوم تھا کہ اس کے اثرات کئی گھنٹوں تک باقی رہتے ہیں
اس کے ذہن پر اب تاریکی بار بار جھپٹ رہی تھی لیکن عمران اپنے آپ
کو ہر قیمت پر ہوش میں رکھنا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ

www.urdukorner.com

بے ہوش ہو گیا تو پھر اس کی آنکھ قیامت کے روز ہی کھل
لیکن کوئی ترکیب کوئی راستہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا اور
اثرات لمحہ بہ لمحہ اس کے ذہن پر غلبہ حاصل کرتے چلے جا رہے
لیکن عمران آخری سانس تک جدوجہد کرنے کا قائل تھا۔ چنانچہ
حالت میں تیزی سے واپس پلٹا اور پھر اس نے ایک بار پھر سمندر
چھلانگ لگا دی لیکن ظاہر ہے پانی کے اندر بھی اسے سانس لینے
صاف آکسیجن تو نہ مل سکتی تھی لیکن پانی میں گرتے ہوئے
ڈوبتے ہوئے ذہن میں اچانک ایک خیال بجلی کے کوندے کی
لپکا اور دوسرے لمحے وہ ماہی بے تاب کی طرح پھڑکتا ہوا سطح پر آیا
اس نے اپنا چہرہ پانی کی سطح کے ساتھ لگا کر سانس لینا شروع کر
پانی میں کودتے وقت اس نے اچانک ایک خاص بات نوٹ کر
کہ دھواں پانی کی سطح سے ٹکرا کر آگے نہ بڑھ رہا تھا بلکہ جزیرے
کے برابر پانی کے اوپر پھیلتا چلا جا رہا تھا۔ چونکہ جزیرے کی سطح پا
تقریباً دو تین فٹ بلند تھی۔ اس لئے گیس اور پانی کے درمیان بھ
ہی فاصلہ تھا۔ گو عمران کو معلوم تھا کہ گیس کے اثرات بہرحال
کی سطح تک موجود ہوں گے لیکن براہ راست گیس کی زد میں آنے
نسبتاً یہ اثرات قابل برداشت ہو سکتے تھے۔ لیکن یہ بات بھی بہ
مسلمہ تھی کہ وہ اس طرح طویل عرصہ نہ گزار سکتا تھا۔ اس لئے
نے مشرقی طرف تیر کر اس کھاڑی تک پہنچنے کی جدوجہد شروع کر
جہاں وہ پہلی بار شیگولا کی مدد سے پہنچے تھے اور جہاں انہوں نے

غوطہ خوری کے لباس چھپا کر رکھے ہوئے تھے اگر وہ لباس اسے مل
جاتے تو پھر اس کے اس گیس کے اثرات سے بچ نکلنے کے امکانات
کسی حد تک کم ہو سکتے تھے۔ چنانچہ وہ اسی طرح سانس لیتا غوطہ لگاتا
تیزی سے پانی کے اندر تیرتا ہوا جزیرے کے گرد چکر لگا کر مشرقی
سمت کو بڑھتا چلا گیا۔ گو گیس کے اثرات کی وجہ سے اس کا ذہن ابھی
شدید دباؤ کا شکار تھا لیکن چونکہ بچ نکلنے کا ایک امکان سامنے آ گیا تھا
اس لئے عمران اپنی پوری توانائی اس امکان کو حاصل کرنے کی
جدوجہد میں استعمال کر رہا تھا اور آخر کار ایک طویل اور صبر آزما
جدوجہد کے بعد وہ مشرقی طرف اس کھاڑی تک پہنچ گیا۔ اس نے
پھیپھڑوں میں لمبا سانس بھرا اور دوسرے لمحے وہ سمندر سے نکل کر اس
کھاڑی میں موجود پانی میں تیزی سے چلتا ہوا اوپر چڑھتا چلا گیا۔ پانی کے
نیچے کیچڑ آ گیا۔ وہ مسلسل اوپر چڑھتا چلا جا رہا تھا۔ گو مسلسل سانس
لینے اور مسلسل تیز حرکت اور چڑھائی چڑھنے کی وجہ سے اس کے
جسم کا سارا خون اس کے چہرے پر امڈ آیا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ یہی
وہ لمحہ زندگی اور موت کا لمحہ ہے۔ اگر وہ غوطہ خوری کا وہ لباس
حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو اس کی اور اس کے ساتھیوں کی
جان بچ جائے گی ورنہ یہی جزیرہ اور اس کے اردگرد پھیلا ہوا سمندر ہی
ان کا مدفن بنے گا۔ جزیرے پر چڑھ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے اس بڑی
کھاڑی کی طرف لپکا جس کے نیچے انہوں نے اپنے لباس چھپائے تھے۔
اسے خطرہ تھا کہ کہیں یہ لباس قبیلے والوں کے ہاتھ نہ لگ گئے ہوں

www.urdukorner.com

لیکن لباسوں کو اپنی جگہ موجود دیکھ کر اس کا دل اطمینان سے
اس نے تیزی سے ایک لباس گھسیٹا۔ اسے ایک لمحے کے لئے
اور پھر اسے اٹھائے تیزی سے مڑا۔ اسے اب یوں محسوس ہو۔
جیسے اس کا دل پھٹنے کے قریب ہو اور کسی بھی لمحہ وہ کسی بم
پھٹ جائے گا۔ گو مسلسل مشق کی وجہ سے وہ کافی دیر تک
روکنے کے قابل تھا۔ لیکن یہ چونکہ جزیرہ تھا اور اس کے ارد گر
اس لئے یہاں کی ہوا ویسے ہی انتہائی نم دار اور بھاری تھی اور ا
میں سانس کو زیادہ دیر تک روکنا تقریباً ناممکن تھا۔ اس کے
عمران اپنی زبردست قوت ارادی کی بنا پر اس حد تک سانس
ہوئے تھا۔ وہ لباس اٹھا کر تیزی سے واپس کھاڑی میں داخل ہو
جیسے ہی پانی میں پہنچا۔ وہ نیچے گر کر پھسلتا ہوا سیدھا پانی کی
گیا۔ اس نے پانی کی سطح سے ناک لگا کر سانس لیا اور چند مزید
لینے کے بعد جب اس کا ڈوبتا ہوا ذہن قدرے اس کے کنٹرول میں
اس نے پانی پر تیرنے کی حالت میں ہی لباس کو اپنے جسم پر
شروع کر دیا۔ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ لباس پہننے اور سر پر
ہیلمٹ فٹ کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے اس کا شیشہ چ
ڈالا اور پانی میں غوطہ لگا دیا۔ دوسرے لمحے اس کی ناک میں
آکسیجن پہنچنی شروع ہو گئی اور اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس
شروع کر دیئے۔ اس کے جسم میں ہر سانس کے ساتھ جیسے برقی
دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ کچھ دیر بعد جب وہ [illegible]

ں کا ذہن مزید سوچنے کے قابل ہو گیا۔ گو اس نے فوری طور پر
پ کو بے ہوش ہونے سے بچا لیا تھا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ
ے اسے مزید کیا فائدہ ہو گا۔ کیا وہ تین چار روز تک اسی طرح پانی
ندر تیرتا رہے گا۔ بغیر کچھ کھائے پیئے۔ کیونکہ اس ہیلمٹ میں پانی
موجود آکسیجن کو علیحدہ کر کے اس کی ناک تک پہنچانے کا
است تھا۔ لیکن اوپر جزیرے پر یہ کوئی کام نہ کر سکتا تھا۔ وہاں
ا کے شدید اثرات موجود تھے اور گیس کے اثرات کو یہ ہیلمٹ نہ
ا سکتا تھا۔ یہی باتیں سوچتا وہ پانی کی تہہ میں مسلسل تیرتا رہا۔
کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اسے دراصل گیس
ب چاہیئے تھا اور ظاہر ہے یہ غوطہ خوری کا لباس جس قدر بھی جدید
یس ماسک کا کام نہ دے سکتا تھا۔ پانی کے اندر تیرتے ہوئے وہ
سل یہی باتیں سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے خیال آیا کہ زارا کا
ے سے جسے وہ ہیڈ کوارٹر کہتے ہیں میزائل فائر کرنے کا یہی مطلب
ملتا ہے کہ ڈیمرے نے کسی طرح یہ بات چیک کر لی ہے کہ وہ
سلامت جزیرے پر موجود ہیں اور انہیں ہلاک کرنے کی غرض سے
ں نے جزیرے پر بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی ہے۔ اس
طلب تھا کہ اب وہ لازماً یہاں آئیں گے اور ان کے پاس گیس
ک کی موجودگی بھی لازمی تھی۔ اگر وہ ان تک کسی طرح پہنچ جائے
ہ گیس ماسک کا مسئلہ حل کیا جا سکتا تھا۔ لیکن جزیرہ کافی بڑا تھا اور
وک نجانے کہاں موجود ہوں۔ اس لئے ظاہر ہے وہ صرف سانس

www.urdukorner.com

روک کر تو پورے جزیرے میں نہ گھوم پھر سکتا تھا۔ لیکن
باوجود وہ کوئی نہ کوئی ترکیب بہرحال سوچنا چاہتا تھا۔ کیونکہ
بغیر کسی طرح بھی مسئلہ حل نہ ہو سکتا تھا۔ پھر سوچتے سوچتے
اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور وہ چونک پڑا۔ ڈیمرے اور
ساتھی لازماً کسی ہیلی کاپٹر پر یہاں آئیں گے اور ہیلی کاپٹر کو وہ
پیڈ پر ہی اتاریں گے۔ اب چونکہ پانی کے اندر وہ آسانی سے سا
تھا۔ اس لئے وہ ایک بار پھر تیرتا ہوا واپس اسی جگہ پر پہنچ جائے
ہیلی کاپٹر پہنچ گیا ہو تو وہ سمندر سے اس ہیلی کاپٹر تک سانس ر
پہنچ سکتا تھا اور اسے یقین تھا کہ ہیلی کاپٹر میں ایمرجنسی کے لئے
زیادہ گیس ماسک لازماً موجود ہوں گے۔ کیونکہ کسی بھی وقت
گیس ماسک خراب ہو سکتا ہے اور اگر ابھی تک ہیلی کاپٹر نہ بھ
تب بھی وہ وہاں پانی کے اندر رہ کر اس کا انتظار کر سکتا تھا۔ چ
تیزی سے مڑا اور اس بار اس نے کافی تیز رفتاری سے پانی کے ا
سفر کرنا شروع کر دیا اور پھر پہلے کی نسبت وہ جلد ہی واپس اسی
گیا جہاں اس کے ساتھی کھاڑی میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے
عمران نے سر پانی سے باہر نکالا ہی تھا اور سانس روک کر ا
چہرے کے آگے موجود شیشے کو اوپر اٹھایا ہی تھا کہ اسے اپنے عقب
ہیلی کاپٹر کی مخصوص گونج سنائی دی اور اس نے تیزی سے شیشہ
درست کیا اور پانی میں غوطہ لگا دیا۔ چند لمحوں بعد بڑے سائز کے
کاپٹر کا سایہ پانی کے اوپر سے گزرتا ہوا جزیرے کی طرف بڑھ گیا او

نے تیزی سے ساحل کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔ پھر سر باہر نکال
نے شیشہ اٹھایا اور کھاڑی میں چڑھ کر اس نے ہیلی کاپٹر کی
دیکھنا شروع کر دیا جہاں ٹرانسپورٹ ٹائپ ہیلی کاپٹر اتر چکا تھا
ں میں سے گیس ماسک پہنے افراد نیچے اتر رہے تھے۔ باقی کے
ں میں گنیں تھیں جب کہ ایک نے بڑا سا بیگ اٹھایا ہوا تھا۔ وہ
نیچے اتر کر ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ ان کی تعداد دس تھی۔
سے آخر میں ایک آدمی اترا اور اس نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر
نیلے رنگ کا دھواں اب تقریباً ختم ہو چکا تھا اور جزیرہ ویسے ہی عام
یرہ نظر آ رہا تھا۔ پھر سب سے آخر میں اترنے والے نے ایک طرف
کا اشارہ کیا اور آگے بڑھنے لگا۔ پہلے سے اترنے والے دس افراد اس
پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ عمران نے واپس پانی میں غوطہ لگایا
سانس سینے میں بھرنے لگا۔ سانس بھر کر وہ ایک بار پھر جزیرے پر
ا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑنا شروع کر دیا
ٹ کا شیشہ اس نے اٹھا دیا تھا۔ لیکن سانس بدستور روکا ہوا تھا۔ گو
معلوم تھا کہ دوڑنے کی وجہ سے اسے جلد از جلد سانس لینے پر مجبور
نا پڑے گا لیکن وہ دراصل جلد از جلد ہیلی کاپٹر تک پہنچنا چاہتا تھا۔
ک ایک آدمی پائلٹ سیٹ کی طرف سے نیچے اترا تھا۔ اس لئے
ان کو یقین تھا کہ ہیلی کاپٹر اس وقت خالی ہو گا اور پھر چند لمحوں بعد
ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچ گیا۔ دوڑنے کی وجہ سے اس کا سینہ بے حد
عمل سا ہو رہا تھا۔ لیکن یہ لمحات ایسے تھے کہ جیسے زندگی کا حاصل

www.urdukorner.com

کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے عمران کو اپنی پوری قوت ار
کام لینا پڑ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر واقعی خالی تھا۔ عمران ہیلی کاپٹر پر
پھر چند لمحوں بعد وہ وہاں موجود ایک بڑے سے باکس میں
ماسک دریافت کرنے میں کامیاب ہو گیا یہ واقعی انتہائی جد
ماسک تھے۔ ان کے ساتھ آکسیجن کے سلنڈر ہونے کی بجا
انتظام تھا کہ ماسک کے اندر موجود ایک مخصوص نظام کے
میں سے صرف آکسیجن ہی انسان تک پہنچتی تھی۔ اس نے جا
غوطہ خوری والا ہلمٹ اتار کر پشت پر لٹکایا اور گیس ماسک کو
اور چہرے پر چڑھانا شروع کر دیا۔ کیونکہ اب مزید سانس روکنا
بس سے باہر ہوتا چلا جا رہا تھا۔ گیس ماسک پہن کر اس نے
آپریٹنگ نظام اوپن کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار
سانس لینے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک سانس لینے کے بعد
باکس میں سے تین مزید گیس ماسک باہر نکالے اور اس کے
ماسک کے اندر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ کیونکہ باکس
سو کس گیس کے انجکشن کا ایک بڑا سا ڈبہ بھی موجود تھا۔ ڈیمر
ہر قسم کی ایمرجنسی سے نمٹنے کے لئے لمبے چوڑے بندوبست کر
تھا۔ عمران نے وہ ڈبہ اٹھایا۔ اس کے اندر سرنجوں کا بنڈل بھ
تھا اور پھر وہ گیس ماسکس اور ڈبہ اٹھائے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا
ہوا اس کھاڑی کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی بے ہوش
ہوئے تھے۔ اس کا دل اب انتہائی مطمئن انداز میں دھڑک

کہ اب نہ صرف وہ بلکہ اس کے ساتھی بھی ہر قسم کا اقدام کرنے کے
اہل ہو سکتے تھے اور ڈیمرے یا اس کے کسی خاص آدمی کو بھی وہ آسانی
سے پکڑ کر اس سے لیبارٹری کا راز معلوم کر سکتا تھا۔

www.urdukorner.com

"میرا خیال ہے۔ ہمیں پہلے بستی میں جانا چاہیئے۔ وہاں سے لوگوں کا پتہ چل جائے گا"..... ڈیمرے نے کان کے ساتھ ماسک کے اوپر لگا ہوا ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔ ان گیس ماسک میں چونکہ ٹرانسمیٹر سسٹم موجود تھا۔ اس لئے دوسروں کے کانوں تک آسانی سے پہنچ سکتی تھی۔

"یس سر"..... ایک دوسری آواز ڈیمرے کے کانوں تک پہنچی پھر تھوڑی دیر تک چلنے کے بعد وہ بستی کی حدود میں داخل ہوئے جھونپڑیوں کے باہر بے شمار مرد عورتیں اور بچے بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ وہ انہیں دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور چند لمحوں وہ پجاری کی جھونپڑی میں داخل ہوئے تو ڈیمرے نے کاجو پجاری جھونپڑی کے دروازے کے قریب منہ کے بل اوندھا پڑا ہوا دیکھا۔

"اسے اٹھا کر کسی غار میں لے چلو تاکہ وہاں کے ماحول کو کلیئ

اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے"..... ڈیمرے نے کہا اور ایک آدمی گن کاندھے سے لٹکائی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے بے ہوش پڑے ئے کاجو پجاری کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔ چند لمحوں بعد وہ سب ایک بار پھر بستی سے باہر آ گئے تھے۔

شمال کی طرف جناب ایک بڑی غار ہے۔ میں نے دیکھی ہوئی ..... ایک آدمی نے کہا اور ڈیمرے نے اسے وہیں چلنے کا کہہ دیا۔ سب بڑے اطمینان سے چل رہے تھے کیونکہ ظاہر ہے۔ جزیرے پر کسی سے ٹکراؤ کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ یہاں موجود ہر جاندار بے ہوش پڑا ہوا ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ئے اور خاصے بڑے غار میں داخل ہو رہے تھے۔ کاجو پجاری کو فرش پر لٹا دیا گیا۔

اسے کلیئر کر کے ایئر ٹائپ کر دو روجر"..... ڈیمرے نے اس ولی سے مخاطب ہو کر کہا جس نے ہاتھ میں بڑا سا بیگ پکڑا ہوا تھا اور روجر نے جلدی سے بیگ زمین پر رکھ کر اسے کھولا اور اس میں سے ایک بڑی سی فولڈنگ سکرین نکالی۔ اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا ڈبہ تھا۔ جس میں سے نکلنے والا لچھے دار پائپ اس سکرین کے ایک کونے میں فٹ تھا۔ روجر نے سکرین کھولی اور پھر اسے غار کے دہانے پر فٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد سکرین اس دہانے پر اس طرح فٹ ہو گئی کہ کوئی رخنہ باقی نہ رہا تو روجر نے اس باکس کا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے سرسر کی ہلکی ہلکی آوازیں اس ڈبے

www.urdukorner.com

سے نکلنے لگیں ۔ ڈیمرے جانتا تھا کہ اس باکس کی وجہ سے
موجود تمام ہوا اس پائپ کے اندر سے ہوتی ہوئی سکرین سے
رہی ہو گی اور چند لمحوں بعد باکس پر سرخ رنگ کا ایک بلب جل
روجر نے ہاتھ بڑھا کر ساتھ موجود ایک اور بٹن دبایا تو باکس میں
ہلکی سی سیٹی کی آوازیں نکلنے لگیں ۔ تھوڑی دیر بعد سرخ بلب بجھ
اس کے ساتھ سبز بلب جلنے لگا تو روجر نے باکس پر لگا ہوا تیسرا بٹ
دیا اور اس بٹن کے دبتے ہی زرد رنگ کا بلب جل اٹھا ۔ جب کہ
سرخ دونوں بلب بجھ گئے ۔ اس کا مطلب تھا کہ باکس نے پہلے
اندر کی ہوا باہر پھینکی اور پھر باہر سے ہوا کھینچ کر اسے فلٹر کر کے
آکسیجن غار کے اندر بھر دی ۔ سبز بلب کے جلنے کا مطلب یہی تھا کہ
غار میں پوری طرح آکسیجن بھر چکی ہے اور زرد رنگ کے بلب کا
تھا کہ باکس میں موجود مشینری کی وجہ سے غار اب لاکڈ ہو چکی ہے
ہی ہوا باہر جا سکتی ہے اور نہ باہر کی ہوا اندر آ سکتی ہے ۔ اس زرد
کا بلب جلتے ہی ڈیمرے نے گیس ماسک اتار دیا اور اس کے سا
اس کے سارے ساتھیوں نے بھی اپنے اپنے گیس ماسک اتار کر
طرف رکھ دیئے ۔

"پجاری کو انٹی نجکشن لگاؤ روجر" ۔ ڈیمرے نے کہا اور روجر
بیگ میں سے ایک سرنج نکالی جس میں سرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا
اس نے اس کی سوئی پر موجود کیپ ہٹائی اور آگے بڑھ کر زمین پر
ہوش پڑے ہوئے پجاری کے بازو میں محلول انجیکٹ کرنا شروع

ل کی ایک معمولی سی مقدار انجیکٹ کرنے کے بعد اس نے سوئی
کھینچی اس پر کیپ چڑھا کر اس نے سرنج واپس بیگ میں رکھ دی
سب کی نظریں کاجو پجاری پر جمی ہوئی تھیں ۔ چند لمحوں بعد اس کے
میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہونے لگے اور پھر اس کی آنکھیں
جھٹکے سے کھلیں اور منہ سے کراہ نکلی ۔ آنکھوں میں دھند سی
لی ہوئی تھی ۔ ڈیمرے جانتا تھا کہ گیس کے دباؤ کی وجہ سے وہ پوری
ح ہوش میں آنے کے لئے کچھ وقت لے گا اور پھر واقعی چند لمحوں بعد
بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا وہ حیرت سے ڈیمرے اور اس کے دس
مند ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا ۔

"کک کک کون ہو تم یہ ۔ یہ میں کہاں ہوں" ..... کاجو پجاری
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے
اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

"میرا نام ڈیمرے ہے اور یہ ریڈ گروپ کے آدمی ہیں اور تم جانتے
ں کہ ریڈ گروپ کا ہر آدمی کس قدر سفاک ہوتا ہے" ..... ڈیمرے
ے سرد لہجے میں کہا ۔

"ڈ ۔ ڈیمرے ۔ اوہ ۔ مگر آپ اور یہاں ۔ یہ تو کوئی غار ہے ۔ پہلے تو
ما کے ہوئے اور میں دھماکوں کی آوازیں سن کر جھونپڑی سے باہر
لنے ہی لگا تھا کہ بے ہوش ہو گیا ۔ یہ سب کیا ہے" ..... کاجو پجاری
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں" ..... ڈیمرے نے اس کی

www.urdukorner.com

بات کا جواب دینے کی بجائے غراتے ہوئے کہا۔

" عمران اور اس کے ساتھی ۔ کیا مطلب کون عمران "... پجاری نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" ایڈورڈ کاجو پجاری کا دماغ درست کرو۔ لیکن اسے بولنے کے چھوڑ دینا "..... ڈیمرے نے کہا اور دوسرے لمحے ایک قوی ہیکل بھوکے عقاب کی طرح کاجو پجاری پر جھپٹا اور پھر غار کاجو پجا انتہائی کربناک چیخوں سے گونجنے لگا۔ ایڈورڈ نے اسے تھپڑ مار گرایا تھا اور پھر اس طرح اس کے جسم پر زور دار ٹھوکریں مارنی کر دیں جیسے وہ انسان کی بجائے فٹ بال ہو ۔ کاجو تیسری یا ضرب پر ہی بے ہوش ہو گیا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون نکل اس کی ٹوپی اڑ کر دور جا گری تھی ۔ لیکن اس کے بے ہوش ہو کے باوجود ایڈورڈ نے لات نہیں روکی اور پھر دو مزید ضربیں کھا ایک بار پھر چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کی حالت انتہائی خرا خستہ ہو گئی تھی ۔ وہ بری طرح ہاتھ پیر پٹخ رہا تھا۔

" بولو ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی بولو "..... ڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

" سب سب بتاتا ہوں ۔ رک جاؤ تمہیں دیوتاؤں کی قسم رک یکلخت کاجو نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور ڈیمرے کے ا پر ایڈورڈ پیچھے ہٹ گیا ۔ کاجو زمین پر پڑا اکھڑے اکھڑے اند سانس لے رہا تھا۔ اس کا چہرہ انتہائی تکلیف کی وجہ سے بری طر

لیا تھا ناک اور منہ سے مسلسل خون نکل رہا تھا۔

" اسے پانی پلاؤ روجر "..... ڈیمرے نے روجر سے کہا اور روجر نے ک کر بیگ کے اندر رکھی ہوئی پانی کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ا کر اس نے جھک کر زمین پر پڑے کاجو کو پانی پلانا شروع کر دیا۔ ہ نے اس طرح غٹا غٹ پانی پینا شروع کر دیا جیسے صدیوں کی پیاس ے بعد اسے پینے کے لئے پانی ملا ہو ۔ پانی پینے کی وجہ سے کاجو کا چہرہ ی سے نارمل ہوتا چلا جا رہا تھا۔ آدھی سے زیادہ بوتل خالی ہونے پر روجر نے باقی پانی اس کے چہرے پر انڈیل دیا۔

" اب بتاؤ کاجو ساری حقیقت بتا دو۔ ورنہ اس بار ایڈورڈ کی لاتیں رک سکیں گی "..... ڈیمرے نے سرد لہجے میں کہا۔

" آپ ۔ آپ پہلے وعدہ کریں کہ مجھے نہ ماریں گے "..... کاجو نے ے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" وعدہ لیکن پوری تفصیل بتاؤ ۔ یہ لوگ کب آئے ۔ کیسے آئے ۔ م نے کیوں غلط بیانی سے کام لیا اور اب یہ کہاں ہیں اور کس روپ ں ہیں "۔ ڈیمرے نے سرد لہجے میں کہا اور کاجو نے جلدی جلدی پوری تفصیل اس طرح بتانی شروع کر دی جیسے ٹیپ چل پڑتی ہے ۔ وہ مسلسل بولے چلا جا رہا تھا اور جیسے جیسے اس کی بات آگے بڑھ رہی تھی ڈیمرے کے ہونٹ بھنچتے چلے جا رہے تھے۔

" تمہارا مطلب ہے کہ وہ اصل چہروں میں ہیں اور تمہیں وہ نقلی میں چھوڑ کر ہیلی پیڈ کی طرف گئے تھے "..... ڈیمرے نے

www.urdukorner.com

پوری تفصیل سننے کے بعد کہا اور کاجو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بیگ میں فالتو گیس ماسک تو ہو گا"..... ڈیمرے نے را
پوچھا۔

"یس باس۔ باکس سے آپ کے حکم پر ایک ماسک میں سا
آیا تھا"۔ روجر نے جواب دیا۔

"اس کے چہرے پر چڑھاؤ اور اسے اچھی طرح اس کا استعما
سمجھا دو۔ اب یہ ہمارے ساتھ چل کر ان کو تلاش کرے گا"۔ ڈ
نے کہا اور روجر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ائیگر، جوزف اور جوانا نہ صرف ہوش میں آ چکے تھے بلکہ اب ان
ہروں اور سروں پر گیس ماسک بھی موجود تھے اور عمران نے
ان جدید ماسکس کے تمام نظام کو اچھی طرح چیک کر لیا تھا، اس
س نے انہیں آپریٹ کرنے کے متعلق بھی اپنے ساتھیوں کو سمجھا
یا۔

"اب سب سے پہلے ہم نے اپنا اسلحہ تلاش کرنا ہے۔ جو اس ہیلی
کے قریب ہی کہیں پڑا ہوا ہو گا۔ کیونکہ ڈیمرے کے ساتھ دس افراد
اور وہ سب جسمانی لحاظ سے تربیت یافتہ نظر آ رہے تھے"۔ عمران
کہا۔

"میں تلاش کر لاتا ہوں باس"..... جوزف نے کہا۔

"جوانا تم بھی ساتھ جاؤ"..... عمران نے جوانا سے کہا اور پھر
ف اور جوانا دونوں تیزی سے اس کھاڑی سے باہر نکلے اور ہیلی پیڈ

www.urdukorner.com

کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"باس ہمیں سب سے پہلے اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا چاہیئے۔ کہ ہم ان کی تلاش میں جزیرے کے اندر جائیں اور وہ واپس ۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی۔ اگر ایسا ہوا تو ہم دوبارہ پھنس جائیں۔ عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں بھی کھاڑی سے نکل کر ہیلی طرف بڑھ گئے۔ جیسے ہی وہ ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچے جوزف بھی مشین گنیں اٹھائے وہاں پہنچ گئے۔ یہ وہ مشین گنیں انہوں نے ان سرخ بھیڑیوں سے حاصل کی تھیں ورنہ ان کا اپنا اس تباہی کی زد میں آکر ختم ہو چکا تھا۔ عمران ہیلی کاپٹر پر چڑ جب کہ اس کے باقی ساتھی وہیں باہر ہی رک گئے۔ تھوڑی عمران نیچے اتر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پرزہ تھا جو ا جیب میں ڈال لیا تھا۔

"اب یہ ہیلی کاپٹر پرواز نہ کر سکے گا۔ آؤ اب انہیں تلاش کر بستی کی طرف گئے تھے"..... عمران نے کہا اور بستی کی طرف ب ابھی وہ تھوڑا سا ہی آگے گئے تھے کہ جوزف یکلخت ٹھٹھک کر رک

"باس کافی سارے آدمی ادھر آرہے ہیں۔ میں نے ان کے ق کی آوازیں سنی ہیں"..... جوزف کی آواز سنائی دی۔

"اوہ جلدی سے جھاڑیوں کی آڑ لے لو۔ لیکن خیال رکھنا جب میں نہ کہوں تم میں سے کسی نے فائر نہیں کھولنا"۔ عمران نے

اشارہ بجلی کی سی تیزی سے ادھر ادھر پھیل کر مختلف جھاڑیوں کی ٹ میں ہو گئے اور چند لمحوں بعد واقعی درختوں کی اوٹ سے بارہ آدمی ودار ہوئے۔ جن میں سے ایک آدمی کا لباس دیکھتے ہی عمران پہچان یا کہ وہ کاجو پجاری ہے۔ ویسے اس کے منہ پر بھی گیس ماسک موجود ا۔ ان کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف تھا۔

"اس پورے علاقے میں پھیل جاؤ اور انہیں تلاش کرو"۔ اچانک عمران کے ماسک میں لگے ہوئے ٹرانسمیٹر میں ڈیمرے کی آواز سنائی دی ا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ان بارہ میں سے ایک آدمی کو ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ وہی آدمی تھا جو سب سے آخر میں ہیلی کاپٹر سے اترا تھا اور اس کے اترنے کے بعد وہ سب بستی کی طرف گئے تھے اور وہی آدمی ان سے آگے آگے تھا۔ چونکہ یہ دسوں مسلح تھے اور عمران جانتا تھا کہ انہوں نے چند لمحوں میں انہیں تلاش کر لینا ہے۔ اس لئے اس کا نقطہ نظر سے مزید رسک لینا خطرناک بھی ہو سکتا تھا اور عمران ا بھی نہ سکتا تھا کیونکہ جس طرح ڈیمرے کی آواز اس کے کانوں ۔ پہنچی تھی اس طرح اس کی آواز بھی ڈیمرے اور اس کے ساتھیوں ے کانوں تک پہنچ سکتی تھی۔

"یہ نیلے سوٹ والا ڈیمرے ہے اور اس کے ساتھ کاجو پجاری ہے۔ انہیں چھوڑ کر باقی سب کا خاتمہ کرنا ہے"..... عمران نے اچانک ایشیائی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیمرے کاجو اور ادھر ادھر بکھرتے ہوئے ڈیمرے کے ساتھیوں کو

www.urdukorner.com

اچھلتے ہوئے دیکھا۔ ظاہر ہے عمران کی آواز انہوں نے بھی سنی چونکہ وہ پاکیشیائی زبان نہ جانتے تھے اس لئے وہ عمران کی مطلب نہ سمجھ سکے ہوں گے۔

"یہ۔ یہ کون بول رہا ہے۔ یہ"..... ڈیمرے کی چیختی ہ سنائی دی۔ اسی لمحے عمران نے مشین گن کا فائر کھول دیا اور ا ساتھ ہی تین مزید مشین گنوں کا فائر بھی کھل گیا اور اس کے انسانی چیخیں عمران کے کانوں میں پڑیں۔ چونکہ وہ سب سامنے تھے۔ اس لئے چند لمحوں کے فائرنگ کے بعد سوائے ڈیمرے کے اس کے باقی سارے ساتھی ڈھیر ہو چکے تھے۔ ڈیمرے اور حلق سے بے اختیار چیخیں نکل رہی تھیں۔ وہ شاید اس طرح ہونے والی فائرنگ اور دس افراد کے ہلاک ہو جانے کی وجہ سے خوفزدہ ہو گئے تھے۔

"ہاتھ اوپر اٹھا لو ڈیمرے ورنہ اس بار گولیاں تمہارے چھلنی کر دیں گی اور کاجو تم بھی ہاتھ اٹھا دو"..... عمران نے میں کہا اور دوسرے لمحے ڈیمرے اور کاجو دونوں نے ہاتھ اٹھا لئے

"جوزف اور جوانا کسی بیل سے ان دونوں کے ہاتھ باندھ عمران نے اس بار پاکیشیائی زبان میں کہا اور دوسرے لمحے جھاڑ اوٹ سے جوزف اور جوانا نکلے اور پھر جوزف نے ایک جھاڑی ہوئی بیل کا کافی طویل حصہ مخصوص انداز میں جھٹکے دے کر تو چند لمحوں بعد کاجو اور ڈیمرے دونوں کے ہاتھ ان کے عقب میں

تھے۔ اس کے ساتھ ہی عمران اور ٹائیگر بھی جھاڑیوں کی اوٹ سے کر ان کے پاس پہنچ چکے تھے۔

"سردار عمران میں بے قصور ہوں۔ انہوں نے مجھے بری طرح مارا ....." اچانک کاجو کی روتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم۔ تم۔ ہوش میں کیسے رہے اور یہ ہمارے گیس ماسکس۔ یہ کیا ہے۔ کیسے ہوا ہے"..... ڈیمرے کی حیرت اور خوف سے ملی آواز سنائی دی۔

"میں نے بے ہوش نہ ہونے اور ان گیس ماسکس کو حاصل کرنے انتہائی طویل اور اعصاب شکن جدوجہد کی ہے ڈیمرے۔ ورنہ اس یقیناً تم ہمیں گولیوں سے اڑا دیتے۔ بہرحال اب تم بتاؤ گے کہ تم فضا میں سو کس گیس کی موجودگی کے باوجود کاجو سے بات چیت لی اور کہاں کی"..... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"سردار عمران ایک غار میں انہوں نے مجھے مارا تھا۔ اس غار کے پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ پھر انہوں نے یہ نقاب میرے چہرے پر چڑھایا یہاں لے آئے۔ میں بے قصور ہوں سردار عمران"..... کاجو ہوئے کہا۔

"چلو اس غار تک ہماری رہنمائی کرو"..... عمران نے کہا اور کاجو سے مڑ کر واپس چلنے لگا۔

"تم بھی شرافت سے چلے چلو ڈیمرے۔ میرا مقصد تمہیں ہلاک نہیں ہے ورنہ تمہارے ساتھیوں کی طرح تمہیں بھی آسانی سے

www.urdukorner.com

گولی ماری جا سکتی تھی۔ میں صرف تم سے باتیں کرنا چاہتا ہوں
گیس ماسک کے بغیر"..... عمران نے ڈیمرے سے مخاطب ہو
"کیسی باتیں"..... ڈیمرے کی آواز سنائی دی۔
"تم چلو باقی باتیں وہیں غار میں ہی ہوں گی"..... عمران
اور پھر وہ سب کاجو کی رہنمائی میں چلتے ہوئے تھوڑی دیر بعد اس
پہنچ گئے اور پھر عمران کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے
وہاں ایک طرف سکرین بھی فولڈ ہوئی پڑی تھی اور ایک با
موجود تھا۔ عمران سکرین کی بناوٹ دیکھتے ہی ساری بات سمجھ
"گڈ ہاٹ فیلڈ واقعی انتہائی جدید ترین ایجادات کو استعما
ہے"..... عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کو ہدایات
سکرین غار کے دہانے پر فٹ کرائی اور پھر ڈیمرے نے اسے
باکس کو آپریٹ کرنے کے متعلق بتایا اور جب زرد رنگ
باکس پر جلنے لگا تو عمران نے گیس ماسک اتار دیا۔ اس کے
ماسک اتارتے ہی ٹائیگر جوزف اور جوانا نے بھی ماسک اتار دیے
"ان دونوں کے ماسک بھی اتار دو"..... عمران نے کہا
لمحوں بعد ڈیمرے اور کاجو دونوں کے ماسک اتر چکے تھے۔
"تم شکل و صورت سے تو جرائم کی عملی دنیا کے آدمی نہیں
پھر تم نے یہ سب کچھ کیوں کیا ہے۔ کس نے کہا تھا تمہیں ایسا
کے لئے"۔ عمران نے ڈیمرے کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے
"کرنل ڈارسن نے کہا تھا۔ میں تو ویسے ہی آ رہا تھا کہ

ڈارسن کا فون آگیا اور جب میں نے اسے تفصیل بتائی تو اس نے
یہ ساری کارروائی عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہو سکتی ہے۔
ں نے یہ سوکس میزائل فائر کرنے اور یہاں پہنچ کر تم لوگوں کو
کرنے کی ہدایت کی تھی۔ وہ خود بھی دو روز بعد ہیڈ کوارٹر پہنچ
گا۔ لیکن تم نے کس طرح ماسک حاصل کیے اور تم گیس سے
وش بھی نہیں ہوئے"..... ڈیمرے نے آخر میں خود بھی سوال
ے ہوئے کہا۔
ہماری بات چھوڑو ڈیمرے۔ ہم تو سمجھو کہ خون کا سمندر پار کر کے
پہنچے ہیں۔ اس لئے اتنی آسانی سے کیسے بے ہوش ہو سکتے تھے۔
ب یہ بتاؤ کہ لیبارٹری کہاں ہے اور اس کا راستہ کدھر سے ہے۔
تفصیل سے بتاؤ"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔
میں سچ کہہ رہا ہوں کہ ....." ڈیمرے نے کہنا شروع کیا ہی تھا
سرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر زمین پر گرا اور پھر اس
ریقہ کہ وہ اٹھ کر کھڑا ہوتا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر
ھ کر اسے موڑ دیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے بگڑتا چلا گیا۔
بولو۔ پوری تفصیل بتاؤ"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا
ساتھ ہی پیر کو ذرا سا اور موڑ دیا۔ ڈیمرے کے حلق سے خرخراہٹ
ازیں نکلنے لگیں۔ اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں۔ عمران نے
واپس موڑ لیا اور ڈیمرے کا چہرہ بحال ہونے لگ گیا۔
بولو ورنہ تمہاری روح بھی اس عذاب میں صدیوں مبتلا رہے گی"

www.urdukorner.com

عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب بب بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ یہ عذاب ختم کرو۔ مم۔ مم میں مر جاؤں گا"..... ڈیمرے کے حلق سے اٹک اٹک نکلنے لگی تو عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ کر پنجے کو ذرا سا ڈیمرے کا چہرہ تیزی سے دوبارہ اصل حالت پر آنے لگ گیا۔

"چلو شروع ہو جاؤ اور سنو اگر تم نے جھوٹ بولنے کی کوشش تمہارا چہرہ مجھے ایک لمحے میں بتا دے گا۔ اس کے بعد تمہارے کچھ بھی ہو گا۔ تم اس کی ہولناکی کا تصور بھی نہیں کر سکتے"۔ عمران اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری۔ لیبارٹری سمندر کی تہہ میں ہے۔ اس جزیرے لیکن سمندر کی تہہ میں اس کا راستہ اسی جزیرے میں ہے لیکن ایک مخصوص مشین سے کھل سکتا ہے اور وہ مشین ہیڈ کوارٹر اور اسے چیف کرنل ڈارسن آپریٹ کر سکتا ہے۔ وہ مکمل طور کنٹرول ہے اور اس راستے کے چار سٹیپ ہیں اور چاروں کمپیوٹر یں۔ سوائے اس کمپیوٹر آن کرنے کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کھولنے کا۔ اگر اسے زبردستی کھولا جائے تو پھر پورا جزیرہ ہی تباہ گا۔ پورے راستے میں بلاسٹنگ نظام موجود ہے"۔ ڈیمرے نے دیتے ہوئے کہا۔

"پھر یہاں تم لوگوں نے اتنی بڑی تعمیرات کیوں کر رکھی یہاں موجود مشینری کس لئے تھی اور یہاں اتنے سارے لوگ کا

کر رہے تھے"..... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"لیبارٹری کمپیوٹر کنٹرول ہے۔ وہاں کوئی آدمی کام نہیں کرتا۔ مخصوص روبوٹ کام کرتے ہیں۔ اس جزیرے میں جو تعمیرات یں انہیں ریڈ سرکل کہا جاتا تھا۔ ان میں ایسی مشینری تھی جو اس زیرے پر کسی اجنبی کے آنے کو روکتی تھی۔ اس کے علاوہ یہاں ایسی لیزی تھی جو ضروری پرزے تیار کر کے لیبارٹری میں سپلائی کرتی تھی انکہ لیبارٹری میں جو کام ہو رہا ہے اس میں اہم پرزوں کی بار بار ورت پڑتی رہتی تھی اور یہ پرزے باہر سے نہ منگوائے جا سکتے تھے"۔ زیمرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس لیبارٹری کا انچارج تو سائنس دان رچرڈسن ہے اور تم کہہ ہے ہو کہ وہاں کوئی آدمی کام نہیں کرتا"..... عمران کا لہجہ اور زیادہ رد ہو گیا تھا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ لیبارٹری جناب رچرڈسن نے ہی تیار ائی تھی۔ دو سال لگے تھے۔ سارا کام انہوں نے کیا تھا۔ یہاں کی یرات بھی ان کی نگرانی میں ہوئی تھیں۔ وہ یہاں رہ کر لیبارٹری میں نے والے کام کی ایک مشین کے ذریعے چیکنگ کرتے تھے اور ماسٹر یوٹر کو ہدایات دیتے تھے لیکن پھر اچانک جناب رچرڈسن دل کا دورہ نے سے ہلاک ہو گئے اور لیبارٹری کو ماسٹر کمپیوٹر نے براہ راست ٹرول میں لے لیا۔ جناب رچرڈسن نے یہ ماسٹر کمپیوٹر خاص انداز میں یار کیا تھا اور وہ ابھی تک مسلسل کام کر رہا ہے"..... ڈیمرے نے

www.urdukorner.com

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری میں کون سا ہتھیار تیار ہو رہا ہے"..... عم
پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔لارڈ نامیری کو او
ڈارسن کو معلوم ہے۔لارڈ نامیری ہلاک کر دیئے گئے۔پھران
مادام یوشی چیئرمین بن گئی مگر وہ رضا کارانہ طور پر خود ہی ا
دستبردار ہو گئیں اور کرنل ڈارسن کو چیئرمین بنا دیا گیا۔و
اصل آدمی کرنل ڈارسن ہی ہے۔اس کی سلیکشن بھی جناب ر
نے کی تھی۔وہ سب راز جانتا ہے"..... ڈیمرے نے تفصیل
ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ۔کتنے آدمی وہ
کرتے ہیں۔کس کس قسم کی مشینری ہے وہاں"..... عمرا
پوچھااور ڈیمرے نے پوری تفصیل سے سب کچھ بتانا شروع کر د

"کرنل ڈارسن کا پورا حلیہ بتاؤ"..... عمران نے کہااور ڈ
نے اس کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"کرنل ڈارسن ایکریمیا سے جہاز پر کہاں اترے گااور ہیلی کاپٹ
سے حاصل کرے گا"..... عمران نے پوچھا۔

"وہ جنوبی افریقہ کے شہر ڈربن تک تو جہاز سے آئیں گے۔اس
بعد وہاں سے اپنا خصوصی ہیلی کاپٹر لے کر ہیڈ کوارٹر آئیں گے
ڈیمرے نے جواب دیا۔

کہاں ہوتا ہے۔یہ خصوصی ہیلی کاپٹر پوری تفصیل بتاؤ"۔عمران
لو ذرا سا دبا کر موڑتے ہوئے کہا۔

رک جاؤ۔رک جاؤ۔میں سب کچھ سچ سچ بتا رہا ہوں"..... ڈ
نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور عمران نے پیر اٹھا لیا
بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

"بولو"..... عمران نے کہا۔

"جنوبی افریقہ کے ساحلی شہر ڈربن میں کرنل ڈارسن کی ذاتی رہائش
ہے۔ڈارسن ہاؤس۔کرنل ڈارسن وہیں اکثر جا کر رہتا ہے اور
ورت پڑنے پر ہیڈ کوارٹر آتا ہے۔وہاں اس کا ذاتی ہیلی کاپٹر موجود
ہے۔ویسے ایکریمیا میں بھی اس کی ذاتی رہائش گاہ ہے۔ہاٹ فیلڈ
نام رقومات کرنل ڈارسن کی تحویل میں ہی رہتی ہیں"۔ڈیمرے
جواب دیا۔

"تم کبھی گئے ہو وہاں"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں میں وہاں کبھی نہیں گیا"..... ڈیمرے نے جواب دیا۔

"مزید تفصیل بتاؤ کہ ڈارسن ہاؤس کو وہاں ڈربن میں کیسے تلاش
کیا جاتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ ڈارسن ہاؤس ڈربن کے سب سے
اونچے علاقے روز ٹاؤن میں ہے۔بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا
وہ بھی کبھی کرنل ڈارسن نے کچھ بتایا ہے"..... ڈیمرے نے کہااور
عمران نے محسوس کر لیا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

www.urdukorner.com

"او۔کے اب تم آرام کرو"..... عمران نے کہا اور پ
سے موڑ دیا۔ ڈیمرے کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس
سے آخری خرخراہٹ نکلی اور پھر اس کی روح پرواز کر گئی۔ ع
پیر ہٹا لیا۔ اب اس کی نظریں ایک طرف کھڑے کاجو پجاری پر
جو عمران کے اس طرح دیکھنے سے بے اختیار خوف سے کانپنے
تھا۔

"بولو تمہارا بھی یہی حشر کیا جائے یا"..... عمران نے
ہوئے کہا۔

"مم مم بے قصور ہوں۔ مجھے انہوں نے بے حد مارا تھ
معاف کر دو۔ دیوتاؤں کی قسم میں آئندہ کچھ نہ بتاؤں گا"....
پجاری نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں زندہ رہنے کا ایک اور موقع د
ہوں لیکن اب اگر تم نے ہمارے متعلق زبان کھولی تو پھر تم
اس سے بھی عبرت ناک ہو گا"..... عمران نے سرد لہجے میں
دیا۔

"مم۔ مم۔ دیوتاؤں کی قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ میں تم
متعلق اب ایک حرف بھی زبان پر نہ لاؤں گا"..... کاجو نے
دیا۔ مگر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تی
گھوما اور کاجو پجاری چیختا ہوا زمین پر گرا ہی تھا کہ عمران کی لاتھ
اور اس کا پھڑکتا ہوا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

چلو اب گیس ماسک پہن لو۔ کاجو کو ہم اس کی جھونپڑی میں ڈال
گے۔ تاکہ اسے سارے قبیلے والوں کے ساتھ ہی ہوش آئے اور
م نے ڈربن اس ڈارسن ہاؤس پہنچنا ہے۔ ہیڈ کوارٹر کی نسبت
اسے کور کرنے میں زیادہ آسانی رہے گی"..... عمران نے کہا اور
کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

www.urdukorner.com

کرنل ڈارسن نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور پھر اس پر کا
شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو کرنل ڈارسن کالنگ ڈیمرے اوور"..... کرنل
بار بار یہی فقرے دوہرا رہا تھا۔

"یس ڈیوک اٹنڈنگ اوور"..... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے
آواز نکلی اور کرنل ڈارسن یہ آواز سنتے ہی بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈیوک تم کال کیوں اٹنڈ کر رہے ہو۔ ڈیمرے کہاں ہے
کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"باس ڈیمرے بلیک آئی لینڈ پر گئے ہوئے ہیں۔ ابھی تک
نہیں آئے اوور"..... دوسری طرف سے ڈیوک نے جواب
ہوئے کہا۔

"کب گیا ہے وہاں پوری تفصیل بتاؤ اوور"..... کرنل

تیز لہجے میں پوچھا۔

"کل گئے ہیں باس۔ پہلے انہوں نے سوکس گیس کے چار میزائل
یک آئی لینڈ پر فائر کرائے اور پھر ریڈ گروپ کو ساتھ لے کر وہ بڑے
ل کاپٹر پر بلیک آئی لینڈ چلے گئے اور ابھی تک نہ ہی ان کی واپسی ہوئی
اور نہ ہی کوئی کال آئی ہے اوور"..... ڈیوک نے جواب دیتے
ئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے۔ اسے بلیک آئی لینڈ پر گئے ہوئے آج دوسرا
ہے اوور"۔ کرنل ڈارسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف اوور"..... دوسری طرف سے ڈیوک نے جواب
تے ہوئے کہا۔

"ڈیمرے اپنے ساتھ ٹرانسمیٹر لے گیا ہو گا اوور"۔ کرنل ڈارسن نے
نٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں وہ کوئی ٹرانسمیٹر ساتھ نہیں لے گئے اور آپ کو تو معلوم
کہ بڑے ہیلی کاپٹر میں بھی ٹرانسمیٹر موجود نہیں ہے۔ کیونکہ وہ
یادہ تر خوراک وغیرہ لے آنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ میں نے
ے آج صبح کاجو پجاری کے مخصوص ٹرانسمیٹر پر کال کی تھی۔ لیکن
ری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہیں کی جا رہی اوور"..... ڈیوک نے
اب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ اتنی دیر تو اسے وہاں نہیں لگ سکتی۔ یقیناً وہاں اس
ے ساتھ کوئی خاص چکر ہو گیا ہو گا۔ تم ایسا کرو کہ ہیڈ کوارٹر کو مکمل

www.urdukorner.com

طور پر سیل کر دو۔ پہلے میرا ارادہ براہ راست ہیڈ کوارٹر آنے کا تھ
اب مجھے پہلے بلیک آئی لینڈ جانا ہو گا اور سنو جب تک سپیشل
دوہرایا جائے گا تم نے ہیڈ کوارٹر کو کسی طرح بھی اوپن نہیں
چاہے کال میری یا ڈیمرے کی ہی کیوں نہ ہو۔ سمجھ گئے ہو
..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف سمجھ گیا ہوں اوور"..... دوسری طرف سے
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ بھی میں تمہیں ایک ذاتی کوڈ بتا دیتا ہوں۔
صرف تمہارے اور میرے درمیان رہے گا اور جب بھی میں کال
اور چاہے سپیشل کوڈ ہی کیوں نہ دوہراؤں۔ جب تک ذاتی کو
تبادلہ نہ ہو جائے تم نے نہ ہی ہیڈ کوارٹر اوپن کرنا ہے اور نہ ہی
ایسی بات کرنی ہے جس سے ہیڈ کوارٹر یا لیبارٹری کے متعلق
معلومات دوسرے کو ملتی ہوں اوور"..... کرنل ڈارسن نے
میں کہا۔

"یس چیف لیکن اس قدر غیر معمولی احتیاط آپ کیوں کر رہے
آپ کی آواز تو میں اچھی پہچانتا ہوں اوور"..... دوسری طرف
ڈیوک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ایکریمیا پہنچ کر سب سے پہلے ایکریمیا کی ایک خفیہ
سے اس علی عمران کی خصوصی فائل منگوا کر دیکھی ہے اس میں ا
ایک انتہائی حیرت انگیز صلاحیت کا ذکر موجود ہے کہ یہ شخص آوا

لوں کی نقالی کرنے کا اس قدر ماہر ہے کہ صرف ایک فقرہ سن کر وہ
اسی طرح دوسرے کی آواز اور لہجے کی نقالی کر لیتا ہے کہ بعض
ات کمپیوٹر بھی اسے شناخت نہیں کر سکتا اور فائل کے مطابق اس
ں صلاحیت کی وجہ سے وہ زیادہ تر اپنے مشنز میں کامیابی حاصل کر
ہے۔ اس لئے میں اب اس بارے میں بھی محتاط ہو گیا ہوں اوور"۔
ل ڈارسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف میں سمجھ گیا ہوں فرمایئے کیا کوڈ ہے اوور"۔
سری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے ذاتی کوڈ کہا جائے گا۔ میں کہوں گا نان کمفرٹس اور تم جواب
ا کہو گے ٹاپ فری۔ سمجھ گئے ہو اوور"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"یس چیف اوور"..... ڈیوک نے جواب دیا اور کرنل ڈارسن
نے ایک بار اس سے پھر ذاتی کوڈ پوچھ کر جب اچھی طرح تسلی کر لی تو
ں نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر
ید ترین الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ اس وقت انگولا میں
ٹ ہاٹ فیلڈ کے ایک سیکشن میں موجود تھا۔ گو اس کا پروگرام تو
ایکریمیا سے براہ راست ڈربن پہنچنے کا تھا اور پھر وہاں سے وہ اپنے ہاؤس
ے اپنا خصوصی ہیلی کاپٹر حاصل کر کے براہ راست زارا کا جزیرے پر
ہاں ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر تھا پہنچ جاتا۔ ڈیوک کو اس نے یہی پروگرام
ایا تھا لیکن پھر اچانک انگولا سے اسے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں ایک
م اطلاع ملی اور اس نے پروگرام بدل دیا اور ایکریمیا سے وہ پہلے انگولا

www.urdukorner.com

پہنچا۔یہاں اس اہم اطلاع کے بارے میں اپنے آدمیوں کو خ
ہدایات دینے کے بعد اس نے سوچا کہ ڈربن روانگی سے پہلے وہ ڈ
سے بات کرے۔ تاکہ معلوم ہوسکے کہ ڈیمرے نے اس کی ہدا
کہاں تک عمل کیا ہے۔ لیکن ڈیوک نے اسے جو اطلاع دی تھی
قدرت حیرت انگیز تھی کہ ایک لحاظ سے اس کا ذہن ہی گھوم گیا
ڈیمرے کو بلیک آئی لینڈ پر گئے ہوئے آج دوسرا روز تھا اور ا
طرف سے کسی اطلاع کے نہ آنے سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ بجا
عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے خود ان کا شکار
ہے اور یہ انتہائی خطرناک بات تھی۔ ابھی ٹرانسمیٹر آف کر کے و
باتیں سوچ رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور انگولا میں ہاٹ ف
انچارج اور اس کا بے تکلف دوست فورڈ اندر داخل ہوا۔ فورڈ اس
ساتھ ایکریمیا کی خفیہ ایجنسیوں میں کام کرتا رہا تھا اور پھر کا
ڈارسن جب سے ہاٹ فیلڈ کا چیف بنا تھا۔ اس نے فورڈ کو بھی
فیلڈ میں بلوا لیا تھا۔ فورڈ کو چونکہ انگولا بے حد پسند تھا۔ اس لئے
کے کہنے پر ہی اس نے اسے انگولا میں ہاٹ فیلڈ کا انچارج بنا دیا تھ
فورڈ انتہائی ذہین اور انتہائی فعال قسم کا آدمی تھا اور انگولا میں ہاٹ
کا سیکشن اس نے بڑی اچھی طرح سنبھال رکھا تھا۔ ویسے جب سے ا
یہ اطلاع ملی تھی کہ لارڈ نامیری کے بعد اب کرنل ڈارسن ہی ہاٹ
کا سربراہ بن چکا ہے۔ وہ بے حد خوش تھا اور فورڈ کے اصرار پر ہی
ڈارسن ہیڈ کوارٹر جانے سے پہلے یہاں انگولا میں پہنچا تھا اور اس

ے براعظم افریقہ میں موجود تمام سیکشنز کا فورڈ کو مکمل انچارج بنا
تھا۔

"کیا بات ہے۔ کرنل یہ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں"۔
فورڈ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔
دونوں شروع سے ہی ایک دوسرے سے انتہائی بے تکلف تھے

"آؤ فورڈ بیٹھو میں واقعی بے حد پریشان ہو گیا ہوں۔ صورت حال
ایسی الجھ گئی ہے کہ سمجھ نہیں آ رہی کہ مجھے فوری طور پر کیا اقدام
نا چاہیئے"..... کرنل ڈارسن نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں
تو فورڈ کے چہرے پر بھی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"کیا مطلب کیسی پریشانی..... ابھی تھوڑی دیر پہلے تک تو تم
الکل اوکے تھے۔ پھر اس کمرے میں بیٹھے بٹھائے کیا پریشانی پیدا ہو
ں۔ کیا کوئی کال آئی ہے۔ کیا کوئی بڑا نقصان ہو گیا ہے"۔ فورڈ نے
رنل ڈارسن کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاٹ فیلڈ کا وجود خطرے میں پڑ گیا ہے"..... کرنل ڈارسن نے
اب دیا تو فورڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین
یت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاٹ فیلڈ کا وجود خطرے میں آخر ہوا کیا۔ تفصیل بتاؤ۔ تم نے
لے دہلا کر رکھ دیا ہے"..... فورڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس کے لئے کام
نے والے علی عمران کے بارے میں تو سن رکھا ہو گا"..... کرنل

www.urdukorner.com

ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں کسی حد تک کیوں "..... فورڈ نے جواب دیا تو
ڈارسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اسے ہاٹ فیلڈ کے
عمران کی کارکردگی کی تفصیل بتانی شروع کر دی اور اس نے با
اختتام ابھی ٹرانسمیٹر پر ہونے والی ڈیوک سے گفتگو پر کیا۔ فور
چہرے پر یہ ساری تفصیل سن کر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آ

" تمہارا مطلب ہے کہ بلیک آئی لینڈ پر سو کس میزائلوں کے
کے باوجود وہ عمران بے ہوش نہیں ہوا ہو گا اور جب ڈیمرے وہاں
ہو گا تو اس نے اسے پکڑ لیا ہو گا۔ یہی کہنا چاہتے ہو ناں تم ".....
نے ایک ایک لفظ کو چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

" ہاں میرا یہی خیال ہے اور ڈیمرے سے اس نے لامحالہ لیبار
کے متعلق ساری تفصیلات معلوم کر لینی ہیں اور اگر لیبارٹری تبا
گئی تو ہاٹ فیلڈ کا دنیا پر حکومت کرنے کا خواب بکھر کر رہ جائے گا
اب تک جو کروڑوں اربوں ڈالر اس منصوبے پر خرچ ہوئے ہیں
سب ضائع ہو جائیں گے اور پھر ہاٹ فیلڈ بھی ایک عام سی مجرم تنظ
بن کر رہ جائے گی۔ دوسری تنظیموں کی طرح "..... کرنل ڈارسن
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا اس لیبارٹری کا راستہ اسی جزیرے سے ہی جاتا ہے "۔ فورڈ
پوچھا۔

" جاتا تو وہیں سے ہے۔ لیکن وہاں سے کسی صورت کھل نہیں

یہ تو لیبارٹری مکمل طور پر ماسٹر کمپیوٹر کنٹرولڈ ہے۔ اسے کسی
ورت بھی تباہ کرنا ناممکن ہے۔ لیکن یہ عمران باوجود اس قدر
ردست رکاوٹوں کے جس طرح مسلسل آگے بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ اس
ے میرے ذہن میں خدشات پیدا ہو رہے ہیں۔ لیبارٹری کا راستہ
ہیڈ کوارٹر میں موجود مشین کے ذریعے ہی کھل سکتا ہے اور بھی صرف
ہی آواز سے ورنہ نہیں اور عمران گولاکھ آواز اور لہجے کو ہو بہو نقل کر
نے کا ماہر ہو لیکن ماسٹر کمپیوٹر کو کسی طرح بھی دھوکہ نہیں دے سکتا
ں کے علاوہ میں نے ہیڈ کوارٹر کو فوری طور پر سیل کرا دیا ہے اور
سپیشل کوڈ کے ساتھ ساتھ ذاتی کوڈ بھی سیکورٹی چیف ڈیوک سے طے
ر لیا ہے اس لئے اب ہیڈ کوارٹر کی طرف سے تو میں پوری طرح
طمئن ہوں اور جب تک عمران ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر وہ مشین
ن نہ کرے اور ماسٹر کمپیوٹر کو دھوکہ دینے میں کامیاب نہ ہو جائے وہ
بارٹری میں داخل ہی نہیں ہو سکتا لیکن اس کے باوجود میرا ذہن
سلسل خدشات کا شکار ہے۔ اس لئے میں نے اب فیصلہ کیا ہے کہ
ں ہیلی کاپٹر پر خود پہلے بلیک آئی لینڈ جا کر اصل حالات معلوم کروں گا
بھی تو ہو سکتا ہے کہ ڈیمرے اور اس کے ساتھیوں کو وہاں ناگہانی
ور پر کوئی حادثہ پیش آ گیا ہو "..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

" سنو ڈارسن تمہارا فوری طور پر وہاں جانا غلط ہے۔ ہم اس ساری
ورت حال کا ذہنی طور پر تجزیہ کر لیتے ہیں۔ فرض کرو کہ ڈیمرے
ان کے ہاتھ لگ گیا ہے تو دو صورتیں ہوئی ہوں گی۔ عمران نے

www.urdukorner.com

اس سے لیبارٹری کے متعلق اور ہیڈ کوارٹر کے متعلق معلومات
کر لی ہوں گی ۔ ہیلی کاپٹر بھی اسے مل گیا ہو گا ۔ اس لیے
ہیڈ کوارٹر جانا چاہتا تو اب تک پہنچ چکا ہوتا لیکن ایسا نہیں ہو
مطلب ہے کہ عمران کو ڈیمرے سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا
تک وہ تم پر قابو نہ پائے وہ لیبارٹری کا راستہ بھی نہیں کھول
لیبارٹری کو تباہ بھی نہیں کر سکتا اور تمہارے قول کے مطابق
کو تمہاری واپسی کے پروگرام کا علم تھا کہ تم ایکریمیا سے سیدھے
طیارے سے پہنچو گے ۔ اس کے بعد وہاں سے ہیلی کاپٹر لے کر ہیا
آؤ گے اور میرا خیال ہے ڈیمرے تمہاری ڈربن والی رہائش گاہ
واقف ہے ۔ ہو سکتا ہے عمران اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے ڈربن پہنچ
اور اس نے وہاں تمہاری رہائش گاہ پر قبضہ بھی کر لیا ہو ۔ تاکہ
ہی وہاں پہنچو وہ تم پر قابو پا لے "..... فورڈ نے کہا تو کرنل ڈار
اختیار چونک پڑا ۔

"ہاں ایسا ممکن ہے ۔ میں ابھی معلوم کر لیتا ہوں "..... ا
نے کہا اور جلدی سے اس نے سامنے پڑے ہوئے لانگ رینج ٹرانس
فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی ۔

"" اس بات کا خیال رکھنا ڈارسن کہ عمران لہجے اور آواز کی نق
ماہر ہے "..... فورڈ نے کہا ۔

"میں جانتا ہوں تم بے فکر رہو ۔ میں بولنے والے سے ایسی
پوچھوں گا جس کا علم کسی طرح بھی عمران کو نہیں ہو سکتا "۔ کر

ن نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا ۔

ہیلو ہیلو کرنل ڈارسن کالنگ اوور "..... کرنل ڈارسن نے بار
ل دینا شروع کر دیا ۔

یس جانسن بول رہا ہوں باس اوور "..... دوسری طرف سے
مردانہ آواز سنائی دی ۔

جانس ۔ ہاؤس کی کیا پوزیشن ہے ۔ کوئی روٹین سے ہٹی ہوئی
اوور "..... کرنل ڈارسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

نو باس آل ۔ او کے آپ کب آ رہے ہیں ۔ میں تو آپ کا آج منتظر
ار "..... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

میں ایک کام میں مصروف ہو گیا ہوں اس لئے کچھ کہہ نہیں سکتا
ب پہنچوں ۔ یہ بتاؤ کہ تمہاری بیٹی کیا نام تھا اس کا..... اوور "۔
ڈارسن نے کہا اور اس طرح رک کر اس نے اوور کہہ دیا جیسے
نام یاد نہ آ رہا ہو ۔

گی ۔ چیف میگی میری بیٹی کا نام ہے اوور "۔ دوسری طرف سے
ن نے جواب دیا ۔

میگی کس یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اوور "..... کرنل ڈارسن
پوچھا ۔

ایکریمین یونیورسٹی میں چیف لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ۔
گی آپ سے وہاں ملی تھی اوور "..... جانسن کے لہجے میں بے پناہ
دی تھی ۔

www.urdukorner.com

"وہ مجھے وہاں کیسے مل سکتی ہے۔ تم نے خود تو بتایا تھا
یونان گئی ہوئی ہے اوور"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"یونان۔ اوہ نو باس میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی
یونان کیوں جائے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس اوور"..... جانسن
کے لہجے میں موجود حیرت اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔

"میگی کا پورا نام کیا ہے اوور"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"ماریشا میگی۔ مگر باس آپ آخر یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے
اوور"۔ جانسن کے لہجے میں اب ہلکی سی ناگواری شامل ہو گئی تھی۔

"جو میں پوچھتا جاؤں اس کا جواب دیتے جاؤ۔ بعد میں اس
بتاؤں گا سمجھے اوور"۔ اس بار کرنل ڈارسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہاری وائف کا کیا نام ہے اوور"..... کرنل ڈارسن نے
باقاعدہ انکوائری شروع کر دی اور پھر وہ اس طرح جانسن سے
ذاتی قسم کے سوالات کرتا چلا گیا۔

"او۔ کے اب مجھے پوری طرح تسلی ہو گئی ہے کہ تم واقعی
جانسن ہو۔ اب میری بات غور سے سنو اوور"..... کرنل ڈارسن نے
طویل انٹرویو کے بعد لمبا سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اسے
طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی بلیک آئی لینڈ میں موجودگی
لے کر ڈیوک سے ہونے والی ساری بات بھی بتا دی اور ساتھ ہی
کی یہ خاصیت بھی کہ وہ لہجہ اور آواز نقل کرنے کا ماہر ہے۔

"اوہ اب میں سمجھ گیا ہوں باس کہ آپ کیوں ایسے سوالات پوچھ
رہے تھے۔ ویسے باس کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ ڈیرے صاحب کس
م کا ہیلی کاپٹر لے کر بلیک آئی لینڈ پر گئے تھے اوور"..... دوسری
ب سے کہا گیا اور کرنل ڈارسن اور سامنے بیٹھا ہوا فورڈ دونوں
من کی یہ بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیوں تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو اوور"..... کرنل ڈارسن
تیز لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے باس کہ کل میں ساحلی علاقے میں موجود تھا کہ ایک بڑا
ی کاپٹر۔ وہی ہیلی کاپٹر جو ہیڈ کوارٹر خوراک وغیرہ لے کر آتا جاتا ہے
کوارٹر کی طرف سے ڈربن کی طرف آتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے
ل لئے کوئی خیال نہ کیا کہ خوراک کے لئے میں اکثر اس ہیلی کاپٹر کو
ربن آتے جاتے دیکھتا رہا ہوں۔ اب آپ کی بات سن کر مجھے اس کا
ال آیا ہے اوور"..... جانسن نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ وہ اس ہیلی کاپٹر پر ریڈ گروپ کو
اغ لے کر گیا تھا۔ اس کا مطلب ہے عمران اور اس کے ساتھی اس
ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر کے ڈربن پہنچ چکے ہیں اور اب وہ یقیناً میرے وہاں
پہنچنے کا انتظار کر رہے ہوں گے اوور"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"اگر باس یہ وہی لوگ ہیں تو میں ڈربن میں انہیں آسانی سے
ٹریس بھی کر سکتا ہوں اور انہیں ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے اوور"۔
جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"ہاں ..... تم یہ کام کر سکتے ہو۔ میں تمہیں عمران کا نقشہ بتا دیتا ہوں۔ ویسے وہ میک اپ کا ماہر ہے۔ اس لئے تم حلیے کی قدوقامت کا خیال رکھنا۔ اس کے ساتھیوں میں سے ایک تو نوجوان ہے۔ جب کہ دو قوی ہیکل اور دیو نما حبشی ہیں اوور" کرنل ڈارسن نے کہا اور بات ختم کرنے سے پہلے اس نے تا پڑھی ہوئی فائل میں درج عمران کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل دیں۔

"ٹھیک ہے باس آپ بے فکر رہیں اگر وہ لوگ ڈربن میں مجھ سے کسی صورت بھی نہ بچ سکیں گے اوور" ..... جانسن نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو اب سب سے پہلے تم ڈارسن ہاؤس کو بند کر کے شفٹ ہو جاؤ، تاکہ وہ تمہیں وہاں چیک نہ کر سکیں اور تم آزاد ان کے خلاف کام کر سکو۔ ویسے خیال رکھنا ہو سکتا ہے وہ نگر رہے ہوں۔ تم نے اس نگرانی کو بھی چیک کرنا ہے اور انہیں کر کے ان کا خاتمہ بھی کرنا ہے۔ جب یہ دونوں کام ہو جائیں تو نے مجھے انگولا پوائنٹ پر کال کرنا ہے۔ اب میں اس وقت تک رہوں گا جب تک تمہاری کال نہیں آ جائے گی اوور" ..... ڈارسن نے کہا۔

"یس باس آپ بے فکر رہیں سب او۔ کے ہو جائے گا او جانسن نے کہا۔

"میں تمہیں ایک ذاتی کوڈ بتا دیتا ہوں تم نے مجھ سے بات کرتے ت کہنا ہے۔ نان کمفرٹس اور میں جواب میں کہوں گا ٹاپ فری۔ اگر کوڈ نہ دوہرایا گیا تو میں سمجھوں گا کہ جعلی آدمی کال کر رہا ہے۔ سمجھ ہو اوور" ..... کرنل ڈارسن نے وہی کوڈ اسے بھی بتا دیا جو اس اس سے پہلے ہیڈ کوارٹر کے ڈیوک سے طے کیا تھا۔

"آپ بے فکر رہیں باس میں بہت جلد آپ کو دکٹری کی خبر دوں گا اوور" ..... دوسری طرف سے جانسن نے کہا اور کرنل ڈارسن نے اوور ال کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اچھا ہوا میں سیدھا ڈربن نہیں گیا ورنہ یہ لوگ واقعی مجھے آسانی چھاپ لیتے" ..... ٹرانسمیٹر آف کر کے کرنل ڈارسن نے فورڈ سے طب ہو کر کہا۔

"ہاں لیکن میرا خیال ہے کہ انہوں نے وہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے ہماری رہائش گاہ کو تلاش کیا ہو گا اور جانسن چونکہ وہاں رہتا ہے۔ اس لئے وہ ان کی نظروں میں آ گیا ہو گا اور اگر جانسن ان کے ہاتھ لگ گیا تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم یہاں رک گئے ہو اور ہو سکتا ہے وہ یہاں پہنچ جائیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم صرف جانسن پر تکیہ نہ کرو مجھے اجازت دو کہ میں ان کے خلاف وہاں جا کر کام کروں۔ وہاں ایک مشہور اور با اثر گروپ کا چیف میرا دوست ہے۔ اس کے ذریعے ڈربن میں انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے میں انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا کیونکہ وہ میرے

www.urdukorner.com

متعلق کچھ نہیں جانتے"..... فورڈ نے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ پھر ایسا ہے کہ میں بھی
میں تمہارے ساتھ چلوں"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"نہیں تم یہیں ٹھہرو۔ تمہارا وہاں جانا خطرے سے خالی
تم یہاں پوری طرح محفوظ ہو۔ اگر کسی طرح وہ یہاں پہنچ
یہاں وہ ہر صورت میں ناکام رہیں گے"..... فورڈ نے کہا
ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے میں انتظامات کر کے روانہ ہو جاتا ہوں۔ مجھے
کہ میں بہت جلد کام مکمل کر لوں گا"..... فورڈ نے کرسی
ہوئے کہا۔

"اپنا خیال رکھنا فورڈ وہ لوگ حد سے زیادہ خطرناک ہیں
ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو وہ چاہے جتنے بھی خطرناک ہوں اندھیرے
والے تیر سے نہ بچ سکیں گے"..... فورڈ نے کہا اور تیزی
بڑھاتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔

ڈربن جنوبی افریقہ کی مشہور بندرگاہ ہونے کی وجہ سے خاصا بڑا اور
ہ شہر تھا۔ بالکل کسی یورپی شہر کی طرح ویسے بھی یہاں سفید فام
ا کی اکثریت تھی اور سیاہ فاموں کی تعداد بے حد کم تھی اور جس قدر
ی وہ اپنے لباس اور چال ڈھال سے مزدور پیشہ ہی نظر آتے تھے۔
ان اپنے ساتھیوں سمیت بلیک آئی لینڈ سے ڈربن ہیلی کاپٹر کے
ے پہنچ چکا تھا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر ایک نواحی علاقے میں موجود
گل میں اتار کر اسے اس طرح چھپا دیا تھا کہ بعد میں ضرورت پڑنے پر
وہ اسے استعمال میں لا سکے اور وہ بس کے ذریعے ڈربن پہنچے تھے۔ ڈربن
پہنچنے کے بعد سب سے پہلے عمران نے مارکیٹ سے میک اپ کا سامان
لیا اور نہ صرف اپنا بلکہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کا بھی میک اپ کر
دیا تھا اور وہ چاروں اب سفید فام ایکریمی لگ رہے تھے۔ جوزف اور
جوانا کو عمران نے اس لئے سفید فام بنا دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ

www.urdukorner.com

جنوبی افریقہ میں نسلی منافرت اس حد تک پہنچی ہوئی ہے کہ یہ
افراد کے لئے نہ صرف سڑکیں مخصوص تھیں بلکہ ان کی رہائشی آ
بھی علیحدہ تھیں اور ان بڑے ہوٹلوں ۔ ریستورانوں اور ای
دوسری جگہوں پر داخلہ بھی بند تھا اس لئے وہ یہاں عمران اور ٹائ
ساتھ ایک ہی ہوٹل میں نہ رہ سکتے تھے ۔ عمران چونکہ ایک دو
بھی ڈربن آ چکا تھا ۔ اس لئے اسے یہاں کے بارے میں
معلومات حاصل تھیں ۔ ساحلی علاقے کے ایک ویران حصے میں
اپ کرنے کے بعد وہ سب ٹیکسی کے ذریعے شہر پہنچے اور پھر ڈربن
سب سے مشہور رائل ہوٹل میں عمران نے کمرے بک کرائے ا
ڈائننگ ہال میں کھانا کھانے کے بعد وہ سب عمران کے کمرے میں
بیٹھ گئے ۔ عمران نے شبہ ختم کرنے کے لئے روم سروس سے با
شراب بھی منگوالی تھی ۔ یہ دوسری بات ہے کہ شراب باتھ رو
فلش میں بہادی گئی ۔

"اب روز ٹاؤن میں اس ڈارسن ہاؤس کو بھی تلاش کرنا ہے
خیال ہے کرنل ڈارسن کل ہی یہاں پہنچے گا"..... عمران نے کہا۔

"باس اگر آپ نے اس ہاؤس پر قبضہ کرنا تھا تو پھر ہوٹل
کمرے لینے کا کیا فائدہ"..... ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے قبضے والی پلاننگ بدل دی ہے ۔ ہو سکتا ہے ۔ کہ
ڈارسن وہاں پہلے فون کرے یا ٹرانسمیٹر کال کرے اور وہ انتہائی ہو
آدمی ہے ۔ اگر اسے ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو وہ چکنی مچھلی کی

ے ہاتھ سے نکل جائے گا ۔ میں اسے اس وقت گھیرنا چاہتا ہوں
وہ پوری طرح مطمئن ہو ۔ اس لئے اب صرف اس ہاؤس کی نگرانی
ائے گی اور جب کرنل ڈارسن وہاں پہنچے گا تب اس پر ریڈ کیا جائے
..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

اگر آپ اجازت دیں تو میں اکیلا جا کر اسے چیک کر آؤں ۔ وہ یقیناً
ئی علاقہ ہو گا اور زیادہ افراد کی صورت میں ہم مشکوک بھی ہو سکتے
..... ٹائیگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا ۔

صرف تلاش نہیں کرنا بلکہ ایک اور کام بھی کرنا ہے ۔ ہم نے
سر ڈکٹافون پہنچانا ہے اور اس رہائش گاہ کے قریب کوئی رہائش
بھی تلاش کرنی ہے ۔ تاکہ وہاں رہ کر ہر وقت اس کی نگرانی کی جا
۔ اس لئے ہم سب نے جانا ہے ۔ پہلے ہم مارکیٹ سے مخصوص اسلحہ
افون اس کا رسیور وغیرہ خریدیں گے ۔ اس کے بعد وہاں پہنچ کر اس
طرح کوئی رہائش گاہ وغیرہ دیکھیں گے"..... عمران نے کہا اور
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے نکل کر
ل ہی اس مارکیٹ کی طرف بڑھ گئے ۔ جہاں اسلحہ مل سکتا تھا ۔
ا چونکہ ہوٹل سے قریب تھی اس لئے انہیں وہاں جانے کے لئے
ی کرنے کی ضرورت نہ تھی ۔ مارکیٹ میں دکانیں ہر قسم کے اسلحے
بھری ہوئی تھیں اور چونکہ یہاں اسلحے کی خرید و فروخت پر کسی قسم
ولی پابندی نہ تھی اس لئے انہیں آسانی سے اپنے مطلب کا اسلحہ مل
اسلحہ خریدنے کے بعد وہ مارکیٹ سے نکلے اور تھوڑی سی جدوجہد

www.urdukorner.com

کے بعد انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"روز ٹاؤن"..... عمران نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہو
جب کہ ٹائیگر جوزف اور جوانا عقبی سیٹ پر ایک دوسرے کے
پھنس کر بیٹھ گئے تھے۔ ٹیکسی ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھا دی
تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایسے رہائشی علاقے میں پہنچ گئے۔ جہاں
شاندار اور جدید طرز تعمیر کی وسیع و عریض کوٹھیاں تھیں۔ عمرا
ٹیکسی پہلے ہی چوک پر چھوڑ دی اور ٹیکسی کے واپس چلے جانے
عمران ایک قریبی ریسٹوران کی طرف بڑھ گیا۔ روز ٹاؤن اس
تصور سے بھی وسیع علاقہ تھا۔ اس لئے یہاں پیدل چل کر وہ ڈ
ہاؤس کو تلاش نہ کر سکتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ عمران کو
خیال بھی اب ترک کرنا پڑ رہا تھا کہ وہ کسی ملحقہ کوٹھی پر قبضہ ک
ڈارسن ہاؤس کی نگرانی کریں گے کیونکہ یہاں کوٹھیاں اس قد
تھیں کہ لازماً ہر کوٹھی میں کئی ملازم بھی ہوں گے اور دیگر افراد
ریسٹوران چونکہ اسی علاقے میں تھا۔ اس لئے عمران کے خیال
مطابق یہ لوگ لازماً ڈارسن ہاؤس کے بارے میں جانتے ہوں
ریسٹوران میں داخل ہو کر عمران باقی ساتھیوں کے ساتھ ایک
ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔ ریسٹوران میں رش نہ تھا۔ اکا دکا افر
بیٹھتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ دوسرے لمحے ایک ویٹر نے مینو لا ک
کے سامنے رکھا اور آرڈر کے لئے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"شراب پی پی کر تھک گئے ہیں۔ کوئی اچھا سا جوس لاؤ"۔ عمرا

ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"..... ویٹر نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ کر کاؤنٹر
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کے سامنے جوس کا ایک ایک
ں موجود تھا اور وہ سب اطمینان سے جوس سپ کرنے میں
روف ہو گئے۔

"یہاں تو بہت بڑی بڑی کوٹھیاں ہیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں امراء کا رہائشی علاقہ ہے"..... عمران نے سر ہلاتے ہوئے

"کیا آپ ویٹر سے ڈارسن ہاؤس کے بارے میں پوچھیں گے"۔
لر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک بار پھر پوچھا۔

"دیکھو ابھی جوس تو پی لیں۔ شرابیں پی پی کر تو منہ کا مزہ ہی
ب ہو گیا تھا"..... عمران نے ایک آدمی کو پاس سے گزرتے دیکھ
ا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف اور جوانا خاموشی سے
جوس سپ کرنے میں مصروف تھے۔ جب انہوں نے جوس کے
ں خالی کر کے میز پر رکھے تو ویٹر نے آ کر خالی گلاس اٹھائے اور ساتھ
ایک چھوٹی ٹرے میں بل بھی رکھ دیا۔ عمران نے جیب سے ایک
ٹ نکالا اور ٹرے میں رکھ دیا۔

"باقی تمہاری ٹپ"..... عمران نے کہا اور ویٹر نے سر جھکا کر
م لیا اور ٹرے اٹھا کر مڑنے ہی لگا تھا کہ عمران نے روک لیا۔

"ایک منٹ"..... عمران نے کہا۔

www.urdukorner.com

"یس سر"..... ویٹر نے مڑ کر کہا۔

"روز ٹاؤن میں ڈارسن ہاؤس ہے۔ میں اس کا پتہ بھول گیا ہ
تم بتا سکتے ہوں یا کاؤنٹر سے معلوم کرنا پڑے گا"..... عمرا
بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"سر وہ تو یہاں کی مشہور عمارت ہے۔ فور اے نمبر ہے ا
اس سڑک پر تقریباً ایک فرلانگ کے فاصلے پر ہے"..... و
جواب دیا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور ویٹر کے مڑتے ہی
اٹھ کھڑا ہوا اور چند لمحوں بعد وہ ریستوران سے باہر آ کر آگے بڑھ
اور پھر واقعی ڈارسن ہاؤس انہیں نظر آ گیا خاصی بڑی عمارت تھی۔
کے ساتھ ستون پر ڈارسن ہاؤس کی باقاعدہ نیم پلیٹ بھی موجود
عمران آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور اس
نظریں ڈارسن ہاؤس اور اس کے اردگرد کے ماحول کو اچھی طرح
کر رہی تھیں کہ اچانک ڈارسن ہاؤس سے تیسری کوٹھی کے سامنے
گزرتے ہوئے وہ چونک پڑا۔ کوٹھی کے گیٹ پر مخصوص انداز میں
لگا ہوا تھا جس پر برائے فروخت کے موٹے موٹے الفاظ دور سے ہی
رہے تھے۔ نیچے کسی کا پتہ دیا ہوا تھا۔

"ویری گڈ قسمت جب ساتھ دینے لگے تو ایسے ہی اتفاقات
کرتے ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس یہ کوٹھی خالی ہے۔ اس پر برائے فروخت کا بورڈ
ہے"..... اسی لمحے ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا

یہ لو ڈکٹا فون اور ڈارسن ہاؤس کے عقبی طرف سے اندر پھینک
عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹل نکال کر ٹائیگر کی طرف
اتے ہوئے کہا جس کی نالی گول کی بجائے چپٹی تھی۔ عمران نے
کے ساتھ ساتھ اسے بھی دکان سے خرید لیا تھا۔

"یہ تیسری کوٹھی تک کام کرے گا"..... ٹائیگر نے ڈکٹا فون فائر
نے والا پسٹل عمران کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ انتہائی طاقتور رینج کا ہے"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر
سر ہلاتے ہوئے پسٹل جیب میں ڈالا اور تیزی سے واپس مڑ گیا جب
عمران، جوزف اور جوانا کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دور جانے
بعد وہ مڑے اور پھر سڑک کراس کر کے وہ دوسری طرف سے واپس
لے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے چہل قدمی کر رہے ہوں۔ کالونی
ہر طرف خاموشی اور ویرانی سی چھائی ہوئی تھی۔ اکا دکا کاریں کبھی
گزر جاتی تھیں اور پھر جب وہ اس برائے فروخت کوٹھی کے قریب
ہی طرف سے ٹائیگر بھی واپس آتا ہوا ان کے پاس پہنچ گیا۔

"عمارت میں شوٹ کیا ہے میں نے اسے"..... ٹائیگر نے قریب آ
کر اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اس خالی کوٹھی کی
طرف بڑھ گئے۔ ٹائیگر عمران کا اشارہ ملنے پر بجلی کی سی تیزی سے
دیوار پر چڑھ کر اندر کود گیا اور چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک اندر سے
کھول دیا گیا اور وہ سب اطمینان سے اندر داخل ہو گئے۔

"بورڈ اتار دوں"..... جوزف نے پوچھا۔

www.urdukorner.com

" نہیں رہنے دو "..... عمران نے کہا اور جوزف نے سر
ہوئے پھاٹک بند کیا اور وہ سب لان کراس کرتے ہوئے
عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ کوٹھی خاصی بڑی اور مکمل
فرنشڈ تھی ۔ فرنیچر پر موجود گرد کی تہہ دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ
کافی دنوں سے خالی ہے ۔ اس لئے عمران مزید مطمئن ہو گیا
اس کے مزید چند دنوں تک فروخت ہونے کا کوئی چانس نہیں
پھر سٹنگ روم صاف کر دیا گیا اور عمران نے جیب سے سپر ڈکٹا
رسیور نکال کر میز پر رکھا اور اسے آن کر دیا، لیکن رسیور خاموش
تھوڑی دیر بعد ایک آدمی کی تیز آواز سنائی دی ۔ وہ کسی جونی کو بلا
اور پھر اس آدمی نے جونی کو کھانا لگانے کا کہہ دیا اور تھوڑی
عمران نے معلوم کر لیا کہ کوٹھی میں صرف دو ہی افراد ہیں ۔ ا
جونی تھا اور دوسرا وہ تھا جو جونی کو احکامات دے رہا تھا اور جو
منیجر صاحب کہہ کر پکار رہا تھا ۔

" اس کا مطلب ہے کہ کرنل ڈارسن ابھی تک نہیں پہنچا "۔
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

" ہو سکتا ہے رات کو کسی وقت پہنچ جائے "..... ٹائیگر نے

" ہاں ہمیں باری باری جاگ کر ڈیوٹی دینی پڑے گی تاکہ ج
ڈارسن آئے ہمیں فوری معلوم ہو جائے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم
رہ جائیں اور وہ یہاں آ کر ہیڈ کوارٹر روانہ بھی ہو جائے "..... ا
نے کہا اور سارے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر

ی عمران نے خود اپنی رکھی ۔ گوجوزف، جوانا اور ٹائیگر تینوں نے
ار کیا کہ وہ آرام کرے وہ تینوں ڈیوٹی دے لیں گے لیکن عمران
انہیں سونے کا کہہ دیا اور پھر پوری رات گزر گئی لیکن ڈارسن کی آمد
اطلاع نہ ملی ۔ کوٹھی کے کچن میں خوراک کے چند بند ڈبے موجود
جن کی مدد سے انہوں نے ہلکا پھلکا سا ناشتہ کیا اور ایک پھر وہ
سن کی آمد کی اطلاع کا انتظار کرنے لگے اور پھر تقریباً دن کے دس بجے
رسیور سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز آتی سنائی دی تو عمران
لرٹ کر سیدھا ہو گیا ۔ ٹائیگر بھی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا ۔ جوزف اور
انا دوسرے کمرے میں تھے ۔

ہیلو ہیلو کرنل ڈارسن کالنگ اوور "..... ایک بھاری سی آواز
الی دی اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی ۔

" یس باس جانسن بول رہا ہوں اوور "..... چند لمحوں بعد دوسری
ائی دی اور عمران پہچان گیا کہ یہی شخص اس جونی کو احکامات
رہا تھا اور پھر ان دونوں کے درمیان جیسے جیسے بات چیت آگے
تی چلی گئی ۔ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی ۔ کافی
یل گفتگو کے بعد ٹرانسمیٹر آف ہوا اور رسیور پر خاموشی طاری ہو گئی
عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ اس نے رسیور کو اٹھا کر جیب میں ڈالا ۔

جوزف اور جوانا کو بلاؤ ہم نے اب اس کوٹھی میں داخل ہونا ہے
یں یہ جانسن نکل نہ جائے "..... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس
ساتھ ہی وہ دروازے کی طرف مڑ گیا ۔ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ جب

www.urdukomel.com

پھاٹک کے پاس پہنچا تو ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی اس کے گئے اور پھر سائیڈ پھاٹک کھول کر وہ باہر نکلے اور تیز تیز قد ڈارسن ہاؤس کی طرف بڑھتے چلے گئے عمران نے ستون پر لگی بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"..... کال بیل کے نیچے لگی ہوئی جالی میں سے آواز سنائی دی۔

"آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی ٹیکس سروے"..... عمران۔ گھمبیر بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم تینوں عقبی طرف سے اندر کود دو گے۔ وہ جانسن یقیناً ہو گا۔ اگر ہم سب ادھر سے گئے تو وہ مشکوک ہو جائے گا اور لان کافی بڑا ہے۔ اس تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ ہم پر فائر کھول"..... عمران نے کہا اور وہ تینوں خاموشی سے آگے بڑھ سائیڈ گلی میں غائب ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ پھاٹک کھلا ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔ اس کے جسم پر موجود لباس بتا رہا خانساماں ہے۔

"ڈارسن صاحب اندر ہوں تو انہیں کہہ دو کہ میں صرف پ لوں گا"..... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"بڑے صاحب تو نہیں ہیں جناب منیجر صاحب ہیں"..... نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں نے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ ٹمنٹ کی طرف سے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آیئے"..... ملازم نے جو جونی تھا۔ ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ ملازم جونی نے پھاٹک بند کیا پھر عمران کو لے کر وہ اصل عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے رے میں ایک مضبوط جسم مگر درمیانے قد کا آدمی نمودار ہوا۔ اس جسم پر سوٹ تھا۔ اس کا ایک ہاتھ جیب میں تھا اور چہرے پر کھنچاؤ تاثرات نمایاں تھے۔ اس کی تیز نظریں عمران پر اس طرح جمی ہوئی جیسے وہ نظروں کے ذریعے عمران کے ذہن میں موجود خیالات پڑھ چاہتا ہو۔

کون ہیں آپ"..... اس آدمی نے عمران کے قریب پہنچنے پر الی کرخت لہجے میں کہا۔ عمران نے دیکھا کہ اس کے اعصاب تنے ے تھے اور وہ بے حد چوکنا نظر آ رہا تھا۔

آپ منیجر ہیں اس کوٹھی کے مالک ڈارسن صاحب کے"..... ان نے بڑے نرم لہجے میں اور مسکراتے ہوئے کہا۔

جی ہاں جناب یہ جانسن صاحب ہیں منیجر صاحب"۔ جونی نے ف کراتے ہوئے کہا۔

میرا نام پلومر ہے جناب اور میرا تعلق ٹیکس سروے ڈیپارٹمنٹ ہے۔ میں صرف سپروائزر ہوں۔ کوٹھی پر عائد ٹیکس کے سلسلے ارسن صاحب سے ملنا چاہتا تھا۔ لیکن ان کی بجائے آپ بھی

www.urdukorner.com

ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ حل کر سکتے ہیں "..... عمران نے ا
بااخلاق لہجے میں کہا۔

" سوری اس وقت میں بے حد مصروف ہوں ۔ میں خود
آفس آجاؤں گا۔ اس وقت میرے پاس وقت نہیں ہے۔ آپ
ہیں ۔ جونی انہیں باہر چھوڑ آؤ"۔ جانسن نے انتہائی سخت لہجے میں

" اوہ اچھا جیسے آپ کی مرضی ۔ میں آپ کو ڈسٹرب کرنے
چاہتا ہوں "۔ عمران نے بغیر کسی اشتعال میں آئے جواب دیا ا
طویل سانس لے کر پھاٹک کی طرف مڑ گیا۔ لیکن دوسرے
طرح بجلی چمکتی ہے ۔ اس طرح عمران نہ صرف مڑا بلکہ اس نے
پر چھلانگ بھی لگا دی تھی جو اس کے اس طرح مڑ کر واپس
اعصابی طور پر خاصا ڈھیلا پڑ چکا تھا۔ جانسن کے حلق سے بے ا
نکلی ۔ عمران اسے برآمدے کی عقبی دیوار تک رگیدتا ہوا لے گیا

" کیا ۔ کیا ۔ یہ کیا "..... جونی نے حیرت سے چیختے ہوئے
دوسرے لمحے عمران ایک قدم پیچھے ہٹا اور اس کے ساتھ ہی جانسن
حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ فضا میں کسی گیند کی طرح
کر جونی سے جا ٹکرایا اور پھر وہ دونوں ہی چیختے ہوئے نیچے جا گرے
عمران نے صرف ایک ہاتھ سے دیوار کے ساتھ گھسٹ کر نیچے
ہوئے جانسن کا گلہ پکڑ کر اسے فضا میں اچھال کر برآمدے کے
کھڑے جونی پر مار دیا تھا۔ اسی لمحے ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی سا
سے دوڑتے ہوئے پورچ میں پہنچ گئے اور پھر اس سے پہلے کہ جانسن

ی دونوں سنبھلتے ان دونوں کی کنپٹیوں پر بھرپور لاتیں پڑیں اور
انوں ہی ایک بار پھر چیختے ہوئے جھٹکے لے کر ساکت ہو گئے۔

" ٹائیگر ساری کوٹھی کو چیک کرو اور جوانا تم کوئی رسی تلاش کرو
اف ان دونوں کو اٹھا کر اندر لے آئے گا"..... عمران نے تینوں کو
ایت دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ کاندھے اچکاتا ہوا اندرونی طرف کو مڑ
یا۔ تھوڑی دیر بعد جانسن اور جونی دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں
ے باندھ دیا گیا اور پھر عمران کے کہنے پر جوزف نے آگے بڑھ کر
انسن کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اسے
وش آنے لگا تو جوزف پیچھے ہٹ گیا۔ عمران جانسن کے سامنے رکھی
ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ جانسن نے کراہتے ہوئے
انکھیں کھولیں اور پھر شعور میں آتے ہی اس نے اچھلنے کی کوشش کی
لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے صرف کسمسا کر رہ گیا۔

" کک کک کون ہو تم "..... جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے
یا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات
ایاں تھے۔

" میرا نام علی عمران ہے ۔ وہی علی عمران جس کے متعلق ابھی
ا ایکسیڑکال پر کرنل ڈارسن نے تمہیں تفصیل بتائی ہے اور تم نے
اس سے کہا ہے کہ تم ہمیں تلاش کر کے ختم کر سکتے ہوں ۔ میں نے
وچا کہ تمہیں تلاش کرنے کی زحمت کیوں دی جائے ۔ اس لئے خود
ا حاضر ہو گئے ہیں "..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

www.urdukorner.com

"تم۔ تم تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ کرنل نے مجھے کال کی۔ جانسن کے لہجے میں مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور عمران ہنسا

"مسٹر جانسن جو لوگ لاکھوں میل کا سفر کر کے ایک خاص مقصد کے لئے یہاں پہنچے ہوں اور جنہوں نے یہاں تک پہنچنے کے لئے موت کے جبڑوں سے اپنی زندگی کو چھیننے کی جان لیوا جدوجہد کی ہو۔ ان کے لئے یہ باتیں معمولی ہیں۔ کرنل ڈارسن احمق ہے جس نے تمہیں قابل سمجھا کہ تم ہمارا خاتمہ کر دو گے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو"..... جانسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اس کے چہرے پر عمران کی بات سن کر قدرے خوف کے تاثرات آئے تھے۔

"صرف اتنا بتا دو کہ انگولا میں ہاٹ فیلڈ کا سیکشن اوہ کہاں۔ اس کی تفصیل بتا دو۔ اس کے بعد ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے" عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم میں تو کرنل صاحب کی صرف اس رہائش گاہ کا مینجر ہوں اور بس"..... جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔

"باس یہاں نیچے ایک تہہ خانے میں باقاعدہ دفتر بنا ہوا ہے وہاں ایک الماری میں کافی فائلیں موجود ہیں"..... ٹائیگر نے پاکیشیائی زبان میں کہا۔

"اوہ تو پھر پہلے مجھے انہیں چیک کر لینا چاہئے"..... عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر جوزف کو جانسن اور اس کا خیال رکھنے کا کہہ کر وہ ٹائیگر کے ساتھ چلتا ہوا اس کمرے سے باہر آ گیا۔ پھر ٹائیگر کی رہنمائی میں وہ اس تہہ خانے میں پہنچ گیا جسے دفتر کے انداز میں بنایا گیا تھا۔

"اس الماری میں فائلیں ہیں"..... ٹائیگر نے دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ عمران اس کے پیچھے چلتا ہوا الماری کی طرف گیا اور ٹائیگر الماری کھول کر ایک طرف ہٹ گیا۔ الماری کے تین خانے تھے اور تینوں خانے فائلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ عمران نے باری باری ہر خانے کی فائلوں کو چیک کر کے باہر ایک طرف پھینکنا شروع کر دیا۔ یہ سب فائلیں ہاٹ فیلڈ کے تحت سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات سے بھری ہوئی تھیں۔ کچھ فائلوں میں رقومات اور بنک اکاؤنٹس کی تفصیلات تھیں۔ تیسرے خانے سے اسے ایک فائل مل گئی جس پر لیبارٹری کا لفظ نمایاں طور پر لکھا ہوا تھا۔ عمران نے وہ فائل کھولی اور ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ کر اسے پڑھنے لگا۔ اس میں باریک ٹائپ شدہ کاغذ تھے۔ عمران خاموشی سے انہیں پڑھتا رہا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اسے پوری فائل پڑھنے میں تقریباً ایک گھنٹہ لگ گیا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور اسے موڑ کر اپنے کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

www.urdukorner.com

"کچھ معلومات تو مل گئی ہیں لیکن اصل حقائق ابھی تک
نہیں آئے"..... عمران نے کہا اور اٹھ کر باقی فائلوں کو چیک
میں مصروف ہو گیا اور پھر ایک اور فائل اس کے سامنے آ گئی
مین ہیڈ کوارٹر کے الفاظ درج تھے۔ اس میں چار صفحات تھے اور
ایک بار پھر انہیں پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ پھر اس نے ایک
سانس لیتے ہوئے اس فائل کو بھی موڑ کر پہلے والی فائل کے ساتھ
جیب میں رکھ لیا۔

"یہ سب فائلیں اکٹھی کر کے باندھ کر باہر لے آؤ"..... عمران
نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر ایک طرف فرش پر پڑی فائلوں کی
اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑ
چند لمحوں بعد وہ واپس اس کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں جانسن اور
دونوں بندھے ہوئے بیٹھے ہوئے تھے۔

"یہ دوسرا آدمی ہوش میں آنے لگا تھا۔ میں نے ضرب لگا کر
دوبارہ بے ہوش کر دیا ہے کیونکہ آپ نے اسے ہوش میں لانے کا
نہیں دیا تھا اور یہ خود بخود بغیر آپ کے حکم کے ہوش میں آ رہا تھا
جوزف نے اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ اس کی توجیہہ بھی کر دی
عمران کوئی جواب دیئے بغیر مسکراتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں تو بات ہو رہی تھی انگولا میں ہاٹ فیلڈ کے اڈے کی
کرنل ڈارسن انگولا پوانٹ کہہ رہا تھا۔ چلو تم وہاں کی تفصیل نہ
ہو گے لیکن کرنل ڈارسن نے تمہیں کہا تھا کہ جب تم ہمارے خا

مل مکمل کر لو تو انگولا پوانٹ پر کال کر دینا۔ اس لئے اب تم یہ تو
ہیں کہہ سکتے کہ تمہیں وہاں کی فریکونسی یا فون نمبر کا علم نہیں ہے۔
ہی بتا دو"..... عمران نے جانسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں مجھے کچھ نہیں معلوم"..... جانسن نے سرد لہجے
میں کہا۔

"جوزف جانسن کے دونوں جبڑے سلامت رہنے چاہئیں تاکہ یہ
بات چیت کر سکے باقی کسی چیز کی سلامتی کی پرواہ مت کرنا"۔ عمران
نے ساتھ کھڑے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس کیوں نہ اسے کھول دیا جائے۔ اس کے بعد اس کی ہڈیاں
توڑنے میں زیادہ آسانی ہو جائے گی"..... جوزف نے کہا۔

"نہیں اس طرح دیر لگ جائے گی اور میرے پاس زیادہ وقت
نہیں ہے"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے علم نہیں ہے۔ تم خواہ مخواہ مجھ پر تشدد کر
رہے ہو"..... جانسن نے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے
ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کا جسم کرسی پر بندھے ہونے کے باوجود
اس طرح پھڑکنے لگا کہ جیسے مچھلی پانی سے باہر نکلنے کے بعد پھڑکتی ہے۔
جوزف نے پوری قوت سے اس کی پنڈلی پر اپنے بوٹ کی زوردار ضرب
رسید کر دی تھی اور جانسن کی چیخ میں اس کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز
بھی شامل ہو گئی تھی اور جانسن کے حلق سے نکلنے والی پہلی چیخ مکمل نہ
ہونے پائی تھی کہ جوزف نے اس کی دوسری پنڈلی کی ہڈی بھی اسی طرح

www.urdukorner.com

ضرب لگا کر توڑ دی اور جانسن نے پہلے سے بھی زیادہ ہولناک ا
چیخ ماری اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ تکلیف کی شدت
سے بے ہوش ہو گیا تھا۔

"اسے پہلے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کہا اور جوز
آگے بڑھ کر اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔

"جبڑے نہ ٹوٹیں خیال رکھنا"..... عمران نے مسکراتے
کہا۔

"اسی لئے تو آہستہ تھپڑ مار رہا ہوں باس"..... جوزف
بناتے ہوئے کہا مگر اس کے آہستہ تھپڑ کے باوجود دوسرے تھپڑ
چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔
تکلیف کی وجہ سے حلقوں سے باہر ابل آئی تھیں۔ چہرہ اور پو
پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔

"اب رانوں کی ہڈیاں توڑ دو"..... عمران نے سرد لہجے میں

"رک جاؤ رک جاؤ تم انتہائی سفاک اور سرد مہر لوگ ہو۔ رک
مم مم بتاتا ہوں"..... جانسن نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے
کہا اور عمران کے اشارے پر جوزف اس طرح ہونٹ بھینچ کر رک
جیسے اسے عمران کے اشارے سے روکنے سے بے حد مایوسی ہوئی

"پپ پپ پانی۔ پانی پلا دو مجھے میں مر رہا ہوں"..... جانس
کہا۔

"اتنی جلدی تم جیسے لوگ نہیں مرا کرتے۔ پہلے بتاؤ پھر

جائے گا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جانسن نے
یک وقت فریکوئنسی بھی بتا دی اور فون نمبر بھی۔

"دیکھ لو اگر یہ غلط ہوئے تو یہ سفید جن اس بار میرے اشارے پر
ی نہ رکے گا"..... عمران نے کہا۔

"میں نے سب کچھ سچ بتا دیا ہے۔ پانی پلوا دو پانی۔ مم۔ مم میں مر
ہا ہوں"..... جانسن نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے پانی پلوا دو جوزف۔ اب بھی دنیا میں اس قدر قناعت پسند
گ موجود ہیں وہ" جن" سے مال و دولت محل وغیرہ مانگنے کی بجائے
رف پانی مانگتے ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس آپ میری توہین کر رہے ہیں میں پرنس ہوں اور آپ مجھے
جن کہہ رہے ہیں۔ میرے ملک کی لڑکیاں میرے حسن کی مثال دیا
کرتی تھیں اور آج بھی گائے جانے والے گیتوں میں میرا نام شامل ہے"
جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اپنی توہین پر خاصا بگڑ
ا گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ
اس کے منہ سے افریقہ کا لفظ نہ نکلا تھا کیونکہ وہ میک اپ کی وجہ سے
سفید فام بنا ہوا تھا۔

"ارے جن بھی تو خوبصورت ہوتے ہیں اور پرنس بھی ہوتے ہیں
میں نے بچپن میں جنوں کی کہانیاں پڑھی تھیں۔ ان میں ایک کا نام
خوبصورت جن تھا اور دوسرے کا نام جن شہزادہ"..... عمران نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جانسن اس بحث کے دوران پانی نہ ملنے کی

www.urdukorner.com

وجہ سے دوبارہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"ہوتے ہوں گے لیکن میں جن نہیں ہوں"..... جوزف تک اکھڑا ہوا تھا۔

"چلو خشکی کا جن نہ سہی پانی کے جن سہی۔ اب تو خوش ہو ٹائیگر کو بلا لاؤ۔ وہ شاید ابھی تک فائلیں اکٹھی کرنے میں مصر گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر اندر ہوا۔ اس کے ہاتھ میں بندھی ہوئی فائلیں موجود تھیں۔

"باس نہ میں خشکی کا جن ہوں اور نہ پانی کا۔ میں تو صرف ہوں اور بس"..... جوزف کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی ہوئی تھ

"ٹائیگر یہاں لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہو گا وہ لے آؤ"..... عمرا جوزف کو جواب دینے کی بجائے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر حیر جوزف کی طرف دیکھتا ہوا فائلیں وہیں ایک کرسی پر رکھ کر واپس اس نے جوزف کا فقرہ سن لیا تھا اور ظاہر ہے اسے اس فقرے کے کی سمجھ نہ آئی ہو گی اس لئے وہ حیرت سے جوزف کو دیکھتا ہوا باہ گیا تھا۔

"تو تم پانی کے جن نہیں ہو"..... عمران نے مسکراتے جوزف سے کہا۔

"نہیں باس میں جن نہیں ہوں۔ میں پرنس ہوں اور بس جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کمال ہے۔ میں تمہیں عزت دے رہا ہوں اور تم کہتے ہو

نہیں چاہیئے۔ جناب عزت کا لفظ ہے ناں"..... عمران نے راتے ہوئے کہا۔

ہاں ہے۔ مگر"..... جوزف نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

تو میں بھی تو تمہیں جناب ہی کہہ رہا ہوں۔ فارسی زبان میں آب ہی ہوتا ہے پانی اور جن کا معنی ظاہر ہے جن ہی ہوتا ہے۔ اس لئے پ کا مطلب ہوا پانی کا جن"..... عمران نے وضاحت کرتے ے کہا اور جوزف کے چہرے پر پہلی بار مسکراہٹ کے تاثرات ے۔

اس کے باوجود میں صرف پرنس ہوں۔ جناب تو باس کو کہا جاتا اور میں باس نہیں ہوں۔ آپ ہیں"..... جوزف نے جواب دیا عمران اس کے اس خوبصورت اور گہرے فقرے پر بے اختیار ہلا کر ہنس پڑا۔ اسی لمحے ٹائیگر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران کو ہنستا دیکھ کر ٹائیگر کے چہرے رت کے تاثرات ابھرے لیکن اس نے کچھ پوچھنے کی بجائے ٹرانسمیٹر اس کی سائیڈ میں پڑی چھوٹی سی میز پر رکھ دیا۔ عمران نے مڑ کر اسے نظر دیکھا اور پھر اس پر جانسن کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ ی شروع کر دی۔

خیال رکھنا ان دونوں میں سے کوئی کال کے دوران ہوش میں نہ ئے"..... عمران نے ٹائیگر اور جوزف سے کہا اور ساتھ ہی اس ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

www.urdukorner.com

"ہیلو ہیلو جانس کالنگ چیف اوور"..... عمران کے منہ سے آواز نکلی۔وہ بار بار کال دیتا رہا۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو۔ سپیشل کوڈ دوہراؤ اوور"..... طرف سے کرنل ڈارسن کی تیز آواز سنائی دی اور عمران اطمینان سے سپیشل کوڈ دوہرا دیا کیونکہ یہ کوڈ وہ الماریوں فائلوں میں سے ایک فائل میں پڑھ چکا تھا۔

"ذاتی کوڈ دوہراؤ اوور"..... کرنل ڈارسن کی آواز دی۔

"نان کنفرٹس اوور"..... عمران نے جواب دیا۔ کرنل ڈارسن اور جانسن کے درمیان ٹرانسمیٹر پر ہونے والی چیت سن چکا تھا۔اس لئے اسے اس کوڈ کا بخوبی علم تھا جو کر نے جانسن کو ذاتی کوڈ کے طور پر بتایا تھا۔

"اور جواب میں مجھے کیا کہنا تھا وہ بھی بتا دو اوور"..... طرف سے کرنل ڈارسن نے کہا۔

"ٹاپ فری اوور"..... عمران نے جواب دیا۔

"یس اب بتاؤ کیوں کال کی ہے اوور"..... کرنل ڈارس میں اطمینان تھا اور عمران اس کے اس اطمینان پر مسکرا دیا۔

"باس میں نے عمران اور اس کے تین ساتھیوں کو ہلا ہے اور ان کی لاشیں اس وقت یہاں ہاؤس میں میرے سامنے اوور"..... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو مار گرایا ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔اس قدر جلد اوور"..... کرنل ڈارسن کی سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"باس آپ کی کال آنے کے بعد میں نے جونی کو ہاؤس کلوز کرنے کا اور ضروری سامان میں باندھنے ہی لگا تھا کہ میں نے باہر سے جونی کی کی۔ میں تیزی سے باہر گیا تو میں نے پورچ میں جونی کو چار افراد رغے میں دیکھا۔ان میں سے دو قوی ہیکل حبشی تھے جب کہ دو م سے ایکریمی۔انہوں نے جونی کو بے ہوش کر دیا تھا اور پھر وہ اندر طرف بڑھنے لگے تو میں تیزی سے سٹنگ روم میں موجود الماری کے چھپ گیا۔ میرے پاس مشین پسٹل موجود تھا۔چند لمحوں بعد وہ ہاں دوڑتے ہوئے سٹنگ روم میں داخل ہوئے اور پھر جیسے ہی وہ ہی زد میں آئے میں نے ان پر فائر کھول دیا۔ان کے ہاتھوں میں بھی الور موجود تھے اور وہ بے حد چوکنا دکھائی دے رہے تھے لیکن شین پسٹل کی اچانک فائرنگ نے انہیں سنبھلنے ہی نہ دیا۔ان میں ایکریمی نے نیچے گر جانے کے باوجود مجھ پر فائر کیا مگر میں اچھل کر وقت اس فائر سے بچ گیا۔ پھر میں نے اسے دوسرا فائر کرنے کی مہلت ی اور مشین پسٹل کا پورا میگزین ان پر خالی کر دیا۔وہ چاروں مر ے تو میں جونی کو ہوش میں لے آیا اور پھر میں نے شک مٹانے کی ل سے ان چاروں کے چہرے میک اپ واشر سے واش کر دیئے۔ ن میں دو تو ایشیائی ہیں جب کہ دو ایکریمی۔ایشیائیوں میں سے ایک کا

www.urdukorner.com

حلیہ ہو بہو وہی ہے جو آپ نے بتایا تھا اور اسی شخص نے ہی
کے باوجود مجھ پر فائر کیا تھا اوور "..... عمران نے تفصیل
ہوئے کہا۔

"اوہ حیرت ہے کہ تم نے اتنی آسانی سے اس قدر خطرناک
کو مار گرایا ہے۔ جونی کہاں ہے اوور"۔ کرنل ڈارسن کا لہجہ بتا
اسے تفصیل سننے کے باوجود عمران کی بات پر یقین نہیں آرہا

"موجود ہے باس اوور"..... عمران نے جواب دیا۔

"اسے بلاؤ اور میری بات کراؤ اوور"..... دوسری طرف
گیا۔

"جی بڑے صاحب میں جونی بول رہا ہوں اوور"..... ہ
تک خاموش رہنے کے بعد عمران نے کہا۔ اس بار اس کے
جونی کی آواز نکلی تھی۔

"جونی کیا ہوا تھا۔ کون لوگ آئے تھے ہاؤس میں تفصیل
اوور"..... دوسری طرف سے کرنل ڈارسن نے کہا۔

"بڑے ہ صاحب مینیجر صاحب نے مجھے کہا کہ آپ کا حکم ہے کہ
یہاں سے جانا ہے اس لئے تیاری کر لو۔ میں پورچ میں گیا ہی
اچانک دو آدمی مجھ پر جھپٹ پڑے۔ ان میں سے ایک نے میر
کوئی چیز ماری میں چیخ کر نیچے گرا میں نے اٹھنے کی کوشش کی
نے میری کنپٹی پر لات مار دی۔ اسی وقت دو اور آدمی بھی
جیسے تھے۔ آگئے تھے۔ پھر میں بے ہوش ہو گیا پھر مجھے ہوش آ

ب مجھ پر جھکے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ان
ں کو ہلاک کر دیا ہے۔ میں نے ان کی لاشیں بھی دیکھی ہیں۔
ل ہال میں پڑی ہیں پھر مینیجر صاحب نے مشین سے ان کے
ہ دھوئے اور پھر آپ کو کال کرنے لگے میں کچن میں چلا گیا۔ اب
صاحب نے مجھے بلایا ہے تو میں آیا ہوں اوور"..... عمران نے
کے نقطہ نظر سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

حیرت ہے کہ جو لوگ بڑی بڑی تنظیموں اور حکومتوں سے نہ مر
ہ جب مرنے پر آئے تو اتنی آسانی سے مر گئے ہیلو جانسن اوور"۔
ر ڈارسن کی پہلے تو بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی جیسے وہ خود کلامی کے
ہیں بول رہا ہو۔ آخر میں اس نے جانسن کو متوجہ کیا تھا۔

یس باس اوور"..... عمران نے اس بار جانسن کی آواز میں جواب
ہوئے کہا۔

تمہاری بیٹی کا کیا نام ہے اوور"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

نیکی باس۔ آپ نے پہلے بھی تفصیلی انٹرویو لیا تھا۔ کیا پھر آپ
انٹرویو لیں گے اوور"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اوہ ٹھیک ہے۔ اچھا دیکھو انگولا کا سیکشن چیف فورڈان لوگوں
قل کرنے کے لئے چارٹرڈ طیارے سے ڈربن روانہ ہو چکا ہے۔ میں
ٹرانسمیٹر پر کال کر کے ساری صورت حال بتا دیتا ہوں۔ وہ
ے پاس آئے گا۔ تم نے اسے لاشیں دکھانی ہیں اور پھر اسے کہنا
کال کرے سمجھ گئے ہو اوور"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

www.urdukorner.com

"یس باس اوور"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوور اینڈ آل"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عم
ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ٹائیگر یہاں میک اپ باکس ہوگا وہ لے آؤ۔ اب مجھے جا
ہوگا اور تمہیں جونی"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہ
سے باہر چلا گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی منفرد دلچسپ اور ہنگامہ خیز سلسلہ

ہاٹ فائٹ (حصہ دوم)

——— مصنف :۔ مظہر کلیم ایم۔ اے

فیلڈ کے چیئرمین کرنل ڈکسن اور عمران کے درمیان ہونے والی بھرپور
۔۔۔ کرنل ڈکسن کا کیا انجام ہوا ———؟
فیلڈ ——— جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں پر دنیا کی سب سے زیادہ
کیس فائر کی گئی۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اس کا شکار ہو گئے یا۔؟
فیلڈ ——— جہاں سے ہاٹ فیلڈ لیبارٹری کا راستہ کھلوانے کے لئے عمران کو
کے کہنے پر ایک جانور کا سہارا لینا پڑا اور اس جانور کی کارکردگی پر عمران
حیرت زدہ رہ گیا ——— انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ سچوئشن۔
لیبارٹری ——— جسے تباہ کرنے میں عمران اپنی پوری صلاحیتوں کے استعمال
بار قطعی طور پر ناکام رہا۔ کیا عمران کی تمام جدوجہد کا انجام ناکامی میں بدل گیا یا۔؟
ٹ ——— عمران۔ ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کی صبر آزما۔ جان لیوا اور لازوال جدوجہد
جدوجہد جو واقعی ہاٹ فائٹ ثابت ہوئی۔ ہاٹ فائٹ کا آخری انجام کیا ہوا۔؟
ایسا ناول جسے جاسوسی ادب میں شاہکار کا درجہ حاصل ہے (شائع ہو گیا ہے)

سف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com


عمران سیریز
ہاٹ فائٹ
مظہر کلیم ایم۔اے
www.urdukorner.com

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ "ہاٹ فائٹ" کا دوسرا اور
ہی حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔اس حصے میں ہاٹ فیلڈ کے خلاف
ان اور اس کے ساتھیوں کی طویل ۔ صبر آزما اور انتہائی جان لیوا
وجہد اپنے انجام کو پہنچ رہی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اسے پڑھنے
لئے یقیناً انتہائی بے چین ہوں گے ۔ لیکن اگر اس سے پہلے اپنے چند
ر بھی ملاحظہ کر لیں تو یقیناً اس سے دلچسپی میں اضافہ ہو گا ۔

پاک پتن سے رضوان امین بابر صاحب لکھتے ہیں ۔"آپ کے ناول
آپ کے ساتھ ساتھ جس طرح نوجوان نسل کی اعلیٰ کردار نگاری کا
یضہ سرانجام دے رہے ہیں وہ واقعی قابل داد ہے البتہ ایک بات
ہ سے ضرور پوچھنی ہے کہ آخر عمران اور جولیا کی شادی میں کیا
اوٹ ہے ۔ میں نے تو اس پر بہت غور کیا ہے لیکن مجھے تو کوئی
اوٹ نظر نہیں آتی ۔

محترم رضوان امین بابر صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا
ہد شکریہ ۔ جہاں تک عمران اور جولیا کی شادی میں رکاوٹ کی بات
ہ تو واقعی بظاہر تو کوئی رکاوٹ نہیں ہے ۔ شادیاں تو ہوتی رہتی ہیں
ن اس بات کو تو آپ بھی تسلیم کریں گے کہ عمران جس انداز کی
ی بسر کر رہا ہے ۔ جس طرح وہ امت مسلمہ اور اپنی قوم اور ملک

www.urdukorner.com

کی خاطر دن رات کام کر رہا ہے کیا شادی کے بعد وہ اس طرح زن
کر سکے گا۔ کیا ملک و قوم کی سلامتی اور امت مسلمہ کے خلاف
طاقتوں کے خاتمے جیسے اعلیٰ مقاصد کو وہ صرف شادی کی عزم
چھوڑنے پر تیار ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے یہی ایک ایسی رکاو
جس کی وجہ سے عمران شادی کو ٹالتا چلا آ رہا ہے۔ لیکن بہر
محاورہ بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ "بکرے کی ماں کب تک خیر
گی"۔ آپ سمجھ دار ہیں اس لئے محاورے کی وضاحت کی ضرورت
ہے۔ اس لئے فی الحال تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت کا انتظا
جب بکرے کی ماں خیر منانا چھوڑ دے۔

چک نمبر ۳۲۔ ج۔ ب امین پور فیصل آباد سے محمد اکرم
صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول میں اور میرے دوست انتہائی
سے پڑھتے ہیں۔ آپ کے ناول واقعی ہم نوجوانوں میں جذبہ حب ا
ابھار رہے ہیں اور ہمیں بھی تحریک ملتی ہے کہ ہم اپنے ملک و قو
خاطر جدوجہد کریں اور معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کے خ
جہاد کرتے رہیں۔ میں اور میرے دوست جہاں تک ہو سکتا ہے یہ
کر رہے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ البتہ آپ
ناولوں میں سائنس جس قدر تیزی سے ترقی کر رہی ہے اس ترقی
ہمیں خوف آتا ہے کہ مستقبل میں سائنس کی یہ ترقی کیا گل کھلا
گی۔

محترم محمد اکرم رضا صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا
یہ۔ آپ نے میرے لئے جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کے
پ کا بے حد ممنون ہوں۔ آپ جو جہاد کر رہے ہیں اس کے لئے
طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں۔ میرا ایمان ہے کہ برائی کو
اور نیکی کو پھیلانے میں گزرنے والا ہر لمحہ انسانیت کی سربلندی
ہوتا ہے اور یہی انسانی زندگی کا اصل مقصد بھی ہے۔ جہاں تک
ی ترقی سے آپ کے خوف کا تعلق ہے تو آپ کو خوفزدہ ہونے کی
ت نہیں ہے کیونکہ سائنس جس قدر بھی ترقی کر جائے۔ بہر حال
ں ذہن کے تابع ہی رہے گی اور اعلیٰ مقاصد کے لئے جدوجہد کرنے
انسانی ذہن سائنس کی ترقی کو انسانیت کے اعلیٰ مقاصد کے
ل کے لئے ہی استعمال کرتے رہیں گے۔

وچ شریف ضلع بہاولپور سے عبدالواحد صاحب لکھتے ہیں۔ "میں
ے دوست آپ کے تمام ناول بڑی دلچسپی انہماک اور پابندی
پڑھتے ہیں۔ آپ ہمارے لئے ایک مجاہد کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ
پنے قلم سے جو جہاد کر رہے ہیں اور جس طرح مسلم دشمن طاغوتی
ں کے عزائم کو بے نقاب کر رہے ہیں وہ واقعی قابل ستائش اور
حسین ہیں لیکن آپ سے چند شکایات بھی ہیں جن میں سرفہرست
کہ اب عمران اس قدر سپر مائنڈ اور سپر فائٹر بن گیا ہے کہ اب
تظیم، کوئی مجرم اس قابل نہیں رہا جس کے مقابلے میں آ کر
ں کو بھی محسوس ہو کہ سپر کے مقابلے میں سوا سپر بھی ہو سکتا ہے

www.urdukorner.com

محترم عبدالواحد صدیقی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کر
بے حد شکریہ۔آپ نے میرے لئے جن جذبات کا اظہار کیا ہے ا
لئے آپ کا ممنون ہوں۔جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو
آپ کا شکایت بجا ہے لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ سر اور سوا
درمیان فرق صرف سوا کا رہ جاتا ہے اور عمران نے مسلسل تجر
ذہانت کے استعمال سے ایسے گر سیکھ لئے ہیں کہ وہ اپنے سر کو
کیا ڈیڑھ میں تبدیل کر لینے میں قادر ہو گیا ہے۔کیونکہ مجرم ذہا
مارشل آرٹ میں مہارت اور سائنس اور سائنسی آلات کے اسٹ
میں سے کسی ایک یا دو کا ماہر ہوتا ہے جب کہ عمران بیک وقت
تینوں خوبیوں سے کام لیتا ہے۔بہرحال امید پر دنیا قائم ہے اس
امید تو کی جا سکتی ہے کہ کبھی نہ کبھی تو اونٹ پہاڑ کے نیچے آئے گا

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

کرنل ڈارسن نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طویل سانس لیا۔
ں کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔اس نے جلدی
ے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن
با دیا۔

"جیکب بول رہا ہوں جناب"..... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈارسن بول رہا ہوں۔فورڈ اس وقت کہاں ہے"۔کرنل
ارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ ایئرپورٹ کے لئے ابھی چند منٹ پہلے روانہ ہوئے ہیں جناب"
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایئرپورٹ فون کر کے اسے کہو کہ روانہ ہونے سے پہلے مجھ سے
فون پر بات کرے"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"بہتر جناب"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور کرنل

www.urdukorner.com

ڈارسن نے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ کمرے میں ٹہلنے

"میں کیسے مان لوں کہ عمران اور اس کے ساتھی صرف جانسن
ہاتھوں مارے جا چکے ہیں۔ مگر وہ جونی۔ وہ تو جھوٹ نہیں بول
اس کے باوجود بھی۔ یہ کیسے ممکن ہے"..... کرنل ڈارسن
میں چلنے کے ساتھ ساتھ مسلسل بڑبڑاتا چلا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً
منٹ بعد میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈ
تیزی سے مڑا اور کرسی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر
اٹھا لیا۔

"ہیلو"..... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"فورڈ بول رہا ہوں۔ خیریت جیکب کا پیغام ملا ہے۔ کہ تم مجھ
فوراً بات کرنا چاہتے ہیں"..... دوسری طرف سے فورڈ کی آواز
دی۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ کرنل ڈارسن
بات کرنا چاہتا ہے۔

"فورڈ ابھی ڈربن سے ہاؤس کیپر جانسن کی کال آئی ہے۔ اس
بتایا ہے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے
کرنل ڈارسن نے کہا۔

"اچھا وہ کیسے۔ اتنی جلدی کیسے یہ سب ہو گیا"..... فورڈ کے
میں حیرت تھی اور کرنل ڈارسن نے اسے پوری تفصیل سنانی شروع
دی۔ جانسن سے ہونے والی گفتگو اور پھر جونی سے ہونے والی گ
سب کا ایک ایک لفظ اس نے دوہرا دیا۔

"گڈ پھر تو مبارک ہو ڈارسن۔ ہاٹ فیلڈ محفوظ ہو گئی۔ پھر تو میرا
آنا بیکار ہے۔ طیارہ تو چارٹرڈ ہو ہی چکا ہے۔ اس پر اب تم چلے جاؤ۔
میں واپس آ جاتا ہوں"..... فورڈ نے کہا۔

"نہیں مجھے جانسن کی کال پر یقین نہیں آ رہا۔ حالانکہ اس نے
ہیلی کوڈ بھی دوہرایا ہے اور ذاتی کوڈ بھی۔ جونی نے بھی اس کی
تائید کی ہے۔ اس کے باوجود میرا دل نہیں مان رہا کہ اس قدر
خطرناک ترین آدمیوں کو جانسن جیسا آدمی اس طرح مار گرائے گا۔
اس لئے میں نے اسے کہہ دیا کہ تم چارٹرڈ طیارے سے ڈربن آ رہے ہو
تمہیں لاشیں چیک کرائے اور جب تم مطمئن ہو جاؤ کہ یہ واقعی
عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہیں تو پھر تم مجھے کال کرو گے پھر
میں جاؤں گا"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"ارے ڈارسن اکثر ایسے واقعات بھی ہو جاتے ہیں کہ ان پر آدمی
یقین نہیں آتا۔ وہ چڑیوں سے باز مرنے والی بات تم نے نہیں سنی
تم نے تسلی کر لی ہے۔ جونی نے بھی تصدیق کر دی ہے تو پھر
شک اب سوائے خواہ مخواہ کے خوف کے اور کیا کہا جا سکتا ہے"۔
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات اپنی جگہ درست ہے۔ ایسا ہو بھی جاتا ہے کہ بڑے
خطرناک لوگ عام سے لوگوں کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں
عمران کی اس قدر آسان موت نجانے کیوں میرے حلق سے اتر
رہی"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

www.urdukorner.com

"تو پھر ایسا ہے کہ تم بھی ساتھ آجاؤ تم وہیں ایئرپورٹ پر رک
میں جانسن کے پاس چلا جاؤں گا اور تصدیق کر کے تمہیں ایئرپو
فون کر دوں گا"..... فورڈ نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو میں آرہا ہوں۔ میں مسکا
میں آؤں گا۔ کیونکہ جب تک عمران کی موت کی حتمی تصدیق
جائے۔ میں ڈربن اصل صورت میں نہیں جانا چاہتا"..... ڈ
سن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آجاؤ۔ میں لاؤنج میں موجود ہوں گا۔ مجھے تا
کر لینا"۔ دوسری طرف سے فورڈ نے کہا اور کرنل ڈارسن نے
کہہ کر رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
کار میں بیٹھا وہ ایئرپورٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ایئرپورٹ
رش تھا۔ لیکن ایک طرف کھڑا فورڈ اسے دور سے ہی نظر آ گ
چنانچہ وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو فورڈ"..... کرنل ڈارسن نے اس کے پاس پہنچ کر
فورڈ چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"بڑا شاندار میک اپ کیا ہے میں تو پہچان ہی نہیں سکا۔
میں نے تمہیں کافی دور سے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا"..... حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کرنل ڈارسن بے اختیار مسکرا دیا

"آؤ چلیں پرائیویٹ رن وے پر ہمارا جیٹ طیارہ تیار کھڑا
فورڈ نے کہا اور پھر ایک طرف کو مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک

طیارے میں بیٹھے فضا میں بلند ہو چکے تھے۔

"یہ کتنا وقت لے گا ڈربن تک پہنچتے پہنچتے"..... کرنل ڈارسن نے قدرے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"جیٹ طیارہ ہے۔ اس کے باوجود چار گھنٹے کا سفر ہے"..... پاس بیٹھے ہوئے فورڈ نے کہا اور کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی چار گھنٹوں کے مسلسل اور طویل سفر کے بعد وہ ڈربن پہنچ گئے۔

"اب تم یہاں کہاں رکو گے۔ مجھے بتا دو تاکہ میں وہیں تمہیں فون کر دوں"..... فورڈ نے ایئرپورٹ کے پبلک لاؤنج میں پہنچ کر کرنل ڈارسن سے کہا۔

"میرا خیال ہے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں ہو سکتا ہے اگر میرا شک غلط ہوا تو ایسی صورت میں ہمیں وہاں کوئی خطرہ نہ ہوگا اور اگر میرا شک درست نکلے گا تو پھر تم ان کے مقابلے میں کچھ نہ کر سکو گے۔ دوسری بات یہ کہ میں جانسن اور جونی دونوں کو دیکھتے ہی پہچان جاؤں گا کہ وہ اصلی ہیں یا نہیں۔ اس طرح ہمیں لمبی سر دردی سے نجات مل جائے گی"..... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ لیکن کیا پھر اس طرح منہ اٹھائے وہاں چلے جانا چاہئے۔ میرا خیال ہے۔ ہم مارکیٹ سے بے ہوش کرنے والی گیس کے کیپسول لے لیں۔ پہلے یہ کیپسول اندر فائر کریں اور پھر اطمینان سے اندر چلے جائیں گے۔ جو بھی صورت حال ہوگی

www.urdukorner.com

ہم بہرحال محفوظ رہیں گے اور وہ لوگ زندہ ہوئے تو ان کی گر
میں آسانی ہو جائے گی"..... فورڈ نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ یہ لاجواب اور انتہائی محفوظ ترکیب ہے۔ آؤ
اسلحہ مارکیٹ چلتے ہیں"..... کرنل ڈارسن نے کہا اور تھوڑی
وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھے مارکیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے
مارکیٹ پہنچ کر انہوں نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر مارکیٹ سے وا
قسم کے مشین پسٹل اور ان کے میگزین وغیرہ خریدنے کے ساتھ
انہوں نے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول اور فائر گ
ساتھ ساتھ اس کے انٹی انجکشنز بھی خریدے اور خریداری سے فا
کر وہ ایک بار پھر ٹیکسی میں بیٹھے روز ٹاؤن کی طرف بڑھے چلے
تھے۔ روز ٹاؤن کے داخلی چوک پر ہی انہوں نے ٹیکسی چھوڑ
ٹیکسی کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ دونوں پیدل چلتے ہوئے
بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈارسن ہاؤس کے سامنے پہنچ گئے۔
ہاؤس کا پھاٹک بند تھا۔

"تم یہیں ٹھہرو میں جا کر کیپسول فائر کر آتا ہوں۔ گیس
اثرات ختم ہو جانے پر ہم اندر داخل ہوں گے"..... فورڈ نے
کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور فورڈ تیز تیز قدم اٹھاتا
کراس کرتا ہوا ڈارسن ہاؤس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سائیڈ
داخل ہو کر اس نے جیب سے فائر گن نکالی اور پھر ادھر ادھر دیکھ
نے ہاتھ اٹھایا اور گن کا رخ عمارت کی طرف کر کے اس نے ٹ

یا۔ کرچ کی آواز کے ساتھ سرخ رنگ کا کیپسول اڑتا ہوا عمارت کے
ر جا کر غائب ہو گیا۔ فورڈ مسلسل ٹریگر دباتا چلا گیا اور پھر اس نے
گر سے اس وقت ہاتھ ہٹایا جب میگزین میں موجود چاروں کیپسول
ر ہو گئے۔ فورڈ جانتا تھا کہ ان کیپسولوں میں انتہائی طاقتور گیس
ی ہوئی ہے اس لئے چار کیپسول پوری عمارت میں موجود
ندوں کو بے ہوش کر دینے کے لئے کافی ثابت ہوں گے اس نے
ل واپس جیب میں ڈالی اور اطمینان سے چلتا ہوا واپس سڑک کی
ری طرف ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے کرنل ڈارسن کی
ف بڑھتا چلا گیا۔

کیا ہوا فائر کر دیئے"..... کرنل ڈارسن نے اس کے قریب آنے
پوچھا۔

ہاں..... چار کیپسول فائر کیے ہیں۔ اب تک جو بھی ہاؤس میں ہو
ہوش ہو چکا ہو گا"۔ فورڈ نے جواب دیا۔

اب ہمیں دس منٹ انتظار کرنا پڑے گا۔ تاکہ گیس کے اثرات
طرح زائل ہو جائیں"۔ کرنل ڈارسن نے کلائی پر بندھی ہوئی
ی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا اور فورڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بہرحال اب فکر والی کوئی بات نہیں اگر تمہارا خدشہ درست ہوا
ان اور اس کے ساتھی اندر ہوں گے تو وہ بے ہوش ہو چکے ہوں
اور اگر تمہارا خدشہ غلط ثابت ہوا تو جانسن اور جونی بے ہوش
ملیں گے"..... فورڈ نے کہا۔

www.urdukorner.com

"کاش عمران اور اس کے ساتھی اندر ہوں "..... کرنل ڈا
نے کہا تو فورڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب وہ اندر کیوں نہ ہوں گے "..... فورڈ نے
بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ عمران انتہائی عیار آدمی ہے۔ اس لئے کہہ رہا ہوں۔ حالانکہ
بھی مجھے نگرانی کرنے والا کوئی آدمی نظر نہیں آیا"..... کرنل ڈ
نے کہا۔

"تم ذہنی طور پر اس سے بری طرح مرعوب ہو چکے ہو ڈارسن
لئے ایسی بات سوچ رہے ہو فکر مت کرو وہ اندر لاشوں کی صورت
پڑے ہوئے ملیں گے یا بے ہوشی کے عالم میں "..... فورڈ نے
کرنل ڈارسن نے منہ سے جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں
دیا۔ ساتھ ساتھ کرنل ڈارسن مسلسل کلائی پر بندھی ہوئی گھ
دیکھ رہا تھا اور پھر جب دس منٹ پورے ہو گئے تو کرنل ڈارسن
پڑا۔

"چلو اب دس منٹ ہو گئے ہیں "..... کرنل ڈارسن نے
میں کہا اور تیزی سے سڑک کراس کر کے اپنی کوٹھی کے پھا
طرف بڑھ گیا۔ فورڈ بھی اس کے ساتھ تھا۔ پھاٹک پر رک کر
ڈارسن نے ہاتھ اٹھایا اور کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ فورڈ خاموش
وہ سمجھ گیا تھا کہ کرنل چیکنگ کر رہا ہے اور جب دو تین م
انتظار کرنے کے باوجود کوئی رد عمل نہ ہوا تو کرنل ڈارسن

ئے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

میں اوپر چڑھ کر کود تا ہوں "..... فورڈ کے کہا اور کرنل نے
اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے پھاٹک پر چڑھا اور چند لمحوں بعد اندر
د گیا۔ کرنل ڈارسن ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے
ا سائیڈ پھاٹک اندر سے کھول دیا گیا اور کرنل ڈارسن اندر داخل ہوا۔
ا ٹھی پر مکمل سکوت چھایا ہوا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوٹھی
الی ہو۔

یا تو واقعی سب بے ہوش ہو چکے ہیں یا پھر یہ کوٹھی خالی ہے "۔
رنل ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور وہ دونوں تیزی سے قدم
ھاتے اندرونی طرف کو بڑھتے چلے گئے۔ برآمدے سے گزر کر وہ جب
ڑی میں داخل ہو کر سٹنگ روم کے کھلے دروازے سے اندر داخل
ئے تو وہ دونوں ہی چونک پڑے۔

اوہ یہ تو جانسن اور جونی ہیں "..... کرنل ڈارسن نے صوفوں پر
وش پڑے ہوئے جانسن اور جونی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

ان کے صحیح سلامت ہونے کا مطلب ہے کہ یہ سچے تھے سہ یہاں
ہیں عمران اور ان کے ساتھیوں کی لاشیں بھی پڑی ہوں گی "۔
نے تیز لہجے میں کہا اور کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
ن اور جونی دونوں کو وہ پہچان گیا تھا کہ وہ اصل ہیں اور یہ بات
ن آتے ہی اس کے جسم میں جیسے اطمینان کی لہریں دوڑتی چلی
ا۔ وہ تیزی سے مڑا اور فورڈ کے ساتھ اس سٹنگ روم سے نکل کر

www.urdukorner.com

دوسرے کمروں کو چیک کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ایک
دروازہ کھلا ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ دروازے پر پہنچے۔ ان دونوں
سے بیک وقت مسرت بھری آوازیں نکلیں کیونکہ سامنے د
ساتھ دو ایشیائی پڑے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے دروازے
ہی تھے اور ان میں سے ایک چہرہ عمران کا تھا۔ ڈارسن کے
عمران کا چہرہ دیکھتے ہی بے پناہ مسرت کی لہر سی اٹھی اور وہ
کمرے میں داخل ہوا۔ فورڈاس کے پیچھے تھا اور پھر ابھی وہ دونو
کے درمیان پہنچے ہی تھے کہ اچانک سرر کی تیز آواز کے ساتھ
دونوں کے قدموں تلے سے غائب ہو گیا اور وہ دونوں
لاشعوری کوشش کے باوجود سر کے بل گہرائی میں گرتے چ
ان کے حلق سے چیخیں سی نکلیں اور پھر انہیں یوں محسوس ہوا
کے سروں پر کسی نے قیامت توڑ دی ہے۔ دھماکوں کی آوا
ساتھ ہی ان کے احساسات ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔

"یہ فورڈ نجانے کس قسم کا آدمی ہو۔ اس لئے ہمیں باقاعدہ منصوبہ
دی کر لینی چاہیئے"..... اپنا اور ٹائیگر کا میک اپ اور لباس تبدیل
لینے کے بعد عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک آدمی کے لئے منصوبہ بندی کی کیا ضرورت ہے باس وہ آئے
تو اسے آسانی سے چھاپ لیا جائے گا"..... ٹائیگر نے ایسے لہجے میں
جیسے اسے عمران کے اس خیال پر حیرت ہو رہی ہو کہ ایک آدمی کو
نے کے لئے بھی وہ باقاعدہ منصوبہ بندی کی بات کر رہا ہے۔

"ہو سکتا ہے وہ اکیلا نہ آئے اس کے ساتھ تین چار افراد مزید ہوں
۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شرمندگی
تاثرات ابھر آئے۔

"یس باس آپ واقعی ہر پہلو کو ذہن میں رکھتے ہیں۔ پھر ایسا ہے کہ
ف اور جوانا کو ہم باہر نگرانی پر مامور کر دیتے ہیں۔ اس طرح کافی

www.urdukorner.com

آسانی ہو جائے گی"..... ٹائیگر نے کہا۔

"اس کوٹھی کی سچوئیشن ایسی ہے کہ باہر نگرانی آسان نہیں ہے وہ لوگ باقاعدہ تربیت یافتہ ہیں۔ اس لئے اگر انہوں نے نگرانی کر لی تو پھر ہمارا سارا ڈرامہ ہی فیل ہو کر رہ جائے گا۔ مجھے کچھ اور سو ہو گا"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ٹائیگر بھی خاموشی سے اٹھا اس کے پیچھے چلتا ہوا باہر آ گیا۔ عمران مختلف کمروں کا جائزہ لیتے ہو آگے بڑھا چلا جا رہا ہے اور پھر وہ جیسے ہی ایک کمرے میں داخل ہوا بے اختیار چونک پڑا۔

"اس کمرے کی ساخت بتا رہی ہے کہ اس کے نیچے کوئی خاص کا تہہ خانہ ہے"..... عمران نے کمرے کے اردگرد دیوار کا بغور لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کے ساتھ دیوار پر لگے ہو سوئچ پینل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے غور سے سوئچ پینل کو دیکھ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

"ادھر دہلیز پر آ کر کھڑے ہو جاؤ نجانے کمرے کا کون سا حصہ کھ سوئچ پینل پر ریلنگ سسٹم کا خصوصی بٹن موجود ہے"..... نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر تیزی سے بڑھ کر دہلیز میں کھڑا ہو عمران خود بھی دہلیز پر اس کے ساتھ کھڑا ہوا اور پھر اس نے ہاتھ بڑ سب سے نیچے لگا ہوا ہلکے سنہرے رنگ کے ابھرے ہوئے گول ب انگلی کی مدد سے دبا دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ آدھے

وہ فرش ایک لمحے میں چاروں طرف دیواروں میں غائب ہو گیا اور وہ دہلیز پر اس طرح کھڑے تھے جیسے کسی گہرے کنویں کی منڈیر پر ہوں۔ عمران نے آگے کی طرف جھک کر نیچے کی طرف دیکھا پھر اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے ایک بار ہی بٹن پریس کر دیا اور فرش سرر کی تیز آواز کے ساتھ دوبارہ برآمد ہو گیا۔

"گڈ یہ سسٹم کام آ سکتا ہے۔ جا کر چیک کرو شاید کہیں مکینیکل باکس موجود ہو۔ اگر وہ مل جائے تو اس سے کام لیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"سٹور میں موجود ہے۔ میں نے دیکھا تھا"۔ ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک مکینیکل ٹول باکس موجود تھا۔ عمران نے اس سے باکس لے کر فرش پر رکھا اور پھر اسے کھولنا شروع کر دیا پھر اس نے باکس کو الٹ پلٹ دیا۔ بے شمار چھوٹے بڑے ٹولز فرش پر بکھر گئے۔ ساتھ باریک اور موٹی تانبے کی تاروں کے گچھے بھی تھے۔ عمران نے تار کا گچھا اٹھایا اور اس میں سے کافی ساری تار کھول کر اس نے وائر کٹر سے اسے کاٹا اور پھر دوسرے اوزار ہاتھ میں لے کر وہ سوئچ پینل کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اس نے چند لمحوں میں ہی سوئچ پینل کا اوپر والا ڈھکن کھول کر اسے علیحدہ کیا اور پھر اس نے دوسرے اوزاروں کی مدد سے اس پر بڑے ماہرانہ انداز میں کام کرنا شروع کر دیا۔ اس سوئچ کے

www.urdukorner.com

اندر تار کو ایڈجسٹ کر کے اس نے سوئچ پینل کے نیچے فرش پر سا
پڑے ہوئے فٹ پیڈ کو اٹھا کر باہر کی طرف رکھ دیا اور پھر فٹ پیڈ
بالکل نیچے موجود ایک چوکور بلاک کو اس نے چند لمحوں کی کو
سے علیحدہ کر لیا اور ٹائیگر نے دیکھا کہ اس بلاک کے نیچے ایک
وغریب اور انتہائی پیچیدہ ایک چوکور مگر ضخامت میں پتلی مشین
تھی۔ عمران نے اس سوئچ کے ساتھ منسلک کی گئی تار کو انڈر گرا
پائپ سے گزارا اور پھر اس کا دوسرا سرا اس نے باقی تاروں کے
ملا کر اس مشین کے ایک حصے کے ساتھ بڑے ماہرانہ انداز میں جو
اور پھر سوئچ پینل پر کچھ دیر مزید کام کرنے کے بعد اس نے سوئچ
کو پہلے کی طرح ایڈجسٹ کر دیا۔

"لو اب یہ میرے مطلب کے مطابق کام کرنے کے لئے تیار ہو
ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسے باس"..... ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے اسے اس طرح ایڈجسٹ کیا ہے کہ جیسے ہی کوئی
فٹ پیڈ سے گزر کر تقریباً کمرے کے درمیان پہنچے گا۔ فرش خود بخود
بٹن پریس کیے غائب ہو جائے گا۔ جانسن اور جونی کے چہروں پر میں
اور تمہارا میک اپ کر کے میں یہاں انہیں سامنے والی دیوار کے
لٹا دوں گا۔ اگر وہ فورڈ اکیلا آیا تو پھر تو کوئی مسئلہ نہ ہو گا۔ لیکن اگر
کے ساتھ مزید افراد ہوئے تو پھر ہم دونوں انہیں اپنی اور تمہاری لاش
دکھانے اس کمرے میں لے آئیں گے۔ ظاہر ہے فورڈ اور اس

اندر داخل ہوں گے اور پھر جیسے ہی وہ کمرے کے درمیان میں
گے وہ نیچے کنویں میں جا گریں گے۔ گہرائی کافی ہے۔ اس لئے وہ
چ گر کر بے ہوش ہو جائیں گے۔ ہم دہلیز پر ہی رک جائیں گے۔
سب کچھ حفظ ماتقدم کے طور پر ہے۔ تاکہ اگر سچوئیشن ایسی ہو
ان پر بیک وقت قابو نہ پا سکیں تب یہ ترکیب عمل میں لائی
ی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لن جوزف اور جوانا وہ کہاں ہوں گے"..... ٹائیگر نے کہا۔

نہیں اس خالی کوٹھی میں بھیج دوں گا۔ تاکہ وہ اندر سے بیرونی
کرتے رہیں۔ ہو سکتا ہے کچھ لوگ باہر رک جائیں۔ ان میں
بھی اندر آئیں گے۔ انہیں ہم سنبھال لیں گے اور جتنے باہر رہ
گے انہیں جوزف اور جوانا سنبھال لیں گے۔ میں فورڈ کو ہر
میں زندہ پکڑنا چاہتا ہوں تاکہ اس کی مدد سے کرنل ڈارسن کو
باہر نکالا جا سکے"..... عمران نے مزید وضاحت کرتے ہوئے
ٹیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ ان
تظامات سے باقاعدہ فارغ ہو گئے۔ جانسن اور جونی جنہیں
بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے گئے تھے۔ ان پر عمران نے اپنا اور
صل چہروں والا میک اپ کر دیا تھا اور پھر انہیں اس کمرے
کے ساتھ اس طرح لٹا دیا گیا کہ ان کے چہرے دروازے کی
تھے۔ جوزف اور جوانا کو اس خالی کوٹھی میں بھیج دیا گیا اور
انہیں سختی سے منع کر دیا تھا کہ جب تک آنے والے اندر نہ

www.urdukorner.com

آجائیں یا جتنے بھی افراد آئیں ان میں کچھ اندر داخل نہ ہو جائیں انہوں نے مداخلت نہیں کرنی ۔ البتہ اگر باہر نگرانی کے لئے کچھ افراد رہ جائیں تو انہوں نے انہیں چیک کرتے رہنا ہے ۔ لیکن جب تک عمران زیرو ون ٹرانسمیٹر پر ان کو مزید ہدایات نہ دے انہوں نے ان کے خلاف بھی حرکت میں نہیں آنا اور پھر زیرو ون ٹرانسمیٹر کا ایک سیٹ جوانا کو دے کر عمران نے انہیں باہر بھیج دیا اور پھر عمران اور ٹائیگر دونوں راہداری کے آغاز میں سٹنگ روم میں صوفوں پر فورڈ کی آمد کا انتظار کرنے میں مصروف ہو گئے ۔

" انگولا سے یقیناً فورڈ جیٹ جہاز چارٹرڈ کرا کر یہاں پہنچے گا اور اس میں بھی اسے چار گھنٹے بہرحال لگ جائیں گے ۔ ایئرپورٹ سے یہاں پہنچنے تک مزید نصف گھنٹہ چاہیئے اور مزید کسی بھی بات کے لئے نصف گھنٹے کا مارجن رکھ لیا جائے تو اس طرح پانچ گھنٹے بعد ہی وہ یہاں تک پہنچ سکے گا اور ابھی ڈھائی گھنٹے گزرے ہیں اس کا مطلب ہے کہ ابھی ڈھائی گھنٹے ہمیں مزید انتظار کرنا ہوگا "..... عمران نے باقاعدہ وقت کا حساب لگاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ عمران صوفے پر ہی لیٹ گیا تھا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں جب کہ ٹائیگر اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا تھا ۔ پھر ڈھائی گھنٹے کا طویل وقفہ بہرحال گزر گیا اور عمران اور ٹائیگر دونوں چوکنا ہو کر بیٹھ گئے ۔ ان کے کان کال بیل کی آواز پر لگے ہوئے تھے ۔ پھر مزید آدھا گھنٹہ گزر گیا لیکن کال بیل نہ کی ۔

محبوب کی آمد کے انتظار سے بھی کٹھن انتظار ثابت ہو رہا ہے "
نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بھی مسکرا دیا مگر اس سے
ن کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک انہیں باہر پورچ
آواز سنائی دی جیسے کوئی انڈہ ٹوٹا ہو ۔
یسی آواز ہے "..... عمران اور ٹائیگر دونوں نے چونک کر
کے ساتھ ہی یکے بعد دیگر انڈے ٹوٹنے جیسی آوازا بھریں اور
جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوئے ہی تھے کہ یکلخت عمران کا ذہن
فتار لٹو کی طرح گھوما اور اسی لمحے اس کے ذہن میں یہ احساس
بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی ہے ۔ اس کے ساتھ ہی
ائیگر کے صوفے پر گرنے کی آواز سنی اور پھر اس کے تمام
تاریکی کی دلدل میں تیزی سے دھنستے چلے گئے ۔

www.urdukorner.com

"جوزف اور جوانا دونوں کوٹھی کی دوسری منزل پر موجود ا
ایسے کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جو بالکل سائیڈ پر بنا
تھا اور اس کی دیواریں شیشوں کی تھیں۔ شاید اسے ویو روم کی طر
بنایا گیا تھا۔ انہوں نے شیشوں پر موجود پردوں کو اس طرح ایڈج
کر دیا تھا کہ وہ ڈارسن ہاؤس کے پھاٹک اور اس کے سامنے کا رخ ا
سے آسانی سے دیکھ سکیں جب کہ باہر سے کسی کو ان کی موجودگ
علم نہ ہو سکے۔

"اس بار ماسٹر نے عجیب سا انتظام کیا ہے۔ حالانکہ ایک دو آدمی
کو سنبھالنا کوئی مشکل کام تو نہیں ہے"..... جوانا نے پاس
ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس ہر پہلو کا خیال رکھتا ہے جوانا۔ اس کے دماغ میں ر
معبد کی طرح بے شمار آنکھیں ہیں اور ہر آنکھ ایک دوسرے

نظر دیکھتی ہے۔ باس دنیا کے عظیم ترین دیوتا کا اوتار ہے"۔
نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں کہا اور جوانا اس کی بات سن
ختیار مسکرا دیا۔

بتاؤ جوزف تمہیں افریقہ چھوڑے ہوئے مدت ہو گئی ہے اور تم
یل عرصے کے دوران مہذب دنیا میں رہ رہے ہو۔ اس کے
نہارے ذہن سے یہ دیوتا۔ دیویاں۔ وچ ڈاکٹر وغیرہ ابھی تک
یں دور ہوئے"..... جوانا نے کہا۔

ا عظیم افریقہ کا عظیم پرنس ہوں جوانا اور عظیم افریقہ ایسے
ی سرزمین ہے کہ مہذب دنیا ان رازوں کے عشر عشیر کو بھی
نتی۔ تمہاری یہ مہذب دنیا سائنس پر تکیہ کر کے مہذب کہلاتی
تند ایجادات کر کے وہ یہ سمجھتی ہے کہ وہ دنیا کے تمام رازوں
ف ہو چکی ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ عظیم افریقہ کے وچ
یہ ایسے رازوں سے واقف ہیں کہ اگر ان میں سے ایک راز بھی
مہذب دنیا کو پتہ چل جائے تو تمہاری یہ مہذب دنیا افریقہ کا
ہی عقیدت کی بنا پر جھک جانے پر مجبور ہو جائے اور یہ راز یہ
وچ ڈاکٹر یہ سب میری روح کا حصہ ہیں میرے خون میں شامل
باس مجھے نہ ملتا۔ جو دراصل عظیم دیوتا کا اوتار ہے تو میں یقیناً
، ان تمام رازوں کا راز دار ہوتا اور پورا افریقہ میرے نام کی
"..... جوزف بولنے پر آیا تو پوری روانی سے بولتا چلا گیا۔
یں افریقہ کے کتنے رازوں کا علم ہے"..... جوانا نے

www.urdukorner.com

مسکراتے ہوئے کہا چونکہ عمران نے انہیں بتا دیا تھا کہ انہیں ان لوگوں کی آمد کے لئے طویل انتظار کرنا پڑے گا اس لئے جوانا جان بوجھ کر اس موضوع پر بات کر رہا تھا تاکہ وقت گزر سکے۔

"بے شمار ایسے علوم ہیں جو میرے خون میں شامل ہیں۔ لیکن ان کا اظہار صرف اسی وقت ہو سکتا ہے جب دیوتا چاہتے ہیں ویسے نہیں" جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کسی ایک پراسرار علم کا مظاہرہ تو میرے سامنے بھی کر دو تاکہ مجھے یقین آجائے"..... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ میں جو افریقہ کا شہزادہ ہوں۔ میں جسے وچ ڈاکٹر شمولی اپنا استاد مانتا تھا۔ میں جس کے سر پر کئی بار عظیم وچ ڈاکٹر ہانی نے ہاتھ پھیرا تھا۔ تم اس جوزف کو چیلنج کر رہے ہو"۔ جوزف نے انتہائی برا ماننے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے میں اس عام سی دنیا کا ایک عام سا آدمی تم جیسے رازوں کے راز دان کو کیسے چیلنج کر سکتا ہوں۔ میں تو صرف اپنی ا تسلی کے لئے کہہ رہا تھا کہ تم خواہ مخواہ برا مان گئے۔ چلو مت دکھاؤ کو شعبدہ میں تو ویسے ہی تمہیں عظیم مانتا ہوں"..... جوانا نے جلدی سے کہا تو جوزف کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھر گئی۔

"یہ کھڑکی میں لگا ہوا شیشہ دیکھ رہے ہو۔ تمہاری مہذب دنیا کا سائنس کا خیال ہے کہ جب تک اسے کسی مادی چیز سے ضرب نہ لگا جائے یہ نہیں ٹوٹ سکتا لیکن میں یہاں بیٹھے بیٹھے اسے بغیر انگلی ہلا

وں۔ بولو توڑ کر دکھا دوں"..... جوزف بھی موڈ میں آگیا

یں بند کر کے توڑ دو تب مانوں کیونکہ میں نے سنا ہوا ہے کہ ا علم بھی ہوتا ہے کہ لوگ نظروں سے بڑی بڑی مضبوط توڑ دیتے ہیں۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ ذہنی قوت کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے جو نظروں کے ذریعے باہر نکلتی ہے" نے جواب دیا۔

یں اس کی طرف سے پشت کر لیتا ہوں پھر تو ٹھیک ہے"۔ نے کہا۔

پھر میں واقعی تمہیں عظیم افریقہ کے رازوں کا راز دان مان ..... جوانا نے کہا اور جوزف مسکراتا ہوا اٹھا۔ اس نے کرسی کو گھما کر رکھی اور پھر شیشے کی طرف پشت کر کے بیٹھ گیا دلچسپی سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ جوزف بے حس و حرکت تھا۔ پھر جب پانچ منٹ گزر گئے اور شیشہ ٹوٹنے کی آواز نہ تو جوانا سے نہ رہا گیا وہ بول پڑا۔

ے بس رہنے دو میں ویسے ہی مان لیتا ہوں"..... جوانا نے یں کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی نہ ہوا تھا کہ یکلخت تڑاخ ابھری اور اس کے ساتھ شیشے کی کرچیاں نیچے گر گئیں۔

۔ کیا۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ نہیں یہ تو ممکن ہی نہیں ہے" یرت کی شدت سے چیخ پڑا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات

www.urdukorner.com

تھے جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آرہا ہو حالانکہ پردے کے
شیشے کی کرچیوں کا ایک بڑا ڈھیر پڑا اسے صاف دکھائے دے رہا تھا۔

"افریقہ عظیم ہے جوانا۔ تمہارے خواب وخیال سے بھی عظیم۔
تو کہہ رہے تھے کہ میں نظروں سے شیشے کو دیکھ کر توڑ دوں گا۔ ا
دیکھو میری اس طرف پشت تھی اور پھر شیشے کے سامنے پردہ بھی پڑا
تھا۔ اس کے باوجود شیشہ ٹوٹ چکا ہے"..... جوزف نے کر
سیدھی کر کے بیٹھتے ہوئے بڑے فاتحانہ انداز میں کہا اور جوانا نے ا
کر پردہ ہٹایا واقعی شیشے کی پوری شیٹ کرچی کرچی ہو کر نیچے فرش پر گ
چکی تھی۔

"انتہائی حیرت انگیز۔ ناقابل یقین۔ اگر یہ سب کچھ میرے سا
نہ ہوا ہوتا تو میں کبھی یقین نہ کرتا۔ لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ آخر
کون سا علم یا راز ہے کہ جس سے ایسا محیر العقول کام کیا جا سکتا ہے"
جوانا شدید ترین حیرت کے عالم میں بول رہا تھا۔

"تم شیشے کی بات کر رہے ہو۔ عظیم وچ ڈاکٹر بانی پتھروں کو بھ
توڑ پھوڑ کر رکھ دیا کرتا تھا۔ وہ جھیلوں کو دلدلوں میں بدل دینے
طاقت رکھتا تھا اور بھیڑیوں کو بھیڑیں بنا دیا کرتا تھا اور اس نے کئی
میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور مجھے اپنا بیٹا کہا تھا"..... جوزف
فاتحانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تم نے کیا کیسے۔ آخر اس کی کوئی نہ کوئی توجیہہ تو ہو گی"
جوانا کی سوئی ابھی تک سائنسی توجیہہ میں اٹکی ہوئی تھی۔

مجھے نہیں معلوم یہ کیسے ہوا ہے۔ میں نے تو عظیم وچ ڈاکٹر بانی
ج سے کہا تھا کہ جوزف وی گریٹ کو چیلنج کیا گیا ہے چنانچہ عظیم
کٹر بانی نے مجھے شرمندہ ہونے سے بچا لیا ہے"..... جوزف نے
دیا اور جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

اب مجھے اس بات پر یقین کرنا پڑ گیا ہے کہ افریقہ واقعی پراسرار
ں آماجگاہ ہے"..... جوانا نے کہا اور جوزف بے اختیار مسکرا دیا
آنکھوں میں مسرت کی چمک تھی۔

میرا خیال ہے کافی دیر گزر گئی ہے۔ اب ہمیں اپنی ڈیوٹی کی طرف
ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ باس نے سارے پراسرار راز ناک کے راستے
ل دینے ہیں"۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا چونک

ں واقعی"..... جوانا نے کہا اور پھر اس کی نظریں باہر کو اٹھ
لیکن سڑک اور اردگرد کا ماحول صاف تھا۔ پھر انہیں اس طرح
ئے نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ اچانک جوانا چونک پڑا۔
دو آدمی۔ ان کی نظریں ڈارسن ہاؤس پر جمی ہوئی ہیں"..... .
نے کہا۔

ں میں دیکھ رہا ہوں"..... جوزف نے جواب دیا اور پھر ان
ایک آدمی تیزی سے سڑک کراس کر کے کوٹھی کی طرف آتا
دیا اور پھر دیوار کی اوٹ میں آجانے کی وجہ سے وہ ان کی نظروں
ب ہو گیا۔ جب کہ دوسرا آدمی سڑک کے دوسرے کنارے پر

www.urdukorner.com

اپنی جگہ کھڑا ہوا تھا۔ لیکن اس کے انداز میں بے چینی اور اضطرا
انہیں اتنے فاصلے سے بھی صاف نظر آرہا تھا۔ چند لمحوں بعد غائب
جانے والا آدمی انہیں دوبارہ دکھائی دیا۔ وہ اب واپس پہلے آدمی
طرف جارہا تھا۔

"یہ کوٹھی میں تو داخل نہیں ہوا"..... جوزف نے کہا۔

"شاید جائزہ لینے گیا ہو۔ بہرحال یہی ہمارے مطلوبہ آدمی ہیں
ہیں بھی یہ دو ہی اور ہوتے تو لازماً ان کی جھلک نظر آجاتی"..... جو
نے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اب وہیں کھڑ
ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے ان میں سے وہ آدمی جو اپنی
کھڑا رہا تھا بار بار کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔

"انہیں شاید اپنے ساتھیوں کی آمد کا انتظار ہے۔ اسی لئے بار
گھڑی دیکھ رہا ہے"..... جوانا نے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر
دیا۔

"کیوں نہ ماسٹر کو ان کے متعلق بتا دیا جائے"..... جوانا
جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا جس میں زیرو ون ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

"نہیں باس نے جس طرح کہا ہے ویسا ہی کرنا ہوگا۔ باس خود
سے بھی زیادہ چوکنا ہوگا"..... جوزف نے کہا اور جوانا نے ہاتھ واپس
کھینچ لیا۔ کافی دیر تک وہ دونوں وہیں کھڑے رہے پھر وہ اکٹھے ہی کو
کی طرف بڑھنے لگے اور ان میں سے ایک نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل
بٹن پریس کیا اور پھر کافی دیر تک کھڑے رہے۔

ں نے پھاٹک نہیں کھولا"..... جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے

"ہاں ٹائیگر کو جونی کے روپ میں پھاٹک کھولنے آنا چاہیئے تھا"۔
نے کہا اور پھر انہوں نے ان میں سے اس آدمی کو جو کوٹھی کی
میں غائب ہو گیا تھا۔ پھاٹک پر چڑھ کر اندر اترتے دیکھا۔
اندر ضرور کوئی گڑبڑ ہو چکی ہے جوزف۔ ہمیں فوری مداخلت کر
چاہیئے"..... جوانا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔
ہو سکتا ہے یہ بھی باس کی کوئی پلاننگ ہو۔ تمہیں یاد نہیں ہے
ں نے ہمیں سختی سے منع کر دیا تھا کہ جب تک اس کی طرف سے
ت نہ آئے ہم نے قطعی کوئی مداخلت نہیں کرنی"..... جوزف
اب دیا اور جوانا نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر
ریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ دوسرا آدمی بھی
ٹھی کے اندر جا چکا تھا اور جب انہیں اندر گئے ہوئے پانچ چھ
و گئے تو جوانا نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔
ب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا جوزف۔ مجھے کوئی لمبی گڑبڑ لگتی
یسا نہ ہو کہ ماسٹر کو کوئی نقصان پہنچ جائے۔ اس لئے میں کال
وں"..... جوانا نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اس
یکو نسی ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر کے کال دینا شروع کر دی۔
ب کافی دیر تک کال دینے کے باوجود دوسری طرف سے کال اٹنڈ
ں تو جوانا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جوزف کے چہرے پر بھی

www.urdukorner.com

پہلی بار پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوجوزف معاملہ واقعی گڑبڑ ہے"..... جوانا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔ جوزف بھی اس کے پیچھے تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ ڈارسن ہاؤس کے گیٹ پر پہنچ چکے تھے۔ سائیڈ گیٹ اندر سے بند نہ تھا اس لئے اسے دھکیل کر جوانا نے کھولا اور وہ دونوں ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے تیزی سے دوڑتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمارت میں اس طرح خاموشی طاری تھی جیسے عمارت خالی ہو۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ عمران اور ٹائیگر بھی اندر ہیں اور وہ دونوں آدمی بھی اندر ان کے سامنے گئے تھے۔

"یہ خاموشی کیوں ہے"..... جوزف نے اس بار واقعی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن جوانا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور پھر وہ جیسے ہی سٹنگ روم میں داخل ہوئے۔ انہوں نے عمران اور ٹائیگر کو جانسن اور جونی کے روپ میں صوفوں پر پڑے ہوئے دیکھا۔ وہ دونوں تیر کی طرح ان کی طرف لپکے اور پھر ان دونوں نے بیک وقت عمران اور ٹائیگر کے سینے پر ہاتھ رکھ دیئے۔

"صرف بے ہوش ہیں لیکن وہ دونوں کہاں ہیں جو اندر آئے تھے انہیں دیکھنا ہوگا"..... جوانا نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے واپس مڑ گئے۔ اب ان دونوں کے چہروں پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ انہیں سب سے زیادہ فکر عمران اور ٹائیگر کی طرف سے تھی اور صرف بے ہوش ہو جانا ان کے نزدیک خطرناک بات

"یہ کمرہ بھی اسی طرح ہے۔ جانسن اور جونی ویسے ہی پڑے ہوئے"..... جوانا نے اس کمرے کے دروازے کے سامنے پہنچ کر جوزف کہا جس میں جانسن اور جونی عمران اور ٹائیگر کے میک اپ میں ہوئے تھے۔ چونکہ یہ میک اپ ان کے سامنے کیا گیا تھا اس لئے اس تبدیلی کا علم تھا اور پھر ان دونوں نے پوری کوٹھی چھان لیکن وہ دونوں افراد انہیں کہیں بھی نظر نہ آئے۔

"یہ کیا اسرار ہے۔ وہ دونوں کہاں غائب ہو گئے"..... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس کو ہوش میں لاتے ہیں پھر وہ خود ہی انہیں تلاش کرے گا" جوزف نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ جوانا بھی اس کے پیچھے تھا سٹنگ روم میں پہنچ کر انہوں نے عمران اور ٹائیگر کو ہوش میں لانے کی ہر ممکن کوششیں کر ڈالیں لیکن وہ کسی طرح ہوش میں ہی نہیں آ رہے تھے۔

"یہ یقیناً کسی گیس کی وجہ سے بے ہوش ہیں۔ اوہ اب بات کچھ کچھ سمجھ میں آنے لگ گئی ہے۔ اس دوسرے آدمی نے یقیناً سائیڈ سے جا کر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی ہو گی جس کی وجہ سے ماسٹر ٹائیگر دونوں بے ہوش ہو گئے اور پھر یہ دونوں اندر آئے لیکن پھر چلے گئے۔ یہی بات سمجھ میں نہیں آ رہی اور دوسری بات یہ کہ کون سی گیس استعمال کی گئی ہے اب جب تک اس کا توڑ نہ ہو

www.urdukorner.com

گا۔ماسٹر اور ٹائیگر ہوش میں نہیں آسکتے۔یا تو انہیں ہسپتال لے جائے لیکن پھر پولیس کا پرابلم پیدا ہو جائے گا "..... جوانا پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اس کی فکر نہ کرو جوانا۔باس اور ٹائیگر ہوش میں آسکتے ہیں۔ طریقہ آتا ہے "..... جوزف نے کہا۔

"کیسا طریقہ کیا پھر کوئی الفریتی علم استعمال کرو گے "..... نے چونک کر کہا۔

"ارے نہیں باس نے خود مجھے اس بارے میں ٹریننگ دی میں خنجر لے آؤں سٹور سے "..... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہ تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔جوانا ہونٹ بھینچے کھڑا رہا۔اصل میں اس کے ذہن میں اندر آنے والوں کے ہ ہونے کا مسئلہ الجھا ہوا تھا۔چند لمحوں بعد جوزف واپس آیا تو اس ایک ہاتھ میں خنجر اور دوسرے ہاتھ میں میڈیکل باکس تھا۔میڈ باکس رکھ کر اس نے عمران کو پشت کے بل الٹا کیا اور پھر ا گدی پر دو انگلیاں رکھ کر اس نے اس جگہ کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ لمحوں بعد اس کی انگلیاں ایک جگہ ساکت ہو گئیں اور پھر اس نے کی نوک ان دونوں انگلیوں کی درمیانی جگہ رکھ کر ہاتھ کو ذرا سی ضر دی اور پھر دونوں انگلیوں کو دبا کر اس نے ہاتھ علیحدہ کر لیا۔جس اس نے خنجر کی نوک سے کٹ لگایا تھا۔وہاں سے خون تیزی سے لگا تھا۔جوزف نے جلدی سے خنجر صوفے پر رکھا اور میڈیکل

راس نے اس میں سے پینڈنج نکالی اور پھر اس زخم پر اسے لگا دیا۔ بھی چند لمحوں بعد باس خود بخود ہوش میں آجائے گا"۔جوزف نے تے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی چند ند عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے اور نے جلدی سے آگے بڑھ کر پشت کے بل پڑے ہوئے عمران کو پر ہی سیدھا لٹا دیا اور تھوڑی دیر بعد عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے ل گئیں۔

س۔باس "..... جوزف نے کہا اور عمران کی دھندلی دکھائی لی آنکھوں میں یکلخت شعور کی چمک ابھر آئی اور دوسرے لمحے وہ ٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ اپنی گردن کی طرف اٹھ گیا۔

نہہ تو اعصابی آپریشن کیا ہے۔لیکن تم یہاں۔کیا مطلب "۔ نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور جوانا نے اسے پوری تفصیل بتا

ہ اس کا مطلب ہے کہ چوہے دان نے واقعی کام کر دکھایا۔گڈ عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ہے دان "..... جوانا اور جوزف دونوں نے حیرت بھرے لہجے

ل حفظ ماتقدم کے طور پر چوہے دان تیار کیا تھا۔وہی کام آگیا لوگ تو وہیں کوٹھی میں بیٹھے میری کال کا انتظار کرتے رہ

www.urdukorner.com

جاتے اور مجھے اس بار واقعی جنت کی سیر کے لئے جانا پڑ جاتا"۔ عم
نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا بیرونی دروازہ کراس
گیا۔ جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے تھے اور پھر عمران اس کمرے
سامنے آکر رک گیا جس میں جانسن اور جونی پڑے ہوئے تھے۔ جو
اور جوانا اس کے پیچھے تھے۔ عمران دروازے کے سامنے رک گیا۔

"اس کمرے میں تو صرف وہ جانسن اور جونی پڑے ہیں"..... ج
نے کہا۔

"تم اندر گئے تھے چیکنگ کے لئے"..... عمران نے مسکرا
ہوئے پوچھا۔

"اندر تو نہیں گئے یہیں سے ہی وہ دونوں نظر آرہے ہیں"۔ ا
نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"اچھا ہوا نہیں گئے ورنہ یہ چوہے دان بہرحال اتنا بڑا ضرور ہے
تم جیسے دو دیوؤں کو بھی چوہے بنا دیتا"..... عمران نے مسکرا
ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے فٹ پیڈ اٹھا کر ایک طرف
اور پھر دونوں ہاتھوں سے نیچے موجود بلاک بھی اٹھا لیا۔ اب
مخصوص مشینری نظر آرہی تھی۔ عمران نے ایک چھوٹی سی تار
انگلیوں سے پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو مشین میں سے
سا نکلا اور اس کے ساتھ ہی سرر کی تیز آواز کے ساتھ نصف سے
کمرے کا فرش دیوار میں غائب ہو گیا۔ تار جو عمران نے کھینچی تھی
ایک طرف سے ٹوٹ چکی تھی اور عمران سیدھا کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ

تھا کہ اب جب تک وہ اس تار کو دوبارہ نہ جوڑے گا۔ فرش اسی
کھلا رہے گا۔ ورنہ تو چند لمحوں بعد فرش دوبارہ برابر ہو جاتا۔

یہ ہے چوہے دان"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر
ی طرف جھک کر اس نے نیچے جھانکا تو فرش پر دو آدمی ٹیڑھے
انداز میں پڑے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

جوزف تم نیچے اترو یہاں سائیڈ پر لوہے کی سیڑھی نیچے جا رہی ہے
ن دونوں کو اٹھا کر اوپر لے آؤ"..... عمران نے کہا اور جوزف
سے آگے بڑھا اور پھر ایک سائیڈ سے نیچے جاتی ہوئی سیڑھی کے
کنویں میں غائب ہو گیا۔

یہ ایک تو مر چکا ہے باس۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔
دوسرا زندہ ہے"۔ کنویں کی تہہ سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

پہلے اس زندہ کو اوپر لے آؤ۔ تاکہ اس سے پوچھ گچھ تو کی جا سکے"۔
نے کہا اور چند لمحوں بعد جوزف اوپر آیا تو اس کے کاندھے پر ایک
لدا ہوا تھا۔ جوانا نے آگے بڑھ کر اسے جوزف کے کاندھے سے اٹھا
راہداری میں لٹا دیا اور جوزف واپس نیچے اتر گیا۔

یہ میک اپ میں تو نہیں ہے"..... عمران نے اس آدمی پر
کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ
اسی لمحے جوزف دوسرے آدمی کو اٹھا کر اوپر لے آیا اور جوانا نے
بھی گھسیٹ کر اٹھایا اور اسے بھی راہداری میں لٹا دیا۔ وہ واقعی
تھا۔ جوزف باہر آگیا تھا۔

www.urdukorner.com

"یہ تو البتہ میک اپ میں ہے۔ان دونوں کے لباسوں کے تلا
لو"..... عمران نے کہا اور جوزف اور جوانا نے ان کی تلاشی لینا شرا
کر دی اور چند لمحوں بعد وہ ان کے لباسوں سے کافی ساری چیزیں بر
کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جن میں انٹی گیس انجکشن بھی تھے۔ گ
کیپسول فائر گن بھی تھی۔ مشین پسٹل بھی تھے اور دوسرے کاغذا
اور سامان بھی۔اس زندہ آدمی کے لباس سے ایک ڈائری بھی بر
ہوئی تھی۔ عمران نے وہ ڈائری اٹھا کر اسے کھولا اور سرسری طور
دیکھنے لگا۔

"اوہ تو یہ فورڈ ہے۔دوسرا اس کا کوئی ساتھی ہو گا"..... عمرا
نے ڈائری کھول کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر ٹائیگر کو یہ انٹی گیس انجکشن لگا دوں"۔جوانا نے کہا۔

"ارے ہاں وہ تو ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا ہے۔اسے انجکشن ل
اور جوزف تم فورڈ کو اٹھا کر وہیں سٹنگ روم میں لے آؤ۔ تاکہ ا
سے بات چیت ہو سکے"..... عمران نے کہا اور واپس سٹنگ روم
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر ہوش میں آ چکا تھا اور اس دورا
فورڈ کو بھی کرسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ عمران کے کہنے پر اسے ہو
میں لایا گیا اور ہوش میں آتے ہی فورڈ نے بری طرح کراہنا شروع
دیا۔شاید اس کے جسم کی کوئی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جس کی وجہ سے اسا
بے حد تکلیف محسوس ہو رہی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ اس تکلیف
وجہ سے وہ جلد لاشعور سے شعور میں پہنچ جائے گا۔اس لئے وہ کرسی

ا بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔

وہ۔اوہ۔ تم۔ تم۔جانسن۔یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"۔
ی طرح ہوش میں آتے ہی اس آدمی نے یکلخت تقریباً چیختے ہوئے

ہلے تم اپنا تعارف کراؤ"..... عمران نے جانسن کے لہجے میں
رتے ہوئے کہا۔

یں فورڈ ہوں انگولا سیکشن کا چیف۔وہ۔وہ کرنل ڈارسن کہاں
..... فورڈ نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار
پڑا۔

رنل ڈارسن تو کیا تمہارے ساتھ چیف تھا"..... عمران نے
کر پوچھا۔اس کا لہجہ جانسن والا تھا۔

ں وہ میرے ساتھ آیا تھا۔وہ میک اپ میں ہے۔اس لئے تم
چان نہ سکے ہو گے۔ لیکن یہ سب کیا ہے۔ اس کمرے میں
فرش کیوں غائب ہو گیا اور ڈارسن کہاں ہے۔ تم نے مجھے
باندھ رکھا ہے۔ تم ہوش میں کیسے آ گئے"..... فورڈ نے
بھرے لہجے میں بولنا شروع کر دیا اور عمران نے بے اختیار ایک
ھانس لیا۔

یرا نام جانسن نہیں ہے"..... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا
بے اختیار چونک پڑا۔اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی

www.urdukorner.com

"تم ۔ تم ۔ مگر ۔ جب تم بے ہوش پڑے تھے تو ڈارسن نے کہ تم اصل جانسن ہو ۔ یہ ۔ یہ ۔ مگر تم "..... فورڈ کے لہجے میں ترین بوکھلاہٹ نمایاں تھی ۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آرہا ہو مگر اسی لمحے ٹائیگر ۔ جوزف جوانا اندر داخل ہوئے ۔ جوانا نے اس مردہ آدمی کو اٹھایا ہوا تھ کہ ٹائیگر کے ہاتھ میں مسک اپ واشر تھا ۔

"باس یہ مسک اپ میں ہے ۔ اس لئے میں مسک اپ واشر ہوں "..... ٹائیگر نے کہا ۔ ان تینوں کو دیکھ کر فورڈ کے چہر مردنی کے سے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تھے ۔

"یہ کرنل ڈارسن ہے ۔ کاش یہ نہ مرتا ۔ اس سے تو میں نے کچھ پوچھنا تھا "..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا

"کرنل ڈارسن ۔ یہ "..... ٹائیگر نے حیران ہو کر فرش ہوئی لاش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

"تم ۔ تم کون ہو ۔ چیف کیسے مر گیا ۔ اوہ یہ کیسے ممکن ۔ فورڈ کے لہجے میں شدید حیرت ابھر آئی تھی ۔

"میرا نام علی عمران ہے ۔ جانسن نہیں ہے ۔ جانسن اور جو کمرے میں پڑے ہوئے تھے جہاں تم نیچے کنویں میں جا گرے میں نے ان پر اپنا اور اپنے ساتھی کا مسک اپ کر دیا تھا اور تم چیف کو ہم نے نہیں مارا ۔ یہ سر کے بل نیچے گرنے کی وجہ سے ہے اس کی گردن ٹوٹ گئی ہے اگر میرا بس چلتا تو میں اسے بچا لیتا

ان نے اس بار سرد لہجے میں کہا تو فورڈ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی گئیں ۔

م ۔ م ۔ مگر چیف نے تو کہا تھا کہ تم اصل ہو ۔ اسی لئے تو وہ یا تھا اور یہ تو اس کی رہائش گاہ تھی ۔ پھر اس کمرے کا فرش اور تو گیس سے بے ہوش پڑے تھے ۔ پھر "..... فورڈ نے بیک ہن میں ابھرنے والی ساری باتیں پوچھنا شروع کر دیں ۔

ں نے حفظ ماتقدم کے طور پر اس کمرے کا میکنزم اپنی مرضی سے ک کر دیا تھا ۔ لیکن میرے ذہن میں یہ بات نہ آئی تھی کہ تم اخل ہونے سے پہلے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو ورنہ میں کچھ اور بندوبست کرتا ۔ بہرحال پھر بھی میرا یہ حفاظتی ام آگیا اور سنو اب تمہارا یہ انٹرویو ختم ۔ ڈارسن تو مر گیا ہے ۔ اس سے تو پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی ۔ البتہ اب تم بتاؤ گے کہ اپنے ہیڈ کوارٹر کس سے بات کی تھی اور کیا بات کی تھی ۔ یقیناً یہ ساری بات چیت تمہارے سامنے کی ہو گی "..... عمران ہ لہجے میں کہا ۔

یں اس نے میرے سامنے کوئی بات نہیں کی تھی ۔ وہ مجھ سے ک کر چکا تھا ۔ البتہ تمہارے ساتھ اس نے میرے سامنے بات ..... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

و فورڈ میرے سامنے غلط بات کرنے کی آئندہ کوشش نہ کرنا ۔ ارے جسم کا ایک ایک ریشہ خود ہی ساری بات اگل دے گا ۔

www.urdukorner.com

لیکن اس دوران تمہاری جو حالت ہو گی اس کا اندازہ تمہیں نہیں
عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہوتا گیا۔
" میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ مجھے واقعی علم نہیں ہے ۔ میں جب ا
کمرے میں گیا تو میں نے ڈارسن کو انتہائی پریشان دیکھا میرے پوچھ
اس نے بتایا کہ اس نے ہیڈ کوارٹر کسی ڈیوک سے بات کی ہے
اس نے بتایا ہے کہ ڈیمرے بلیک آئی لینڈ گیا ہے اور اسے گئے ہو
دوسرا روز ہے ۔ نہ ہی وہ واپس آیا ہے اور نہ ہی اس سے رابطہ قائم ہو
ہے ۔ ڈارسن فوری طور پر خود بلیک آئی لینڈ جانا چاہتا تھا۔ لیکن پھر ا
نے جانسن سے رابطہ قائم کیا اور جانسن نے اسے ہیلی کاپٹر کی یہاں
کی اطلاع دی تو پھر اس نے یہاں تم لوگوں کو ہلاک کرنے کی پلاننگ
بنائی ۔ میں بھی اسی مقصد کے لئے آرہا تھا کہ پھر ایئر پورٹ پر اس
مجھ سے بات کی اور خود ساتھ آنے کے لئے کہا اور پھر ہم دونوں یہاں
گئے ۔ وہ تم سے انتہائی خوفزدہ تھا۔ اس لئے ہم نے راستے میں مار کر
سے بے ہوش کر دینے والی گیس اور اس کی فائر گن خریدی اور پہلے
نے یہاں گیس فائر کی ۔ پھر ہم اندر داخل ہوئے تم دونوں ہم
سٹنگ روم میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے ۔ ڈارسن نے تمہیں د
کر تمہارے اصل ہونے کا اعلان کیا اور تمہیں دیکھ کر وہ مطمئن ہو
پھر دوسرے کمرے میں ہم نے تمہاری اور تمہارے ساتھی کی لاش
بھی دیکھیں ۔ ابھی انہیں چیک کرنے کے لئے ہم کمرے میں دا
ہوئے ہی تھے کہ اچانک فرش ہمارے قدموں کے نیچے سے غائب ہ

پھر میں بے ہوش ہو گیا اور اس کے بعد اب ہوش آیا ہے "۔
ہ از خود ساری بات بتا دی ۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا

ڈیمرے کے بعد اب وہاں کا انچارج ڈیوک ہے ۔ ہیڈ کوارٹر کی
ں کیا ہے "..... عمران نے پوچھا۔
ہے نہیں معلوم میں نے کبھی وہاں کال نہیں کی "..... فورڈ

الانکہ تم انگولا سیکشن کے انچارج ہو اور تمہارے تعلقات
سے انتہائی بے تکلفانہ ہیں اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تم
ں کبھی کال نہیں کی "..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
ں سچ کہہ رہا ہوں ۔ ڈارسن واقعی میرا بے تکلف دوست تھا۔
میں کیسے معلوم ہو گیا۔ کیا تم نجومی ہو "..... فورڈ نے بات
رتے چونک کر پوچھا۔
م اسے چیف کہنے کی بجائے مسلسل ڈارسن کہہ رہے ہو ۔ اس
تمہارے تعلقات کا اندازہ ہو جاتا ہے مسٹر فورڈ ۔ ویسے ایک
ا دوں کہ سچ جھوٹ پرکھنے کے لحاظ سے میں واقعی نجومی ہوں ۔
ر کہہ رہا ہوں کہ ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی بتا دو " .... عمران نے

ں سچ کہہ رہا ہوں مجھے معلوم نہیں ہے "..... فورڈ نے کہا۔
انا "..... عمران نے مڑ کر جوانا سے کہا۔

www.urdukorner.com

"یس ماسٹر"..... جوانا نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے مؤد
لہجے میں کہا۔

"فورڈ کی ایک آنکھ نکال دو"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے بھی اسی طرح سادہ لہجے میں کہا
تیزی سے فورڈ کی طرف لپکا۔

"سم۔ سم سچ کہہ رہا ہوں"..... فورڈ نے گھبرائے ہوئے لہجے
کہنا شروع کیا لیکن اس کا فقرہ اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی تیز
کربناک چیخ کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔ جوانا نے بڑے سرد مہرانہ ا
میں اپنی موٹی سی اور نیزے کی طرح اکڑی ہوئی انگلی اس کی دائیں آ
میں مار دی تھی۔ فورڈ کا جسم بری طرح تڑپنے لگا اس کا چہرہ تکلیف
شدت سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ اس کے حلق سے مزید کئی چیخیں نکلیں
پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ جب کہ
اس کی چیخوں سے بے نیاز اپنی انگلی فورڈ کے لباس سے رگڑ کر
کرنے میں اس طرح مصروف تھا جیسے اس نے کسی انسان کی آ
نکالنے کی بجائے کسی دیوار کے سوراخ میں انگلی ماری ہو۔

"اسے ہوش میں لے آؤ۔ مجھے یقین ہے کہ اب یہ سچ بولے گا"
عمران نے کہا اور جوانا نے دوسرا ہاتھ اس کے منہ اور ناک پر رکھ کر
دیا۔ چند لمحوں بعد فورڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہ
اور جوانا پیچھے ہٹتا چلا گیا اور پھر ایک اور کربناک چیخ کے ساتھ فو
اکلوتی آنکھ ایک جھٹکے سے کھل گئی۔ بے پناہ تکلیف کی وجہ سے ا

سرخ رنگ کی ہو رہی تھی اور چہرہ بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔ اس
سم پسینے میں اس طرح ڈوب گیا تھا جیسے وہ لباس سمیت نہا کر
د۔

ی ایک آنکھ باقی ہے فورڈ۔ اس لئے سچ بول دو ورنہ"۔ عمران
ئی سرد لہجے میں کہا۔

۔ تم۔ تم انتہائی سفاک ہو۔ تم۔ تم۔ ظالم ہو۔ سفاک ہو"
نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

نا"..... عمران نے فورڈ کی بات سن کر جوانا سے مخاطب ہو
ں کا لہجہ پہلے کی طرح سرد تھا۔

ا ماسٹر"..... جوانا نے بھی اسی پہلے جیسے لہجے میں جواب
ئے کہا۔

بتاتا ہوں رک جاؤ میں بتاتا ہوں"..... فورڈ نے چیختے
ور ساتھ ہی اس نے تیزی سے فریکونسی بتانی شروع کر دی۔
ج لو اگر جھوٹ بولا تو تمہارے حق میں اچھا نہ رہے گا"۔
غراتے ہوئے کہا۔

ا میں سچ کہہ رہا ہوں"..... فورڈ نے جواب دیا۔
ر لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آؤ اور جوانا تم اسے وقتی طور پر آف
... عمران نے ٹائیگر اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔
ست مارو۔ میں نے سچ بتا دیا ہے۔ میں واپس چلا جاؤں گا۔
ے آڑے نہ آؤں گا"..... فورڈ نے انتہائی خوفزدہ انداز میں

www.urdukorner.com

چیختے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں تمہیں ہلاک نہیں کیا جا رہا صرف بے ہوش کیا
ہے۔ تاکہ ہم تمہاری بات کی اصلیت معلوم کر سکیں"..... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے جوانا نے اس کا سر اور کا
دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو فورڈ کے
سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور پھر ڈوبتی چلی گئی۔ اس کی گردن ٹیڑ
چکی تھی اور وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ جوانا پیچھے ہٹ گیا۔ عمران کی
پیشانی پر شکنیں پھیلی ہوئی تھیں۔ ڈارسن کی موت نے اس کے
کے مطابق سارا معاملہ گڑبڑ کر دیا تھا۔ کیونکہ راستہ کھولنے والی
کو ڈارسن آپریٹ کر سکتا تھا۔ ماسٹر کمپیوٹر کا خصوصی کوڈ بھ
ڈارسن کو ہی معلوم ہو گا۔ اس لئے عمران سوچ رہا تھا کہ اب
کو کس طرح آگے بڑھائے گا۔

"یہ لیجئے باس"..... چند لمحوں بعد ٹائیگر نے واپس آ کر ایک
ساخت کا ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران
ار کرسی کھسکا کر اپنے سامنے رکھی اور پھر ٹرانسمیٹر اس کرسی پر
اس نے فورڈ کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع
فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن آن کیا
ڈارسن کے لہجے میں کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو کرنل ڈارسن کالنگ ڈیوک اوور"..... عمر
منہ سے بار بار یہی آواز نکل رہی تھی۔

یس ڈیوک اٹنڈنگ چیف اوور"..... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر
یک آواز سنائی دی۔

ایمرے کے متعلق کوئی اطلاع اوور"..... عمران نے کہا۔

سوری باس پہلے آپ سپیشل کوڈ دوہرائیں۔ آپ نے خود ہی
دی تھی اوور"..... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

گڈ تمہاری یہ فرض شناسی مجھے پسند آئی ہے"..... عمران نے
ڈارسن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور پھر سپیشل کوڈ
ر اس نے اوور کہہ دیا۔ یہ وہی سپیشل کوڈ تھا۔ جو اس نے پہلے
ڈارسن کی کال پر بطور جانسن دوہرایا تھا اور جو اس نے ڈارسن
کے دفتر سے ملنے والی فائل میں پڑھا تھا۔

ب ذاتی کوڈ بھی دوہرا دیجئے تاکہ آپ کی ہدایت مکمل ہو سکے اوور"
ری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ایک لمحے کے لئے سوچا اور
ے لمحے اس نے وہی کوڈ دوہرا دیا جو ذاتی کوڈ کے نام سے کرنل
نے جانسن کو بتایا تھا۔ کیونکہ اس کے سوا اسے اور کسی ذاتی
لم نہ تھا اور اسے کچھ کچھ یقین تھا کہ کرنل ڈارسن نے یہی کوڈ
کو بھی بتایا ہو گا کیونکہ فوری طور پر نیا کوڈ تیار کرنا خاصا مشکل
ہے۔

ں چیف اب میں آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں۔ میں نے آپ
پر ہیڈ کوارٹر سیل کر دیا ہے۔ نہ ہی میں نے ڈیمرے کو کال کیا
نہ ڈیمرے کی طرف سے کوئی کال آئی ہے اوور"..... دوسری

www.urdukorner.com

طرف سے ڈیوک کی مطمئن آواز سنائی دی اور عمران مسکرا دیا۔ ا
آئیڈیا درست ثابت ہوا تھا کہ ذاتی کوڈ ہی ہے۔

" میں نے انگولا سیکشن چیف فورڈ کی مدد سے یہاں ڈربن
عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا ہے اور ان کو لاشوں
تبدیل کرنے کے بعد ہی میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ اس لئے
ہاٹ فیلڈ پر منڈلانے والا خطرہ مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے اوور "۔ ع
نے کہا۔

" اوہ گڈ چیف مبارک ہو چیف اوور "..... دوسری طرف
ڈیوک نے اس بار قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

" شکریہ اب ہیڈ کوارٹر کو اوپن کر دو اور سنو میں اب یہاں سے
راست بلیک آئی لینڈ جا رہا ہوں۔ تاکہ وہاں تباہ ہونے والے حی
دوبارہ تعمیرات کے بارے میں مکمل جائزہ لے سکوں اور اس کے
مجھے لیبارٹری کے اس راستے کو بھی دوبارہ اسی حصے کے ساتھ منہ
کرنا پڑے گا۔ میرے ساتھ ایکریمی انجینیروں کی ایک ٹیم ہے۔
لئے میں انہیں ساتھ لے کر ہیڈ کوارٹر نہیں آ سکتا۔ تم ایسا کر
لیبارٹری کا راستہ کھول دو۔ باقی کام میں کر لوں گا اوور "..... ع
نے کہا۔

" لیکن باس سپر ایکس مشین کو تو صرف آپ ہی آپریٹ کر سکتے
جب تک آپ کی آواز اس مشین میں ٹرانس نہ ہو گی اور لیبارٹ
ماسٹر کمپیوٹر اسے چیک کر کے اوکے نہ کرے گا راستہ کھل ہی

۔آپ کو تو خود معلوم ہے اوور "..... ڈیوک کے لہجے میں حیرت

مجھے معلوم ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں فوری طور پر ہیڈ کوارٹر
آسکتا اوور "..... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

تو پھر چیف آپ براہ راست ماسٹر کمپیوٹر کو سپیشل ٹرانس پر
ت دے دیں۔ آخری صورت تو یہی ہو سکتی ہے اوور "۔ ڈیوک
اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

اوہ گڈ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی کرنا ہو گا
ڈآل "..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

ہ فائلیں کہاں ہیں ٹائیگر ان میں سے ایک فائل سپیشل ٹرانس
ے میں تھی۔ لیکن وہ کوڈ میں تھی اس لئے میں نے اسے تفصیل
یں پڑھا۔ دکھاؤ مجھے فائلیں "..... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر
ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ایک طرف بندھی
لوں کی طرف بڑھ گیا۔

ب اس جانسن، جونی اور فورڈ تینوں کا خاتمہ کر دو۔ اب ان کی
ت باقی نہیں رہی اور ان کا زندہ رہ جانا ہمارے لئے خطرناک بھی
ہے "..... عمران نے جوانا سے کہا۔

یں ماسٹر "..... جوانا نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب
مین پسٹل نکالا اور پھر پلک جھپکنے میں اس نے بندھے ہوئے اور
ل فورڈ پر فائر کھول دیا۔ جب کہ عمران اس دوران ہر چیز سے

www.urdukorner.com

لاتعلق فائلوں کو کھول کر ان میں سپیشل کوڈ والی فائل تلاش کر
میں مصروف رہا۔ اس نے مڑ کر بھی نہ دیکھا تھا کہ فورڈ کا کیا حشر
ہے۔

"یہ ہے فائل۔ اب اسے ڈی کوڈ کرنا ہوگا۔ چلو وہیں دفتر چلتے ہ
وہاں اطمینان سے یہ کام ہو سکے گا"..... عمران نے فائل علیحد
کے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ جوانا اس دوران باہر جا چکا تھا۔
جانسن اور جونی دونوں کا خاتمہ کر سکے۔ عمران کو جونی کی موت کا
دیتے ہوئے افسوس ضرور تھا کیونکہ وہ محض ایک ملازم تھا۔
حالات ایسے تھے کہ وہ اسے کسی طرح بھی زندہ نہ چھوڑ سکتا تھا کیو
ابھی اصل مشن اس نے مکمل کرنا تھا اور جونی کی وجہ سے کسی بھی
ان پر کوئی مصیبت ٹوٹ سکتی تھی۔ دفتر میں پہنچ کر عمران نے ک
سنبھالی اور پھر فائل کھول کر اس نے میز پر موجود پیڈ اٹھایا اور
میں موجود تحریر کو اس نے ڈی کوڈ کرنا شروع کر دیا۔ کوڈ چونکہ
تھا۔ اس لئے اسے اس کو ڈی کوڈ کرنے میں مغزماری نہ کرنی پڑی
فائل میں صرف دو کاغذ تھے اس لئے تقریباً نصف گھنٹے میں عمران
ان دونوں کاغذات پر موجود تحریر ڈی کوڈ کر لی اور پھر وہ اسے بغور پ
میں مصروف ہو گیا۔

"گڈ اب شاید وہ ماسٹر کمپیوٹر راستہ کھول دے"..... عمران
کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کیا آپ ڈارسن کے لہجے میں بات کریں گے ماسٹر کمپیو

....." ٹائیگر نے کہا۔

ہاں لیکن اگر تمہارا خیال ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر آواز کے فرق کو
کر لے گا تو ایسا اب ممکن نہیں ہے۔ یہ سپیشل ٹرانس لیبارٹری
وجود ایک علیحدہ مشین ہے۔ اس کے ساتھ کال خصوصی کوڈ
و گی اور اس مشین کی جو تفصیل اس فائل میں دی ہوئی ہے۔
کے مطابق یہ مشین صرف کوڈ چیک کرتی ہے آواز نہیں اور پھر یہ
کوڈ چیک کر کے ماسٹر کمپیوٹر کو خود ہی راستہ کھولنے کا حکم دے
ماسٹر کمپیوٹر اس کا حکم ماننے کے لئے مجبور ہے"..... عمران نے
وڈ شدہ کاغذ اٹھا کر ہاتھ میں پکڑتے ہوئے دروازے کی طرف
ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdukorner.com

ڈیوک کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ وہ
وقت ہیڈ کوارٹر میں چیف کے خاص کمرے میں موجود تھے۔ اس
سامنے ٹرانسمیٹر موجود تھا جس سے ابھی ابھی اس کی چیف سے
ہوئی تھی اور گو سپیشل کوڈ اور ذاتی کوڈ سب کچھ درست تھا۔ چیف
آواز اور لہجہ بھی وہ اچھی طرح پہچانتا تھا لیکن اس کے باوجود نجا۔
بات تھی کہ اس کا ذہن اس کال سے پوری طرح مطمئن نہ ہو پا
اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کہیں پس منظر میں کوئی ایسی
موجود ہے جو اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اسے اچھی طرح معلوم
ہاٹ فیلڈ کا اصل چیئرمین لارڈ نامیری تھا جو ہلاک ہو چکا ہے۔ اس
بعد اس کی بیٹی بھی فلپس کے ساتھ بلیک آئی لینڈ کی تباہی میں
چکی ہے اور ہاٹ فیلڈ کا چیف اب کرنل ڈارسن ہے۔ ڈیمرے کی
سے کوئی کال نہ آنے سے اسے یہ بھی اندازہ تھا کہ ڈیمرے بھی

ئی ایجنٹوں کے ہاتھوں یقیناً ہلاک ہو چکا ہوگا اور اگر کرنل
کے ساتھ کچھ ہو جاتا ہے تو پھر پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہاٹ
چیف از خود وہ بن جائے گا۔ ویسے تو اس کا عہدہ ہیڈ کوارٹر میں
چیف کا تھا۔ لیکن اس کی فطرت ایسی تھی کہ وہ اپنے آپ کو ہر
سے باخبر رکھتا تھا۔ گو آج سے پہلے اس نے کبھی ہاٹ فیلڈ جیسی
عریف تنظیم کا چیف بننے کا کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا۔
پ بہرحال پے در پے ایسے حالات نمودار ہوئے تھے کہ یہ بات
کسی صورت بھی ممکن نہ تھی اب ممکن نظر آ رہی تھی۔ ڈیوک کا
انڈا سے تھا اور وہ ہاٹ فیلڈ میں آنے سے پہلے کانڈا کی سیکرٹ
کا ایک فعال اور کامیاب رکن رہا تھا۔ اس لحاظ سے اس کے
پر خاصے بڑے کارنامے بھی تھے۔ لیکن پھر سیکرٹ سروس کا
یک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تو وہاں اس کی جگہ لینے کا جھگڑا
گیا۔ ڈیوک نے بھی اس کے لئے کوشش کی لیکن اس کا سب
حریف اس کے مقابلے میں کامیاب رہا اور اس کے چیف بنتے
ہی خاموشی سے کانڈا چھوڑ کر ہاٹ فیلڈ میں شامل ہو گیا۔ کیونکہ
علوم تھا کہ اس کا حریف سب سے پہلے اس کا خاتمہ کرائے گا اور
وہ وہاں ہیڈ کوارٹر میں سیکورٹی چیف تھا اور واپس کانڈا نہ گیا
ڈ نامیری سے اس کے پرانے تعلقات تھے اور یہی تعلقات اس
آئے تھے اور لارڈ نامیری نے اسے خود ہی ہاٹ فیلڈ کے
ٹر کا سیکورٹی چیف بنا دیا تھا اور تب سے وہ یہیں تھا اور شاید یہ

www.urdukorner.com

اس کا تجربہ تھا جس کی وجہ سے وہ اس کال سے ذہنی طور پر مشکوک ہو رہا تھا۔ وہ بیٹھا کافی دیر تک سوچتا رہا کہ اس بارے میں کچھ کرے یا خاموش ہو جائے۔ لیکن پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ڈائری نکال کر اس نے اسے کھولا۔ اس ڈائری میں ہاٹ فیلڈ کے تمام سیکشنز کی مخصوص فریکونسز درج تھیں اور پھر اس نے انگولا کی مخصوص فریکونسی ٹرانسمیٹر پر ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ کرنل ڈارسن نے پہلی کال کے وقت اسے بتایا تھا کہ وہ ڈربن آنے سے پہلے انگولا میں رک گیا ہے۔ اس ڈائری میں ہر فریکونسی کے آگے سیکشن کے انچارج کا نام بھی درج تھا اور اس کے مطابق انگولا کا انچارج فورڈ تھا اور فورڈ کے بارے میں وہ ذاتی طور پر جانتا تھا کہ کرنل ڈارسن کا انتہائی بے تکلف دوست ہے۔

"ہیلو ہیلو ڈیوک کالنگ فرام ہیڈ کوارٹر اوور"۔ ڈیوک ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کال دینا شروع کر دی۔

"یس راجر اٹنڈنگ یو فرام انگولا سیکشن اوور"۔ چند لمحوں بعد آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

"چیف کرنل ڈارسن سے بات کرائیں اوور"..... ڈیوک نے کہا۔

"وہ تو ڈربن جا چکے ہیں اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا فورڈ سے بات کراؤ اوور"..... ڈیوک نے چونک کر کہا۔

بھی ان کے ساتھ گئے ہیں اوور"..... دوسری طرف سے
ا گیا۔
ں مجھے تو ابھی ابھی چیف نے کال کیا ہے۔ انہوں نے تو نہیں
ہ ڈربن سے بول رہے ہیں اوور"..... ڈیوک نے کہا۔
یں گئے ہوئے تو چھ سات گھنٹوں سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ وہ
چارٹرڈ جیٹ طیارے سے گئے ہیں۔ پہلے باس فورڈ اکیلے جا
۔ وہاں ڈارسن ہاؤس میں کسی کو چیک کرنا تھا پھر چیف بھی
چلے گئے ہیں۔ آپ وہاں ڈارسن ہاؤس میں کال کریں اوور"۔
طرف سے کہا گیا۔
۔ کے اوور اینڈ آل"..... ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا
ں نے ٹرانسمیٹر آف کر کے دوبارہ ڈائری اٹھا لی۔ اسے ڈارسن
مخصوص فریکونسی کی تلاش تھی۔ لیکن ساری ڈائری چیک کر
باوجود وہاں کی فریکونسی اسے نہ ملی البتہ ڈربن سیکشن کی
اسے نظر آ گئی تھی۔ وہاں کا انچارج مورے تھا۔ اس نے
یکشن کی فریکونسی ٹرانسمیٹر پر ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی اور پھر
کر دیا۔
یلو ہیلو ڈیوک کالنگ فرام ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر اوور"۔ ڈیوک
انہ لہجے میں کال دینا شروع کر دی۔
ں مورے اٹنڈنگ یو فرام ڈربن سیکشن آپ کون ہیں اوور"۔
طرف سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

www.urdukorner.com

"اس وقت میں ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہوں مسٹر مورے ۔ چ
کرنل ڈارسن نے انگولا سیکشن سے مجھے کال کیا تھا اور پھر ابھی تھو
دیر پہلے انہوں نے دوبارہ کال کر کے مجھے ایسا حکم دیا ہے کہ میں ان
بارے میں مشکوک ہو گیا ہوں کیونکہ آج کل ہیڈ کوارٹر کے حالا
انتہائی پریشان کن ہیں ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ ہ
فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے کام کر رہا ہے اور چیف کر
ڈارسن اس سلسلے میں بے حد پریشان ہیں ۔ میں نے انگولا سیکشن
دوبارہ بات کی ہے تو وہاں سے بتایا گیا ہے کہ وہ ڈربن میں ا
ڈارسن ہاؤس گئے ہوئے ہیں لیکن ڈارسن ہاؤس کی فریکونسی میر
پاس موجود نہیں ہے ۔ اوور "..... ڈیوک نے تفصیل بتاتے ہو
کہا ۔

"تو پھر آپ کیا چاہتے ہیں اوور "..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ ڈارسن ہاؤس جا کر وہاں چیف
کہیں کہ وہ مجھ سے فوری طور پر بات کریں اوور "۔ ڈیوک نے کہا۔

"وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے ۔ میں وہاں فون کر کے کہہ د
ہوں اوور "..... مورے نے کہا۔

"او ۔ کے تھینک یو اوور اینڈ آل "..... ڈیوک نے کہا ا
ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ لیکن اس نے فریکونسی آف کرنے والا بٹن آف
کیا ۔ تاکہ اگر دوبارہ ضرورت پڑے تو اسے دوبارہ فریکونسی ایڈجسٹ
کرنی پڑے ۔ ٹرانسمیٹر چونکہ خصوصی ساخت کا تھا اس لئے یہ مخصوص

ی ایڈجسٹ ہونے کے باوجود باہر سے کال اس پر آ سکتی تھی ۔
ہ وہ مطمئن بیٹھا ہوا تھا ۔ اسے معلوم تھا کہ اگر کرنل ڈارسن
ارسن ہاؤس میں ہوا تو وہ اس سے فوری رابطہ کرے گا ، لیکن
ب گھنٹہ انتظار کرتے کرتے گزر گیا اور کرنل ڈارسن کی طرف
نہ آئی تو ڈیوک نے دوبارہ ٹرانسمیٹر آن کر دیا ۔
لو ہیلو ڈیوک کالنگ فرام ہیڈ کوارٹر اوور "..... ڈیوک نے
ت ہوئے کہا ۔
رے اٹنڈنگ یو ۔ باس ڈیوک انتہائی دہشت خیز خبر ہے
باس اوور "..... دوسری طرف سے مورے کی دہشت بھری
ی تو ڈیوک بے اختیار چونک پڑا ۔
بھی خبر پوری تفصیل بتاؤ اوور "..... ڈیوک کا لہجہ خود بخود
تا چلا گیا ۔
نے آپ کی کال کے بعد ڈارسن ہاؤس فون کیا لیکن وہاں سے
فون اٹنڈ نہ کیا تو میں خود اپنے ایک آدمی کے ساتھ ڈارسن
ا ۔ لیکن ڈارسن ہاؤس تو مقتل بنا ہوا تھا ۔ وہاں دو ایشیائیوں
پڑی ہوئی تھیں اس کے ساتھ دو مقامی افراد کی لاشیں تھیں ۔
ے ایک کو میں نے پہچان لیا وہ فورڈ تھا ۔ انگولا سیکشن کا چیف
جانتا تھا ۔ اس کا جسم رسیوں سے ایک کرسی کے ساتھ بندھا
اسے اسی حالت میں گولی ماری گئی تھی ۔ وہاں فرش پر ایک
کی لاش بھی پڑی ہوئی تھی جس کی گردن ٹوٹی ہوئی تھی ۔

www.urdukorner.com

اس کا جسم چیف کرنل ڈارسن سے ملتا جلتا تھا۔اس کے ساتھ ہی وہیں
ایک میک اپ واشر بھی موجود تھا۔اس میک اپ واشر کو دیکھ کر
خیال آیا کہ کہیں ان لاشوں پر میک اپ نہ ہو۔چنانچہ میں نے مقا
آدمی کے چہرے کو واش کیا تو حیرت انگیز انکشاف ہوا۔وہ لاش چیف
کرنل ڈارسن کی تھی۔انہیں گولی نہیں ماری گئی تھی بلکہ ان کی گر
اس انداز میں ٹوٹی ہوئی تھی جیسے وہ بلندی سے سر کے بل گرے ہو
پھر میں نے ان ایشیائی افراد کی لاشوں کو چیک کیا تو مزید حیرت انگ
انکشاف ہوا کہ وہ ایشیائی افراد کی نہیں بلکہ ڈارسن ہاؤس کے
جانسن اور ملازم جونی کی لاشیں تھیں۔انہیں گولیاں ماری گئی تھیں
اوور"..... دوسری طرف لارے نے کہا اور ڈیوک کو یوں محسوس ہوا
جیسے انتہائی مسرت کی لہر اس کے جسم میں دوڑتی چلی گئی ہو۔اس
دل یہ اطلاع سن کر بلیوں اچھلنے لگا تھا کیونکہ اب وہ خود بخود کر
ڈارسن کی جگہ ہاٹ فیلڈ کا چیف بن چکا تھا۔پوری دنیا میں پھیلی ہو
انتہائی بااثر اور دولت مند تنظیم ہاٹ فیلڈ کا چیف بن گیا تھا۔اب
دنیا کا امیر ترین اور سب سے بااثر آدمی بن گیا تھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ چیف کرنل ڈارسن ہلاک ہو چکا ہے"
ڈیوک نے کہا۔

"یس باس اوور"..... دوسری طرف سے لارے نے کہا۔
ان کے قاتلوں کا کچھ پتہ چلا۔میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ
پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور سنو یہ ہیڈ کوارٹر کے اس بڑے ہیلی کا

پہنچے ہوں گے جو ہیڈ کوارٹر کے لئے خوراک لے کر آتا ہے اوور"
ک نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔
اوہ یس باس۔اوہ۔یہ ہیلی کاپٹر واقعی ڈربن میں آیا تھا۔مجھے
ہے کہ وہ کہاں رکا ہوا ہے۔میں معلوم کرتا ہوں اوور"۔لارے
لہجے میں کہا۔
فوراً معلوم کرو اور مجھے یہاں ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی پر اطلاع دو
..... ڈیوک نے فریکونسی بتاتے ہوئے کہا اور دوسری طرف
ں کہنے پر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔اس کے
ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے
نمبر پریس کر دیا۔
یس"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
سکاٹ فوراً یہاں دفتر میں آؤ فوراً"۔ڈیوک نے کہا اور رسیور رکھ
چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔اس
چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔یہ فلپس اور ڈیمرے کے بعد
ہی انچارج تھا اور ڈیوک کا ذاتی دوست بھی تھا۔
کیا بات ہے ڈیوک۔خیریت ہے"..... سکاٹ نے دفتر میں
ہوتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
کیا تم یقین کرو گے کہ تم اب ہیڈ کوارٹر کے مکمل انچارج بن
و"..... ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔کیا نشے میں آؤٹ تو نہیں ہو گئے۔باس

www.urdukorner.com

ڈیمرے کے ہوتے ہوئے میں ہیڈ کوارٹر کا مکمل انچارج کیسے بن
ہوں "..... سکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بیٹھو میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں "..... ڈیوک نے مسکرا
ہوئے کہا اور پھر سکاٹ کے کرسی پر بیٹھنے کے بعد اس نے پاکیشیا
ایجنسیوں کی بلیک آئی لینڈ پر آمد سے لے کر اب تک پیش آنے وا
سارے حالات تفصیل سے سکاٹ کو سنا دیئے۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ چیف کرنل ڈارسن ہلاک ہو گیا ہے
سکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں اور اب میں پوری ہاٹ فیلڈ کا چیئرمین ہوں۔ میں ڈیوک
تم اب ہیڈ کوارٹر کے مکمل انچارج ہو۔ بولو کیسا رہا "..... ڈیو
نے مسکراتے ہوئے کہا اور سکاٹ پہلے تو حیرت بھری نظروں
ڈیوک کو دیکھتا رہا پھر یکلخت اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" اوہ اوہ ویری گڈ۔ اوہ اوہ تم واقعی اب ہاٹ فیلڈ کے چیئرمین ہ
مبارک ہو ڈیوک "..... سکاٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں
اور ڈیوک بھی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور دوسرے لمحے وہ دونو
انتہائی مسرت بھرے انداز میں ایک دوسرے سے بغلگیر ہو گئے۔

" اب سنو سکاٹ۔ تم نے اب ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ہاٹ فی
کے تمام سیکشنز کے انچارجز کو ارجنٹ سپیشل کال دے کر میر
چیئرمین ہونے کا حکم دینا ہے اور اس کے ساتھ ہی تمام بنکس جہا
جہاں ہاٹ فیلڈ کے اکاؤنٹس ہوں وہاں بھی سپیشل کال دینی ہے

"..... ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تم فکر نہ کرو یہ سب ہو جائے گا۔ لیکن وہ پاکیشیائی ایجنٹ ان کا
وگے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ یہاں ہمارے سروں پر پہنچ جائیں اور پھر نہ
ارٹر رہے اور نہ ہم "..... سکاٹ نے کہا۔

ہیڈ کوارٹر سیلڈ ہے۔ اس لئے وہ یہاں پہنچ ہی نہیں سکتے اور
بات یہ کہ انہیں سپیشل لیبارٹری کی تلاش ہے۔ وہ اسے تباہ
ہتے ہیں جو ویسے بھی ناممکن ہے۔ اس لئے مجھے ان کی طرف سے
نہیں ہے۔ وہ خود ہی ٹکریں مار کر ایک روز واپس چلے جائیں
..... ڈیوک نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سکاٹ اس کی بات کا
اب دیتا۔ ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔

مورے کی کال ہو گی "..... ڈیوک نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر
ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

ہیلو مورے کالنگ اوور "۔ مورے کی تیز آواز سنائی دی۔

چیف ڈیوک اٹنڈنگ یو اوور "..... ڈیوک نے اپنے نام
چیف کا خطاب از خود لگا لیا اور سامنے بیٹھا ہوا سکاٹ مسکرا

کیا آپ ہاٹ فیلڈ کے چیف بن چکے ہیں اوور "۔ دوسری
مورے کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

کرنل ڈارسن کے بعد میں ہاٹ فیلڈ کا چیف ہوں۔ سپیشل
ہیڈ کوارٹر سے تمہیں موصول ہو جائے گی اوور "..... ڈیوک

www.urdukorner.com

نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" او۔ کے مبارک ہو۔ میں آپ کا خادم رہوں گا اوور "۔ د
طرف سے مورے نے کہا اور ڈیوک کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا

" شکریہ میں تمہیں اور تمہارے سیکشن کو اپنی گڈ بک میں ر
گا۔ کیا رپورٹ ہے اوور "۔ ڈیوک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا

" شکریہ چیف وہ ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ابھی کچھ دیر پہلے ڈر
پرواز کر گیا ہے اور اس کا رخ بلیک آئی لینڈ کی طرف تھا۔ میں
رپورٹ دینی تھی اوور "..... مورے نے کہا۔

" او۔ کے اب میں انہیں خود ہی سنبھال لوں گا اوور اینڈ "
ڈیوک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" وہ ایشیائی ایجنٹ چیف ڈارسن کو ہلاک کر کے اب وہاں
آئی لینڈ پہنچ رہے ہیں۔ میں نے کہا نہ تھا کہ وہ لیبارٹری کو تباہ
کے چکر میں ہیں "..... ڈیوک نے سکاٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ان کا خاتمہ بے حد ضروری ہے ڈیوک۔ تم ان کی طرف سے
غفلت کا مظاہرہ نہ کرو۔ جو لوگ لارڈ نامیری کو ہلاک کر سکتے ہیں
ہاٹ فیلڈ کی اس قدر منظم تنظیموں کا خاتمہ کر کے بلیک آئی لینڈ
پہنچ سکتے ہیں جہاں پہنچنا ناممکن تھا اور جن لوگوں کے خوف سے
ڈارسن نے بلیک آئی لینڈ میں موجود سارے سیٹ اپ کو ہی
دیا تھا۔ جن کے خاتمے کے لئے وہاں سمو کس میزائل فائر کے
ڈیرے ختم ہوا اور پھر آخر کار کرنل ڈارسن جیسا آدمی ہلاک ہ

لوگوں کو کھلی چھٹی دے دینا۔ ہم سب کے لئے انتہائی خطرناک
و سکتا ہے "..... سکاٹ نے کہا۔

تمہاری بات درست ہے سکاٹ۔ لیکن اس بات کو اگر تم
ے زاویے سے سوچو تو میری بات تمہاری سمجھ میں آجائے گی۔
ر خطرناک لوگوں کو میں کیسے ہلاک کر سکتا ہوں۔ اگر کرنل
ان کے ہاتھوں مارا جا سکتا ہے تو میں کس باغ کی مولی ہوں "۔
نے کہا۔

تم نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے کرنل ڈارسن کو کال کرتے وقت
دیا تھا کہ وہ سپیشل ٹرانس پر براہ راست ماسٹر کمپیوٹر سے بات
"..... سکاٹ نے کہا۔

اں لیکن اب مجھے خیال آرہا ہے کہ وہ کرنل ڈارسن کی کال نہیں
ہ اس کی جگہ یقیناً وہ عمران بول رہا ہو گا۔ لیکن وہ سپیشل ٹرانس
ہی نہیں کر سکتا۔ اسے تو معلوم ہی نہ ہو گا کہ سپیشل ٹرانس
ہے "..... ڈیوک نے کہا۔

سنو میرا خیال ہے۔ تمہارے پاس ان کو ہلاک کرنے کا ایک
موقع موجود ہے۔ مورے نے بتایا ہے کہ وہ بلیک آئی لینڈ کی
لئے ہیں اور یقیناً وہ وہیں پہنچیں گے تاکہ لیبارٹری کا راستہ کھول
تباہ کر سکیں۔ اگر تم ایک بار پھر وہاں سو کس گیس میزائل
و تو یقیناً وہ بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر ان کا خاتمہ آسانی سے
"..... سکاٹ نے کہا۔

www.urdukorner.com

"نہیں پہلے بھی یہ تجربہ ناکام ہو چکا ہے۔ڈیمرے نے ایسا کیا تھ
لیکن نتیجہ کیا نکلا۔ ان کے پاس یقیناً اس سے بچنے کا کوئی خصوص
انتظام موجود ہے"..... ڈیوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایک اور کام کرو۔ سائنائیڈ گیس کے میزائل فائر کرا د
اس کے اثرات گو چند منٹوں تک وہاں رہیں گے مگر اس کے بعد
وہاں کا پانی زہریلا ہو جائے گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہاں موجود
جاندار اور وہ انکو ماقبیلہ مکمل طور پر ہلاک ہو جائے گا۔ لیکن ان
موت بھی یقینی ہو جائے گی۔کل صبح کو میں وہاں جا کر چیکنگ کر لو
گا"۔ سکاٹ نے کہا۔

"اوہ واقعی یہ ترکیب شاندار ہے لیکن اس کے لئے ہمیں رات
انتظار کرنا ہوگا۔ رات کے وقت وہ یقیناً اطمینان سے سوئے پڑ
ہوں گے۔اس وقت سائنائیڈ گیس کے میزائل فائر کرنے سے وہ یقی
سنبھل نہ سکیں گے اور ہلاک ہو جائیں گے"..... ڈیوک نے مسر
بھرے لہجے میں کہا اور سکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں یہ تجویز زیادہ درست رہے گی۔ رات ہونے میں کچھ دیر با
ہے۔اگر تم کہو تو میں اس کی تیاری شروع کر دوں ہم آدھی رات
وقت اچانک میزائل فائر کر دیں تو ہمارا کام بن جائے گا"..... سکا
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ لیکن
پہلے تمام سیکشنز کو میرے چیف بننے کی سپیشل کال دے دو۔یہ اس

بھی زیادہ ضروری ہے"..... ڈیوک نے کہا۔
۔کے دونوں کام ہو جائیں گے۔بے فکر رہو۔اگر یہ ایشیائی
گئے تو پھر پوری دنیا میں تمہارے چیف بننے پر کوئی رکاوٹ
گی اور لیبارٹری میں جو کام ہو رہا ہے۔وہ جب مکمل ہو جائے گا
ناہاٹ فیلڈ پوری دنیا پر حکومت کر سکے گی اور پھر تم پوری دنیا
بن جاؤ گے"..... سکاٹ نے کہا۔
میرے نائب"..... ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا اور
بے اختیار ہنس پڑا۔
ریہ"..... سکاٹ نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو جھکاتے ہوئے

ارا بھی شکریہ"..... ڈیوک نے بھی کھڑے ہو کر اسی طرح
تھ رکھ کر سر کو جھکاتے ہوئے کہا اور پھر دونوں بیک وقت
ہنس پڑے۔

www.urdukorner.com

عمران نے ہیلی کاپٹر بلیک آئی لینڈ پر بنے ہوئے مخصوص ہیلی پ
اتارا اور وہ سب نیچے اتر آئے ۔ ڈارسن ہاؤس سے عمران کو اس
ضرورت کا چونکہ تمام سامان مل گیا تھا ۔ اس لئے انہوں نے ڈار
ہاؤس کو فوری طور پر چھوڑ دیا تھا اور پھر وہ ڈارسن ہاؤس کی کار میں
ہو کر وہ اس جگہ پہنچے تھے جہاں عمران نے ہیلی کاپٹر کو چھپایا ہوا تھا۔
وہاں موجود تھا ۔ اس لئے انہیں کسی وقت کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا ۔ ا
ضروری سامان انہوں نے دو بڑے تھیلوں میں ڈال کر ہیلی کاپٹ
رکھ لیا تھا اور اس وقت جوزف اور جوانا دونوں نے یہ تھیلے اپنی پشت
لاد رکھے تھے ۔

" تم یہ بیگ یہیں رکھ دو جوزف اور جا کر پہلے پجاری کاجو کو چل
کرو اور پھر اسے یہاں لے آؤ ۔ ہو سکتا ہے ہمارے جانے کے بعد بھی
کوئی گڑبڑ ہو چکی ہو "..... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں

ئے پشت پر لدا ہوا بیگ وہیں رکھا اور خود تیزی سے دوڑتا ہوا
طرف بڑھ گیا ۔

ں اس سے بہتر نہ تھا کہ ہم اس ہیڈ کوارٹر پر ہی قبضہ کر لیتے "۔
ے کہا ۔

ں ہمارا ٹارگٹ لیبارٹری ہے اور سپیشل ٹرانس مشین کو اب
ں سے آپریٹ کر کے راستہ کھلوا لوں گا ۔ اب ہمیں وہاں جانے
ت ہی نہیں ہے ۔ لیبارٹری تباہ ہو جائے بعد میں دیکھا جائے گا "
عمران نے جواب دیا ۔

ن باس اگر ہیڈ کوارٹر والوں نے ہمارے ہیلی کاپٹر کو یہاں
ئے چیک کر لیا تو ہو سکتا ہے وہ پھر یہاں کسی گیس کے
ائر کر دیں "..... ٹائیگر نے کہا ۔

تمہاری یہ بات بھی درست ہے ۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے ۔
جائے پھر ہم لیبارٹری میں داخل ہونے تک گیس ماسک پہنے
لے "..... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر خاموش ہو گیا ۔
ر بعد جوزف واپس آتا دکھائی دیا تو کاجو پجاری اس کے ساتھ

ر کی اس طرح آمد کا مطلب ہے کہ کوئی گڑبڑ نہیں ہے "۔
ے مسکراتے ہوئے کہا ۔ وہ سب چونکہ اس وقت اپنی اصل
ں تھے اس لئے کاجو پجاری قریب آ کر عمران کے سامنے رکوع
ک گیا ۔

www.urdukorner.com

"میں اپنے قبیلے کی طرف سے آپ کو یہاں خوش آمدید کہتا
سردار عمران"..... کاجو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں ہماری عدم موجودگی میں کوئی آیا تو نہیں"..... ع
نے پوچھا۔

"نہیں سردار۔ قبیلے والے البتہ جب ہوش میں آئے تو وہ اس
بے ہوش ہو جانے پر بے حد پریشان تھے لیکن میں نے انہیں کہہ
یہ دیوتاؤں کی ناراضگی تھی جو میری عبادت کی وجہ سے دور ہو گئی
اور وہ مطمئن ہو گئے ہیں"..... کاجو پجاری نے جواب دیا تو ع
مسکرا دیا۔

"آؤ اب چلیں۔ جوانا تم ہیلی کاپٹر میں موجود گیس ماسک بھی
لے لو"..... عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا تیزی سے مڑا اور وہ
ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب دوبارہ بستی میں
گئے۔ قبیلے والے انہیں ایک بار پھر اپنے درمیان دیکھ کر خوش ہو
خاص طور پر آسوما نے بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ قبیلے والوں سے فا
ہو کر عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک بڑی جھونپڑی میں آ گیا۔
نے اس بار کاجو پجاری کے ساتھ رہنے کی بجائے ایک بڑی جھو
علیحدہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے مخصوص کرا لی تھی اور وہ
اس بڑی جھونپڑی میں پہنچ چکے تھے۔ آسوما کو انہوں نے کھانا تیار کر
کا کہہ دیا تھا اور پھر خرگوشوں کا بھنا ہوا گوشت کھانے کے بعد م
نے مخصوص قسم کا ٹرانسمیٹر اپنے سامنے رکھا اور اس پر سپیشل ٹرا

میں موجود خصوصی قسم کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے میں
ہو گیا۔ جھونپڑی میں کسی جانور کے تیل کی مشعل دھڑا دھڑا
ہی تھی ٹائیگر عمران کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جب کہ جوزف اور
کھانا کھانے کے بعد فرش پر بچھی ہوئی کھالوں پر دراز ہو چکے تھے
نے ڈی کوڈ کیے ہوئے صفحات اپنے سامنے رکھے ہوئے تھے اور
سے دیکھ دیکھ کر وہ سپیشل ٹرانس کی مخصوص فریکونسی
ٹ کرتا جا رہا تھا۔

ی مشکل اور پیچیدہ فریکونسی ہے باس"..... ٹائیگر نے کہا۔
اگر یہ فائل ہاتھ نہ لگتی تو پھر کسی صورت بھی اس مشین کو
نہ کیا جا سکتا"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
لیکن آپ ساری فائلیں ساتھ لے آئے ہیں ان کا کیا کریں گے"
ٹائیگر نے کہا۔

ں لیبارٹری کے خاتمے کے بعد ہمارا مشن تو مکمل ہو جائے گا
ٹ فیلڈ کے آکٹوپس کی طرح پھیلے ہوئے سیکشنوں اور ذیلی
کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ ورنہ یہ لوگ پھر کسی وقت ایسا ہی
م کر سکتے ہیں۔ اس لئے یہاں سے واپسی پر میں یہ فائلیں متعلقہ
سیکرٹ سروسز کو بھجوا دوں گا۔ وہ لوگ خود ہی ان کا خاتمہ کر
ے۔ اس طرح ہاٹ فیلڈ کا مکمل خاتمہ ہو سکے گا"..... عمران
ب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فریکونسی ایڈجسٹ
کے بعد عمران نے ٹائیگر کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر

www.urdukorner.com

ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ون ون زیرو کالنگ سپیشل ٹرانس سیکشن اوور"..... عمران بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"سپیشل ٹرانس اٹنڈنگ یو کو ڈ اوور"..... چند لمحوں بعد کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی جیسے کوئی مشین بول رہی ہو اور نے فائل میں درج خصوصی کوڈ دوہرانے شروع کر دیئے۔ تقریباً مختلف قسم کے کوڈ دوہرانے کے بعد دوسری طرف سے او۔ کے الفاظ سنائی دیئے اور عمران کے چہرے پر اطمینان اور مسرت تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"ماسٹر کمپیوٹر کو لنک کرو اوور"..... عمران نے کہا۔

"یس ویٹ فار دس اوور"..... دوسری طرف سے وہی آواز دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"یس ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو اوور"..... اچانک ٹرانسمیٹ کرنل ڈارسن کی آواز سنائی دی اور عمران اور ٹائیگر دونوں بے چونک پڑے۔ جب کے لیٹے ہوئے جوزف اور جوانا بھی اچانک ڈارسن کی آواز سن کر بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئے۔ یہ شاید کسی تصور میں بھی نہ تھا کہ اس طرح اچانک وہ کرنل ڈارسن کی آواز گے۔ عمران کے چہرے پر بھی ایک لمحے کے لئے پریشانی کے تا نمایاں ہوئے لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار مسکرا دیا۔

"ون ون زیرو کا آرڈر تھری ایکس تھری پر نوٹ کرو اوور"۔ عمرا

لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

وٹ کراؤ اوور"..... ماسٹر کمپیوٹر کی طرف سے کرنل ڈارسن سنائی دی۔

یبارٹری کے سپیشل وے کو اوپن کر دو۔ اوور"..... عمران

۔

س کے لئے سولر ریز ایون ایون کو آرڈر دیں اوور اینڈ آل"۔ طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا ان حیرت سے ٹرانسمیٹر کو دیکھتا رہ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے یار ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

یرت ہے کس قدر پیچیدہ نظام بنایا گیا ہے"..... عمران نے ہوئے کہا۔

کرنل ڈارسن کی آواز کیسے سنائی دے گئی"..... ٹائیگر نے

ماسٹر کمپیوٹر خود تو نہیں بول سکتا۔ اس لئے کرنل ڈارسن نے اپنی آواز۔ لہجہ اور الفاظ فیڈ کیے ہیں۔ اب بولتا ماسٹر کمپیوٹر ہے اور کرنل ڈارسن کی استعمال کرتا ہے۔ میں بھی ایک لمحے کے لئے حیران ہو گیا تھا۔ لیکن پھر مجھے خیال آ گیا کہ اس نے یہ نہیں کہا کہ ڈارسن بول رہا ہوں بلکہ اپنا شناخت بطور ماسٹر کمپیوٹر کرا رہا اس لئے میں اصل بات سمجھ گیا"..... عمران نے وضاحت ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdukorner.com

"یہ سپیشل ٹرانس والا مسئلہ بھی ختم ہو گیا۔اس بار تو یہ لیبار
درد سر بن کر رہ گئی ہے"..... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ع
نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں کیا ہوا۔کیا یہ سولر ریز الیون الیون اس فائل میں
ہے"۔ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں اس کی کوئی علیحدہ فائل ہو گی اور وہ ان فائلوں میں
ہے۔شاید وہ ہیڈ کوارٹر میں ہو"..... عمران جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب یہ راستہ بغیر ہیڈ کوارٹر گئے نہیں
سکے گا"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ماسٹر آپ خواہ مخواہ ان مشینوں میں الجھ گئے ہیں۔ڈربن نے
انتہائی طاقتور سپر میگنائٹ لے آئے ہیں۔سارے یہاں فٹ کر کے
کر دیں۔راستہ اپنے آپ کھل جائے گا"..... جوانا نے منہ بنا
ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو میں پہلے ہی ایسا کر چکا ہوتا۔لیبارٹری کا جو
اور فائل میں نے دیکھی ہے۔اس کے مطابق اس راستے اور پو
لیبارٹری کو اس طرح بلاک کیا گیا ہے کہ تم سپر میگنائٹ کا کہہ رہ
اس پر دس بارہ ہائیڈروجن بم مار دو تب بھی راستہ نہیں کھلے گا۔ا
راستے کے علاوہ باقی جزیرہ چاہے دھواں بن کر ہی کیوں نہ اڑ جا
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو باس آپ ناشامو معبد کے خاص پجاری اگائیو کی مدد حا

ا..... پھر دیکھئے بند راستے کس طرح خود بخود کھلتے چلے جائیں گے"
اس بار جوزف نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار
نک پڑا۔

"ناشامو معبد کا خاص پجاری اگائیو یہ کون ہے۔میں تو یہ نام ہی
ا بار سن رہا ہوں"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس اگائیو تو پورے افریقہ میں بند راستے کھولنے کے لئے مشہور
ہے۔وہ تو سخت سے سخت زمین میں بند راستے بھی اس طرح کھول لیتا
کہ عقل حیران رہ جاتی ہے اور باس یہاں میں نے کئی اگائیو پھرتے
ئے دیکھے ہیں"..... جوزف نے جواب دیا۔

"اگائیو پھرتے ہوئے دیکھے ہیں۔کیا یہ گائے کی کوئی قدیم نسل
"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا اور ٹائیگر بے
ار ہنس پڑے۔

"نہیں باس اگائیو تو اگائیو ہی ہوتا ہے۔ناشو مو معبد کا پجاری اور
ناشو مو معبد کے متعلق تو آپ جانتے ہی ہوں گے۔اس لئے بند
ة سوائے اگائیو کے اور کوئی نہیں کھول سکتا۔اگر آپ کہیں تو میں
کو پکڑ لاؤں۔میں اسے مجبور کر دوں گا کہ وہ اس لیبارٹری کا بند
کھول دے اور باس پھر تم خود دیکھ لینا کہ وہ کس طرح یہ بند
کھول لیتا ہے"..... جوزف اسی طرح سنجیدہ تھا۔

نہیں جوزف تمہارا اگائیو واقعی ناشو مو معبد کے بند راستے کھول
گا لیکن سپر ریڈ بلاکس سے بنا ہوا راستہ کھولنا اس کے بس میں

www.urdukorner.com

نہیں ہے۔اس لئے تم رہنے دو میں خود ہی کوئی ترکیب سوچتا ہوں ۔ عمران نے کہا۔

" باس آپ افریقہ کے اگائیو کی توہین کر رہے ہیں اور وہ بھی افریقہ میں بیٹھ کر۔ میں ابھی لے آتا ہوں اگائیو کو پھر آپ کو معلوم ہو گا کہ افریقہ کا اگائیو کیا کچھ کر سکتا ہے "..... جوزف نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔

" یہ اگائیو کیا ہو سکتا ہے۔ ہے تو کوئی جانور "..... ٹائیگر نے جوزف کے باہر جاتے ہی کہا۔

" کوئی ایسا جانور ہو گا جو اپنے تیز دانتوں سے زمین میں سوراخ کر لیتا ہو گا "..... عمران نے لاپرواہ سے لہجے میں جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب ہیڈ کوارٹر گئے بغیر بات بنتی نظر نہیں آتی اور کوئی ترکیب سمجھ میں ہی نہیں آ رہی "..... چند لمحوں بعد عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" یس باس میرا بھی یہی خیال ہے "..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اگر تمہارا بھی یہی خیال ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ اب اطمینان سے سو جاؤ۔ صبح اس بارے میں کوئی ترکیب سوچیں گے۔ آج کی رات کے لئے اتنا ہی کافی ہے "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اطمینان سے ایک کھال پر دراز ہو گیا اور چند لمحوں بعد اس کے خراٹے جھونپڑی میں گونجنے لگے۔ ٹائیگر اور جوانا نے ایک دوسرے کو معنی خیز

نظروں سے دیکھا اور پھر مسکرا کر آنکھیں بند کر لیں کیونکہ وہ اب عمران کی فطرت کو اچھی طرح سمجھنے لگے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ عمران خراٹے جان بوجھ کر لے رہا ہے تاکہ وہ اسے سوتا ہوا سمجھ کر خود بھی سو جائیں اور پھر عمران بغیر کسی مداخلت کے سوچ سکے اور تھوڑی دیر بعد واقعی ان کی آنکھیں بوجھل ہونے لگ گئیں۔ لیکن پھر اچانک بے اختیار چونک پڑے۔ انتہائی تیز اور ناگوار سی بو ان کی ناک سے ٹکرائی تھی اور اس بار عمران بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی ناگواری کی شکنیں ابھر آئی تھیں اور اس کی ناک بھی سکڑ سی گئی تھی۔ بو اس قدر تیز اور ناگوار تھی کہ انہیں سانس لینا بھی دوبھر ہوتا جا رہا تھا۔

" یہ کیسی بو ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے سڑی بسی مچھلیوں کے ڈھیر میں کسی کو دفن کر دیا گیا ہو "..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ بو لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی اور چند لمحوں بعد جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک انسان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک پیلے رنگ کا چوہے جیسا جانور تھا۔ جس کی تھوتھنی کسی گھڑیال کی طرح لمبی لیکن آگے سے گول تھی اور یہ تیز بو اس جانور کے جسم سے نکل رہی تھی اور اس جانور کے جھونپڑی کے اندر آنے سے تو جیسے بدبو کا طوفان سا پھٹ پڑا۔ سب بے اختیار ابکائیاں سی آنے لگیں۔

" باس یہ ہے اگائیو ناشومو معبد کا خاص پجاری "۔ جوزف نے عجیب فخریہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ بڑے پیار سے اس

www.urdukorner.com

انتہائی خوفناک حد تک بدبو دار چوہے کے جسم پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

"جوانا جلدی کرو گیس ماسک نکالو ورنہ آتشیں باہر آ جائیں جلدی کرو"..... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور جوانا بجلی کی سی تیز سے جھونپڑی کے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس نے وہی جد گیس ماسک رکھے ہوئے تھے..... جو انہوں نے ڈیمرے کے وقت پہنے تھے۔

"اوہ اوہ سوری باس میں ٹسا کو برک کے پتے لانا بھول گیا ہوں مجھے خیال ہی نہیں رہا تھا۔ میں نے صرف اپنی ناک میں رکھ لئے اسی لمحے جوزف نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیا۔ لیا عمران نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ بو اس قدر ہولناک اور تیز تھی اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اگر اس نے بولنے کے لئے منہ کھ تو اس کے جسم میں موجود آتشیں اچھل کر منہ سے باہر آگریں گی اور جوانا نے جیسے ہی گیس ماسک اسے دیا اس نے بجلی کی سی تیزی گیس ماسک پہننا شروع کر دیا۔ ٹائیگر اور جوانا بھی گیس ماسک پ میں مصروف تھے جب کہ جوزف اس چوہے کو پکڑے قدرے شرما سے انداز میں کھڑا ہوا انہیں ایسا کرتے دیکھ رہا تھا۔ گیس ماسک پ کے بعد عمران نے لمبا سانس لیا۔ بو ابھی تک اس کی ناک میں مو تھی لیکن اس کی شدت اب قدرے کم ہو گئی تھی اور پھر دو چار سانس لینے کے بعد آخر کار اس نے اس انتہائی ہولناک قسم کی بو قدرے نجات حاصل کر لی تھی اور اب اس نے دیکھا کہ جوزف کی

میں دو پتے گولیاں بنا کر اڑسے ہوئے تھے۔

"اسے بھی گیس ماسک پہنا دو جوانا۔ یہ پتے بیچارے کب تک اس ناک بو کو روک سکیں گے"..... عمران نے گیس ماسک میں لگے ئے ٹرانسمیٹر پر بات کرتے ہوئے کہا اور جوانا نے سر ہلایا اور ایک ماسک اٹھا کر وہ جوزف کی طرف بڑھ گیا۔

"جوزف ماسٹر کا حکم ہے کہ تم بھی یہ گیس ماسک پہن لو"۔ جوانا لیس ماسک اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

حکم۔ اچھا۔ لیکن پھر تم اس اگائیو کو اٹھا لو۔ اگر یہ نکل گیا تو مجھے سے پکڑنے کے لئے بے پناہ محنت کرنی پڑے گی۔ پہلے بھی بڑی سے ہاتھ آیا ہے"..... جوزف نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ہے نما جانور کو جوانا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا لیکن جوانا بے بدک کر ایک طرف ہو گیا۔

م اسے اپنے پاس رکھو میں خود تمہیں گیس ماسک پہنا دیتا ہوں" انے جلدی سے کہا اور جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

م اس اگائیو سے ڈر رہے ہو یہ تو انتہائی بے ضرر ہے۔ تم نے یں کیسے چپ چاپ میرے ہاتھوں پر بیٹھا ہوا ہے"۔ جوزف نے ئے کہا۔ جوانا نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ جلدی سے اس نے خود کے چہرے پر گیس ماسک پہنانا شروع کر دیا۔ گیس ماسک کے بعد وہ پیچھے ہٹ گیا۔

اب بتاؤ یہ کیا چیز ہے جوزف"..... عمران نے آگے بڑھ کر

www.urdukorner.com

غور سے اس چوہے نما جانور کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ اگائیو ہے باس۔ ناشومو معبد کا پجاری کوئی راستہ اس کے لئے بند نہیں ہو سکتا۔ آپ میرے ساتھ چلیں میں ابھی آپ کو دکھاتا ہوں کہ اگائیو کیا کر سکتا ہے"..... جوزف کی آواز ٹرانسمیٹر پر سنائی دی۔

"پہلے اس کا یہاں تجربہ کر کے دکھاؤ"..... عمران نے کہا کیونکہ اس نے اس قسم کا جانور واقعی زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔

"رسی نکالو جوانا۔ اس کی دم سے باندھنی پڑے گی تاکہ جتنا سوراخ کرانا ہو اتنا کرایا جائے۔ ورنہ تو یہ پاتال تک سوراخ کرتا چلا جائے گا"

جوزف نے کہا اور پھر عمران کے کہنے پر جوانا نے ایک تھیلے میں سے نائیلون کی باریک مگر انتہائی مضبوط رسی کا بنڈل نکالا اور جوزف کی طرف بڑھا دیا۔ وہ خود اس بدبودار چوہے کو ہاتھ لگانے سے گھبرا رہا تھا جوزف نے خود ہی رسی کا ایک سرا کھول کر اس سے اگائیو کی دم کو مضبوطی سے باندھا اور پھر رسی کا بنڈل نیچے پھینک دیا۔

"اب بتاؤ باس کیسا تجربہ تم چاہتے ہو"..... جوزف نے کہا

عمران نے جھونپڑی کا جائزہ لیا اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ جھونپڑی کے ایک کونے میں لوہے کی بنی ہوئی ڈھال نما چیز پڑی ہوئی تھی۔ یہ اس لئے بنائی گئی تھی تاکہ بارش کے وقت اس سے آگ کو ڈھانپا جا سکے۔ کیونکہ آگ کو انکوما قبیلے والے مقدس سمجھتے تھے اور ان کی حتی الوسع کوشش ہوتی تھی کہ آگ نہ بجھ سکے۔ لیکن یہ وہ دور تھا جب انہیں آگ جلانے کا طریقہ نہ آتا تھا بلکہ

سے شنگولا نے انہیں چقماق پتھروں سے آگ جلانے کا طریقہ سکھایا جس کی وجہ سے وہ شنگولا کو بھی دیوتا ماننے لگ گئے تھے تب سے صرف ایک جگہ پر مستقل جلتی رہتی تھی۔ باقی جگہوں پر آگ جلا کر اس سے کام لے کر وہ اسے بجھا دیتے تھے تاکہ آگ پھیل کر لوں کو نہ جلا سکے۔ اس طرح لوہے کی یہ ڈھال نما چیز اب ایک سے بیکار ہو چکی تھی اس لئے وہ جھونپڑی کے ایک کونے میں کسی ور بے کار چیز کی طرح پڑی تھی۔ عمران نے اسے اٹھایا اور ے لمحے وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ پہلے تو وہ یہی سمجھا تھا کہ اسے ان ں نے خود بنایا ہو گا لیکن اب اسے اٹھا کر دیکھنے پر اسے معلوم کہ یہ کسی بحری جہاز کا قدیم دور کا لنگر تھا۔ شاید کوئی بحری جہاز ے کے گرد موجود طوفانی لہروں میں پھنس کر ٹوٹ پھوٹ گیا ہو گا کے ٹکڑے بہتے ہوئے جزیرے پر آ لگے ہوں گے جن میں سے یہ قبائلیوں کے ہاتھ لگا ہو گا۔ گو یہ بھی ٹوٹا ہوا تھا لیکن اس طرح اور انتہائی مضبوط فولاد کی ایک چوڑی سی ٹوپی بن گئی تھی کے کنارے اندر سے قدرے خالی تھے۔

لو اس اگائیو کو کہو کہ اس کے درمیان سوراخ کرے"۔ عمران ٹوپی نما لنگر کو اٹھا کر اوندھا کر کے جوزف کے سامنے رکھتے ہا۔

ن یہ تو ٹھوس فولاد ہے باس۔ زمین تو نہیں ہے"۔ جوزف نے تے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"وہ سپر ریڈ بلا کس تو اس سے بھی کہیں زیادہ مضبوط ہوں گے ورنہ عام سادہ زمین میں تو سانپ بھی بل بنالیتا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے باس تم اگائیو کو نہیں جانتے یہ دیکھو ابھی کیسے وہ اس لوہے کی ٹوپی میں سے راستہ کھولتا ہے"..... جوزف نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چوہے کو اس ٹوپی کے اوپر بٹھایا اور اس کی رسی سے بندھی ہوئی دم کے سب سے نچلے حصے کو ہاتھ سے پکڑ کر اس نے بڑے مخصوص انداز میں مروڑنا شروع کر دیا۔ اگائیو اطمینان سے فولادی ٹوپی پر بیٹھا ہوا تھا۔ نے یکلخت حرکت کی اور دوسرے لمحے اس کی لمبی سی تھوتھنی سمٹی اور اس کے اندر سے ایک سرخ رنگ کا راڈ نما دانت باہر کو نکلا اور پھر اس راڈ کا ایک سرا اگائیو نے اس لوہے کی ٹوپی کے درمیان رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی تھوتھنی نے تیزی سے حرکت کرنی شروع کر دی۔ جوزف جو اس کی دم کو مروڑ رہا تھا۔ اس راڈ کے فولادی ٹوپی سے لگتے ہی دم چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا اور پھر عمران اور دوسرے ساتھیوں کی آنکھیں یہ دیکھ کر حیرت سے گیس ماسک کے اندر ہی پھیلتی چلی گئیں کہ راڈ بجلی کی سی تیزی سے اس ٹھوس فولاد میں غائب ہو گیا اور لوہے کا برادہ سا اڑ ادھر بکھرنے لگا۔ راڈ کے بعد اس اگائیو کی تھوتھنی غائب ہوئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا پورا سر اور پھر اس کے بعد جسم بھی لوہے کے اندر غائب ہوتا چلا گیا جب کہ لوہے کا برادہ اس طرح باہر نکل

دوں پر پھیلتا چلا جا رہا تھا جیسے اندر سے کوئی مشین اسے باہر کی اچھال رہی ہو اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ چوہا اس فولادی ٹوپی غائب ہو گیا اور اس کی دم سے بندھی ہوئی رسی اندر گھستی چلی گئی ند لمحوں بعد جب رسی گھسنی بند ہوئی تو جوزف نے آگے بڑھ کر رسی ا اور ایک زوردار جھٹکے سے اس چوہے کو باہر کھینچ لیا۔ چوہے کے سے عجیب سی چیں چیں کی آوازیں نکلنے لگیں اور جوزف نے اسے ہاتھوں میں پکڑا اور اس کی پشت پر ہاتھ پھیرنے لگ گیا۔ اب ی تھوتھنی سے نکلنے والا سرخ راڈ اس کی تھوتھنی میں ہی کہیں ہو گیا تھا۔

اب دیکھو باس کیا اگائیو نے بند راستہ کھولا ہے یا نہیں"۔ جوزف یہ آواز سنائی دی اور عمران نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا تو عمران تو ، ٹائیگر اور جوانا بھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس خالص اور فولادی لنگر کے درمیان اس چوہے جتنی جسامت کا بالکل صاف دھا سوراخ آر پار موجود تھا۔

انتہائی حیرت انگیز۔ واقعی افریقہ اسرار کی سرزمین ہے"۔ عمران نہ سے بے اختیار نکلا۔

واقعی ماسٹر میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ یہ گوشت پوست کا بنا ہوا چوہا اس طرح اس ٹھوس فولاد میں سوراخ کر لے گا اور وہ ں قدر جلد کہ شاید اس قدر جلد کوئی مشین بھی ایسا صاف اور سوراخ نہ کر سکے"..... جوانا کی آواز سنائی دی۔

www.urdukorner.com

"یہ ناشومو کا خاص پجاری ہے جوانا۔ اس کے سامنے کوئی راز
بند نہیں رہتا"..... جوزف کی فخریہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس کا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اب کیا سا
رات ہمیں یہ گیس ماسک چڑھائے رکھنا پڑے گا۔ جوزف تم اگا یو
ابھی چھوڑ آؤ صبح کو پھر اسے پکڑ لیں گے"..... عمران نے کہا۔

"سوری باس دن کی روشنی میں تو یہ کسی صورت بھی باہر نہیں
یہ دن کے وقت زمین کے اندر انتہائی گہرائی میں رہتا ہے۔ صرف را
کو باہر آتا ہے۔ اس لئے اگر اس سے بند راستہ کھلوانا ہے تو پھر یہ
رات کو ہی ہو سکتا ہے۔ دن کو نہیں"..... جوزف نے دو ٹوک الفا
میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے آؤ پھر ابھی چلیں۔ شاید سب خوشبودار ترکیبیں فیل
جانے کے بعد یہ بدبو دار ترکیب ہی کامیاب ہو جائے"..... عمرا
نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس کی ہدایت پر جوانا نے دونوں بڑ
تھیلے اٹھائے جب کہ ٹائیگر نے مشعل اور جوزف کے ہاتھوں میں ا
اگا یو موجود ہی تھا اور وہ سب جھونپڑی سے نکلے اور پھر اس تباہ شد
حصے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ بستی پر ہو کا عالم طاری تھا۔ ان کی
جھونپڑی چونکہ ایک کنارے پر تھی اس لئے بستی والوں تک شاید ا
اگا یو کی خوفناک بو بھی نہ پہنچی تھی یا شاید وہ اس کے عادی رہے ہوں
کیونکہ اس خوفناک بو کے باوجود کوئی قبائلی بھی اپنی جھونپڑی سے با
نہ نکلا تھا۔ بہرحال وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے اس تباہ شدہ حصے میں

گئے۔ عمران انہیں ایک کنارے پر رکنے کا کہہ کر خود اس تباہ شدہ
ے میں گھومتا رہا۔ وہ اندازہ لگا رہا تھا کہ وہ راستہ اس تباہ حصے میں
ں ہو سکتا ہے۔ اس کے ذہن میں لیبارٹری کا نقشہ موجود تھا اور پھر
ڑی دیر بعد وہ ایک جگہ پر پہنچ کر رک گیا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں وہ ریڈ
ک ہال تھا جس میں سے انہیں نکالا گیا تھا۔ یہاں کافی گہری جگہ
دی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی اور عمران سمجھتا تھا کہ یہ کیوں
دی گئی ہے۔ کرنل ڈارسن کے کہنے پر بستی والوں نے اسے کھودا تھا
لہ ان کی لاشیں نکال کر میدان میں رکھی جا سکیں۔ عمران کا آئیڈیا
ا کہ اس راستے کو محفوظ رکھنے کے لئے ہی اس کے اوپر یہ ریڈ بلاک
تعمیر کیا گیا ہو گا۔ ورنہ اس پورے اڈے میں خصوصی طور پر اس
کو تعمیر کرنے کی کوئی اور توجیہہ سمجھ میں نہ آتی تھی۔

"لے آؤ اگا یو کو جوزف"..... عمران نے کہا اور دور کھڑے
ئے جوزف نے گیس ماسک کے اندر لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر جیسے ہی
ران کی بات سنی وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس کی طرف آنے لگا۔ ٹائیگر
رجوانا بھی اس کے پیچھے چل پڑے اور چند لمحوں بعد وہ سب وہیں اکٹھے
گئے۔

"یہ تو وہی جگہ ہے ماسٹر جہاں ہم بے ہوش ہوئے تھے"..... جوانا
نے کہا۔

"ہاں میرا اندازہ ہے کہ وہ راستہ اسی ہال میں سے ہی کھلتا ہو گا۔
حال ابھی معلوم ہو جائے گا۔ جوزف تم اگا یو سے یہاں سوراخ کراؤ

www.urdukorner.com

اور ٹائیگر تم مشعل کو اور قریب کر دو تاکہ اگائیو کے اندر جانے سے
برادہ سا باہر نکلے میں اسے چیک کر سکوں "..... عمران نے کہا اور
ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشعل کو زمین کے قریب کر دیا
جوزف نے عمران کے اشارے پر ایک جگہ اگائیو کو بٹھایا اور پھر اس کی
دم سے بندھی ہوئی رسی کا بنڈل کھولنے لگا۔

"باس اس نے کتنا گہرا جانا ہوگا"..... جوزف نے رسی کا بنڈل
کھولتے ہوئے کہا۔

"دیکھو جب تک یہ سپر ریڈ بلاکس نہ ختم ہو جائیں۔ میرا خیال ہے
ان کی کم از کم بیس فٹ موٹی تہہ تو ہو گی"..... عمران نے کہا اور
جوزف نے سر ہلاتے ہوئے اگائیو کی دم ہاتھ میں پکڑی اور پھر اسے
مخصوص انداز میں مروڑنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے اگائیو کی تھوتھنی
سے وہی سرخ رنگ کا راڈ نکلا اور زمین پر جیسے ہی رکھا۔ اس کی تھوتھنی
میں مخصوص انداز کا ارتعاش دکھائی دینے لگا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے چوہا
زمین میں سوراخ بنا کر اندر غائب ہو گیا۔ اب وہ سب اس سوراخ
کے گرد اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے۔ رسی تیزی سے غائب ہوتی جا رہی تھی
لیکن اس سوراخ سے صرف ریت نکل رہی تھی۔ مشعل کی روشنی میں
عمران غور سے اس ریت کو دیکھ رہا تھا۔ پھر تقریباً بیس فٹ نیچے تک
رسی کے غائب ہو جانے کے بعد اچانک لوہے کا برادہ اوپر آنے لگ گیا
تھا یہ برادہ یا ریت شاید اس اگائیو کی دم کے پچھلے حصے سے نکلتی تھی اور
اس میں اتنی فورس بہرحال تھی کہ اگائیو کے اس قدر گہرائی میں جانے

باوجود یہ سب کچھ برابر باہر آ کر گر رہا تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے نیچے سے
اوپر کی طرف باقاعدہ پمپ کیا جا رہا ہو۔ سب لوگ خاموش بیٹھے
ئے تھے۔ لیکن لوہے کا برادہ باہر آتے دیکھ کر عمران سمیت سب
ل پڑے۔

"اوہ اگائیو نے شاید کسی لوہے کی مشین یا پلیٹ میں سوراخ کرنا
ع کر دیا ہے۔ ویری گڈ جوزف تم واقعی افریقہ کے پرنس ہو"۔
ن نے کہا اور جوزف کا چہرہ گیس ماسک کے شیشے کے اندر چمکتا ہوا
د دکھائی دینے لگا اور پھر تھوڑی دیر تک لوہے کا برادہ نکلتا رہا۔ پھر
ب سرخ رنگ کی بھربھری سی مٹی باہر آنے لگی اور عمران کے لبوں
یمان بھری مسکراہٹ تیرنے لگی۔

یہ سپر ریڈ بلاکس کی مٹی ہے۔ حیرت انگیز واقعی انتہائی حیرت انگیز
سب کچھ یہ سپر ریڈ بلاکس اس قدر ٹھوس اور مضبوط ہوتے ہیں
ر شعاعیں بھی اس میں سوراخ نہیں کر سکتیں جب کہ یہ اگائیو
یں بھی سوراخ کرتا چلا جا رہا ہے"..... عمران کے لہجے میں
ی کے ساتھ ساتھ حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

باس یہ اگائیو ہے۔ ناشومو معبد کا خاص پجاری"..... جوزف کی
نائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ سرخ بھربھری مٹی
ل باہر نکلتی چلی آ رہی تھی گو اب اس کی رفتار پہلے کی نسبت
م ہو گئی تھی لیکن اس کے باوجود وہ نکل رہی تھی اور یہ اس بات
ل تھی کہ اگائیو اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ رسی اس سوراخ

www.urdukorner.com

کے اندر غائب ہوتی چلی جا رہی تھی اور عمران کے اندازے کے مطابق تقریباً بیس پچیس فٹ رسی اندر جا چکی تھی۔ ابھی کام جاری تھا۔ یہ تقریباً نصف گھنٹے بعد یکلخت رسی کو ایک جھٹکا لگا اور وہ انتہائی تیزی سے نیچے جانے لگی۔ عمران نے جھپٹ کر رسی کو پکڑ لیا۔

"اگائیو نیچے خلا میں گر رہا ہے۔ اس نے سوراخ بنا دیا ہے۔ اب اسے واپس کھینچو"..... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف نے رسی پکڑ کر اسے تیزی سے واپس کھینچنا شروع کر دیا۔ ایک بار رسی اٹک گئی لیکن پھر ایک دو بار جھٹکا دینے سے وہ دوبارہ اوپر آنے لگ گئی اور تھوڑی دیر بعد رسی سے بندھا ہوا اگائیو باہر آ گیا۔ وہ مخصوص انداز میں چیں چیں کر رہا تھا۔ اس کا جسم سرخ ہو رہا تھا۔

"اب اس کے ساتھ دوسرا سوراخ بناؤ"..... عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف نے اگائیو کو پہلے سوراخ سے بالکل ملحقہ دوسرا سوراخ بنانے کے لئے آمادہ کیا اور ایک بار پھر اگائیو اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"کیا آپ اس طرح اتنا بڑا سوراخ بنانا چاہتے ہیں کہ آدمی اندر جا سکے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں پہلے میرا خیال تھا کہ ایک سوراخ بن جانے پر میں اس میں سپر میگنانٹ بھر کر اسے فائر کر دوں گا اور اس طرح سپر ریڈ بلاکس ٹوٹ جائے گا کیونکہ اس میں سوراخ ہو جانے کی وجہ سے اس کی وہ پہلے جیسی مضبوطی ختم ہو چکی ہو گی لیکن اگائیو کے اس طرح لٹک جانے

پتہ چلا ہے کے نیچے خلا ہے اس لئے سپر میگنانٹ نیچے جا گرے گا"۔ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا یو سے مسلسل کام لیتے رہے اور چوہے کی جسامت جتنا سوراخ آہستہ بڑا ہوتا چلا گیا لیکن اب بھی کافی کام انہیں کرانا تھا۔ ں وہ پوری طرح مطمئن تھے کہ صبح ہونے سے پہلے وہ اگائیو کی مدد تنا بڑا سوراخ بنا لینے میں کامیاب ہو جائیں گے کہ اس میں عمران ٹیگر کی جسامت کا آدمی نیچے اتر سکے۔ لیکن چند ایک سوراخ بن کے بعد جیسے ہی جوزف نے اگائیو کو باہر کھینچا اسی لمحے آسمان کی سے انہیں سائیں سائیں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ چونک کر اوپر کی طرف دیکھنے لگے اور اس کے ساتھ ہی انہیں لیڈ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف سے چار بڑے بڑے میزائل بجلی کی سی سے جزیرے کی طرف آتے دکھائی دیئے۔

اوہ پھر سو کس گیس فائر کی جا رہی ہیں"..... عمران نے کہا اور س کی بات ختم ہی ہوئی تھی کہ چاروں میزائل جزیرے کے وسط رے اور ہولناک دھماکوں سے فضا گونج اٹھی۔

قدرت بھی بعض اوقات انجانے میں اس طرح مدد کرتی ہے کہ حیران رہ جاتا ہے۔ اگر اگائیو کے جسم سے ناقابل برداشت بو نہ تو ہمیں یہ گیس ماسک پہننے کا خیال بھی نہ آتا اور بستی یہاں سے ور ہے کہ وہاں تک سانس روک کر پہنچنا ہی محال ہے"۔ عمران ز سنائی دی۔

www.urdukorner.com

"لیکن باس اس بار کوئی دھواں نہیں اٹھ رہا جب کہ پہلے تو نیم رنگ کے دھویں نے پورے جزیرے کو ڈھانپ لیا تھا"..... ٹائیگر نے کہا اور اسی لمحے جوزف کے ہاتھوں میں موجود اگائیو اچانک بری طرح تڑپا۔ اس کی مخصوص چیں چیں کی آوازیں سنائی دی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ جوزف کے ہاتھوں میں ہی مردہ ہو گیا۔

"یہ تو مر گیا ہے باس"..... جوزف کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مر گیا ہے۔ بے ہوش ہوا ہو گا"..... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اگائیو کو دیکھنے لگا۔

"اوہ واقعی یہ تو مردہ ہے"..... عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ساتائیڈ گیس۔ باس یہ میزائل ساتائیڈ گیس کے ہیں۔ وہ دیکھیں مشعل کا شعلہ یکلخت سنہری مائل زرد ہو گیا ہے"..... ٹائیگر کی خوف سے لرزتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے چونک کر مشعل کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر بھی خوف کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"ہاں واقعی اوہ ویری بیڈ۔ ساتائیڈ گیس کے فائر۔ پھر تو جزیرے پر موجود تمام قبیلے والے سینکڑوں انسان بھی ہلاک ہو گئے۔ ویری بیڈ۔ یہ تو قتل عام ہے اور اگر یہ گیس ماسک ہمارے چہروں پر نہ ہوتے تو اب تک ہم بھی یقینی طور پر ختم ہو چکے ہوتے دنیا کی کوئی طاقت ہمیں کسی صورت بھی نہ بچا سکتی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ہم پر خاص کرم ہو گیا ہے

جوزف نے اگائیو کی بات کی اور پھر اگائیو کی ناقابل برداشت بو نے یہ گیس ماسک پہننے پر مجبور کر دیا"..... عمران کے لہجے میں خوف کے تاثرات نمایاں تھے اور اس کے ساتھیوں کے جسموں بے اختیار جھرجھریاں لینی شروع کر دیں۔ یقینی اور صریح موت بس قدرت کے حسن انتظام کی وجہ سے بچ نکلے تھے۔ ورنہ اس کے بچ جانے کا پوائنٹ ایک فیصد بھی سکوپ نہ رہا تھا۔ اگر وہ نہ ہوتے تو یقیناً اس وقت وہ جھونپڑی میں پڑے سو رہے ہوتے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہی سوتے رہ جاتے۔

باس کیا یہ ماسک اس گیس کو تادیر روک سکیں گے"۔ ٹائیگر شت بھرے لہجے میں کہا۔

جدید ترین گیس ماسک ہیں۔ ورنہ اب تک تو ہمارا خاتمہ بالخیر ہوتا۔ ساتائیڈ گیس تو لمحوں میں کام دکھا جاتی ہے۔ ویسے اس ات سموکس کی طرف زیادہ دیر نہیں رہتے۔ اس لئے چند منٹ کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ لیکن انہی چند منٹ میں پورے پر موجود تمام جانداروں کا خاتمہ ہو چکا ہو گا"..... عمران نے

س پھر تو جزیرے میں موجود اور اگائیو بھی مر چکے ہوں گے"۔ نے کہا۔

جوزف اس جزیرے پر انتہائی قاتل موت وار دکی گئی ہے۔ ب سوائے ہم چاروں کے اور کوئی جاندار زندہ بچا ہو گا"۔

www.urdukorner.com

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ ہمیں اب باقی کام صبح کو کرنا چاہیئے۔ کہیں کام کرتے ہوئے گیس ماسک ذرا سا بھی کھل گیا تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ چار میزائل اکٹھے فائر کیے گئے ہیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں اور اس لئے بھی کہ صبح کو یقیناً ہیڈ کوارٹر سے کوئی نہ کوئی چیکنگ کرنے آئے گا اور ہمیں پہلے ان سے نمٹنا پڑے گا"..... عمران نے کہا اور پھر وہ سب عمران کے اشارے پر سامان سمیٹے واپس بستی کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان سب کے چہرے بجھے ہوئے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ وہ زندہ بستی سے نکل کر آئے تھے اور اب واپس وہ مردہ بستی کی طرف جا رہے ہیں۔

ل اور سکاٹ ایک بڑے ہال میں دیوار کے ساتھ نصب ایک
کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ سکاٹ مشین کو آپریٹ کرنے
وف تھا۔ مشین کے درمیان ایک سکرین روشن تھی اور اس
چھی لکیریں دوڑتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ سکاٹ مسلسل مشین
ی کرنے میں مصروف تھا۔ جب کہ ڈیوک خاموش کھڑا ہوا تھا
بعد سکاٹ ایک طویل سانس لیتے ہوئے سیدھا ہوا۔
زائل فائرنگ کے لئے تیار ہیں ڈیوک۔ ٹارگٹ بھی سیٹ ہو
..... سکاٹ نے کہا۔
چیک کر لیا ہے کہ یہ میزائل سائنائیڈ گیس سے بھرے ہوئے
"..... ڈیوک نے کہا۔
ں بالکل سب کچھ چیک کرنے کے بعد ہی میں نے تمہیں
کے لئے تیار ہونے کا کہا ہے"..... سکاٹ نے منہ بناتے

www.urdukorner.com

ہوئے کہا۔

"بارہ بھی بجنے والے ہیں۔او۔کے فائر کر دو"۔ڈیوک نے کہا۔

"مجھے ایک خیال آ رہا ہے ڈیوک۔ بستی میں موجود سینکڑ
معصوم لوگ بھی ساتھ مارے جائیں گے"..... سکاٹ نے قد
ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔یہ قبائلی لوگ ہیں۔ان کی حیثیت زمین پر رہنے
والے کیڑوں سے زیادہ نہیں ہوتی۔فائر کرو ہمیں اپنے دشمنوں کا خا
کرنا ہے"..... ڈیوک نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر خود یہ فائر کر دو۔یہ سرخ رنگ کا بٹن دبا دو باقی کام کمپ
خود کرے گا"..... سکاٹ نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ظا
اس کا ضمیر سینکڑوں بے گناہ افراد کو اس طرح موت کے گھا
اتارنے پر ہچکچا رہا تھا۔مگر ڈیوک جلدی سے آگے بڑھا اور اس
انتہائی سرد مہری سے کام لیتے ہوئے اس سرخ بٹن پر دائیں ہا
انگوٹھا رکھا اور پوری قوت سے اسے دبا دیا۔دوسرے لمحے مشین
موجود چھوٹے چھوٹے بے شمار بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔مظ
سے گونج کی سی آواز پیدا ہوئی اور پھر سکرین پر اچانک یکے بعد دیگر
چار میزائل ایک کونے سے نمودار ہو کر اوپر کی طرف جاتے دکھا
دیئے۔سکرین کے تقریباً درمیان میں پہنچ کر وہ مڑے اور پھر تیزی
گے بڑھتے چلے گئے۔چند لمحوں بعد سکرین پر بلیک آئی لینڈ کا فضا
نظارہ نظر آیا اور اس کے ساتھ ہی پلک جھپکنے میں چاروں میزائل

ے اس جنگل میں غائب ہو گئے۔دھماکوں کی ہلکی سی آوازیں
ں اور پھر سکرین یکلخت تاریک ہو گئی۔مشین پر جلنے والے
بلب یکلخت بجھ گئے اور ڈائلوں پر حرکت کرتی ہوئی سوئیاں
و گئیں۔یوں لگتا تھا جیسے جاندار مشین سے کسی نے جان
و اور اب ان کے سامنے صرف مشین کی لاش پڑی ہو۔

ب آئی لینڈ کو جسے تو شاید محاورتاً موت کا جزیرہ کہتے ہوں گے
وہ حقیقتاً موت کا جزیرہ بن چکا ہے"..... سکاٹ نے ہونٹ
ئے کہا۔

ں اور اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے بچ نکلنے کا کوئی
قی نہیں رہا۔اب یہ خوفناک دشمن یقینی موت کا شکار ہو چکے
.... ڈیوک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سکاٹ
ں میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر مشین کے بٹن آف کرنے
دیئے اور پھر وہ دونوں واپس چیف آفس میں آ کر بیٹھ گئے۔
ے ایک الماری سے شراب کی بوتلیں نکالیں اور دونوں شراب
مصروف ہو گئے۔ڈیوک کا چہرہ اندرونی مسرت سے چمک رہا
ں وقت تصور ہی تصور میں اپنے آپ کو پوری دنیا کا فاتح
رہا تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی
دی اور وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

وقت کس کی کال ہو سکتی ہے"۔ڈیوک نے ہونٹ چباتے
ور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

www.urdukorner.com

"ہیلو ماسٹر کمپیوٹر کالنگ ہیڈ کوارٹر"..... بولنے والا کر
ڈارسن تھا اور ایک لمحے کے لئے ڈیوک اور سکاٹ دونوں یہ آواز س
اس طرح اچھلے جیسے ان کے جسموں کو لاکھوں وولٹیج کا اہتھائی ط
الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو۔ شراب کی بوتلیں ان کے ہاتھوں
چھوٹ کر نیچے جا گریں۔

"کرنل ڈارسن کی آواز"..... سکاٹ کے لہجے میں حیرت کے
ساتھ خوف تھا۔

"ہیلو ہیلو ماسٹر کمپیوٹر کالنگ"..... ٹرانسمیٹر سے مسلسل
آواز نکل رہی تھی۔

"ارے ارے اوہ میں سمجھ گیا۔ یہ ماسٹر کمپیوٹر کی براہ راست
ہے۔ کرنل ڈارسن نے اپنی آواز اس میں فیڈ کی ہوئی ہے"۔ ڈ
نے یکلخت کہا تو سکاٹ کے چہرے پر پھیل جانے والے خوف
تاثرات تیزی سے دور ہونے لگ گئے۔

"اوہ میں تو ڈر گیا تھا کہ یہ اچانک کرنل ڈارسن کیسے بول
سکاٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ہیلو چیف ڈیوک اٹنڈنگ یو فرام ہیڈ کوارٹر اوور"۔ ا
نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"ڈیوک چیف کیا مطلب چیف تو کرنل ڈارسن ہے"۔ د
طرف سے ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈارسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب میں ڈیوک

ہیڈ کوارٹر اور چیف آف ہاٹ فیلڈ ہوں۔ نوٹ کر لو اوور"۔
نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یہ ٹنگ سپیشل زیرو ون پر ہو سکتی ہے۔ ایک اطلاع نوٹ کرو
ل ایکس وے میں اچانک چھ سوراخ دریافت ہوئے ہیں جنہیں
طور پر بلاک کر دیا گیا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور
کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔

"چھ سوراخ سپیشل ایکس وے میں کیا مطلب"..... ڈیوک نے
ہو کر کہا۔

"نہیں ایسا ہونا ناممکن ہے۔ سپر ریڈ بلاکس میں سوراخ کیسے ہو
یں لیکن ماسٹر کمپیوٹر مشین ہے اور مشین جھوٹ نہیں بولا کرتی"
اٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سپر ریڈ بلاکس میں کیا مطلب"..... ڈیوک نے اسی طرح
ہوتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر کا ذہن بالکل انسانوں کے دماغ کی طرز پر بنایا گیا ہے
لومات کو جمع کرتا ہے۔ ذخیرہ کرتا ہے۔ ان کا فوری طور پر تجزیہ
ہے اور پھر ہدایات جاری کرتا ہے یا اطلاعات دیتا ہے۔ اس لئے
ا اطلاع غلط نہیں ہو سکتی۔ سپیشل ایکس وے بلیک آئی لینڈ
ہیڈ کوارٹری کو جانے والے راستے کا کوڈ نام ہے اور وہ سپر ریڈ بلاکس
میر شدہ ہے۔ اس پر تو ایٹم بم بھی فائر کر دیئے جائیں تب بھی
کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اور ماسٹر کمپیوٹر کہہ رہا ہے کہ اس میں

www.urdukorner.com

سوراخ پائے گئے ہیں اور سوراخ بھی اکٹھے چھ ۔ یہ کیسے ممکن ہے "
سکاٹ نے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا اور ڈیوک کے چہرے پر بھ
شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" اوہ اب میں بات سمجھ گیا ہوں ۔ واقعی ایسا ہونا ناممکن ہے لیکن
ماسٹر کمپیوٹر کی اطلاع بھی غلط نہیں ہو سکتی ۔ اس کا مطلب ہے کہ
سوارخ یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں نے کیے ہوں گے ۔ لازماً یہ
بات ہو گی "..... ڈیوک نے کہا ۔

" لیکن یہ کیسے ممکن ہے "..... سکاٹ ابھی تک اس الجھن میں
پھنسا ہوا تھا ۔

" جیسے بھی ممکن ہوا بہرحال ہو گیا لیکن اب مزید فکر کرنے کی بات
نہیں ہے ۔ وہ لوگ ختم ہو گئے ہیں اور صبح تک جب کہ گیس کے
اثرات زائل ہو چکے ہوں گے ہم وہاں جا کر ان کی لاشیں بھی دیکھ لیں
گے "..... ڈیوک نے کہا ۔

" ہاں ٹھیک ہے ۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا ۔ میں وہ طریقہ
دیکھنا چاہتا ہوں جس کی مدد سے انہوں نے یہ سوراخ کیے ہیں ورنہ میں
باقی ساری عمر الجھا ہی رہوں گا "..... سکاٹ نے کہا ۔

" تم ہی وہاں جاؤ گے ۔ میں ہیڈ کوارٹر نہیں چھوڑ سکتا اور سنو
سپیشل زیرو ون پر تم میرے چیف ہونے کی فیڈنگ کر دو تاکہ آئندہ
ماسٹر کمپیوٹر کو کوئی الجھن پیش نہ آئے "..... ڈیوک نے کہا اور سکاٹ
سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا ۔

ت عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس جھونپڑی میں بیٹھ کر اور
ر گزاری ۔ کیونکہ وہ گیس ماسک اتارنے کا رسک نہیں لے
ہ ۔ حالانکہ سائنائیڈ گیس ہوا سے بے حد ہلکی ہوتی ہے اس لئے
ت تھی کہ اس کے اثرات بہت جلد زائل ہو جاتے ہیں اس کے
ونکہ یہ انتہائی قاتل ترین گیس تھی اور اس کی معمولی سی مقدار
ے جھپکنے میں آدمی کو ہلاک کر سکتی تھی اس لئے عمران کسی قسم
نہیں لینا چاہتا تھا ۔ ویسے وہ اس ادھیڑ بن میں تھا کہ ان کی
کا علم ہیڈ کوارٹر میں موجود ڈیوک کو کس طرح ہوا ہو گا کہ
ان کے یقینی خاتمے کے لئے اتنا بڑا قدم اٹھا لیا ۔ کرنل ڈارسن
کو ہلاک کرنے کے بعد وہ سیدھے ہیلی کاپٹر پر پہنچے تھے اور پھر
ر کے ذریعے یہاں آ گئے تھے اور اس کے خیال کے مطابق
پر موجود وہ خصوصی کیمرہ جو جھونپڑی پر لگے ہوئے نشان میں

www.urdukorner.com

خفیہ طور پر چھپایا گیا تھا پہلے ہی آف کر دیا گیا تھا اور بلیک آئی لینڈ
موجود وہ حصہ بھی تباہ ہو چکا تھا جو اس جزیرے پر آنے والے ہیلی کا
کو چیک یا تباہ کر سکتا تھا۔ اس کے بعد یہی سوچا جا سکتا تھا کہ ڈ
میں بھی یقیناً ہاٹ فیلڈ کا کوئی سیکشن موجود ہو گا جس نے ہیلی کا
رخ اس جزیرے کی طرف دیکھ کر ڈیوک کو اطلاع دے دی ہو گی۔
تک عمران اسی ادھیڑ بن میں مبتلا رہا اور پھر سورج نکل آنے کے بعد
جھونپڑی سے باہر آ گئے اور تھوڑی دیر بعد اس قاتل گیس کی تباہ کار یا
ان کی نظروں کے سامنے تھیں۔ بستی میں موجود سینکڑوں مرد عور
بوڑھے بچے سب جھونپڑی کے اندر نیند کے عالم میں ہی ہلاک ہو
پڑے تھے۔ آسوما اس کے دونوں بیٹے اور دونوں بیٹیوں کی لاشیں
بڑے سردار کی جھونپڑی میں پڑی ہوئی تھیں اور کاجو پجاری بھی لا
میں تبدیل ہو چکا تھا۔

"اس ڈیوک نے قتل عام کیا ہے۔ اسے اس کا نتیجہ بھگتنا ہو گا
عمران کے لہجے میں شدید غصہ عود کر آیا تھا۔ ان بے گناہ اور معصو
قبائلیوں کے اس طرح کے قتل عام نے اسے دلی طور پر بے حد تکلی
پہنچائی تھی چونکہ دن نکل آیا تھا اور عمران جانتا تھا کہ اب جنگل
درختوں نے آکسیجن پیدا کرنی شروع کر دی ہو گی اس لئے اب سانتا
گیس کے اگر کوئی اثرات باقی رہ بھی گئے ہوں گے تو کثیر مقدار
موجود درختوں کے بیک وقت آکسیجن چھوڑنے کی وجہ سے ختم ہو
ہوں گے۔ چنانچہ اس نے گیس ماسک اتار دیا اور پھر اس کے د

ھی باقی ساتھیوں نے بھی گیس ماسک اتار دیئے۔

"جھونپڑی سے سامان لے آؤ اب ہمیں دوبارہ وہاں سوراخوں والی
وں پر جانا ہے"..... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور جوزف
جوانا دونوں جھونپڑی کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ ہر طرف بکھری ہوئی لاشیں تو جلد ہی تعفن چھوڑنے لگ جائیں
۔ انہیں سمندر میں پھینک دینا چاہیئے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"اس میں تو شاید ایک ہفتہ لگ جائے اور اتنا وقت نہیں ہے۔
ں اپنے مشن کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ وہ زیادہ اہم ہے اور اگر
ئی تعفن اور بدبو کی بات ہوئی تو دوبارہ گیس ماسک پہنے جا سکتے ہیں"
عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی دوران
ف اور جوانا جھونپڑی سے بیگ اٹھا کر باہر آ چکے تھے اس لئے وہ سب
ھل دے والی جگہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

"میرا خیال ہے۔ اب صبح ہونے کے بعد ہیڈ کوارٹر سے لازماً کوئی نہ
ں اس بات کی تحقیق کرنے آئے گا کہ کیا ہم ہلاک ہوئے ہیں یا
ں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں جوزف اور جوانا کو اس ہیلی پیڈ پر بھیجنا پڑے گا"۔ عمران نے
ب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں ابھی تک وہ
اگا ئیو پڑا ہوا تھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ رات کو انہوں نے
بو کی مدد سے جو چھ سوراخ کیے تھے وہ سارے بند ہو چکے تھے

"اوہ اوہ ویری بیڈ۔ انہیں تو بند کر دیا گیا ہے۔ شاید ماسٹر کمپیوٹر

www.urdukorner.com

نے ایسا کیا ہے۔ یہ ماسٹر کمپیوٹر تو انتہائی خوفناک قسم کی چیز ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب کیا ہوگا باس۔ اب تو اگائیو بھی مر چکا ہے۔ دوبارہ تو سوراخ نہیں ہو سکتے"..... ٹائیگر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف یہ اگائیو بلکہ جیرے پر جتنے بھی اگائیو ہوں گے وہ بھی ہلاک ہو چکے ہوں گے"..... عمران نے جواب دیا اور جوزف نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر تو ہمیں لازماً ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا ہوگا"..... ٹائیگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں وہاں ہم پھنس سکتے ہیں۔ اس راستے کو کھولنا ہوگا۔ یہ سوراخ مرمت کیے گئے ہیں۔ ان میں وہ طاقت نہیں ہوگی اور اب اسے سپر میگناٹ کے دھماکوں سے دوبارہ کھولا جا سکتا ہے"۔ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے کہا۔

"جوزف اور جوانا تم دونوں ہیلی کاپٹر پر جاؤ اور اگر ہیڈ کوارٹر سے کوئی آئے تو اسے زندہ پکڑ کر یہاں لے آنا۔ جاؤ"..... عمران نے جوزف اور جوانا سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے واپس مڑے اور پھر دوڑتے ہوئے درختوں والے حصے میں جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

"کچھ دیر انتظار کر لیا جائے۔ اس کے بعد کام شروع کریں گے"۔

عمران نے کہا اور ایک پتھر پر بیٹھ گیا۔ اس کی فراخ پیشانی پر اس وقت سوچ کی لکیروں کا جال سا پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"باس اگر یہ سوراخ کھل بھی گئے تب بھی ہم نیچے تو نہیں جا سکتے جس انداز کا یہ ماسٹر کمپیوٹر ہے۔ ہو سکتا ہے وہ انہیں دوبارہ مرمت کر لے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں میں بھی یہی بات سوچ رہا ہوں۔ یہ ماسٹر کمپیوٹر بڑے عجیب انداز میں بنایا گیا ہے۔ یہ تو بالکل انسانی ذہن کے مطابق کام کرتا ہے اس سے براہ راست لڑائی انتہائی سوچ سمجھ کر کرنی پڑے گی۔ ورنہ معمولی سی غلطی ہماری یقینی موت کا باعث بن سکتی ہے"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نجانے اس لیبارٹری کے اندر ان لوگوں نے کیسے کیسے سائنسی انتظامات فٹ کر رکھے ہوں گے۔ ویسے باس کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ٹ فیلڈ اس لیبارٹری میں کون سا ہتھیار تیار کر رہی ہے"۔ ٹائیگر نے

"نہیں لیکن جس انداز میں یہ لیبارٹری بنائی گئی ہے اور جس طرح اس تنظیم کو خفیہ رکھا گیا ہے۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جو ہتھیار بھی یہاں تیار ہو رہا ہے وہ بہرحال پوری دنیا کے لئے انتہائی تباہ کن ہی ہوگا"..... عمران نے جواب دیا اور اسی لمحے اچانک ان دونوں کے کانوں میں دور سے ہیلی کاپٹر کی پھڑپھڑاہٹ کی ہلکی سی آوازیں پڑیں اور وہ دونوں تیزی سے اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

www.urdukorner.com

"پتھر کی اوٹ لے لو ٹائیگر۔ ہو سکتا ہے یہ لوگ چیکنگ کے لئے جریرے کا راؤنڈ لگائیں اور یہاں اوٹ کے لئے درخت بھی نہیں ہیں" عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر دونوں تیزی سے پتھروں کے مختلف ڈھیروں کی اوٹ میں اس طرح ہو گئے کہ اوپر سے انہیں چیک نہ کیا جا سکے۔ ہیلی کاپٹر نے واقعی پورے جریرے کا ایک نہیں بلکہ دو راؤنڈ لگائے۔ اس کی بلندی اس قدر کم تھی کہ وہ صرف درختوں کی چوٹیوں سے تھوڑا سا اوپر اڑ رہا تھا اور پھر ہیلی کاپٹر بجائے ہیلی پیڈ پر اترنے کے وہیں تباہ شدہ حصے پر اترنے لگا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ایک حصہ پر کر ٹک گیا۔ عمران دیکھ چکا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں صرف دو افراد تھے۔ ہیلی کاپٹر رکتے ہی وہ دونوں تیزی سے نیچے اترے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے۔

"اوہ یہ پڑا ہے ان کا سامان۔ تو یہ یہاں سوراخ کر رہے تھے۔ لیکن ان کی لاشیں تو یہاں موجود نہیں ہیں جب کہ یہ چوہا سا یہاں مرا پڑا ہے"..... ایک آدمی نے اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس اس چوہے کی دم میں رسی بھی بندھی ہوئی ہے۔ شاید یہ بستی کے کسی شرارتی بچے کا کام ہے"..... دوسرے آدمی نے جواب دیا۔

"ارے ہاں اسی لئے ان کی لاشیں یہاں نظر نہیں آ رہیں۔ آؤ بستی کی طرف چلتے ہیں"..... پہلے نے کہا اور پھر وہ تیزی سے بستی کی طرف مڑے ہی تھے کہ اچانک عمران نے مشین پسٹل کا رخ اس دوسرے آدمی کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا جس نے بچے کی شرارت والا فقرہ کہا

وہ علاقہ مشین پسٹل کی فائرنگ اور اس آدمی کے حلق سے نکلنے
خ سے گونج اٹھا۔

یہ۔ یہ۔ کیا۔ یہ"..... پہلے آدمی نے اچھلتے ہوئے کہا لیکن
ے لمحے وہ بھی چیختا ہوا نیچے گرا۔ اس کے ہاتھ سے بھی مشین گن
دور جا گری تھی۔ وہ صرف فائرنگ کے خوف کی وجہ سے گرا تھا
ز زخمی نہ ہوا تھا۔ صرف اس کے ہاتھوں سے خون بہتا دکھائی دے
ہا۔

اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"..... عمران نے ڈھیر سے باہر نکلتے
اس آدمی سے کہا جو زمین پر گرنے کے بعد ابھی تک دہشت کے
ں وہیں پڑا ہوا تھا۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی ایک ڈھیر کی اوٹ سے باہر

تم۔ تم۔ تم۔ اوہ تم"..... اس آدمی نے تیزی سے اٹھتے ہوئے
ں نے دونوں ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے۔

ں کی تلاشی لو ٹائیگر"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ٹائیگر
ا کی عقب میں جا کر بڑے ماہرانہ انداز میں اس کی تلاشی لینی
کر دی۔

وئی اسلحہ نہیں ہے باس"..... ٹائیگر نے کہا۔

ب ہاتھ نیچے کر لو اور اپنا نام بتاؤ"..... عمران کا لہجہ بے حد سرد

م۔ م میرا نام سکاٹ ہے۔ مگر تم لوگ ہلاک نہیں ہوئے یہ

www.urdukorner.com

کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا۔ کیا تم انسان نہیں ہو"..... اس آدمی کے
میں ابھی تک شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم نے اس پوری بستی پر سائنائیڈ گیس میزائل فائر کر
سینکڑوں افراد کو بیک وقت ہلاک کر دیا ہے۔ اس لئے اصل میں تو
انسان نہیں ہو۔ اگر تم انسان ہوتے تو تمہیں ان بے گناہوں کا خ
خیال آ جاتا"..... عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ سکاٹ کا جسم
خوف سے بے اختیار جھٹکے کھانے لگا۔

"مم۔ مم میں نے ڈیوک کو منع کیا تھا۔ لیکن ڈیوک نے نہ
تھی۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ لیکن تم لوگ اس قاتل ترین گ
سے آخر کیسے بچ گئے ہو"..... سکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہ
اسی لمحے جوزف اور جوانا بھی وہاں پہنچ گئے اور انہیں دیکھ کر سکاٹ
چہرے پر خوف کے مزید تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"کچھ بھی ہو تم بھی اس قتل عام میں برابر کے شریک ہو۔ اس
تمہیں بھی عبرت ناک موت مرنا چاہیے"..... عمران کا لہجہ اسی طر
سرد تھا۔

"مم مم معاف کر دو مجھے معاف کر دو"..... سکاٹ نے بری طر
کانپتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ گھٹنوں کے بل نیچے گر گیا۔

"تمہارا وہاں ہیڈ کوارٹر میں کیا عہدہ ہے"..... عمران نے اس
بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"مم۔ مم۔ میں وہاں مشین انچارج ہوں۔ پہلے مشین انچار

تھا۔ اب میں بن گیا ہوں"..... سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے
عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"لیبارٹری میں موجود ماسٹر کمپیوٹر کون سی کٹیگری کا ہے"۔ عمران
کہا۔

"سپر سکاٹ کٹیگری کا۔ اسے خصوصی طور پر تیار کرایا گیا ہے۔
یمیا کے چار سائنس دانوں نے ایک سال کی محنت سے اسے تیار
ا۔ پھر لارڈ نامیری نے ان سائنس دانوں کو ہلاک کرا دیا تھا۔ وہ
خوفناک مشین ہے۔ وہ انسانوں کی طرح سوچتا اور انسانوں کی
کام کرتا ہے"۔ سکاٹ نے جلدی جلدی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ڈیوک بھی مشینی انچارج ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں وہ سیکورٹی چیف تھا۔ کرنل ڈارسن کی موت کے بعد اب
ارٹر کا چیف اور پوری ہاٹ فیلڈ کا چیف بن گیا ہے۔ اس نے
یڈ گیس یہاں فائر کی تھی۔ اب اس نے مجھے بھیجا تھا کہ میں
کر کے آؤں"..... سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا وہ واقعی
خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

"کیا ڈیوک مشینی کے متعلق کچھ جانتا ہے"..... عمران نے

"ں کافی حد تک جانتا ہے"..... سکاٹ نے جواب دیا۔

"وہ سولر ریزالیون الیون کی کارکردگی سے واقف ہے"۔ عمران
سوال کیا۔

www.urdukorner.com

"سولر ریز الیون الیون اوہ ایس ۔آر ۔الیون الیون نہیں وہ نا
سیکرٹ ہے ۔اس کے متعلق صرف کرنل ڈارسن ۔فلپس ڈیمرے ا
میں ہم چار آدمی جانتے ہیں ۔ڈیوک کو اس کا علم ہی نہیں ہے"۔سکا
نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے یہ مشین"..... عمران نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر میں ہے"..... سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا
اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"ہیڈ کوارٹر میں کہاں سوچ کر جواب دینا ۔اگر تمہاری بات غ
ہوئی تو پھر تمہاری موت عبرت ناک ہو گی"..... عمران کا لہجہ اور
پڑ گیا۔

"ہیڈ کوارٹر میں مشین روم کے اندر سیاہ شیشوں کا ایک کیبن
جسے ہم بلیک کیبن کہتے ہیں ۔اس کے اندر یہ مشین ہے"۔سکاٹ
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اسے آپریٹ کرنا جانتے ہو"..... عمران نے کہا۔

"ہاں میں مشین انچارج ہوں میں تمام مشینری آپریٹ کر
ہوں"..... سکاٹ نے جواب دیا۔

"اس کا سپیشل کوڈ کیا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"بلیک نائٹ"..... سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سپیشل آرڈر کوڈ"..... عمران نے ہونٹ چباتے ہو
پوچھا۔

لار وار"..... سکاٹ نے جواب دیا لیکن اب اس کے چہرے پر
کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ا۔کیا۔تم مشین انجینئر ہو"..... سکاٹ نے چند لمحے خاموش
بعد کہا۔

ٹیگر لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالو تھیلے میں سے"..... عمران نے
پشت کی طرف کھڑے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر
وان تھیلوں کی طرف بڑھ گیا جو ایک طرف پڑا ہوا تھا۔

۔کیا تم نے سپر ریڈ بلاکس میں چھ سوراخ کیے تھے"۔اچانک
نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

کیوں تمہیں کیسے علم ہوا"..... عمران نے چونکتے ہوئے

ر کمپیوٹر نے کال دی تھی ۔لیکن تم نے کیسے یہ سوراخ کیے
ا ہو نا تو ناممکن ہے ۔قطعی ناممکن"..... سکا۔ کے لہجے میں
رت تھی۔

ر کمپیوٹر نے کیا کہا تھا ۔پوری تفصیل بتاؤ ۔ایک ایک لفظ
نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اسی طرح سرد لہجے
اور جواب میں سکاٹ نے ماسٹر کمپیوٹر کی کال اور اس سے
بات دوہرا دی۔

ر تم نے اسے سپیشل زیرو ون پر ڈیوک کے چیف ہونے کا
ا دیا تھا"..... عمران نے پوچھا۔

www.urdukorner.com

"ہاں" ..... سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے چونکہ تم نے سب کچھ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بتایا۔ لئے میں تمہیں آسان موت مار رہا ہوں۔ورنہ شاید تم اتنی آسان نہ مرتے" ..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسر گولیوں کی بوچھاڑ سیدھی سکاٹ کے دل میں اتر گئی اور وہ ایک چیخ مار کر اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے ساکت ہو گیا۔

"ٹرانسمیٹر یہاں لے آؤ ٹائیگر" ..... عمران نے مشین پسٹل جیب میں رکھتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور خود ایک پتھر پر بیٹھ گیا نے ٹرانسمیٹر اس کے سامنے رکھا اور عمران نے اس پر ہیڈ کا مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو سکاٹ کالنگ یو اوور" ..... عمران نے سکاٹ اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے کال دینا شروع کر دی۔

"یس ڈیوک اٹنڈنگ یو اوور" ..... چند لمحوں بعد ڈیوک سنائی دی۔اس کا لہجہ چونکہ انتہائی بے تکلفانہ تھا اس لئے عمران کہ سکاٹ اور ڈیوک دونوں کے درمیان باس اور ماتحت والے بجائے دوستانہ بے تکلفی ہے۔

"میں جیرے سے بول رہا ہوں یہاں تو ہر طرف لاشیں بکھری ہوئی ہیں اوور" ..... عمران نے جان بوجھ کر بغیر

بول دیا۔

ان اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی نظر آئیں۔ان کے اؤ باقی کو چھوڑو۔اصل بات بتاؤ اوور" ..... دوسری طرف ا۔

ی ہیکل صفتیوں کی لاشیں تو ایک جھونپڑی سے مل گئی ہیں ا ایشیائیوں کی لاشیں ہیں اور نہ ایکریمیوں کی ..... میرا ے ایسی کوئی لاش نہیں ملی جسے ایشیائی یا ایکریمی کہا جاسکے اوور" ران نے جان بوجھ کر صرف جوزف اور جوانا کی لاشوں کی حد تک بات کرتے ہوئے کہا تاکہ گفتگو کو آگے بڑھانے کا لے۔

طلب وہ عمران اور اس کا دوسرا ساتھی وہ کہاں ہیں اوور"۔ ف سے ڈیوک کے لہجے میں یکلخت پریشانی کے تاثرات گئے تھے۔

تو میں نے جھونپڑیوں کو دیکھا ہے۔وہاں تو صرف قبائلیوں یں اب باقی جزیرہ بھی چیک کرنا ہوگا۔ویسے یہاں تباہ شدہ یری نظروں کے سامنے ایک حیرت انگیز بات بھی آئی ہے عمران نے کہا۔

ی بات اوور" ..... دوسری طرف سے بری طرح چونک کر

تباہ شدہ حصے میں ایک بڑی سی سرنگ بنی ہوئی ہے اتنی

www.urdukorner.com

بڑی سرنگ کہ اس میں سے ایک آدمی اندر آسانی سے جا سکتا ہے
سرنگ کے پاس دو بڑے بڑے تھیلے بھی پڑے ہوئے ہیں سیا
کے جو خالی ہیں اس لئے مجھے خطرہ ہے کہ وہ دونوں کہیں میزائل
فائرنگ سے پہلے ہی لیبارٹری میں نہ داخل ہو چکے ہوں اوور "۔
نے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے سکاٹ تمہیں تو معلوم ہے
کمپیوٹر نے رات کو کال کر کے کہا تھا کہ چھ سوراخ کیے گئے تھے
کر دیئے گئے ہیں۔ اگر یہ سوراخ ہوتا تو ماسٹر کمپیوٹر اسے بند
اوور "..... ڈیوک نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہو سکتا ہے انہوں نے کوئی ایسی مشینری ساتھ رکھی ہو
ماسٹر کمپیوٹر اس سوراخ کو چیک ہی نہ کر سکا ہو۔ میں نے
سوراخ بھی دیکھے ہیں وہ اس بڑے سوراخ سے کافی ہٹ کر
قعی وہ مرمت شدہ ہیں اوور "..... عمران نے کہا۔

" اوہ ویری بیڈ۔ پھر۔ پھر کیا کیا جائے اوور "..... ڈیو
انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" لیبارٹری کی سپیشل چیکنگ ضروری ہے اور یہ چیکنگ فو
چاہیے۔ تم ایسا کرو کہ بلیک کیبن میں جا کر وہاں موجو
مشین کو آن کر دو۔ میں تمہیں ہدایات دیتا جاتا ہوں۔
سپیشل چیکنگ ہو جائے گی اور اگر یہ دونوں اندر ہوئے تو
ماسٹر کمپیوٹر کو ان کا علم ہو جائے گا اور وہ ان کا خاتمہ کر دے

نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ تم نے ہیلی کاپٹر کہاں اتارا
لیا ہیلی پیڈ پر۔ اوور "..... دوسری طرف سے ڈیوک نے کہا۔

نہیں وہاں پہلے سے ہی ایک ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ میں نے
ے پر دو راؤنڈ لگانے کے بعد اس تباہ شدہ حصے میں ہی ہیلی کاپٹر
اتھا۔ اوور "..... عمران نے جواب دیا۔

پائلٹ کہاں ہے۔ اس کی مجھ سے بات کراؤ۔ اوور "۔ دوسری
سے ڈیوک نے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

لیا مطلب پائلٹ سے تم کیوں بات کرنا چاہتے ہو وجہ اوور "۔
نے جان بوجھ کر لہجے کو قدرے تلخ بناتے ہوئے کہا۔

م اسے بلاؤ میں نے اس سے ایک ضروری بات کرنی ہے اوور
دوسری طرف سے ڈیوک کا لہجہ قدرے سخت ہو گیا تھا۔

تو ہیلی کاپٹر میں بیٹھا ہوا ہے اور ہیلی کاپٹر یہاں سے کافی دور
س لئے وقت مت ضائع کرو ڈیوک۔ سب سے پہلے تم اس
چیکنگ کی فکر کرو بعد میں اطمینان سے پائلٹ سے بات کرتے
"..... عمران نے کہا۔

یں سکاٹ اس سے بات کرنا ضروری ہے۔ اسے بلاؤ میں کہہ رہا
اسے بلاؤ اوور "..... ڈیوک کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

ے کے جیسے تمہاری مرضی اوور "..... عمران نے بالآخر جواب
نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی پیشانی پر ایک بار پھر

www.urdukorner.com

شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔ اب اسے خیال آ رہا تھا کہ اس سے
جلدی ہوئی ہے۔ اس نے خواہ مخواہ اس پائلٹ کا فوری طور پر خاتمہ
دیا حالانکہ دو آدمی تھے آسانی سے پکڑے جا سکتے تھے لیکن اس وقت
عمران قبائلیوں کے قتل عام کی وجہ سے اپنی عادت کے خلاف نامہ
جذباتی ہو رہا تھا اس لئے اس نے صرف سکاٹ کو زندہ پکڑنے کا
اور دوسرے کو گولیوں سے اڑا دیا کیونکہ سکاٹ دوسرے سے
لہجے میں بات کر رہا تھا اور پھر اس نے اس دوسرے آدمی کو پائلٹ
سیٹ سے اترتے ہوئے دیکھا تھا اس لئے اس کے خیال کے
دوسرا آدمی محض ایک پائلٹ ہی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس
ایک اور حماقت بھی ہوئی تھی کہ اس نے ڈیوک کو کال کرنے
پہلے ہی سکاٹ کو گولی مار دی تھی۔ ورنہ وہ اب پائلٹ کے دور ہونے
بہانہ کر کے اس سکاٹ سے بھی پائلٹ کے بارے میں پوچھ گچھ کر
تھا۔ لیکن اب کیا کیا جا سکتا تھا۔ کسی کو ہلاک کر دینا تو آسان تھا
ہلاک شدہ کو دوبارہ زندہ تو نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے واقعی وہ
جذباتی پن کی وجہ سے پھنس کر رہ گیا تھا۔

"ہیلو ہیلو سکاٹ بول رہا ہوں اوور"..... کافی دیر تک خاموش
بیٹھے سوچنے کے بعد عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"یس ڈیوک بول رہا ہوں۔ آ گیا ہے پائلٹ اوور"..... دوسری
طرف سے ڈیوک کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو چیف میں پائلٹ بول رہا ہوں اوور"..... عمران نے

ے میں تیر چلاتے ہوئے کہا اور ظاہر ہے اس کے علاوہ اور وہ کچھ
سکتا تھا۔

یا نام ہے تمہارا اوور"..... دوسری طرف سے ڈیوک نے
کر پوچھا۔

یفرے سے چیف اوور"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا
ہو نہہ تو میری شک والی عادت کام آ گئی ہے۔ تم علی عمران ہو۔
ٹ کا لہجہ بنا کر مجھ سے بات کر رہے تھے۔ تم مرے نہیں ہو۔ نہ
ہیں پڑے رہو جزیرے پر، اوور اینڈ آل"..... دوسری طرف سے
ئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔

واقعی جذباتی پن کام کے معاملے میں شدید نقصان پہنچاتا ہے۔
رصے بعد جذباتی ہونے کا موقع ملا تھا۔ اس نے نتیجہ دکھا دیا ہے"
ن نے اپنی غلطی کا برملا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

اس ہمیں فوری طور پر دوبارہ گیس ماسک پہن لینے چاہئیں۔
ہو کہ وہ ہمارے زندہ بچ جانے پر دوبارہ سائنائیڈ گیس کے
فائر کر دے"..... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

وہاں واقعی۔ اس ڈیوک کا کچھ پتہ نہیں کہ کیا کر بیٹھے"۔ عمران
ور تسمے کی مدد سے گلے میں لٹکے ہوئے گیس ماسک کو پکڑ کر اس
ور چہرے پر فٹ کرنا شروع کر دیا، ٹائیگر، جوزف اور جوانا نے
کی پیروی کی اور چند لمحوں وہ دوبارہ گیس ماسکوں میں نظر آنے
ے۔

www.urdukorner.com

"میرا خیال ہے باس اب ہمیں ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر ہی دینا چاہ
اس کے بغیر مسئلہ حل نہیں ہوگا"..... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"اب تو یہ سکوپ بھی ختم ہو گیا ہے۔ اب تو ڈیوک نے ہیلی
دیکھتے ہی اسے فضا میں ہٹ کر دینا ہے۔ اب تو جو کچھ کرنا ہو گا
کرنا ہو گا۔ بہرحال اب ان سوراخوں میں سپر میگنائٹ کو رکھ کر فا
اور کوئی نتیجہ نکلے یا نہ نکلے۔ بہرحال یہ سوراخ تو مجھے یقین ہے۔
نمودار ہو جائیں گے۔ میں اس دوران اس بارے میں مزید کچھ
ہوں"..... عمران نے کہا اور اٹھ کر اس جگہ سے کافی دور ہٹ
ایک اونچے پتھر پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر نے جوزف اور جوانا کی مدد سے
میگنائٹ بلاسٹ کرنے کے انتظامات کرنے شروع کر دیئے اور تھ
دیر بعد جب سپر میگنائٹ بلاسٹ ہوا تو خوفناک دھماکے سے پورا
گونج اٹھا۔ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے جزیرے میں زلزلہ سا آگ
لیکن جب دھماکہ کی گونج ختم ہوئی اور عمران پتھر سے اٹھ کر تیزی
سوراخوں والے سپاٹ کی طرف بڑھا تو بے اختیار اس کے ہونٹ
گئے کیونکہ اس قدر طاقتور سپر میگنائٹ کے فائر کے باوجود سوراخ
کے ویسے ہی بند تھے اور نہ صرف بند تھے بلکہ وہاں معمولی سا گڑھا
نہ پڑا تھا اور اب عمران کو اس اگائیو کی حیرت انگیز خصوصیت کا
معنی میں ادراک ہوا کہ قدرت نے اس چھوٹے سے جانور میں
صلاحیت ڈال دی ہے کہ جس بھرے ہوئے سوراخ کو اس قدر طا
سپر میگنائٹ نہیں کھول سکا۔ اسے اس چھوٹے سے جانور نے اس

ڈالا تھا جیسے وہ سپر ریڈ بلاکس نہ ہوں بلکہ نرم ڈبل روٹی کے
ے ہوں۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہوا باس"..... ٹائیگر کی آواز عمران کے کانوں
پڑی۔

"ہاں واقعی کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس بار ہم اس بری طرح پھنس کر
لئے ہیں کہ وہ محاورہ ہم پر پوری طرح صادق آ رہا ہے کہ نہ جائے
ن نہ پائے رفتن کہ نہ رہنے کی جگہ ہے اور نہ چلنے کے لئے پاؤں ہیں"
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر اب کیا کیا جائے کیا واپس جایا جائے"..... ٹائیگر کے لہجے
مایوسی تھی۔

"واپس وہ کیوں"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جب بات آگے ہی نہیں بڑھ رہی تو پھر واپسی کے بارے میں ہی
جا سکتا ہے"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ بات میں نے پہلی بار تمہارے منہ سے سنی ہے۔ اس لئے
وارننگ دے رہا ہوں سمجھے آئندہ اگر کبھی تمہارے منہ سے
ی کے الفاظ نکلے تو تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے۔ جب تک
را سانس چل رہا ہے۔ تم نے جدوجہد کرنی ہے۔ سمجھ گئے ہو"۔
ن کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"سوری باس آئندہ ایسا نہ ہوگا"..... ٹائیگر نے شرمندہ سے لہجے
کہا۔

www.urdukorner.com

"آئندہ ایسا ہونے کی صورت میں تم سوری کہنے کے بھی قابل نہیں رہ جاؤ گے"..... عمران کے لہجے میں غصہ اور تلخی بدستور موجود تھی۔

"ماسٹر میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ کیونکہ نہ اس تباہ شدہ حصے سے کافی دور ہٹ کر زمین میں سرنگ لگائی جائے۔ شاید اس طرح بات بن جائے"..... جوانا نے کہا۔

"نہیں بات وہی ریڈ بلاکس پر آکر رک جائے گی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"باس کاش یہ گیس فائر نہ ہوتا تو میں دو تین اگائیو اور پکڑ لاتا اور پھر یہ سب مل کر یہاں لازماً سوراخ بنا لیتے"..... جوزف نے کہا۔

"کاش کا لفظ بزدل استعمال کیا کرتے ہیں سمجھے۔ اس اگائیو کو اٹھا لاؤ میرے پاس اب مجھے اس کا آپریشن کرنا ہوگا تاکہ معلوم ہو سکے کہ آخر وہ کس طرح اس قدر سخت ترین مواد میں سوراخ بنا لیتا تھا"..... عمران نے کہا اور واپس اسی پتھر کی طرف مڑ گیا جہاں سے وہ اٹھ کر آیا تھا۔

"چند لمحوں بعد جوزف مردہ اگائیو کو اٹھا کر اس کے پاس لے آیا۔

"خنجر ہوگا تمہارے پاس"..... عمران نے کہا اور جوزف نے خاموشی سے خنجر نکال کر اسے دے دیا اور پھر عمران نے واقعی مردہ اگائیو کو اس طرح ادھیڑ کر رکھ دیا جیسے لاش کا پوسٹمارٹم کیا جاتا ہے۔

"اوہ شہد کی مکھی کی طرح اس کے جسم میں بھی کوئی مادہ پیدا ہوتا ہے جو اس راڈ کے سوراخ سے نکل کر سوراخ بناتا ہے اور برادہ اور مٹی

ہ اس کی دم سے باہر نکال دیتا ہے ورنہ تو یہ راڈ تو عام سی کھوکھلی ڈی ہے اور بس"..... عمران نے آخر کار طویل سانس لیتے ہوئے رہا ہاتھ میں جکڑے ہوئے خنجر اور راڈ کی کھوکھلی ہڈی کو ایک طرف ب دیا۔ اس کے ساتھی خاموش تھے۔ عمران کا اپنا ذہن زلزلے کی ا آیا ہوا تھا۔ کوئی ترکیب کوئی صورت اس راستے کو کھلوانے کی ی نہ آ رہی تھی اور وہ مسلسل اپنے ذہن پر زور ڈالے چلا جا رہا تھا۔ ڈور گچھ ایسی الجھ گئی تھی کہ سلجھنے کا نام ہی نہ لے رہی تھی۔ کوئی ب کوئی بات سمجھ میں ہی نہ آ رہی تھی اسے یوں محسوس ہو رہا تھا لیبارٹری کے راستے کی طرح اس کی سوچ کے بھی تمام راستے بند ہوں۔

مجھے ہر صورت میں اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے۔ ہر صورت میں ٹری اگر تباہ نہ ہوئی تو ہو سکتا ہے کل پوری دنیا کے اربوں بے سان موت کے گھاٹ اتر جائیں۔ میں نے انہیں بچانا ہے"۔ نے لاشعوری طور پر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی قوت ارادی کو رکت میں لانا چاہتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود کوئی ترکیب سمجھ آ رہی تھی۔ ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا بھی پتھروں پر خاموش بیٹھے تھے۔ ان سب نے چونکہ گیس ماسک پہن رکھے تھے اس لئے چہرہ بھی دوسرے کو صاف طور پر دکھائی نہ دے رہا تھا۔

یا اللہ تو مسبب الاسباب ہے۔ تو علیم و بصیر ہے۔ میں تمہارا حقیر اور عاجز بندہ ہوں۔ میرا ذہن محدود ہے جب کہ تیرے علم

www.urdukorner.com

کی کوئی حد نہیں ہے۔ تو اگر میری مدد کرے گا تو میں اپنے اس مقصد
میں کامیاب ہو سکوں گا۔ میں اپنی کم علمی اور بے بسی کا اعتراف کر
ہوں۔ میں تجھ سے مدد کا خواہاں ہوں۔ تو اپنی رحمت خاص سے مجھ
کوئی راستہ دکھا دے"..... اچانک عمران کے دل کی گہرائیوں سے
خود بخود دعا سی نکلی اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا دل و دما
دونوں اپنے عجز کے اظہار اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طلب گار ہو رہے
تھے اور پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح
اس کے ذہن میں بھی ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرف نمودار ہوا
اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ سی دوڑ گئی
اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ذہن میں ایک انتہائی سادہ سی
ترکیب آئی تھی۔ اس قدر سادہ کہ عمران خود اپنے اس خیال پر حیران رہ
گیا تھا۔

"یا اللہ تو واقعی اپنے عاجز بندوں پر بے حد مہربان ہے۔ تو دل کی
پکار سنتا ہے"..... عمران کے لبوں سے بے اختیار الفاظ نکلے اور
دوسرے لمحے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹائیگر تھیلے میں زیرو ون ٹرانسمیٹر ہے۔ وہ لے آؤ"..... عمران
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"زیرو ون مگر وہ تو محدود رینج کا اور فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر
باس"..... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں آدمی دور کی چیزیں دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اپنے

کے نیچے موجود چیز کو نظر انداز کر دیتا ہے..... لے آؤ زیرو ون
یٹر"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر خاموشی سے ایک
موجود ایک تھیلے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے زیرو ون ٹرانسمیٹر
راسے لا کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے اس کا بٹن آن کر دیا۔
ہیلو ہیلو ماسٹر کمپیوٹر۔ چیف آف ہاٹ فیلڈ کالنگ اوور"۔ عمران
پنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
یس ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو۔ اون زیرو ون لائن"..... چند
لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کرنل ڈارسن کی آواز سنائی دی۔
سپیشل لائن آرڈر نوٹ کرو۔ سپیشل زیرو ون۔ سپیشل زیرو ون
ن زیرو ون اوور"..... عمران کا لہجہ تحکمانہ تھا۔
یس تھری سپیشل ون اٹنڈنگ کیا آرڈر ہے اوور"..... چند لمحوں
ٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔
سپیشل فرسٹ آرڈر۔ اب ہاٹ فیلڈ اور ہیڈ کوارٹر کا چیف ڈیوک
ئے علی عمران ہوگا نوٹ کرو اور کاشن دو اوور"..... عمران نے
ر لہجے میں کہا۔
تھری زیرو ون۔ فرسٹ آرڈر نوٹڈ۔ اب ہاٹ فیلڈ اور ہیڈ کوارٹر کا
علی عمران ہے۔ کاشن ون۔ ون۔ فور۔ اوور"..... چند لمحوں کے
انسمیٹر سے آواز سنائی دی اور عمران کے چہرے پر بے اختیار
ت کی لہر سی دوڑ گئی۔
کاشن ون۔ ون۔ فور۔ سپیشل سیکنڈ آرڈر نوٹ کرو اور علی عمران

www.urdukorner.com

کی آواز جو تم سن رہے ہو۔ یہ سپر وائس ہو گی۔ نوٹ کرو اور کاشن اوور"..... عمران نے کہا۔

"سپیشل سیکنڈ آرڈر نوٹڈ۔ آواز سپر وائس کے طور پر ریکارڈ کر لی گ ہے۔ کاشن ون۔ ون الیون اوور"..... چند لمحوں بعد دوسری آ سنائی دی۔

"کاشن ون ون الیون سپیشل تھرڈ آرڈر نوٹ کرو۔ ماسٹر کمپیوٹ سپر مسگاٹ ٹاپ ون بلینک کر دو اور کاشن دو اوور"..... عمران ۔ تیز لہجے میں کہا۔

"سپیشل تھرڈ آرڈر نوٹڈ سپر مسگاٹ ٹاپ ون بلینک کر دیا گیا ہ کاشن ون۔ ون تھرٹین اوور"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ما کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"اوور اینڈ آل"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس ما مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"مبارک ہو۔ یہ جن آخر کار قابو آ ہی گیا"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کیسے ہو گیا باس۔ یہ تو انتہائی حیرت انگیز ہے"۔ ٹائیگر آواز سنائی دی۔

"یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے ممکن ہوا ہے ٹائیگر۔ میں سو سوچ کر پاگل ہو رہا تھا لیکن کوئی راستہ کوئی ترکیب سمجھ میں ہی آ رہی تھی۔ اچانک مجھے اماں بی کی ایک بات یاد آ گئی۔ اماں بی نے

ار کہا تھا کہ جب انسان بے بس ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اللہ ر رحمت کا دامن تھام لے، اپنی بے بسی اور عاجزی کا دل سے رے اور دل کی گہرائیوں سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ بند ے کھول دیتا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ وہ مسبب الاسباب ہے بقیناً میرے دل سے دعا نکلی اور دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص سے بند دروازہ کھول دیا۔ اچانک مجھے یاد آ گیا کہ سکاٹ نے بتایا سپر کمپیوٹر نے انہیں بتایا تھا کہ ڈیوک کے چیف ہونے کا آرڈر ا زیرو ون پر نوٹ کرایا جائے اور پھر سکاٹ نے بتایا تھا کہ اس شل زیرو ون پر یہ آرڈر نوٹ کرا دیا تھا اور یہ ماسٹر کمپیوٹر سپر کٹیگری کا ہے۔ بس یہ یاد آتے ہی راستہ سمجھ میں آ گیا۔ ماسٹر کو ہر لحاظ سے محفوظ رکھنے کے لئے انتہائی محدود فریکونسی یعنی زیرو ارڈر نوٹ کرانے کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ یہ ایسی بات ہے کہ می کے ذہن میں بھی نہیں آ سکتی کہ سپر مسگاٹ جیسے انتہائی ماسٹر کمپیوٹر کے ٹرانسمیٹر کو آرڈر نوٹ کرانے کے لئے اس قدر ر محدود فریکونسی بھی منتخب کی جا سکتی ہے۔ اگر سکاٹ نہ بتاتا تو بات میرا ذہن بھی کبھی تسلیم نہ کرتا۔ زیرو ون ٹرانسمیٹر میرے وجود تھا اور ہم بیٹھے بھی تقریباً لیبارٹری کے اوپر ہیں۔ اس لئے زیرو ون لائن کو کال کیا اور تم نے دیکھا کہ ماسٹر کمپیوٹر نے دیا اور پھر مسگاٹ کی تکنیک کو سامنے رکھ کر میں نے اسے آرڈر رائے اور رزلٹ تمہارے سامنے ہے۔ اب ماسٹر کمپیوٹر کے

www.urdukorner.com

مطابق علی عمران ہاٹ فیلڈ کا چیف ہے۔ اس کی آواز سپر وائس
یعنی صرف وہی حکم مانا جا سکتا ہے۔ جو اس سپر وائس میں ہو اور
مسگاٹ کا وہ حصہ جو اپنے طور پر تجزیہ کرتا ہے۔ اسے میں نے بلیا
کرا دیا ہے۔ اس لئے اب یہ عام سا ماسٹر کمپیوٹر بن گیا ہے۔ اب
ٹرانسمیٹر پر اسے علی عمران جو حکم دے گا وہ اسے من و عن تسلیم کر
فرمانبردار غلام کی طرح اس کی تعمیل کرے گا۔ یہ ایسی بات تھی
بالکل سامنے کی تھی۔ لیکن میں نجانے کتنی دور تک کی باتیں سوچتا
لیکن یہ سامنے کی بات میرے ذہن میں ہی نہ آئی تھی۔ لیکن جب
تعالیٰ نے کرم کیا تو جس طرح گھپ اندھیرے میں بجلی کوندتی ہے
اس طرح یہ خیال میرے ذہن میں آیا اور تم نے دیکھ لیا کہ جو
لاینحل تھی وہ کتنی آسانی سے حل ہو گئی"..... عمران نے تفص
سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ اس کی رحمت ہو جا
کوئی مشکل نہیں رہتی لیکن باس کیا اب آپ ٹرانسمیٹر پر اسے لیبار
تباہ کرنے کا حکم دیں گے تو کیا وہ لیبارٹری تباہ کر دے گا"۔ ٹائیگر
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں یہ سپر مسگاٹ کمپیوٹر ہے اور ابھی اس کا مزید تجزیہ کرنا
لیکن اب یہ کام آسانی سے ہو جائے گا"..... عمران نے کہا اور لا
رینج ٹرانسمیٹر پر اس نے ماسٹر کمپیوٹر کی خصوصی فریکوئنسی ایڈجس
کرنی شروع کر دی۔

ہیلو چیف آف ہاٹ فیلڈ علی عمران کالنگ اوور"۔ عمران نے
ایڈجسٹ کرنے کے بعد کال دینا شروع کر دی۔

سٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو"..... ٹرانسمیٹر سے کرنل ڈارسن کی آواز
ی۔ چونکہ وہ ماسٹر کمپیوٹر تھا۔ اس لئے اسے اپنے فقرے کے بعد
ر کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ماسٹر کمپیوٹر اپنا ٹرانسمیٹر مائیک خود
ر لیتا تھا۔

ی وے اوپن کر دو اٹ از مائی آرڈر۔ اوور"..... عمران نے
لہجے میں کہا۔

یشل کاشن دو"..... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

یشل کاشن ون ون تھرٹین اوور"..... عمران نے جواب دیا۔
ے کے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
م ہو گیا۔

یہ سامان اٹھاؤ اور ایک طرف ہٹ جاؤ"..... عمران نے
ف کر کے اسے اٹھا کر پتھر سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے
کافی دور جا کر رک گیا۔ ٹائگر، جوزف اور جوانا بھی اس کے
تے ہوئے اس کے قریب آ کر رک گئے۔ جوزف اور جوانا
میلے بھی اٹھا لائے تھے۔ تھوڑی دیر بعد تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں
نے لگیں اور یہ آوازیں سنتے ہی ان کے چہروں پر مسرت کی
دوڑنے لگیں۔ تھوڑی دیر تک آوازیں آتی رہیں پھر یکلخت ایک
ماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے تباہ شدہ علاقے کا وہ

www.urdukorner.com

حصہ تیزی سے درمیان سے صندوق کے ڈھکن کی طرح کھلتے ہ
دیکھا۔ جہاں انہوں نے سوراخ کیے تھے۔ یہ حصہ درمیان سے کھل
تھا اور دو بڑے بڑے حصے لکڑی کے تختوں کی طرح اوپر کو اٹھ کر ا
دوسرے کی مخالف سمتوں میں جا رہے تھے اور پھر وہ دونوں طرف ز
سے جا کر ٹک گئے اور اب ایک کافی بڑا راستہ کسی ڈھلوان کی م
نیچے جاتا ہوا انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"آؤ"..... عمران نے کہا اور وہ سب مسرت بھرے انداز میں
ہوئے اس کھلے راستے کی طرف بڑھنے لگے۔ نیچے جانے والا راستہ جو
سڑک کی طرح تھا۔ کہیں دور عمیق گہرائی میں جا رہا تھا۔ ایک لحاظ
وہ دوڑتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے۔ یہ راستہ اس قدر فراخ تھ
بیک وقت دو ٹرک بھی اس راستے سے اندر جا سکتے تھے۔ دو
اطراف میں دیواریں ریڈ بلاکس کی بنی ہوئی تھیں، اوپر چھت بھی
بلاکس کی تھی۔ روشنی دیواروں میں سے کہیں کہیں سے نکل رہی
اور پھر کافی گہرائی میں پہنچ جانے کے بعد ایک بار پھر ان کے سامنے
بلاکس کی ایک دیوار آ گئی جو اوپر چھت تک سپاٹ تھی عمران
ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ فریکونسی پہلے ہی ایڈجسٹ تھی۔

"ہیلو ہیلو چیف آف ہاٹ فیلڈ علی عمران کالنگ اوور"..... عم
نے تیز لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو"..... ٹرانسمیٹر سے ماسٹر کمپیوٹر کی
سنائی دی۔

سے میں موجود دیوار اوپن کرو اٹ از مائی آرڈر اوور"..... .....
نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

یشل کاشن دو"..... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی اور عمران
رچونک پڑا۔

یشل کاشن ون ون تھرٹین اوور"..... عمران نے کہا۔

۔کے"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ
ختم ہو گیا اور عمران نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل
تے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد انہیں اپنے
ی طرف زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ
آہستہ اوپر سے آتی ہوئی روشنی تاریکی میں بدلتی چلی گئی۔

و الٹا راستہ بند ہو رہا ہے"..... ٹائیگر کی حیرت بھری آواز
ے

شاید جب تک یہ بند نہ ہو دیوار اوپن نہ ہو سکتی ہو گی"۔
ے جواب دیا اور پھر جب گڑگڑاہٹ ختم ہو گئی تو پھر دیوار
ے کھلنی شروع ہو گئی۔

گیس ماسک اتار دو اب فوری طور پر ان کی ضرورت نہیں
اگر باہر ڈیوک میزائل فائر بھی کر دے تو اس کے اثرات
آ سکتے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ت اتار دیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور
ے گیس ماسکس جوزف اور جوانا کی پشت پر لدے ہوئے

www.urdukorner.com

تھیلوں میں منتقل کر دیئے گئے۔ دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈ
میں غائب ہو گئی تھی اور اب پورا راستہ دوبارہ کھل چکا تھا جو مزید
کی طرف جا رہا تھا اور ایک بار پھر انہوں نے آگے کا سفر شروع کر
نجانے یہ لیبارٹری کس قدر گہرائی میں تھی کہ راستہ ختم ہونے میں
نہ آ رہا تھا۔ مسلسل چلتے چلتے آخر کار وہ ایک بار پھر ایسی ہی ایک
دیوار کے سامنے پہنچ گئے۔ عمران نے ایک بار پھر ہاتھ میں پکڑے
ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر کال دینا شروع کر دی۔ لیکن جب کافی
تک کال دینے کے باوجود دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو عمران
کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ ماسٹر کمپیوٹر کال کیوں اٹنڈ نہیں کر رہا"۔ عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ بیرونی فریکونسی اور ہو اور اندرونی فریکونسی اور"
ٹائیگر نے جواب دیا۔

"لیکن پہلی دیوار کے پاس تو اس نے کال اٹنڈ کی تھی"۔ عمران
ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے کچھ دیر تک سوچنے
بعد ٹرانسمیٹر پر فریکونسی تبدیل کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی تبدیل
کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ اوور"..... عمران نے کال دینا شروع
کر دی۔

"ڈیوک اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... اچانک ٹرانسمیٹر سے ڈیوک

بھری آواز ابھری۔

"ڈیوک میں اس وقت لیبارٹری سے بول رہا ہوں۔ تم نے ہمارا
روکنے کی بے حد کوششیں کی ہیں لیکن اب دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ
مت سے ہم اپنے ٹارگٹ پر پہنچ ہی گئے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ اب
ارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ بے شک ماسٹر کمپیوٹر کو ان کال کر کے
لو اوور اینڈ آل"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ
ں نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا
ی چیکنگ بٹن بھی آن کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کی
سائیڈ پر ایک خانہ روشن ہوا اور تھوڑی دیر بعد اس خانے میں
حرف ابھرا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیر گئی۔ وہ اپنے
میں کامیاب ہو گیا تھا حروف بار بار ابھرتے اور مٹتے رہے اور پھر
خانہ تاریک ہو گیا۔

"واقعی ان فریکونسی اور ہے اور آوٹ فریکونسی اور ہے"۔ عمران
ب طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحے انتظار کرنے کے
نے وہی فریکونسی ٹرانسمیٹر پر ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی جو
نے میں ابھرتے اور مٹتے حروف میں نظر آئی تھی۔

"ہیلو ہیلو چیف آف ہاٹ فیلڈ کالنگ اوور"..... عمران نے
ں ایڈجسٹ کرنے کے بعد کال دینا شروع کی۔

"ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو"..... اس بار چند لمحوں بعد ہی ماسٹر
نے کال اٹنڈ کر لی۔

www.urdukorner.com

"راستے میں موجود دوسری دیوار ہٹا دو۔ اٹ از مائی آرڈر۔ سپیڈ
کاشن ون دن تھرٹین اوور"..... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"کاشن آؤٹ"..... ماسٹر کمپیوٹر سے آواز سنائی دی اور اس
ساتھ ہی نہ صرف ٹرانسمیٹر آف ہو گیا بلکہ اچانک چھت میں
سرسراہٹ کی تیز آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ
زرد رنگ کی روشنی کے ہالوں نے چھت سے نکل کر انہیں
گھیرے میں لے لیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا
اس کے ذہن پر موت کی زردی تیزی سے پھیلتی چلی جا رہی ہو اور
احساس بھی صرف ایک لمحے تک رہا پھر یہ زردی تاریکی میں بدل
اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات اس طرح فنا ہو گئے
یہ تاریکی موت کی دلدل ہو۔ جو زندگی کو نگل گئی ہو۔

ڈیوک کرسی پر بت بنا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر خوف کے
ت جیسے منجمد سے ہو کر رہ گئے تھے۔
تو۔ تو سکاٹ بھی ان کے ہاتھوں ختم ہو گیا۔ لیکن یہ لوگ ختم
ہوئے۔ سائنائیڈ گیس کے باوجود ہلاک نہیں ہوئے۔ آخر یہ کیا
۔ کیا یہ مافوق الفطرت ہیں۔ کیا انہیں موت نہیں آ سکتی۔ کیا یہ
سے بالاتر ہیں"..... اچانک اس نے لاشعوری انداز میں
تے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اسی لمحے
دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ دروازہ کھلنے
ز سن کر ڈیوک اس طرح چونکا جیسے ابھی ہوش میں آیا ہو۔
خیریت ہے چیف آپ پریشان دکھائی دے رہے ہیں"..... ادھیڑ
نے انتہائی ہمدردانہ لہجے میں کہا اور ڈیوک اسے اس طرح دیکھنے لگا
وہ اسے دیکھنے کی بجائے اس کے پار دیکھ رہا ہو۔

www.urdukorner.com

"تم ۔ تم جیمز ۔ جیمز ہے ناں تمہارا نام"..... ڈیوک کے حلق سے سرسراتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"یس چیف میں جیمز ہوں ۔ سپیشل آپریشن انچارج"..... ادھیڑ عمر نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"سپیشل آپریشن انچارج ۔ اوہ ۔ اوہ مجھے یاد آ گیا ۔ تمہاری تعریف تو فلپس بھی کرتا تھا"..... ڈیوک نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا ۔

"یہ ان کی مہربانی تھی چیف ۔ وہ واقعی قدر شناس تھے ۔ ویسے چیف اگر آپ اسے خود ستائی نہ سمجھیں تو میں یہ بتا دوں کہ مشیزی کے معاملے میں فلپس میرا شاگرد تھا"..... جیمز نے جواب دیا ۔

"ہونہہ بیٹھو ۔ تم بروقت آئے ہو"..... ڈیوک نے کہا اور جیمز کو اس نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر دیا ۔

"شکریہ چیف"..... جیمز نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

"کیسے آنا ہوا تھا"..... ڈیوک اب اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال چکا تھا ۔

"چیف میں یہ اطلاع دینے آیا تھا کہ لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر میں کچھ گڑبڑ ہو چکی ہے"..... جیمز نے کہا تو ڈیوک بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو تم ۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"۔ ڈیوک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا ۔ اس کا چہرہ اس بری طرح بگڑ گیا تھا کہ جیمز خوف کی وجہ سے کانپنے لگ گیا ۔

"یس چیف ۔ میں درست کہہ رہا ہوں ۔ مین آپریشنل مشین کا ماسٹر کمپیوٹر سے اچانک کٹ گیا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ ماسٹر میں ضرور کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے ۔ ورنہ ہیڈ کوارٹر سے اس کا رابطہ ختم ہو سکتا ہے"..... جیمز نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا ۔ وہ سے اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا اور اس کا جسم ابھی تک خوف سے کانپ رہا تھا ۔

"ماسٹر کمپیوٹر کا رابطہ ہیڈ کوارٹر سے کٹ گیا ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"..... ڈیوک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

"آپ آ کر خود چیک کر لیں ۔ ویسے چیف اگر آپ کہیں تو میں یہ رابطہ جوڑ سکتا ہوں ۔ میں ماسٹر کمپیوٹر کو درست کر سکتا ہوں ۔ شاید معلوم نہیں ہے کہ جن چار سائنس دانوں نے ماسٹر کمپیوٹر بنایا تھا ۔ میں ان کا اسسٹنٹ تھا ۔ میں نے انہیں شروع سے آخر تک اسسٹ کیا تھا ۔ اس لئے ماسٹر کمپیوٹر کے بارے میں جو کچھ میں جانتا ہوں اور کوئی نہیں جان سکتا"..... جیمز نے کہا ۔

"اوہ آؤ میرے ساتھ اور مجھے دکھاؤ کہ یہ سب کیسے ہوا ہے"۔ ڈیوک نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیڈ کوارٹر کے مین آپریشن روم میں پہنچ گئے ۔ وہاں کافی نفری تھی اور کئی لوگ سفید اوور آل پہنے مشینوں کے سامنے انہیں آپریٹ کر رہے تھے ۔ ایک طرف شفاف شیشے کا ایک

www.urdukorner.com

کیبن بنا ہوا تھا جس میں ایک لمبی سی میز پر ایک مستطیل شکل کی
مشین موجود تھی۔ جس کے سامنے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ یہ
ہال مین آپریشن روم تھا۔ اس میں موجود مشینری کا تعلق ہیڈ کوارٹر سے
بیرونی دنیا کا تھا۔ یہ مشینیں دنیا میں پھیلے ہوئے ہاٹ فیلڈ کے خاص
خاص سنٹرز میں نصب مشینری سے مسلسل رپوٹیں حاصل کرتی رہتی
تھیں۔ جب کہ شفاف شیشے کے کیبن میں موجود مشین مین آپریٹر
مشین تھی جس سے ہیڈ کوارٹر کے اندر موجود ہر قسم کی مشینری کو نہ
صرف آپریٹ کیا جا سکتا تھا بلکہ اسے چیک بھی کیا جا سکتا تھا۔

"بیٹھئے چیف"..... جیمز نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے
ہوئے کہا اور ڈیوک کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ جیمز نے آگے بڑھ کر
مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا"..... ڈیوک ہونٹ بھینچے بغور
دیکھتا رہا۔

"یہ دیکھئے باس سکرین پر دیکھئے"..... جیمز نے مشین کا ایک
بٹن دباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین ایک جھماکے سے
روشن ہوئی۔ چند لمحوں تک تو اس پر افقی اور عمودی لہریں سی دوڑتی
رہیں پھر اس پر نو لنک کے الفاظ چمکنے لگے۔

آپ نے دیکھا چیف مشین بتا رہی ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر کا
ہیڈ کوارٹر کا لنک ختم ہو گیا ہے"..... جیمز نے کہا۔

"لیکن کیوں ایسا ہوا ہے"..... ڈیوک نے کہا۔

"میں نے چیکنگ کی ہے چیف۔ ایسا اس لئے ہوا ہے کہ ماسٹر

کمپیوٹر کو ہیڈ کوارٹر سے ملنے والی فیڈنگ کی بجائے باہر سے کوئی ایسی
فیڈنگ مل گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اسے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کاٹنا پڑا
ہے"..... جیمز نے جواب دیا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں تمہاری بات"..... ڈیوک نے حیران
ہو کر پوچھا۔

"باس کل رات باس سکاٹ نے آپ کے چیف ہونے کی فیڈنگ
کل زیرو ون ون پر ماسٹر کمپیوٹر کو کی تھی، جسے اس نے قبول کر لیا
لیکن اب سپیشل زیرو ون لائن کا رابطہ ختم ہو گیا ہے۔ اس کا
مطلب ہے کہ اب ماسٹر کمپیوٹر کی فیڈنگ میں آپ چیف نہیں رہے
کوئی اور چیف بن چکا ہے۔ صرف یہی ایک ایسی صورت ہے جس
کے تحت سے ماسٹر کمپیوٹر ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کاٹ سکتا ہے"..... جیمز
نے کہا تو ڈیوک کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ شدید غصے کے
تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو جیمز۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے"۔ ڈیوک نے
غصے سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"چیف اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے چیک بھی کر سکتا ہوں
بلکہ میں ماسٹر کمپیوٹر کو اچھی طرح جانتا ہوں میں اس سے لنک بھی
کروں گا اور اس سے اصل بات بھی معلوم کر لوں گا۔ میرے علاوہ
ہیڈ کوارٹر میں اور کوئی آدمی ماسٹر کمپیوٹر کے اس قدر راز نہیں جانتا
جتنا میں جانتا ہوں"..... جیمز نے جواب دیا۔

www.urdukorner.com

"اوہ اوہ جیمز ..... تم فوراً معلوم کرو اور سنو اگر تم نے ایسا کر
پھر آج سے تم ہیڈ کوارٹر کے مکمل مشین انچارج ہو گے ۔ سکا
جگہ "۔ ڈیوک نے کہا تو جیمز کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر
"سکاٹ کی جگہ ۔ کیا مطلب چیف ۔ سکاٹ کہاں چلا گیا ہے ۔
آپ کا بہترین دوست ہے "..... جیمز کے لہجے میں انتہائی حیرت
"اس کا مطلب ہے تمہیں حالات کا کوئی علم نہیں ہے "۔ ڈ
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"سکاٹ نے اتنا بتایا تھا کہ کسی حادثے میں کرنل ڈارسن ہلا
گئے ہیں ۔ ڈیمرے کے ساتھ بھی بلیک آئی لینڈ میں کوئی حادثہ
چکا ہے ۔ اس لئے اب آپ ہاٹ فیلڈ اور ہیڈ کوارٹر کے چیئرمین بر
ہیں ۔ اس طرح سکاٹ نے بتایا کہ فلپس کے ساتھ بھی بلیک آئی
میں حادثہ پیش آیا ہے اور اب فلپس اور ڈیمرے کے بعد وہ مکمل
انچارج بن گیا ہے اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ میں مکمل
انچارج بن جاؤں گا"..... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تو کیا تم یہ عہدہ نہیں لینا چاہتے "..... ڈیوک نے ہو
چباتے ہوئے کہا۔
"یہ بات نہیں ہے چیف یہ تو انتہائی بڑا اور اتنے اختیارات کا
عہدہ ہے کہ اس عہدے کا تو میں کبھی خواب میں بھی نہ سوچ سکا
میں تو سکاٹ کے بارے میں پوچھ رہا تھا"..... جیمز نے کہا۔
"سنو میں تمہیں مختصر بتا دیتا ہوں ۔ کیونکہ اب میں نے فیصلہ

ہے کہ تمہیں ہی مکمل انچارج بناؤں گا ۔ بلکہ تم ابھی اور اسی لمحے
اپنے آپ کو میرا نمبر ٹو اور ہیڈ کوارٹر کی مشینری کا مکمل انچارج سمجھو"
ڈیوک نے کہا۔
"میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں چیف اور یقین دلاتا ہوں کہ میں
اپنی زندگی کے آخری سانس تک آپ کا ، ہیڈ کوارٹر اور ہاٹ فیلڈ کا
وفادار رہوں گا ۔ میں آپ کے لئے ، ہیڈ کوارٹر کے لئے اور ہاٹ فیلڈ
کے تحفظ کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دوں گا"..... جیمز
نے سینے پر ہاتھ رکھ ڈیوک کے سامنے جھکتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے
پر مسرت کی چمک ابھر آئی تھی ۔
"سنو اب چونکہ تم ہیڈ کوارٹر میں میرے نمبر ٹو بن چکے ہو ۔ اس
لئے اب حالات سن لو ۔ تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ یہ سب کیا ہو
رہا ہے ۔ کیوں سب لوگ ہلاک ہوتے جا رہے ہیں "..... ڈیوک
نے کہا اور پھر اس نے تفصیل کے ساتھ پاکیشیائی سیکرٹ سروس اور
عمران کے بارے میں جیمز کو بتا دیا۔
"اوہ اوہ تو آپ کا مطلب ہے کہ یہ سب کیا دھرا اس عمران اور اس
کے ساتھیوں کا ہے اور وہ لوگ بلیک آئی لینڈ میں موجود ہیں اور
گیس سے بے ہوش نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے ڈیمرے کا
خاتمہ کر دیا ۔ پھر کرنل ڈارسن کا اور اب وہ سائنٹیفک گیس میزائلوں
سے بھی ہلاک نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے سکاٹ کو بھی ہلاک کر دیا
ہے ۔ اوہ ۔ پھر یقیناً ان لوگوں نے ہی ماسٹر کمپیوٹر کا رابطہ ہیڈ کوارٹر

www.urdukorner.com

سے کاٹا ہو گا۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں "..... جیمز نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً نصف گھنٹے تک وہ مسلسل اسے آپریٹ کرتا رہا پھر اچانک اس نے ایک بٹن دبایا اور بولنا شروع کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ماسٹر کمپیوٹر۔ کال کارسپانس دو اوور "..... جیمز نے تیز آواز میں کہا۔

"یس ماسٹر کمپیوٹر۔ اٹنڈنگ یو "..... مشین میں سے ماسٹر کمپیوٹر کی آواز نکلی اور کرسی پر بیٹھا ہوا ڈیوک بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"تم نے ہیڈ کوارٹر سے لنک کیوں ختم کیا ہے۔ تفصیلی جواب اوور "..... جیمز نے کہا۔

"کیونکہ اب بلیک آئی لینڈ کا علی عمران ہیڈ کوارٹر اور ہائی فیلڈ چیئرمین بن گیا ہے۔ اب اس کی وائس سپروائس بن گئی ہے اور اس کا حکم میرے لئے سب سے بڑا حکم ہے اور میں نے اس کے حکم پر لیبارٹری کا راستہ کھول دیا اور فرسٹ ہرڈل کو بھی ہٹا دیا ہے۔ اس لئے جب تک وہ ہیڈ کوارٹر میں نہیں پہنچ جاتا۔ ہیڈ کوارٹر سے رابطہ نہیں ہو سکے گا" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین کے بلب یکلخت بجھ گئے اور جیمز اور ڈیوک دونوں کے چہروں پر جیسے زلزلے کے آثار نمودار ہونے لگ گئے۔

"اوہ اوہ تو عمران نے آخر کار لیبارٹری کا راستہ کھلوا لیا۔ ماسٹر کمپیوٹر نے اسے چیئرمین تسلیم کر لیا۔ اوہ اوہ۔ یہ تو ناممکن ہے پھر

کیسے ہو گیا۔ آخر یہ سب کیسے ہو گیا"..... ڈیوک نے بے اختیار اپنے سر کے بال مٹھی میں پکڑ کر نوچتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بری طرح متغیر ہو گیا تھا۔ جیمز بھی خاموش کھڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بھی متغیر ہو گیا تھا پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی۔ اچانک مشین کا ایک بلب جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ایسی آواز نکلی جیسے ٹیلیفون کال آ رہی ہو۔

"ٹرانسمیٹر کال "..... جیمز نے چونک کر مشین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ڈیوک بھی چونک کر سیدھا ہو گیا۔ جیمز نے تیزی سے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ اوور "..... عمران کی آواز سنائی دی تو جیمز اور ڈیوک دونوں یہ آواز سنتے ہی بے اختیار اچھل پڑے۔

"ڈیوک اٹنڈنگ یو اوور "..... ڈیوک کے منہ سے خود بخود بھرائی ہوئی آواز نکل گئی۔

"ڈیوک میں اس وقت لیبارٹری سے بول رہا ہوں۔ تم نے تو ہمارا راستہ روکنے کی بے حد کوششیں کی ہیں لیکن اب دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہم اپنے ٹارگٹ پر پہنچ ہی گئے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ اب تم کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ بے شک ماسٹر کمپیوٹر کو ان کال کر کے دیکھ لو اوور اینڈ آل "..... عمران کی تیز آواز سنائی دی اور پھر مشین خاموش ہو گئی بلب بجھ گئے۔

"ان کال۔ اوہ ہاں ہاں ان کال اب بھی کی جا سکتی ہے۔ اوہ اوہ یہ

www.urdukorner.com

تو ہمارے لئے خوشخبری ہے۔اس احمق نے خود ہی ہمیں راستہ
ہے"..... ڈیوک نے مسرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف واقعی ان کال کی جا سکتی ہے"..... جیمز نے جوا
اور تیزی سے اس نے مشین کے کئی بٹن بیک وقت دبائے او
ایک سائیڈ پر موجود ٹرانسمیٹر پر اس نے ماسٹر کمپیوٹر کی ان فریک
ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو ہیڈ کوارٹر ان لائن پر تمہیں کال کر رہا ہے اوور"۔
نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو"..... چند لمحوں بعد ہی ماسٹر ک
کی آواز سنائی دی اور جیمز اور ڈیوک دونوں کے چہروں پر جیسے مس
رقص کرنے لگ گئی۔

"میں ڈیوک چیف آف ہاٹ فیلڈ سپیشل چیف آف ہیڈ کوارٹر تمہیں
دیتا ہوں کہ تم میرا حکم تسلیم کرو۔بولو تسلیم کرو گے یا نہیں او
ڈیوک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ان لائن کاشن دو"..... دوسری طرف سے غیر جذباتی سی
سنائی دی۔

"کاشن ون ون فور اوور"..... ڈیوک نے پہلے کی طرح اس
بھی چیختے ہوئے کہا۔

"کاشن آؤٹ"..... ماسٹر کمپیوٹر کی طرف سے جواب دیا گیا
اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔

"کیا۔کیا مطلب یہ سپیشل کاشن کیسے آؤٹ ہو گیا"..... ڈیوک
اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ
ہو۔

"چیف معاملہ بے حد گھمبیر اور نازک ہو چکا ہے۔یہ صورت حال
انتہائی خراب ہو چکی ہے۔اس علی عمران نے لامحالہ سپیشل زیرو ون
ماسٹر کمپیوٹر کو اپنے آرڈر نوٹ کرائے ہوں گے اور ہر آرڈر کے بعد
ماسٹر کمپیوٹر نے نیا کاشن آرڈر جاری کیا ہو گا۔اب جب تک وہ کاشن
آرڈر نہ معلوم ہو جائے اور دوسری بات یہ کہ اگر واقعی عمران اور اس
کے ساتھی سپیشل وے کے سیکنڈ ہرڈل تک پہنچ گئے ہیں تو کاشن آرڈر
نمبر دو نمبر آگے بڑھ چکا ہو گا۔اب جب تک وہ کاشن آرڈر نہ معلوم ہو
جائے ماسٹر کمپیوٹر کو کسی طرح بھی کنٹرول نہیں کیا جا سکتا یہ ایسی
پرابلم ہے جس کا حل نکلے گا تو بات آگے بڑھے گی"..... جیمز نے
سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔

"تو کچھ کرو جیمز۔ورنہ یہ عمران تو لیبارٹری کے ساتھ ساتھ
ہیڈ کوارٹر کو بھی بلاسٹ کرنے کا آرڈر دے گا اور ہم سب ختم ہو جائیں
گے۔سب کچھ ختم ہو جائے گا"..... ڈیوک نے انتہائی منت بھرے
لہجے میں کہا۔

"اب ایک ہی راستہ رہ گیا ہے چیف اور یہ راستہ بھی صرف میں
جانتا ہوں۔وہ چار سائنس دانوں جنہوں نے یہ ماسٹر کمپیوٹر تیار کیا
تھا۔وہ مر چکے ہیں اس لئے اب یہ راستہ صرف میں ہی جانتا ہوں۔

www.urdukorner.com

اب یہی ہو سکتا ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی کی (KEY) ہی بدل دی جائے اور ماسٹر کمپیوٹر کی نئے سرے سے فیڈنگ کی جائے پھر وہ عمران بے بس ہو جائے گا"..... جیمز نے کہا۔

"تو پھر کرو میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ جلدی کرو۔ کیا تم اس وقت کا انتظار کر رہے ہو جب تک وہ شیطان لیبارٹری ہی اڑا دے"۔ ڈیوک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے بے حد محنت کرنی پڑے گی۔ آپ دفتر میں تشریف رکھیں میں کام شروع کر دیتا ہوں۔ کم از کم دو گھنٹے لگ جائیں گے اس کام میں اور وہ بھی اگر بنیادی کی بورڈ سے رابطہ قائم ہو گیا تو"۔ جیمز نے کہا۔

"فوراً کام شروع کر دو میں دفتر میں تمہارا انتظار کروں گا اور سنو اگر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تو میرا وعدہ کہ ہاٹ فیلڈ کی کل آمدنی کا نصف حصہ تمہارا ہو گا۔ جانتے ہو یہ کتنی رقم بن جائے گی۔ اربوں کھربوں ڈالر سے بھی زیادہ۔ تم دنیا کے امیر ترین انسان بن جاؤ گے"۔ ڈیوک نے کہا۔

"چیف چیف کیا واقعی"..... جیمز نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"میں وعدہ کرتا ہوں اور تمہیں معلوم ہے میری عادت کہ میں اپنا وعدہ کر لوں اسے ہر صورت میں پورا کرتا ہوں"..... ڈیوک نے کہا تو جیمز بے اختیار ڈیوک کے سامنے جھکتا چلا گیا۔

"م م۔ م۔ اپنی پوری صلاحیتیں صرف کر دوں گا چیف اپنی پوری صلاحیتیں"..... جیمز نے مسرت کی شدت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فوراً کام شروع کرو"..... ڈیوک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اور پھر تیزی سے مڑ کر اس شفاف شیشے والے کمرے سے نکل کر ہال سے گزرتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر دفتر میں آ کر اسے دو گھنٹے گزارنے واقعی عذاب بن گئے۔ اس نے ایک ایک لمحہ انتہائی بے چینی اور اضطراب میں گزارا۔ اس کی حالت بالکل جواری جیسی ہو گئی تھی جس کا سب کچھ داؤ پر لگ چکا ہو اور اب پتے کھلنے اور نتیجہ آنے والا ہو۔ وہ مسلسل دفتر میں ٹہلتا رہا۔ مسلسل اور لگاتار ایک لمحے کے لئے بھی اس کے قدم نہ رکے تھے کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ڈیوک اچھل کر پلٹا تو دروازے پر جیمز موجود تھا۔ اس کے چہرے پر جیسے مسرت کا آبشار سا بہا تھا۔

"وکٹری باس وکٹری میں کامیاب ہو گیا ہوں"..... جیمز نے مسرت کی شدت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور ڈیوک بے اختیار آگے ہوا اس کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے وہ اس سے اس طرح بغل گیر ہو گیا جیسے صدیوں سے بچھڑے ہوئے آپس میں ملتے ہیں۔

"زندہ باد جیمز زندہ باد تم نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ ہاٹ فیلڈ صدیوں تم پر فخر کرتی رہے گی۔ میرا وعدہ کہ جب ہاٹ فیلڈ دنیا پر

www.urdukorner.com

حکومت کرے گی تو آدھی دنیا کے سربراہ تم ہو گے تم جیمز۔ تم بلاشرکت غیرے آدھی دنیا کے مالک ہو گے "۔ ڈیوک نے مسرت بھرے لہجے میں چیخیں مار مار کر لفظ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی قدر شناس ہیں چیف۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ وعدہ ہ صورت میں پورا کرتے ہیں۔ آیئے میرے ساتھ "..... جیمز نے انتہائی مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ دونوں اب علیحدہ ہ چکے تھے اور دونوں کے چہرے ہی مسرت کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گئے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو ایسی نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے ان کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ ایک دوسرے پر اپنی جانیں نچھاور کر دیں۔

"کیا اب ماسٹر کمپیوٹر بھی کنٹرول میں آگیا ہے"۔ ڈیوک نے پوچھا

"یس باس میں نے اس کی بنیادی کی تبدیل کر کے اسے کنٹرول میں کر لیا ہے۔ اب آپ چل کر اس پر نئے سرے سے فیڈنگ کریں۔ وہ آپ کے حکم کا پہلے کی طرح غلام بن جائے گا"۔ جیمز نے کہا اور ڈیوک جیمز کو بازو سے پکڑے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر وہ اکٹھے راہداریوں میں تقریباً دوڑتے ہوئے تھوڑی دیر بعد اس مین آپریشن روم میں پہنچ گئے۔ جیمز نے جلدی سے آگے بڑھ کر ایک سپاٹ دیوار کی جڑ میں مخصوص انداز میں اپنے بوٹ کی ٹو کی ٹھوکر لگائی تو سپاٹ دیوار درمیان سے کھل کر دروازے کی شکل اختیار کر گئی اور وہ دونوں اس کے اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی

دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی مستطیل شکل کی مشین نصب تھی ہی تھی۔

آپ کو علم ہے ناں چیف کہ نئی فیڈنگ کس طرح ہوتی ہے"۔ مشین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

ئی کا مطلب ہے کہ پہلی والی ساری فیڈنگ ختم ہو گئی ہے"۔ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

ہاں بنیادی کی کے تبدیل ہونے کا مطلب ہی یہی ہے کہ پہلے وہ سب کچھ واش ہو گیا ہے۔ ماسٹر کمپیوٹر اب صاف سلیٹ کی ہے۔ جس میں اب آپ نے نئے سرے سے تحریر لکھنی ہے" جیمز نے جواب دیا۔

تم واقعی کمال کے آدمی ہو۔ مجھے تفصیل سے بتا دو نئی فیڈنگ ے میں ایسا نہ ہو کہ میں کوئی غلطی کر جاؤں اور تمہیں پھر نئے سے محنت کرنی پڑ جائے"..... ڈیوک نے کہا تو جیمز نے اسے بتانی شروع کر دی اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ نئی فیڈنگ غ ہو گئے۔

اب آپ ماسٹر کمپیوٹر سے پوچھئے کہ عمران اور اس کے ساتھی ا۔ کیا وہ اندر آئے تھے یا نہیں اور آئے تھے تو اب کہاں ہیں حالت میں ہیں"..... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ن وہ ماضی کی بات کیسے بتا سکے گا۔ تم تو کہہ رہے ہو کہ اس کی موری (MEMORY) واش ہو چکی ہے"..... ڈیوک نے

www.urdukorner.com

چونک کر پوچھا۔

"ماسٹر کمپیوٹر کی ایک جنرل میموری ہوتی ہے چیف اور ا
سپیشل میموری ۔ سپیشل میموری کا تعلق لیبارٹری کے اندر ہو
والے واقعات سے ہوتا ہے ۔جبکہ جنرل میموری کا تعلق بیرونی دنیا
جنرل میموری بنیادی کی کے تبدیل ہونے سے واش ہو جاتی ۔
سپیشل میموری اس وقت واش ہوتی ہے جب ماسٹر کمپیوٹر مکمل ط
ختم کر دیا جاتا ہے ۔اس لئے سپیشل میموری موجود ہے ۔اگر سپ
میموری واش ہو جاتی تو پھر تو وہ فارمولا اور لیبارٹری میں اب
ہونے والا کام سب کچھ ختم ہو جاتا ۔ پھر تو لیبارٹری ہی بے کار ہو
جاتی ۔اس لئے سپیشل میموری موجود ہے ۔اور عمران نے کہا تھا
لیبارٹری کے اندر پہنچ چکا ہے ۔اس لئے اس کے اندر پہنچنے اور
ہونے والے تمام واقعات اس سپیشل میموری میں موجود ہوں
....." جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں مجھے تو واقعی اس بات کا خیال نہ آیا تھا"..... ڈیوک
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور جیمز نے ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ڈیوک چیف آف ہاٹ فیلڈ کالنگ اوور"..... ڈیو
نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو"..... دوسری طرف سے اس بار ڈیو
کی اپنی آواز ہی سنائی دی چونکہ بنیادی کی تبدیل ہو چکی تھی ۔اس
کرنل ڈارسن کی آواز بھی ساتھ ہی واش ہو چکی تھی اور اب ڈیوک کی

کمپیوٹر نے اختیار کر لی تھی۔

لیبارٹری میں چند اجنبی افراد داخل ہوئے ہیں ۔ان کے متعلق
لی رپورٹ دو کہ وہ اس وقت کہاں ہیں اور کس حالت میں ہیں
"..... ڈیوک نے تیز لہجے میں کہا۔

چار افراد جن میں سے ایک کا نام علی عمران ہے ۔ سپیشل وے
داخل ہوئے تھے ۔فرسٹ ہرڈل پر ان کا کاشن درست تھا اس لئے
ٹ ہرڈل ہٹا دی گئی سیکنڈ ہرڈل پر ان کا کاشن آؤٹ تھا اس لئے ان
ایکس فائر کی گئی اور انہیں سپیشل وے سے باہر پھینک دیا گیا
..... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

انہیں ہلاک کیوں نہیں کیا گیا اوور"..... ڈیوک نے تیز لہجے
ہا۔

لیبارٹری میں کسی آدمی کو ہلاک کرنے کا حکم مجھے نہیں دیا گیا۔
کے مطابق کام کیا گیا ہے"..... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے
ے کہا۔

انہوں نے سپیشل وے کیسے کھلوایا تھا اوور"..... ڈیوک نے
اور ماسٹر کمپیوٹر نے سپیشل زیرو ون پر کی جانے والی فیڈنگ کی
ل بتا دی۔

ٹی ۔ایکس کی وجہ سے وہ کتنی دیر بے ہوش رہیں گے اوور"۔
نے پوچھا۔

چار گھنٹوں تک ٹی ۔ایکس کے اثرات رہتے ہیں"..... ماسٹر

www.urdukorner.com

کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان پرٹی ۔ایکس فائر ہوئے کتنی دیر گزر چکی ہے اوور"۔ ڈیو
نے پوچھا۔

"تین گھنٹے اور دس منٹ ہو چکے ہیں"..... ماسٹر کمپیوٹ
جواب دیا۔

"سپیشل دے اب بند ہے یا نہیں اوور"۔ ڈیوک نے پوچھا۔

"بند ہے"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوور اینڈ آل"..... ڈیوک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ بہت اچھا موقع ہے جیمز۔ وہ لوگ وہاں بلیک آئی لینڈ پر
ہوش پڑے ہوئے ہیں ۔اب اگر سائنائیڈ میزائل وہاں فائر کر
جائیں تو پھر انہیں موت سے کوئی نہ بچا سکے گا"..... ڈیوک
ٹرانسمیٹر آف کر کے ساتھ کھڑے جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف انہیں ابھی ہوش میں آنے میں پچاس منٹ رہتے ہ
اور میں پندرہ منٹ میں میزائل ایڈجسٹ کر کے ٹارگٹ پر فائر کر
ہوں"..... جیمز نے جواب دیا۔

"جلدی کرو ان کی موت کے بعد ہم دونوں مل کر خصوصی
منائیں گے"..... ڈیوک نے کہا۔

"یس چیف"..... جیمز نے جواب دیا اور پھر اس نے اس
کو مکمل طور پر آف کرنا شروع کر دیا۔ مشین آف کرنے کے بعد
دونوں اس کمرے سے باہر آ گئے۔ جیمز نے کمرہ بند کر دیا اور پھر وہ

اس بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ وہاں سے وہ دونوں باہر آئے اور پھر
راہداریوں سے گزر کر ایک اور مشین ہال میں پہنچے جس کے
کونے میں ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک اور ہال نما کمرے
پہنچ گئے۔ جہاں ایک اور مشین موجود تھی اور پھر جیمز نے اس
کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا جب کہ ڈیوک خاموشی سے ایک
رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا اس کے چہرے پر گہرا اطمینان طاری
جیمز تقریباً دس بارہ منٹ تک مشین کو آپریٹ کرتا رہا۔ پھر وہ
لویل سانس لیتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

"دو میزائل فائر ہونے کے لئے تیار ہیں"۔ جیمز نے کہا۔

"دو کیوں چار کرو"..... ڈیوک نے چونک کر کہا۔

"چیف سائنائیڈ گیس کے سٹور میں صرف دو میزائل باقی رہ گئے
چار آدمیوں کے لئے تو ایک ہی کافی ہے"..... جیمز نے جواب
دیتے کہا۔

"دو۔ کے فائر کرو وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ کہیں وہ شیطان
سے پہلے ہی نہ ہوش میں آ جائیں"..... ڈیوک نے کہا۔

"وہ نہیں چیف ٹی۔ایکس انتہائی طاقتور ریز ہیں۔ چار گھنٹے تو عام
ہے ورنہ وہ ایک گھنٹہ مزید ہوش میں نہ آ سکیں گے اور چار
میں بھی ابھی کافی وقت رہتا ہے"..... جیمز نے جواب دیتے
کہا۔

"دو۔ کے فائر کھول دو"..... ڈیوک نے کہا اور جیمز نے مڑ کر

www.urdukorner.com

سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سکرین پر دو میزائل نا
آنے لگے اور پھر کافی بلندی پر پہنچ کر وہ مڑے اور تیزی سے آگے بڑھ
لگے پھر نیچے جنگل نظر آنے لگا چونکہ ان میزائلوں پر خصوصی کیمر
نصب تھے۔ اس لئے مشین ان کے فائر ہونے تک ان کی فائرنگ
منظر سکرین پر دکھاتی رہتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں میزائل
کے اندر غائب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے دو دھما
ہوئے اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف سکرین تاریک ہو گئی بلکہ مشین
بھی بند ہو گئی۔

"گڈ شو..... یہ بات ہوئی ناں۔ اب ہم ہر لحاظ سے محفوظ ہیں۔ آ
میرے دفتر میں"..... ڈیوک نے کرسی سے اٹھ کر مسکراتے ہو
کہا اور جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ مین آفس میں
پہنچ گئے۔

"تمہارا کوئی اسسٹنٹ ایسا بھی ہے۔ جو تمہاری طرح ذہین بھی ہ
اور یہاں کی ساری مشینری کو تمہاری طرح سمجھتا بھی ہو اور آپریٹ بھی
کر سکتا ہو"..... ڈیوک نے ایک الماری کھول کر اس میں سے شراب
کی دو بوتلیں باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"کیوں..... آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"..... جیمز نے چونک کر
پوچھا۔

"اب تمام خطرے ختم ہو چکے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم دونوں
یہاں سے ایکریمیا جائیں اور وہاں ایک دو ماہ خوب عیش و عشرت

ں۔ جی بھر کر عیش کریں"..... ڈیوک نے شراب کی ایک
کھول کر جیمز کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

اوہ گڈ آئیڈیا چیف واقعی بے حد لطف رہے گا۔ ایکریمیا کی
ئیں۔ وہاں کی رونقیں واقعی جشن منانے کا صحیح لطف ایکریمیا
ں آتا ہے"..... جیمز نے شراب کا بڑا سا گھونٹ لیتے ہوئے مسکرا

تم نے بتایا نہیں"..... ڈیوک نے بھی شراب کا گھونٹ لیتے
کہا۔

ہاں میرا خاص شاگرد ہے مائیکل۔ میں نے اسے مکمل طور پر ٹرینڈ
ا ہے۔ وہ آسانی سے سب کچھ سنبھال سکتا ہے"..... جیمز نے
دیتے ہوئے کہا۔

کہاں ہوتا ہے وہ"..... ڈیوک نے پوچھا وہ میز کی دوسری طرف
نگ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

سپیشل مشین ہال میں"..... جیمز نے جواب دیا۔

ظری طور پر کیسا آدمی ہے"..... ڈیوک نے پوچھا۔

انتہائی فرمانبردار طبیعت کا مالک ہے چیف۔ حکم کی تعمیل کرنا
ض سمجھتا ہے"..... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ اگر تم کہہ رہے ہو تو پھر اسے یہ اہم ذمہ داری سونپی
ی ہے"..... ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کب روانگی کا پروگرام ہے"..... جیمز نے مسرت بھرے لہ

www.urdukorner.com

میں پوچھا۔

"ابھی اور اسی وقت جیمز۔ میں نیک کام میں دیر کرنے کا عادی نہیں ہوں"..... ڈیوک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کا دراز کھولی اور دوسرے لمحے جب اس کا ہاتھ میز کی سطح سے اوپر اٹھا اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور موجود تھا۔

"یہ کیا ہے چیف"..... جیمز نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ تمہاری مستقل روانگی کا ٹکٹ ہے جیمز۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تمہیں واقعی ہاٹ فیلڈ کی آدھی دولت میں حصہ دار بناؤں گا تم جیسے آدمی کو زندہ رکھوں گا جسے معلوم ہو کہ ماسٹر کمپیوٹر کو کس طرح فیڈ کیا گیا ہے۔ تم کسی بھی وقت غداری کر کے میرا خاتمہ کر سکتے ہو۔ اس لئے تمہاری عالم بالا کو مستقل روانگی ضروری ہے"

ڈیوک نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیمز جو حیرت سے منہ پھاڑے سب کچھ سن رہا تھا۔ ابھی کچھ کہنے کے لئے منہ کھول ہی رہا تھا کہ ڈیوک نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی ٹھیک جیمز کی پیشانی میں لگی اور دوسرے لمحے جیمز کرسی سمیت الٹ کر پیچھے گرا۔ اس کی کھوپڑی ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گئی تھی اور جیمز منہ سے کوئی لفظ نکالے بغیر ہی صرف ایک دو لمحوں کے لئے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

"ہا۔ ہا۔ احمق تم صرف مشینوں کو سمجھتے تھے انسانوں کو سمجھنا آسانی سے مجھے ختم کر کے اپنے آپ کو ہاٹ فیلڈ کا ہی چیئرمین بنا لیتے"

ک نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ریوالور واپس دراز میں رکھ کر نے دراز بند کی اور پھر اطمینان سے میز پر رکھی ہوئی بوتل اٹھا کر ے لگالی۔ اب اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات تھے۔

www.urdukorner.com

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو وہ
بے حس و حرکت پڑا رہا۔ اس کا ذہن ابھی پوری طرح بیدار نہ ہوا تھا
لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ا
کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کی طرح گھوما
دوسرے لمحے وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے
اختیار ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کے لبوں سے ایک طویل سانس نکل
گیا وہ اس سپیشل وے یا لیبارٹری کی بجائے بلیک آئی لینڈ کی
اس تباہ شدہ حصے میں پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر جوزف اور جوانا بھی اس
ساتھ موجود تھے لیکن وہ ابھی بے ہوش تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ اس
ذہن کی مخصوص طاقت نے اسے وقت سے پہلے ہی ہوش دلا دیا
وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا جسم صحیح سلامت تھا۔ کوئی
وغیرہ موجود نہ تھا۔ عمران تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔

اری باری سب کو چیک کیا۔ وہ سب بے ہوش پڑے ہوئے تھے
وہ درست حالت میں تھے۔ جوزف اور جوانا کی پشت پر لدے
تھیلے بھی بدستور ان کی پشت پر موجود تھے۔ عمران نے اپنی
ٹٹولیں اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار حیرت بھری
کلی کیونکہ جیبوں سے کوئی چیز نکالی نہ گئی تھی۔
کمال ہے۔ یہ ماسٹر کمپیوٹر تو ہم انسانوں سے بھی زیادہ شریف ہے
ایکسیڈنٹ میں زخمی ہونے والوں کو نہیں چھوڑتے اور اس نے ہم
ل قابو پا لینے کے باوجود جیبوں سے کچھ بھی نہیں نکالا بلکہ الٹا اپنے
پر ہمیں باہر بھی بھجوا دیا ہے"..... عمران نے خود کلامی کے سے
میں کہا اور پھر ادھر دیکھنے لگا جہاں سے سپیشل وے اوپن ہوا تھا۔
ہ پہلے کی طرح بند تھی اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے
اختیار کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھی اور اس کے ساتھ ہی اس
بھنچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔ اس کے اندازے کے
ق انہیں بے ہوش ہوئے تین گھنٹے گزر چکے تھے۔
اتنا وقت گزر گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی خاص قسم کی
نھیں وہ۔ لیکن اب نجانے یہ لوگ کس وقت ہوش میں آئیں گے"
عمران نے کہا اور پھر دوسرے لمحے وہ جوزف کی طرف بڑھ گیا۔ اس
انہیں فوری طور پر ہوش میں لے آنے کا فیصلہ کیا تھا۔ کیونکہ اسے
ویز کی ماہیت کا صحیح علم نہ تھا اور مزید انتظار کرنا بے کار تھا۔ اس
جوزف کی جیبوں کی تلاشی لی اور پھر اس کی جیب سے اس نے نوک

www.urdukorner.com

دار خنجر نکال لیا۔ دوسرے لمحے اس نے جوزف کو پشت کے بل اوندھا کیا اور اس کی گردن کی پشت پر اس نے انگلیوں سے مخصوص رگ تلاش کی اور پھر خنجر سے وہاں کٹ لگا دیا۔ جوزف کی گردن کی پشت سے خون رسنے لگا۔ وہ خنجر اٹھائے جوانا کی طرف بڑھ گیا اور پھر جوانا اور بعد میں ٹائیگر کے ساتھ بھی کارروائی کرنے کے بعد وہ جیسے ہی واپس مڑا، اس نے جوزف کو ہوش میں آتے دیکھا۔ فرسٹ ایڈ باکس جوزف کی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں موجود تھا۔ اس لئے اسے اطمینان تھا کہ ہوش میں آنے کے بعد ان کی بینڈیج ہو جائے گی۔ جوزف نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور چند لمحوں بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا ایک ہاتھ لاشعوری طور پر اپنی گردن کی پشت کی طرف گیا۔

"گھبراؤ نہیں تمہیں ہوش میں لانے کے لئے میں نے کٹ لگایا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ باس یہ۔ یہ۔ ہم۔ اوہ یہ تو وہی جزیرہ ہے"..... جوزف نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوانا کی بھی کراہ سنائی دی۔

"ہاں ہمیں باہر پھینک دیا گیا اور شکر کرو کہ ماسٹر کمپیوٹر نے ہمیں زندہ باہر بھجوایا ہے ورنہ ہماری لاشیں بھی باہر پھینکوائی جا سکتی تھیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا اور ٹائیگر بھی ہوش میں آ گئے اور عمران نے انہیں بھی بریف کر دیا۔

"اب تم ایک دوسرے کی بینڈیج کر لو۔ اس کے بعد دوبارہ اندر ... کی ترکیب سوچیں گے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ... جوزف نے جلدی سے پشت پر موجود تھیلا اتار لیا۔ اس کی زپ ... اور اس میں موجود فرسٹ ایڈ باکس نکال کر اس نے جوانا اور ... کی گردنوں پر بینڈیج کی اور پھر ٹائیگر نے اس کی بینڈیج بھی کر ... عمران اس دوران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ تو وہی کام ہوا ہے باس کہ جہاں سے چلے تھے وہیں پہنچ گئے"۔ ... نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہتے ہیں کہ دنیا گول ہے"..... عمران نے کہا اور ... اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ اس کی نظریں دور آسمان کی طرف ... اٹھتی ہوئی طوفانی لہروں سے بھی اوپر جم گئیں۔ اس نے دو میزائل ... کی طرف بلند ہوتے دیکھے۔

"اوہ اوہ دوبارہ سائنائیڈ گیس فائر ہو رہی ہے۔ دوڑو پانی میں ... لگاؤ جلدی"..... عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اس کی آواز ... سن کر وہ سب بوکھلا کر ادھر دیکھنے لگے جدھر وہ میزائل تھے اور ... میزائل کو دیکھتے ہی انہیں عمران کی بات کا صحیح مفہوم سمجھ آ گیا اور ... لمحے انہوں نے بے تحاشا جزیرے کے کنارے کی طرف دوڑنا ... کر دیا۔ جوزف نے البتہ دوڑتے دوڑتے تھیلا ہاتھ میں پکڑ لیا تھا ... جب وہ کنارے کے قریب پہنچے تو دونوں میزائل سیٹی جیسی تیز ... نکالتے ہوئے ان کے سروں کے اوپر سے گزرے اور اس کے

www.urdukorner.com

ساتھ ہی یکے بعد دیگرے ان چاروں نے پانی میں چھلانگیں لگا دیں ا
اس کے ساتھ ہی انہیں دور جزیرے کے وسط میں یکے بعد دیگر ا
دھماکے سنائی دیئے۔

" جلدی کرو گیس ماسک نکالو اور پہن لو۔ جلدی کرو۔ پانی کے
اندر پہننا۔ ایک مجھے دو "..... عمران نے چھلانگ لگاتے ہوئے چیخ
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پانی کے اندر غوطہ لگا لیا۔ اسے معلوم تھا
سائنائیڈ گیس پانی میں حل نہیں ہوتی اس لئے جب تک وہ پانی کے
اندر تھے اس گیس کی ہلاکت خیزی سے محفوظ تھے۔ پھر وہ اندر ہی اند
تیرتا ہوا جوزف کی طرف بڑھنے لگا جو ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھیلے میں
سے گیس ماسک نکالنے کی جدوجہد میں مصروف تھا۔ ادھر جوانا بھی
اس کام میں مصروف تھا اور چند لمحوں بعد دونوں تھیلوں میں سے گیس
ماسک نکال لئے گئے اور تھوڑی سی مزید جدوجہد کے بعد وہ انہیں پانی
کے اندر ہی پہن لینے میں کامیاب ہو گئے۔ گیس ماسک پہننے کے بعد وہ
سب تیزی سے سطح پر آئے۔ اب تک سانس روکنے کی وجہ سے سوا
عمران کے باقی سب کی بری حالت ہو رہی تھی لیکن ظاہر ہے سانس وہ
پانی سے باہر جا کر ہی لے سکتے تھے۔ چنانچہ باہر سطح پر پہنچ کر انہوں نے
لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

" اب جزیرے پر چلو "..... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ
جزیرے پر پہنچ چکے تھے۔

" سارا سامان تو پانی میں بھیگ کر ختم ہو گیا ہو گا۔ لیکن زندگی

ہیں یہی کافی ہے "..... عمران نے باہر آ کر کہا۔
اس سامان کو تھیلوں سے نکال کر باہر کھلی ہوا میں رکھ دو۔ سوکھ
گا تو کچھ نہ کچھ کام آ ہی جائے گا "..... ٹائیگر نے کہا اور پھر جب
نے بھی اس کی بات کی تائید کر دی تو جوزف اور جوانا دونوں
تھیلوں میں موجود تمام سامان نکال کر زمین پر پھیلا دیا۔
یہ دوبارہ گیس فائرنگ کا تو یہی مطلب ہے باس کہ ہیڈ کوارٹر کو
م ہو گیا ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر نے ہمیں زندہ باہر پھینک دیا ہے "۔
کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔ چونکہ ان سب نے گیس
پہن رکھتے تھے۔ اس لئے ان کے درمیان ہونے والی تمام بات
گیس ماسکس کے اندر لگے ہوئے ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہی ہو رہی

ہاں اور اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ وہ ماسٹر کمپیوٹر دوبارہ اس
کے کنٹرول میں چلا گیا ہے۔ حالانکہ بظاہر ایسا ناممکن ہے "۔
نے کہا۔
یس باس وہ تو مکمل طور پر آپ کے کنٹرول میں تھا اور ڈیوک کو
نہ ہو گا کہ اب اس کا مخصوص کاشن کیا ہے "..... ٹائیگر نے
دیتے ہوئے کہا اور اس بار عمران نے کوئی جواب نہ دیا خاموش
ہا۔
ایک ہی صورت ممکن ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی کی تبدیل کر
ہو اور اس کے بعد اس میں نئے سرے سے فیڈنگ کر دی گئی ہو

www.urdukorner.com

وہ زیرو ون ٹرانسمیٹر اٹھا لاؤ۔ وہ واٹر پروف ہے اس لئے اس کا پانی
کچھ نہیں بگاڑا ہو گا۔ کم از کم چیکنگ تو کر لیں "۔ عمران نے کہا
ٹائیگر پتھر سے اٹھ کر اس طرف کو بڑھ گیا جدھر تھیلوں سے نکلا
سامان پھیلا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ز
ون کے ساتھ ساتھ لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی تھا۔

"میں یہ بھی لے آیا ہوں کہ شاید کام دے جائے"..... ٹائیگر
دونوں ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے ا
کے ہاتھ سے دونوں ٹرانسمیٹر لیے اور پھر لانگ رینج ٹرانسمیٹر اس
زمین پر رکھ کر زیرو ون ٹرانسمیٹر کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ لیکن
کافی دیر تک مسلسل کال دینے کے باوجود کال لنک نہ ہوئی تو عمر
کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے زیرو ون ٹرانسمیٹر زمین پر رکھا اور لانگ
رینج ٹرانسمیٹر پر اس نے لیبارٹری کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع
دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبایا اور کال
شروع کر دی لیکن اس بار بھی کافی دیر تک کال دینے کے باوجود
کال لنک نہ ہوئی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانس
آف کر دیا۔

"سب کچھ بدل چکا ہے"..... عمران نے کہا۔

"باس ہیڈ کوارٹر کال کر کے دیکھیں شاید ڈیوک سے بات ہو
پر کچھ معلوم ہو سکے"..... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"نہیں اب اگر اسے کال کیا تو وہ سمجھ جائے گا کہ دوبارہ گیس

کے باوجود ہم زندہ ہیں اور ہو سکتا ہے اس بار وہ اس سے زیادہ
خطرناک حربہ استعمال کر دے۔ یہ لوگ انتہائی جدید ترین
ی وسائل پر خاصی قدرت رکھتے ہیں"..... عمران نے کہا۔
اس کا مطلب ہے کہ اب پھر وہی مسئلہ سامنے آ گیا۔ لیبارٹری کا
کھلوانے والا"..... ٹائیگر نے کہا۔
اول تو اب راستہ کھلنے کا کوئی سکوپ ہی نہیں رہا اور اگر کسی
کھل بھی جائے تو ہم ان سائنسی کاشنز کے چکر میں پڑ کر دوبارہ پھر
کہ پھنس سکتے ہیں اور اس بار اگر پھنس گئے تو پھر وہ ہمیں زندہ
باہر نہ بھیجیں گے۔ نجانے ڈیوک نے اس بار ماسٹر کمپیوٹر کو کیا
ات دیئے ہوں"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
پھر ایک ہی صورت ہے کہ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا جائے اور
کو پکڑ کر اس سے سب کچھ اگلوایا جائے"..... ٹائیگر نے کہا۔
ب ایسا ہونا ہی ناممکن ہے۔ ہیڈ کوارٹر والے جزیرے میں بھی
دید ترین سائنسی چیکنگ مشینیں موجود ہوں گی اور ہیلی کاپٹر
ہم وہاں پہنچ نہیں سکتے اور ہیلی کاپٹر دیکھتے ہی ڈیوک سمجھ جائے
گیس فائر سے ہلاک نہیں ہوئے اور پھر ہم چاہے کچھ بھی کر لیں
کو فضا میں تباہ ہونے سے نہ بچا سکیں گے"۔ عمران نے
یا اور ٹائیگر خاموش ہو گیا۔ اس بار اس نے کوئی جواب نہ دیا
ان بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا جب کہ جوزف اور جوانا تو ویسے
ش ہی تھے۔

www.urdukorner.com

"باس اس بار تو اس ہاٹ فیلڈ کے ساتھ واقعی ہاٹ فائٹ کرنا
رہی ہے"..... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور عمران اس
بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا

"ہاں واقعی یہ ہاٹ فائٹ ہے اور ہاٹ بھی ایسی کہ دماغوں پر سو
کا بوجھ ڈالنے کی وجہ سے ان میں سے دھواں نکلنے لگ گیا ہے لیا
فائٹ ویسی کی ویسی اپنی جگہ ٹائٹ ہو کر رہ گئی ہے"..... عمران
جواب دیا۔

"ماسٹر میرا خیال ہے کہ ہمیں مزید سوچ بچار کی بجائے ڈائریک
ایکشن کرنا چاہیئے"..... اچانک جوانا کی آواز سنائی دی۔

"ڈائریکٹ ایکشن وہ کیسے"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہم ہیلی کاپٹر پر واپس مالاگوسی یا ڈربن چلے جائیں اور پھر وہاں
کوئی ایسا بم لے آئیں جو ان ریڈ بلاکس کو بھی توڑ سکتا ہو۔ اس
بعد یہاں واپس آکر ان بموں کی بارش کر دیں"..... جوانا نے جوا
دیتے ہوئے کہا۔

"وہ بم صرف اگائیو ہی ہو سکتا ہے اور تو کوئی بم ان پر اثر
کرے گا۔ ارے ایک منٹ۔ اوہ اوہ۔ ایک اور بات میرے ذہن
رہی ہے"..... عمران نے بات کرتے کرتے کہا اور دوسرے
اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہ
تھے۔

"لیبارٹری میں سائنسی کام ہو رہا ہے۔ اس لئے لازماً اس میں

نے والی فالتو گیس کو باہر نکالنے کے لئے کوئی نہ کوئی ذریعہ رکھا گیا
۔ میرا جہاں تک آئیڈیا ہے۔ فالتو گیس کو باہر نکالنے والا کوئی بڑا
ئپ ہو گا۔ جس کا آخری سرا طوفانی لہروں کے قریب جا کر ختم کیا
گا۔ تاکہ گیس نکلنے سے جو بلبلے پانی میں پیدا ہوں وہ ان طوفانی
کی وجہ سے چھپ جائیں اور اس پائپ کو آسانی سے کاٹا بھی جا
ہے اور سپر میگنائٹ سے اڑایا بھی جا سکتا ہے اور وہاں سے اگر سپر
ٹ کی بھاری مقدار اندر پہنچا کر اسے فائر کیا جائے تو یقیناً راستہ
جائے گا۔ ہمارے پاس جدید غوطہ خوری کے لباس بھی ہیں اور
یگنائٹ کا کافی ذخیرہ ہمارے پاس موجود ہے اور یہ ہے بھی واٹر
اور اس کا چارجر بھی واٹر پروف ہے۔ اس لئے اس سے کام لیا جا
ہے۔ مجھے یقین ہے کہ سمندر کی تہہ میں ہونے کی وجہ سے اس جگہ
ڈ بلاکس سے نہ بنایا گیا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

یس باس واقعی ان حالات میں آپ نے بہترین تجویز سوچی ہے۔
فوراً اس پر عمل کرنا چاہیئے"..... ٹائیگر نے کہا۔

اں چلو ہیلی کاپٹر سے غوطہ خوری کا لباس لے کر ہم پانی میں اتر
گے اور پھر گیس ماسک پانی کے اندر ہی اتار کر غوطہ خوری
لباس پہن لیں گے۔ اس طرح باہر ہوا میں موجود گیس کا رسک
ختم ہو جائے گا"..... عمران نے کہا اور جوزف اور جوانا نے
ں اٹھا کر تھیلوں میں واپس بھرنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ
ن غوطہ خوری کا لباس پہنے سمندر کی تہہ میں تیرتے چلے جا رہے

www.urdukorner.com

تھے ۔ گیس ماسک بھی انہوں نے تھیلوں میں رکھ لیے تھے کیو
عمران نے لیبارٹری کے اندر انہیں استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا
تاکہ بے ہوش یا ہلاک کر دینے والی ریز اور گیس وغیرہ سے بچاؤ ہو
جدید ترین غوطہ خوری کے لباس چونکہ ان کے جسموں پر تھے اس
گہرائی میں جانے کے باوجود انہیں کسی قسم کا کوئی دباؤ محسوس نہ ہو
تھا وہ تیزی سے تہہ میں اترتے چلے جا رہے تھے ۔ عمران سب سے آ
تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ تہہ میں پہنچ گئے ۔ لیکن تہہ میں ہر طر
سمندری گھاس اور جھاڑیاں ہی نظر آ رہی تھیں ۔ عمران کی نظریں
اردگرد کا جائزہ لے رہی تھیں ۔ تہہ میں گو پوری طرح روشنی نہ تھی
لیکن گھپ اندھیرا بھی نہ تھا اور چونکہ ان کی آنکھیں اس ماحول کی عادی
ہو چکی تھیں اس لئے انہیں کم روشنی کے باوجود بھی سب کچھ صاف نظر
آ رہا تھا ۔ عمران نے آئیڈیا لگانا شروع کر دیا کہ جزیرے پر راستہ کہاں تھا
اور وہ کس طرف کو جا رہا تھا ۔ اسے معلوم تھا کہ لیبارٹری اسی طرف ہو
گی اور چند لمحوں کے بعد اس نے آئیڈیا لگا لیا کہ لیبارٹری کہاں ہو گی
اس کے بعد اس نے جزیرے کی مخالف سمت کو طوفانی لہروں کی طرح
تیرنا شروع کر دیا ۔ پھر اچانک وہ رک گیا ۔ اس نے ایک جھاڑی میں
سے پانی کے بلبلے اٹھتے ہوئے دیکھے تھے جو تیزی سے اوپر سطح کی طرف
جا کر غائب ہو جاتے تھے لیکن ان بلبلوں کی تعداد بے حد کم تھی
عمران تیزی سے اس جھاڑی کی طرف لپکا اور پھر معمولی سی تلاش کے بعد
وہ زمین کہ تہہ میں دبے ہوئے ایک کافی موٹے پائپ کو تلاش کر لیا

کامیاب ہو گیا ۔ اس میں کہیں کوئی معمولی سا سوراخ ہو گیا تھا اور
بلبلے اس میں سے نکل رہے تھے ۔
"اس پائپ کا سرا تلاش کرنا ہے ۔ اس لئے مٹی ہٹاتے جاؤ ۔ یہاں
کے دباؤ کی وجہ سے مٹی آسانی سے ہٹ جائے گی"..... عمران
کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب اس کام میں لگ گئے ۔ پائپ کا سرا
تہ آہستہ جزیرے کی طرف ہی جا رہا تھا اور کافی دیر کی جانکاہ جدوجہد
بعد آخر کار وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں سے پائپ نکل رہا تھا ۔ یہ جگہ
ے کی تہہ سے کافی قریب ضرور تھی لیکن بہرحال یہ تھی سمندر کی
۔
"اس کے گرد سپر میگنائٹ باندھ دو"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر
تھیلا جوزف سے لیا اور اسے کھول کر اس میں سے سپر میگنائٹ
ٹنگ نکال کر کام میں مصروف ہو گیا ۔ کچھ دیر کی جدوجہد کے بعد وہ
سرے کے قریب بھاری مقدار میں میگنائٹ اس پائپ کے ساتھ
پ کرنے میں کامیاب ہو گیا ۔ پھر اس نے اس کے ساتھ چارج لگایا
ڈی چارجر ہاتھ میں لے کر وہ تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے ۔ کچھ دور جا
عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے ڈی چارجر کو آن کر دیا ۔ دوسرے
سپر میگنائٹ والی جگہ پر تیز چمک دکھائی دی اور اس کے ساتھ ہی
میں طوفانی ہلچل پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی بہت بڑے بڑے
تیزی سے پانی میں نمودار ہوتے دکھائی دیئے ۔ چند لمحوں بعد طوفانی
ختم ہو گئی اور اب صرف بلبلے اوپر جاتے دکھائے دے رہے تھے ۔

www.urdukorner.com

"یہ زہریلی گیس نہ ہو باس"..... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ہو سکتا ہے۔ لیکن پانی کے اندر زہریلی گیسیں آسانی سے م
نہیں ہوا کرتیں اور یہ تو سمندر ہے کوئی جوہڑ نہیں ہے۔ اس لئے یہاں
اس سے کوئی خطرہ پیدا نہیں ہو سکتا"..... عمران نے جواب دیا اور
تیزی سے تیرتا ہوا اس پائپ کے سرے تک پہنچ گیا۔ وہ چند لمحے با
نکلنے والی گیس کے دباؤ کا جائزہ لیتا رہا۔ کیونکہ اب مسئلہ سپر میگناٹ
اندر پھینک کر اسے چارج کرنا تھا اور گیس کے دباؤ کی وجہ سے
میگناٹ کا اندر جانا مشکل تھا۔ عمران کے ساتھی بھی وہیں موجود تھے۔

"ایک ہی حل ہے کہ سپر میگناٹ کو اندر ڈالنے کے بجائے پائپ
کے سرے کے ساتھ زمین میں رکھ کر فائر کیا جائے ورنہ باہر نکلنے والی
گیس کا دباؤ اتنا ہے کہ وہ اندر جا ہی نہ سکے گا"..... عمران نے
کہا اور ٹائیگر جس نے اب سپر میگناٹ والا تھیلا خود پکڑا ہوا تھا۔ تیزی
سے آگے بڑھا اور اس بار اس نے عمران کی ہدایت کے مطابق پائپ
کے ٹوٹے ہوئے سرے کے قریب بہت بھاری مقدار میں میگناٹ
کلپ کر دیا اور ایک بار پھر وہ پیچھے ہٹتے گئے۔ عمران کے اشارے پر جیسے
ہی ٹائیگر نے اسے فائر کیا پہلے سے کہیں زیادہ تیز روشنی نمودار ہوئی اور
اس قدر ہلچل محسوس ہونے لگی جیسے یہاں طوفان آگیا ہو اور پھر عمران
یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ گیس کے بلبوں کی تعداد اور حجم یکلخت گھٹ گیا
تھا۔ طوفانی ہلچل ختم ہوتے ہی وہ سب ایک بار پھر تیزی سے آگے
بڑھے اور دوسرے لمحے یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں چمک اٹھیں کہ وہاں

بڑا حصہ ٹوٹ چکا تھا اور اب انہیں ایک کمرہ سا نظر آ رہا تھا۔ جس
اندر آدھے سے زیادہ پانی بھرا ہوا تھا۔ یہ پانی تہہ ٹوٹنے کے بعد
گیا تھا۔ لیکن پھر اندر موجود ہوا نے پانی کے بے پناہ پریشر کو
دیا اور اس طرح پانی اندر جانے سے رک گیا تھا لیکن عمران جانتا
یہ رکاوٹ عارضی ہے۔ چونکہ یہ سمندر کی تہہ تھی اس لئے پانی کا
یہاں بے پناہ تھا وہ کسی بھی وقت اس رکاوٹ کو ختم کر سکتا تھا۔
عمران کو اس کی فکر نہ تھی۔ ویسے بھی اسے معلوم تھا کہ جب وہ
رکاوٹ سے گزریں گے تو ہوا کا یہ پردہ ختم ہو جائے گا۔ اس لئے
نے اپنے ساتھیوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور اندر کی طرف غوطہ
لگا۔ دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ حقیر کنکر کی طرح
پ میں بہتا چلا گیا ہو۔ چند لمحوں بعد وہ کمرے کی ٹھوس دیوار سے جا
لگا اور پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے آ
رہے تھے۔ پانی اب اپنی سطح برابر کر چکا تھا۔ اس لئے اس میں وہ سیلابی
کیفیت موجود نہ تھی۔ اس لئے عمران اور اس کے ساتھی اطمینان سے
کونے میں تیرتے ہوئے صورت حال کا جائزہ لینے لگے۔ عمران کو
اسے زیادہ خوشی اس بات کی تھی کہ آخر کار وہ اس ناقابل تسخیر
گاڑی کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ دیواریں کسی
دھات کے مادے سے بنائی گئی تھی لیکن یہ بہرحال ریڈ بلاکس کی نہ تھیں۔
یہ زمین سے اوپر کو آ رہا تھا۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ یہ کمرہ
گاڑی کے اوپر بنایا گیا ہے اور شاید اسے اس لئے بنایا گیا تھا کہ

www.urdukorner.com

پائپ میں کوئی خرابی ہو جائے تو اسے درست کیا جا سکے ۔ لیکن ظ
ہے یہاں آنے کے لئے کہیں نہ کہیں سے کوئی نہ کوئی راستہ نکلتا ہ
اور راستہ یقیناً اس فرش سے ہی نکلتا ہوگا ۔ لیکن پھر تیرتے ہوئے
جیسے ہی ایک دیوار سے اچانک ٹکرایا تو وہ بے اختیار چونک پڑا
کیونکہ ٹکرانے کی وجہ سے اسے محسوس ہوا تھا کہ وہ جگہ خالی ہے ۔ ا
نے تیزی سے گھوم کر وہاں ہاتھ مارا اور پھر وہ ایک دائرے کی صور
میں ہاتھ مارتا چلا گیا ۔

"یہاں سپر میگناٹ لگاؤ ٹائیگر یہاں دروازہ ہے "..... عمران
کہا اور ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور چند لمحوں بعد سپر میگناٹ کی
لائٹیں وہاں لگا دی گئیں اور پھر پیچھے ہٹ کر انہوں نے جیسے ہی ا
فائر کیا انہیں تیز روشنی دکھائی دی ۔ پانی میں ایک بار پھر ہلچل سی
اور پھر وہاں ایک بڑا سا سوراخ نظر آنے لگا جس میں سے پانی دوس
طرف جا رہا تھا ۔ عمران تیرتا ہوا آگے بڑھا اور جب پانی کے ساتھ
دوسری طرف گیا تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں ۔ یہ ایک خاصا بڑا
تھا جس میں سٹور کی فالتو چیزیں پڑی ہوئی تھیں ۔ پانی اندر کسی آبش
کی طرح گر رہا تھا ۔ لیکن ایک تو یہ کمرہ خاصا بڑا تھا اور دوسری بات
کہ اس کے ایک کونے میں موجود دروازہ بھی انہیں نظر آ رہا تھا ۔ چنا
عمران تیزی سے اس دروازے کے پاس پہنچا اور اس نے ہینڈل دبا
جھٹکا دیا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران دوسری طرف گیا تو وہ ایک
راہداری میں پہنچ چکا تھا ۔ عمران کے ساتھی بھی اس کے پیچھے راہداری

گئے اور پھر عمران نے دروازہ دوبارہ بند کر دیا ۔ اب وہ پانی سے
ہو چکے تھے ۔

"اب گیس ماسک پہن لو اور غوطہ خوری کے لباس اتار دو "۔
ن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی غوطہ خوری کا لباس
نا شروع کر دیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب غوطہ خوری کے لباس اتار کر
ں ماسک پہن چکے تھے ۔ لباس انہوں نے وہیں راہداری میں ہی
ڑ دیئے ۔ راہداری کچھ دور جا کر سائیڈ کی طرف مڑ گئی تھی ۔ عمران کی
گہریں راہداری کا بغور جائزہ لے رہی تھی ۔

"باس اس ماسٹر کمپیوٹر کو کنٹرول کرنا پڑے گا ۔ تب ہی ہم محفوظ
ہو سکیں گے "..... پتہ نہیں اس ماسٹر کمپیوٹر کو ہماری یہاں موجودگی
کم ابھی تک کیوں نہیں ہو سکا "..... ٹائیگر نے کہا ۔

"اس لئے کہ ان لوگوں کے خیال کے مطابق اس کے اندر کسی
ن کا داخل ہونا ناممکن ہے ۔ اس لئے انہوں نے ایسا کوئی چیکنگ
کم ہی نہ رکھا ہوگا ۔ ورنہ تو جیسے ہی پہلا سپر میگناٹ فائر ہوا تھا ،
کمپیوٹر کو اس کا علم ہو جاتا "..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے
ت میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیزی سے قدم بڑھاتے راہداری میں آگے
چلے گئے ۔ موڑ پر پہنچ کر عمران رک گیا ۔ اس نے جھک کر دیکھا تو
ری آگے جا کر بند ہو رہی تھی لیکن اس پوری راہداری میں کہیں
دروازہ نہ تھا ۔

"اس کا مطلب ہے کہ دروازے خفیہ رکھے گئے ہیں اور ان کا

www.urdukorner.com

کنٹرول ماسٹر کمپیوٹر کے پاس ہوگا"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر دیوار پر ہاتھ مارتے ہوئے آگے بڑھنا شروع کر دیا۔

"دوسری دیوار پر ہاتھ مارتے ہوئے آگے بڑھتے جاؤ۔ جہاں دروازہ ہوگا معلوم ہو جائے گا"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی دوسری طرف ہاتھ مارتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے لیکن آخر تک پہنچ جانے کے باوجود انہیں کہیں بھی کوئی ایسی جگہ محسوس نہ ہوئی کہ وہ سمجھتے کہ یہاں دروازہ ہوگا۔ لیکن جیسے ہی وہ راہداری کے آخر میں پہنچے۔ اچانک سامنے کی دیوار گڑگڑاہٹ سے کھلنے لگی اور وہ سب تیزی سے دیواروں کے ساتھ چمٹ گئے۔ دوسرے لمحے وہاں ایک بڑا سا خلا نمودار ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک لمبا تڑنگا آدمی اس خلا سے نمودار ہوا اور دھب دھب کرتا آگے بڑھنے لگا۔ اس نے ان کی طرف دیکھا ہی نہ تھا۔ لیکن اس کے چلنے اور اس کے ہاتھ ہلنے کا انداز دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ روبوٹ ہے۔ جسے مصنوعی طور پر انسانی روپ دیا گیا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ اب ایسے روبوٹ بننے لگ گئے ہیں جنہیں مصنوعی طور پر انسانوں کا روپ دیا جاتا ہے۔ لیکن بہرحال ابھی تک کوئی ایسا روبوٹ نہ بن سکا تھا جو مکمل طور پر انسان کا روپ دھار سکتا اور پہچانا بھی نہ جا سکتا۔ روبوٹ آگے بڑھتا چلا گیا اور اس کے آگے بڑھتے ہی عمران تیزی سے اس خلا کی طرف بڑھا اور پھر چھپاک سے اس خلا کو پار کر گیا۔ دوسری طرف ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا۔ جس میں دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی دیو ہیکل مشینیں نصب تھیں جو باقاعدہ چل رہی تھیں۔

ابھی کھڑا حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا کہ اچانک کمرے میں تیز
ی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بجلی کی سی تیزی سے عمران
ں کے ساتھیوں کے قدموں تلے موجود فرش سمٹا کہ وہ یکلخت
ر سر کے بل نیچے گرتے چلے گئے۔ لیکن اچانک نیچے گرنے کے بعد
ہ راستے میں ہی تھے کہ ان کے جسموں کو تیز جھٹکے لگے اور پھر جیسے
ادیدہ جال نیچے موجود ہو۔ اس طرح انہیں بھی یہی محسوس ہوا
فضا میں موجود کسی جال میں جکڑے جا چکے ہیں۔ ان کے جسم
دو لمحوں کے لئے لوٹ پوٹ سے ہوئے اور پھر ساکت ہو گئے۔
کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم سے روح نکل گی ہو۔
آپ کو قطعی بے حس و حرکت محسوس کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد
ے ساکت جسم سائیڈ پر کھنچتے چلے گئے اور پھر وہ ایک دیوار سے
اور اس دیوار میں سوراخ ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوسری
یخ گئے۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس کی چھت اور دیواروں میں
ب سوراخ ہی سوراخ نظر آ رہے تھے۔ ان کے جسم فضا میں
ہوئے نیچے فرش پر جا کر ٹک گئے۔ نیچے فرش پر جیسے ہی ان کے
لے۔ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے اندر روح دوبارہ آ
۔ اب اس کا جسم حرکت کرنے لگ گیا تھا وہ تیزی سے اٹھ کر
گیا۔ اس کے دوسرے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ رہے
س جگہ سے وہ اندر داخل ہوئے تھے وہ جگہ اب بند ہو چکی تھی
وہ اس سوراخ دار کمرے میں کھڑے ہوئے تھے۔

www.urdukorner.com

"تم لوگ کون ہو"..... اچانک چھت سے ڈیوک کی آواز سنا
دی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ لیکن دوسرے لمحے عمران
گیا کہ یہ بولنے والا ماسٹر کمپیوٹر ہے۔ پہلے اس میں کرنل ڈارسن کی آ
فیڈ تھی لیکن بنیادی کی تبدیل ہونے کے بعد اب ڈیوک کی آواز ا
میں فیڈ کی گئی ہے۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ میں ڈیوک ہوں چیف آف ہاٹ فیلڈ اور چیف ا
ہیڈ کوارٹر"..... عمران نے گیس ماسک اتار کر گلے میں ڈا
ہوئے اونچی آواز میں کہا لیکن آواز اور لہجہ ہو بہو ڈیوک جیسا ہی تھا۔

"تم ڈیوک نہیں ہو۔ تم علی عمران ہو۔ تمہاری آواز میں
چیک کر لی ہے"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ماسٹر کمپیوٹر کی آ
سنائی دی اور عمران تو عمران اس کے ساتھی بھی بے اختیار چونک
پڑے۔

"میں ڈیوک ہوں میرا وائس ناٹ ون۔ فور ہے اور پریشر سکسٹی
ہے۔ چیک کرو"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں تم ڈیوک نہیں ہو۔ ڈیوک کا وائس ناٹ تھری تھری
اور وائس پریشر الیون ہے جب کہ تمہارا وائس ناٹ تھری ون ہے ا
تمہارا وائس پریشر ففٹین ہے۔ تم ڈیوک نہیں ہو۔ تم علی عمران ہ
اس کا وائس ناٹ اور وائس پریشر یہی تھا"..... ماسٹر کمپیوٹر نے جوا
دیا اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"تمہاری میموری فائیو پرسنٹ پرفکس ہے۔ اسے تھرٹین اب

کر کے چیک کرو اور رپورٹ دو"..... عمران نے اسی طرح تیز
میں کہا۔

"یس۔ تم واقعی ڈیوک ہو۔ تھرٹین اپ پر تم ڈیوک ہو۔ لیکن
ین اپ تو ٹرانسمیٹر فریکونسی ہے جب کہ تم بغیر ٹرانسمیٹر کے بول
ہو۔ اس لئے تمہارا چیک اپ فائیو پرسنٹ پر ہی ہو سکتا ہے اور
پرسنٹ پر تم علی عمران ہو۔ رپورٹ کمپلینٹ اینڈ فائر آرڈر"۔
کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"گیس ماسک پہن لو"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے گلے میں لٹکا ہوا گیس ماسک بجلی کی سی تیزی سے سر اور چہرے
چھا لیا۔ اس کے ساتھیوں نے جو اس کی پیروی میں گیس ماسک
چکے تھے۔ دوبارہ اس کی پیروی کرتے ہوئے گیس ماسک پہن لئے
لمحے سوراخوں میں سے رنگ برنگی روشنیاں نکل کر ان کے جسموں
یں اور انہیں ایک لمحے کے لئے یہی محسوس ہوا جیسے وہ رنگ برنگی
یوں میں نہائے گئے ہوں۔ یہ روشنیاں ایک لمحے کے لئے نمودار
یا پھر غائب ہو گئیں لیکن اس کے ساتھ عمران کو یوں محسوس ہوا
اس کی ٹانگوں سے جان نکل گئی ہوں اور وہ ریت کے خالی بوتے
ے بورے کی طرح فرش پر گرتے چلے گئے۔ لیکن ان کے ذہن
طرح بیدار تھے۔ نیچے گرتے ہی اچانک کمرے کی ایک سائیڈ سے
چھٹی اور دوسرے لمحے دوسری طرف سے اس قدر تیز ہوا چلی کہ ان
سم حقیر تنکوں کی طرح تیزی سے فرش پر گھسٹتے ہوئے اس خلا میں

www.urdukorner.com

سے گزر کر دوسری طرف پہنچے اور پھر انہیں یوں محسوس ہوا جیسے
ایک بار پھر کسی گہرائی میں گرتے چلے جا رہے ہوں۔ لیکن چونکہ ا
کے جسم بے حس و حرکت تھے۔ اس لئے چند لمحوں بعد وہ ایک دھما
سے نیچے گرے اور پھر سرر کی تیز آواز کے ساتھ جیسے کوئی روزن بند
گیا ہو۔ جس جگہ وہ گرے تھے وہاں کسی نرم چیز کا ڈھیر تھا اور اس
احساس بھی صرف ان کے ذہنوں کو ہوا تھا۔ لیکن ان کے جسم ا
طرح بے حس تھے۔ چند لمحوں تک اسی طرح پڑے رہنے کے
اچانک عمران کو اپنے جسم میں توانائی آتی محسوس ہوئی اور پھر اس
جسم حرکت میں آگیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"باس باس یہاں دم گھٹنے لگا ہے"..... اچانک ٹائیگر کی آوا
سنائی دی اور عمران نے سر پر موجود گیس ماسک اتارا اور اس کے سا
ہی اس کی ناک سے ایک مخصوص تیز بو ٹکرائی اور دوسرے لمحے وہ
اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ اوہ ہمیں اس کمرے میں پھینک دیا گیا ہیں جہاں ایس۔ ڈی
برادہ بھرا ہوا ہے اور کمرے میں آکسیجن کم ہے اور ایس۔ ڈی گیس
مقدار زیادہ ہے۔ اگر مزید کچھ دیر یہاں رہے تو ہمارے جسم کا سا
گوشت بالکل اس طرح گل سڑ کر ختم ہو جائے گا جیسے بغیر بکھے ہو
کے ڈھیر میں انسانی گوشت کا حشر ہوتا ہے"..... عمران نے تیز
میں کہا۔

"اوہ یس باس یہ ایس۔ ڈی گیس ہے اور یہ تو ویسے بھی آکسیجن

ہے۔ اسے ختم کر دیتی ہے"..... ٹائیگر کی قدرے متوحش سی
سنائی دی اور پھر وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اب ان کی آنکھیں
گیس بھرے کمرے کو دیکھنے کی عادی ہو گئی تھیں۔ عمران کی تیز
پورے کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ اچانک اس کے
میں ایس۔ ڈی گیس کی ایک اور خصوصیت آگئی اور وہ بے اختیار
پڑا۔

ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا تینوں اچھی طرح سن لو۔ جب تک ہم
رے میں ہیں۔ اگر تمہارے جسم پر کہیں بھی ہلکی یا زیادہ خارش
ہو تو تم نے اس جگہ کھجلی نہیں کرنی۔ اگر تم نے ایک بار بھی
لی تو پھر یہ انتہائی تیزی سے پھیلتی چلی جائے گی اور جیسے جیسے
بڑھتی جائے گی تمہارے جسم کا گوشت گل سڑ کر گرتا چلا جائے گا
خارش تب بھی ختم نہ ہو گی۔ اس لئے جو کچھ بھی ہو تم نے کھجلی
کرنی"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

یس یہ تو دنیا کا سب سے مشکل کام ہے کہ خارش ہو اور آدمی
کھجلی نہ کرے"..... ٹائیگر نے کہا۔

یس ایسا ہی ہے۔ لیکن ایک بار کھجلی کرنے کے بعد پھر اس
کا انجام عبرت ناک موت کے سوا اور کچھ نہ نکلے گا۔ اس لئے
ہے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ اس کی گھومتی
یں جیسے ہی کمرے کی دائیں دیوار کے کونے پر پڑیں وہ بے
نک پڑا۔ وہاں ایک دروازہ سا نظر آرہا تھا جو لوہے کا بنا ہوا تھا

www.urdukorner.com

"اوہ اوہ ادھر دروازہ ہے۔ جوانا اسے توڑ ڈالو"..... عمران
تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور اس
ساتھ ہی سب اس دروازے کی طرف مڑ گئے۔ جوانا نے آگے بڑھ
پوری قوت سے دروازے پر لات ماری۔ دروازہ اس زور دار ضرب
تھرتھرایا ضرور لیکن وہ ٹوٹا نہیں تھا۔ جوانا تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر
وحشی سانڈ کی طرح وہ دوڑتا ہوا اس کی طرف بڑھ گیا اور دوسرے
اس نے پوری قوت سے اپنے کاندھے کی ضرب دروازے پر ماری
ایک زور دار دھماکہ ہوا اور دروازہ چوکھٹے سمیت اکھڑ کر دوسری طر
جا گرا اور جوانا سنبھلتے سنبھلتے بھی دوڑتا ہوا کافی آگے جا کر رکا۔ عمر
اور اس کے ساتھی تیزی سے دوسری طرف گئے۔ یہ ایک اور بڑا سا
تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ ایک مشین موجود تھی۔ لیکن
مشین بند تھی۔ اس کمرے کی سائیڈ پر بھی ایک دروازہ موجود تھا او
کھلا ہوا تھا اور باہر راہداری نظر آ رہی تھی۔ وہ تیزی سے گھوم کر
کھلے دروازے کی طرف بڑھے اور پھر جیسے ہی وہ راہداری میں
دائیں طرف راہداری کی سپاٹ دیوار میں خلا پیدا ہوا اور وہ سب
سے اس خلا کی دونوں سائیڈوں پر دیوار سے لگ گئے۔ اسی لمحے
نوجوان لڑکی تیزی سے اس خلا سے نکلی اور دوڑتی ہوئی اس
دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ جہاں سے عمران اور اس کے ساتھی
ایک لمحہ پہلے نکل کر راہداری میں پہنچے تھے۔ عمران کی آنکھیں
سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ اسے یہ لڑکی روبوٹ نہ لگ رہی تھی

بھی دروازے کے قریب پہنچ کر ایک جھٹکے سے رکی اور پھر کسی تیز
لٹو کی طرح گھومی۔
"اوہ اوہ تم زندہ ہو۔ شکر ہے۔ میں تو تمہیں بچانے کے لئے آ رہی
۔آؤ میرے ساتھ"..... اس لڑکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا
ڑی سے واپس اس خلا کی طرف بڑھ گئی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے
کی پرانی دوست اور ہمدرد ہو اور یہ الفاظ کہتے ہی وہ بجلی کی سی
سے اس خلا سے اندر چلی گئی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو آنے کا
کیا اور چند لمحوں بعد ہی وہ چاروں اس خلا کو پار کر کے دوسری
ایک راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ ان کے عقب میں
بند ہو چکا تھا۔ وہ لڑکی اس قدر تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا
تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس کے ساتھ ساتھ چلنے کے
قریباً دوڑنا پڑ رہا تھا۔ لیکن اس لڑکی نے ایک لمحے کے لئے بھی مڑ
دیکھا تھا۔ راہداری کے آخر میں ایک دیوار کے سامنے جا کر وہ رکی
کے رکتے ہی اس دیوار کے اندر خلا نمودار ہوا اور لڑکی نے پہلی
کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر مسکراتے
اس نے انہیں اندر آنے کے لئے کہا اور تیزی سے دوسری طرف
عمران اور اس کے ساتھی بھی دوسری طرف گئے تو ایک خاصا بڑا
۔ جس کا ایک حصہ بیڈ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا جب کہ
حصہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر دیوار کے ساتھ
ایک بڑا سا تختہ جڑا ہوا تھا جس پر ایسے آلات ٹنگے ہوئے نظر آ

www.urdukorner.com

رہے تھے جیسے وہ ورکشاپ ہو۔ ایک سائیڈ پر کرسیاں اور صوفے رکھے ہوئے تھے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی ان کے عقب میں خلا خود بخود ختم ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے لڑکی کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھرتے دیکھے۔

"بیٹھو شکر ہے۔ ماسٹر کمپیوٹر کو تمہارے یہاں تک پہنچنے کا علم نہیں ہو سکا اور یہی میں چاہتی تھی"..... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم اصلی ہو یا کوئی مشینی روبوٹ ہو۔ لیکن اگر تم روبوٹ ہو تو پھر مجھے اس کمپنی کا ایڈریس ضرور دینا تاکہ میں اپنے لئے تم جیسی خوبصورت۔ دلکش اور ہمدرد خاتون روبوٹ کو بک کرا سکوں"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور وہ لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ کی یہ بات اس ماحول میں بالکل درست ہے۔ لیکن مجھ جیسی روبوٹ آپ کو نہ مل سکے گی کیونکہ مجھے خدا نے بنایا ہے کسی کمپنی نے نہیں بنایا۔ میرا نام گلوریا ہے"..... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو تم جیسا نہ مل سکے تو کوئی بات نہیں۔ تم تو ہو"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور لڑکی ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کی خوبصورت آنکھوں میں مسرت کی بے پناہ چمک تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ستارے چمک رہے ہوں۔ ویسے وہ سمارٹ اور خوبصورت لڑکی تھی۔ اس نے گلابی رنگ کے لیکن قیمتی کپڑے

ٹ پہنا ہوا تھا۔ کانوں میں قیمتی ہیروں کے ٹاپس تھے اور گلے میں نے پلاٹینم کا لاکٹ پہنا ہوا تھا۔

"آپ بہت دلچسپ باتیں کرتے ہیں۔ آپ میں کس کا نام علی ن ہے"..... گلوریا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم علی عمران کو کیسے جانتی ہو اور اس شہر مشینی میں تم جیسی ورت اور دلکش دھڑکتے دل اور ستارہ آنکھیں رکھنے والی خاتون کو کر مجھے یقیناً اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا"..... عمران کے لہجے حقیقی حیرت تھی۔

"موجودہ حالات میں آپ کی یہ حیرت بالکل بجا ہے۔ میں مختصر طور پر آپ کو اپنے متعلق اور اپنی یہاں موجودگی کے متعلق بتا دیتی ہوں آپ کی حیرت دور ہو سکے۔ میرا نام واقعی گلوریا ہے اور میں ین ہوں۔ میں نے کمپیوٹر سائنس میں ایکریمیا کی ایک یونیورسٹی علی ڈگری حاصل کی ہوئی ہے۔ مجھے یہاں باقاعدہ جاب دی گئی میں یہاں چار دوسرے سائنس دانوں جن کا سربراہ سائنس دان ن تھا۔ کے ساتھ کام کر رہی تھی کہ ہاٹ فیلڈ کے اصل حکمران ڈارسن نے مجھ سے کورٹ شپ شروع کر دی۔ اس نے مجھ سے یا کہ وہ مجھ سے شادی کر کے مجھے یہاں سے ایکریمیا لے جائے گا میں ساری عمر عیش و عشرت سے گزاروں گی۔ کرنل ڈارسن کی سے کافی زیادہ تھی۔ لیکن ایکریمیا میں اس فرق کی پرواہ نہیں کی ایکریمیا میں اصل اہمیت دولت کی ہے۔ عمر یا جذبات کی نہیں

www.urdukorner.com

اور ہاٹ فیلڈ دنیا کی انتہائی امیر، وسیع اور باوسائل تنظیم ہے اور کر
ڈارسن اس کا عملی طور پر چیئرمین تھا۔ اصل چیئرمین لارڈ نامیری تھ
لیکن لارڈ نامیری صرف نام کی حد تک چیئرمین تھا۔ بہرحال مختصر با
کروں گی۔ یہ کورٹ شپ کافی طویل عرصے تک چلتی رہی۔ یہ
کرنل ڈارسن نے خصوصی طور پر میرے لئے تیار کرایا تھا۔ پھ
چاروں سائنس دان اچانک یہاں سے چلے گئے۔ پھر رچرڈسن
وفات پا گیا۔ یہ لیبارٹری شروع سے ہی ماسٹر کمپیوٹر کنٹرول میں تھی
یہاں کام کرنے کے لئے انسانی شکلوں کے روبوٹ تیار کیے گئے تھے
اب بھی ہیں۔ اس طرح میں یہاں اکیلی رہ گئی۔ میں نے کرنل ڈار
سے کہا کہ وہ مجھے یہاں سے نکالے لیکن کرنل ڈارسن نے انکار کر د
اس کا کہنا تھا کہ لارڈ نامیری اپنی بیٹی یوشی کے ساتھ اس کی شادی
چاہتا ہے۔ لیکن نہ ہی یوشی چاہتی ہے اور نہ ہی وہ یعنی کرنل ڈارسن
لیکن یہ بات لارڈ نامیری سے نہیں کہی جا سکتی تھی۔ کیونکہ وہ انتہ
مشتعل فطرت آدمی ہے۔ اگر اسے اس بات کا علم ہو گیا تو وہ ا
ہلاک بھی کروا سکتا ہے۔ یوشی نے خفیہ طور پر مالا گوسی میں ر
والے کسی ایکریمی سے منگنی کر لی تھی اور یوشی کو یقین تھا کہ وہ ا
نامیری کو رضامند کر لے گی اور لارڈ نامیری نے ہیڈ کوارٹر اور دوسر
سنٹرز میں ایسے خفیہ آلات نصب کرا رکھے ہیں کہ اسے سب کے متع
وہیں بیٹھے معلوم ہوتا رہتا تھا۔ کرنل ڈارسن کا کہنا تھا کہ اگر ا
معلوم ہو گیا کہ کرنل ڈارسن اور میرے درمیان کوئی افیئر ہے تو

نیا کی کوئی طاقت کرنل ڈارسن کو ہلاک ہونے سے نہ بچا سکے گی اور
ں کے نزدیک یہ لیبارٹری پوری دنیا میں سب سے محفوظ جگہ تھی۔
ں لئے اس نے مجھے یہاں رکھا ہوا تھا۔ وہ اکثر یہاں آجاتا تھا اور دو چار
وز میرے ساتھ گزار کر واپس چلا جاتا تھا۔ میرے پاس ایک خصوصی
انسمیٹر ہے۔ یہ ٹرانسمیٹر دو سیٹس پر مشتمل ہے، اس کا ایک سیٹ
رنل ڈارسن کے پاس تھا اور دوسرا میرے پاس۔ یہ ایسا سیٹ ہے کہ
ں کی کال کو کوئی کیچ نہیں کر سکتا تھا اور نہ غیر متعلقہ آدمی سن سکتا تھا
ر اچانک ایک روز کرنل ڈارسن نے مجھے کال کر کے بتایا کہ لارڈ
میری ہلاک ہو چکا ہے اور اس کی بیٹی یوشی کا منگیتر بھی ہلاک ہو گیا
ہے اور یوشی اس کے حق میں دستبردار ہو چکی ہے۔ اس لئے اب وہ
شرکت غیرے ہاٹ فیلڈ کا چیئرمین بن چکا ہے۔ میں بڑی خوش ہوئی
ر میں نے اس سے کہا کہ وہ فوری طور پر مجھے یہاں سے نکالے اور
رے ساتھ شادی کر لے۔ لیکن کرنل ڈارسن کا چیئرمین بننے کے بعد
یکسر بدل گیا۔ اس نے بڑے سرد لہجے میں مجھے کہا کہ وہ مجھ سے
دی کرنے کا نہ پہلے کوئی ارادہ رکھتا تھا اور نہ اب کرے گا اور بقول
ں کے اب میری باقی ساری زندگی یہیں اس لیبارٹری میں ہی
رے گی اور اگر میں نے اس کی خواہشات پوری کرنے سے انکار کیا
پھر وہ یہاں میرے لئے خوراک بھیجنا بند کر دے گا اور میں یہیں
ی پیاسی تڑپ تڑپ کر مر جاؤں گی۔ میں اس پر بہت چیخی چلائی۔
ئی پیٹی لیکن کرنل ڈارسن نے میری ایک نہ سنی۔ اس کے بعد وہ

www.urdukorner.com

یہاں صرف ایک روز کے لئے آیا میں نے اس سے اس کے اس رویے پر
احتجاج کیا تو اس نے الٹا مجھے انتہائی بے رحمی سے پیٹ ڈالا اور دھمکی
دے کر واپس چلا گیا۔ اس کے بعد مجھے ماسٹر کمپیوٹر کو ہونے والی کال
سے پتہ چلا کہ کرنل ڈارسن ہلاک ہو چکا ہے اور اب ہیڈ کوارٹر کا چیف
کوئی آدمی ڈیوک بن گیا ہے۔ میں نے اس خصوصی ٹرانسمیٹر پر اس سے
بات کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس سے کال ہی نہ مل سکی۔
اس طرح میں سمجھ گئی کہ اب میں یہیں مر جاؤں گی اور کسی کو اس کا
علم ہی نہ ہو سکے گا۔ اس کے بعد ایک بار پھر اطلاع ملی کہ چیف کوئی
آدمی علی عمران بن چکا ہے پھر وہ علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت
لیبارٹری میں آ رہا ہے۔ میں بے حد خوش ہوئی۔ لیکن پھر اس علی عمران
نے کاشن غلط دے دیا اور ماسٹر کمپیوٹر نے اس پر ٹی۔ ایس ریز ڈال کر
بے ہوش کیا اور ان سب کو لیبارٹری سے باہر پھینکوا دیا۔ میں بے حد
مایوس ہوئی۔ پھر ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی "کی" تبدیل کر دی گئی اور
ڈیوک ایک بار پھر چیف بن گیا اس کی اور اس کے کسی ساتھی سکاٹ
کے درمیان ہونے والی گفتگو ماسٹر کمپیوٹر نے اتفاقاً کیچ کر لی تھی۔ اس
سے مجھے پتہ چلا کہ علی عمران کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور وہ ہاٹ فیلڈ کی
اس لیبارٹری کا خاتمہ کرنے کے لئے یہاں پہنچا ہوا ہے اور وہ ڈیوک اور
سکاٹ دونوں اس سے بے حد خوفزدہ تھے اور لارڈ نامیری کرنل ڈارسن
اور اس کے بعد ڈیمرے سب کا خاتمہ اس علی عمران نے کیا ہے۔ تو میں
دل ہی دل میں دعائیں مانگتی رہی کہ کسی طرح علی عمران یہاں پہنچ

ئے اور بے شک لیبارٹری تباہ کر دے لیکن مجھے کم از کم اس مشینی
خانے سے رہائی دلا دے۔ حالانکہ میں یہ بات بھی جانتی تھی کہ اس
ارٹری کو تباہ کرنا تو ایک طرف یہاں کوئی کسی طرح داخل نہ ہو
تا تھا لیکن اس کے باوجود میں خدا سے گڑگڑا کر دعائیں مانگتی رہتی
ں اور اب سے تھوڑی دیر پہلے اچانک میں نے ماسٹر کمپیوٹر کی طرف
ہیڈ کوارٹر کو دی جانے والی ایک رپورٹ سنی تو میں بے اختیار
نک پڑی۔ ماسٹر کمپیوٹر نے ہیڈ کوارٹر کو بتایا تھا کہ چار آدمی گیس
یوزل روم کو توڑ کر لیبارٹری کے اندر داخل ہو گئے تھے۔ لیکن پھر
ٹر کمپیوٹر نے انہیں کور کر لیا اور انہیں ایس۔ وی گیس سٹور میں
نکوا دیا گیا ہے جہاں ان کا گوشت خود بخود سڑ جائے گا۔ ہیڈ کوارٹر
کہا کہ انہیں ہلاک کر دیا جائے لیکن ماسٹر کمپیوٹر کے پاس ہلاک
نے والی کوئی گیس یا ریز نہ تھی۔ اس لئے وہ اپنی جگہ مجبور تھا۔ میں
جیسے ہی یہ سنا میں سمجھ گئی کہ یہ لوگ یقیناً وہی عمران اور اس کے
تھی ہوں گے اور مجھے معلوم تھا کہ ایس۔ وی گیس سٹور میں آدمی کا
ت فوراً گل سڑ نہیں جاتا بلکہ ایک گھنٹے بعد شروع ہوتا ہے چنانچہ
نے فوراً کارروائی شروع کر دی اور ایک خاص مشین کی مدد سے
نے ایس۔ وی گیس سٹور کے طبقہ کمرے کی دیوار میں بڑا روزن
ل دیا۔ تاکہ میں جا کر ان چاروں کو یہاں لے آ سکوں۔ بس مجھے
ہ صرف ماسٹر کمپیوٹر کی طرف سے تھا کہ اگر اسے اس کا پتہ چل گیا
ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے بھی ان کے ساتھ بند کر دے لیکن میں وہاں

www.urdukorner.com

پہنچی تو آپ لوگ راہداری میں موجود تھے اور اب آپ یہاں ہیں - ا
کمرہ ماسٹر کمپیوٹر کی ماسٹر آئی سے ہر طرف محفوظ ہے - اس لئے جب تک
آپ یہاں ہیں آپ اس کی نظروں میں نہیں آسکتے اور وہ یہی سمجھے گا کہ
آپ ایس - دی گیس سٹور میں ختم ہو چکے ہیں "..... گلوریا نے پوری
تفصیل سے اپنے متعلق بتایا - عمران اور اس کے ساتھی حیرت سے
عجیب وغریب کہانی سنتے رہے - اگر وہ گلوریا سے خود نہ ملتے تو شاید
انہیں اس کہانی پر یقین نہ آتا لیکن وہ چونکہ خود گلوریا کو اپنی آنکھوں
سے دیکھ رہے تھے اس لئے انہیں اس حیرت انگیز کہانی پر بھی یقین آ
تھا -

" تمہاری کہانی حیرت انگیز ہے گلوریا - تمہیں واقعی ایسے مشینی قبر
خانے میں بند کر دیا گیا ہے کہ تم یہاں سے کسی صورت بھی نہ نکل
سکتی تھیں - لیکن یہاں خوراک کا کیا بندوبست ہے "..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا -

"یہاں خوراک کے بند ڈبوں اور پانی کی بوتلوں سے بھرے ہوئے
ریک موجود ہیں لیکن یہ سب زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک کام آ سکتے
ہیں - میں نے جب سے سنا ہے کہ کرنل ڈارسن ہلاک ہو چکا ہے - میں
نے خوراک اور پانی کا استعمال کم سے کم کر دیا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا
کہ ان کے ختم ہونے کے بعد مجھے نہ خوراک ملنی ہے اور نہ پانی اور میں
نے آخر کار بھوک اور پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر عبرت ناک انداز
میں مر جانا ہے - اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب خوراک اور

ختم ہو جائے گا تو پھر میں خودکشی کر لوں گی - لیکن زندگی کسے
ی نہیں ہوتی - اس کے باوجود میں دعائیں مانگتی رہی اور خدا نے
میری دعائیں سن لیں کہ آپ لوگ ناممکن کو ممکن بنا کر یہاں
پہنچ گئے ہیں "..... گلوریا نے مسکراتے ہوئے کہا -

" تم ماسٹر کمپیوٹر کی کال کس طرح سنتی ہو "- عمران نے پوچھا -

" میں نے اس کا ایک رسیونگ سیٹ خود بنایا ہوا ہے - میں اس پر
کی بیرونی کال سن سکتی ہوں اور ایک ایسا آلہ بھی تیار کر رکھا ہے
ں کے ذریعے سوائے آپریشن ونگ کے باقی ہر ونگ میں آسانی سے
کتی ہوں "..... گلوریا نے جواب دیتے ہوئے کہا -

" یہ آپریشن ونگ کہاں ہے "..... عمران نے پوچھا -

" وہ اسی ونگ کے نیچے ہے اور مکمل طور پر بند ہے - وہاں کوئی
ئی خطرناک ترین ایجاد کے فارمولے پر ریسرچ جاری ہے "- گلوریا
واب دیتے ہوئے کہا -

" لیکن یہاں میں نے ایک انسانی شکل کا روبوٹ بھی دیکھا تھا جو
گیس ڈسپوزل روم کی طرف جا رہا تھا - کیا وہ یہاں اکیلا ہے یا اس
اور بھی ہیں "..... عمران نے پوچھا -

" یہاں اس طرح کے کاموں کے لئے دس روبوٹ موجود رہتے ہیں
یس ڈسپوزل روم فوری طور پر دوبارہ تعمیر کر لیا گیا ہو گا ویسے میں
ن ہوں کہ تم لوگوں نے اسے توڑا کیسے - یہ لیبارٹری تو سمندر کی
یں ہے اور سمندر کی تہہ تک کوئی انسان نہیں پہنچ سکتا "- گلوریا

www.urdukorner.com

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انسانی جذبے انسان کو ہر جگہ پہنچا دیتے ہیں گلوریا۔ بہر حال خوشی ہے کہ ہمارے یہاں پہنچنے کی وجہ سے لیبارٹری تو تباہ ہو گی گی کم از کم ایک بے گناہ کی زندگی بھی بچ جائے گی"..... عمران کہا اور پھر اس نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا گلوریا سے تعارف کرا دیا

"لیبارٹری تو تباہ نہیں ہو سکتی عمران صاحب۔ البتہ آپ سے واپس نکلنے کی کوئی صورت نکالیں تاکہ میں بھی آپ کے ساتھ جا سکوں"..... گلوریا نے کہا۔

"تم باہر تو انشاء اللہ جاؤ گی ہی لیکن ہم یہاں اس لئے آئے کہ صرف تمہیں ساتھ لے کر واپس چلے جائیں ہم نے لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے۔ اس لئے کہ یہاں جو کچھ ایجاد ہو رہا ہے۔ سے پوری دنیا کے اربوں کھربوں انسانوں کی ہلاکت یقینی ہے تمہارے نام سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم یہودی نہیں ہو"۔ عمران نے کہا۔

"میں یہودی نہیں ہوں کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔ گلو نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ یہ تنظیم ہاٹ فیلڈ متعصب یہودیوں نے قائم کی اور یہاں لیبارٹری بنانے سے بھی ان کا مقصد یہی ہے کہ یہاں ایسا خطرناک ایجاد مکمل کر کے وہ اس کی مدد سے پوری دنیا پر قابض جائیں اور پھر پوری دنیا میں بسنے والے اربوں مسلمانوں کو ہلاک

یہی وجہ ہے کہ ہم اپنی جانوں پر کھیل کر اور ایک لحاظ سے زندگی ات کا فاصلہ طے کر کے یہاں پہنچے ہیں۔ ہمیں یہاں تک پہنچنے سے کے لئے ہاٹ فیلڈ نے سینکڑوں رکاوٹیں ڈالی ہیں۔ ان کی بے تنظیمیں، گروپ اور سیکشن ہمارے مقابل آئے ہیں لیکن اللہ نے ہماری مدد کی ہے۔ کیونکہ ہمارا مقصد نیک ہے۔ اس لئے اللہ اللہ تعالیٰ اس لیبارٹری کو تباہ کرنے میں بھی ہماری مدد ضرور گا۔ میں نے اسی لئے تم سے پوچھا تھا تاکہ معلوم کر سکوں کہ تم اس لیبارٹری کی تباہی میں ہمارے ساتھ پوری طرح شامل یا نہیں"..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

اوہ اوہ تو یہ کچھ ہو رہا ہے یہاں لیکن لارڈ نامیری اور سائنس دان ن نے تو بتایا تھا کہ اس لیبارٹری میں انسانیت کے تحفظ کے یسرچ کی جا رہی ہے"..... گلوریا نے حیرت سے آنکھیں نہ ہوئے کہا۔

ان متعصب یہودیوں کی نظروں میں یہودیت کا دوسرا نام ت ہے اور مسلمانوں کو تو وہ انسانوں کے دائرے میں ہی شامل بھتے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یں دل وجان سے آپ کے ساتھ ہوں جناب لیکن"..... گلوریا تے کرتے رک گئی۔

م فکر نہ کرو۔ ہماری وجہ سے تمہاری خوراک کا ذخیرہ جلدی ختم و گا۔ ہم یہاں رہنے کے لئے نہیں آئے۔ ہم نے جلد از جلد کام

www.urdukorner.com

ختم کر کے یہاں سے واپس جانا ہے "..... عمران نے مسکرا
ہوئے کہا اور گلوریا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
"اب مجھے اس بات کی کوئی فکر نہیں ہے۔ اگر مرنا بھی پڑا تو کم
کم میں اکیلی تو نہ مروں گی "..... گلوریا نے ہنستے ہوئے کہا لیکن
اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا، اچانک کمرے
ہلکی سی سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو گلوریا بے اختیار اچھل کر کھڑی
گئی۔
"ماسٹر کمپیوٹر کی بیرونی کال کا کاشن ہے "..... گلوریا نے تیز
میں کہا اور پھر دوڑتی ہوئی اس درکشاپ نما حصے میں پڑی ہوئی مشین
طرف بڑھ گئی۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور ایک چھوٹی سی مشین
نکال کر اس نے میز پر رکھی اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔ عمران اور تنویر
دونوں اٹھ کر اس کے قریب پہنچ گئے۔ عمران غور سے اس مشین کو
دیکھ رہا تھا۔ سیٹی کی آواز اس مشین سے نکل رہی تھی اور بٹن دبتے ہی
آواز نکلنی بند ہو گئی۔
"یس ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو "۔ ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔
"عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا رپورٹ دو اوور "۔ ڈیو
کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
"وہ ایس۔ دی گیس سٹور میں بند ہیں اور اب تک ختم ہو
ہوں گے "..... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیا تم نے چیک کیا ہے کہ وہ اب بھی اسی سٹور میں ہیں اور

نے تیز لہجے میں کہا۔
اب تک ختم ہو چکے ہوں گے۔ چیک کرنے کی ضرورت ہی
ہے "..... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔
ں تمہیں حکم دے رہا ہوں کہ تم چیک کر کے مجھے رپورٹ دو
..... دوسری طرف سے ڈیوک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
لم کی تعمیل ہو گی "..... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا
کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔
ب کیا ہو گا "..... گلوریا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔
ر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا "..... عمران نے اسے تسلی
ئے کہا اور تھوڑی دیر بعد ماسٹر کمپیوٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔
سٹر کمپیوٹر آن دی لائن۔ چیک کر لیا ہے۔ چاروں افراد ایس
ں سٹور میں ختم ہو چکے ہیں "..... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی
یا یہ رپورٹ سن کر چونک پڑی اور حیرت سے عمران کو دیکھنے
ران مسکرا دیا۔
ے کے اوور اینڈ آل "..... دوسری طرف سے اس بار انتہائی
ا بھرے لہجے میں کہا گیا اور مشین سے نکلنے والی آوازیں ختم ہو

یہ کیسے ممکن ہے۔ ماسٹر کمپیوٹر نے کیسے کہہ دیا کہ آپ لوگ
چکے ہیں۔ اس نے غلط رپورٹ کیوں دی۔ وہ تو مشین ہے وہ تو
رٹ دے ہی نہیں سکتی "..... گلوریا نے مشین کا بٹن آف کر

www.urdukorner.com

کے اسے میز کی دراز میں رکھتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے
تک یقین نہ آرہا ہو کہ ماسٹر کمپیوٹر ایسی رپورٹ دے بھی سکتا ہے
"تم نے تو بتایا ہے کہ تم نے کمپیوٹر انجینئرنگ میں اعلیٰ ڈگر
ہوئی ہے"..... عمران نے واپس آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکر
کہا۔
"ہاں کیوں"..... گلوریا نے چونک کر پوچھا۔
"تب تو تمہیں علم ہونا چاہیئے کہ کمپیوٹر انسانوں جیسا دماغ
رکھتا۔ وہ صرف دو جمع دو چار کرنا جانتا ہے۔ اس نے چیک کیا
وہاں موجود نہ تھے۔ اس کے لحاظ سے ہم وہاں سے نکل نہیں سکتے
لئے اس کے تجزیہ کرنے والے سیکشن نے فوراً یہی نتیجہ نکالا کہ چونکہ
سکرین پر نہیں آرہے ہے۔ اس لئے ہم ختم ہو چکے ہیں۔ اب یہ
سوچنا اس کے بس میں نہیں ہے کہ وہ یہ سوچے کہ اتنی جلدی ہم
طرح کیسے ختم ہو سکتے ہیں کہ ہمارا گوشت پوست بھی بالکل ختم
جائے اور ہماری ہڈیاں بھی ریزہ ریزہ ہو کر سٹور کے فرش پر پڑ
ہوئے ایس۔ وی برادے میں مکس ہو سکتی ہیں اس لئے اس نے
رپورٹ دے دی کہ ہم ختم ہو چکے ہیں اور اس لحاظ سے اس نے
غلط بات نہیں کی درست رپورٹ دی ہے۔ لیکن اس سے ہمیں
فائدہ ہو گیا ہے کہ اب ڈیوک تو اپنی جگہ مطمئن ہو گیا ہو گا اور
کمپیوٹر بھی۔ اب ہم اطمینان سے اس کے خلاف کوئی کارروائی
سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور گلوریا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

یا میں تمہاری اس مشین کا تجزیہ کر سکتا ہوں۔ شاید اس طرح
ٹر کمپیوٹر کے بارے میں مزید کچھ سمجھ سکوں۔ جب تک ماسٹر
کو کنٹرول نہیں کیا جائے گا تب تک یہ لیبارٹری تباہ نہیں ہو
..... عمران نے کہا۔
ں ہاں کیوں نہیں۔ بلکہ جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ بھی میں آپ کو
ا ہوں"..... گلوریا نے کہا اور عمران اٹھ کر میز کی طرف بڑھ
وریا بھی اس کے ساتھ ہی چل پڑی۔ جب کہ ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا
تہ جوزف اور جوانا خاموش کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ البتہ
نے تھیلے اتار کر ایک طرف رکھ دیئے تھے۔

www.urdukorner.com

کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ مائیکل جیمز کا شاگرد جسے ڈیوک نے جیمز کے قتل کے بعد جیمز کی جگہ ہیڈ کوارٹر کا مشین انچارج بنا دیا تھا۔

"یس چیف"..... مائیکل نے اندر داخل ہوتے ہی ادب مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو مائیکل"..... ڈیوک نے جو آفس ٹیبل کے پیچھے مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، تحکمانہ لہجے میں کہا اور مائیکل خاموشی سے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"یہ بتاؤ مائیکل کہ ایس وی۔ گیس کیا ہوتی ہے اور کس چیز سے بنتی ہے اور انسانی جسم پر اس کے کیا اثرات ہوتے ہیں اور کتنی دیر میں ہوتے ہیں"..... ڈیوک نے کہا۔

"ایس۔وی گیس ایک مخصوص پتھر جسے ایس۔وی کہتے ہیں

ہے جناب اور اس وقت جب اس کو برادے کی شکل دے دی ئے۔ یہ اس پتھر سے مسلسل بن بن کر نکلتی رہتی ہے۔ ویسے یہ بلی گیس نہیں ہوتی۔ اس کے اثرات البتہ انسانی کھال اور ت پر ضرور ہوتے ہیں۔ جب یہ سانس کے ساتھ کافی مقدار میں نی جسم کے اندر پہنچ کر اس کے خون میں شامل ہو جاتی ہے تو پھر یہ کے پورے جسم میں پھیل جاتی ہے۔ اس کے بعد اس کا عمل ع ہوتا ہے۔ انسان کے جسم کے کسی حصے پر خارش ہوتی ہے اور یسے ہی وہ کھجلی کرتا ہے۔ اس کاری ایکشن تیز ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ کھلی پورے جسم میں پھیل جاتی ہے اور پھر انسانی گوشت گلنے نے اور ہڈیوں سے علیحدہ ہونا شروع ہو جاتا ہے اور آخر کار صرف ں بچ جاتی ہیں۔ گوشت گل سڑ کر ختم ہو جاتا ہے اور اگر مسلسل آدمی کو ایس۔وی گیس دی جاتی رہے تو یہ سارا پروسس تقریباً گھنٹے بعد شروع ہوتا ہے اور تین چار گھنٹوں بعد جا کر ختم ہو جاتا میرا مطلب ہے۔ ایک گھنٹے بعد خارش کا آغاز ہوتا ہے اور گوشت نے گلنے اور ختم ہونے میں تین چار گھنٹے لگ جاتے ہیں"۔ مائیکل تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر کسی آدمی کو ایس۔وی گیس کے ایئر ٹائٹ سٹور میں بند کر ائے تب یہ عمل کتنی دیر لے گا"..... ڈیوک نے ہونٹ چباتے ئے کہا۔

"وہی چار پانچ گھنٹوں کا عمل"۔ مائیکل نے جواب دیا۔

www.urdukorner.com

"کیا تمہیں اپنی بات پر مکمل یقین ہے"..... ڈیوک نے اس با
قدرے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس چیف"..... مائیکل نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب د
ہوئے کہا۔

"لیکن ماسٹر کمپیوٹر کی رپورٹ تمہاری اس بات سے قطعی مختلف
ہے"..... ڈیوک نے تیز لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر کی رپورٹ کیا مطلب چیف"..... مائیکل نے
چونک کر پوچھا۔

"تمہیں ماسٹر کی اس رپورٹ کا تو علم ہے۔ جس میں اس نے بتا
تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی گیس ڈسپوزل روم کو توڑ کر لیبارٹری
کے فرسٹ ونگ میں داخل ہو گئے تھے اور ماسٹر کمپیوٹر نے انہیں پکڑ کر
ایس۔ وی گیس سٹور میں بند کر دیا تھا"..... ڈیوک نے کہا۔

"یس چیف مجھے معلوم ہے۔ یہ رپورٹ تو شاید آدھا گھنٹہ پہلے ال
تھی"..... مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور ابھی چند لمحے پہلے میں نے ماسٹر کمپیوٹر سے بات کی ہے
میں نے اسے وہ سٹور اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کرنے کا
حکم دیا تھا اور اس نے چیک کر کے رپورٹ دی ہے کہ عمران اور اس
کے ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔ کیا ایسا ممکن ہے"..... ڈیوک نے
ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آدھے گھنٹے میں اوہ نہیں چیف ایسا ہونا ناممکن ہے۔ آدھے گھنٹے

ت تو شاید انہیں کچھ بھی نہ ہوا ہو"..... مائیکل نے جواب دیتے
ئے کہا۔

"پھر ماسٹر کمپیوٹر نے یہ رپورٹ کیوں دی ہے۔ وہ غلط بیانی تو
ں کر سکتا"..... ڈیوک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس چیف وہ غلط بیانی نہیں کر سکتا کیونکہ وہ مشین ہے۔ لیکن یہ
ا ناممکن ہے کہ اتنی جلدی وہ لوگ ختم ہو جائیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ
ے ہوش پڑے ہوں اور ماسٹر کمپیوٹر نے ان کی بے ہوشی کو ان کا
۔ سمجھ لیا ہو"..... مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ایسا ممکن ہے۔ لیکن میری تسلی کس طرح ہو گی۔ یہ عمران
ق الفطرت قوتوں کا مالک ہے۔ اب دیکھو میں نے دوبارہ بلیک
لینڈ پر پر سائنائیڈ گیس کے میزائل فائر کیے۔ دوسری بار تو اس
ے کیے جب وہ ٹی۔ ایکس ریز سے جزیرے پر بے ہوش پڑے ہوئے
لیکن اس کے باوجود ان پر کوئی اثر نہ ہوا اور پھر وہ سمندر کی تہہ میں
ر لیبارٹری کا گیس ڈسپوزل روم توڑ کر لیبارٹری میں پہنچ جانے میں
ب ہو گئے۔ اس قسم کے لوگوں کا اس طرح آدھے گھنٹے کے اندر
ہو جانا میرے حلق سے تو نہیں اتر رہا۔ لیکن ماسٹر کمپیوٹر کہہ رہا ہے
ہ لوگ ختم ہو چکے ہیں۔ اب بتاؤ کہ میں اس بات کی تسلی آخر کس
ا کروں"..... ڈیوک نے تیز لہجے میں کہا۔

"واقعی باس یہ لوگ انتہائی خطرناک صلاحیتوں کے مالک ہیں۔
ا چیکنگ کا ایک طریقہ ہے کہ آپ ماسٹر کمپیوٹر کو کہیں کہ وہ ان

www.urdukorner.com

کی جسمانی تفصیلی رپورٹ جسے کمپیوٹر کو ڈیمیں پی ۔ ڈی ۔ آر کہا جاتا ۔
وہ آپ کو دے ۔ اس رپورٹ سے یقیناً معلوم ہو جائے گا کہ ان ۔
جسموں کی کیا پوزیشن ہے "..... مائیکل نے کہا ۔

" اوہ گڈ ۔ واقعی یہ اچھی تجویز ہے "..... ڈیوک نے چونک
مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خصوص
ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا ۔

" ہیلو ہیلو ڈیوک چیف آف ہاٹ فیلڈ کالنگ اوور "..... ڈیوک
نے تیز لہجے میں کال دینا شروع کر دی ۔

" ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو "..... چند لمحوں بعد ماسٹر کمپیوٹر کی آ
ٹرانسمیٹر سے نکلی ۔

" ماسٹر کمپیوٹر میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم ایس ۔ وی گیس
میں بند عمران اور اس کے تین ساتھیوں کی جسمانی تفصیلی رپورٹ
ڈی ۔ آر مجھے دو اوور "..... ڈیوک نے تحکمانہ لہجے کہا ۔

" حکم کی تعمیل ہو گی "..... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا اور اس
ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خود بخود آف ہو گیا ۔

" فرض کیا اگر یہ لوگ اس سٹور سے نکل جانے میں کامیاب ہو
پھر کیا ہو گا "..... ڈیوک نے مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" یہ پکڑے جائیں گے ۔ ماسٹر کمپیوٹر ہے وہ ایک لمحے میں انہیں
سرچ کر لے گا اور پکڑ لے گا ۔ اس کے لئے تو یہ کوئی مشکل کام نہیں
ہے "..... مائیکل نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

ہونہہ "..... ڈیوک نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور پھر خاموش
ہو گیا ۔ اس کے چہرے پر الجھن اور تشویش کے تاثرات نمایاں تھے
کچھ دیر بعد ٹرانسمیٹر دوبارہ جاگ اٹھا اور اس سے ماسٹر کمپیوٹر کی کال
سنائی دی ۔

" یس ڈیوک اٹنڈنگ یو اوور "..... ڈیوک نے تیز لہجے میں کہا ۔

" ان چار افراد کے جسم سٹور میں موجود نہیں ہیں ۔ اس لئے پی ۔ ڈی
نہیں دی جا سکتی "..... دوسری طرف سے ماسٹر کمپیوٹر نے جواب
دیا اور ڈیوک بے اختیار اچھل پڑا ۔

" موجود نہیں ہیں کیا مطلب کہاں گئے وہ اوور "..... ڈیوک نے
غصے سے بل کھاتے ہوئے کہا ۔

" وہ ایس ۔ وی گیس کی وجہ سے ختم ہو چکے ہیں اپنے جسموں
میں "۔ ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا ۔

" نہیں ایسا ہونا ناممکن ہے ایس ۔ وی گیس کا عمل چار پانچ
گھنٹے سے پہلے مکمل نہیں ہو سکتا اور پھر ایس ۔ وی گیس کا اثر انسانی
جسم پر نہیں ہوتا اس لئے وہ ختم نہیں ہوئے بلکہ سٹور سے نکل
جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ انہیں
تلاش کرو اور سنو میرا حکم ہے کہ انہیں بے ہوش کر کے دوبارہ
سٹور سے باہر پھینکوا دو ۔ چاہے سمندر میں پھینکو یا زمین پر لیکن
لیبارٹری کے اندر نہیں رہنا چاہیئے اور مجھے رپورٹ دو اوور "۔
ڈیوک نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

www.urdukorner.com

"حکم کی تعمیل ہو گی"..... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔

"تم جا سکتے ہو۔ اگر مجھے ضرورت پڑی تو میں تمہیں بلوا لوں گا" ڈیوک نے کہا اور مائیکل کرسی سے اٹھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ڈیوک کو سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔

"یہ لوگ تو کسی طرح ہلاک ہی نہیں ہو رہے۔ نجانے کس چیز سے بنے ہوئے ہیں۔ مجھے اس کے لئے کوئی خصوصی پلاننگ بنانا پڑے گی"..... ڈیوک نے مائیکل کے جانے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ نجانے کتنی دیر تک اسی طرح بڑبڑاتا رہا۔ اس کی بڑبڑاہٹ اس وقت ختم ہوئی جب ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہوئی تو ڈیوک چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ماسٹر کمپیوٹر کالنگ"..... ماسٹر کمپیوٹر بار بار کال دے رہا تھا

"یس ڈیوک اٹنڈنگ یو اوور"..... ڈیوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ چاروں افراد پوری لیبارٹری میں کہیں موجود نہیں ہیں"۔ ماسٹر کمپیوٹر نے کہا تو ڈیوک کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے کانوں میں کسی نے پگھلا ہوا سیسہ اتار دیا ہو۔

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ کہاں جا سکتے ہیں۔ اوور"..... ڈیوک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ کہیں بھی نہیں جا سکتے اور نہ سرچ آئی سے بچ سکتے ہیں

ی کا ایک ایک ذرہ سرچ آئی کے سامنے ہوتا ہے اس لئے وہ سٹور ختم ہو چکے ہیں اینڈ دس از آل فائنل"..... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا ں کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

یہ۔ یہ احمق۔ نانسنس ماسٹر کمپیوٹر۔ یہ پاگل ہو گیا ہے۔ وہ یقیناً ی کے اندر ہی ہوں گے"..... ڈیوک نے ماسٹر کمپیوٹر کے رح کال بند کر جانے پر غصے سے چیختے ہوئے کہا اور غصے کی شدت سے یہ خیال ہی نہ رہا تھا کہ ماسٹر کمپیوٹر کوئی انسان تو نہیں ہے۔ احمق نانسنس اور پاگل کہہ رہا ہے۔

میں اسے فنا کر دوں گا۔ اس ماسٹر کمپیوٹر کو بھی فنا کر دوں گا۔ یں جیمز کو ہلاک نہ کرتا"..... ڈیوک نے اسی طرح غصے سے وئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا اٹھایا اور اس کا ایک بٹن دبا کر اس نے مائیکل کو دفتر میں بھیجنے دیا اور پھر رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار اور مائیکل اندر داخل ہوا۔

وہ نانسنس ماسٹر کمپیوٹر کہہ رہا ہے کہ وہ پوری لیبارٹری میں نہیں ہوئے اور وہ از خود کال بھی ختم کر گیا ہے"..... ڈیوک ق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

میں کیا کہہ سکتا ہوں چیف۔ ہو سکتا ہے وہ لیبارٹری میں کسی گہ چھپ گئے ہوں کہ ماسٹر کمپیوٹر کی سرچ آئی کو نظر نہ آ رہے ہوں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس کوئی ایسی مشین ہو جس

www.urdukorner.com

کی مدد سے وہ سرچ آئی کو بھی دھوکہ دے سکتے ہوں "..... مائیکل ۔
سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن لیکن اب میں کیا کروں ۔ وہ لوگ تو لیبارٹری کو تباہ کر دیں
گے ۔ میں لیبارٹری کو کیسے بچاؤں ۔ بولو بتاؤ جلدی بتاؤ ۔ ورنہ میں
تمہیں گولی مار دوں گا "..... ڈیوک غصے کی شدت سے واقعی پاگل ہو
رہا تھا۔

"چیف اس کی ایک ہی صورت ہے کہ آپ ماسٹر کمپیوٹر کو سپیشل
لائن پر مستقل حکم دے دیں کہ وہ ان کی سرچ اس وقت تک جاری
رکھے جب تک آپ اسے دوسرا حکم نہ دیں ۔ یہ لوگ اگر چھپے ہوئے
بھی ہوں گے تو زیادہ دیر تک نہ چھپ سکیں گے ۔ بہرحال کسی نہ کسی
وقت سامنے آ ہی جائیں گے "..... مائیکل نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں یہ تجویز درست ہے "..... ڈیوک نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر
پر اس نے ماسٹر کمپیوٹر کی سپیشل لائن فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس
بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ڈیوک کالنگ آن سپیشل لائن اوور "..... ڈیوک نے
چیخ چیخ کر کال دینا شروع کر دی۔

"یس ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو آن سپیشل لائن "..... چند لمحوں
بعد ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"میں سپیشل لائن پر حکم دیتا ہوں کہ تم لیبارٹری میں داخل
ہونے والے چاروں افراد کی سرچ اس وقت تک جاری رکھو جب تک

دوسرا حکم نہ دوں اور جب بھی وہ سرچ آئی کو مل جائیں تو انہیں
ی طور پر لیبارٹری سے باہر پھینکوا دو اور جب وہ لیبارٹری سے باہر
جائیں تب از خود مجھے رپورٹ دو اوور "..... ڈیوک نے چیخ چیخ کر
دیتے ہوئے کہا۔

"حکم نوٹ کر لیا گیا ہے ۔ تعمیل ہو گی "..... دوسری طرف سے
ائی اور ڈیوک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم جاؤ "..... ڈیوک نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور
ل سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"میں خواہ مخواہ اس لیبارٹری کے لئے پاگل ہو رہا ہوں ۔ اگر یہ تباہ
ہو جائے تو کیا ہو گا ۔ ہاٹ فیلڈ تو ختم نہیں ہو جائے گی ۔ لارڈ
ی اور کرنل ڈارسن تو مر گئے جو پوری دنیا پر حکومت کرنا چاہتے ۔
ہیں ہو سکتی حکومت تو نہ سہی ۔ میرے لئے خالی ہاٹ فیلڈ ہی کافی
..... ڈیوک نے ایک خیال کے آتے ہی اچانک بڑبڑاتے ہوئے
ر اس خیال کے آتے ہی اس کے چہرے پر مزید اطمینان کے
ت پھیلتے چلے گئے۔

www.urdukorner.com

عمران نے گلوریا کے تیارہ کردہ رسیونگ سیٹ کو چیک کرنا شروع کیا تو اسے فوراً ہی معلوم ہو گیا کہ یہ صرف عام سا رسیونگ سیٹ ہے۔اس کے علاوہ اس میں مزید کوئی خصوصیت نہ ہے سچنانچہ اس نے اسے گلوریا کو واپس کر دیا۔

"کیا ہوا"..... گلوریا نے چونک کر پوچھا۔

"یہ صرف رسیونگ سیٹ ہے گلوریا اور تمہارے لئے تو یہ واقعی بے حد مفید چیز ہے۔لیکن ہمارے لئے نہیں۔میرا خیال تھا کہ شاید تم نے اس میں ماسٹر کمپیوٹر کی سرچ آئی سے بچنے کے لئے کوئی سسٹم رکھا ہوا ہو گا لیکن ایسا نہیں ہے"..... عمران نے کہا۔

"یہ سسٹم کرنل ڈارسن نے خصوصی طور پر صرف اس کمرے کی حد تک رکھوایا تھا۔یہ کمرہ سرچ آئی سے محفوظ ہے۔لیکن اس کمرے سے باہر کا ہر ذرہ سرچ آئی کے ذریعے ماسٹر کمپیوٹر چیک کر سکتا ہے"۔ گلو

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر کہاں ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔وہ تو سیکنڈ ونگ میں ہے۔جہاں وہ ایجاد ہو رہی ہے یہ فرسٹ ونگ ہے۔یہاں تو سٹورز ہیں یا آلات کو مرمت کرنے کی مشینیں"..... گلوریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکنڈ ونگ میں جانے کا راستہ کہاں سے ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"کوئی راستہ نہیں ہے۔ماسٹر کمپیوٹر کو تیار کرنے کے بعد دونوں ونگ کے درمیان مکمل بلاکنگ کر دی گئی تھی۔اب نیچے کوئی نہیں جا سکتا اور اس بلاکنگ کو بقول رچرڈسن دنیا کی کوئی طاقت نہیں توڑ سکتی۔البتہ ماسٹر کمپیوٹر اسے کھول سکتا ہے لیکن ماسٹر کمپیوٹر اسے اس وقت کھولے گا۔جب یہ ایجاد مکمل ہو جائے گی۔اس سے پہلے ماسٹر کمپیوٹر کبھی اسے نہیں کھول سکتا"..... گلوریا نے مزید انکشاف کرتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر کو توانائی فراہم کرنے کے لئے کیا بندوبست کیا گیا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"سیکنڈ ونگ میں ایٹمی بیٹریاں موجود ہیں جو سینکڑوں سالوں تک توانائی پہنچاتی رہیں گی"..... گلوریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ہر طرف سے مکمل حفاظت کی گئی ہے"۔ عمران نے کہا اور گلوریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdukorner.com

"باس اگر اس ونگ میں موجود سرچ آئی کو ہم ٹریس کر کے بیکار کر دیں تو پھر بات آگے بڑھ سکتی ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں سرچ آئی لائٹنگ کو ٹریس کرنا ہو گا۔ یقیناً یہ لائٹنگ اس کمرے کے باہر سے ہی مڑ جاتی ہوں گی۔ اس لئے ہمیں ہر صورت میں باہر نکلنا پڑے گا اور جیسے ہی ہم باہر نکلیں گے سرچ آئی ہمیں ٹریس کر لے گی اور اس کے بعد نجانے کون کون سی ریز اور کون کون سی گیسیں ہم پر فائر کر دی جائیں"..... عمران نے کہا۔

"باس اگر ہم گیس ماسک پہن لیں تو"..... ٹائیگر نے کہا۔

"گیس ماسک صرف گیس کی حد تک تو حتمی طور پر ہمیں بچا لیں گے لیکن ریز ہمارے باقی جسم پر براہ راست اثر کرتی ہیں۔ اس لئے کوئی خطرناک ریز اگر فائر کر دی گئیں تو پھر گیس ماسک بھی ہمیں نہ بچا سکے گا۔ ہمیں یہیں اس ماسٹر کمپیوٹر کی سرچ آئی کو ٹریس کر کے ختم کرنا ہو گا"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فرش پر پڑے ہوئے ایک بڑے تھیلے کو اٹھایا اور اسے کھول کر فرش پر الٹ دیا۔ اس کے بعد اس نے یہی کارروائی دوسرے تھیلے کے ساتھ کی اور پھر وہ ان میں موجود چیزوں کو غور سے دیکھتا رہا۔

"ان میں سے کوئی چیز بھی ہمارے کام نہیں آ سکتی۔ انہیں واپس ڈال دو۔ اب گلوریا والے رسیونگ سیٹ پر مزید کام کرنا ہو گا"۔ عمران نے طویل سانس لے کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ کمرہ بھی سرچ آئی کے ٹارگٹ میں آ جائے"۔

ریا نے پریشان ہو کر کہا۔

"تو کیا ہوا آخر ہم کب تک اندر بند ہو کر بیٹھ سکتے ہیں نہاں تو نے آدمی ہیں کہ تخلیے کا بھی سکوپ نہیں رہا"..... عمران نے بڑے صوم سے لہجے میں کہا تو گلوریا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا کہا آپ نے تخلیہ۔ کیا مطلب"..... گلوریا کا لہجہ ایسا تھا ے اسے واقعی سمجھ نہ آئی ہو۔

"تخلیہ پاکیشیائی زبان کا حرف ہے۔ اس کا صحیح مطلب صرف شادی ہ افراد کو ہی سمجھ آ سکتا ہے اور نہ میں شادی شدہ ہوں اور نہ تم۔ اس ہ نہ میں اسے صحیح طور پر تمہیں سمجھا سکتا ہوں اور نہ تم اسے سمجھ سکتی "۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ میز کی ر سے گلوریا والا رسیونگ سیٹ نکال کر اسے مزید چیک کرنے میں مصروف رہا تھا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں اور یہ آپ طرف سے پروپوزل ہے"..... گلوریا نے مسکراتے ہوئے کہا وہ لہ ایکریمین لڑکی تھی۔ اس لئے ظاہر ہے۔ اس نے اپنے کلچر کے ابق بات کرنی تھی۔ لیکن عمران اس کی بات سن کر بے اختیار سٹپٹا گیونکہ وہ اس قدر بے باکی اور خاص طور پر کسی دوشیزہ سے سننے کا وار نہ ہوتا تھا۔

"ہمارے دین میں بیک وقت شادیوں کی تعداد مقرر ہے۔ اس زیادہ نہیں کی جا سکتیں۔ اس لئے مجبوری ہے"..... عمران نے

www.urdukorner.com

سامنے دیوار سے لگے ہوئے بورڈ سے چند آلات اتارتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نے چار شادیوں کر رکھی ہیں۔ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ مسلمان بیک وقت چار شادیاں کر سکتے ہیں"..... گلوریا نے اس طرح اچھل کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا جیسے اچانک اس کے پیر پر کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو۔

"باس مذاق کرنے کے عادی ہیں مس گلوریا۔ آپ سنجیدہ نہ ہو جائیں پلیز"..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو مذاق نہیں ہو سکتا وہ خود کہہ رہے ہیں"..... گلوریا نے قدرے تلخ لہجے میں کہا اسے عمران کی بیک وقت چار شادیوں کی بات سن کر شاید جذباتی دھچکا پہنچا تھا۔

"چار کیا چار ہزار شادیوں کی بات کرو۔ یہاں مغرب میں شاید شادیوں کا حصول مشکل ہوتا ہوگا۔ ورنہ وہاں مشرق میں تو قدم قدم پر شادیاں بکھری پڑی ہوتی ہیں اور ہم مشرق کے لوگ انہیں حاصل کرنے والے دل بھی رکھتے ہیں"..... عمران نے رسیونگ سیٹ کو کھولتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"چار ہزار اوہ اوہ۔ تم لوگ تو"..... گلوریا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ وہ نجانے کیا کہنا چاہتی تھی لیکن پھر فقرہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گئی۔ ویسے اس کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار تھے۔

"اس میں اتنی حیران ہونے والی کیا بات ہے مس گلوریا۔ شادی خوشی کو کہتے ہیں اور چار ہزار کیا چار لاکھ خوشیاں مل سکتی ہیں۔ اگر

سان ایسا دل رکھے جو خوشیاں حاصل کرنا جانتا ہو۔ کسی معصوم چ کی مسکراہٹ بھی شادی ہے۔ تاروں بھرا آسمان۔ کھلا ہوا پھول تا کہ کانٹے سے بھی شادی حاصل کی جا سکتی ہے"..... عمران نے ریا کی حالت دیکھتے ہوئے آخر کار اپنی بات کی وضاحت کر ہی دی اور ریا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ تو تمہارا مطلب یہ تھا۔ گڈ۔ تم نے مجھے ڈرا ہی دیا تھا"۔ ریا اب تکلف چھوڑ کر بے تکلفی پر اتر آئی تھی۔

"تو کیا میں نے غلط کہا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں اگر واقعی یہی مطلب تھا تو پھر تو غلط نہیں ہے لیکن اگر تم نے وہ شادیاں کی ہیں میرا مطلب ہے سچ مچ کی شادیاں تو پھر ہمارے ہاں تو ایسے آدمی کو انتہائی برا سمجھا جاتا ہے۔ جو بیک وقت سے زیادہ شادی کرے"..... گلوریا نے مسکرا کر وضاحت تے ہوئے کہا۔

"ہمارے ہاں کی خواتین کے بھی یہی جذبات ہوتے ہیں جو ہے ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"خواتین کے یعنی مردوں کے نہیں ہوتے"..... گلوریا نے ہنستے ئے کہا۔

"شادی سے پہلے تو مردوں کے جذبات نجانے کیا کیا ہوتے ہیں شادی کے بعد پھر جذبات ہی نہیں رہتے۔ غلط یا صحیح کا سوال تو بعد یدا ہوگا"..... عمران نے جواب دیا اور گلوریا اس بار بے اختیار

www.urdukorner.com

کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ٹائیگر وہ دوسرے تھیلے میں زیرو ون ٹرانسمیٹر ہے۔ وہ لے آؤ"۔ عمران نے ساتھ کھڑے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ کیا تم انجینئر ہو"..... گلوریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ہاں کہتے تو یہی ہیں کہ شوہر انجن ہوتا ہے اور بچے گاڑی کے ڈبے اور بیگم کے پاس گارڈ کا یا انجن ڈرائیور کا عہدہ ہوتا ہے۔ اس لئے بے چارہ انجن سیٹی بجاتا اور چھک چھک کرتا ہی رہ جاتا ہے۔ اس لحاظ سے تو ابھی مجھے انجن بننے کا ہی اعزاز حاصل نہیں ہو سکا۔ انجینئر تو بعد کی بات ہے"..... عمران نے جواب دیا اور گلوریا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تم واقعی انتہائی دلچسپ باتیں کرتے ہو"..... گلوریا نے ہنستا ہوئے کہا۔

"بس یہی مجھ میں خامی ہے۔ جس کی وجہ سے آخر میں سب خواتین ناراض ہو جایا کرتی ہیں"..... عمران نے ٹائیگر کے ہاتھ سے زیرو ون ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے کہا۔

"خامی۔ کون سی خامی۔ دلچسپ باتیں کرنا خامی تو نہیں"۔ گلوریا نے چونک کر کہا۔

"باتیں چاہے دلچسپ ہوں یا غیر دلچسپ بہرحال باتیں ہی ہوتی ہیں

صرف باتیں کرنا اور باتیں ہی کرتے رہنا۔ خواتین اور خاص طور پر خواتین جنہوں نے ابھی حقوق محفوظ کر رکھے ہوں اسے خامی ہی انتی ہیں"..... عمران نے جواب دیا اور گلوریا ایک بار پھر کھلکھلا نس پڑی۔

"مس گلوریا کیا آپ کے پاس چائے یا کافی کا بھی سامان ہے"۔ ک ٹائیگر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"کافی تو ہے کیوں"..... گلوریا نے چونک کر پوچھا۔

"اگر آپ ہمیں کافی پلوا دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی"..... ٹائیگر کہا۔

"اوہ اچھا میں ابھی لے آتی ہوں"۔ گلوریا نے کہا اور تیزی سے ایک موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کافی مہربانی گلے بھی پڑ جایا کرتی ہے"..... عمران نے گلوریا انے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو اسے اس لئے بھیجا ہے کہ وہ مسلسل آپ کے گلے پڑ تھی"..... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تو تم نے زیادتی کی۔ اب کام کیسے ہو گا"..... عمران نے منہ نے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے ہاتھ مسلسل کام میں مصروف تھے۔

"کام کیسے ہو گا۔ کیا مطلب باس۔ میں نے تو اسے اس لئے بھیجا تھا آپ اس کی باتوں سے ڈسٹرب ہو رہے تھے"..... ٹائیگر نے ہو کر کہا۔

www.urdukorner.com

"تو پھر ابھی تمہیں انسانی ذہن کی باریکیوں کا علم نہیں ہے تمہیں معلوم تو ہوگا کہ ذہنی کام کرنے والے کام کرتے وقت کسی کسی چیز کا سہارا لیا کرتے ہیں۔ بعض لوگ مسلسل سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔ بعض چائے نوشی۔ بعض اس وقت تک کام نہیں کر سکتے جب تک ساتھ ساتھ ہلکا ہلکا میوزک نہ چل رہا ہو۔ بعض اس وقت تک کام نہیں کر سکتے جب تک مخصوص ماحول نہ ہو۔ بعض کام کرتے وقت مسلسل ٹانگیں ہلاتے رہتے ہیں۔ بعض موچھوں پر ہاتھ پھیرے بغیر ذہنی کام کو آگے نہیں بڑھا سکتے۔ بعض ناک سکوڑتے رہتے ہیں"..... عمران کی زبان چل پڑی۔

"بس بس اتنا ہی کافی ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں آپ کا مطلب ہے گلوریا جب تک باتیں نہ کرتی رہے آپ کام نہیں کر سکیں گے" ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گلوریا کی شرط نہیں ہے۔ اس وقت مسئلہ نسوانی آواز کا ہے۔ شک تم اس آواز میں باتیں شروع کر دو"..... عمران نے سادہ لہجے میں کہا اور ٹائیگر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران بھی مسکرا ہوا اپنے کام میں مصروف رہا اور گلوریا نے تھوڑی دیر بعد واقعی کافی پیالیاں ان کے سامنے رکھ دیں۔ جوزف اور جوانا کو بھی اس نے ایک ایک پیالی دے دی تھی اور ایک پیالی اس نے خود اٹھائی ہوئی تھی۔

"اب تم سب نے خاموش رہنا ہے"..... یکلخت عمران نے اس مشین سے علیحدہ ہٹتے ہوئے کہا۔ میز پر رسیونگ سیٹ

میں تقسیم ہوا پڑا نظر آ رہا تھا۔ زیرو ون ٹرانسمیٹر بھی اس کے حصے سے منسلک تھا۔

لیا۔ کیا تم یہاں سے ماسٹر کمپیوٹر کو کال کرو گے۔ اوہ پھر تو وہ"۔ نے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

میں نے کہا ہے کہ خاموش رہو۔ تو تمہیں خاموش رہنا ہے"..... عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ گلوریا نے یکلخت اس طرح بھینچ لئے جیسے اس نے قسم کھالی ہو کہ اب باقی ساری عمر وہ کو ایک دوسرے سے علیحدہ ہی نہیں کرے گی۔ اس کے پر قدرے خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے شاید یہ عمران کے تھا۔

ان نے سکرو ڈرائیور کی مدد سے ایک پیچ کو ذرا سا گھمایا تو اس سے ہلکی ہلکی ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

ہیلو ہیلو۔ ڈیوک کالنگ ماسٹر کمپیوٹر آن سپیشل لائن اوور"۔ نے ایک اور پیچ سے سکرو ڈرائیور کو ٹچ کرتے ہوئے کہا۔ اس سے ڈیوک کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو آن سپیشل لائن"..... ماسٹر کمپیوٹر شین کے بکھرے ہوئے حصوں میں سے ایک سے نکلی اور لبوں پر بے اختیار کامیابی کی مسکراہٹ نمایاں ہو گئی۔ وہ سٹر کمپیوٹر سے لنک پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

ٹ وو اوور"..... عمران کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

www.urdukorner.com

"حکم کے مطابق سرچ آئی انہیں مسلسل تلاش کر رہی ہے ا
ابھی تک وہ سرچ آئی کی رینج میں نہیں آئے"..... ماسٹر کمپیوٹر کی ا
سنائی دی۔

"سرچ آئی۔ کس پوائنٹ پر انہیں ٹریس کر رہی ہے اوور"
نے ڈیوک کے لہجے میں کہا۔

"ٹرائی اینگل ون ون ٹو۔ ایکس۔ سی۔ ایکس لائن پر
رہی ہے"..... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"اسے حکم دو کہ وہ ٹرائی اینگل ففتھ ففتھ ون ایکس بی ٹی لائن
انہیں سرچ کرے اوور"..... عمران نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی"..... ماسٹر کمپیوٹر کے جواب دیا اور
نے اوور اینڈ آل کہہ کر سکرو ڈرائیور اس پیچ سے دور ہٹا دیا جس پر
اسے رکھے ہوئے تھا۔

"یہ۔ یہ تم نے کیسے کر لیا۔ اوہ اوہ تم تو اس ڈیوک جیسی آواز
لیتے ہو اور اس طرح کہ ماسٹر کمپیوٹر بھی چیک نہیں کر سکا اور
پیچیدہ حکم۔ یہ سب کچھ تو انتہائی حیرت انگیز ہے"..... گلوریا
سے انتہائی حیرت بھرے انداز میں الفاظ نکلے۔

"دنیا میں صرف ایک سرچنگ آئی ایسی ہے جسے دھوکہ نہیں
سکتا۔ باقی کمپیوٹروں کی سرچنگ آئیز تو اس کے سامنے کوئی
نہیں رکھتیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس۔ کس سرچنگ آئی کی بات کر رہے ہو"..... گلو

چونک کر پوچھا۔

"بیگم کی سرچنگ آئی۔ جو نہ صرف باہر سے جیب کے اندر پڑی
خواتین کی تصویریں دیکھ لیتی ہے بلکہ ذہن کے اندر کسی خاتون کے
لئے پیدا ہونے والے پسندیدگی کے خیالات کو بھی چیک کر لیتی ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور گلوریا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس
پڑی

"کیا میں پھر کافی کے لئے کہہ دوں باس"..... ٹائیگر نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ عہدہ تم نے کب سے سنبھال لیا ہے۔ میرا
مطلب ہے وہی سرچنگ آئی والا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے باس دراصل جو کام آپ کر رہے ہیں۔ وہ انتہائی
اہم ہے"..... ٹائیگر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اہم کام ایسے ہی ماحول میں کیے جاتے ہیں۔ میرا مطلب ہے۔
مترنم ہنسی ضروری ہوتی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کافی اور بنا لاؤں۔ میرے پاس کافی سٹاک ہے اس کا"۔ گلوریا
نے کہا۔ وہ شاید ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کا مطلب
نہیں سمجھ سکی تھی۔

"ٹائیگر کو پلوا دو"..... اسے تمہارے ہاتھ کی بنی ہوئی کافی بے حد
پسند آئی ہے"..... عمران نے کہا۔

"اوہ شکریہ مسٹر ٹائیگر مگر یہ کیسا نام ہے۔ یہ۔ یہ"۔ گلوریا نے

www.urdukorner.com

مسکرا کر ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک ایک اور حصے سے ٹوں ٹوں کی ہلکی ہلکی آوازیں نکلنے لگیں اور عمران نے تیزی سے مڑ کر اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور سکرو ڈرائیور سے اس نے ایک اور حصے کے پیچ کو ذرا سا گھمایا تو ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنی بند ہو گئیں۔ اس کے بعد اس نے دوسرے حصے کے ایک پیچ کو مخالف سمت میں گھمایا تو ہلکی سی سیٹی کی آواز اس حصے سے نکلنے لگی اور عمران کے چہرے پر کامیابی اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے سکرو ڈرائیور سے اس پیچ کو مزید گھما دیا اور سیٹی کی نکلتی ہوئی آواز بند ہو گئی۔

"گڈ شو۔ اب یہ سرچنگ آئی اس فرسٹ ونگ کو چیک نہیں کر سکے گی"..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ ہم اس ونگ میں آسانی سے گھوم سکتے ہیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ماسٹر کمپیوٹر کو جو حکم دیا گیا تھا اس کی اس نے تعمیل کر دی ہے اور یہ ٹوں ٹوں کی آوازیں بھی کاشن دے رہی تھیں کہ سرچنگ آئی کی رینج محدود ہو گئی ہے۔ پھر میں نے اسے چیک بھی کر لیا ہے کہ فرسٹ ونگ اب خالی ہو چکا ہے"..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ تم تو کمال کے آدمی ہو۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ تم۔ تم نے کمپیوٹر سائنس یقیناً پڑھی ہو گی"۔

گلوریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو قدرت کے بنے ہوئے خوبصورت کمپیوٹر کو پڑھنے میں مصروف ہوں۔ اس سے فارغ ہوں گا تو انسانوں کے بنے ہوئے کمپیوٹر پڑھنے کی باری آئے گی"..... عمران نے کہا اور پھر وہ جوزف اور جوانا کی طرف بڑھ گیا۔

"تم نے کافی ریسٹ کر لیا ہے۔ آؤ اب کام شروع کریں۔ دونوں تھیلے اٹھا لو"..... عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں یک جھٹکے سے کھڑے ہو گئے۔

"آپ ریسٹ کی بات کر رہے ہیں ہم تو یہاں مر جانے کی حد تک ور ہو رہے تھے ماسٹر"..... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے واقعی اس پورے حصے کے ایک ایک کمرے اور ایک ایک سٹور کو وم پھر کر اچھی طرح چیک کر لیا۔ لیکن کہیں بھی انہیں نہ ہی روکا گیا رنہ ہی ان پر کسی قسم کا کوئی فائر ہوا۔

"حیرت ہے۔ کمال ہے۔ واقعی تم جیسا ذہین آدمی ہی یہ سب کچھ کر لتا ہے۔ اب باہر کا کوئی راستہ تلاش کرو۔ مجھے یقین ہے کہ یہ بھی ہارے لئے کوئی مشکل کام نہ ہو گا"..... گلوریا نے کہا۔

"ابھی نہیں مس گلوریا ابھی تو کام کا آغاز ہوا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس کمرے میں پہنچ گیا جس میں انسانی لوں والے دس روبوٹ موجود تھے۔ لیکن وہ سب اس طرح ساکت

www.urdukorner.com

تھے جیسے بجلی سے چلنے والے کھلونے بجلی کی رو منقطع ہو جانے سے بے حس و حرکت ہو جایا کرتے ہیں ۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا اور اس میں ہر طرف عجیب و غریب قسم کی مشینری نصب تھی ۔ جن میں سے کئی مشینیں خود بخود ہی چل رہی تھیں ۔ عمران ان کا جائزہ لیتا رہا اور پھر وہ اس کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا جس میں ایک بڑا سا پائپ فرش سے نکل کر اوپر چھت تک جا کر گھومتا ہوا پھر نیچے آ رہا تھا اور وہاں بے شمار چھوٹے بڑے پائپ نکل کر مشینوں کے عقب میں جا کر غائب ہو گئے تھے ۔ عمران کچھ دیر اس پائپ کا جائزہ لیتا رہا ۔

"اس کے ساتھ سپر میگناٹ کی دس لائنیں لگا کر فائر کر دو" ۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ان تھیلوں کی طرف بڑھ گیا جو زف اور جوانا کے ہاتھ میں تھے ۔

"کیا تم اسے تباہ کرنا چاہتے ہو ۔ پھر تو یقیناً ماسٹر کمپیوٹر کو اس کا علم ہو جائے گا" ..... گلوریا نے اس بار پریشان ہوتے ہوئے کہا ۔

"تم بس دیکھتی جاؤ" ..... عمران نے اسے ٹالنے کے سے انداز میں کہا اور گلوریا نے ہونٹ بھینچ لئے لیکن اس کے چہرے پر ابھر آنے والے پریشانی کے تاثرات ویسے ہی موجود تھے ۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر نے سپر میگناٹ کی دس لائنوں کا بنڈل اس پائپ کے ساتھ کلپ کر کے اس کے ساتھ چارجر لگا دیا اور پھر وہ اسے آن کر کے تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا آیا ۔

"باہر آ جاؤ ورنہ ان مشینوں کے پھٹنے سے ہم زخمی بھی ہو سکتے ہیں ۔

عمران نے کہا اور دوسرے لمحے وہ سب تیزی سے ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اس بڑے ہال کمرے سے نکل کر بیرونی راہداری میں آ گئے ۔ کھلے ہوئے دروازے سے انہیں پائپ اور اس پر موجود سپر میگناٹ کی لائنیں صاف نظر آ رہی تھیں ۔ عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈی چارجر کا ایک بٹن دبا دیا ۔ دوسرے لمحے پائپ کے اندر تیز روشنی کا جھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا یہ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ وہ سب بے اختیار اچھل پڑے اور گلوریا کے منہ سے خوف بھری چیخ نکل گئی ۔

"ارے ارے یہ دھماکہ اندر ہوا ہے ۔ گھبراؤ مت" ..... عمران نے کہا مگر دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن اچانک کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگا ہو ۔

"بب بب باس باس" ..... اچانک اس کے کانوں میں ٹائیگر کی ڈوبتی ہوئی آواز پڑی ۔ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود انتہائی تیزی سے گھومتا ہوا اس کا ذہن یکلخت اتھاہ تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا مکمل اور گہری تاریکی ۔

www.urdukorner.com

کمرہ انتہائی خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا۔ کمرے میں موجود کر
پر ایک خوبصورت لڑکی خاموش بیٹھی ہوئی تھی ۔ وہ بار بار دزدیدہ
نگاہوں سے بیرونی دروازے کی طرف دیکھتی ۔ چند لمحوں بعد بیرونی
دروازہ کھلا اور ڈیوک اندر آ گیا۔ اس کے جسم پر قیمتی سوٹ تھا۔

" ارے تم فارغ بیٹھی ہوئی ہو مارسیا ۔ الماری سے شراب کی
بوتلیں نکال کر کاک ٹیل بناؤ۔ میں نے تو سمجھا تھا کہ اب تک کاک
ٹیل تیار ہو چکی ہو گی "..... ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ابھی بناتی ہوں چیف "..... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور
کرسی سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ
گئی ۔ جب کہ ڈیوک قدم بڑھاتا ایک آرام کرسی پر نیم دراز ہو گیا۔
لڑکی نے مختلف شرابوں کی بوتلیں نکال کر ساتھ والی میز پر رکھیں اور
پھر ایک بڑا سا شیشے کا جگ اٹھا کر اس نے ایک ایک کر کے ساری

بوتلیں کھولنی شروع کر دیں ۔ ڈیوک بڑی دلچسپی سے اسے یہ سب کچھ
کرتے دیکھ رہا تھا۔ لڑکی نے ساری بوتلیں کھول کر باری باری ایک
ایک بوتل اٹھا کر اسے خاص مقدار کی حد تک جگ میں انڈیلنا شروع
کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد آدھے سے زیادہ جگ سنہرے رنگ کی شراب
سے بھر گیا۔ تو اس نے جگ اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی ایک جام اٹھا
کر ڈیوک کی طرف مڑی ۔

" ویری گڈ مارسیا کاک ٹیل بنانے میں تمہارا واقعی جواب نہیں ہے "
ڈیوک نے جگ اور گلاس اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

" چیف آج تو میں نے ایسی کاک ٹیل بنائی ہے کہ آپ نے آج سے
پہلے کبھی پی ہی نہ ہو گی "..... لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ اوہ پھر تو واقعی لطف آ جائے گا "..... ڈیوک نے خوش ہوتے
ہوئے کہا اور جگ میں موجود شراب سے جام بھرا اور پھر جگ کو میز پر
رکھ کر اس نے ایک ہی سانس میں پورا جام اپنے حلق میں انڈیل لیا۔

" اوہ اوہ واقعی اس کا تو جواب نہیں ہے "..... ڈیوک کے منہ سے
نکلا اس کا چہرہ اس قدر تیزی سے سرخ پڑنے لگ گیا تھا جیسے جسم کا
سارا خون اس کے چہرے پر اکٹھا ہونا شروع ہو گیا ہو۔ اس نے جلدی
سے جگ دوبارہ اٹھایا اور ایک اور جام بھر کر اس نے اسے بھی پہلے کی
طرح اپنے حلق میں انڈیل لیا۔

" مس کاک ٹیل کا واقعی جواب نہیں "..... ڈیوک نے تیسرا جام
پیتے ہوئے کہا

www.urdukorner.com

اس بار مارسیا نے کوئی جواب نہ دیا۔ خاموش بیٹھی رہی۔ ڈیوک نے تیسرا جام بھی حلق میں انڈیلا اب اس کا چہرہ جلتے ہوئے تنور کی طرح دہکنے لگا تھا۔ آنکھیں بھی خون کبوتر کی طرح سرخ ہو گئی تھیں۔

"دوسرا جگ بناؤ"..... اس بار ڈیوک نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت وہ بری طرح لڑکھڑایا۔ اس نے جلدی سے جھک کر کرسی کی اونچی پشت کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن پھر ایک دھماکے سے سامنے موجود میز کی سائیڈ سے ٹکرایا اور دھماکے سے نیچے بچھے ہوئے قالین پر گر گیا۔ نیچے گر کر اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن تھوڑا سا اٹھنے کے بعد ایک بار پھر وہ نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

کیسی رہی کاک ٹیل چیف"..... مارسیا نے کرسی سے اٹھ کر قالین پر پڑے ڈیوک کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا لیکن ڈیوک نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ مارسیا تیزی سے اس کی طرف بڑھی اس نے اس کی دونوں بند آنکھیں باری باری کھول کر دیکھیں اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

مارسیا بول رہی ہوں ڈیرکام ہو گیا ہے۔ آجاؤ"..... مارسیا نے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی مارسیا"..... آنے والے نے جلدی سے پر پڑے ہوئے ڈیوک کی طرف بڑھتے ہوئے مارسیا سے کہا۔

ارے نہیں مائیکل گڑبڑ کیا ہونی تھی۔ میں نے کاک ٹیل بناتے اس میں سفوف ڈال دیا تھا۔ جو کام دکھا گیا"..... مارسیا نے تے ہوئے کہا۔

تم نے کمال کیا مارسیا یہ شخص تو انتہا درجے کا وہمی تھا۔ کسی ابو میں ہی نہ آسکتا تھا"..... مائیکل نے قالین پر پڑے ہوئے کی بند آنکھیں مارسیا کی طرح باری باری کھول کر دیکھتے ہوئے

مجھے معلوم ہے کہ یہ کس قدر وہمی ہے۔ اس لئے گو اس نے پہلے کاک ٹیل بنانے کا آرڈر دے دیا تھا لیکن میں نے اس کی عدم لی میں اسے بنایا نہ تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اس کو ذرا سا بھی گیا تو اس نے اسے ضائع کر کے دوبارہ بنانے کا حکم دے دینا ں نے اس کے سامنے اسے تیار کیا اور انگوٹھی میں موجود سفوف میں اس طرح ڈال دیا کہ اسے معلوم ہی ہو سکا۔ اب کیا کرنا ..... مارسیا نے کہا۔

رنا کیا ہے۔ اس کا خاتمہ کرنا ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں موجود ہر شخص

www.urdukorner.com

سے میں نے خفیہ طور پر بات کر لی ہے ۔ وہ سب اس کے خاتے
رضامند ہیں اور مجھے چیف مان چکے ہیں ۔ کیونکہ اس کے ہاتھوں
شخص بے حد تنگ تھا اس کا کوئی پتہ نہ چلتا تھا کہ کس وقت کسی
گولی سے اڑا دے ۔ اب تک دس آدمی تو اس کے وہم کی بھینٹ چ
چکے ہیں "۔ ڈیوک نے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف
گیا ۔ دروازے کے ساتھ ہی ایک سوئچ بورڈ تھا ۔ اس نے جیب
ایک چھوٹا سا سکرو ڈرائیور نکالا اور سوئچ کو کھولنے میں مصروف ہو
مارسیا اس کے ساتھ آ کر کھڑی ہو گئی ۔ بورڈ کھول کر مائیکل نے سکر
ڈرائیور کو جیب میں ڈالا اور پھر ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر اس نے ا
کی دونوں سائیڈوں سے نکلی ہوئی تاروں کے سروں کو بورڈ کے ا
موجود تاروں کے ساتھ منسلک کرنا شروع کر دیا ۔ دونوں تاروں
منسلک کرنے کے بعد اس نے اس آلے پر لگے ہوئے ایک بٹن
پریس کیا تو اس بٹن کے اوپر موجود ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا
مائیکل چند لمحے غور سے اس جلتے بجھتے بلب کو دیکھتا رہا ۔ پھر اس نے
ایک بار پھر بٹن دبا دیا ۔ اس آلے میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور اس
کے ساتھ ہی وہ جلتا بجھتا ہوا بلب ایک جھماکے سے بجھ گیا اور مائیکل
نے ایک طویل سانس لیا ۔

" لو اب مسئلہ حل ہو گیا ہے "..... مائیکل نے مسکراتے ہو
مارسیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور تاریں ہٹانی شروع کر دیں ۔

" یہ سب کیا تھا مائیکل ۔ تم کہہ رہے تھے کہ اس کمرے میں

کام نہیں کر سکتا ۔ کیا واقعی ایسا تھا "..... مارسیا نے حیرت
لہجے میں کہا ۔

ہاں ڈیوک نے اپنی حفاظت کے لئے انتہائی پیچیدہ آلات یہاں
کر رکھے تھے ۔ اس کمرے میں تو کیا اس پورے ونگ میں
ہتھیار کام نہ کر سکتے تھے ۔ سوائے ان ہتھیاروں کے جن میں
ایس ۔ ایس ۔ وی ایڈجسٹ کر رکھے تھے اور یہ اس کی ذاتی
ہی رہتے تھے تاکہ یہ جس کو چاہے ایک لمحے میں گولی مار دے
کوئی دوسرا ایسا کرنا چاہے تو نہ کر سکے ۔ اسی لئے تو تمہاری
حاصل کرنی پڑی ہیں کیونکہ تم واحد ایسی لڑکی ہو جسے وہ اس
کمرے میں داخل ہونے کی اجازت دیتا تھا "۔ مائیکل نے
کر وہ آلہ واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا ۔

تو کیا اب سب سسٹم آف ہو گیا ہے "..... مارسیا نے
پوچھا ۔

میں نے مین سسٹم ہی آف کر دیا ہے "۔ مائیکل نے
ہوئے جواب دیا ۔

دیر کیوں کر رہے ہو ۔ جلدی سے اس شیطان کے سینے میں
دو ۔ ورنہ جب تک اس کا سانس چل رہا ہے مجھے اس سے
محسوس ہو رہا ہے ۔ اگر یہ ہوش میں آ گیا تو مجھے تو یہ زندہ
ے گا "..... مارسیا نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا ۔

ڈرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ جو سفوف میں نے

www.urdukorner.com

تمہیں دیا تھا۔ اس کے اثرات دس گھنٹوں تک رہتے ہیں۔ میں
تین دن کی مسلسل محنت سے اسے تیار کیا تھا۔ مجھے باہر سے ریا
لے آنا ہوگا۔ کیونکہ سسٹم آف ہونے سے پہلے کوئی ہتھیار اس ا
میں داخل ہو جائے تو نظر نہ آنے والی ریز کی وجہ سے وہ بے کار ہ
تھا"..... مائیکل نے کہا اور پھر مارسیا کو وہیں رکنے کا اشارہ کر
تیزی سے چلتا ہوا کمرے کے کھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔ ما
واپس مڑ کر قالین پر پڑے ہوئے بے حس و حرکت ڈیوک کی طرف
آئی۔

"تم شیطان ہو ڈیوک مجسم شیطان ہو۔ اس لئے تمہاری ہلا
کی سازش میں شامل ہو کر مجھے دلی مسرت ہوئی ہے"..... مار
اس طرح ڈیوک سے مخاطب ہو کر کہا جیسے ڈیوک اس کی با
جواب دینے کے قابل ہو۔ لیکن ظاہر ہے ڈیوک کی حالت ایسی
وہ مارسیا کی بات کا کوئی جواب نہ دے سکتا تھا..... تھوڑی د
مائیکل دوبارہ کمرے میں آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بھاری ر
موجود تھا۔

"جلدی کرو مائیکل وقت مت ضائع کرو۔ اس شیطان کا
نہیں کہ کب اسے ہوش آجائے"..... مارسیا نے خوفزدہ سے
کہا۔

"اب اسے قیامت کے روز ہی ہوش آئے گا ڈیئر"..... ا
نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور

قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈیوک کے سینے کی طرف کیا اور ٹریگر
دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور گولی ڈیوک کے سینے میں اتر گئی۔ مارسیا
نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔ مائیکل ہونٹ بھینچے مسلسل
ٹریگر دبائے چلا جا رہا تھا اور پھر اس وقت ٹریگر سے انگلی ہٹائی جب
ریوالور میں سے کرچ کی آواز نکلی ریوالور میں موجود بارہ کی بارہ
گولیاں اس نے یکے بعد دیگرے ڈیوک کے سینے میں اتار دی تھیں۔
ڈیوک کے جسم سے خون فوارے کی طرح نکل کر قالین میں جذب ہوتا
جا رہا تھا اور پھر آہستہ آہستہ خون نکلنا بند ہو گیا۔ ڈیوک کے چہرے پر
موجود سرخی اب موت کی زردی میں تبدیل ہو چکی تھی۔

"ختم ہو گیا"..... مارسیا نے مڑ کر کہا۔

"ہاں"..... مائیکل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر
خالی ریوالور اس نے ایک طرف اچھالا اور خود انٹرکام کی طرف بڑھ گیا
اس کے چہرے پر اب اس قدر سختی کا تاثر تھا کہ مارسیا بھی اس کا چہرہ
دیکھ کر بے اختیار سہم سی گئی۔ مائیکل نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور
ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔ چیئرمین ڈیوک ہلاک ہو چکا ہے اور اب ہم
سب ہاٹ فیلڈ کے مالک بن چکے ہیں۔ مبارک ہو"..... مائیکل نے
تہنائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ وہ وہی شیطان کیا واقعی ختم ہو

www.urdukorner.com

چکا ہے"..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں میں نے بارہ کی بارہ گولیاں اس کے سینے میں اتار دی ہیں۔ تم ایسا کرو کہ ہیڈ کوارٹر میں موجود سب دوستوں کو بڑے ہال میں اکٹھا کر لو۔ میں اس ڈیوک کی لاش اٹھا کر وہاں لے آ رہا ہوں تاکہ سب اپنی آنکھوں سے اس کی لاش بھی دیکھ لیں اور ہم سب مل کر آئندہ کی پلاننگ بھی مکمل کر لیں"..... مائیکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سب کو لے کر ابھی پہنچتا ہوں بڑے ہال میں۔ تم نے ہمیں زندگی کی سب سے بڑی خوشخبری سنائی ہے مائیکل۔ ورنہ تو اس جیسے ہوشیار آدمی کا خاتمہ تقریباً ناممکن تھا"..... دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی اور مائیکل نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کیا مطلب کیا اب ہیڈ کوارٹر میں موجود سارے افراد ہاٹ فیلڈ کے مالک ہوں گے"۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم اکیلے اس کے مالک ہو گے اور تم مجھ سے فوری شادی کرو گے"..... مارسیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں نے جو کچھ کہا تھا۔ درست کہا تھا مارسیا ڈیئر اور ایسے ہی ہو گا۔ تم بے فکر رہو۔ ابھی تم بس دیکھتی جاؤ کہ میں کیا کرتا ہوں"۔ مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ڈیوک کا ایک بازو پکڑا اور پھر اسے گھسیٹتا ہوا دروازے کی طرف لے جانے لگا۔

"کچھ تم بھی مدد کرو یہ تو انتہائی بھاری ہے"..... دروازے کے قریب پہنچ کر مائیکل نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"بھاری کیوں نہ ہو گا۔ گینڈوں جیسی طاقت بھری ہوئی تھی اس میں"..... مارسیا نے کہا اور پھر اس نے ڈیوک کی لاش کا دوسرا بازو پکڑا اور وہ دونوں مل کر اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے کے دروازے سے نکال کر راہداری میں لے آئے چونکہ راہداری میں قالین نہ تھا۔ اس لئے اب انہیں لاش گھسیٹنے میں زیادہ آسانی محسوس ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اسے گھسیٹتے ہوئے ایک بڑے ہال میں داخل ہوئے تو وہاں پچیس کے قریب افراد موجود تھے جن میں چار لڑکیاں تھیں۔ وہ سب ڈیوک کی لاش دیکھتے ہی اچھل پڑے۔ ان سب کے چہروں پر انتہا بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ویری گڈ مائیکل اور مارسیا۔ تم دونوں نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے"..... ان میں سے ایک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا جو ممبر لین تھا۔

"یہ سب مارسیا کا کمال ہے۔ ورنہ یہ وحشی سانڈ اتنی آسانی سے میری قابو میں آنے والا تھا"..... مائیکل نے مسکرا کر مارسیا کی طرف دیکھتے کرتے ہوئے کہا اور سب مارسیا کو مبارکباد دینے میں مصروف ہو گئے۔

"اب آپ سب لوگ کرسیوں پر بیٹھ جائیں۔ ہم سب ہاٹ فیلڈ کے ممبر ہیں۔ ہاٹ فیلڈ انتہائی امیر ترین تنظیم ہے۔ اس کے تحت

www.urdukorner.com

تنظیمیں اور گروپس تقریباً پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سوئٹزر لینڈ کے بنک اس کی بے پناہ دولت سے بھرے ہوئے ہیں۔ ہم نے اب یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہم نے آئندہ کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا ہے۔ میرے ذہن میں ایک قابل عمل لائحہ عمل ہے۔ اسے میں نے باقاعدہ تحریری صورت میں تیار کیا ہے۔ آپ لوگ تشریف رکھیں میں اسے لے آتا ہوں اور پھر اس پر تفصیل سے غور کر کے جیسے ہم سب فیصلہ کریں گے ویسے ہی ہوگا"۔ مائیکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے"..... سب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مارسیا میرے ساتھ آؤ"..... مائیکل نے مارسیا سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا اس بڑے ہال سے باہر آگیا۔ مارسیا بھی اس کے پیچھے آگئی۔

"کیا کر رہے ہو تم یہ سب کچھ"۔ مارسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ آؤ جلدی کرو"..... مائیکل نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ایک لحاظ سے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ مارسیا بھی اس کے ساتھ دوڑ رہی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ مائیکل ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا اور پھر دروازے کے قریب رک گیا۔

"جلدی آؤ"..... مائیکل نے کہا اور مارسیا کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے کمرے کا دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر تیزی سے سامنے والی دیوار کے ساتھ موجود ایک قدآدم مشین کی طرف بڑھ گیا۔

"اب دیکھو میرا پلان"..... مائیکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی تیزی سے اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے مشین کے درمیان لگی ہوئی سکرین جھماکے سے روشن ہوئی اور پھر اس پر اسی ہال کمرے کا منظر ابھر آیا جس سے وہ ابھی باہر آئے تھے۔ ہال میں ڈیوک کی لاش پڑی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی اور سارے افراد ہال میں موجود کرسیوں پر بیٹھے ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ ان سب کے چہرے آئندہ ملنے والے اختیارات اور بے پناہ دولت کی وجہ سے انتہائی مسرت سے چمک رہے تھے۔

"تم نے پوچھا تھا کہ میں کیا کر رہا ہوں تو اب دیکھو میں کیا کر رہا ہوں"..... مائیکل نے ایک ناب کو گھماتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مارسیا کوئی بات کرتی مائیکل نے ناب سے ہاتھ ہٹا کر ایک سرخ رنگ کے بٹن پر انگلی رکھ کر اسے پوری قوت سے پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے مشین سے تیز گونج پیدا ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر نظر آنے والے ہال کی چھت سے سرخ رنگ کی تیز شعاعیں ہال میں موجود ہوئے افراد پر پڑیں اور پوری سکرین سرخ رنگ کی چادر میں تبدیل ہو گئی۔

www.urdukorner.com

"یہ ۔ یہ کیا کیا تم نے"..... مارسیا نے حیران ہو کر کہا اور مائیکل نے بے اختیار فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگایا۔

"ابھی چند لمحے ٹھہر جاؤ مارسیا پھر تمہیں خود پتہ چل جائے گا کہ میں نے کیا کیا ہے"..... مائیکل نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر سکرین پر آہستہ آہستہ سرخ چادر جیسے سکڑتی چلی گئی اور پھر جب یہ سرخی پوری طرح غائب ہوئی تو مارسیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"یہ ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ سب لوگ یہ سیاہ کیوں ہو گئے ہیں۔ وہ لاش ۔ لاش بھی سیاہ ہو چکی ہے"..... مارسیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب جل کر راکھ ہو چکے ہیں مارسیا جل کر راکھ اور اب تم اور میں اس پورے ہیڈ کوارٹر میں زندہ بچے ہیں اور اب ہم دونوں ہی اس پوری ہاٹ فیلڈ کے واحد مالک ہیں۔ بے پناہ دولت کے واحد مالک ۔ ہا ہا ۔ ہا۔ یہ احمق لوگ سمجھ رہے تھے کہ انہیں بھی میں حصہ دار بناؤں گا" مائیکل نے شیطانی انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ تم نے سب کو مار ڈالا۔ مگر اب ہیڈ کوارٹر کی مشینری کیسے چلے گی"..... مارسیا نے حیران ہو کر کہا۔

"سنو مارسیا یہ ایک فطری بات ہے کہ اتنے سارے آدمی بیک وقت کسی چیز کے مالک نہیں ہو سکتے۔ اگر آج میں انہیں ہلاک نہ کرتا تو کل ان میں سے کوئی ہمیں بھی ہلاک کر سکتا تھا۔ ڈیوک کے خلاف سازش کے لئے ان سب کا رضامند ہونا ضروری تھا اور یہ لوگ صرف

اسی بات پر رضامند ہو سکتے تھے کہ انہیں بھی اس عظیم دولت کا حصہ دار بنایا جائے۔ ورنہ ان میں سے اگر کوئی ایک بھی ڈیوک کے کانوں تک اس سازش کی بھنک پہنچا دیتا تو باقی سب کو عبرت ناک موت مرنا پڑتا اور ان میں ظاہر ہے ہم دونوں بھی شامل ہوتے۔ اس لئے مجبوراً میں نے ان سے یہی کہا کہ ہم سب مالک بنیں گے اور وہ رضامند ہو گئے۔ لیکن میں یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ میں ان سب کو حصہ دار بناؤں اس لئے میں نے سارا بندوبست پہلے کر رکھا تھا"۔ مائیکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور مارسیا کے چہرے پر جیسے مسرت کا طوفان سا پھٹ پڑا ہو۔

"اوہ اوہ تم عظیم ہو مائیکل۔ میرے تصور سے بھی زیادہ عظیم۔ میں ہمیشہ تمہاری خدمت کرتی رہوں گی ہمیشہ"..... مارسیا نے بے اختیار مائیکل کے قدموں میں جھکتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہی ہو مارسیا۔ تمہارا مقام تو میرے دل میں ہے۔ آؤ اب باقی ضروری کام بھی کر لیں"..... مائیکل نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ڈیوک کے خاص دفتر میں پہنچ گئے۔

"بیٹھو اور سنو میں نے جو فیصلے کیے ہیں اس کے بارے میں تم بھی سن لو۔ تاکہ اگر کوئی ایسی بات ہو جو درست نہ ہو تو تم مجھے مشورہ دے سکو"..... مائیکل نے دفتری میز کی دوسری طرف اونچی نشست کی

www.urdukorner.com

ریوالونگ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔جب کہ مارسیا میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"میں کیا مشورہ دے سکتی ہوں مائیکل۔ تم مجھ سے کہیں زیادہ ذہین ہو"..... مارسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں مارسیا۔اب تم اور میں پارٹنر ہیں۔ایک دوسرے کی زندگی میں بھی اور ہاٹ فیلڈ تنظیم میں بھی۔ سنو میں نے سیدھا سادھا منصوبہ بنایا ہے۔ہاٹ فیلڈ کی تمام تنظیموں اور گروپس کو سپیشل کال دے دیتے ہیں کہ ہاٹ فیلڈ تنظیم ختم کر دی گئی ہے۔اس لئے اب سب تنظیمیں اور گروپس اپنے اپنے طور پر آزاد ہیں جو جی چاہے کرتے رہیں۔اب ہیڈ کوارٹر کا ان سے کوئی تعلق نہ ہوگا"..... مائیکل نے کہا۔

"اوہ یہ کیوں کر رہے ہوں"..... مارسیا نے چونک کر کہا۔

"ہم کہاں حشرات الارض کی طرح پھیلی ہوئی ان تنظیموں کو سنبھالتے پھریں گے۔دوسری بات یہ کہ ہو سکتا ہے ان تنظیموں اور گروپس میں ایسے لوگ بھی ہوں جو ہم سے زیادہ ذہین اور ہم سے زیادہ شاطر ہوں۔اس لئے وہ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے ہمیں ہلاک کر کے خود اس پر قبضہ کر لیں۔ تم جانتی ہو کہ میں بنیادی طور پر صرف ایجنٹ ہوں۔میں ان بکھیڑوں میں نہیں پڑنا چاہتا۔میں چاہتا ہوں کہ تم اور میں ہر قسم کے بکھیڑے سے آزاد اپنی باقی زندگی ایکریمیا میں رہ کر لارڈوں کی طرح گزاریں۔خوب گھومیں پھریں۔خوب عیش کریں۔

ایسا عیش کہ بڑے بڑے لارڈوں کو بھی ایسی عیش بھری زندگی گزارنے کا موقع نہ ملا ہو"..... مائیکل نے کہا تو مارسیا کے چہرے پر ایک بار پھر مسرت کا طوفان پھٹ پڑا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو مائیکل۔واقعی ہمیں ان سارے بکھیڑوں میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے"..... مارسیا نے کہا۔

"اب دوسری بات سنو۔سوئٹزرلینڈ کے تمام بنکوں میں ہاٹ فیلڈ کے اکاؤنٹس کو میرے نام پر منتقل کرا دو۔تاکہ یہ دولت ہمارے کام آ سکے"..... مائیکل نے کہا۔

"میں ابھی یہ سارا انتظام مکمل کر لیتی ہوں۔یہ میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے"۔مارسیا نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تمہارے لئے کیا مشکل ہونا ہے۔کیونکہ سوئٹزرلینڈ کے ان بنکوں کو تنظیم کی طرف سے تم ہی ڈیل کرتی ہو"..... مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور یہ بھی بتا دوں کہ میرے علاوہ اور کوئی ایسا کر بھی نہیں سکتا"..... مارسیا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔بہرحال ابھی میری بات ادھوری ہے۔اب رہ جاتے ہیں۔دو پوائنٹ۔ایک تو بلیک آئی لینڈ کے ساتھ سمندر میں فیکٹری ہے۔جہاں کوئی ایسی ایجاد کی جا رہی ہے جس کے مکمل ہونے کے بعد ہاٹ فیلڈ پوری دنیا پر حکومت کر سکے گی۔لیکن اسے تباہ کرنے کے لئے انتہائی خطرناک پاکیشیائی ایجنٹوں کی ایک ٹیم کام کر

www.urdukorner.com

رہی ہے اور یہ ٹیم اس قدر خطرناک ہے کہ اس کی وجہ سے لارڈ نامیری اس کی بیٹی یوشی ۔ فلپس ۔ ڈیمرے ۔ کرنل ڈارسن سب ہلاک ہو گئے اور ڈیوک بھی اسی وجہ سے چیف بن گیا تھا اور اب ڈیوک بھی موت کے گھاٹ اتر چکا ہے ۔ مجھے اس لیبارٹری سے اب کوئی دلچسپی نہیں رہی اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم اس لیبارٹری کو تباہ کر دیں ۔ اس طرح یہ درد سر بھی ختم ہو جائے گا اور اگر وہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں موجود ہوں گے تو وہ بھی ساتھ ہی ختم ہو جائیں گے اور اگر وہ وہاں موجود نہ ہوں گے تو ظاہر ہے لیبارٹری کے تباہ ہونے کے بعد ان کی دلچسپی بھی ختم ہو جائے گی اور وہ واپس چلے جائیں گے اس طرح وہ لوگ ہمارا پیچھا چھوڑ دیں گے "..... مائیکل نے کہا۔

" لیکن تم وہ لیبارٹری کیسے تباہ کرو گے "..... مارسیا نے حیران ہو کر کہا۔

" اس کا طریقہ مجھے معلوم ہے ۔ صرف مجھے ۔ کیونکہ اس سے پہلے یہ طریقہ میرے استاد جیمز کو معلوم تھا لیکن ڈیوک نے اچانک جیمز کو ہلاک کر دیا اور میں نے اسی لمحے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ میں اپنے استاد کی ہلاکت کا انتقام ڈیوک سے ضرور لوں گا ۔ لیکن مجبوراً مجھے اس کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے اس کے سامنے انتہائی فرمانبرداری کا مظاہرہ کرنا پڑا ورنہ وہ وہی شخص یقیناً جیمز کی طرح مجھے بھی کسی بھی لمحے گولی سے اڑا دیتا "..... مائیکل نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ جیسے تم مناسب سمجھو کرو میں اس بارے میں کچھ

کہہ سکتی ہوں ویسے میں نے کرنل ڈارسن سے سنا تھا کہ پوری دنیا کے یہودیوں نے اس لیبارٹری پر رقم لگائی ہوئی ہے ۔ تاکہ اس کی مدد سے پوری دنیا پر قبضہ کیا جا سکے ۔ ویسے مائیکل اگر ہم اسے تباہ نہ کریں تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم خود پوری دنیا کے مالک بن جائیں " ۔ مارسیا نے کہا۔

" ارے نہیں مارسیا ۔ یہ تو اور بھی بڑے بکھیڑے میں پڑنے والی بات ہے ۔ ساری دنیا پر کون حکومت کرنے دیتا ہے اور دوسری بات یہ کہ حکومت سوائے دردسر کے اور کچھ نہیں ہوتا ۔ اصل حکومت دولت کی ہے ۔ جب ہمارے پاس بے پناہ دولت ہو گی تو ہم خود بخود ساری دنیا کے حاکم ہوں گے ۔ ساری دنیا اس دولت کے بل بوتے پر ہمارے سامنے جھکے گی "..... مائیکل نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تمہاری یہ بات بھی درست ہے ۔ لیکن پھر اس ہیڈ کوارٹر کا کیا ہو گا "..... مارسیا نے کہا۔

" اس کو بھی تباہ کر دیا جائے گا ۔ تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری اس بات کی فکر مت کرو ۔ تم ایسا کرو سب سے پہلے تو اس دولت کو میرے نام منتقل کرنے کا کام شروع کرو ۔ جب کہ اس دوران میں میں ریموٹ کنٹرول کال دے کر تمام تنظیموں کو آزاد کر دیتا ہوں ۔ اس کے بعد لیبارٹری تباہ ہو گی اور پھر ہم یہاں سے پرواز کر جائیں گے اور ہمارا ہیلی کاپٹر جب آسمان کی بلندیوں پر پہنچے گا تو یہ ہیڈ کوارٹر اس زارا کا جزیرے سمیت تباہ ہو کر سمندر کی تہہ میں بیٹھ جائے گا اور اس کے بعد ہم آزاد

www.urdukorner.com

ہوں گے عیش کرنے کے لئے"..... مائیکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھا ہوا ایک پیڈ اٹھا کر قلمدان سے قلم نکالا اور اس پر اپنا اکاؤنٹ نمبر لکھ کر مارسیا کی طرف بڑھا دیا۔

"او۔کے تم اپنا کام کرو میں اپنا کام کرتی ہوں"..... مارسیا نے مسکرا کر کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔جب وہ کمرے سے باہر نکل گئی تو مائیکل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سپیشل ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پھر آدھے گھنٹے بعد جب وہ ہاٹ فیلڈ تنظیم کے ختم ہونے کا جنرل اعلان تمام بڑے بڑے سیکشنوں اور تنظیموں تک پہنچ کر فارغ ہوا تو مارسیا ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوئی۔

"کیا ہوا"..... مائیکل نے چونک کر پوچھا۔

"کیا ہونا تھا۔بنکوں میں موجود تمام دولت اب تمہارے نام منتقل ہو چکی ہے۔اب اس بے پناہ دولت کے تم مالک ہو"۔مارسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اکیلا نہیں ڈیئر تم بھی میرے ساتھ ہر چیز کی مالک ہو"۔ مائیکل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور مارسیا نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"اب کیا کرنا ہے"..... مارسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے ہاٹ فیلڈ کے خاتمے کا حتمی اعلان سب تک پہنچا دیا ہے۔ اب صرف لیبارٹری اور یہ ہیڈ کوارٹر رہ گیا ہے"..... مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی مزید بات

تی، ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور دونوں بے اختیار چونک ے۔

"یہ کس کی کال آ گئی"..... مائیکل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ماسٹر کمپیوٹر کالنگ"..... ڈیوک کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں ک پڑے۔

"ون ون زیرو ون تھری۔ایون ون سپیشل آرڈر نوٹ کرو۔ ک کی بجائے اب مائیکل چیف آف ہیڈ کوارٹر بن چکا ہے۔کاشن دو ر"..... مائیکل نے تیز لہجے میں کہا۔

"نوٹڈ کاشن ایون ہنڈرڈ ایون ون"..... ماسٹر کمپیوٹر نے چند ا کی خاموشی کے بعد جواب دیا۔

"اب میں مائیکل چیف آف ہیڈ کوارٹر بول رہا ہوں۔رپورٹ دو "..... مائیکل نے تیز لہجے میں کہا۔

"پانچ افراد نے فرسٹ ونگ کی ڈبل لائن کو تباہ کر دیا تھا۔ڈبل کے ساتھ ایچ ٹی ایکس خود بخود آن ہو گئی اور وہ پانچوں افراد بے ا ہو گئے۔سرچ آئی پہلے چیف ڈیوک کے حکم پر فرسٹ ونگ پر کام رہی تھی اس لئے وہ ڈبل لائن تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے، وہ لائن تباہ ہوتے ہی سرچ آئی نے از خود کام شروع کیا اور پھر قبل حکم کے مطابق ان پانچوں افراد کو لیبارٹری سے باہر پھینکوا دیا ہے اور ڈبل لائن کی دوبارہ مرمت کر لی گئی ہے"..... ماسٹر

www.urdukorner.com

کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن آواز وہی ڈیوک والی تھی کیونکہ
مائیکل نے اپنی آواز کو فیڈ کرنے کا حکم نہ دیا تھا۔

"اس سپیشل ریسرچ کی کیا رپورٹ ہے۔ کتنا عرصہ اور لگے
رپورٹ دو اوور"..... مائیکل نے تیز لہجے میں کہا۔

"تقریباً تیس روز میں ریسرچ مکمل ہو جائے گی"..... ماسٹر کمپ
نے جواب دیا۔

"او۔کے اوور اینڈ آل"..... مائیکل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف
دیا۔اس کے چہرے پر یکلخت ایک نئی چمک ابھر آئی تھی۔

"تم نے دیکھا مارسیا یہ لوگ فرسٹ ونگ کی ڈبل لائن کو
کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اگر اس لائن کے ساتھ ٹی۔ایم
لائن اپ نہ ہوتی تو اب تک لیبارٹری بھی تباہ ہو چکی ہوتی اور اس
بعد یقیناً ہیڈ کوارٹر کا نمبر آتا"..... مائیک نے ایک طویل سانس لے
ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے تھے۔ تو کیا اب لیبارٹری تباہ کر دو گے"۔ مار
نے کہا۔

"دیکھو۔ میرا فیصلہ عرصہ سن کر کچھ متزلزل ہو گیا ہے۔ بہرحال
سارا کام نمٹانے میں تین چار گھنٹے لگ جائیں گے۔ تم یہاں ا
بیٹھی بور ہوتی رہو گی"..... مائیکل نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا
مارسیا بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے
ہوئے اس دفتر سے باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے آپریشن روم کی طر

گئے۔یہاں سب مشینیں تو موجود تھیں لیکن کوئی آدمی موجود نہ

"تم بیٹھو اور مجھے کام کرتا دیکھو۔یہ اب میرا کام ہے"..... مائیکل
کہا اور ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ پھر وہ واقعی تین چار گھنٹوں
مسلسل مختلف مشینوں کو مختلف انداز میں آپریٹ کرتا رہا۔اس
پیشانی پر پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے۔ مارسیا خاموش بیٹھی اسے
تی رہی تھی۔جب آخر کار مائیکل نے ایک مشین کے مختلف بٹن
ئے اور پھر وہ سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا تو مارسیا بول پڑی۔

"ابھی کام ختم ہوا ہے یا نہیں"..... مارسیا نے کہا۔

"ختم ہو گیا ہے۔ میں نے ہیڈ کوارٹر کا بلاسٹنگ نظام بھی ساتھ ہی
کر لئے او۔کے کر دیا ہے"۔ مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر چلیں"..... مارسیا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے انتہائی
لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن پہلے ہمیں آفس جانا ہو گا۔ میں وہاں سے ان پاکیشیائی
سے جنرل فریکونسی پر بات کرنا چاہتا ہوں تاکہ انہیں بتا
کہ میں نے لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر از خود تباہ کر دینا ہے۔اس
ہمیشہ کے لئے ہمیں چھوڑ جائیں گے۔ ورنہ وہ بھوتوں کی طرح
رہیں گے"..... مائیکل نے کہا اور پھر مڑ کر اس نے مشین کا
بن دبایا تو اس کے نچلے خانے میں سے ایک ریموٹ کنٹرول نما
آ گیا۔ مائیکل نے اسے ہاتھ میں لے کر اس کا ایک بٹن دبایا تو

www.urdukorner.com

اس پر زرد رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ مائیکل نے دوسرا بٹن دبایا تو اس کے ساتھ موجود دوسرا زرد رنگ کا بلب جل اٹھا اور مائیکل نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے دوبارہ وہ دونوں بٹن دبائے دونوں بلب بجھ گئے اور مائیکل نے وہ آلہ کوٹ کی جیب میں رکھ لیا اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آؤ اب یہ آخری کام بھی کر لیں پھر یہاں سے روانہ ہو جائیں گے" مائیکل نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"وہ ہیلی کاپٹر تم پائلٹ کر لیتے ہو"..... اچانک مارسیا نے ا طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے اب خیال آیا ہو۔

"ہاں میرے پاس اس کا باقاعدہ لائسنس موجود ہے۔ ہوا باز میری ہابی رہی ہے"..... مائیکل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا مارسیا نے اس طرح اطمینان بھرا سانس لیا جیسے اس کے کاندھوں بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بار پھر اس دفتر میں پہنچ گئے۔ ما نے میز کی دوسری طرف مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے ٹرانسمیٹر پر ج فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"جنرل فریکونسی سے تو شاید پوری دنیا میں تمہاری کال سنی جا گی"..... مارسیا نے کہا۔

"ارے نہیں میں اس کی رینج صرف اتنی ہی رکھوں گا کہ بلیک لینڈ تک ہی کال سنی جا سکے اور اس رینج میں صرف ایک ہی جزیرہ ا

ور کوئی جزیرہ ہی نہیں ہے۔ اس لئے کال صرف بلیک آئی لینڈ تک ہی ائے گی"..... مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس ماسٹر کمپیوٹر نے بتایا تھا کہ ٹی۔ ایکس سے انہیں بے ش کر کے باہر بھجوایا گیا ہے۔ یہ ٹی۔ ایکس کیا ہوتی ہے"۔ مارسیا نے کہا۔

"یہ بے ہوش کر دینے والی گیس ہے۔ اس کا اثر چار گھنٹوں تک تا ہے اور میرا خیال ہے کہ ٹی۔ ایکس کو استعمال ہوئے چار گھنٹوں ہ زیادہ ہو چکے ہیں اس لئے یقیناً وہ اب ہوش میں آ چکے ہوں گے"۔ یکل نے جواب دیا۔

"کیا انہیں ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ آخر وہ مسلمان ہیں ہم یہودیوں دشمن"..... مارسیا نے کہا۔

"اسی چکر میں پہلے سب ہلاک ہو چکے ہیں کیا اب تم مجھے بھی لاش تبدیل کرانا چاہتی ہو"..... مائیکل کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا تھا۔

"ارے ارے میرا یہ مطلب نہ تھا۔ تم تو خواہ مخواہ ناراض ہو گئے۔ تو ایسے ہی بات کر رہی تھی"..... مارسیا نے اس کا لہجہ بدلتے کر گھبراتے ہوئے جواب دیا۔

"آئندہ احتیاط رکھنا مارسیا۔ مجھے سب سے پیاری اپنی زندگی ہے"۔ ں نے کہا اور مارسیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مائیکل نے ٹرانسمیٹر ج محدود کرنے اور جنرل فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس کا بادیا۔ ٹرانسمیٹر میں زندگی سی جاگ اٹھی اور اس پر چار چھوٹے

www.urdukorner.com

چھوٹے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔

"ہیلو ہیلو ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر سے چیف مائیکل کالنگ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران اوور"۔ مائیکل نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس علی عمران اٹنڈنگ یو مسٹر مائیکل لیکن ہیڈ کوارٹر چیف تو ڈیوک تھا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر تو چیف بنانے کا ادارہ بن گیا ہے۔ ہر چار گھنٹوں بعد چیف بدل جاتا ہے۔ پہلے کرنل ڈارسن تھا۔ پھر ڈیمرے۔ پھر ڈیوک اور اب تم کہہ رہے ہو کہ میں چیف ہوں۔ بہرحال بولو اب تم کیا بھیروں سناتے ہو اوور"..... دوسری طرف سے ایسی آواز سنائی دے رہی تھی جیسے بولنے والا مسکراتے ہوئے بات کر رہا ہو۔

"مسٹر علی عمران ڈیوک ختم ہو چکا ہے اور اب میں ہیڈ کوارٹر کا چیف بھی ہوں اور ہاٹ فیلڈ کا بھی۔ لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر نے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ تم نے پہلے سرچ آئی کی ریچ کو کسی طرح ختم کر دیا تھا اور تم فرسٹ ونگ کی ڈبل لائن کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ لیکن تمہیں یہ معلوم نہ تھا کہ اس کے ساتھ ٹی۔ ایکس لائن ایچ تھی۔ جو ڈبل لائن کے تباہ ہوتے ہی فائر ہو گئی اور تم اس کا شکار ہو کر بے ہوش ہو گئے۔ چونکہ ڈیوک نے ماسٹر کمپیوٹر کو مستقل اوڈر دے رکھا تھا کہ جیسے ہی تم بے ہوش ہو تمہیں لیبارٹری سے باہر پھینکوا دیا جائے اور ماسٹر کمپیوٹر نے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے تمہیں باہر پھینکوا دیا اور تم اس وقت بلیک آئی لینڈ پر موجود ہو اور

مائیکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم تک درست اطلاع پہنچی ہے چیف مائیکل صاحب۔ لیکن رے ماسٹر کمپیوٹر کو یہ علم نہیں ہے کہ ہم وہاں بے ہوش ہونے پہلے کیا کیا کرتے رہے ہیں اوور"..... دوسری طرف سے عمران مخبیدہ آواز سنائی دی۔

"تم جو کچھ بھی کرتے رہے ہو۔ لیبارٹری تباہ کرنا تمہارے بس کا نہیں ہے۔ بے شک جتنی چاہے کوششیں کر کے دیکھ لو۔ طرف سے تمہیں مکمل آزادی ہے اور سنو تم سے بات کرنے سے میں نے چند فیصلے کیے تھے۔ ایک تو یہ کہ میں نے ہاٹ فیلڈ تنظیم ختم کر دی ہے۔ اب اس دنیا میں ہاٹ فیلڈ تنظیم کا کوئی وجود نہیں رہا کے تحت جتنے بھی گروپ تھے۔ جتنی بھی تنظیمیں تھیں سب کو میں آزاد کر دیا ہے۔ اب وہ اپنی اپنی جگہ بااختیار ہیں۔ اس کے بعد میں دوسرا فیصلہ یہ کیا تھا کہ میں نے از خود اس لیبارٹری کو تباہ کرنے لئے تمام سیٹ اپ مکمل کر لیا تھا۔ میں اگر چاہوں تو ایک بٹن دبا تنظیم اور ناقابل تسخیر لیبارٹری تباہ کر سکتا ہوں۔ لیکن اب تم سے لڑتے وقت میں نے اپنا فیصلہ تبدیل کر دیا ہے۔ لیبارٹری کے کمپیوٹر نے مجھے بتایا ہے کہ ایجاد مکمل ہونے میں صرف ایک ماہ رہ گیا ہے۔ ایسی صورت میں اسے تباہ کرنا حماقت ہے۔ اس لئے نے یہ فیصلہ بدل دیا ہے۔ ہاں اگر تم کر سکتے ہو تو کر لو مجھے کوئی اں نہ ہوگا اور تیسرا اور آخری فیصلہ یہ کیا ہے میں نے کہ زارا کا

www.urdukorner.com

جزیرے پر موجود ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دیا جائے اور
اسے واقعی تباہ کر دوں گا اس کے بعد میں ایکریمیا چلا جاؤں گا اور ایک
ماہ بعد واپس آ کر چیک کروں گا۔ اگر تو لیبارٹری صحیح سلامت ہوئی ا
ایجاد مکمل ہو گئی تو میں اس کی مدد سے نئی تنظیم بنا کر پوری دنیا
حکومت کروں گا اور اگر تم نے اسے تباہ کر دیا تو پھر اس کی قسمت
واپس چلا جاؤں گا اوور"..... مائیکل نے کہا۔

"اچھے فیصلے ہیں مسٹر مائیکل۔ لیکن لیبارٹری والی بات تم نے غ
کی ہے۔ وہاں ہیڈ کوارٹر سے یہ لیبارٹری کسی صورت تباہ ہی نہیں ا
جا سکتی اوور"..... عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں کی جا سکتی۔ ہیڈ کوارٹر میں ڈی۔ ایکس سپر سیو
مشین موجود ہے جس کا لنک لیبارٹری کے سپر بلاسٹنگ نظام سے
میں نے اس مشین کو ڈی چارج کر کے کنٹریکٹ چارجر پر اس
فائرنگ سسٹم منسلک کر لیا ہے اور صرف میں جس وقت چاہوں ا
تباہ کر سکتا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ ہیڈ کوارٹر تباہ ہونے کے بعد
میرے پاس موجود کنٹریکٹ چارجر کام کرتا رہے گا۔ ہاں تم اسے
نہیں کر سکتے کسی بھی صورت۔ یہ میرا چیلنج ہے اوور اینڈ آل"۔ مائیکل
نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر
کر دیا۔

"تم نے شاید آخری لمحے میں فیصلہ بدلا ہے"..... مارسیا
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں صرف تیس دن کی بات ہے۔ تیس دن انتظار کیا جا سکتا ہے
مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب یہاں سے کب روانہ ہوں گے ہم"..... مارسیا نے
راتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسے روانگی ہی کہا جائے گا۔ تمہاری مستقل روانگی جب کہ
ایکریمیا روانگی"..... مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس
ساتھ ہی اس نے میز کی کھلی دراز میں موجود ایک ریوالور اٹھا کر
رخ سامنے بیٹھی ہوئی مارسیا کی طرف کر دیا۔

"کیا۔ کیا۔ یہ کیا مذاق ہے"..... مارسیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے
کہا۔

"یہ مذاق نہیں ہے مارسیا تمہیں اب تک میں نے صرف اس لئے
رکھا تھا کیونکہ تمہارے بغیر میں سوئٹزر لینڈ کے بنکوں میں پڑی
بناہ دولت اپنے اکاؤنٹ میں منتقل نہ کرا سکتا تھا۔ اب جب کہ یہ
ہو گیا ہے تو اب تمہیں ساتھ ساتھ لٹکائے پھرنا دنیا کی سب سے
حماقت ہو گی۔ دولت ہو تو تم جیسی ہزاروں لاکھوں لڑکیاں
ے پیر چاٹنا اعزاز سمجھیں گی۔ جب کہ تم مستقل مصیبت بن کر رہ
ں۔ اس لئے ہمیشہ کے لئے تمہاری روانگی میری آزادی کے لئے
ی ہے"..... مائیکل نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں۔ میں"..... مارسیا نے شدید ترین خوف
ری طرح چیختے ہوئے کہنا چاہا مگر اس کی بات ادھوری ہی رہ گئی۔

www.urdukorner.com

مائیکل نے ٹریگر دبا دیا تھا اور گولی ٹھیک مارسیا کی پیشانی میں گھس ا
اس کی کھوپڑی کو توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی تھی وہ چیخ مار ا
کرسی سمیت نیچے گری اور پھر ایک لمحے کے لئے تڑپ کر ساکت ہو گئی۔

"احمق عورت تمہیں اس وقت ہی ساری بات سمجھ جانا چاہئے تھی
جب میں نے تمام دولت صرف اپنے اکاؤنٹ میں منتقل کرائی تھی"
مائیکل نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ریوالور جیب میں ڈال کر وہ کر
سے اٹھا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ مخصوص ہیلی
پیڈ پر پہنچ کر وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں سے پرواز کر جائے۔ اس کا
پروگرام تھا کہ جب اس کا ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پہنچ جائے گا تو وہ
ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری دونوں تباہ کر دے گا اور پھر اطمینان سے
موزنبیق روانہ ہو جائے گا۔ بے پناہ اور ناقابل یقین حد تک دولت کا
بلاشرکت غیرے مالک بن کر۔

ن کی آنکھیں کھلیں تو ایک بار پھر اس کا ذہن حیرت کے شدید
شکوں کی زد میں آگیا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور
ت سے آنکھیں پھاڑے اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے
نی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو اور پھر واقعی دوسرے لمحے اس نے
وں ہاتھ آنکھوں پر رکھے اور انہیں زور زور سے مسلنے لگ گیا۔
پ آنکھیں مسلنے کے باوجود بھی اردگرد کا ماحول اور منظر وہی رہا
نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ
ر پھر بلیک آئی لینڈ میں اسی تباہ شدہ حصے میں موجود تھا۔ جہاں
رپہلے بھی اسے اور اس کے ساتھیوں کو اندر سے باہر پھینکوا دیا
ور اب دوبارہ بھی اس کے ساتھ وہی پہلے والی کارروائی ہی
گئی تھی، ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ ساتھ گلوریا بھی
جود تھی اور وہ سب ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

www.urdukorner.com

لیکن دوسرے لمحے عمران ایک بار پھر چونک پڑا کہ جوزف اور جوانا
ہاتھوں میں موجود تھیلے بھی ان کے ساتھ ہی پڑے ہوئے تھے۔

"اسے کہتے ہیں بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے
عمران نے مسکراتے ہوئے اونچی آواز میں کہا اور قدم بڑھاتا ایک
اونچے پتھر پر بیٹھ گیا۔ اسے یاد تھا کہ کس طرح ٹائیگر نے ڈبل لائن
سپر میگنائٹ کی دس لائنیں کلپ کر کے انہیں چارجر کی مدد سے فائر
تھا اور تیز روشنی کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا تھا اور پھر اس کا ذہن کسی
لٹو کی طرح گھومنے لگا تھا اور پھر گھومتے گھومتے ہر چیز تاریکی میں ڈوب
تھی اور اب جب آنکھ کھلی تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک بار
جزیرے پر موجود تھا۔

"یہ واقعی ہاٹ فائٹ ہے۔ لیکن کچھ زیادہ ہی ہاٹ ہو گئی ہے۔ اب
تو وہواں بھی دینے لگ گئی ہے"..... عمران نے خود کلامی کے
انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے آپ سے ہی باتیں کیے چلا جا
تھا کیونکہ اس وقت اس جزیرے پر اور کوئی دوسرا اس کی بات سننے
نہ تھا۔ اسے اپنے ذہن کے اس بے طرح گھومنے سے ہی اندازہ ہو جا
کہ ان پر ایک بار پھر ٹی۔ ایکس گیس کا وار ہوا ہے۔ اب یہ تو انہیں
اندازہ ہی نہ تھا کہ ڈبل لائن کے ساتھ اس گیس کی فائرنگ لائن
موجود ہو گی۔ ورنہ وہ لازماً گیس ماسک پہن لیتے اور اس انداز
تحت ہی اسے معلوم تھا کہ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے بعد اس
سارے ساتھی خود بخود ہوش میں آجائیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ اس

ہوش میں لانے کی کوشش نہ کی تھی اور پتھر پر بیٹھا اپنے آپ
باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ یہ شاید اس کی زندگی کا پہلا مشن
ں میں اسے اس طرح بار بار ایک سرکل میں گھومنا پڑ رہا تھا کہ وہ
سے چلتا تھا پھر وہیں واپس پہنچ جاتا تھا۔

اس بار کوئی اور کام کرنا پڑے گا۔ کوئی اور قدم اٹھانا پڑے گا۔
اس طرح یہ مشن مکمل نہیں ہو سکتا"..... عمران نے ایک بار
بڑاتے ہوئے کہا لیکن نیا کام اور نیا اقدام یہی بات اس کی سمجھ میں
ہی تھی۔ البتہ پہلے کی نسبت لیبارٹری کے متعلق اسے نسبتاً زیادہ
علومات حاصل ہو چکی تھیں۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ جب تک
کمپیوٹر مکمل طور پر کنٹرول میں نہیں آتا، اس وقت تک اس طرح
ٹری میں گھسنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اسے خیال آ رہا تھا کہ اگر
ان دو علیحدہ علیحدہ ونگوں کا پہلے سے علم ہوتا تو یقیناً جب ماسٹر
ر اس کے کنٹرول میں آیا تھا وہ اسے ہی مجبور کر دیتا کہ وہ از خود
سیکنڈ ونگ کو آف کر دیتا۔ جو نقشہ اس نے لیبارٹری کا دیکھا تھا۔
اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ اوپر والے فرسٹ ونگ کا تھا۔ اس کا
ب تھا کہ دونوں ونگ علیحدہ علیحدہ اداروں سے علیحدہ علیحدہ
ت میں تعمیر کرائے گئے تھے۔ وہ بیٹھا مسلسل سوچنے میں مصروف
ن کوئی تجویز باوجود سوچنے کے اس کے ذہن میں نہ آ رہی تھی اور
ہ وہ زیرو ون ٹرانسمیٹر بھی گلوریا والے کمرے میں رہ گیا تھا اور سپر
ٹ کی تمام لائنیں بھی ختم ہو چکی تھیں اب تو تھیلوں میں میک

www.urdukorner.com

اب کا سامان ۔ میڈیکل ایڈ باکس ۔ عام سا اسلحہ اور ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر کے اور کوئی چیز باقی نہ رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے ۔ سب اپنے آپ کو دوبارہ جزیرے پر پا کر بے حد حیران ہو رہے تھے لیکن سب سے زیادہ حیرت اور مسرت گلوریا کو ہو رہی تھی ۔

" اوہ اوہ تھینک گاڈ ۔ میں اس مشینی قید خانے سے بہر حال باہر آ گئی ۔ ارے واہ یہاں تو ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے "..... گلوریا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا ۔

" ہمارے ہاں شادی کے سلسلے میں ایک مثل مشہور ہے کہ شادی ایک ایسا قلعہ ہے کہ جو اس کے باہر ہو وہ اس کے اندر جانا چاہتا ہے اور جو اس کے اندر پہنچ جائے وہ واپس باہر جانے کا شدید خواہش مند رہتا ہے اور اس وقت یہ لیبارٹری وہی شادی والا قلعہ بن کر رہ گئی ہے تم باہر نکلنے پر خوش ہو رہی ہو جب کہ ہم دوبارہ اندر جانے کی ترکیبیں سوچ رہے ہیں "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" ارے نہیں ۔ ایسا مت سوچو ۔ یہی غنیمت ہے کہ ہماری زندگیاں بچ گئیں اور ہم اس خوفناک قید خانے سے صحیح سلامت باہر آ گئے ہیں ۔ یہاں ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے ۔ اس لئے ہمیں فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے "..... گلوریا نے تیز تیز لہجے میں کہا ۔

" مس گلوریا تمہیں ہیلی کاپٹر پائلٹ کرنا آتا ہے "..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" مجھے نہیں کیوں "..... گلوریا نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تو پھر مجبوری ہے ۔ ورنہ یہ ہیلی کاپٹر حاضر تھا ۔ تم اس کے ذریعے واپس جا سکتی تھیں لیکن ہم یہاں ناکام واپس لوٹنے کے لئے نہیں آئے جب تک لیبارٹری تباہ نہیں ہو گی ہماری واپسی خارج از بحث ہے اور یہ بھی سن لو کہ اس پوری بستی میں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی ہیں ۔ ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر نے صرف ہم چار افراد کو ہلاک کرنے کے لئے یہاں دو بار سائنائیڈ گیس کے میزائل فائر کر دیئے اور کوئی پتہ نہیں کہ اب ایک بار پھر یہی اقدام دوہرایا جائے اور ہمارے تین ماسک بھی تمہارے کمرے میں رہ گئے ہیں "..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو گلوریا کے چہرے پر تاریکی کے بادل سے پھیلتے چلے گئے ۔

" اوہ اوہ مگر ۔ تم کیسے یہ لیبارٹری تباہ کر سکتے ہو ۔ ایسا ہونا تو ممکن نہیں ہے "..... گلوریا نے کہا ۔

" جان دینا تو ممکن ہے ۔ وہ کر لیں گے "..... عمران نے منہ چڑاتے ہوئے جواب دیا اور گلوریا بے اختیار ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ..... اچانک تھیلے میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور یہ آواز سنتے ہی وہ سب بے اختیار اچھل پڑے ۔

" یہ تیز سیٹی کا مطلب ہے کہ جنرل فریکونسی پر کال آ رہی ہے ۔

www.urdukorner.com

ٹرانسمیٹر نکالو ٹائیگر "..... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے جلدی سے ساتھ پڑے ہوئے تھیلے میں سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس کا بٹن آن کیا۔

" ہیلو ہیلو ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر سے چیف مائیکل کالنگ پاکیشیا ایجنٹ علی عمران اوور "..... بٹن دبتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز اور نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" یس علی عمران اٹنڈنگ یو "..... عمران نے جواب دیا اور پھر ان کے درمیان بات چیت کا آغاز ہو گیا۔ عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے ان کے درمیان ہونے والی ساری بات چیت سن رہے تھے جب دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا گیا تو عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی فراخ پیشانی پر سوچ کی شکنیں پھیلی ہوئی تھیں۔

" ہمیں مائیکل سے یہ سپر کنٹریکٹ چارجر حاصل کرنا ہے۔ ہر صورت میں "..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" ہم ہیلی کاپٹروں کی مدد سے اسے فضا میں گھیر سکتے ہیں "۔ ٹائیگر نے کہا۔

" اور اگر اس نے یہ چارجر سمندر میں پھینک دیا تو "..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" باس کیوں نہ میں سب سے اونچے درخت پر چڑھ کر اس کے ہیلی

کاپٹر پر کمند ڈال کر اسے نیچے گرا لوں "..... جوزف نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اس جزیرے کے اوپر سے ہی گزرے گا۔ وہ کسی اور سمت بھی تو جا سکتا ہے "..... جوانا نے کہا اور اس بار جوزف نے منہ بنا لیا۔

" وہ یہاں سے کہیں نہ کہیں تو جائے گا۔ مالا گوسی۔ ڈربن۔ موزنبیق۔ اگر ہم اس سے پہلے ان میں سے کسی ایک جگہ پہنچ جائیں تو پھر آسانی سے اسے قابو میں کیا جا سکتا ہے "..... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں رہی۔ تم ایسا کرو گلوریا اور جوانا کو ساتھ لے کر ایک ہیلی کاپٹر فوراً مالا گوسی پہنچ جاؤ۔ ہم یہاں سے اس کی روانگی کے بعد دوسرے ہیلی کاپٹر پرواز کریں گے دوسرے ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر موجود نہیں ہے اس لئے میں یہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر اپنے پاس رکھ لوں گا "الفا" کو ڈمیں ہم بات کریں گے سمجھ گئے ہو "..... عمران نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔

" او۔ کے پھر روانہ ہو جاؤ۔ گلوریا کو مالا گوسی میں ڈراپ کر دینا۔ لیوں گلوریا ٹھیک ہے "۔ عمران نے گلوریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مم۔ مم مگر میرے پاس ایکریمیا جانے کے لئے رقم ہی نہیں ہے ور مالا گوسی سے ایکریمیا تو بہت دور ہے "..... گلوریا نے پریشان ہو ر کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ الا اور ڈالروں کی ایک چھوٹی سی گڈی نکال کر اس نے گلوریا کی طرف

www.urdukorner.com

بڑھادی۔

"یہ رکھ لو اس سے تم آسانی سے ایکریمیا پہنچ جاؤ گی۔ جاؤ اب روانہ ہو جاؤ دیر مت کرو"..... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم میں تمہیں ہمیشہ یاد رکھوں گی عمران۔ تم۔ تم اس ہوس کے شیطانوں سے بھری ہوئی دنیا میں اکیلے فرشتے ہو"..... گلوریا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"ارے ارے میں تو ایک عام سا انسان ہوں۔ تم خواہ مخواہ جذباتی ہو رہی ہو۔ تمہیں جس بات پر حیرت ہو رہی ہے وہ دراصل وہ انسانی قدریں ہیں جو ابھی مشرق میں کسی حد تک زندہ ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"آؤ گلوریا اور جوانا تم بھی۔ ہمیں فوراً یہاں سے جانا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ تینوں بھاگتے ہوئے اس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے جس پر وہ جیز یہاں آیا تھا اور جو اس تباہ شدہ حصے کے قریب ہی کھڑا تھا اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے گھوم کر جزیرے کے اوپر سے گزرتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"آؤ اب ہم اپنے ہیلی کاپٹر کے پاس چلیں"..... عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے زمین پر پڑا ہوا تھیلا اٹھا کر اسے پشت پر لادا اور عمران کے پیچھے چل پڑا ہیلی پیڈ پر وہ بڑا سا ہیلی کاپٹر ابھی تک موجود تھا اور ابھی وہ اس ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچے ہی تھے کہ انہوں نے دور سے ایک چھوٹے مگر تیز رفتار ہیلی کاپٹر کو فضا میں

بلند ہوتے دیکھا۔ عمران خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ ہیلی کاپٹر مسلسل بلندی کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"وہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر مجھے دے دو"..... عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف نے تھیلے میں سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ عمران نے اس پر جنرل فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے ہاتھ میں لے کر کھڑا ہو گیا۔ دور سے نظر آنے والا ہیلی کاپٹر اب کافی بلندی پر پہنچ کر فضا میں معلق نظر آ رہا تھا۔ اسی لمحے عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور عمران نے مسکراتے ہوئے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو مائیکل کالنگ اوور"..... مائیکل کی آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

"یس علی عمران اٹنڈنگ یو اوور"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو علی عمران میں اپنے آخری فیصلے پر عمل درآمد کرنے لگا ہوں ہیڈ کوارٹر کی تباہی میرے ہاتھ میں ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی جو دنیا کی سب سے طاقتور تنظیم کا انتہائی خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ میں تمہیں اسلئے کال کر رہا ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ تم جزیرے پر سے میرے ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہے ہو گے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارے پاس وہاں ہیلی کاپٹر بھی ہے۔ لیکن یہ سن لو اگر تم نے میرا پیچھا کرنے کی کوشش کی یا میرا راستہ روکنے کی کوشش کی تو نہ صرف بلیک آئی

www.urdukorner.com

لینڈ بلکہ تمہارے ہیلی کاپٹر کو بھی آسانی سے تباہ کر سکتا ہوں ۔ میرے پاس ایسے انتظامات موجود ہیں ۔ اس لئے اگر تم نے ایسا کوئی ارادہ دل میں کر رکھا ہے تو اس پر عمل کرنے سے باز رہنا اوور "۔ مائیکل کی تیز آواز سنائی دی ۔

" مجھے کیا ضرورت ہے تمہارا راستہ روکنے کی ۔ جب تم خود ہی اپنا ہیڈ کوارٹر تباہ کر رہے ہو اور ساتھ ہی لیبارٹری بھی تو یہ تو میرے نزدیک تم میرا ہی کام سرانجام دے رہے ہو اوور "..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" میرا پہلے واقعی لیبارٹری تباہ کرنے کا ارادہ تھا ۔ لیکن پھر میں نے یہ ارادہ بدل دیا ہے ۔ ماسٹر کمپیوٹر نے مجھے بتایا ہے کہ ایک ماہ بعد وہ ایجاد مکمل ہو جائے گی اور مجھے معلوم ہے کہ وہ واقعی مکمل ہو جائے گی اور یہ ایسی ایجاد ہے کہ جب دنیا کو اس کا علم ہو گا تو پوری دنیا لرز اٹھے گی اور یہ ایجاد میرے کنٹرول میں ہو گی اور میں اس دنیا کا واحد آقا ہوں گا ۔ ایسی صورت میں مجھے کیا ضرورت ہے اس لیبارٹری کو خود تباہ کرنے کی ۔ کام ہو رہا ہے ہوتا رہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ تم زندگی بھر بھی کوششیں کر لو تب بھی اسے تباہ نہیں کر سکتے اور تم سے روانی میں ایک حماقت ہو گئی ہے جس کا احساس مجھے بعد میں ہوا ہے کہ میں نے تمہیں یہ بتا دیا ہے کہ میں نے لیبارٹری کے بلاسٹنگ نظام کو کنٹریکٹ چارجر پر منتقل کر دیا ہے ۔ اس لئے یقیناً اب تم یہ چارجر مجھ سے حاصل کرنے کی کوشش کرو گے ۔ اس لئے میں یہ

تمہیں کال کیا ہے کہ میں تمہیں بتا دوں کہ ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کے بعد میں یہ چارجر سمندر میں پھینک دوں گا اس لئے تمہارا میرے پیچھے آنا فضول ہو گا اور ویسے بھی یہ تمہارا مشن ہے ۔ تم خود اسے سرانجام دو اوور اینڈ آل "..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ عمران کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے ۔ مائیکل ذہنی طور پر واقعی بے حد ہوشیار تھا ۔ لیکن اتنا وہ بھی جانتا تھا کہ ایک بار بلاسٹنگ نظام کو کنٹریکٹ چارجر پر منتقل کرنے کے بعد اب مائیکل بھی بے بس ہو چکا ہے ۔ اب اس کے پاس بھی صرف دو صورتیں رہ گئی ہیں ۔ یا تو لیبارٹری کو تباہ کر دے یا پھر لیبارٹری اوپن کرنے کے لئے سے ڈی ٹرانسفر کرے اور چونکہ مائیکل اس ایجاد سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کر چکا ہے ۔ اس لئے وہ لازماً اسے ڈی ٹرانسفر کرنے کی کوشش کرے گا ۔ اس کے لئے اسے اس کی اس وقت تک حفاظت کرنی ہو گی جب تک کہ وہ اسے اینٹی میگنٹ سپر کنٹریکٹ پر ڈی چارج نہ کر لے یا نہ لے ۔ لیکن یہ بات بھی وہ جانتا تھا کہ اس جیسا آدمی جو چیف بننے کے بعد خود ہی ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر رہا ہے اور جس نے ہاٹ فیلڈ کو ختم کر دی ہے ۔ اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کنٹریکٹ چارجر کو سمندر میں ہی پھینک دے کیونکہ وہ اصل بات سمجھ گیا تھا ۔ مائیکل ایک عیش پسند آدمی تھا اور ظاہر ہے ۔ ہاٹ فیلڈ کی بے پناہ دولت چیف بننے کے بعد اس کے ہاتھ لگ گئی ہو گی ۔ اس لئے وہ ہر قسم کی پریشانیوں سے چھٹکارا پا کر اب اس دولت سے صرف عیش کرنا چاہتا

www.urdukorner.com

ہوگا اور ابھی عمران کا ذہن اس سوچ میں غرق تھا کہ یکلخت دور سے ہولناک دھماکوں کی آوازیں آنی شروع ہوئیں اور پھر ان دھماکوں کی ہولناکی لحہ بہ لحہ بڑھتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد ہی جزیرے سے کچھ دور آسمان تک بلند طوفانی لہروں کے اوپر اسے آگ اور دھوئیں کے بادل سے اٹھتے دکھائی دیئے۔ وہ ہیلی کاپٹر ابھی تک کافی بلندی پر معلق تھا لیکن اب دھواں اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ دھماکے کافی دیر تک جاری رہے اور پھر ان کی شدت کم ہوتی چلی گئی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ مائیکل نے واقعی وہ کام کر دکھایا تھا جس کا اس نے کہا تھا۔ ہاٹ فیلڈ کا وہ خفیہ ہیڈ کوارٹر جس کو بنانے میں لارڈ نامیری اور شاید دنیا بھر کے انتہائی مالدار یہودیوں نے دولت پانی کی طرح بہائی ہو گی اور انہوں نے نجانے کیسی کیسی امیدیں اس ہیڈ کوارٹر سے لگا رکھی ہوں گی۔ آج وہ سب امیدیں ان کے اپنے ہی ایک آدمی نے خاک میں ملا دی تھیں لیکن وہ لیبارٹری ابھی موجود تھی اور اس میں ہونے والی ہولناک ایجاد پر کام جاری تھا اس لئے جب تک وہ تباہ نہ ہو جاتی تب تک عمران کے لئے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کوئی حیثیت نہ رکھتی تھی۔ اسی لمحے اس نے مائیکل کے ہیلی کاپٹر کو تیزی سے گھوم کر اس جزیرے کی طرف آتے ہوئے دیکھا جس پر وہ موجود تھا اور عمران اس کا رخ دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ وہ جزیرے پر کوئی بم یا گیس فائر کرنا چاہتا ہے۔

"پانی میں چھلانگ لگا دو جوزف جلدی کرو"..... عمران نے

جوزف سے کہا جو ایک طرف خاموش کھڑا ہوا تھا اور اس کے ساتھ وہ خود بھی دوڑتا ہوا تیزی سے کنارے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے یقین کہ طوفانی لہروں کی بلندی کی وجہ سے مائیکل انہیں پانی میں لانگ لگاتے نہ دیکھ سکے گا اور اس کی تیز رفتاری بتا رہی تھی کہ وہ جو بھی پھینکے گا وہ جزیرے کے درمیان میں ہی گرے گا۔ اس کے جود وہ کوئی رسک نہ لینا چاہتا تھا اور چند لمحوں بعد ہی ان دونوں نے لے پیچھے پانی میں چھلانگیں لگا دیں۔ اسی لمحے طوفانی لہروں کی اوٹ سے یکل کا تیز رفتار ہیلی کاپٹر نمودار ہوا اور بجلی کی سی تیز رفتاری سے وہ کے سروں کے اوپر سے گزرتا ہوا آگے بڑھا چلا گیا۔ مگر جیسے ہی وہ کے سروں سے گزرا۔ ایک سرخ رنگ کا شعلہ زمین کی طرف لپکا اور کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہیلی پیڈ پر کھڑے ئے ان کے ہیلی کاپٹر کے پرخچے فضا میں اڑتے چلے گئے۔ اس میں لگ چکی تھی جب کہ مائیکل کا ہیلی کاپٹر پلک جھپکنے میں ان کی وں سے غائب ہو چکا تھا اور عمران حیرت سے بت بنا ہیلی کاپٹر کو ہوئے دیکھتا رہ گیا۔

"باس باس ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا گیا ہے"۔ اچانک جوزف کی چیختی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ہاں جوزف۔ یہ مائیکل تو میری توقع سے بھی کہیں زیادہ ہوشیار اطر نکلا ہے"..... عمران نے کنارے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا چند لمحوں بعد وہ دونوں جب جزیرے پر پہنچے تو عمران کے بھینچے ہوئے

www.urdukorner.com

ہونٹ یہ دیکھ کر مزید بھنچ گئے کہ وہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی تباہی کی زد میں آکر پرزوں میں تبدیل ہو چکا تھا جو وہ دوڑتے ہوئے وہیں ہیلی کاپٹر کے پاس چھوڑ گیا تھا۔ کیونکہ اگر وہ اسے اس حالت میں پانی میں لے جاتا تو وہ ویسے ہی ناکارہ ہو کر رہ جاتا۔

" باس اب ہم یہاں سے کیسے نکلیں گے "..... جوزف نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" گھبراؤ نہیں ٹائیگر واپس آئے گا "..... عمران نے جواب دیا اور جوزف نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے ٹائیگر کی واپسی کا سن کر اسے بے حد اطمینان ہو گیا ہو۔ لیکن عمران کے نزدیک اس کا مشن ناکام ہو چکا تھا اب مائیکل کسی بھی جگہ پہنچ کر آسانی سے کنٹریکٹ چارجر کو ڈی ٹرانسفر کرے گا اور پھر اسے ایکریمیا جیسے وسیع و عریض علاقے اور انسانوں کے جنگل میں تلاش کرنا ناممکن تھا ادھر لیبارٹری کی تباہی ایک ایسا لاینحل مسئلہ بن چکی تھی کہ اب تو عمران جیسے شخص کے ذہن پر مایوسی نے اپنا جال بننا شروع کر دیا تھا۔

ٹائیگر انتہائی تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا جلد ہی مالا گوسی پہنچ اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر مالا گوسی کے ایک ایسے حصے پر اتار دیا جہاں ، وہ حصہ زارا کایا بلیک آئی لینڈ کی طرف سے آنے والی ہیلی کاپٹر کو انی سے چیک کر سکتا ہو۔ اس ہیلی کاپٹر میں ایک دوربین بھی موجود ا اس لئے اس نے دوربین آنکھوں سے لگالی تھی اور اب اس کی یں اس طرح کو جمی ہوئی تھیں۔ گلوریا ان کو گڈ بائی کہہ کر شہر کی ب جا چکی تھی جب کہ جوانا اس کے ساتھ موجود تھا۔

" ضروری تو نہیں کہ وہ مالا گوسی ہی آئے "..... جوانا نے ٹائیگر مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں لیکن جہاں بھی وہ جائے کم از کم اس کا رخ ضرور نظر آجائے گا " ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پون گھنٹے کے شدید لار کے بعد ٹائیگر کو فضا میں اڑتا ہوا ایک چھوٹا سا ہیلی کاپٹر نظر آیا

www.urdukorner.com

گیا۔ لیکن اس کا رخ واقعی مالا گوسی کی طرف نہ تھا بلکہ اس کا رخ دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ وہ ڈربن کی طرف جا رہا ہے۔

"یہ تو شاید ڈربن جا رہا ہے۔ باس نے بھی ابھی تک کال نہیں کیا"..... ٹائیگر نے کہا۔

"اب مجھے وہ بغیر دوربین کے بھی نظر آنے لگ گیا ہے۔ تم باس کو خود کال کرو ورنہ یہ نکل جائے گا"..... جوانا نے بے چین سے لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے جلدی سے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور اسے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا کی طرف بڑھا دیا۔

"تم اسے نظروں میں رکھو میں باس کو کال کرتا ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا اور جوانا نے سر ہلاتے ہوئے دوربین اس کے ہاتھوں سے لی اور ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر پر پہلے ہی جنرل فریکونسی ایڈجسٹ کر رکھی تھی۔ اس لئے اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور کال دینا شروع کر دی، لیکن کافی دیر تک مسلسل کال دینے کے باوجود جب رابطہ قائم نہ ہوا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"وہ جا چکا ہے۔ اب کیا کریں"۔ جوانا نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"باس کال اٹنڈ نہیں کر رہے۔ اس لئے لازماً وہاں بھی کوئی نامعلوم گڑبڑ ہو چکی ہے۔ اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو مائیکل کے پیچھے جایا جائے یا باس کا پتہ کرنے بلیک آئی لینڈ پر"..... ٹائیگر نے کہا۔

"تم بلیک آئی لینڈ پر چلو اس مائیکل پر لعنت بھیجو۔ اسے بعد میں بھی تلاش کیا جا سکتا ہے۔ میں نے اس کے ہیلی کاپٹر کے نمبر چیک کر

لئے ہیں۔ باس کا پتہ کرنا ضروری ہے"..... جوانا نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کیا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور ایک بار پھر تیزی سے بلیک آئی لینڈ کی طرف بڑھنے لگا۔ ان دونوں کے چہروں پر تشویش کی پرچھائیاں موجود تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ طوفانی لہروں کو کراس کر کے بلیک آئی لینڈ پر پہنچ گئے لیکن ہیلی پیڈ پر موجود ہیلی کاپٹر کے دور دور تک بکھرے ہوئے پرزے اور جلا ہوا ڈھانچہ دیکھ کر ان کا خون پارے کی طرح دوڑنے لگا۔

"اوہ اوہ یہ کیا ہو گیا۔ ماسٹر کہاں ہیں"..... جوانا نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے انہیں نیچے سے عمران کا ہلتا ہوا ہاتھ نظر آ گیا۔ وہ ایک پتھر کی اوٹ سے نکل کر ہاتھ ہلا رہا تھا اور پھر ایک اور پتھر کی اوٹ سے جوزف بھی نکلتا ہوا دکھائی دے گیا۔

"اوہ شکر ہے خدا کا دونوں بہرحال سلامت ہیں"..... ٹائیگر نے اور پھر اس نے اس تباہ شدہ حصے پر اسی جگہ ہیلی کاپٹر کو اتار دیا جہاں پہلے کھڑا رہا تھا اور پھر وہ دونوں ہی چھلانگیں لگا کر نیچے اتر آئے۔

"کیا ہوا ہے باس"..... ٹائیگر نے جلدی سے عمران کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ وہ نظر آیا تھا"۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کر دیا۔

"ہاں اس کا رخ ڈربن کی طرف تھا۔ میں نے آپ کو کال کیا لیکن

www.urdukorner.com

آپ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملنے پر ہم دونوں نے یہی فیصلہ کیا کہ اس کے تعاقب میں جانے کی بجائے آپ کا پتہ کیا جائے۔ یہ ہیلی کاپٹر کس طرح تباہ ہوا ہے"..... ٹائیگر نے جواب دینے کے ساتھ ساتھ آخر میں سوال کر دیا اور عمران نے اسے ساری بات بتا دی۔

"ویری بیڈ باس بہرحال اب بھی ہم اسے پکڑ سکتے ہیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں اس کے پیچھے بھاگنے کی بجائے ہمیں اپنے مشن کے لئے کام کرنا چاہیئے"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کس طرح باس۔ کیا کوئی ترکیب آپ کے ذہن میں آئی ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"فی الحال تو کوئی ترکیب نہیں ہے لیکن یہ ایک اصول ہے کہ جب بظاہر سارے راستے بند نظر آ رہے ہوں تو کہیں نہ کہیں ایک راستہ ایسا ضرور موجود ہوتا ہے جو کھلا ہوا ہوتا ہے اور ہم نے اس راستے کو تلاش کرنا ہے"..... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر خاموش ہو گیا۔

"باس اگر آپ اجازت دیں تو میں ٹائیگر کے ساتھ جا کر مالا گوں کے جنگل سے دو تین اگائیو پکڑ کر لے آؤں"..... جوزف نے کہا۔

"نہیں اب ان کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ ہم زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پھر فرسٹ ونگ تک ہی پہنچ سکیں گے"..... عمران نے جواب دیا اور

جوزف خاموش ہو گیا۔

"ماسٹر میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے۔ ہے تو بچگانہ سی، لیکن میرا خیال ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو ہم کامیاب ہو سکتے ہیں"..... اچانک جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ ٹائیگر اور جوزف بھی چونک کر جوانا کی طرف دیکھنے لگے۔

"کونسی تجویز"..... عمران نے کہا۔

"ماسٹر اگر ہم مالا گوسی یا موزنبیق واپس جا کر وہاں سے سرنگ بنانے والے آلات خرید لائیں تو مجھے یقین ہے کہ اس میں کہیں نہ کہیں ایسی جگہ ضرور ہو گی جہاں سرنگ کامیاب ہو سکتی ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"نہیں میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ ریڈ بلاکس میں سرنگ نہیں بنائی جا سکتی، لیکن تمہاری بات نے میرے ذہن کو ایک نیا آئیڈیا دیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کون سا آئیڈیا باس"..... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"بڑا دلچسپ سا آئیڈیا ہے"..... عمران نے کافی طویل عرصے بعد پہلی بار اپنے مخصوص انداز میں ہنستے ہوئے کہا اور اسے اس طرح ہنستا دیکھ کر اس کے ساتھیوں کے چہرے بھی بے اختیار کھل اٹھے۔

"آئیڈیا تو بتائیں باس"..... ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں

www.urdukorner.com

"ابھی بتاتا ہوں۔ جوانا تمہارے پاس ریوالور ہوگا۔ اس میں سے ایک گولی نکال کر مجھے دو"..... عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا نے جلدی سے جیب سے ریوالور نکالا۔ اس کا چیمبر کھول کر اس نے اس میں سے ایک گولی نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔

"باقی ساتھی اسے اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے عمران کوئی شعبدہ گر ہو اور وہ سکول کے بچے جو عمران سے کسی حیرت انگیز اور ناقابل یقین شعبدے کی توقع لگائے ہوئے ہوں۔

عمران نے مسکراتے ہوئے گولی جوانا کے ہاتھ سے لی اور پھر واقعی اسے ماہر شعبدہ بازوں کی طرح الٹ پلٹ کر دیکھا۔

"ٹھیک ہے۔ چل جائے گی۔ ریوالور مجھے دو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے دوسرے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس کا چیمبر کھولا اور گولی اس میں ڈالا کر چیمبر بند کیا اور پھر پتھر سے اٹھ کھڑا ہوا۔ باقی سب حیرت سے بت بنے اسے دیکھ رہے تھے۔ عمران قدم بڑھاتا اسی جگہ گیا جہاں ابھی تک اگائیو کے بنائے ہوئے لیکن مرمت شدہ چھ سوراخ نظر آ رہے تھے اور جو سپر میگنائٹ لائنوں کے فائر کے باوجود دوبارہ نہ کھل سکے تھے۔ عمران نے ریوالور کی نال ایک سوراخ کے اوپر رکھی اور پھر ریوالور کی نال کو پوری قوت سے دبا کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کا ہلکا سا جھٹکا لگا اور عمران تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے وہ سب دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ جس جگہ عمران نے ریوالور کی نال

رکھی تھی وہاں ایک گولی جتنا سوراخ نظر آ رہا تھا اور گولی غائب تھی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتے اچانک تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور عمران کے علاوہ باقی سب بے اختیار اچھل پڑے۔ کیونکہ سپیشل دے کا راستہ پہلے کی طرح خود بخود کھل رہا تھا۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو گیا باس"..... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"جوانا نے سرنگ لگانے کا آئیڈیا دیا تھا۔ دیکھو میں نے صرف سرنگ لگائی ہے بلکہ راستہ بھی کھلوا لیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر کس طرح ریوالور کی گولی نے کیسے سوراخ کر لیا اور پھر راستہ وہ کیسے خود بخود کھل گیا۔ یہ تو کوئی جادو ہے"..... ٹائیگر نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بڑی آسان سی بات تھی۔ ہم خواہ مخواہ مشکل اور پیچیدہ فارمولوں کے چکر میں پڑے رہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ان سوراخوں کو سپر میگنائٹ کا فائر بھی نہ کھول سکا تھا، لیکن اب دیکھ لو ریوالور کی ایک عام سی گولی نے اسے کھول دیا ہے"..... عمران نے جواب دیا۔ لیکن صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ اصل بات کا جواب گول کر گیا ہے۔

اتنی دیر میں راستہ پوری طرح کھل چکا تھا۔ اس لئے عمران نے جواب دیتے ہی اس طرف کو قدم بڑھا دیئے اور ظاہر ہے باقی دوسروں نے اس کی پیروی کرنی تھی لیکن اس بار انہیں معلوم تھا کہ راستے میں

www.urdukorner.com

دو ایسی دیواریں بھی آتی ہیں جنہیں وہ ماسٹر کمپیوٹر ہی کھول سکتا ہے۔ لیکن اب کسی کے پاس کوئی ٹرانسمیٹر بھی نہ تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ عمران نے ماسٹر کمپیوٹر کو کنٹرول کرنے کا کوئی نیا طریقہ سوچ لیا ہے۔ لیکن عمران ہاتھ میں ریوالور پکڑے بڑے اطمینان سے اس طرح آگے بڑھا چلا جا رہا تھا جیسے اسے کسی بات کی پرواہ ہی نہ ہو۔

"باس آپ کا رویہ بڑا پراسرار ہوتا جا رہا ہے"..... آخر کار ٹائیگر سے نہ رہا جا سکا تو بول ہی پڑا۔

"کیوں کیا میں زمین پر چلنے کی بجائے ہوا میں تیر رہا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار جھینپ سا گیا۔

"میرا مطلب تھا کہ آپ کچھ بتا نہیں رہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ذرا سا صبر کر لو۔ اکٹھا ہی سب کچھ بتا دوں گا"..... عمران نے اس بار قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس پہلی درمیانی دیوار کے قریب جا کر رک گئے۔ عمران چند لمحے خاموش کھڑا اس دیوار کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رخ دیوار کے اس حصے کی طرف کیا جو اوپر چھت میں جا کر مل رہی تھی۔ چند لمحے وہ ریوالور کو ذرا سا ادھر ادھر کرتا رہا اور پھر ایک جگہ ہاتھ روک کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے ٹائیگر اور دوسرے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ گولی دیوار کے اوپر والے حصے میں اس طرح غائب ہو گئی تھی جیسے وہ کسی اینٹ کی بجائے کسی فوم پر لگی ہو اور اس کو کراس کر

گئی ہو اور چند لمحوں بعد ایک بار پھر گڑگڑاہٹ سی ہوئی اور دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہونے لگ گئی اور عمران کے لبوں پر ایک بار پھر پراسرار سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"آؤ۔ دوسرا طلسم بھی سر ہو گیا اب تیسرے کو دیکھیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ ٹائیگر خاموش تھا شاید اس نے بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک عمران خود نہیں بتائے گا وہ بھی کچھ نہ پوچھے گا اور عمران بس مسکرائے چلا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب دوسری دیوار کے سامنے آ کر رک گئے۔ یہ وہی دیوار تھی جہاں سے انہیں بے ہوش کر کے واپس باہر پھینکوا دیا گیا تھا۔ عمران کی نظریں اس بار دیوار کی بنیاد پر جمی ہوئی تھیں اور چند لمحوں تک جائزہ لینے کے بعد اس نے ریوالور کا رخ بنیاد کی طرف کیا اور دوسرے لمحے ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور اسکے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور یہ دیوار بھی درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہوتی چلی گئی۔ عمران نے اس بار پھر ایک طویل سانس لیا۔

"آؤ یہ سب سے سخت طلسم تھا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری آگے جا کر مڑ گئی تھی اور پھر جیسے ہی وہ موڑ مڑے انہوں نے اپنے آپ کو ایک تنگ سے کمرے میں پایا۔ اس کمرے میں ایک دیوار کے ساتھ ایک مشین نصب تھی۔ جس پر بے شمار بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔ عمران نے ریوالور کا رخ ایک بار پھر اس مشین کی طرف کیا اور دوسرے لمحے

www.urdukorner.com

اس نے تیزی سے ٹریگر دبا دیا۔ دو دھماکے ہوئے اور پھر اس کے بعد ایک زوردار دھماکہ ہوا اور مشین بے شمار پرزوں میں بٹ کر فرش پر بکھر گئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک سائیڈ پر موجود دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔ عمران تیزی سے مڑا اور اس دروازے سے دوسری طرف موجود ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ یہ وہی راہداری تھی جس میں گلوریا کا کمرہ تھا لیکن عمران گلوریا کے کمرے کی طرف مڑنے کی بجائے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"یہ آخر ماسٹر کمپیوٹر اور اس کی سرچ آئی یہ کیا کر رہے ہیں"۔ ٹائیگر سے نہ رہا گیا تو آخر کار بول ہی پڑا۔

"تم نے بچوں کے لئے لکھی گئی کہانیوں میں پڑھا نہیں کہ جب کوئی بزرگ شہزادے کو تعویز یا کوئی انگوٹھی دے دے تو پھر طلسم کا جادو اس شہزادے پر اثر نہیں کرتا اور قدرت نے ایک تعویز ہمیں بھی دے دیا ہے۔ اس لئے اب ماسٹر کمپیوٹر اور سرچ آئی کا جادو ہم پر اثر نہیں کر سکتا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اس طرح سر جھٹکا جیسے اسے عمران کی بات کی سرے سے ہی سمجھ نہ آئی ہو۔

عمران تھوڑی دیر بعد اسی کمرے میں پہنچ گیا جہاں اس نے ڈبل لائن کو سپر میگنائٹ سے فائر کر دیا تھا۔ ڈبل لائن کو مرمت کر دیا گیا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک بار پھر ریوالور کا رخ ایک بڑی مشین کی طرف کیا اور پہلے کی طرح دوبارہ ٹریگر دبا دیا۔ فائرنگ کے دھماکوں کے بعد مشین کے پھٹنے کا زوردار دھماکہ ہوا اور پھر اس

ی مشین کے ساتھ موجود ایک چھوٹی سی مشین بھی خود بخود دھماکے سے پھٹ گئی۔ دونوں مشینوں کے پرزے فرش پر بکھر گئے۔ عمران اموش کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد گڑگڑاہٹ کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور رے کے فرش کا ایک کونا تیزی سے سائیڈ کی دیوار میں غائب ہو گیا ر اس کے ساتھ ہی ایک مستطیل شکل کی مشین خود بخود ابھر کر اوپر آ ئی اور عمران نے مسکراتے ہوئے ریوالور کو جیب میں ڈالا اور اس شین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے اس مشین کے بٹن ائے اور ایک ناب کو پہلے دائیں اور پھر ایک زوردار جھٹکے سے بائیں رف گھما دیا۔ اس کے ساتھ ہی مشین سے پہلے تیز سیٹی کی آواز برآمد ئی اور پھر ایسی آواز نکلنے لگی جیسے کسی ٹرانسمیٹر پر کال آنے سے نکلتی ۔

"مائیکل کالنگ چیف آف ہیڈ کوارٹر اوور"..... عمران نے ایک کو دباتے ہوئے کہا۔ اس کے منہ سے مائیکل کی آواز نکلی تھی۔

"ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو"..... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز اس مشین نچلے حصے سے سنائی دی آواز ڈیوک کی تھی۔

"بلاسٹنگ لائن کو چیک کر کے رپورٹ دو کہ اس وقت وہ کس پوائنٹ پر ڈبل سکس کو پک کر رہی ہے اوور"..... عمران نے ل کے لہجے میں کہا۔

"اے ٹی۔ اے وی۔ ایون سکس ون زیرو"..... چند لمحوں بعد کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

www.urdukorner.com

"آرڈر نوٹ کرو بلاسٹنگ لائن کو ون سکس پر فکس کر دو اوور"۔ عمران نے کہا۔

"آرڈر نوٹڈ"..... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"اوور اینڈ آل"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے مشین کے بٹن آف کیے۔

"آؤ اب ہمیں بھاگنا پڑے گا۔ وقت بے حد کم ہے"..... عمران نے کہا اور واقعی اس نے بھاگنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھیوں نے ظاہر ہے اس کی پیروی کرنی تھی اور پھر وہ دونوں کھلی ہوئی دیواریں کراس کر کے آخرکار باہر پہنچ گئے۔

"ہیلی کاپٹر میں بیٹھو جلدی کرو"..... عمران نے باہر آتے ہی کہا اور وہ خود بھی تیزی سے اچھل کر ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا۔ ٹائیگر جوزف اور جوانا نے اس کی پیروی کی اور عمران نے جو پائلٹ سیٹ پر تھا۔ ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کیا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا..... عمران نے کافی بلندی پر پہنچ کر ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دیا اور پھر ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ لیکن اسی حالت میں جب کافی وقت گزر گیا مگر کچھ نہ ہوا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اب تک لیبارٹری کو بلاسٹ ہو جانا چاہیے تھا"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اچانک جوانا کی

آواز سنائی دی۔

"ماسٹر مالا گوسی طرف سے ایک ہیلی کاپٹر اس طرف آ رہا ہے"۔ جوانا کہہ رہا تھا اور ان سب کی نظریں بے اختیار اس طرف کو مڑ گئیں۔ پھر دور انہیں ایک چھوٹا سا ہیلی کاپٹر اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ عمران نے تیزی سے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھایا اور چند لمحوں بعد وہ ہیلی کاپٹر کو جنگل کے اندر ایک ایسی جگہ اتار چکا تھا۔ جہاں درختوں کے درمیان قدرے فاصلہ تھا۔ یہ ایسی جگہ تھی جہاں عمران جیسا شخص ہی ہیلی کاپٹر اتار سکتا تھا ورنہ ہیلی کاپٹر یقیناً کسی درخت سے ٹکرا کر تباہ ہو جاتا۔

"یہ کون ہو سکتا ہے باس"..... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھو ہو سکتا ہے یہ اوپر سے ہی گزر جائے"..... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور ٹائیگر خاموش ہو گیا۔ وہ سب درختوں اور جھاڑیوں میں اوٹ لیے ہوئے تھے۔ ان سب کی نظریں کھلی جگہ پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد واقعی ایک چھوٹا مگر تیز رفتار ہیلی کاپٹر جزیرے کے کھلے حصے میں اتر گیا۔ ہیلی کاپٹر سے ایک آدمی نیچے اترا اور پھر وہ تیزی سے سپیشل وے کے کھلے حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات اتنی دور سے بھی نمایاں نظر آ رہے تھے۔

"خبردار ہاتھ اٹھا دو ورنہ"..... عمران نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے

www.urdukorner.com

میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فائر کر دیا۔ نوجوان عمران کی آواز سن کر ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا مگر دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے واپس ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑا۔ مگر عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور اس بار دھماکے کے ساتھ ہی وہ نوجوان چیخ کر نیچے گرا۔ نیچے گر کر اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"اس کو اٹھا کر یہاں لے آؤ جوانا اور ٹائیگر تم جا کر اس کے ہیلی کاپٹر کی تلاشی لو"..... عمران نے اس آدمی کے ساکت ہوتے ہی جوانا اور ٹائیگر سے کہا اور وہ دونوں تیزی سے ہیلی کاپٹر اور اس آدمی کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران نے ریوالور کا چیمبر کھول کر دیکھا اور پھر مسکرا کر اس نے اسے بند کیا اور ریوالور ایک طرف کو اچھال دیا۔ وہ خالی ہو چکا تھا۔

تھوڑی دیر بعد جوانا اس نوجوان کو اٹھائے واپس آ گیا۔ گولی اس کے کولہے پر لگی تھی اور وہاں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔

"جوزف تھیلے میں فرسٹ ایڈ باکس موجود ہے۔ اس کی پینڈیج کر دو"..... عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔ جب تک جوزف ہیلی کاپٹر میں موجود تھیلے میں سے فرسٹ ایڈ باکس نکالتا عمران نے جھک کر اس نوجوان کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر جیسے ہی اس کے کوٹ کی ایک اندرونی جیب سے ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکلا عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تو یہ مائیکل ہے۔ ہاٹ فیلڈ کا آخری چیف۔ لیکن یہ واپس یوں آ گیا ہے"۔ عمران نے اس آلے کو دیکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اس کی نظریں مسلسل اس آلے پر جمی ہوئی تھیں۔ جوزف نے اس دوران اس نوجوان کے زخم کی پینڈیج کر دی اور ٹائیگر بھی واپس آ گیا تھا۔ ہیلی کاپٹر سے اسے کوئی خاص چیز نہ ملی تھی۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کہا اور جوزف نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جوزف پیچھے ہٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نوجوان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ درد کی شدت سے اس کا چہرہ کافی حد تک بگڑ سا گیا تھا۔

"تو ٹارزن کی واپسی ہو ہی گئی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ نوجوان بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ انتہائی حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"تم۔ تم یہاں۔ کمپیوٹر نے تو تمہاری یہاں موجودگی ظاہر نہ کی تھی"۔ نوجوان نے اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کی آواز سنتے ہی عمران کنفرم ہو گیا کہ یہ واقعی مائیکل ہے۔ ورنہ اس سے پہلے اس کے ذہن میں یہ خیال بھی آیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ چوروں کو مور پڑ جانے والی بات ہو گئی ہو۔

"کمپیوٹر۔ تو تمہارے اس ہیلی کاپٹر میں سرچنگ کمپیوٹر بھی نصب ہے"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

www.urdukorner.com

"ہاں پہلی بار سرچنگ کمپیوٹر نے جزیرے پر صرف ہیلی کاپٹر کی نشاندہی کی ہے۔ اس کے علاوہ جزیرے پر کوئی زندہ انسان موجود نہ تھا۔ اس پر میں یہی سمجھا تھا کہ تم لوگ دوسرے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر یہاں سے نکل گئے ہو۔ اس لئے میں نے کمپیوٹر میزائل گن سے دوسرا ہیلی کاپٹر اڑا دیا تھا۔ لیکن اب واپسی کے وقت کمپیوٹر نے پھر یہی کاشن دیا کہ جزیرے پر کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے اور نہ اس نے کسی ہیلی کاپٹر کی موجودگی ظاہر کی۔ لیکن تم چار آدمی بھی یہاں موجود ہو اور ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"..... مائیکل نے کراہتے ہوئے کہا۔ اس نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اس کوشش میں ناکام رہنے کی وجہ سے واپس بیٹھ گیا تھا۔

"تمہارا کمپیوٹر درست ہے۔ پہلی بار ہم جزیرے پر موجود ہی نہ تھے سمندر میں تھے۔ جب کہ دوسری بار یقیناً تم نے کمپیوٹر کو صرف لیبارٹری والے حصے پر فکس کیا ہوگا۔ سارے جزیرے تک اس کی چیکنگ رینج نہ بڑھائی ہوگی"..... عمران نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ واقعی غلطی مجھ سے ہوئی تھی۔ میں نے سوچا تھا کہ اگر کوئی ہوگا تو بہرحال لیبارٹری والے حصے پر ہوگا"..... مائیکل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے یہ نہیں بتایا کہ تمہیں واپس آنے کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی۔ تم تو شاید ڈربن چلے گئے تھے"..... عمران نے کہا۔

"نہیں میں نے اپنے ہیلی کاپٹر کا رخ ضرور ڈربن کی طرف رکھا تھا

لیکن میرا پروگرام موزنبیق جانے کا تھا۔ لیکن پھر راستے میں مجھے خیال آیا کہ ہاٹ فیلڈ کا اکاؤنٹ سوئٹزر لینڈ کی جن بنکوں میں ہے۔ وہاں سپیشل کوڈ استعمال ہوتے ہیں اور مارسیا نے اکاؤنٹس تو میرے نام منتقل کرا دیئے تھے لیکن اس نے مجھے وہ سپیشل کوڈ نہ بتایا تھا اور بغیر سپیشل کوڈ کے میں وہاں سے ایک پیسہ بھی حاصل نہ کر سکتا تھا۔ مجھے اس وقت مارسیا سے پوچھنے کا خیال نہ آیا اور مارسیا نے شاید اس لئے جان بوجھ کر نہ بتایا تھا کہ وہ تمام راز مجھے بتانا اپنی حفاظت کے خلاف سمجھتی ہوگی..... بہرحال جب مجھے اس بات کا خیال آیا تو میں واپس مالا گوسی پہنچ گیا۔ وہاں کرنل ڈارسن کا مخصوص آفس موجود ہے۔ مجھے یقین تھا کہ یہ کوڈ وہاں سے مل جائے گا..... لیکن وہاں پہنچ کر مجھ پر ایک اور حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ کرنل ڈارسن نے یہ کوڈ ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ کر رکھا ہے اور ہیڈ کوارٹر میں صرف مارسیا اس سے واقف تھی کیونکہ وہ ان معاملات کو ڈیل کرتی تھی اور کسی کو اس کا علم نہ تھا۔ اس پر میں نے ٹرانسمیٹر کی مدد سے ماسٹر کمپیوٹر سے رابطہ قائم کیا لیکن ماسٹر کمپیوٹر سے کال لنک ہی نہ ہو سکی۔ اس پر میں گھبرا گیا کہ کہیں تم لوگوں نے لیبارٹری نہ تباہ کر دی ہو۔ اس بات کو چیک کرنے کے لئے میں یہاں آیا تھا"..... مائیکل نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اسی لئے تم نے کنٹریکٹ چارجر کو زیرو کر دیا تھا"..... عمران نے چونک کر کہا اور مائیکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdukorner.com

"ہاں مجھے خطرہ تھا کہ کہیں لیبارٹری تباہ نہ ہو جائے۔ کیونکہ اگر لیبارٹری تباہ ہو جاتی تو میری اب تک کی ساری جدوجہد سرے سے ہی بیکار چلی جاتی۔ مجھے ہاٹ فیلڈ کی دولت سے ایک پائی بھی نہ مل سکتی اور جس دولت کے حصول اور اس سے عیش کرنے کے لئے میں نے یہ سارا سیٹ اپ ختم کیا تھا۔ میں نے سوچا تھا کہ خواہ مخواہ بکھیڑوں میں پڑنے کی بجائے باقی زندگی ہر فکر سے آزاد رہ کر عیش و عشرت سے گزاری جائے"..... مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اس کنٹریکٹ چارجر کو زیرو کر دینے کی وجہ سے لیبارٹری ایک بار پھر بچ گئی ہے۔ ورنہ اب تک یہ مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہوتی"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

"تباہ ہو جاتی وہ کس طرح۔ ارے ہاں تم نے بتایا نہیں کہ تم نے سپیشل وے کیسے کھول لیا تھا وہ مجھے کھلا ہوا نظر آیا تھا"..... مائیکل نے کہا۔

"تمہاری کال کی وجہ سے میرے ذہن میں آئیڈیا آیا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ کنٹریکٹ چارجر پر بلاسٹنگ نظام منتقل ہو جانے کی وجہ سے ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرولنگ نظام خود بخود آف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس منتقلی سے ماسٹر کمپیوٹر کی کنٹرولنگ فریکوئنسی بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس آئیڈیئے کو سامنے رکھ کر میں نے کام کیا۔ کنٹرولنگ نظام اور اس کے تحت سرچنگ آئی کے آف ہو جانے کی وجہ سے اب فرسٹ ونگ کا تمام حفاظتی نظام بھی ختم ہو چکا تھا اور سوراخوں کو جس میٹریل سے

ماسٹر کمپیوٹر نے مرمت کیا تھا وہ تو عام سا میٹریل تھا لیکن اس کے پیچھے ٹیس کی قوت موجود تھی جس کی وجہ سے پہلے سپر میگنائٹ کی لائنوں کی ائرنگ بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکی تھی۔ چنانچہ میں نے ایک سوراخ پر س کے نیچے وہ لائن موجود تھی۔ جس سے یہ وے کھلتا ہے۔ ریوالور ں گولی سے فائر کیا اور نتیجہ میری مرضی کے عین مطابق نکلا۔ بھاری یوالور کی طاقتور گولی نے اس بار اس عام سے میٹریل کو توڑ کر اس کے نیچے موجود اوپن کرنے والی لائن کو حرکت دے دی اور سپیشل ے جو کسی طرح بھی نہ کھل رہا تھا۔ ریوالور کی صرف ایک گولی سے ل گیا۔ اندر موجود دو رکاوٹیں بھی میں نے ان کا سسٹم گولیوں سے ے کر کے دور کر دیں اور پھر فرسٹ ونگ میں پہنچ کر میں نے لنکنگ شین ٹریس کر لی جس سے فرسٹ ونگ اور سیکنڈ ونگ کا رابطہ ماسٹر یوٹر کے ذریعے قائم تھا۔ میں نے اسے آپریٹ کر کے تمہاری آواز اور ہ میں ماسٹر کمپیوٹر کو بلاسٹنگ نظام کو فائر کرنے کا کوڈ حکم دے دیا ں کے بعد ہم باہر آ گئے۔ لیبارٹری کو پندرہ منٹ بعد خود بخود تباہ ہو ا چاہیئے تھا۔ لیکن شاید تم نے اس دوران کنٹریکٹ چارجر کو زیرو کر اور اس طرح میری سکیم فیل ہو گئی اور ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرولنگ م دوبارہ حرکت میں آ گیا اور بلاسٹنگ نظام بھی پہلے والے پوائنٹ ال ہو گیا"..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اب اسے تباہ کر دوں گا۔ صرف ماسٹر کمپیوٹر سے وہ سپیشل کوڈ معلوم کرنے اور واپس جانے

www.urdukorner.com

کی اجازت دے دو اور سنو اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس دولت میں سے بھی حصہ دے سکتا ہوں "..... مائیکل نے منت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" کس طرح معلوم کرو گے۔ اب تمہارا تو لنک ہی ماسٹر کمپیوٹر سے نہیں ہو سکتا۔ میرے خصوصی آرڈر کے بعد تمہارے سسٹم کو زیرو کر دینے سے اب تو ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی کی ہی تبدیل ہو چکی ہو گی "..... عمران نے کہا۔

" تم نے اسے کیا حکم دیا تھا۔ مجھے بتاؤ میں اس معاملے میں خصوصی مہارت رکھتا ہوں۔ میں کمپیوٹر کو ڈیل کر لوں گا "۔ مائیکل نے بے چین سے لہجے میں کہا اور عمران نے اسے وہ کوڈ بتا دیئے جو اس نے اندر جا کر ماسٹر کمپیوٹر کو نوٹ کرائے تھے۔

" اوہ واقعی ایسا ہو چکا ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو مجھے ٹرانسمیٹر دو میں ابھی اسے دوبارہ کنٹرول کرتا ہوں "..... مائیکل نے کہا۔

" او۔ کے لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ سائنس کی اس لائن میں کچھ تھوڑی بہت سدھ بدھ مجھے بھی حاصل ہے "..... عمران نے کہا تو مائیکل تکلیف میں مبتلا ہونے کے باوجود بے اختیار ہنس پڑا۔

" معمولی سی سدھ بدھ۔ بہرحال میں نے جو وعدہ کیا ہے وہ ہر صورت میں پورا کروں گا "..... مائیکل نے کہا۔

" جوانا اسے اٹھا کر ہیلی کاپٹر کے اندر لے چلو۔ وہاں کا ٹرانسمیٹر ہی اب کام آ سکتا ہے "..... عمران نے کہا اور جوانا نے مائیکل کو بازو سے

کر کھڑا کیا اور پھر اسے اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔ چند لمحوں بعد مائیکل ت وہ سب ہیلی کاپٹر میں موجود تھے۔ مائیکل نے ٹرانسمیٹر پر نسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھا اسے سے دیکھتا رہا اور پھر اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیلتی گئی۔

" گڈ مائیکل تم واقعی اس لائن کے ماہر ہو "..... عمران نے ین آمیز لہجے میں کہا اور مائیکل نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا اور پھر لمحوں بعد جب اس نے نئی فریکوئنسی پر کال دینا شروع کی تو ماسٹر ٹر نے فوراً کال رسیو کر لی۔ مائیکل نے ماسٹر کمپیوٹر سے سب سے ڈ وہ سپیشل کوڈ معلوم کیا جو کرنل ڈارسن نے حفاظت کی غرض س کی سپیشل میموری میں محفوظ کر دیا تھا اور جس کی مدد سے وہ ر لینڈ کے بنکوں میں موجود ہاٹ فیلڈ کی بے پناہ دولت کو نکلوا تھا۔ ماسٹر کمپیوٹر نے جیسے ہی کوڈ اسے بتایا مائیکل کے چہرے پر ت کا جیسے آبشار سا بہنے لگا۔ عمران خاموش بیٹھا سب کچھ سنتا رہا۔ نے کوئی مداخلت نہ کی تھی اور پھر مائیکل نے لیبارٹری کو تباہ کے لئے ماسٹر کمپیوٹر کو خصوصی کوڈ میں احکامات دینے شروع کر اور جب مائیکل نے ٹرانسمیٹر آف کیا تو عمران نے بھی بے اختیار طویل سانس لیا۔ کیونکہ مائیکل نے واقعی اپنا وعدہ پورا کر دیا تھا بارٹری آسانی سے تباہ ہو سکتی تھی۔

دیکھو میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ اب تم خود سمجھتے ہو کہ

www.urdukorner.com

لیبارٹری آسانی سے تباہ ہو سکتی ہے اور اس کا خصوصی کوڈ تمہیں بھی معلوم ہو گیا ہے۔ اب تم اپنا وعدہ پورا کرو اور مجھے واپس جانے دو"۔ مائیکل نے کہا۔

"ہاں تم نے واقعی وعدہ پورا کیا ہے۔ لیکن کیا تم اس لیبارٹری کو تباہ ہوتے نہ دیکھو گے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا تم اس وقت تک یہیں رہو گے۔ میرا خیال ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ چار گھنٹوں بعد ماسٹر کمپیوٹر خود بخود اسے تباہ کر دے گا۔ تم جانتے ہو کہ چار گھنٹوں کا وقفہ مجبوری ہے"۔ مائیکل نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ لیکن میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جانا چاہتا جب تک کہ لیبارٹری میرے سامنے تباہ نہ ہو جائے اور تمہیں بھی اس وقت تک بہرحال یہیں رہنا ہو گا"..... عمران نے جواب دیا اور پھر مائیکل نے کچھ کہنا کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور مائیکل ایک چیخ مار کر وہیں سیٹ پر ہی الٹ گیا۔ عمران کی مڑی ہوئی انگلی کی ایک ہی زوردار ضرب اسے بے ہوشی کی دلدل میں دھکیلنے کے لئے کافی تھی۔

"اب تم اطمینان سے چار گھنٹے گزار سکو گے"..... عمران نے اس کی نبض پکڑ کر چیک کرتے ہوئے کہا اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر گیا۔

"باس اسے بھی نیچے نہ اتار لیں"..... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر

نے عمران کے پیچھے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ پڑا رہنے دو"۔ عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا جوزف اور جوانا وہیں پتھروں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا ماسٹر"..... جوانا نے پوچھا۔

"مائیکل کا اس طرح واپس آنا ہمارے لئے نیک فال ثابت ہوا ہے وہ اس ماسٹر کمپیوٹر کی تمام بنیادی کیز سے واقف ہے۔ ورنہ تو ہم ایک بار پھر اسی جگہ پہنچ گئے تھے جہاں سے چلے تھے۔ بہرحال اب چار گھنٹوں بعد یہ لیبارٹری خود بخود تباہ ہو جائے گی اور اس کے ساتھ ہی ہمارا مشن بھی مکمل ہو جائے گا اور ہاٹ فائٹ اپنے انجام پر پہنچ کر ہمیشہ کے لئے کولڈ بن جائے گی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اطمینان بھرے انداز میں ایک پتھر پر بیٹھ گیا۔

www.urdukorner.com

مائیکل کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار کراہ نکل گئی۔ اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑ رہی تھیں اور اس کے ساتھ ہی اسے فوری طور پر احساس ہو گیا کہ درد کی ان لہروں کی منبع اس کا کولہے کا زخم ہے۔ وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر اچانک اس کی نظریں ہیلی کاپٹر کی سکرین سے کچھ دور پتھروں پر بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑیں تو اس کے ہونٹ بے اختیار سکڑ سے گئے۔ اس کے ذہن میں عمران کے لئے نفرت کی ایک نامعلوم سی لہر دوڑتی چلی گئی۔

"میں نے تمہارا وہ کام کر دیا تھا جو تم زندگی بھر سر پٹخانے کے باوجود نہ کر سکتے لیکن تم نے اس کے باوجود بھی مجھے ضرب لگا کر بے ہوش کر دیا۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے دل میں چور ہے۔ تم مجھے زندہ واپس نہ جانے دو گے بلکہ تم خود یہ ساری دولت حاصل کرنے کا

سوچ رہے ہو۔ نہیں۔ یہ دولت میری ہے۔ صرف میری"..... مائیکل نے سوچتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں تیزی سے خیالات کی لہریں آ جا رہی تھیں اور پھر جیسے جیسے وہ اس بارے میں سوچتا گیا۔ اس کے ذہن میں خیال یقین کی صورت اختیار کر گیا کہ عمران نے اسے اس لئے بے ہوش کیا ہے کہ وہ لیبارٹری کی تباہی تک اسے بہرحال زندہ رکھنا چاہتا ہے اور اس کے بعد وہ اسے مار ڈالے گا اور خود ساری دولت پر قبضہ کر لے گا کیونکہ سپیشل کوڈ اور اکاؤنٹ نمبر کا اسے بھی علم ہو گیا تھا۔ اب اس کے لئے یہ دولت حاصل کرنا کوئی مشکل کام نہ تھا۔

"نہیں یہ دولت میری ہے۔ یہ میں حاصل کروں گا۔ لیبارٹری تو بہرحال تباہ ہو گی لیکن میں تمہیں بھی یہاں سسک سسک کر اور تڑپ تڑپ کر مر جانے پر مجبور کر دوں گا"..... مائیکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک نئی پلاننگ کا بننا تیزی سے بنا جانے لگا۔ سر نیچے جھکا کر اس نے سارے ماحول کا طرح جائزہ لینا شروع کر دیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ بڑھائے اور ہیلی کاپٹر کے بے شمار ڈائلوں اور سوئچوں میں سے ایک سوئچ باکس کو اپنی سے الٹی سمت گھما کر اسے کھولنا شروع کر دیا۔ سوئچ باکس آسانی سے کھل گیا تو مائیکل نے اس کے اندر موجود ایک سرخ رنگ کی تار انگلی سے پکڑا اور ایک زوردار جھٹکا دے کر اسے توڑ دیا۔ تار توڑنے کے بعد اس نے سوئچ باکس کو دوبارہ ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا اور

www.urdukorner.com

اسے ایڈجسٹ کرنے کے بعد وہ آہستہ آہستہ رینگتا ہوا پائلٹ سیٹ سے عقبی سیٹوں کی طرف کھسکنے لگا۔ گو زخم اور جسم میں موجود شدید درد کی وجہ سے اسے ایسا کرنے میں بے حد تکلیف محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ مسلسل پیچھے کھسکتا ہوا ہیلی کاپٹر کی سب سے عقبی کھلی کھڑکی میں پہنچ گیا۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہیلی کاپٹر کی آڑ موجود تھی۔ اس نے اپنی دونوں ٹانگیں کھلی کھڑکی سے باہر نکالیں اور کھڑکی کو ہاتھوں سے پکڑ کر لٹک گیا۔ پھر جیسے ہی اس کے پیر زمین پر لگے اس نے ہونٹ بھینچے اور دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے۔ اس کا جسم تیزی سے لہرایا لیکن اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور پھر آہستہ آہستہ وہ نیچے موجود گھاس اور جھاڑیوں میں لیٹ گیا۔ اس کا اپنا ہیلی کاپٹر اس کھلے حصے کے قریب موجود تھا اور مائیکل کو معلوم تھا کہ اگر وہ سیدھا اس کی طرف گیا تو پھر وہ یقیناً ان خطرناک لوگوں کی نظروں میں آ جائے گا۔ چنانچہ وہ نامعلوم انداز میں رینگتا ہوا ہیلی کاپٹر کی عقبی سمت کو بڑھتا چلا گیا۔ کافی دور جانے کے بعد اس نے اپنا رخ بدلا اور پھر جھاڑیوں کی اوٹ لیتا اور کہنیوں کے بل گھسٹتا ہوا وہ اپنے ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے کی طرف رینگتا چلا گیا وہ حتی الوسع کوشش کر رہا تھا کہ اس کے اس طرح رینگنے سے نہ ہی کوئی آواز پیدا ہو اور نہ ہی جھاڑیوں یا گھاس میں زیادہ تیز حرکت پیدا ہو۔ آہستہ آہستہ لیکن مسلسل رینگنے کے بعد آخر کار وہ اس جگہ پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ جہاں اس کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ پھر وہ مزید آگے بڑھا اور پھر جیسے ہی اس کا جسم

اپنے ہیلی کاپٹر کی دوسری سمت پہنچا وہ تیزی سے حرکت کرتا ہوا ہیلی
اپٹر کے قریب پہنچ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر میں چڑھ جانے میں
امیاب ہو گیا تھا۔ ابھی وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہوا ہی تھا کہ اچانک تیز
ڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور مائیکل اچھل کر آگے بڑھا وہ
ھ گیا تھا کہ لیبارٹری کی تباہی کا آغاز ہو گیا ہے اور ظاہر ہے۔ یہ جگہ
اں ہیلی کاپٹر موجود تھا لیبارٹری کے نزدیک تھی۔ اس لئے ہیلی کاپٹر
ا اس تباہی کی زد میں آ سکتا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے پائلٹ سیٹ
نچا۔ اسی لمحے انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور سمندر کا پانی اس طرح
ان کی طرف اچھلا جیسے کوئی آتش بازی آسمان کی طرف بڑھتی ہے۔
ل نے بجلی کی سی تیزی سے انجن سٹارٹ کیا اور اسے فل ریس
کر اس نے یکلخت ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا لیا اور دوسرے لمحے چھوٹا
زرفتار ہیلی کاپٹر بجلی کی سی تیزرفتاری سے سیدھا آسمان کی طرف
وتا چلا گیا۔ اب خوفناک دھماکوں کا جیسے تانتا سا بندھ گیا تھا
ائیکل کے ذہن پر اس وقت صرف ایک ہی خیال چھایا ہوا تھا کہ
اکاپٹر کو جس قدر جلد ممکن ہو سکے اتنی بلندی پر لے جائے کہ وہ
ی کی تباہی سے پیدا ہونے والے اثرات سے محفوظ رہ سکے اور
بلندی حاصل کرنے کے بعد اس نے اطمینان کا ایک طویل
یا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو وہاں معلق کر دیا۔ اب اسے نیچے
ے آگ اور شعلوں کا آتش فشاں سا نکلتا ہوا صاف دکھائی دینے
ا نے نظریں موڑیں اور پھر اس کے لبوں پر بے اختیار

www.urdukorner.com

مسکراہٹ سی تیر گئی۔اس نے عمران کے دو ساتھیوں کو درختوں کی
اوٹ سے نکل اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے ہوئے چیک کر لیا تھا۔

"ہا۔ہا۔ہا۔ تم لوگوں نے کیا سمجھ لیا تھا کہ تم میری دولت پر قبضہ
کر لو گے اور مجھے ہلاک کر دو گے۔اب تم یہیں تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے
اور یہی تمہاری سزا ہو گی"..... مائیکل نے ہذیانی انداز میں قہقہہ
لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر میں نصب
کمپیوٹر میزائل گن کو مخصوص انداز میں فکس کرنا شروع کر دیا۔
دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر کو تیزی سے موڑا اور پھر اسے اس طرف
کو لے جانے لگا جدھر عمران کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ہیلی کاپٹر کی رفتار
اس نے انتہائی آہستہ رکھی تھی۔لیبارٹری کی تباہی بدستور جاری تھی
مائیکل کا ہیلی کاپٹر اس قدر بلند تھا کہ اسے معلوم تھا کہ نیچے سے ا
کسی بھی ہتھیار سے ہٹ نہیں کیا جا سکتا اور چند لمحوں بعد جب ٹارگ
سکرین پر عمران کے ہیلی کاپٹر کا ہیولہ نظر آنے لگا تو اس نے تیزی
ناب گھما کر ٹارگٹ کو فکس کیا اور اس کے ساتھ ہی ہونٹ بھینچ
س نے فائر بٹن پش کر دیا۔دوسرے لمحے اس کے ہیلی کاپٹر کو ہلکا
جھٹکا لگا اور اس نے سرخ رنگ کا شعلہ تیر کی طرح نیچے عمران کے
کاپٹر کی طرف بڑھتے دیکھا اور پلک جھپکنے میں یہ شعلہ عمران کے
کاپٹر کے اوپر لگے ہوئے پنکھے کے پروں سے ٹکرایا اور ایک لمحے میں
کاپٹر کا پنکھا پرزے پرزے ہو کر بکھر گیا۔اس کے ساتھ ہی مائیکل
ایک فاتحانہ قہقہہ لگایا اور پھر تیزی سے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر پر

فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔اب اس کے چہرے پر حقیقی
فاتحانہ چمک ابھر آئی تھی۔کیونکہ اب وہ حقیقتاً عمران اور اس کے
ساتھیوں کو بے بس کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔اس نے ہیلی کاپٹر کا
صرف پنکھا اس لئے تباہ کیا تھا کہ وہ عمران کو ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر پر
کال کر کے بتا دینا چاہتا تھا کہ وہ چاہے کتنا ہی ہوشیار کیوں نہ ہو۔
بہرحال اس سے زیادہ ذہین نہیں ہو سکتا۔

www.urdukorner.com

عمران اور اس کے ساتھی پتھروں پر بیٹھے وقت گزار رہے تھے۔ انہیں چار گھنٹے گزارنے تھے تاکہ وہ لیبارٹری کو اپنی آنکھوں کے سامنے تباہ ہوتے دیکھ سکیں اور اب چار گھنٹے گزرنے ہی والے تھے۔ اسی دوران ٹائیگر ایک بار ہیلی کاپٹر میں جا کر مائیکل کو چیک کر آیا تھا۔ مائیکل اسی طرح پائلٹ سیٹ پر بے ہوش پڑا ہوا تھا اور پھر عمران نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھی اور ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب صرف تین منٹ رہ گئے ہیں اس ہاٹ فائٹ کو انجام تک پہنچنے میں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی مشن کی کامیابی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ انہوں نے اس مشن کو انجام تک پہنچانے میں واقعی بے پناہ انتہائی طویل سے آزما اور جان لیوا جدوجہد کی تھی۔ اسی لئے اب جب کہ حتمی کامیابی کا

وقت قریب آیا تھا۔ ان کے چہروں پر کامیابی اور مسرت کے ملے جلے تاثرات پھیلتے چلے جا رہے تھے اور پھر اچانک تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ سب یہ آوازیں سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"ارے یہ کیا یہ ہیلی کاپٹر کیسے سٹارٹ ہو گیا"..... عمران کے منہ سے اچانک نکلا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑا اور پھر اس کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکلا۔ ہیلی کاپٹر خالی تھا اور مائیکل غائب تھا۔ ٹائیگر بھی دوڑتا ہوا قریب آ گیا۔ اسی لمحے خوفناک اور کان پھاڑ دھماکوں کا تانتا سا بندھ گیا۔ لیبارٹری کی تباہی کا آغاز ہو گیا تھا۔ ان کا مشن کامیاب ہو گیا تھا۔ ہاٹ فائٹ اپنے انجام کو پہنچ رہی تھی۔ عمران اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے انجن سٹارٹ کرنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک بار پھر طویل سانس نکل گیا۔ انجن سٹارٹ نہ ہو رہا تھا۔

"کیا ہوا باس یہ مائیکل کیسے نکل گیا اور انجن کیوں نہیں سٹارٹ ہو رہا"..... ٹائیگر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ خوفناک دھماکوں کی وجہ سے اس کی آواز باوجود چیخ کر بولنے کے انتہائی ہلکی سنائی دے رہی تھی۔

"اسے نجانے کیسے جلدی ہوش آ گیا ہے۔ وہ انجن کے ساتھ بھی کچھ کر کے گیا ہے"..... عمران نے جواب دیا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے کیبنگ میں مصروف تھے اور تھوڑی دیر بعد اس نے فالٹ تلاش کر لیا۔

www.urdukorner.com

سوئچ باکس کے اندر ایک تار ٹوٹی ہوئی تھی۔ لیکن ظاہر ہے تار توڑنا تو آسان تھا لیکن اسے جوڑنے کے لئے باقاعدہ مخصوص اوزار کی ضرورت تھی اور اوزار ٹول باکس میں تھے۔

"تم اس تار کو جوڑو ٹائیگر میں اسے دیکھتا ہوں"..... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ سمندر سے آگ اور دھوئیں کے بادل آسمان تک بلند ہو رہے تھے اور جزیرے کا وہ کھلا حصہ بھی اس آگ اور دھوئیں کی زد میں آگیا تھا جو لیبارٹری کے نزدیک تھا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے مائیکل کے ہیلی کاپٹر کو آسمان کی انتہائی بلندی پر معلق دیکھ لیا۔ ابھی عمران اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر آگے بڑھنے لگا اور پھر اس کا رخ اسی طرف کو ہو گیا جدھر وہ اور ان کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

"ٹائیگر ٹائیگر ہیلی کاپٹر چھوڑو۔ وہ اس پر میزائل فائر کرنے والا ہے جلدی آؤ اور دوڑو"..... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کی طرف واپس دوڑنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ خوفناک دھماکوں کی وجہ سے اس کی آواز شاید ٹائیگر کے کانوں تک نہ پہنچ سکے۔ لیکن اسی لمحے اس نے ٹائیگر کو چھلانگ لگا کر ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ اس تک آواز پہنچ گئی ہے اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کی مخالف سمت میں دوڑنا شروع کر دیا اور پھر کافی دور جا کر وہ رک گیا۔ جوزف اور جوانا بھی اس کے ساتھ ہی وہاں پہنچے تھے اور چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی پہنچ گیا۔ اسی لمحے انہیں آسمان سے سرخ

رنگ کا شعلہ سا ہیلی کاپٹر کی طرف لپکتا ہوا دکھائی دیا اور بے اختیار عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ شعلہ درختوں کے درمیان سے گزرتا ہوا ہیلی کاپٹر کے پنکھے سے ٹکرایا اور ایک دھماکے کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کے پنکھے کے پرزے ہر طرف بکھر گئے۔

"یہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے یا ٹارگٹ غلط ہو گیا ہے"۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کی بجائے صرف پنکھے کو تباہ ہوتے دیکھ کر کہا۔

"وہ کمپیوٹر کی بات کر رہا تھا باس اور کمپیوٹر سے تو ٹارگٹ میں غلطی نہیں ہو سکتی۔ میرا خیال ہے۔ اس نے پنکھا اس لئے تباہ کیا ہے کہ اس طرح ہیلی کاپٹر تو بہرحال بیکار ہو ہی جائے گا لیکن ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر بچ جائے گا۔ اب وہ یقیناً اپنے فاتحانہ قہقہے ہمیں سنوانا چاہتا ہو گا"..... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ اس کا حق ہے ٹائیگر۔ اس نے بہرحال آخری لمحات میں بڑی کامیاب جدوجہد کی ہے۔ اس زخمی حالت میں ہیلی کاپٹر سے اترنا اور پھر یقیناً ایک لمبا چکر کاٹ کر رینگتے ہوئے اپنے ہیلی کاپٹر تک اس طرح پہنچا کہ ہمیں معمولی سی سرسراہٹ بھی سنائی نہ دے۔ یہ واقعی اس کی کامیابی ہے"..... عمران نے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ مائیکل کی بجائے اپنے کسی ساتھی کی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کر رہا ہو۔

"لیکن اب ہم یہاں سے واپس کیسے جائیں گے"..... ٹائیگر نے

www.urdukorner.com

ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔ کوئی نہ کوئی سبب پیدا کر دے گا۔ تم جس طرح گھبرا رہے ہو۔ اس طرح گھبرانے سے کیا تمہارے بازوپروں میں تبدیل ہو جائیں گے"..... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا اور ٹائیگر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ وہ جب ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچے تو ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکل رہی تھی۔ لیبارٹری کی تباہی کے دھماکے اب ختم ہو چکے تھے۔ البتہ سمندر کا پانی ابھی تک طوفان بنا ہوا نظر آ رہا تھا۔ عمران ہیلی کاپٹر پر چڑھا اور اس نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو مائیکل کالنگ اوور"..... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی مائیکل کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس علی عمران اٹنڈنگ یو اوور"..... عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"تم نے دیکھا علی عمران کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ ہاٹ فیلڈ کی عظیم الشان اور ناقابل تسخیر لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے لیکن تم نے میرے ساتھ دھوکہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ تم نے مجھے اس لئے بے ہوش کیا تھا کہ لیبارٹری کی تباہی کے بعد تم مجھے ہلاک کر کے یہاں سے نکل جاؤ اور پھر ہاٹ فیلڈ کی ساری دولت پر قبضہ کر لو۔ تم شاید میری بے ہوشی سے پوری طرح مطمئن تھے لیکن تمہیں میرے زخم کا خیال نہ آیا تھا۔ زخم میں موجود درد کی وجہ سے مجھے تمہاری توقع

سے پہلے ہوش آ گیا اور پھر میں نے تم سے بھرپور انتقام لینے کا فیصلہ کر لیا اور اب دیکھو تمہارا ہیلی کاپٹر ناکارہ ہو چکا ہے اور ہیلی کاپٹر کے بغیر تم چاہے جو کچھ بھی کر لو تم اس موت کے جزیرے سے باہر نہیں نکل سکتے اب تم یہاں تڑپ تڑپ کر اور سسک سسک کر مرو گے جب کہ میں ایکریمیا میں بیٹھ کر ہاٹ فیلڈ کی دولت سے عیش کی زندگی گزاروں گا۔ اب تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ تم چاہے کتنے ہی ذہین ہوشیار کیوں نہ ہو تم مائیکل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ میں اگر چاہوں تو میرے پاس اتنے میزائلوں کا ذخیرہ موجود ہے کہ میں اس پورے جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کر دوں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم عبرت ناک موت مرو۔ انتہائی عبرت ناک اور ایسی موت تمہارا مقدر بن چکی ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اس جزیرے پر سائنائیڈ گیس کے میزائل فائر ہو چکے ہیں اس لئے یہاں کا پانی اور یہاں کے پھل سب زہر آلود ہو چکے ہیں۔ اب تمہیں یہاں پینے کے لئے نہ پانی کا ایک قطرہ ملے گا اور نہ کھانے کے لئے گھاس کا ایک تنکا اور اس سے تم اپنی عبرت ناک موت کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہو۔ ہمیشہ کے لئے الوداع۔ وکٹری فار مائیکل۔ اوور اینڈ آل ..... مائیکل کی فاتحانہ آواز سنائی دیتی رہی اور پھر اس نے عمران کی کوئی بات سنے بغیر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کی بات سن کر ٹائیگر اور جوانا دونوں کے چہرے سکڑ سے گئے تھے جب کہ جوزف کے چہرے پر لاتعلقی کا عنصر نمایاں تھا جیسے اسے ان حالات سے کسی قسم کا کوئی تعلق ہی نہ ہو۔ جب کہ عمران کے چہرے پر اطمینان کے ایسے

www.urdukorner.com

تاثرات تھے جیسے مائیکل نے جو کچھ کہا ہو۔ وہ سب غلط ہو۔

"باس کاش مائیکل کو زندہ رکھنے کی بجائے ہلاک کر دیا جاتا تو بہتر تھا"..... ٹائیگر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کاش کا لفظ بذات خود اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی پہلے حماقت کر چکا ہے اور جب حماقت ہو جائے تو پھر چاہے تم کاش کہو یا نہ کہو اس سے کیا فرق پڑتا ہے اور یہ حماقت مائیکل کو زندہ رکھنے کی نہیں ہے۔ جب تک لیبارٹری تباہ نہ ہو جاتی۔ بہرحال زندہ رکھنا ایک مجبوری تھا لیکن حماقت یہ ہوئی ہے کہ اس کی بے ہوشی کے وقفے کا جائزہ لیتے ہوئے اس کے زخم کا خیال نہیں رکھا گیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا ہوگا"..... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہی کچھ ہوگا جو مائیکل نے بتایا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر صورت حال تو انتہائی خوفناک ہے۔ نہ یہاں پینے کا پانی ہے اور نہ کھانے کی کوئی چیز نہ کوئی ایسا ذریعہ ہے جس سے ہم یہاں سے باہر جا سکیں گے"۔ جوانا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جوزف تم کیا کہتے ہو"..... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ اگر تم مطمئن ہو تو میں بھی مطمئن ہوں۔ اگر یہاں موت آنی ہے تو اسے کون روک سکتا ہے"۔ جوزف

نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تو مشن کامیاب ہونے کے باوجود بھی کامیاب نہ ہو سکا"۔ ائیگر نے کہا۔ وہ واقعی بے حد بے چین سا ہو رہا تھا۔

"کیوں۔ لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے بلکہ ایک لحاظ سے ہاٹ فیلڈ ہی تم ہو چکی ہے۔ اس لئے آئندہ بھی اس ہولناک ایجاد کے بننے کا سکوپ ہیں رہا۔ اربوں کھربوں مسلمان اس ہولناک ایجاد کے خطرناک ضمرات سے محفوظ ہو چکے ہیں کیا یہ مشن کی کامیابی نہیں ہے"۔ ران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مگر"..... ٹائیگر نے بات کرتے کرتے اچانک سختی ے ہونٹ بھینچ لئے۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ اگر تمام راستے بند نظر آ رہے ں تب بھی ایک راستہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ اس کے باوجود تم نے ی بات پر دھیان نہیں دیا۔ اب بھی بظاہر تمام راستے بند نظر آ رہے اور تم موت کو سامنے دیکھ کر بے چین ہو رہے ہو لیکن اگر تم ت کے خوف کو ذہن سے نکال کر غور کرو تو ایک راستہ تمہیں واضح ر پر کھلا نظر آئے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اختیار چونک پڑا۔

"راستہ کھلا ہے۔ کون سا باس"..... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"مائیکل نے حماقت کی ہے کہ ہیلی کاپٹر کا صرف پنکھا تباہ کیا ہے۔ اس کے ٹرانسمیٹر کی مدد سے مدد طلب کی جا سکتی ہے"..... عمران

www.urdukorner.com

نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ اوہ واقعی واقعی اس کا تو مجھے خیال بھی نہ آیا تھا۔ اوہ خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے"۔ ٹائیگر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واقعی ماسٹر آپ کا ذہن کمال کا ہے"..... جوانا نے کہا۔

"کمال کا۔ ارے نہیں۔ میرا اپنا ہے"..... عمران نے چونک کر کہا اور جوانا اور ٹائیگر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم خوش تو ہو رہے ہو ٹائیگر لیکن مالا گوسی میں تمہارا کوئی آدمی واقف ہے جس کی ٹرانسمیٹر فریکونسی تم جانتے ہو اور جس کے پاس اتنے وسائل ہوں کہ وہ ہمیں یہاں سے نکال کر لے جا سکے"۔ اچانک عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر تشویش کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ اوہ باس واقعی۔ ایسا تو کوئی آدمی نہیں ہے۔ پھر..... پھر باس"..... ٹائیگر جو چند لمحے پہلے خوشی سے اچھل رہا تھا ایک بار پھر سوڈے کی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

"پھر وہی ناامیدی والی بات۔ پھر سارے راستے بند سمجھ لئے تم نے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی اور دوسرے لمحے ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ عمران نے ٹرانسمیٹر پر ایس۔ او۔ ایس فریکونسی ایڈجسٹ کر دی تھی۔ وہ فریکونسی جو پوری دنیا میں مدد کے

لئے بین الاقوامی طور پر استعمال کی جاتی تھی اور پھر عمران نے ایس۔ او۔ ایس فریکونسی پر مدد کی کال دینا شروع کر دی۔

"ایس مالا گوسی انٹرنیشنل سروے ڈیپارٹمنٹ اٹنڈنگ یو۔ ایس۔ او۔ ایس کی تفصیل دیں اوور"..... اچانک ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی اور ٹائیگر کے چہرے پر تیزی سے اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"ہم بلیک آئی لینڈ سے بول رہے ہیں"..... بلیک آئی لینڈ جو مالا گوسی سے شمال مغرب کی طرف ایک جزیرہ ہے اور جس کے چاروں طرف انتہائی طوفانی لہریں ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ ہم چار افراد ہیں اور ہمارا ہیلی کاپٹر ناکارہ ہو چکا ہے۔ ہمارا تعلق اقوام متحدہ کے جنرل سروے ڈیپارٹمنٹ ایکریمیا سے ہے اوور"..... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا بے فکر رہو۔ ہم ہیلی کاپٹر بھیج رہے ہیں۔ بے فکر رہو۔ اوور اینڈ آل"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ماسٹر اس مائیکل کو کیا آپ بھول جائیں گے"۔ جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں جوانا۔ اس نے جس انداز میں ہمیں بے بسی کی موت مارنے کا پلان بنایا تھا۔ اب اسے بھولنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسے اس کی سزا بہرحال ملے گی"..... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ

www.urdukorner.com

ہوتے ہوئے کہا۔

"مگر باس وہ نجانے کہاں چلا گیا ہو"..... ٹائیگر نے کہا۔

"کہیں بھی چلا جائے۔ اسے ٹریس کرنا انتہائی آسان ہے اور تم دیکھنا کہ وہ کتنی آسانی سے ٹریس ہو جائے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اور جوانا نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے اب انہیں عمران کی بات پر مکمل یقین آ چکا ہو۔

سیاہ رنگ کی کار ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن کی شاہراہ پر خاصی تیز رفتاری سے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سڑک پر ٹریفک کا اژدہام تھا۔ لیکن ٹریفک کے اصولوں کی مکمل پابندی ہونے کی وجہ سے اس قدر رش کے باوجود کسی جگہ کوئی پریشانی یا گڑبڑ نظر نہ آ رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جب کہ سائیڈ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹوں پر جوزف اور جوانا براجمان تھے۔ انہیں ولنگٹن آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔ اس وقت عمران اور ٹائیگر دونوں ایکریمی میک اپ میں تھے۔ جب کہ جوزف اور جوانا کے چہرے بھی تبدیل ہو چکے تھے۔ کار سڑک پر تیزی سے دوڑتی ہوئی شہر کی ایک ایسی رہائشی کالونی میں داخل ہوئی جو بڑی بڑی اور عالیشان کوٹھیوں کی وجہ سے انتہائی متمول ترین افراد کی کالونی لگتی تھی۔ عمران نے کالونی میں داخل ہو کر کار کو بائیں سائیڈ روڈ پر موڑا اور پھر ایک شاندار اور عظیم الشان کوٹھی کے

www.urdukorner.com

گیٹ پر جا کر اس نے کار روک دی۔ کوٹھی کے گیٹ سے لٹھ ستون پر ابراہم رونالڈ کے الفاظ نمایاں طور پر پیتل کی پلیٹ پر چمکتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ عمران نے کار روکتے ہی دروازہ کھولا اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک باوردی ملازم باہر آ گیا۔

"یہ کارڈ صاحب کو دے دو"..... عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ملازم کے ہاتھ پر رکھا اور ملازم بغیر کوئی جواب دیئے واپس مڑ گیا۔ عمران واپس آ کر دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد مین پھاٹک کھلا اور اسی باوردی ملازم کی شکل نظر آئی وہ انہیں اندر جانے کا اشارہ کر رہا تھا۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی اور پھر وسیع و عریض پارک لائن کراس کر کے وہ پورچ میں پہنچ گئے جہاں دو نئی مگر انتہائی قیمتی کاریں پہلے سے موجود تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی کار سے نیچے اترے تو تھری پیس سوٹ پہنے ایک آدمی برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر ان کی طرف بڑھا۔

"میں جناب ابراہم رونالڈ کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں آیئے تشریف لایئے"..... آنے والے نے انتہائی بااخلاق لہجے میں کہا۔

"شکریہ"..... عمران نے کہا اور پھر وہ اس آدمی کی رہنمائی میں ایک وسیع و عریض لیکن انتہائی قیمتی فرنیچر سے سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے۔ کوٹھی کی بناوٹ اور ڈرائنگ روم کی سج دھج بتا رہی تھی کہ اس کوٹھی کا مالک کروڑ پتی کیا بلکہ ارب پتی ہے تھوڑی دیر بعد ایک

باوردی ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا اور اس نے کوک کی بوتلیں ان کے سامنے رکھیں اور پھر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا۔ اسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہی ابراہم رونالڈ ہے۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر اور اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

"تشریف رکھیئے۔ میرا نام ابراہم رونالڈ ہے"..... نوجوان نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ کیے بغیر وہ اطمینان سے ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"میرا نام آرنلڈ ہے اور جیسا کہ آپ نے کارڈ پر پڑھ لیا ہے۔ میرا تعلق دفاقی ٹیکس ڈیپارٹمنٹ سے ہے"..... عمران نے کہا تو ابراہم رونالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں نے پڑھ لیا ہے اور اس بات پر مجھے حیرت ہے کہ آپ نے جب مجھے فون کیا تھا تو بھی میں نے آپ کو یہی کہا تھا کہ اس سلسلے میں آپ میرے قانونی مشیر سے ملاقات کریں لیکن آپ براہ راست گفتگو پر مصر رہے تھے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ مجھے تو ٹیکس کے سلسلے میں کسی بات کا کوئی علم نہیں ہے۔ یہ سارا کام میرا اٹارنی سرانجام دیتا ہے"۔ ابراہم رونالڈ نے اس بار قدرے خشک لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ لیکن ہم آپ سے آپ کے ٹیکس کے بارے میں کوئی بات کرنے کے لئے نہیں آئے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

www.urdukorner.com

"تو پھر آپ کی آمد کی وجہ"..... ابراہم نے بے اختیار چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم دراصل ہاٹ فائٹ کو اختتام تک پہنچانے کے لئے آئے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو رونالڈ اس بار بری طرح چونک پڑا۔

"ہاٹ فائٹ کیا مطلب میں آپ کی بات نہیں سمجھا"..... رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم تھی ہاٹ فیلڈ۔ اس نے افریقہ کے ایک جزیرے بلیک آئی لینڈ کے ساتھ سمندر کی تہہ میں ایک لیبارٹری بنائی تھی جس میں کسی ہولناک ایجاد پر ریسرچ ہو رہی تھی۔ جس کی مدد سے یہ تنظیم پوری دنیا پر قبضہ کر سکے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر بلیک آئی لینڈ سے کچھ فاصلے پر ایک اور جزیرے زاراکا پر تھا۔ مختصر یہ کہ اس ہاٹ فیلڈ کے نئے چیئرمین مائیکل نے یہ لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر خود ہی تباہ کر دیا۔ لیکن وہ چار افراد کو اس بلیک آئی لینڈ پر عبرتناک موت مرنے کے لئے چھوڑ آیا۔ ہمارا تعلق ٹیکس ڈیپارٹمنٹ سے بظاہر ضرور ہے لیکن دراصل ہمارا تعلق اقوام متحدہ کی ایک خفیہ تنظیم سے ہے۔ یہ افراد پاکیشیائی تھے اور ہاٹ فیلڈ کے خلاف ہاٹ فائٹ کر رہے تھے۔ ہماری تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کو پاکیشیا سے اطلاع دی گئی کہ اس مائیکل کو تلاش کیا جائے۔ تاکہ اس ہاٹ فائٹ کو اس کے انجام تک پہنچا دیا جائے۔ ہم نے اس کی تلاش شروع کی تو ہمیں ایک اطلاع ملی کہ اس کا تعلق کسی نہ کسی طرح سے آپ سے رہا ہے اور ہم اس لئے یہاں آئے

ہیں تاکہ آپ جو کچھ مائیکل کے متعلق جانتے ہوں ہمیں بتا دیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کو جس نے بھی یہ اطلاع دی ہے۔ سراسر غلط دی ہے۔ میرے دوستوں تو کیا واقف کاروں میں بھی مائیکل نام کا کوئی آدمی نہیں ہے۔ اس لئے میں اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا اور اب آپ جا سکتے ہیں۔ میں بے حد مصروف آدمی ہوں اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں ان لایعنی اور فضول باتوں میں گزار سکوں"..... ابراہم رونالڈ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اٹھتے ہوئے اس کا ایک ہاتھ اس کی جیب میں رینگ گیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"او۔ کے۔ آپ جیسے معزز آدمی کی بات ہی درست ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو نہ ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ابراہم رونالڈ کے ستے ہوئے چہرے پر بے اختیار اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے لیکن دوسرے لمحے عمران بجلی کی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی مائیکل چیختا ہوا اچھل کر قائین پر گرا ہی تھا کہ ٹائیگر کی لات گھومی اور اٹھتے ہوئے رونالڈ کی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور لات نے اسے یکلخت ساکت کر دیا۔

"تم دونوں باہر جاؤ اور جتنے بھی ملازم ہوں سب کو وقتی طور پر آف

www.urdukorner.com

کر دو "..... عمران نے مڑ کر جوزف اور جوانا سے کہا اور وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے بیرونی دروازے سے باہر نکل گئے۔

"اس کا کوٹ عقب سے نیچے کر دو اور پھر اسے صوفے پر ڈال دو"۔ عمران نے دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اس کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا واپس آئے۔

"بارہ ملازم تھے سب ہاف آف ہو چکے ہیں "..... جوانا نے کہا اور عمران اس کے اس ہاف آف لفظ پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ ٹائیگر "..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے صوفے پر پڑے ہوئے ابراہم رونالڈ کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد رونالڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو ٹائیگر نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے بٹھا دیا۔ کیونکہ کوٹ عقب میں کافی نیچا کر دیئے جانے کی وجہ سے رونالڈ کے دونوں بازو جکڑے ہوئے تھے اور اسی وجہ سے وہ خود اٹھ کر نہ بیٹھ سکتا تھا۔

"یہ۔ یہ تم نے۔ تم نے کیا کر دیا ہے۔ یہ کیا مطلب"۔ رونالڈ نے اپنے بازوؤں کو جھٹکے دے کر کوٹ کو عقب سے اونچا اٹھانے کی لاشعوری کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہ اب بے بس ہو چکا تھا۔

"اسے ہم کوٹ کڑی کہتے ہیں مسٹر مائیکل سابق چیف آف ہاٹ

فیلڈ"..... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں مسکراتے ہوئے کہا تو رونالڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب میرا نام ابراہم رونالڈ ہے۔ مائیکل نہیں ہے"۔ رونالڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب تم نے ہمیں پہچان لیا ہو گا اور اب خود دیکھ لو کہ ہم تمہاری طرف سے دی گئی وہ عبرت ناک موت مرنے کے لئے جزیرے میں نہیں رہ گئے بلکہ وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہماری کوشش کی بھی داد دو کہ ہم نے تمہیں انسانوں کے اس جنگل میں بھی تلاش کر لیا ہے۔ پلاسٹک سرجری سے چہرے بدلوانے، بالوں کا ڈیزائن تبدیل کروانے اور نام بدل لینے سے تم دوسروں کے لئے تو ابراہم رونالڈ بن سکتے ہو ہمارے لئے نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں ابراہم رونالڈ ہوں "..... مائیکل نے اپنی بات پر اصرار جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"سنو مائیکل وہاں جزیرے پر جب میں نے تمہیں بے ہوش کیا تھا میرا ہرگز یہ مقصد نہ تھا کہ میں تمہیں ہلاک کرنا چاہتا ہوں اور نہ مجھے ہاٹ فیلڈ کی دولت سے کوئی دلچسپی تھی۔ میرا مشن لیبارٹری کی تباہی اور ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ تھا۔ میں نے تمہیں صرف اس لئے بے ہوش کیا تھا کہ جب تک لیبارٹری تباہ نہ ہو جاتی میں تمہیں

www.urdukorner.com

وہاں سے جانے نہ دینا چاہتا تھا اور چونکہ وقفہ چار گھنٹوں کا تھا مجھے معلوم تھا کہ تم نے اپنی بات پر اصرار جاری رکھنا تھا۔ اس لئے میں نے تمہیں بے ہوش کر دیا تھا۔ میرے نقطہ نظر سے لیبارٹری کی تباہی کے ساتھ ہی ہاٹ فیلڈ کے خلاف یہ طویل ہاٹ فائٹ ختم ہو جانی تھی۔ لیکن تم نے جس سفاکی اور بے رحمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں اس جزیرے میں عبرت ناک موت مرنے کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ اس سے میں نے ہاٹ فائٹ کو تمہاری موت تک بڑھا دینے کا فیصلہ کر لیا اور اب ہم یہاں تمہارے سامنے موجود ہیں۔ اب بولو۔ کیا کہتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"میں پھر یہی کہوں گا کہ میں مائیکل نہیں ہوں۔ میں مائیکل نہیں ہوں۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے"..... مائیکل نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم مزید سننا چاہتے ہو تو سنو۔ تم نے ہیلی کاپٹر کا پنکھا میزائل سے تباہ کر دیا تھا تاکہ تم ٹرانسمیٹر پر ہمیں اپنے فاتحانہ قہقہے سنا سکو۔ لیکن تمہاری اس غفلت نے ہمارا وہاں سے نکلنے کا سامان پیدا کر دیا۔ اگر تم ہیلی کاپٹر تباہ کر دیتے تو پھر ہو سکتا ہے تمہارا مقصد کسی حد تک پورا ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا۔ بہرحال ہم نے ٹرانسمیٹر پر ایس۔او۔ایس فریکوئنسی پر مدد طلب کی اور ہماری کال مالا گوسی میں اٹنڈ کر لی گئی اور پھر ایک ہیلی کاپٹر نے وہاں پہنچ کر ہمیں اس جزیرے سے نکال کر مالا گوسی پہنچا دیا۔ اس طرح ہم اس موت کے جزیرے سے باہر آ جانے میں

کامیاب ہو گئے۔ اس کے بعد مسئلہ تمہاری تلاش کا تھا۔ بظاہر یہ ایک ناممکن کام لگتا تھا لیکن اس کا بھی ایک آسان راستہ موجود تھا۔ سوئٹزر لینڈ کے بنکوں میں تمہارے اکاؤنٹ اور کوڈ نمبر کا مجھے علم ہو چکا تھا۔ اس لئے میں نے اپنے ذرائع سے وہاں سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ اس اکاؤنٹ سے ایک بھاری رقم ولنگٹن کے گرانڈ بنک میں ٹرانسفر کرائی گئی ہے۔ جس اکاؤنٹ میں یہ رقم ٹرانسفر کرائی گئی تھی۔ وہ نمبر بھی ہمیں معلوم ہو گیا۔ یہ اکاؤنٹ تمہارے اصل نام پر تھا لیکن اس میں جو پتہ درج تھا۔ وہ غلط تھا بہرحال ایک دو روز بعد ایک پراپرٹی سنڈیکیٹ کی طرف سے تمہارا انتہائی بھاری مالیت کا چیک کیش ہونے کے لئے اکاؤنٹ میں پہنچا۔ اس کے ساتھ ہی ایک پلاسٹک سرجری ہسپتال کی طرف سے بھی تمہارا جاری کردہ چیک کیش ہونے کے لئے پہنچ گیا۔ چنانچہ معمولی سی تحقیقات سے یہ پتہ چل گیا کہ تم نے ابراہم رونالڈ کے نام سے یہ کوٹھی خریدی ہے اور جس ڈاکٹر نے تمہاری پلاسٹک سرجری کی تھی۔ اس نے ہمیں تمہارے موجودہ حلیے کی تفصیلات بتا دیں اور ہم اطمینان سے یہاں پہنچ گئے"۔ عمران نے مزید تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ تم واقعی انتہائی تیز اور شاطر لوگ ہو۔ میں نے تمہیں سمجھنے میں واقعی غلطی کی ہے۔ میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔ مجھے معاف کر دو۔ تم جتنی دولت چاہو میں تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے معاف کر دو"..... اس بار مائیکل نے انتہائی منت بھرے لہجے میں

www.urdukorner.com

کہا۔

" تم پہلے یہ تسلیم کرو کہ تم واقعی مائیکل ہو باقی باتیں بعد میں ہوں گی "..... عمران نے کہا۔

" ہاں اب اس میں کوئی شک باقی رہ گیا ہے ۔ میرا خیال تھا کہ پلاسٹک سرجری سے حلیہ تبدیل کرا لینے اور نیا نام رکھ لینے سے کوئی مجھے شناخت نہ کر سکے گا لیکن یہ میری حماقت تھی اور مجھے اپنی حماقت تسلیم ہے "..... مائیکل نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

" تم نے لیبارٹری تباہ کرنے ۔ ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے میں ہماری مدد کی ہے اس لئے باوجود اس کے کہ تم ہمیں اس جزیرے پر حتمی طور پر موت کے حوالے کر آئے تھے ۔ ہم تمہیں زندہ چھوڑ سکتے ہیں لیکن اس لئے ہماری ایک شرط ہو گی اور وہ یہ کہ سوئٹزرلینڈ کے بنکوں میں موجود تمام دولت تم اقوام متحدہ کے اس فنڈ میں دے دو جس کے ذریعے دنیا بھر کے غریب اور بیمار بچوں کو مدد فراہم کی جاتی ہے اور آج کل جس فنڈ سے افریقی ملک صومالیہ میں قحط اور بھوک سے مرنے والے لاکھوں بے بس اور مفلوک الحال افراد کی غذائی امداد کی جا رہی ہے ۔ بولو تیار ہو "۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ نہیں ۔ ایسا نہیں ہو سکتا ۔ میں تمام دولت نہیں دے سکتا ۔ تم آدھی دولت لے لو ۔ ساری مت لو ۔ ورنہ میں کیا کروں گا ۔ میری بات مان جاؤ آدھی دولت لے لو اور سنو اسے اپنی ذات کے لئے رکھ لو ۔ دنیا میں غربت ، بھوک اور قحط تو آتے ہی رہتے ہیں اس لئے ان لوگوں

کو چھوڑو ۔ خود اس دولت کا استعمال کرو ۔ اپنی زندگی کو عیش سے گزار دو ۔ آدھی دولت لے لو "..... مائیکل نے کہا۔

" سوچ لو ۔ اگر ہم تمہیں گولی مار دیں تو پھر دولت کا کیا کرو گے "۔ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

" اوہ نہیں مجھے مت مارو ۔ تمہیں تمہارے خدا کا واسطہ ۔ مجھے مت مارو ۔ تم پچھتر فیصد دولت لے لو ۔ مجھے مت مارو "..... مائیکل نے بے اختیار گھگیاتے ہوئے کہا۔

" جس خدا کا تم واسطہ دے رہے ہو ۔ اس کا تو یہی حکم ہے کہ جو دولت تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو ۔ وہ غریبوں اور مستحق افراد میں بانٹ دو اور یہ بھی اس دولت کی بات ہے جو کوئی اسے اپنی محنت سے کمائے لیکن تمہیں تو یہ تمام دولت مفت ملی ہے ۔ تم نے تو صرف اتنا کیا ہو گا کہ ہیڈ کوارٹر میں موجود ڈیوک کو مار ڈالا ہو گا ۔ وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہو گا ۔ تم نے تو اسے کمانے میں کوئی محنت نہیں کی اور جتنی رقم تم وہاں سے ٹرانسفر کرا چکے ہو ۔ تمہاری ضرورت کے لئے اتنی ہی کافی ہے "..... عمران نے کہا۔

" نہیں نہیں یہ میری دولت ہے ۔ یہ سب میری ہے ۔ مجھے مت مارو مجھے مت مارو "..... مائیکل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" آخری بار کہہ رہا ہوں سوچ لو ۔ اس کے بعد شاید تمہیں سوچنے کی بھی مہلت نہ ملے "..... عمران کا لہجہ اور زیادہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

" نہیں نہیں میں ساری دولت نہیں دے سکتا ۔ میں نہیں دے

www.urdukorner.com

سکتا۔ نہیں دے سکتا"..... مائیکل پر تو جیسے پاگل پن کا دورہ سا پڑ گیا تھا۔

"تو سنو تمہاری دولت سوئٹزرلینڈ کے بنکوں سے اقوام متحدہ کے فنڈ میں منتقل بھی ہو چکی ہے۔ صرف تمہیں ہی وہ سپیشل کوڈ اور اکاؤنٹ نمبر معلوم نہ تھا مجھے بھی معلوم تھا۔ اس لئے میں نے اس سپیشل کوڈ کو استعمال کرتے ہوئے تمام دولت اقوام متحدہ کے اس عالمی فنڈ میں منتقل کرا دی ہے۔ اب وہاں بنک میں ایک پائی بھی باقی نہیں رہی۔ اب یہ دولت صحیح مصرف میں آئے گی۔ اب اس سے دنیا کے غریب اور بیمار بچوں کا علاج ہو گا۔ صومالیہ کے لاکھوں قحط زدہ بھوکے افراد کو غذا ملے گی"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اسے مائیکل کی نظروں کے سامنے کر دیا۔

"دیکھ لو۔ اچھی طرح دیکھ لو یہ سرٹیفکیٹ ہے۔ بنک کی طرف سے کہ تمام رقومات اقوام متحدہ کے اکاونٹ میں ٹرانسفر کر دی گئی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ یہ تم نے کیا کر دیا۔ اوہ۔ اوہ"..... مائیکل نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے پہلو کے بل صوفے پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں۔ تمام دولت کے ہاتھ سے چلے جانے کے صدمے سے اس کا ہارٹ فیل ہو چکا تھا۔ وہ مر چکا تھا۔ عمران نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اس کی

آنکھیں بند کیں اور پھر ایک جھٹکے سے اس کا کوٹ اوپر کو کر کے وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"آؤ چلیں۔ اس شخص کی زندگی دولت کے ساتھ وابستہ تھی۔ دولت گئی تو زندگی بھی گئی۔ مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ مجھے اس کے خون سے ہاتھ نہ رنگنے پڑیں گے۔ یہودیوں کی یہ دولت صحیح ٹھکانے پر پہنچ گئی ہے اور یہی میرے نزدیک اس خوفناک، طویل اور جان لیوا جدوجہد، اس ہاٹ فائٹ کا بہترین انجام ہے اور یہی انجام ہونا بھی چاہیئے تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ختم شد

www.urdukorner.com

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ثاقاب پراجیکٹ

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

ثاقاب پراجیکٹ ـــــ پاکیشیا کا ایک ایسا منصوبہ جس سے پاکیشیا کا روشن مستقبل وابستہ تھا لیکن اس پراجیکٹ کو ہائی جیک کر لیا گیا۔

ثاقاب پراجیکٹ ـــــ ایک عظیم پراجیکٹ جسے کافرستانی ایجنٹوں نے اس طرح ہائی جیک کر لیا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بے بسی سے منہ دیکھتی رہ گئی ـــــ کیوں ـــــ ؟

کرنل سہوترا ـــــ کافرستان کی سپیشل ایجنسی کا چیف ـــــ ایک ایسا ایجنٹ جس نے پاکیشیا کا اہم ترین پراجیکٹ اس طرح ہائی جیک کیا کہ پاکیشیائی حکومت کے ساتھ ساتھ شوگرانی حکومت بھی بے بس ہو کر رہ گئی۔

کرنل سہوترا ـــــ ایک ایسا کافرستانی ایجنٹ، جس نے اپنی صلاحیتوں سے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو واضح شکست دے دی ـــــ ایک بھرپور کردار۔

کرنل راٹھور ـــــ کافرستان کی بلیک ایجنسی کا چیف ـــــ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی عین ناک کے نیچے سے ثاقاب پراجیکٹ ہائی جیک کر لیا اور وہ کچھ بھی نہ کر سکے ـــــ ایک ایسا ایجنٹ جو واقعی عمران کی ٹکر کا ثابت ہوا۔

اب پراجیکٹ ـــــ جس کے پیچھے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مسلسل بھاگتی رہی لیکن انجام سوائے واضح ناکامی کے اور کچھ نہ نکلا۔

ب پراجیکٹ ـــــ ایک ایسا پراجیکٹ جس کے پیچھے بھاگتے ہوئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہر راستہ بلاک کر دیا گیا۔

اب پراجیکٹ ـــــ ایک ایسا پراجیکٹ جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے چیلنج بن کر رہ گیا مگر ـــــ ؟

ب پراجیکٹ ـــــ جس کے حصول کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہر کوشش ناکامی سے دوچار ہو گئی اور ایکسٹو نے بھی آخرکار عمران کی واضح ناکامی کا اعلان کر دیا۔

. کیا واقعی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے مشن میں ناکام ہو گئے تھے ؟

. کیا اس بار فتح کافرستانی ایجنٹوں کے مقدر میں لکھ دی گئی تھی ۔ ؟

. بے پناہ اور اعصاب شکن سسپنس ـــــ انتہائی تیز رفتار ایکشن اور مسلسل اور جان لیوا جدوجہد پر مبنی ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے جاسوسی ادب کا شاہکار ناول کہلانے کا حقدار ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

عمران' فریدی سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

زگ زیگ مشن

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

اسلامی ملک مراسک میں ہونے والی اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کے لئے دنیا کے خوفناک دہشت گرد گروپ کی خدمات حاصل کر لی گئیں۔

کانفرنس ہال کو میزائلوں سے اڑانے اور وفد کو گولیوں سے چھلنی کر دینے کی خوفناک دھمکیاں۔

اسلامی سیکورٹی کونسل کا کرنل فریدی کانفرنس ہال کی حفاظت اور دہشت گرد گروپ کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے میدان میں کود پڑا۔

علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے دہشت گرد گروپ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے اور اس کے سربراہ کی ہلاکت کا اعلان کر دیا۔

اری زونا کے خوفناک جنگلوں میں واقع دہشت گرد گروپ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی سرتوڑ کوششیں۔

اری زونا کے خوفناک جنگلوں میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ دہشت گردوں کے انتہائی جان لیوا ایسے مقابلے جن کا ہر لمحہ قیامت کا لمحہ ثابت ہوا۔

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی اری زونا کے جنگلوں میں دہشت گردوں کے گھیرے میں آ کر بے بس ہو گئے۔

کیا عمران اور اس کے ساتھی دہشت گردوں کے سربراہ اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو سکے یا خود بھی بھیانک موت کا شکار ہو گئے؟

مراسک میں کانفرنس ہال کو تباہ کرنے کے لئے دہشت گردوں کی خوفناک سازشیں۔ ایسی سازشیں کہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ان سازشوں کے مقابل بے بس ہو کر رہ گئے۔

وہ لمحہ جب عمران' پاکیشیا سیکرٹ سروس' کرنل فریدی' اس کی زیرو فورس اور مراسک کی فوجی سیکورٹی سب دہشت گردوں کے مقابل آ گئے لیکن دہشت گرد اپنے خوفناک مقاصد میں کامیاب ہوتے چلے گئے۔ کیوں اور کیسے؟

وہ لمحہ جب دہشت گرد اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اور کرنل فریدی اور علی عمران دونوں اس خوفناک تباہی کو روکنے پر قادر نہ رہے۔

آخری لمحات تک ہونے والی انتہائی اعصاب شکن اور جان لیوا جدوجہد کہ سانس لینا بھی دشوار ہو گیا۔

اعصاب شکن سسپنس اور جرأت آفرین ایکشن سے بھرپور
ایک ایسی کہانی جو طلسم ہوشربا کی یاد تازہ کر دیتی ہے

شائع ہو گئی ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا
براہ راست ہم سے طلب کریں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com